سوا سو سال کے بعد منظرِ عام پر آنے والی اُردو کی اسرارِ علمی اور

مُعارفِ رُوحانی پر مشتمل تفسیر

تفسیرِ رؤفی

عمدۃ المفسرین حضرت شاہ رؤف احمد مجدّدی علیہ الرحمۃ

(۱۷۸۶ء / ۱۸۳۳ء)

(ولادت / وفات)

مقدمہ

پروفیسر محمد اقبال مجددی

الحقائق فاؤنڈیشن

Marfat.com

سوا سو سال کے بعد منظرِ عام پر آنے والی اُردو کی اسرارِ علمی اور
مُعارفِ رُوحانی پر مشتمل تفسیر

تفسیرِ رؤفی

عمدۃ المفسرین حضرت شاہ رؤف احمد مجددی علیہ الرحمۃ
(۱۷۸۶ء/۱۸۳۳ء)
(ولادت / وفات)

مقدمہ
پروفیسر محمد اقبال مجددی

الحقائق فاؤنڈیشن

Marfat.com

زیرنگرانی: محمد کاشف رضا

۲۹۷٫۱۶۲
ر
۱۰۹۵۳۷

نام کتاب: .... تفسیر رؤفی

موضوع: .... تفسیر قرآن

مفسر .... حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددی رحمتہ اللہ علیہ

مقدمہ .... پروفیسر محمد اقبال مجددی

صفحات .... 1100 (جلد اول، جلد دوم)

سن اشاعت .... نومبر 2012ء

قیمت -/1200 روپے

.... 30 امریکی ڈالر

......اندرون ملک ملنے کے پتے......

پروگریسو بکس، اُردو بازار لاہور | نذیر سنز، اُردو بازار لاہور

مکتبہ حنفیہ، گنج بخش روڈ، لاہور | ادارہ مسعودیہ کراچی

وَالضُّحیٰ پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور | خان بک کمپنی کمپیوٹر پلازہ 3 کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور

اورنٹیئل پبلی کیشنز رائل پارک لاہور | مکتبہ اہل سنت، مکہ سنٹر، لوئر مال لاہور

ہجویری بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور

......بیرون ممالک ملنے کا پتہ......

(USA)

537-Hert Ford Street Crowly Texas, Code: 76036-U.S.A

Cell: 001-817-8088636

ناشر: الحقائق فاؤنڈیشن 1-B لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ، لاہور

0333-7861895, 0321-4088628

Marfat.com

عرضِ حال

''تفسیر رؤفی'' کا شمار اُردو کی قدیم علمی تفاسیر میں سرفہرست ہوتا ہے۔ اس کے مفسر ایک نہایت علمی و روحانی شخصیت ہیں، جو بیک وقت محدث و مفسر اور ایک روحانی خانقاہ کی مسند رشد و ہدایت پر بھی جلوہ افروز تھے۔ کم و بیش 130 سال پہلے نامی پریس بمبئی والوں نے اسے دو جلدوں میں شائع کیا تھا۔ اس کے بعد تا حال اس کی اشاعت نہ ہوسکی۔ علمی حلقوں میں اس کا ذکر بارہا سنا جاتا رہا اور کتابوں میں اس کا نام شائع ہوتا رہا مگر علمی نظریں محرومِ تمنا ہی رہیں۔

قارئین کرام! ''تفسیر رؤفی'' کی اشاعت کے سلسلے میں ہمیں بڑی تکالیف کا سامنا رہا۔ اول تو لائبریریوں میں اس کا وجود ہی نہیں اور اگر کسی کے ذاتی کتب خانے میں اس کا کوئی نسخہ ہے تو وہ سانپ بن کر اس کی حفاظت میں مشغول ہے۔ ہمیں جہاں جہاں علم ہوا وہاں تک پہنچے، کئی جگہ تو تعاون تھا مگر نسخے نامکمل اور ناقص تھے۔ کئی جگہ صفحات غائب تھے اور اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار، ہم نے مختلف نسخوں کو سامنے رکھتے ہوئے اسے مکمل کیا ہے۔

قارئین کرام! ہم مشہور محقق و مورخ حضرت پروفیسر محمد اقبال مجددی کے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہیں۔ اُنہوں نے تفسیر کا مقدمہ تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

محمد نعمان ارشد

ڈائریکٹر مارکیٹنگ

الحقائق فاؤنڈیشن (پاکستان)

☆☆☆

Marfat.com

حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددی رحمۃ اللہ علیہ

پروفیسر محمد اقبال مجددی

حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی (۹۷۱-۱۰۳۴ھ/۱۵۶۳-۱۶۲۴ء) کی اولاد میں سے تھے،[1] موصوف، مفسر، محدث، صوفی اور فارسی و اردو کے شاعر بھی تھے۔

حضرت رافت نے خود لکھا ہے کہ میری ولادت ۱۴ محرم ۱۲۰۱ھ/۱۷۸۶ء کو مصطفیٰ آباد عرف رام پور میں ہوئی، میرے جد بزرگوار نے میرا تاریخی نام رحمٰن بخش رکھا، سن شعور میں داخل ہوتے ہی میں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اس عہد کے ایک مشہور ولی حضرت فیض بخش ملقب بہ شاہ درگاہی قدس سرہ کے آستانہ پر پہنچ گیا۔ شاہ درگاہی[2] (۱۱۶۰-۱۲۲۶ھ/۱۷۴۷-۱۸۱۱ء) کے حضور رہ کر شدید ریاضتیں کیں اور سلسلہ قادریہ کی خلافت حاصل کی، آپ پندرہ سال تک ان کی خدمت میں رہے دیگر سلاسل میں بھی اجازات ملیں اور ایک عرصہ تک شیخ طریقت کی حیثیت سے عوام کی راہنمائی کرتے رہے۔[3]

حضرت شاہ رؤف احمد کے خالہ زاد بھائی حضرت شاہ ابوسعید مجددی (ف ۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء) پہلے ہی حضرت شاہ درگاہی کی خدمت میں سلوک کی منازل طے کر رہے تھے، انہوں نے شاہ درگاہی کے وصال (۱۲۲۶ھ/۱۸۱۱ء) کے بعد حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (ف ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء) کو خط لکھا کہ میں آپ سے استفادہ باطنی کرنا چاہتا ہوں، جس پر آپ نے جواب دیا کہ آپ شاہ غلام علی دہلوی کی خدمت میں جائیں جس پر آپ مشیخت چھوڑ کر شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے، یہی معاملہ حضرت شاہ رؤف احمد رافت کا تھا کہ آپ بھی شیخ طریقت تھے اور مشیخت ترک کر کے حضرت شاہ غلام علی دہلوی کی خدمت بابرکات میں دہلی حاضر ہوئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے، آپ نے خود لکھا ہے کہ میں القائے ربانی سے آپ کے حضور حاضر ہوا۔[4]

حضرت رافت نے آپ کے مکتوبات اور ملفوظات کے مجموعے بھی جمع کئے اور آپ کے مبارک احوال پر ایک کتاب جواہر علویہ کے نام سے لکھی یہ سب کچھ نہ صرف حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے حالات کیلئے ناگزیر مآخذ ہیں بلکہ اس عہد کا نہایت قابل قدر لٹریچر بھی ہے جس میں عصری تاریخ کے معاشرتی نکات بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔

حضرت شاہ رؤف احمد نے ظاہری علوم کی تحصیل اپنے ماموں حضرت شاہ سراج احمد مجددی رام پوری[5] کی خدمت میں کی پھر مفتی شرف الدین رام پوری[6] اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (ف ۱۲۳۹ھ) کی خدمت میں بھی پڑھا۔[7]

ہمارا قیاس ہے کہ حضرت شاہ رؤف احمد بھی اپنے خالہ زاد بھائی حضرت شاہ ابوسعید مجددی کی طرح شاہ درگاہی کے وصال کے بعد ہی دہلی آ کر حضرت شاہ غلام علی کی خدمت میں رہ کر باطنی استفادہ میں مصروف ہو گئے ہوں گے، خود لکھتے ہیں۔

۱۴ محرم الحرام ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۵ء کو حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مراقبہ کمالات نبوت تلقین فرمایا اور اس سے چند روز قبل مجھ فقیر پر عنصر خاک کی توجہات فرمائیں، جس کا اثر فقیر نے اپنے اندر محسوس کیا۔[8]

اس کے بعد پھر تحریر فرماتے ہیں: ۱۰ صفر ۱۲۳۱ھ/۱۸۱۵ء کو مجھے مراقبہٴ کمالات اولی العزم تلقین فرمایا۔[9]

مزید نوازشات کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے، بروز دوشنبہ ۲۱ ذیقعد ۱۲۳۱ھ/۱۵۱۶ء کو عناصر ثلاثہ کی توجہ دے کر مراقبۃ الباطن تلقین کیا۔[10]

پھر ایک سال کے بعد صفر ۱۲۳۲ھ/۱۸۱۶ء کو مجھے نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ سلاسل کی اجازت دوبارہ عنایت فرما کر رام پور جانے کا امر فرمایا، اس دوران راقم کے باطنی احوال کی خطوط کے ذریعہ مسلسل پرسش کرتے رہے اور صرف نو ماہ کے بعد ہی گرامی نامہ لکھ کر مجھے دہلی طلب کیا، میں شوال میں حاضر خدمت ہوا تو مجھے لطیفہ قلب کی توجہات فرمائیں اور چند ماہ کے بعد ہی مجھے حقیقت کعبہ کی توجہات میں بھی شامل کر لیا اور پھر مجھے حقیقت کعبہ تا سلوک مجددیہ یعنی لاتعین سے ہمکنار کیا اس طرح ہر مقام کے مراقبات بھی تلقین کئے...... اسی قیام کے

Marfat.com

دوران ہی مجھے کلاہِ رضا بھی عطا فرمایا۔ [۱۱]

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ رؤف احمد کو پھر جمادی الثانی ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء میں دہلی طلب فرمایا اور اجازت (مطلقہ) دے کر بلدۂ کوٹہ [۱۲] اور سرونج کے عوام کی دعوت وارشاد کے لئے روانہ فرمایا۔ [۱۳] اس کے علاوہ آپ نے کئی اور مقامات پر بھی اپنے قیام کا ذکر کیا ہے۔ [۱۴] آپ کا آخری قیام بھوپال میں تھا جہاں آپ کو قبول عام حاصل ہوا۔ بہت سے اصحاب نے آپ سے باطنی فیض پایا۔

آپ نے اپنی اسناد مصافحہ، سند حدیث اور دیگر اجازت نامے بھی نقل کیے ہیں۔ [۱۵] شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کا اجازت نامہ بھی آپ نے اپنے خودنوشت حالات میں دے دیا ہے۔ [۱۶]

آپ فارسی اور اردو میں شعر بھی کہتے تھے رافت آپ کا تخلص تھا آپ کے شاگرد مولوی عبدالغفور نساخ نے آپ کے ایک فارسی اور چھ اردو دواوین کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ فن عروض وقوافی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ [۱۷] آپ مشہور شاعر قلندر بخش جرأت (ف ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء) کے شاگرد تھے، نساخ کے علاوہ بھی کئی حضرات نے آپ سے اصلاح سخن لی تھی۔ [۱۸]

آپ نے خود لکھا ہے کہ آخر ماہ صفر بروز جمعہ ۱۲۳۲ھ/۱۸۱۶ء کو حضرت غلام علی نے بھوپال جانے کا حکم دیا [۱۹] آپ نواب گوہر بیگم قدسیہ کے زمانہ میں بھوپال آئے خود اپنے کلیات اردو میں اس کا ذکر کیا ہے، نواب گوہر بیگم اور کئی امراء بھوپال نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی، اس طرح وہاں کے عوام وخواص آپ کا بہت احترام کرنے لگے۔ [۲۰]

آخری عمر میں ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۳ء کو حج کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں یمن کے قریب آپ کا وصال ہوگیا اور یلملم کے مقام پر آپ کی قبر مبارک بنائی گئی۔

آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں، اول شاہ خطیب احمد (ف ۱۲۶۶ھ/۱۸۵۰ء)، دوم حسیب احمد (ف ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۵ء)، امتیاز بیگم کا نکاح حافظ اکرام احمد ضیغم بن حافظ قطب الدین اور آفتاب بیگم مولوی عبدالمغنی بن شاہ ابوسعید مجددی کے عقد میں تھیں۔ [۲۱] شاہ خطیب احمد کے دو صاحبزادے محمد ابوالبرکات (ف ۱۲۸۶ھ/ اور پیر ابواحمد عبداللہ (ف ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء) تھے موخر الذکر کے فرزند گرامی مولانا شاہ محمد یعقوب مجددی (۱۳۰۳-۱۳۹۰ھ/۱۸۸۵......۱۹۷۰ء) جو بہت پابند شرع صوفی اور عالم تھے، مولانا ابوالحسن علی ندوی جیسے عالم نے آپ کے ملفوظات بڑے دل آویز پیرانہ بیان میں جمع کیے تھے۔ [۲۲]

حضرت شاہ روف احمد نے بھوپال میں جس خانقاہ کی بنیاد ڈالی تھی وہ اب تک دعوت وارشاد میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے آپ کی اولاد میں سے صاحب علم وعرفان اب تک مصروف کار ہیں۔

شاہ رؤف احمد کثیر التصانیف صوفی اور عالم تھے آپ کی کتابوں کا مختصر سا تذکرہ کیا جا رہا ہے کہ:

۱۔ احوال وکرامات شاہ درگاہی رام پوری: آپ نے اس کتاب کے لکھنے کا وعدہ کیا ہے [۲۳] لیکن ہمیں تا حال اس کے کسی نسخے کا علم نہیں ہے۔

۲۔ مثنوی اسرار: شاہ درگاہی کے ہمراہ پندرہ سال قیام کے دوران آپ نے یہ مثنوی لکھی [۲۴] جس کا زمانہ ۱۲۱۱ تا ۱۲۲۶ھ ہے، اس مثنوی کا موضوع وحدت الوجود اور ولایت صغریٰ کا بیان ہے، اس کے کسی بھی نسخہ کا تا حال علم نہیں ہے۔

۳۔ دیوان غزلیات: مذکورہ قیام کے دوران آپ نے اپنا یہ دیوان مدون کیا، [۲۵] معلوم نہیں کہ آپ کے جو دواوین سنٹرل لائبریری، بھوپال میں ہیں کیا یہ دیوان ان میں شامل ہے یا نہیں۔

۴۔ مراتب الوصول: موقف نے یہ رسالہ مولوی ولی اللہ سنبھلی کی درخواست پر لکھا، اس میں حضرت شاہ غلام علی کی مجالس کے مطابق علم سلوک کا بیان ہے، مولف نے اپنے قیام سرونج (۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء) کے دوران اسے مکمل کر کے اپنے شیخ کی خدمت میں ارسال کیا، جس پر آپ نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور اس پر ایک تقریظ بھی لکھی جو مولف نے خاتمہ کے طور پر آخر میں نقل کر دی ہے اس کے خطی نسخے کتابخانہ خانقاہ مظہری، دہلی، کتابخانہ دانش گاہ پنجاب لاہور میں ہے۔ [۲۶]

۵۔ درالمعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی): آپ نے حضرت شاہ ابوسعید مجددی کی فرمائش پر اپنے شیخ کے ملفوظات کا یہ مجموعہ مرتب کیا

Marfat.com

اس کا آغاز روز سہ شنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۲۳۱ھ/ ۱۸۱۵ء سے ہوتا ہے اور روز یک شنبہ عید الفطر ۱۲۳۱ھ پر ختم ہو جاتے ہیں اور یہ مسلسل ہیں آخر میں کچھ ملفوظات ایسے بھی ہیں جن پر جامع نے اس وقت تاریخ تحریر درج نہیں کی تھی، ایسے فرمودات کو آپ نے آخر میں یکجا کر دیا ہے، جس میں جمادی الثانی ۱۲۳۳ھ/ ۱۸۱۸ء تک کے مندرجات ہیں یہ مجموعہ صوفیہ میں بہت مقبول رہا ہے اس کا فارسی متن کئی بار چھپ چکا ہے اس کے اردو تراجم میں سے جناب عبداللہ، مطبوعہ گجرات، جناب عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری، لاہور اور جناب نذیر رانجھا، راولپنڈی سے طبع ہو چکے ہیں۔

۶۔ ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ: حضرت شاہ رؤف احمد رافت نے درالمعارف کے بعد آپ کی سات مجالس کے سخنان ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۳۶ھ تا ۲ جمادی الاول ۱۲۳۶ھ کو دارالمعارف کے جزیا تتمہ کے طور پر لکھے تھے، عزیزی ڈاکٹر سید عارف نوشاہی نے اس پر ایک مفصل مقدمہ لکھ کر اپنے مجموعہ مقالات نقد عمر ۴۲۱-۴۱۰ میں خطی نسخہ کا عکس شامل کر دیا ہے جو فارسی نثر میں ہے، پھر جناب ڈاکٹر معین نظامی نے (مجلہ سفینہ (شعبۂ فارسی) اورینٹل کالج، لاہور ش ۳ ص ۴۶، ۴۰ مرتب شکل میں شائع کیا ہے۔

۷۔ مکاتیب شریفہ: یہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے ۱۲۵ مکتوبات کا مجموعہ ہے کہ جسے شاہ رؤف احمد نے ۱۲۳۱ھ/ ۱۸۱۵ء کو مرتب کیا، اس کا خطی نسخہ بخط شاہ رؤف احمد، مکتبہ ملک عبدالعزیز (ذخیرۂ شیخ الاسلام عارف حکمت) مدینہ منورہ میں ہے۔ اس کا ایک انتخاب خواجہ غلام محی الدین قصوری (ف ۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۴ء) نے کیا تھا جو ان کے ذخیرہ، مخزونہ کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد میں ہے (ملفوظات شریفہ، مقدمہ ۴۴) مکاتیب شریفہ، صوفیہ میں بہت ہی معروف و مقبول رہا ہے اور اس کا فارسی متن بھی کئی بار طبع ہوا ہے اردو ترجمہ جناب محمد نذیر رانجھا نے کیا جو کندیاں ضلع میانوالی سے چھپ چکا ہے۔

۸۔ جواہر علویہ: یہ نقشبندی مشائخ کا تذکرہ ہے آغاز میں حضرت شاہ رؤف احمد رافت نے اپنے شجرۂ طریقت نقشبندیہ کے مشائخ کے مختصر حالات لکھے ہیں کتاب کا آخری نصف حصہ اپنے شیخ طریقت حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے احوال و مناقب، ملفوظات اور احوال خلفاء شیخ کا تذکرہ بڑے دل نشین اسلوب میں لکھا ہے، کتاب کے آخر میں اپنے خودنوشت حالات بھی تحریر کئے ہیں۔

اس کتاب کا فارسی متن تا حال شائع نہیں ہوا ہے اس کا وہ نسخہ جو خود مولف نے اپنے خالہ زاد بھائی حضرت شاہ ابوسعید مجددی کو خانقاہ مظہری، دہلی میں بھیجا تھا وہ اب تک وہاں محفوظ ہے۔ دوسرا نسخہ مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ ۲۸ میں ہے اس کا ایک غیر مربوط اور محرف سا اردو ترجمہ، مترجم نامعلوم، لاہور سے اللہ والے کی قومی دکان حدود ۱۹۳۵ء کو طبع ہوا تھا۔

۹۔ مکتوبات حضرت شاہ رؤف احمد: مرتب نامعلوم، یہ فارسی نثر میں ہیں، جو مطبع مجتبائی لکھنو سے ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء سے طبع ہوئے تھے کل صفحات ۱۲۴ ہیں۔ ۲۹

۱۰۔ مجموعۂ ادعیہ ماثورہ: اس میں مخصوص نمازوں مثلاً صلوٰۃ، تہجد، اوابین، قیام اللیل، تحیۃ المسجد، صلوٰۃ التسبیح وغیرہ کا بیان ہے ان کے علاوہ مختلف مسنون دعائیں بھی تحریر کی ہیں، اس کا خطی نسخہ حکیم سید ظل الرحمٰن، اجمل خان طبیہ کالج، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ میں ہے۔ ۳۰

دیوان رافت: شاہ رافت کے شاگرد نساخ نے آپ کے سات دواوین کا ذکر کیا ہے، ان میں ایک فارسی اور باقی اردو میں ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل مخطوطات سنٹرل لائبریری، بھوپال میں ہیں، جو ذخیرہ فوجدار محمد خان سے یہاں لائے گئے ہیں۔

۱۔ دیوان رافت: اس میں پانچ ہزار سے زیادہ اشعار ہیں صفحات ۴۲۰ ہیں۔

۲۔ کلیات رافت: اس میں تقریباً ۴ ہزار اشعار ہیں اور ۳۰۰ صفحات ہیں۔

☆ مثنوی زلیخائے ہندی، (بسال ۱۲۴۸ھ/ ۱۸۳۲ء) بفرمائش نواب معز محمد خان، یہ دو ہزار اشعار کی طویل مثنوی ہے۔

☆ مثنوی قصۂ یہودی (بسال ۱۲۴۸ھ/ ۱۸۳۳ء) اس کے ایک ہزار اشعار ہیں۔

☆ رسالہ مولود۔ یہ میلاد شریف کے موضوع پر ہے، تقریباً پندرہ سو اشعار ہیں۔ ۳۱

☆ فقہ ہندی: اس میں چھ سو اشعار ہیں۔ ۳۲ ☆ شاہ رؤف احمد نے اردو نثر میں تین کتابیں لکھی تھیں یعنی:

☆ مرغوب القلوب فی معراج المحبوب (معروف بہ معراج نامہ) اس ایک قلمی نسخہ ترقی اردو بورڈ، کراچی میں ہے۔ ۳۳

Marfat.com

☆ ارکان اسلام: یہ کتاب آپ کے پوتے شاہ ابو محمد نے ۱۲۹۷ھ کو مطبع نظامی، کانپور سے شائع کروادی تھی۔[۳۴]

یقیناً ان کے علاوہ بھی شاہ رؤف احمد کی تالیفات ہوں گی، آپ کے شاگرد عبدالغفور نساخ نے لکھا ہے کہ ہر فن میں ان سے ایک رسالے یادگار ہیں[۳۵] رضا لائبریری رام پور میں سلوک العارفین اور شراب رحیق نام کی دو کتابیں ہیں جن کے متعلق ڈاکٹر محمد ایوب قادری[۳۶] اور احمد علی شوق نے لکھا[۳۷] ہے کہ وہ شاہ رؤف احمد کی تصانیف ہیں لیکن رضا لائبریری کے مخطوطات فارسی کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں انہیں شاہ رؤف احمد کے استاد حضرت شاہ سراج احمد مجددی کی تصانیف لکھا گیا ہے۔[۳۸]

تفسیر رؤفی (تفسیر مجددی): حضرت شاہ رؤف احمد رافت نے قرآن مجید کی یہ تفسیر اردو نثر میں دو ضخیم جلدوں میں لکھی ہے۔ آپ نے اس کی تالیف کا آغاز ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۳ء کو کیا اور ۱۱ ذیقعد ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۳ء میں مکمل کر لی، شاہ رافت نے مندرجہ ذیل مصرع سے اس کی تاریخ تکمیل اخذ کی ہے:

"تفسیر قرآن ہندی زبان ہے" ۱۲۴۸ھ

حضرت مولف نے ابتداء میں اس کے اغراض و مقاصد کی اس طرح وضاحت کی ہے:

"سمجھ لیجئے کہ اس تفسیر میں جو معانی مسطور ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ کتب تفسیر سے یا بعضے جا مناسب مقام کے احادیث صحیحہ سے یا کہیں کہیں مسائل موافق آیہ شریف کے کتب فقہ معتبرہ سے مذکورہ ہوں گے، کہیں دخل اپنے ذہن فہم کا نہ ہوگا مگر اتنا کہ عبارت عربی اور فارسی کو زبان ریختہ میں بیان کرنا اور جس مقام پر کلام نظم لانا وہ البتہ اپنی ہی طبع ناقص سے موزون بنانا ہوگا، کوئی شعر ہندی کے شاعر کا کہیں نہ لایا جائے گا اور مقام تصوف میں کتب معتبرہ صوفیہ سے نقل کیا جاوے گا۔"

اس اقتباس سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔

۱۔ شاہ رؤف احمد نے تفاسیر معتبر سے اخذ و اقتباس کیا ہے۔
۲۔ احادیث صحیحہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔
۳۔ کتب فقہ بھی پیش نظر رہی ہیں۔
۴۔ کتب تصوف سے بھی استنباط کیا ہے۔
۵۔ اس میں جہاں بھی اردو (ہندی) اشعار نقل ہوئے ہیں وہ صرف حضرت مولف رافت کے طبع زاد ہیں۔[۳۹]

اس میں موقف نے اردو کو ریختہ اور ہندی لکھا ہے۔

(مولف کا طرز بیان) سادہ بھی ہے اور عام فہم بھی البتہ لفظوں کی تقدیم و تاخیر کسی قدر عبارت کو الجھا دیتی ہے، لیکن یہ عیب اس دور کے اچھے لکھنے والوں کے یہاں بھی پایا جاتا ہے۔[۴۰]

تفسیر روفی کا بس یہی ایک ایڈیشن (نامی پریس بمبئی) سے ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء کو طبع ہوا تھا، کسی اور طباعت کا ہمیں تا حال علم نہیں ہے، اب تک اس تفسیر کی کوئی تجزیاتی تحقیق بھی سامنے نہیں آئی، اس لئے فی الحال یہی قدیم ایڈیشن عکسی صورت میں طبع کروایا جا رہا ہے، اس طباعت کے لئے ہمارے عزیز دوست جناب محمد کاشف رضا نے بہت جدوجہد کی ہے اللہ پاک انہیں اس کے لئے جزائے خیر دے، آمین۔

محمد اقبال مجددی

دارالمورخین

۱۹۶۔ بی سبزہ زار لاہور

Marfat.com

..................حواشی..................

۱۔ شاہ رؤف احمد رافت بن شاہ شعور احمد بن محمد شرف بن شیخ رضی الدین ابن شیخ زین العابدین عرف شاہ فقیر اللہ بن شاہ محمد یحیٰ بن احمد یہ، ص ۸۶۔۱۰۷)

۲۔ حضرت شاہ درگاہی رام پوری کا نام فیض بخش تھا، حافظ جمال اللہ رام پوری کے خلیفہ تھے جو سید قطب الدین محمد اشرف کے خلیفہ اور وہ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی ملقب بہ حجۃ اللہ کے اور وہ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی کے اور آپ اپنے والد بزرگوار حضرت خلیفہ نامدار تھے، حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

(۱) جواہر علویہ ۲۷۱۔۲۷۲...... (۲) مجمع الکرامات مولفہ امام الدین ترجمہ حامد حسن قادری، دہلی ۲۰۰۲ء......

(۳) تذکرہ کاملان رام پور، مؤلفہ: احمد علی شوق، پٹنہ۔

۳۔ رافت، روف احمد: جواہر علویہ ۲۷۱۔۳۰۰ ۔ ۴۔ رافت: جواہر علویہ ۲۹۸

۵۔ شاہ سراج احمد مجددی (۱۱۷۶۔۱۲۲۰ھ/۱۷۶۲۔۱۸۰۵ء) بن شیخ محمد مرشد بن شیخ محمد ارشد بن علامہ محمد فرخ بن حضرت خواجہ محمد اپنے عہد کے نامور عالم اور کئی اہم کتابوں کے مولف تھے (جواہر علویہ ۲۸۳)

۶۔ مفتی شرف الدین رام پوری (ف ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۱ء) نامور سنی عالم تھے، غیر مقلدین کے سخت مخالف تھے (تذکرہ علمائے ہند ۲۳۲

۷۔ حدائق الحنفیہ ۴۹۰ ۔ ۸۔ رافت، رؤف احمد: درالمعارف، استنبول، ۱۹۷۴ء ص ۱۵۵

۹۔ ایضاً ص ۱۵۶ ۔ ۱۰۔ ایضاً ص ۱۵۰ ۔ ۱۱۔ ایضاً ۱۵۷

۱۲۔ کوٹہ (Kotah) راجپوتانہ میں ایک سٹیٹ ہے، (ایمپریل گزیٹیئر آف انڈیا ۱۵/۴۱۰۔۴۲۴) اسی طرح ہندوستان کے ب... ایک مقام (Srungavarappukota) کے طور پر استعمال ہوتا تھا، جو موضع ویزاگاپٹم ضلع مدراس میں تھا۔ (ایضاً ۲۳ حضرت شاہ غلام علی کا عقیدت مند تھا۔ (ملفوظات شریفہ ۱۹، مقدمہ)

۱۳۔ رافت، درالمعارف ۱۵۸ ۔ ۱۴۔ رافت: جواہر علویہ ۲۸۷۔۲۸۸ ۔ ۱۵۔ ایضاً ۲۸۳۔۷

۱۶۔ ایضاً ۳۰۷۔۳۰۸ ۔ ۱۷۔ نساخ، عبدالغفور: سخن شعراء ۱۷۸

۱۸۔ تقریباً ہر تذکرہ نویس نے شاہ رافت کے کلام کی خوبیاں بیان کی ہیں، تذکروں کے اقتباسات کے لئے ملاحظہ ہو اردو ادب کی... حامد رضوی، ۱۱۶۔ و بہ بعد مقیت الحسن: رافت سرہندی: مقالہ مشمولہ نوائے ادب، بمبئی، جولائی ۱۹۵۹ء

۱۹۔ سلیم حامد رضوی: اردو ادب کی ترقی میں بھوپال کا حصہ ۱۱۶ ۔ ۲۰۔ درالمعارف ۱۵۷

۲۱۔ احمد ابوالخیر مکی: ہدیۂ احمد یہ ۱۰۴۔۱۰۷ ۔ ۲۲۔ یہ کتاب صحبتے با اہل دل کے نام سے لکھنو اور پھر...

۲۳۔ رافت: جواہر علویہ ۲۷۱ ۔ ۲۴۔ ایضاً ۲۸۲ ۔ ۲۵۔ ایضاً

۲۶۔ نوشاہی، سید عارف: فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی کتابخانہ مرکزی دانش گاہ پنجاب، ۱/۲۱۹، یہی رسالہ صادقہ مصدقہ کے نام... میں ہے (فہرست مشترک ۳/۱۹۶۸) اور دانش گاہ پنجاب لاہور میں بھی ہے (نوشاہی: فہرست فارسی ۱/۴۳) تیسرا نسخہ، کتا... فارسی ۲/۲۸۳)

۲۷۔ زید، ابوالحسن فاروقی: مقامات خیر ۲۳ ۔ ۲۸۔ نوشاہی، سید ع...

۲۹۔ نوشاہی: کتابشناسی آثار فارسی چاپ شدہ در شعبہ فارہ ۱/۶۷۴ ۔ ۳۰۔ تصوف برصغیر میں (تصوف کے نادر مخطوطات) ۱۹۹۲ء

۳۱۔ سلیم حامد رضوی: اردو ادب کی ترقی میں بھوپال کا حصہ۔ ص ۱۱۶۔۱۲۴ ۔ ۳۲۔ ایضاً

۳۳۔ قادری، محمد ایوب: اردو نثر کے ارتقاء میں علماء کا حصہ، ص ۴۴۶، ۴۵۴ ۔ ۳۴۔ ایضاً ۔ ۳۵۔ نساخ...

۳۶۔ قادری: ایضاً ۴۴۵ ۔ ۳۷۔ شوق، احمد علی: تذکرہ کاملان رام پور، ۱

۳۸۔ فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی ۱/۲۷۸ ۔ ۳۹۔ قادری، محمد ایوب: ایضاً ۴۵۴۔۴۵۵

۴۰۔ رضوی، سلیم حامد: حوالہ مذکورہ ۱۴۵، قادری محمد ایوب: حوالہ سابقہ ۴۵۷

اس کا آغاز روز س
کچھ ملفوظات ایسے
جمادی الثانی ۲۳۳
تراجم میں سے جتنا
۶۔ ملفوظات شاہ
۱۲۳۶ھ تا ۲ جمادی
لکھ کر اپنے مجموعہ
سفینہ (شعبۂ فارسی
۷۔ مکاتیب شریفہ
خطی نسخہ بخط شاہ رؤ
قصوری (ف ۱۲۷۰
شریفہ، صوفیہ میں بھ
میانوالی سے چھپ
۸۔ جواہر علویہ: یہ
حالات لکھے ہیں کتا
تذکرہ بڑے دل نشین
اس کتاب
مظہری، بحوالہ دہلی میں
مربوط اور محرف سا ار
۹۔ مکتوبات حضرت
صفحات ۱۲۴ ہیں۔ ۲۹
۱۰۔ مجموعۂ ادعیہ ما
مختلف مسنون دعائیں
دیوان رافت: شاہ
مندرجہ ذیل مخطوطات
۱۔ دیوان رافت: ۱۲
۲۔ کلیات رافت: ۱
☆ مثنوی زلیخائے
☆ مثنوی قصۂ یہو
☆ رسالہ مولود۔ یہ
☆ فقہ ہندی:
☆ مرغوب القا

Marfat.com

به عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان درین آوان فیض رحمان

این کتاب فیض انتساب گنجینه هدایت و عرفان خزینه حقائق و دقائق تصنیف قدوة السالکین و زبدة العارفین
ثقة المفسرین والمحدثین مقبول بارگاه صمد جناب مولانا شاه رؤف احمد صاحب نقشبندی مجددی مرحوم سلمه

متمم به تفسیر حسینی هندی

تفسیر مجددی ۱۳۰۵ ۱۲۸۷

معروف به

تفسیر رؤفی

بنظر کمیابی نسخه مذکور و کثرت شائقین ذی شعور برای افاده عام بتصحیح تام باهتمام متوقع اجر عظیم قاضی
عبدالکریم ابن قاضی نور محمد صاحب متوطن پلیبندرد قاضی رحمت الله ابن قاضی فتح محمد صاحب سلمهما الوهاب

در مطبع نامی فتح الکریم واقع بمبئی بمطبوع اهل جهان گردید

Marfat.com

۱۲۱۲ ۲۹۷،۱۶۲
رو (۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا لکھنے لگی اُس کی کلک دُر افشان — پیمبر پر اتارا جسنے قرآن
تو اسمین گرچہ ازبس نارسا ہی — ولے یہان عجز اصل مدعا ہی
یہی بہتر ہی کہ اپنا وہ خدا ہی — ثنا سے بھی جو برتر ہی وراہی
گمان سے وہم سے ادراک سے دُور — کہ ہی وہ پاک ذہن خاک سے دُور
جو کچھ خوبی ہی سو ہی اسمین موجود — وہی ہی ایک کل عالم کا معبود
بسایا جسنے صحرائے عدم کو — بنایا جسنے ہی لوح و قلم کو
دکھائی نیستی سے ہمکو ہستی — بنائی سب بلندی اور پستی
شمار انعام کا اُسکے کرین کیا — کیے احسان اُسنے ہمپہ کیا کیا
دیا فہم و ذکا پھر اُسنے ہمکو — دیا ذہن رسا پھر اُسنے ہمکو
ہوا و ابر ارض و چرخ و کوکب — ہمارے واسطے پیدا کیے سب
کیا بینا توانا اور شنوا — عطا کی پھر زبان کیا خوب گویا
بنایا دن کو مہر اور رات کو ماہ — عجب اللہ ہی اللہ اللہ
ہوا پھر فرض شکر اُسکا کرین ہم — جئین اُسکی رضا مین اور مرین ہم

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر

Marfat.com

لا یمسہ الا المطہرون

[illegible] ہم کیا ہیں — رضا کس میں ہے اور کیا نا رضا ہے
[illegible] تا کہ تعلیم — کریں طور والے شکر و تعظیم
اوامر اور نواہی سب بتائے — زبان انبیا سے کل جتائے
بس کل انبیا سردار سب کے — کئے پیدا کہ ہیں محبوب رب کے

نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد شمع ایوان نبوت — محمد مشعل بزم فتوت
محمد آفتاب مشرق نور — محمد ماہتاب مطلع سور
محمد مظہر سر الٰہی — محمد کان نور لاتناہی
محمد باعث تخلیق عالم — محمد مفخر حوا و آدم
محمد رحمۃ للعالمین ہیں — بروز دین شفیع مذنبین ہیں
نہوتے وہ تو کل عالم نہوتا — کبھی تخم ظہور اللہ نہوتا
صلوٰۃ بھیج و تسلیم بعد — انھوں کی روح پر نازل ہو سر
پھر اونکی آل اور اصحاب پر ہو — اور انکی پیروی کرتے ہیں جو جو

تنزیل من رب العالمین

Marfat.com

مناجات بجناب باری عزاسمہ

خداوندا بحق فخر افلاک ـ محمد سرورِ دین شاہِ لولاک
بحقِ حضرت بوبکر صدیق ـ کہ تھے وہ کاشف اسرار تحقیق
بحقِ حضرت عثمان ذی علم ـ کہ تھے کان حیا و منبعِ حلم
بحقِ حضرت خاتون جنت ـ نگینِ خانۂ مُہرِ نبوت
مجھے عشق اپنا دے ایسا الٰہی ـ نرکھہ میرا دل اِس مے سے خالی
بس ای رافت ادب کرتا ہون مجھو شب ـ بہت گستاخ ہونا بھی نہین خوب

بحقِ آل و اصحاب پیمبر ـ بحقِ یار و احباب پیمبر
بحقِ حضرت فاروق اعدل ـ رواج دین مین وہ پیر اکمل
بحقِ شاہِ مردانِ ولایت ـ علی کرار میدانِ شجاعت
بحقِ آن اماین ہما مین ـ کہ ہین سعیدین شہید ین
تجلی کر کے سب تن من جلا دے ـ دکھانا ہی جو کل آجہی دکھا دے
تمنائے دلی وہ جانتا ہی ـ تیرا سب مدعا پہچانتا ہی

الہا ملکا بادشاہا پروردگارا بندہ گنہگار سترمسارہ اطوار نابکار رؤف احمد ابن شعور احمد ابن محمد شرف بن رضی الدین بن زین العابدین ابن محمد یحیی ابن مجدد الف ثانی نہ وہ عمل رکھتا ہی کہ قابل قبول تیری جناب کے ہو اور نہ وہ فضیلت رکھتا ہی کہ جسنے راہی دن حساب کے ہو جو فعل ہی اوسکا موجب ندامت کا ہی اور جو کام ہی سبب ملامت کا ہی عمل نیک اوسکا بدتر از بد ہی اور بد کا کیا عرض کرون کہ خود بخود رد ہی جو عبادت ہی بے حضوری ہی اور جو عادت ہی قبولیت سے دور ہی نہ وہ نماز ہی کہ جسمین سجدۂ نیاز ہوا ور نہ وہ روزہ ہی کہ جس سے دروازہ قرب کا باز ہو غرض سر سے پانون تک خطا در خطا ہی کیا عرض کرون کہ ہر ایک ہونکا ایک بلا ہی مگر تونے ارشاد فرمایا ہی کہ ورحمتی وسعت کل شیء اگر وہ شی مین داخل ہی تو کیا غم ہی والا غریق بحر ماتم ہی ای رحیم اگرچہ بنظر گناہ ان شایان عتاب ہی اور قابل رد درگاہ لیکن امید رکھتا ہی بمقتضائے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ای غفور اگرچہ کوئی مخلوقات ممکنات مین بااین گناہگاری وخطا کاری نہین پیدا ہوا لیکن امیدوار مغفرت ہی کہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ؛ اللّٰھمّ مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی معاملہ اس سے ساتھ فضل کے کر کہ رائی ہو نہ دل کو کام فرما کہ تباہی ہو **بیت** الٰہی گرچہ مین ہونگا گنہگار ـ ولے تیرا ہی ہر دم فضل درکار ـ ای قادر مطلق اور ای عالم برحق علم دے کہ فہم معانی کلام اللہ کرون اور قدرت دے کہ زبان ہندی مین لکھون ساتھہ تقریر دلکشا کے اور تحریر جانفزا کے **مثنوی** الٰہی مجھکو دے قرآن کا فہم ـ ولی وہ فہم جو ہو خالی از وہم ـ غلط معنی نہو تحریر مجھہ سے ـ تری مرضی کی ہو تقریر مجھہ سے ـ بدریائے معانی ہو کے غواص ـ نکالون دُر کرون تقریر رقاص ـ اگرچہ ہیچ ہیچ بھی جو ولے رقاص مین ہی اور اسلوب ـ الٰہی وہ معانی مجھسے تحریر ہون کہ جو تیری جناب مین مقبول ہین اور وہ موجب نجات کے ہون میری نزع مین اور قبر مین اور حشر مین اور نشر مین اور واسطے تیسیر امور دنیا و آخرت ہون اور سبب رستگاری فتن قیامت ہون اللّٰھمّ نوّر قلبی بنور القرآن واشرح صدری بحرمۃ القرآن ؛ خداوندا عطا کر سلامتی جان بقائے ایمان لقائے رحمان دوام عافیت دنیا و آخرت مین مجھے اور سب مسلمانون کو آمین برحمتک یا ارحم الراحمین سمجھنا چاہیے کہ اس تفسیر مین جو معانی مسطور ہونگی انشاء اللہ تعالی کتب تفاسیر سے یا بعضے جا مناسب مقام کے احادیث صحیحہ سے یا کہین کہین مسایل موافق آیۃ شریفہ کے کتب فقہ معتبرہ سے مذکور ہونگی کہین دخل اپنے ذہن فہم کا نہوگا مگر اتنا کہ عبارت عربی اور فارسی کو زبان ریختہ مین بیان کرنا اور جس مقام پر کلام نظم لانا وہ البتہ اپنی ہی طبع ناقص سے موزون بنانا ہوگا کوئی شعر ہندی کسی شاعر کا کہین نہ لایا جاویگا اور مقام تصوف مین کتب معتبرہ صوفیہ سے نقل کیا جاویگا اور بعضی جا موافق اپنی فہمیدگی کے بھی بیان ہوگا اور جس جس کتاب سے کہ معانی منقول ہونگی وہان نام بھی اوس کتاب کا اگر مقام مشکل ہوگا تو لکھا جاویگا اور اگر سہل ہوگا تو ترک کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیء قدیر وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پناہ پکڑتا ہون مین اللہ کی شیطان راندے ہوئے سے ہرچند اعوذ کلام اللہ سے نہین ہی لیکن واسطے موافقت فرمان رب العزت کے کہ ارشاد کیا ہی فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم چاہیے ہر ایک قاری کو کہ جب قرآن شریف پڑھے ابتدا ساتھ اعوذ کے کرے اور الفاظ مین اعوذ کے نزدیک قاریون کے بھی بہت اختلاف ہی ائمہ بخارا نے بھی یہی قراۃ امام عاصم کی اختیار کی ہی کہ مسطور ہوئی بحر مواج مین روایت لکھی ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انھون نے کہ ایکروز مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین ابتدا قراۃ قرآن

Marfat.com

الفاظ اعوذ کے بابین عبارت پڑھے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور شیطان ماخوذ ہی شطن شطونا سے ای بعد بعدًا اور ابلیس کو شیطان کہتے ہین واسطے بعد اوسکی کے رحمت الٰہی سے اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان مشتق ہی شاط یشیط شیطا نا بمعنی هلك هلاكا + سورۂ فاتحہ مکی ہی اور اسمین سات آیتین اور پچیس کلمہ اور ایک سو تینتیس حرف ہین نو مصل اسکی نو ہین

وھے سبع ایات	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الفاتحۃ مکیۃ

شروع کرتا ہون مین اس کتاب کو ساتھ نام خدا کے کہ روزی دینے والا ہی ہر ہژدہ ہزار عالم کو ایمان لاوین یا نلاوین اور بخشنے والا ہی مسلمانونکو دن قیامت کے نہ کافرونکو رحمٰن اور رحیم دونون نام مشتق ہین صفت رحمت سے لیکن رحمٰن ابلغ تر ہی رحیم سے کہ زیادتی لفظ کی چاہتی ہی زیادتی معنونکو اور رحمٰن نہ چاہئے کہ کسی اور کا نام کہین بندونمین سے بخلاف رحیم کے کہ جائز ہی رکھنا چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خود بیچ صفت پیغمبر کے فرمایا ہی بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور بسم اللہ مین اختلاف ہی کہ آیۃ مقرر کلام اللہ کی ہی ایکجگہہ بیچ سورۂ نمل کے اور ہر سورہ کے پہلے تبرکاً لکھی ہی یہہ مذہب حضرت امام ابو حنیفہ کا ہی اور امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک ہر سورہ کی جزو ہی جس سورہ کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی گویا ایک آیۃ اس سورہ کی چھوڑ دی اور امام مالک سے دونون روایتین ہین پس اللہ تعالیٰ کہ موصوف ہی ساتھ ان صفات کاملہ کے کہ رزق دیتا ہی دنیا مین اور بخشتا ہی آخرت مین بابن انعامات واجب ہی کہ حمد اسکی کہین اور ہم نہین جانتے تھے کہ کیونکر سرا ہین پس واسطے تعلیم ہمارے کے ارشاد فرمایا کہ یون کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جمیع حمد ازل سے ابد تک جو صادر ہون کسی حامد سے بیچ حق کسی محمود کے خاص ہین واسطے اللہ کے یعنے سب خوبیان اوسیکو ہین اسواسطے کہ جسکسیمین جو خوبی ہی علم ہی یا حلم ہی امارت یا ثروت ہی شجاعت ہی یا سخاوت ہی خوبصورتی ہی یا خوش آوازی اور جو صفت نیک ہی کسنے دی ہی اللہ نے دی ہی پس مرجع سب خوبیونکا وہی ہی اور وجہ سب خوبیان ہونیکی اوسیکو یہہ ہی کہ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پالنے والا ہی تمام عالم کا اور پرورش دو قسم ہی جمالی ہی اور جلالی جمالی وہ ہی کہ رزق پہنچایا لباس پہنایا صحت دی عافیت دی جو چیز جس جینے چاہی موافق خواہش اسکے عطا کی اور جلالی یہہ ہی کہ قرض داری ناداری خواری مصیبت مرض رنج بلا دکھ درد امور خلاف طبع کسیکے جو ظاہر ہون اگرچہ یہہ پرورش بحسب ظاہر بندونکو ناخوش آتی ہی لیکن اونکے حق مین عین صلاح اور فلاح ہوتی ہی چنانچہ دوا اطبا کی مریض کو کڑوی بدمزہ معلوم ہوتی ہی لیکن اسباب صحت اوسکے سے ہی یا مارنا معلم کا لڑکونکو ناگوار ہوتا ہی لیکن اونکے حق مین عین صلاح ہی پس جو کوئی کہ تمام جہانکی پرورش کرے بابن خوبی اوسیکو سزاوار ہی کہ سب خوبیان ہون اور اگر بالفرض اور کوئی ایسا ہو کہ تمام جہانکو تربیت کرے لیکن یہہ دو صفتین کہانسے لاویگا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وہ ایسا ہی کہ رحمٰن ہی یعنے سوال کیسیکا رد نہین کرتا جو کوئی جو کچھ مانگتا ہی دیتا ہی اگرچہ بحسب ظاہر وقفہ یا تاخیر واقع ہو بسبب مصالح اور حکمت کے اور رحیم ہی یعنے جو کوئی نہین سوال کرتا غصے ہوتا ہی اوپر اوسکے کہ کیون نہین میری جناب مین سوال کرتا مانگ مجھہ سے کہ مین دون پس کون ہی ایسا کہ پرورش کرے سب مخلوقات کی بابن خوبی اور سوال کیسیکا رد نکرے اور جو کوئی نہ مانگے غصے ہو نہین ہی ایسا کوئی مگر وہی ہی پس بالضرورت سب تناسب بیان سب بھلائیان اوسی کو ہین اور اگر بطور فرض محال مقرر کیجئے کہ اور بھی کوئی ایسا ہو کہ یہہ سب باتین اوسمین پائی جاتی ہون لیکن ایک صفت ایسی ہی اسمین کہ ممکن نہین ہی کہ پائی جاوے وہ کیا ہی کہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مالک ہی قیامت کے دنکا اور کوئی ایسا نہین ہی کہ مالک ہو اوسدنکا سب کوئی اپنی اپنی فکر مین اور اپنی اپنی بلامین مبتلا ہونگے ماں باپ بھائی بیٹا ماموں چچا دوست آشنا امیر فقیر دولتمند کنگال سبکے سب موافق اعمالونکے سراسیمہ ششدر حیران پریشان کھڑے ہونگے کوئی کسیکی مدد معاونت نکرسکیگا اگرچہ یہان بھی دنیا مین کوئی کسیکو نفع ضرر نہین پہنچا سکتا ہی بغیر حکم اوسکے لیکن ظاہر مین ایک دوسریکا آپسمین مدد و معاون ہوتا ہی اور ملکیت کرتا ہی اپنے اپنے ملک کو جتنی جس کسیکو حق تعالیٰ نے عنایت فرمائی ہی اور اوس دن مدت کے نہ کسیکے کچھہ ملک مین ہوگا نہ کوئی کسی چیز پر تصرف کرسکیگا مگر وہی اللہ کہ موصوف ساتھہ ان صفات کاملہ کے ہی پادشاہ ہوگا اوس دنکا جو چاہیگا وہ کریگا کسیکو مجال انحراف کی نہوگی اور اگر بخشیگا جنت مین جاوینگے اور اگر نعوذ باللہ منہا عذاب کریگا دوزخ مین جلینگے پس اسیکی عبادت کی چاہئے اور شریک کسیکو بیچ عبادت کے نکیا چاہئے اِيَّاكَ نَعْبُدُ خاص تجھہ ہی کو عبادت کرتے ہین ہم وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور خاص تجھہ ہی سے مدد چاہتے ہین ہم قاعدہ ہی دنیا مین بھی سلاطینون امراؤنکا کہ جسقدر مدح و ثنا صفت بیان کرو اوسقدر خوش ہوتے ہین اور متوجہ ہوکر سنتے ہین اسیطرح حق تعالیٰ کہ پادشاہ عالم ہے

Marfat.com

بیان وانکا حمد اسکی جوکی زیادہ تر خوش ہوا اور متوجہ ہوا طرف بندیکے پس اس مقام پر چاہیئے بندیکو جو مانگنا ہو مانگے اور دعا کرے کہ وقت قبولیت کا ہے
اسی واسطے حقتعالی نے خود تعلیم فرمایا کہ دعا کر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ہدایت کر ہمین راہ سیدھی صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راہ ایسی کہ انعام
کی ہے تو اوپر انبیا اور صدیقین کے اور شہدا اور صالحین کے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ نہ راہ اون لوگونکی کہ غضب کیا گیا ہے اوپر اونکے وَلَا الضَّالِّينَ
اور نہ راہ گمراہون کی آمین ایسا ہی ہو جیو خدایا اور بقول حضرت انس رضی اللہ عنہ یہہ سورۂ فاتحہ مکی ہے اور بقول مجاہد مدنی ہے اور بعضے لو
کہتے ہین کہ مکی بھی ہے اور مدنی بھی ہے دو بار نازل ہوئی ہے اول مکے مین پھر مدینے مین چنانچہ قصہ اوسکا لکھا جاویگا آگے انشاء اللہ تعالی لیکن
اس قول پر ایک اعتراض واقع ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ اگر سورۂ فاتحہ دو بار نازل ہوئی ہے تو چاہیئے دو بار لکھین جیسی آیۃ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
موافق نزول کے کتابت مین بھی مکرر آتی ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ ایک آیۃ کا تکرار کتابت مین جب ہے کہ تکرر نزول اوسکا بحدیث متواتر ثابت
ہو چنانچہ فبای الآء مین بخلاف سورۃ فاتحہ کہ دوسرے بار نازل ہونا اوسکا بحدیث آحاد ثابت ہے اسواسطے دو بار نہ لکھا اور اسمین سات
آیتین ہین باتفاق اور پچیس کلمے ہین اور ایکسو تیس حروف ہین ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے پڑھی سورۂ فاتحہ گویا ثواب ختم قرآن کا ہوا اور دوسری روایت مین آیا ہے گویا تمام قرآنکی تلاوت کی اور برابر اعداد
مسلمانونکے مرد ہون یا زن صدقہ درویش کو دیا اور سبب شان نزول اس سورۃ کا یہہ ہے کہ ایکروز پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ بعضے یارونکے
صحرائے مکہ مین تشریف لیگئے تھے ساتھ کاروان بھرے ہوئے مال واسباب کے جانب شام سے آتے تھے آپنے دیکھکر تمنا کی کہ ایکاش یہہ دولت
مسلمانونکی ہوتی تا اسباب ظاہری اپنا درست کرتے حق تعالی کی طرفسے یہہ سورۃ نازل ہوئی اور فرمان ہوا کہ کافرونکو سات کاروان مال کے دئے
تا ساختگی کار دنیا کی کرین تجھے ای مصطفی اور یارونکو تیرے سورۃ فاتحہ عنایت فرمائی کہ سات آیتین ہین اور اونمین بیان توحید ہے اور پرستش اور دعا
ہے پھر آیت نازل کی وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ مت دیکھ لوگ چشم سے اسباب ظاہری اونکے کو وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
اور غم مت کھا اپنے یار و ہر کہ کارساز حقیقی مین ہون اور اسے سبع المثانی کہتے ہین کہ سات آیتین ہین اور دو بار نازل ہوئی مثانی مشتق تثنیہ سے ہی معنی
دوناکے اور اگر مشتق ثنا الٰہی سے کہئے تو بھی سزاوار ہے کہ متضمن ثنا الٰہی کے ہے اور یہہ ام الکتاب ہے جیسی کہ ماں اصل ہوتی ہے اپنی اولاد کی ایسی
ہی یہہ سورۃ جامع ہے جمیع علوم قرآن کی اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ یعنے جسنے
پڑھی سورۂ فاتحہ پس گویا کہ تلاوت کی تمام قرآن کی سمجھ لیجیئے کہ جو کچھ کہ حمد مدح و ثنا شکر جناب باری کا قرآن شریف مین وارد ہے سب کلمۂ الحمد مین
مندرج ہے اور تمام اسما اور صفات اور بیان وحدانیت اور ربوبیت اوسکا سب معنی کلمہ لله رب العالمین کے موجود ہے اور قرآن مجید مین کہ مذکور ہے
فرشتونکا اور پیغمبرونکا اور آدمیونکا اور جنونکا اور ہژدہ ہزار عالم کا اور روزی دینے کا اونکے سب معنے کلمۂ الرحمن مین ہین اور ذکر عقوبت اور مغفرت
کا معنی کلمۂ الرحیم مین ہے اور قرآنمین کہ بیان اسما قیامت ہے اور احوال اور اوصاف حشر و نشر ہے اور مذکور دوزخکا اور درکات اوسکا اور بہشت
کا اور درجات اوسکا ہے سب معنی کلمۂ مالک یوم الدین مین ہین اور جو قرآن مین عبادت ہے اور خشوع اور خضوع اور گذارنا امر الٰہی کا اور
ڈرنا نہی سے سب معنی کلمۂ ایاک نعبد مین ہین اور جو کچھ قرآن مین استقامت اور توفیق اور یاری اور نصرت طلب کرنا اور پرہیز گناہ اور معصیت
سے چاہنا حق تعالی سے ہے سب معنی کلمۂ ایاک نستعین مین ہین اور جو کچھ قرآنمین بیان ہدایت کا اور ارشاد کا اور ثبات چاہنے کا اوپر اسلام
کے اور دعا اور زاری اور تضرع اور سوال ہے سب معنی کلمۂ اہدنا الصراط المستقیم مین ہین اور جو کچھ قرآن مین بیان صفت فرشتون کی اور
پیغمبرونکی اور صدیقونکی اور صلحاؤنکی ہے سب معنی کلمۂ صراط الذین انعمت علیہم مین ہین اور جو کچھ قرآن مین ذکر کافرونکا اور مشرکون کا اور
یہودونکا اور ترسایونکا اور طرح طرح کے ملل کافرونکا ہے سب معنی کلمۂ غیر المغضوب علیہم مین ہین اور جو کچھ قرآن مین مذکور مبتدعونکا اور
ہوا دارونکا ہے کہ بہتر ہوا مختلفہ ہین سب معنی کلمۂ ولا الضالین مین ہین پس جو کچھ کہ تمام قرآن مین ہے وہ سب کا سب بطور اختصار

اس سورۃ مین موجود ہے اور تفسیر اوسکی بطور اختصار یون ہے

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کل امر ذی بال لم یبدا فیہ باسم اللہ فہو ابتر یعنے جو کام صاحب عظمت کا کہ پہلے اوسکے بسم اللہ نہ کہے تو بس وہ کام ناقص اور نا تمام ہوگا معلوم کیجیے کہ مبارک نام کا مونکی بیچ ذکر نام اوسکے ہی کس وقت کسیکام مین اوسکو فراموش نکیجئے اور پہلے ہر چیز کے اوسکا نام لیجیے

شعر تسبیح ہر نام کی ہی ورد دل زار + ہی گرچہ دم نزع مین ڈھلکا ہوا منکا +

تفسیر بحر مواج مین لکھا ہی کہ حقتعالی کے تین ہزار نام ہین ہزار نام فرشتے جانتے ہین اور ہزار نام انبیا پہچانتے ہین اور ہزار نام کتابونمین ہین جو کہ انبیا و پیغمبر نازل ہوئے ہین تین سو توریت مین تین سو انجیل مین تین سو زبور مین نود او ر قرآن مجید مین بعلم مومنان اور ایک مکنون ہی کہ بعلم خدا مقرون ہے اور بسم اللہ مین کہ تین اسم ہین اَللّٰہُ رَحْمٰنُ رَحِیْمُ بمنزلہ تین ہزار اسما کے ہین ایک ایک نام مین ثواب ایک ایک ہزار اسما کا ہی جس کسینے ان تین اسمون سے حق تعالی کو یاد کیا گویا ان تین ہزار اسما سے یاد کیا اور درۃ الناظرین مین نقل کی ہی کہ جس کسینے ایکبار بسم اللہ صدق دل سے پڑھی حقتعالی بعوض ہر حرف کے چار ہزار نیکی اوسکے نامۂ اعمال مین لکھیگا اور چار ہزار بدی محو کریگا بعضے اکابر سے منقول ہی کہ جو کوئی بارہ ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اور دو رکعت نماز ادا کرکر حاجت طلب کرے حقتعالی حاجت اوسکی بر لاتا ہی بعضے مشایخ بعد عصر کے تا غروب آفتاب یہ تینون اسم یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ ورد رکھتے ہین امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ بسم اللہ کھولنے والی ہی بستونکی اور آسان کرنیوالی ہی دشواریون کی دور کرنیوالی ہی شرون کی شفاعت اور راحت دلونکی ہی امن دینے والی دن قیامت کی ہی پس ہر شخصکو چاہئے کہ کھانے مین پینے مین لباس مین پوشاک مین جانے مین آنے مین بیٹھنے مین اوٹھنے مین قرأت مین کتابت مین ابتدا ساتھ بسم اللہ کے کرے اور لطف اسمین یہہ ہی کہ خود اوس محبوب حقیقی نے اپنی کتاب اپنے نام سے شروع کی ہی اور کلید افتتاح کاروبار بنادی ہی

شعر اپنا نام اپنی زبان سے جو بتاتا ہی کوئی + صدقے اس لطف کے کیا لطف اٹھاتا ہی کوئی +

عرب کا دستور ہی کہ ابتدا کلام کی حرف سے کم کرتے ہین اور اگر بضرورت کرتے بھی ہین تو کچھہ محذوف پہلے رکھتے ہین اول بسم اللہ مین دو حال سے خالی نہین محذوف امر ہی یا خبر ہی اگر امر کہیے تو ابدا بسم اللہ ہی اور اگر خبر کہیے تو بدا بسم اللہ نہی جا اسم مجرور جار مجرور متعلق ساتھ ایک کے اور دونون سے ہی اور اصل بسم اللہ کی باسم اللہ تھی ہمزہ درج کلام مین حذف ہوگیا بیچ کثرت استعمال کے اسیواسطے بے کو دراز لکھتے ہین تاکہ دلالت کرے اوپر حذف ہمزہ کے اور اللہ اسم اوس ذات کا ہی کہ جامع ہی جمیع صفات کمال کو اور منزہ ہی تمام نقصان اور زوال سے سب خوبیان ہین اوسمین اور برائیون سے پاک ہی اور اللہ کو مقدم کیا اوپر رحمن اور رحیم کے اس سببسے کہ یہہ اسم ذات ہی اور وہ دونو اسما صفاتی ہین اور اصل لفظ اللہ کی لِلَاہٗ تھی ہمزہ حذف کرکے لام کو بیچ لام کے ادغام کردیا اللّٰہ ہوا اور الہ ولہ یولہ سے ہی یا الہ یالہ سے یا لاہ یلوہ سے ہی اور اکثر اہل تفسیر کہتے ہین کہ نام مبارک اللہ کا مشتق نہین ہی اور یہی قول محمد بن حسن کا ہی اور رحمن اور رحیم دونون مشتق ہین صفت رحمۃ سے عرب کا دستور ہی کہ دو لفظ ایک معنے کے لے آتے ہین واسطے فصاحت عبارت کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تمام ثنا ثابت ہی خدائے عزوجل کے تئین یہہ مقام دو حالت سے خالی نہین یا تو حق سبحانہ بندونکو فرماتا ہی کہ ثنا میری باین عبارت ادا کرو الحمد للہ تو قولوا اول اوسکے محذوف ہی ای قولوا الحمد للہ یعنے کہو الحمد للہ اور دلیل اوپر حذف ہونے اس امر کے اور آیات ہین کہ انمین ظاہر امر کیا ہی چنانچہ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ اور فرمایا ہی قُلِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا لیکن صیغہ واحد ہی ان دونون جگہہ اور اول فاتحہ کے جو صیغہ جمع کا نکالتے ہین اوسکی وجہ یہہ ہی کہ مخاطب اگرچہ اکیلے پیغمبر ہین لیکن تمام امت داخل ہی اسیواسطے آگے فرمایا ہی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ساتھ صیغون متکلم مع الغیر کے یا حمد کرتا ہی خدا تعالی اپنی آپ حمد نفسہ واستحمد من خلقہ اور حسین بن الفضل نے کہا ہی حمد نفسہ تعلیما لخلقہ حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا احد احب الیہ المدح من اللہ تعالی یعنے کسی شخصکو دوست تر اور پسندتر مدح ایسی نہین ہی جیسے حقتعالی کو پس اسیواسطے مدح کی آپنے اپنی ذات مبارک کی کہ فرمایا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور دوسری جگہہ فرمایا ہی ہو اللہ لا الہ الا ہو لہ الحمد فی الاولی والآخرۃ یعنے ضمیر غائب کی طرف ذات مبارک اپنے کی پھرتی ہی کہ مین ہون اللہ نہین کوئی معبود حق مگر مین واسطے میرے حمد ہی بیچ دنیا اور آخرت کے اور حمد و شکر کرنا نعمت کا ہی اور ثنا کہنی منعم کی ہی اور حق تعالی کو جو خوش آئی ہی حمد کہلوانی اسی سبب خبر دی ہی ان لوگونکی جنہون نے حمد کہی ہی اس جا مین با مراد و تعلیم اوسکی کے چنانچہ

Marfat.com

قرآن شریف مین وارد ہی حال حضرت نوح کے سے فاذا استویت انت ومن معك على الفلك فقل الحمد لله الذي نجانا تا آخر آیۃ اور حضرت
ابراہیم سے الحمد لله الذي وهب لي على الكبر اسمعيل واسحق تا آخر آیۃ اور حضرت داؤد سے اور حضرت سلیمان سے الحمد لله الذي فضلنا على كثير من
عباده المؤمنين اور خبر دی ہی حضرت خاتم الرسل سے علیہ وعلی جمیع الانبیاء صلوٰۃ اللہ وتحیاتہ کہ فرمایا مین نے اوسکو باین گفتار قل الحمد لله وسلام
على عباده الذين اصطفى الآیۃ اور عام مومنونکو بسبب حمد کہنے کے سراہا ہی التائبون العابدون الحامدون الآیۃ اور خبر دی ہی ان لوگونکی
کہ جو اس جہان مین حمد کہینگے کہ ہر گاہ کہ فارغ ہونگے حساب اور کتاب سے عرصات قیامت مین حمد کہینگے خدائے عزوجل کی مسلمان چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا ہی
وقضي بينهم بالحق وقيل الحمد لله رب العالمين اور جب بہشت کو دیکھینگے کہینگے الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله
تا آخر اور جب بہشت مین داخل ہونگے کہینگے الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شكور الذي احلنا دار المقامة من فضله
اور جب نعمتونکو بہشت کی پہنچینگے اور درجات بہشت کے ملاحظہ کرینگے کہینگے الحمد لله الذي صدقنا وعده اور ابتدا حاجت کے اور وقت طعام کھانیکے
کہینگے سبحانك اللهم وبحمدك جو وقت یہ کلمات کہینگے اسیوقت جو آرزو اونکی ہوگی اونکو ملیگی اور جب فارغ ہونگے طعام سے کہینگے الحمد لله رب العالمين چنانچہ فرمایا ہی حقتعالی
نے واخر دعواهم ان الحمد لله رب العالمين رَبِّ الْعَالَمِينَ پیدا کرنیوالا سب خلق کا اور مالک سبکا اور مصلح سبکا یعنے سب حمد خاص واسطے خدائے عزوجل کو
ہی کہ باین صفت موصوف ہی اور اصل رب کی راء بھی حذف ہوگیا ہمزہ کثرت استعمال مین صرف اوسکی رَبَّ يَرُبُّ رَبًّا اَوْ رُبِّيْ يُرَبِّيْ تَرْبِيَةً اور رَبَّبَ
يُرَبِّبُ تَرْبِيبًا ہے اور رب ساتھ الف لام کے بغیر حقتعالی کے وصف مین کسی مخلوق کے جایز نہین کہنا اور بغیر الف لام کے جایز ہی چنانچہ کہتے ہین رب الدار
اور رب المتاع اور معانی رب کی بہت آئی ہین کہین سید کے معنو مین آتا ہی چنانچہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہی واذکرنی
عند ربك ذکر کیو میرا نزدیک سید اپنے کے اور حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہی فاذهب انت وربك یعنے جا تو اور سید تیرا کہ
ہرون علیہ السلام ہی حضرت موسیٰ سے عمر مین حضرت ہرونؑ بڑے تھے اسواسطے سید کہا اور رب بمعنی مصلح بھی آتا ہی چنانچہ کلام اللہ مین ہی والربانيون
والاحبار عالم کو ربانی کہا ہی کہ صلاح مین لاتے ہین کام اپنے اور اور لوگونکے علم سے اور رب بمعنی پالنے والیکے بھی آتا ہی چنانچہ الم نربك فينا وليدا اليس
اسجگہہ یعنے رب العالمین مین سب معانی پائی جاتی ہین کہ سید ہی اور مصلح ہی اور پرورش کرنیوالا ہی سبکا اور عالمین جمع ہی عالم کی اور عالم مین
اختلاف ہی کہ کہتے ہین مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حقتعالی نے اسی ہزار عالم پیدا کیا ہی چالیس ہزار بحر مین اور چالیس ہزار بر مین اور
مشرق سے مغرب تک تمام زمین ایک عالم ہی اونمین سے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین حقتعالی کے چالیس عالم ہین بیس ہزار
عالم ہین صحرا مین بیس ہزار دریا مین دنیا تمام ایک عالم ہی انمین سے اور ابی بن کعب نے روایت کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خدائتعالی
کے ہژدہ ہزار عالم تمام فرشتے آسمانونکے رہنے والے اور زمین کے اور عرش اوٹھانیوالے اور کرسیان اور روحانیان باکثرت اختلاف اور اجناس
اپنے کے ایک عالم ہی اور تمام آدمی باختلاف اجناس ترکی رومی ہندی حبشی زنگی عربی عجمی ایک عالم ہی اور ایک عالم جنونکا ہی اور
ایک پریونکا ہی اور مجھے حکم نہین ہے کہ بیان کرون اور اگر حکم بھی ہو تو دل تمہارا متحمل سننیکا نہوگا اور زہرہ تمہارا پھٹ جاویگا اور ابن قسم نے کہا ہی کہ
عالمین جمع عالم کی ہی اور عالم مشتق ہی علم سے علم نشانکو کہتے ہین کہ فوج مین ہر امیر اور رسالدار کا جدا جدا ہوتا ہی تاکہ پہچانا جائے ڈنکا ڈیرا تاکہ
ہر کوئی بھولا بھٹکا دیکھکر نشانکو اپنے اپنے خاوند کے نشانکے نیچے چلا آوے وہی اللہ تعالی رب العالمین ہے یعنے پیدا کرنیوالا ہی سب نشانونکا لاکھون کو
کروڑون نشان ہین اوسکے کمال قدرت اسکیکے عرش کرسی لوح قلم آسمان زمین جن انسان وحش وطیر ٹیپر پتھر دریا صحرا اور بوٹا بوٹا پتا پتا ذرہ ذرہ نشانیان
ہین جس نے نشانکی بلبت ہر نخل نشان ہی تیری قدرت کا ✦ ہر ذرہ دلیل ہی تیری صنعت کا ✦ حادث ہونا اس جہانکا دلیل ہی اوپر قدیم ہونے اوسکیکے اور
چون ہونا اوسکا دلیل ہے اوپر بیچونی اوسکیکے تنگ ہونا روزیکا دلیل ہے اوپر قابض ہونے اوسکیکے اور فراخی روزیکی دلیل ہی اوپر باسط ہونے اسکیکے مقہور
خلق کی دلیل ہے اوپر قاہری اوسکیکے اور مرزوقی اوپر رزاقی اوسکیکے پس جسکسی نے کہ حق سبحانہ تعالی کو باین دلایل پہچانا مقرر جانا کہ یہہ وصف کہ آگے
آئے ہین وہی ہی کہ موصوف باین صفات ہی اَلرَّحْمٰنِ بخشنے والا ہی وجود کا دوسرے بار آخرت مین بعد فنا کرنیکے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے رحمٰن یہہ ہین

Marfat.com

چنانچہ فرمایا ہے حق تعالیٰ نے وآخر دعواہم ان الحمد للہ رب العالمین رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پیدا کرنیوالا سب خلق کا اور مالک سب کا اور
مصلح سبکا ہے یعنے سب حمد خاص اس خدائے عزوجل کو ہے کہ باین صفت موصوف ہے اور اصل رب کی راب تھی حذف ہو گیا ہمزہ کثرت استعمال
مین صرف اسکی رَبَّ یَرُبُّ رَبًّا اور رَبَّی یُرَبِّی تَرْبِیَۃً اور رَبَّبَ یُرَبِّبُ تَرْبِیْبًا ہے اَلرَّبُّ ساتھ الف لام کے بغیر حق تعالیٰ کے وصف مین
کسی مخلوق کے جائز نہین کہنا اور بغیر الف لام کے جائز ہے چنانچہ کہتے ہین رب الدار اور رب المتاع اور معانی رب کے بہت آتے ہین کہین سید کے
معنو مین آتا ہے چنانچہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہے واذکرنی عند ربک اپنے نزدیک سید اپنے کے اور حضرت موسیٰ علی
نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہے فاذہب انت وربک یعنی جا تو اور سید تیرا کہ ہارون علیہ السلام ہے حضرت موسیٰ سے عمر مین حضرت ہارون بڑے
تھے اس واسطے سید کہا اور رب بمعنی مصلح بھی آتا ہے چنانچہ کلام اللہ مین ہے والربانیون والاحبار عالم کو ربانی کہا ہے کہ صلاح مین لاتے
ہین کام اپنے اور اور لوگونکے علم سے اور رب بمعنی پالنے والے کے بھی آتا ہے چنانچہ الم نربک فینا ولیدا پس اس جگہہ یعنے رب العالمین مین
سب معانی پائیے جاتے ہین کہ سید ہے اور مصلح ہے اور پرورش کرنیوالا ہے سبکا اور عالمین جمع ہے عالم کی اور عالم مین اختلاف ہے
کہ کہتے ہین مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے اسی ہزار عالم پیدا کیا ہے چالیس ہزار بحر مین اور چالیس ہزار بر مین اور
مشرق سے مغرب تک تمام زمین ایک عالم ہے انمین سے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین حق تعالیٰ کے چالیس ہزار عالم ہین بیس
ہزار عالم ہین صحرا مین بیس ہزار دریا مین دنیا تمام ایک عالم ہے انمین سے اور ابی بن کعب نے روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خدا تعالیٰ
کے ہژدہ ہزار عالم ہین تمام فرشتے آسمانون کے رہنے والے اور زمین کے اور عرش اٹھانیوالے اور کروبیان اور روحانیان باکثرت اختلاف اور اجناس کے
کے ایک عالم ہے اور تمام آدمی باختلاف اجناس کی رومی ہندی حبشی زنگی عربی عجمی ایک عالم ہے اور ایک عالم جنونکا ہے اور ایک پریونکا ہے اور مجھے
حکم نہین ہے کہ بیان کرون اگر حکم بھی ہو تو دل تمہارا تحمل سنیکا نہو گا اور زہرہ تمہارا پھٹ جاویگا اور ابن قسم نے کہا ہے کہ عالمین جمع عالم کی ہے
اور عالم مشتق ہے علم سے علم نشان کو کہتے ہین کہ فوج مین ہر امیر اور رسالہ دار کا جدا جدا ہوتا ہے تا کہ پہچانا جاوے انکا ڈیرہ کہ ہر کوئی بھولا بھٹکا دیکھ کر
نشانکو اپنے اپنے خاوند کی نشان کے نیچے چلا آوے وہی اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے یعنے پیدا کرنیوالا ہے سب نشانونکا لاکھون کروڑون نشان مین اور ہر
کمال قدرت اسکی کے عرش کرسی لوح قلم آسمان زمین جن انس وحش طیر پتھر دریا صحرا اور بوٹا بوٹا پتا پتا ذرہ ذرہ نشانیان مین اس بے نشان کی
بیت ہر نخل نشان ہے تیری قدرت کا ؛ ہر ذرہ دلیل ہے تیری صنعت کا ؛ حادث ہونا اس جہان کا دلیل ہے اوپر قدیم ہونیکے اسکے اور حاجت ہونا اسکا دلیل ہے
اوپر بےپروائی اسکی کے تنگ ہونا روزی کا دلیل ہے اوپر قابض ہونے اسکے کے اور فراخی روزیکی دلیل ہے اوپر باسط ہونے اسکے کے مقہوری خلق کی دلیل ہے
اوپر قاہری اسکی کے اور مرزوقی اوپر رزاقی اسکی کے پس جس سینے کہ حق سبحانہ کو باین دلائل پہچانا مقرر جانا کہ یہہ دو وصف کہ آگے آتے ہین اسی کے موصوف
صفات ہے الرَّحْمٰنِ بخشنے والا ہے وجود کا دوسری بار آخرت مین بعد فنا کرنیکے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی رحمان کی یہہ ہین کہ وعدہ کیا ہے حق تعالیٰ
رزق دینے کا بندونکو اور حکم کیا ہے بندگی کرنیکا اگر یہہ حکم اسکا بجا نہ لاوین اور خلاف امر اسکے کے کرین تب بھی وہ خلاف وعدے اپنے کا نہین
در رزق پہنچاتا ہے بیت خلاف اسکا کرین ہم اور روزی ہمکو دے خوش ہو ؛ یہہ رأفت اور یہہ رحمت وہ رحمان اسکو کہتے ہین الرَّحِیْمِ بخشنے والا ہے
قیامت مین اور داخل کرنیوالا ہے بیچ جنت کے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی رحیم کی یہہ ہین کہ بندونکو امر فرمایا بندگی کا کم طاقت سے اور نعمت دی زیادہ
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ خداوند ہے روز جزا کا یا متصرف ہے دن قیامت کا جو چاہے وہ کرے یا حافظ ہے اعمال بندونکا تا کہ داد اور ستد
بہائے اعمال کے غلطی نہو یا قاضی ہے روز حساب کا کہ درمیان بندگان کے ساتھ حق کے حکم فرماوے یا جزا دینے والا ہے روز حساب کا اول آیہ

Marfat.com

الرحمن الرحیم پھر آئی مالک یوم الدین درمیان ان دونوں آیتوں کے تطبیق یہہ ہے کہ نام حق تعالیٰ کے دو قسم میں بعضے واجب کرتے ہیں امید کو چنانچہ غفور شکور حلیم کریم لطیف رؤف باسط رزاق اور بعضے واجب کرتے ہیں ترس اور ڈر کو چنانچہ جبار قہار خافض منتقم عدل مذل اور بندوں کو حکم ہے کہ معاملہ اپنا درمیان ترس اور امید کے رکھیں کہ الایمان بین الخوف والرجا ایمان درمیان ترس کے اور امید کے ہے اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یقول اللہ تعالیٰ سبقت رحمتی غضبی فرماتا ہے حق تعالیٰ سبقت لے گئی رحمت میری غضب میرے پر پس پہلے وہ نام کہ جسمیں امید تمام تھی اور ظہور رحمت کا تھا بیان فرمائے پھر جسمیں کہ خوف اور ترس اور ڈر تھا اور ظہور جلال اور غضب کا تھا ارشاد کیا کہ مالک یوم الدین مالک ہوں روز حساب کا جو چاہونگا وہ کرونگا ڈرو مجھ سے اور نافرمانی مت کرو میری اور مالک یوم الدین ساتھ الف کے اور ملک یوم الدین بغیر الف کے دونوں قرائتیں منقول ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکن اختلاف اسمیں ہے کہ ثواب کس میں زیادہ ہے اور کونسی اولیٰ تر ہے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور عبدالرحمان بن عوف اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مالک یوم الدین ساتھ الف کے اولیٰ تر ہے اور بلند تر ہے ساتھ ثواب کے اور قرات عاصم رضی اللہ عنہ کی یہی ہے محمد بن شجاع بلخی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں مالک یوم الدین ہمیشہ پڑھا کرتا تھا کسی نے کہا ملک یوم الدین مدح میں بلیغ تر ہے میں نے بغیر الف کے ملک یوم الدین پڑھنا شروع کیا ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے تو نے دس حسنے کیوں کم کئے کلام اللہ کے ہر حرف پڑھنے میں دس حسنہ ہیں پھر میں نے وہی موافق عادت قدیمہ کے مالک یوم الدین پڑھنا اختیار کیا اور ہر چند مالک ہر دن کا خدائے عزوجل ہے لیکن تخصیص دن قیامت کی باین معنی ہے کہ یہاں ہر ایک کو دعویٰ ملک اور ملک کا ہے اور وہاں دعوے سب کے منقطع ہو جاوینگے ایک دعوا اسی پروردگار عالم کا رہیگا چنانچہ فرماویگا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار ابن مسعود اور ابن عباس اور حسن بصری رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ دین بمعنی حساب ہے چنانچہ اور آیۃ میں ہے ذلک الدین القیم اور مجاہد اور ضحاک کہتے ہیں کہ دین بمعنے جزا ہے چنانچہ وما ادرٰک ما یوم الدین میں ہے اور محمد بن کعب نے کہا ہے بمعنے توحید ہے چنانچہ الا للہ الدین الخالص میں ہے اور حسن بن فضل کہتے ہیں کہ بمعنی خضوع اور خشوع ہے وہ دن خضوع اور خشوع کا ہیگا خاشع خاضع ہونگے سب خدائے عزوجل کے تئیں چنانچہ فرمایا ہے وعنت الوجوہ للحی القیوم پس مالک یوم الدین شامل ہے ان سب معانی کو کہ دن قیامت کا روز شمار ہے اور بعد شمار کے جزا ہے اور خلق سب اسدن متواضع ہوگی اور سب موحد ہونگے اور نجات سب کی ساتھ توحید کے ہوگی ایاک نعبد تجھہی کو پوجتے ہیں ہم پس ابن عباس کہتے ہیں کہ نعبد بمعنی توحد ہے جس جگہہ قرآن میں مذکور عبادت کا ہے مراد اس سے توحید ہے اور جس مقام پر مذکور تسبیح کا ہے غرض اس سے نماز ہے اور جس مکان پر مذکور قنوت کا ہے مراد اس سے طاعت ہے اصل ایاک کی اویاک تھی واو کو یے کیا سبب کسرہ کے یے کو یے میں ادغام کیا ایاک ہوا وایاک نستعین اور خاص تجھہی سے مدد چاہتے ہیں ہم بیچ عبادات کے اور تمام مہمات کے ان دو جگہہ کاف خطاب کا ہے اور نعبدک ونستعینک نہ کہا اسواسطے کہ ایاک نعبد وایاک نستعین میں مبالغہ زیادہ ہے کہ اسکے معنی یہہ ہوئی تجھہی کو پوجتے ہیں ہم نہ سوائے تیرے کسی اور کو اور تجھہی سے یاری چاہتے ہیں ہم ہر کام میں نہ سوائے تیرے کسی اور سے اھدنا الصراط المستقیم دکھلا ہمکو راہ راست بیچ افعال کے اور اقوال کے اور اخلاق کے کہ وہ راہ متوسط ہو افراط و تفریط میں اور غلو و تقصیر یا یہہ معنی ہیں کہ ثابت رکھہ ہمیں اوپر راہ مستقیم کے کہ دین اسلام ہے اور سنت سید الانام ہے علیہ الصلوۃ والسلام چنانچہ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے ثبتنا علی الصراط المستقیم ای ثابت رکھہ ہمیں راہ راست پر کہ دی ہے تو نے راہ عرفانکی عبادت کی طاعتکی جب تک کہ بندے کا دم میں دم ہے ہاتھہ سے وساوس شیطان کے اور غلبہ نفس کے سبب زوال ایمان کے پس سوال کرے اللہ تعالیٰ سے توفیق کا اوپر ثابت ہدایت کے کہ الٰہی ثابت رکھہ اوپر راہ راست کے دنیا میں اور نزع میں اور آخر

Marfat.com

مجھے اور سب مسلمانونکو ورابدنا اسواسطے کہا کہ سب مسلمان داخل ہون بیچ دعا کے اور رد ہے اُن لوگونکا کہ منکر ہین شفاعت کے کہ حق تعالیٰ نے
عام مسلمانونکو دنیا مین ناخواستہ ایسی بڑی حاجت کے شفاعت کا حکم دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ محبوب رب العالمین ہین
شفاعت کرنے کا گناہان مومنین کے حکم ہونا کیا تعجب ہے بلبیت فضل سے اپنے ہمین رب کریم ؛ کر تو ہدایت برہ مستقیم ؛ راہ
وہ جس راہ پر گئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم صِرَاطَ الَّذِيْنَ راہ اُن لوگونکی کہ ساتھ فضل اپنے کے اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ انعام کی ہے
تو نے انکو ساتھ نعمت نبوت کے اور صدیقیت کے اور شہادت کے اور صلاحیت کے یا راہ ان لوگون کی کہ ظاہر انکا محکوم ہے ساتھ احکام
شریعت کے اور باطن انکا منور ہے ساتھ انوار حقیقت کے انکو معزز اور مکرم کیا ہے وہ راہ مجھے بھی دکھا علیہم کا اشارہ طرف چار گروہ کے
ہے وہ کون کون سے مین ایک تو انبیا ہین علیہم السلام کہ رسول اور اولوالعزم داخل ہین اُنمین اور وہ مشرف ہین ساتھ تجلیات ذاتیہ الہیہ کے کہ کمالات
اُنھون کے ناشی ہین تجلیات ذاتیہ سے بخلاف اولیا کے کہ ولایات اُنھونکی نکلی ہے تجلیات صفاتیہ سے اسیواسطے نبوت بہتر ہے ولایت
سے اور جنھون نے کہا ہے الولایة افضل من النبوة حالت سکر مین کہا ہے السکارے معذور دون خیال کیا ہے انھون نے کہ نبوت مین
رو بخلق ہے اور ولایت مین توجہ بحق ہے اور توجہ بحق بہتر ہے توجہ بخلق سے یہہ نہین ملاحظہ کیا کہ یہہ توجہ بخلق ان اکابر علیہم الصلوة والتسلیمات کا لاکھہا
اور کروڑہا درجے اولی تر ہے اور افضل تر ہے اُس توجہ بحق سے کہ اولیا کا ہے کہ وہ بامر الہی واسطے ہدایت خلق کے بالکل متوجہ ؛ رہتے تا کہ ہزارون
کروڑون کو متوجہ بحق کر دین اور تجلیات ذاتیہ سے بہرہ ور ہین اور یہہ اولیا اگرچہ بوقت نزول توجہ بخلق ہوتے مین لیکن نگرانی انکی بحق بھی رہتی ہے بالکل
اُدھر متوجہ نہین ہوتے اور تجلیات صفات سے فیض یاب ہین ولایت انکی پر تو ہے ولایت انبیا کے اور کمالات انبیا فوق تر ہین وہان پہنچنا کمال
دشوار ہے مگر بہ تبعیت اور وراثت انبیا کے اگر کسیکو انمین سے حق تعالیٰ اُس بحر زخار سے نم پہنچاوے تو اُسکے فضل سے دور نہین ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ دوسرے صدیقین ہین کہ مقام انکا تحت مقام انبیا ہے سوا انبیا کے سب سے بلند تر ہے مقام قرب الہی مین تیسرے
شہدا ہین کہ برائے خدا جان دیئے ہین یا تو واسطے رواج اسلام کے کفارون سے لڑکر شہید ہوئے ہین یا میدان محبت مین جدال ساتھ شیطان کے اور مجاہدہ ساتھ
نفس کے کرکر موئے ہین چوتھے صالحین کہ ساتھ تقوی اور پرہیزگاری کے آراستہ ہین غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ نہ راہ اُن لوگونکی کہ غصہ کیا گیا ہے اوپر انکے یعنے
قبل وجود کے معرض غضب مین پڑے آئے ہین اور اُسی سبب سے وجود مین آکر بیچ اس جہان کے کفر اختیار کیا اور قتل انبیا اور تحریف کتب اور تغیر نعت مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم شیوہ کیا اور غیر بمعنی لا ہے وَلَا الضَّالِّيْنَ اور نہ گمراہونکی یعنی اُن لوگونکی کہ بعد وجود کے بیچ طرق مختلفہ کے اور سبل متفرقہ کے اور پڑے ہین یا نہ راہ ترسائونکی
کہ بواسطے افراط کے بیچ شان حضرت عیسیٰ کے وتفریط کے بیچ شان حضرت ختم المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوة والسلام کے گمراہ ہوئے ہین بعضے کہتے ہین مغضوب علیہم
یہود ہین اور ضالین نصاری ہین آمین معنی اسکی یہہ ہین کہ قبول کیجو دعا میری اور یہہ داخل قرآن نہین ہے مگر بقول مجاہد رضی اللہ عنہ اور اتفاق ہے
اسمین کہ یہہ ذکر بھی کہنا اسکا سنت ہے بعد فاتحہ کے چنانچہ حدیث مین ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن الحمد پڑھکر آمین نکہی جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ کہو آمین اور اسکی لغت مین اختلاف ہے بعضون نے کہا ہے کہ ممدود و مخفف ہے اور یہی مختار فقہا ہے اور یہہ فصیح تر ہے چنانچہ شعر مین باندھا ہے کسی
شاعر نے شعر یارب لا تسلبنی حبہا ابدا ؛ ویرحم اللہ عبدا قال امینا اور بعضے ممدود و مشدد کہتے ہین اور جو ممدود و مخفف کہتے ہین وہ الف
ممدودہ کو بمعنی ندا کے کہتے ہین اور یہہ معنی کہتے ہین کہ یا آمین استجب دعائی اے آمین قبول فرما دعا میری آمین اسم حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے چنانچہ مجاہد نے کہا ہے اور جو
مقصور و مخفف پڑھتے ہین وہ بھی یہی معنے مراد رکھتے ہین اور کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ آمین خاتمہ الحمد للہ رب العالمین کا ہے
کہ ختم ہوتی ہے ساتھ اسکے دعا بندہ مومن کی ابی زہیر النمیری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکرات چلا ایک خیمہ کے پاس

Marfat.com

انحضرت پہنچے آواز دعا کی وہان سے آتی تھی آپ کھڑے ہوگئے جب اُس دعا مانگنے والے نے دعا تمام کی فرمایا حضرت نے کہ ختم کر دعا کو ساتھ آمین کے اور مژدہ ہو ساتھ اجابت دعا کے اور ابن عباس کہتے ہین کہ تفسیر آمین کی یہہ ہے فلیکن کذلک یعنے ایسا ہی ہو جیو سورہ فاتحہ کہ آدھی وصف مین ہے تیرے اور آدھی سوال اور حاجت مین میرے تو ویسا ہی ہے کہ وصف کیا مین نے تیرا اور خبر کی کہ سوال ہے میرا ویسا ہی ہو جیو کہ مین نے چاہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آمین لغت سریانی ہے یہود بولے کہ تفسیر اسکی توریت مین دیکھی تھی تو فخر کرتے تھے اپنا کہ ہمین اللہ تعالی نے ایسی چیز دی ہے کہ مسلمانونکو نہین دی پس حق تعالی نے عطا کی آمین اس امت کو اور ثواب اسکا ایسا دیا کہ اُنھون کو نہ دیا تھا کہتے ہین کہ حق تعالی نے تین چیزین یہہ اس امت کو فرمائین ہین کہ اور کسی امت کو نہین دین ایک نماز جماعت کی دوسری السلام علیکم کہنا اور جواب اسکا وعلیکم السلام دینا تیسری آمین کہنا بعد دعا کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت کہ کہتا ہے بندہ آمین بخشتا ہے حق تعالی گناہ ماتقدم اسکے بیان لطائف اور نکات سورہ فاتحہ سمجھہ لیجئے کہ لطائف اور نکات دو قسم ہین ایک تو جدی جدی آیۃ سے تعلق رکھتے ہین اور دوسرے یہہ ہین کہ متعلق بمجموع ہین وہ جو جدی جدی آیۃ سے متعلق ہین انکا بیان بطور اختصار یون ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ظاہر ہے کہ حق سبحانہ نے جمیع علوم چار کتابون مین کہ توریت انجیل زبور فرقان ہین مندرج کئے ہین اور قرآن مجید حاوی اُن سب کا ہے اور قرآن مین جو علوم ہین سورۃ فاتحہ مین وہ موجود ہین اور علوم سورہ فاتحہ کے بسم اللہ مین اور بسم اللہ کے فقط ایک حرف با مین مندرج ہین پس سب کے سب علوم ایک اس حرف با مین مخفی ہین ایضاح اس ابہام کا اور اظہار اس اخفا کا یہہ ہے کہ مقصود سب علوم سے وصول بندہ بجناب قدس حق سبحانہ ہے اور بندہ کمال دنائت اور آلودگی نجاسات طبعیہ مین گرفتار ہے اور ہوا و ہوس نفسانیہ مین مبتلا ہے اور حق سبحانہ کمال نزاہت اور قدس مین پاک اور منزہ سب سے پس طریق وصول کا اس سے نہین ہے مگر ساتھ ذکر اسما اسکے اور چسپیدگی نام پاک اسکے کی اور استغراق بیچ یاد اسکے کے یہان تک کہ فنا فی المذکور ہو جاوے ہوس اور آرزو طلب اور جستجو ماسوا اللہ کی دور ہو جاوے اور دال اس چسپیدگی پر حرف با ہے کہ موضوع واسطے الصاق اور چسپیدگی کے ہے پس با مین خلاصہ مقصود حصول جمیع علوم ہے اور ابتدا تعلیم اطفال کی الف سے ہوتی ہے یہان ابتدا کتاب خدا کی ساتھ بے کے واقع ہے اسواسطے کہ الف بسبب تطاول اور ترفع کے محل نظر رحمت الہی نہوا اور حرف با بجہت انکسار اور افتادگی کے مقبول جناب کبریا ہوئی بیت بسر نگونی علو ہے کہ ہونہ پایہ بلند + رکھے نہ جب تلک اپنی نگین مین یہ جبین + حدیث مین وارد ہے کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ بیت پستی ہجر کے ہے بعد مرتبہ بلند وصل + پہنچین جو زیر بام تو ماتھہ لگے کمند وصل + اور قاعدہ ہے سلاطین کا کہ اپنی چیزون پر مہر لگا دیتے ہین تاکہ چورون سے محفوظ رہین ایسے ہی گھوڑے جو اصطبل خاص بادشاہی کے ہوتے ہین اُنپر داغ ہوتا ہے کہ سارق دست تعدی دراز نکرین پس یہہ مضمون بسم اللہ مہر خاص الہی ہے جس کام کے پہلے یہہ پڑھی جاویگی تصرف شیطان سے وہ امن مین ہوگا لکھا ہے کہ جب حضرت نوح کشتی مین سوار ہوئے خوف غرق سے ہراسان ہونے لگے بسم اللہ مجریہا پڑھا بچ گئے دیکھئے کہ آدھے اس کلمے کے پڑھنے سے نجات پائی وقتیکہ کوئی شخص سارا اسے پڑھیگا کسطرح محروم رہیگا نجات سے بیت تجھکو رفت سخن بند یہہ معلوم رہے نام جو اُسکا جپے کیونکہ وہ محروم رہے نقل ہے کہ ایک عارف نے بسم اللہ لکھہ کر وصیت کی تھی کہ کفن مین میرے رکھہ دیجو کسینے سبب پوچھا اُنھون نے کہا کہ ایک فقیر نے کسی امیر کے بڑے محل کے دروازے پر سوال کیا کچھہ اندک چیز ملی تیشہ لاکر دروازہ ڈھانے لگا امیر نے کہا کیا کرتا ہے کہا کہ یا دروازہ لائق بخشش کے کر یا بخشش لائق دروازے کے اور یہہ آیت دروازہ کتاب اللہ کی ہے پس روز قیامت کو

Marfat.com

مجھے دستاویز محکم ہی کہ اُس سے معاملہ رحمت کا درخواست کرونگا اور بسم اللہ مین اُنیس ۱۹ حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی اُنیس ہین ہر حرف پڑھنے
بلا ایک کی نمین سے دفع ہوتی ہی اور لکھا ہی کہ دن راتکی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعت کے واسطے پانچ وقت کی نماز ہی باقی اُنیس
ساعتون کے واسطے یہہ انیس حرف ہین تا ہر نشست و برخاست اور حرکت و سکون مین ان انیس ساعتونکو ان انیس حرف سے معمور رکھے بیت
ہر یکدم مجھے تیری ہی یادگاری ہی ۔ گھڑی گھڑی بزبان تیرا نام جاری ہی ۔ اور کہا ہی کہ سورہ برات مشتمل اوپر حکم قتل کفار کے تھی اس سے خالی
رکھا اور وقت ذبح کے مقرر کیا ہی کہ اللہ اکبر کہین بسم اللہ الرحمن الرحیم نکہین اسواسطے کہ صورت ذبح صورت قہر ہی اور رحمت تقاضا اُسکا
نہین کرتی پس ہر شخص کہ اس کلمہ رحمت کو ہر وقت و ہر آن مداومت کرے تھوڑے سے تھوڑا ستر بار تو البتہ بعد ہر نماز فرض کے پڑھے
یقین ہی کہ غضب اور عذاب سے محفوظ اور رحمت اور ثواب سے محظوظ ہووے اور خواص اس آیت کا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ جو آدمی پاخانے جاوے بسم اللہ کہے تاکہ پردہ ہو جاوے درمیان شرمگاہ اُسکی کے اور نظر جنون کے یہان سے دریافت کریجئے کہ یہہ
کلمہ جب حجاب ہو درمیان شخص کے اور دشمنون دنیوی اُسکے کے تو درمیان شخص اور عذاب عقبی کے کیونکر حجاب نہوگا اور اسمین تین
اسم کو اختیار کیا ہی تا شروع ہر کام مین استعانت ان تین اسما سے حاصل ہو اور وجہ ان تین اسم اختیار کرنیکی یہہ ہی کہ ہر کام کارہاے
دنیوی و اخروی سے اوپر تین چیز کے موقوف ہی اوّل فراہم آنا اسباب کا اُسکام کے یہہ تصرفات اسم اللہ سے ہی کہ دلالت اوپر
جمیع صفات کے فرماتا ہی دوسری بقا اُس اسبابکی ابتداے کام سے انتہا تک یہہ مقتضای صفت رحمان ہی کہ بقاے عالم ساتھ اُسکے
موقوف ہی تیسری ترتیب ثمرات اُسکام کے ساتھ حصول نتائج کے یہہ مقتضا صفت رحیمی کے ہی کہ سعی بندونکی رایگان نہین فرماتا
شان نزول سورہ فاتحہ کا کہ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی کہ یہہ سورہ مکے مین نازل ہوئی ہی اور کیفیت نزول کی یہہ ہی کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صحرا مین گیا مین آواز سنا مین نے کہ یا محمد اور ایک شخص نورانی کو دیکھا مین نے اوپر تخت زرین کے درمیان آسمان
زمین کے معلق اُس آواز سے ترس کھا کر بھاگا مین جب یہہ حادثہ مکرر ہوا تو ورقہ بن نوفل سے کہ برادر عم زادہ حضرت خدیجہ کا تھا بیان
کیا مین نے وہ مرد عالم توریت و انجیل کا تھا علماے نصاری سے علم بہت پڑھا تھا اُسنے کہا کہ اب جو وہ آواز سنو تم تو بھاگیو مت
کان رکھکر سنیو کہ کیا کہتا ہی اسیطرح کیا مین نے جب آواز آئی کہ یا محمد کہا مین نے لبیک کہا اُسنے انا جبریل وانت نبی ہذہ الامۃ
پھر کہا کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پھر کہا کہو الحمد للہ تا آخر سورہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہہ مقام مقتضا
اسکا تھا کہ زبان بندے سے الحمد للہ کہا جاتا یعنے حمد کرتا ہون مین خدا کی لیکن ازبسکہ آدمی عاجز ہی اس سے کہ حمد الہی کو پہنچے پس مناسب
نہوا کہ اُسے فوق الطاقت کی تکلیف دین بلکہ بایین عبارت فرمایا الحمد للہ یعنے کمال حمد حق اور ملک اُسکی ہی خواہ بندہ قادر اوپر ادا
کے ہو یا نہو فرد حق و ملک مالک برحق ہی کل حمد و ثنا ۔ رہنت بیچارہ کو طاقت ادا کی ہو نہو کہتے ہین کہ حضرت داؤد علیہ السلام
جناب الہی مین عرض کیا کہ یارب کیف اشکرک مین کسطرح عہدہ شکر تیرے سے باہر آؤن اسواسطے کہ شکر کرنا میرا توفیق و تعلیم تیرے سے
اور یہہ انعام دوسرا ہی اسپر شکر دوسرا کیا چاہیے پس تسلسل لازم آتا ہی حق تعالی نے فرمایا کہ ای داؤد جو اپنے تئین تونے ادا کرنے
سے میرے عاجز جانا ادا شکر میرا کیا تو نے بیت بعجز حمد جب قائل ہو قائل احمد نا کا ہو گویا کیونکہ پھر تحمید مین نطق اور اشیا کا ہ
دریہہ بھی ہی کہ اگر احمد اللہ کہتے تو دلالت کرتا کہ گویندہ حمد حق تعالی کی کرتا ہی حالانکہ اللہ سبحانہ قبل حمد ہر حامد کے محمود ہی اسواسطے

Marfat.com

فرمایا الحمد للہ یعنے حمد اور ثنا لائق اسکے ہی ازل سے ابد تک کوئی گویندہ موجود ہویا نہو شعر شایان حمد توہی اور لائق ثنا ہی محمود ہی
تو بیارے حامد نہو تو کیا ہی۔ یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی ہر جگہہ تسبیح مقدم ہی اوپر تحمید کے اسواسطے کہتے ہین سبحان اللہ
والحمد للہ یہان تحمید کو کیون مقدم کیا جواب اسکا یہہ کہ تقدیم تسبیح کی تحمید پر اُس وقت ہی کہ دونو کلام مین مذکور ہون یہان محض تحمید
مذکور ہی تسبیح نہین اور اکتفا کیا اوپر تحمید کے اسمین بھی ایک وجہ ہی وہ یہہ ہی کہ مضمون تسبیح کا مضمون تحمید مین داخل ہی اسطرح سے
کہ مضمون تسبیح کا یہہ ہی کہ ذات حق تعالی کی اور صفات اسکی جمیع نقصانات سے مبرا اور پاک ہی اور مضمون تحمید کا یہہ ہی کہ ہر کمال اور
نعمت کہ بیچ ذہن اور خیال بشر کے ہی سب اُس جناب مقدس سے ہی اور جو تمام کمالات اور نعمتین خاص اسیکو اعتقاد کرین تو لازم
آیا کہ کوئی نقصان بیچ اسکے نہو اور کہا ہی کہ لفظ الحمد للہ مین آٹھ حرف ہین بعدد دروازہاے بہشت اور حمد کو ساتھ دو چیز کے تعلق ہی
اول ماضی سے کہ شکر نعمتہاے سابقہ اسکے کہنے سے ادا ہوتا ہی دوسری مستقبل سے کہ یہہ کلمہ شکر ہی اور شکر تقاضاے مزید نعمت کرتا ہی
بحکم لئن شکرتم لازیدنکم کے پس بموجب تعلق اول دروازہ دوزخ کے حمد کہنے والے سے مسدود ہوئے اسواسطے کہ مواخذہ اور عتاب بسبب ادا نے
شکر کے نرہا اور بموجب تعلق دوم کے مستحق کھلنے دروازہاے بہشت کا ہوا فرد از فتاملح رب العالمین کے واسطے جنت و دوزخ
دروازے کھلین اور بند ہون منقول ہی کہ ہنوز روح حضرت آدم کی تا بہ ناف نہ پہنچی تھی کہ عطس آیا کہا الحمد للہ رب العالمین اور کلام
اللہ مین ہی کہ آخر کلام اہل جنت کا بھی الحمد للہ رب العالمین ہی پس فاتحہ عالم انسانی مین نے اوپر حمد کے کی ہی اور خاتمہ اُس عالم
کا بھی مین نے اوپر حمد کے کیا بندیکو چاہیے کہ اول اعمال اور آخر اعمال اپنے کو مقرون ساتھ کلمہ حمد کے کرے بیت چاہئے بندیکو جب
تک ہی یہہ پابند حیات رات سے دن حمد مولی مین کرے اور دن سے رات رَبِّ الْعَالَمِينَ رب کی معنی لغت عرب مین کئی آئی ہین یہان
سب کی سب مناسبت رکھتی ہین بیت سب کا مالک ہی تو جانب تیرے منسوب ہی خلق رب مطلق ہی بہر معنے و مربوب ہی خلق
اول بمعنی مالک ہی اور مالکیت حق تعالی کی تمام عوالم پر ظاہر ہی کہ جب مخلوق اسکی سب ہوئی تو مملوک بھی ہوئی اور ملک آدمی کی اول
مطلق نہین دوسری بعاریت مالک حقیقی سے ہی دوسرے معنی موجد ہی یعنے خالق یہہ بھی مناسب مقام حمد کے ہی بلکہ مستلزم اتم محامد ہی
کہ نعمتین اسکی قبل استحقاق کے ساتھ مخلوقات کے پہنچی ہین اور پہنچتی ہین تیسرے معنی سردار ہین اور حقیقت ان معنونکی علو مرتبہ ہی یہہ بھی
مستدعی اعلی محامد کی ہی چوتھے معنی مربی ہی یعنے اصلاح کرنیوالا امور کا اور پہنچانیوالا ہر چیز کا باعلی مراتب اسکے سے مثلاً نطفے سے
خون مخلط فرماکر علقہ کیا اور علقے کو منجمد کر کے مضغہ کیا اور مضغے کو اعضاے مختلفہ دئے پھر افاضہ روح فرمایا اور ہر عضو کو قوت کہ
لائق اسکے ہی بخشی پھر روح کو ساتھ شریعت و طریقت و حقیقت کے مکمل کیا پس مستحق اکمل محامد کا ہوا اور تربیت دو قسم ہی ایک یہہ
کہ کوئی شخص کسی چیز کو واسطے منفعت اپنے کے پرورش کرے تاکہ اُسکے کام آوے وہ چیز یہہ قسم تربیت کی شایان مخلوقات ہی
کہ پابند اغراض و حاجات ہین اور دوسری قسم وہ ہی کہ واسطے فائدے اس چیز کے اُسے پرورش کرے یہی شان خالق کی ہی
اسواسطے کہ رتبہ اسکا بلند ہی اس سے کہ مخلوقات اپنے سے استکمال فرماوے لہذا حدیث مین وارد ہی بیچ حق حق سبحانہ کے ان اللہ یحب الملحین
فی الدعاء یعنے حق سبحانہ دوست رکھتا ہی الحاح کرنیوالونکو بیچ دعا کے اور وارد ہی من لم یسئل اللہ یغضب علیہ جو نہ سوال کرے اللہ سے غضب
اسپر یہان سے معلوم کیا چاہیے کہ رب العالمین اکمل صفات اُسکی ہی اسواسطے کہ ابتداء ظہور سے تا انتہاے وصول ہر کس معاد خود حیطہ
تصرف مین اس اسم اعظم کے ہی اور ہر نسبت اور علاقہ کہ عالم مین دیدہ و شنیدہ ہی پرتو اس اسم مبارک کے انوار کا ہی اسواسطے بعد اسم مبارک اللہ

Marfat.com

کے کہ دلالت اوپر تمام و کمال کے کرتا ہی اس اسم کو مقام حمد مین لایا کہ یہہ دال ہی ما فوق التمام اور کمال پر اور جو کچھہ کہ جہان مین دیدہ و شنیدہ
اور دریافتہ ہی دو حال سے باہر نہین ہی یا واجب لذاتہ ہی یعنے وہ موجود کہ بخود موجود ہی اور نہ ہونا اسکا محال ہی وہ ذات حق تعالی کی
ہی یا ممکن لذاتہ ہی یعنے وہ موجود کہ بخود موجود نہین ہی بایجاد حق سبحانہ موجود ہوتا ہی اور دونو طرف وجود و عدم اسکا برابر ہی پس یہہ
قسم موجود ہوا ہی یا موجود ہویگا اسکو عالم کہتے ہین اور عالم مشتق علامت سے ہی اور اس قسم کا اسواسطے عالم نام رکھا کہ علامت اسما اور
صفات الہی کی ہی کہ جو فرد ہی افراد عالم سے مظہر ایک اسم اور صفت کا ہی اور اجناس اور انواع اسکی مظاہر اسمائے کلیہ اور صفات
اطلاقیہ ہین اور جو ہر فرد افراد عالم سے مظہر ایک اسم خاص کا ہی اسمائے الہی سے پس عوالم اس جہت سے غیر متناہی ہین لیکن اصول اور
کلیات عالم کی موافق اسکے کہ شرایع مین مقرر ہین بیان کی جاتی ہین سمجھہ لیجیے کہ جو کچھہ بیچ عالم کے موجود ہی یا ذات ہی یا صفات
ہی ذات وہ ہی کہ وجود اپنے مین محتاج اور چیز کے نہو مثل آسمان اور زمین اور صفت وہ ہی کہ وجود اپنے مین محتاج اور چیز کے ہو جیسے
رنگ اور بو اور مزہ اور سوا اسکے اور ذات کو عرف معقولیون مین کے جوہر کہتے ہین اور صفت کو عرض کہتے ہین اور ذات دو قسم ہی جسم اور
روح جسم وہ ہی کہ مقدار اور شکل معین رکھے اور اس مقدار اور اس شکل کو نچھوڑے اور روح وہ ہی کہ مقدار اور شکل معین نہ رکھے باشکال مختلفہ اور
مقادیر متفاوتہ ظاہر ہو اور جسم دو قسم ہی علوی اور سفلی علوی ہشت قسم ہی عرش ہی کرسی ہی سدرۃ المنتہی ہی لوح ہی قلم ہی معدن بہشت ہی یا
معدن دوزخ ہی ستارے مین ثوابت و سیار آسمان ہفتگانہ مین اور سفلی دو قسم ہی بسیط جیسے عناصر اربعہ کہ زمین ہی اور آب اور ہوا اور
آتش ہی اور مرکب اور یہہ چار قسم ہی اسواسطے کہ جمیع عناصر سے مرکب ہی یا بعض سے پہلے کو تام دوسرے کو ناقص کہتے ہین مرکب تام منحصر تین
عالم مین ہی عالم معادن عالم نباتات عالم حیوان اور ہر ایک ان تین سے شامل اوپر عوالم کثیرہ کے کہ تفصیل اسکی کو بڑی تطویل چاہیے اور مرکب
ناقص بھی تین قسم ہی بخار یعنے آب و ہوا اور غبار یعنے خاک و ہوا اور دخان یعنے آتش و ہوا اور ان تینون سے عوالم بہت پیدا ہوتے ہین
پس غبار محض سے کہ باؤ سے اُٹھے مختلف لون اور گرد پیدا ہوتا ہی اور بخار سے باران برستا ہی اور جب بخار بلند تر جاتا ہی اور مقام
سردی مین پہنچتا ہی منجمد ہوکر ژالہ و برف پیدا ہوتا ہی اور دخان سے برق اور صاعقہ اور شہب اور ستارہ دم دار پیدا ہوتا ہی اور جو بخار
اور دخان منعکس ہوکر زمین مین محبوس ہوتے ہین نیچے زمین کے بگولا اٹھتا ہی اسے زلزلہ کہتے ہین اور جو بخار زمین کے تلے محتبس ہو جاتے ہین
اور قوت ہوا سے باہر نکلتے ہین چشمے جاری ہو جاتے ہین اور اگر بخارات لطیف بسبب سردی کے درمیان آسمان اور زمین کے انجماد پکڑتے
ہین پھر زمین پر جو گرتے ہین اسے شبنم کہتے ہین اور اگر منجمد ہوکر درمیان آسمان اور زمین کے پراگندہ ہو جاتے ہین اسے صقیع کہتے ہین اور ہماری
زبان ہندی مین کہل کہتے ہین اور بعضے بلاد مین ہی بخارات لطیفہ قلیلہ منجمد ہوکر برنگ شکر سفید اور سرخ زمین پر برستے ہین اسے ترنجبین
اور خشک انگبین اور شیرخشت اور من کہتے ہین یہہ تین قسام مرکب ناقص بحسب جریان عادت ہین اور کبھی بطریق خرق عادت بھی چیزہای
عجیب و گوناگون پیدا ہوتے ہین اور درمیان آسمان و زمین کے معلق ٹھہرے رہتے ہین اور کبھی سطح زمین پر گر پڑتے ہین بیان انکا
اپنی مقام مین مذکور ہی اور کتب عجائب کائنات الجو مین مسطور اور روح یا نیک محض ہی اسے فرشتہ کہتے ہین یا بد محض ہی
سے شیطان کہتے ہین یا مختلط ہی نیک و بد سے وہ دو قسم ہی جن اور ارواح بنی آدم اور صفت بھی عالم بہت رکھتے ہین مثل
کان اور زمان اور کم اور کیف اور وضع اور نسبت اور جہت اور تشریح اس عوالم کی مفصلا حکمت مین ہی حاصل یہہ ہی کہ
جسکو احاطہ احوال ساتھہ موجودات کے زیادہ ہوگا تفسیر رب العالمین پر زیادہ وقوف پائیگا الرحمن الرحیم سمجھہ لیجیے کہ

Marfat.com

حقیقت رحمت کی بیچ حق باری تعالی کے ایصال خیر اور دفع شر ہی اور رحمت حق تعالی کی دو قسم ہی ذاتی اور صفاتی ذاتی دو قسم ہی عام اور خاص عام افاضہ وجود ہی کہ ہر موجود اُس سے نصیب رکھتا ہی اور خاص تقرب الی اللہ بخشتا ہی کہ بعضے بندگان کو ساتھ اسکے مخصوص فرمایا ہی اور صفاتی دو قسم ہی عام اور خاص عام بخشنا اس چیز کا جو لائق ہر موجود کے ہی صفات اور اعراض سے اور ہر موجود کو ایک ایسی چیز دینا کہ بسبب اسکے مزیت اور فضل اوروں پر حاصل ہو پس یہان معلوم ہوا کہ لانا رحمن اور رحیم کا اس سورتمین باوجودیکہ تسمیہ مین یہہ دونو اسم مذکور تھے تکرار نہین ہی اسواسطے کہ وہ رحمت جو تسمیہ مین مذکور تھی ذاتی ہی اور یہہ رحمت جو یہان مذکور ہی صفاتی ہی اور جو ذاتی دو قسم ہین عام وخاص تو واسطے دلالت اوپر ان دو دو اقسام کے دو اسم تسمیہ مین لائے اور جو صفاتی بھی دو قسم ہین عام اور خاص اسیواسطے یہان بھی دو اسم لائے رحمن اور رحیم اور بعضے کہتے ہین کہ ذکر رحمن اور رحیم کا تسمیہ مین واسطے تسکین اُس ہیبت کے ہی کہ ذکر اسم اللہ سے اُٹھتی ہی اور مدہوش کرتی ہی اور یہان واسطے امیدوار کرنے بندون کے ہی تا خوف مالک یوم الدین سے بیتاب نہون بیت لطف فرما جو وہ رحمت سے نہ اس دم ہوتے حشر کے خوف سے ہم زندہ ہی بیدم ہوتے اور جو کلام آئندہ مین مذکور عبادت کا ہی اور عبادت فعل شاق ہی پس ضرور ہی کہ قاید رجا اور سایق خوف ہمراہ دیا جاہیے قاید آگے سے کھینچنے والے کو کہتے ہین اور سایق پیچھے سے ہانکنے والیکو اور ہر مقام مین دو اسم لانیکی وجہ یہی ہی کہ ایک دلالت اوپر تسکین ہیبت کے کرے اور عوام کو امیدوار فرمائے اور دوسرا خواص کو اور کہا ہی کہ ابتداء ظہور عالم ساتھ رحمت خاص وعام کے اور انتہا بھی ساتھ خاص اور عام کے ہی پس تسمیہ مین اشارہ طرف رحمت ابتدائیہ کے ہی اور اس جگہہ طرف رحمت انتہائیہ کے اور یہہ بھی ہی کہ مبدء حمد رحمتہائے عام وخاص ہی عام بیچ نظر عام کے اور خاص بیچ نظر خاص کے پس چاہیئے کہ منتہائے حمد بھی دو قسم رحمت ہون اسی تفصیل سے اور یہہ بھی ہی کہ اشارہ ہی ساتھ اسکے کہ ہر چند حمد کامل اور تام ہو لیکن مکافات نعمتہائے سابقہ باریتعالی خواہ عام ہون خواہ خاص نکر سکیگی چہ جائے آنکہ موجب جزائے مزید ہو سکے مگر یہہ کہ دو قسم رحمت اور دوسری ساتھ اُس حمد کے ضم کرین تا موجب جزائے مزید ہو عام واسطے مزید عام کے اور خاص واسطے مزید خاص کے اور یہہ بھی ہی کہ اشارہ ہی ساتھ اسکے کہ جیسی رحمت دنیا کی دو قسم ہی عام کہ ایجادی ہی اور خاص کہ تفصیلی ہی ایسی ہی رحمت آخرت کی دو قسم ہی عام کہ سبب نجات ہی اور خاص کہ سبب قرب ہی یا اشارہ طرف اسکے ہی کہ رحمت حق تعالی کی سبب حمد اسکے کی ہی بلاواسطے خاص واسطے حمد خاص کے ہی اور عام سبب حمد عام کے ہی اور دوہی رحمت موجب عبادت ہی بواسطہ ملاحظہ مضمون مالک یوم الدین عامہ برائے عبادت عامہ اور خاصہ برائے عبادت خاصہ پس حمد کو ساتھ دو حیثیت کے ضرور جاننا چاہیئے اول یہہ کہ مقتضائے رحمت ہی دوسری یہہ کہ مقصود عبادت سے ہی اور عبادت مقصود ہی خلق انسان سے اور خلق انسان مقصود ہی خلق عالم سے اور معانی تحقیقات رحمن اور رحیم کے پیچھے تفسیر مین بھی کچھ کچھ مذکور ہین بعضے جو سوا اُنکے ہین وہ یہان لکھے جاتے ہین ضحاک نے کہا ہی کہ رحمن اشارہ طرف ظہور رحمت اُسکی کے ہی اوپر اہل آسمان کے اور رحیم اشارہ بنزول رحمت حق ہی اہل زمین پر ابن مبارک نے کہا ہی کہ رحمن وہ ہی کہ جب اس سے سوال کرو دے اور رحیم وہ ہی کہ جو اس سے کچھ نہ مانگو خشم مین آئے بعضون نے کہا نعمتہائے گوناگون دنیا وآخرت آثار رحمت رحمانی ہین دفع بلیات وآفات دارین بمقتضائے رحمت رحیمی ہین اور ترتیب اسم اللہ اور رحمن اور رحیم مین مناسبت تنزیلی ہی بعضون نے کہا ہی کہ رحمن دلالت کرتا ہی اوپر ان نعمتون کے کہ وصول اور حصول انکا بندون کیطرف سے مقصود نہین ہی جیسی کہ زندگی

Marfat.com

دنیا اور قوت شنوائی اور بینائی کی عطا کرنا اور فرزند دینا اور رحیم دلالت کرتا ہے اوپر ان نعمتوں کے کہ گمان آدمی کا اور آدمیوں سے حاصل کرنیکا بھی ہوتا ہے جیسی تشخیص مرض کی اور معالجہ بدوا اور تعیین روزینہ اور ملک املاک اور اعانت امور معاش اور معاد مین پس گویا حق تعالی فرماتا ہے کہ مین رحمان ہون نطفہ گندہ کو تم میرے حوالہ کرتے ہو مین اُسے مرد خوش قامت خوبصورت بناکر تمھین عطا کرتا ہون اور تخم خشک بوسیدہ کو مجھے سونپتے ہو درخت یا شاخ و برگ و بار تیار کر کے تمھین دیتا ہون اور مین رحیم بھی ہون کہ جو کچھ باپ ماخاوند مالک اوستاد پیر طبیب عطار اقا مربی سے چاہتے ہو مجھہ سے توقع رکھو سمجھہ لیجیے کہ جو چیز دنیا اور آخرت مین خلق کو پہنچتی ہے چار قسم ہے قسم اول یہہ ہے کہ نافع بھی ہے اور ضروری بھی ہے جیسی تنفس دنیا مین کہ اگر ایک لحظہ دم منقطع ہو مرجاوے اور مثل معرفت الٰہی آخرت مین کہ اگر لمحہ دل اسسے زائل ہو مستوجب عذاب ابدی ہو قسم دوسری یہہ ہے کہ نافع ہے ضروری نہین جیسے دنیا مین مال اسباب اور کثرت علوم و معارف اور کثرت نوافل اور طاعت آخرت مین قسم تیسری یہہ ہے کہ ضروری ہے اور نافع نہین جیسی آفات اور امراض دنیا مین او اس قسم کا آخرت مین نظیر نہین ہے قسم چوتھی یہہ ہے کہ نہ نافع ہے نہ ضروری جیسی فقر دنیا مین اور عذاب آخرت مین پس جو کہ نافع ہے خواہ دنیا مین ہو خواہ آخرت مین بمقتضائے رحمت خاص ہے اور جو ضروری ہے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین بمقتضائے رحمت عام ہے کہ بہ نسبت تمام عالم کے متعلق ہے اور جو نہ نافع ہے نہ ضروری دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی رحمت اضافی ہے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اگر دنیا مین فقر نہو تو غنا اور لوازم غنا بادشاہت اور امارت کی صورت نبندھے اسواسطے کہ جب کسیکو کسی سے احتیاج نہو تو سرانجام کام اُسکے مین اپنے آپکو کیون ذلیل کرے اور اوقات اپنی اسکی اطاعت امر و نہی مین کیون صرف کرے پس یہہ سب انتظام کار برہم ہو جاوے خلقت انسانی مثل جانورون کے پراگندہ اور منتشر ہو پس رحمت اضافی حق تعالی کہ ہر منصب اور ہر مرتبے اور ہر حرمت اور ہر صفت سے متعلق ہے مقتضی فقر و احتیاج اور طوق امراض اور مصائب و آفات کے ہوی ہے فرض کیجیے کہ اگر عالم مین چور نہو تو پاسبان کیا درکار ہے اور اگر مرض نہو تو طبیب اور عطار اور جراح اور سالوتری معطل ہین اگر فقر اور احتیاج نہو تو بادشاہ بے سپاہ کے اور امیر بغیر خدمتگار کے اور تاجر بے گماشتہ کے اور متصدی بغیر پیشکار کے کیا کرین یہان حقیقت رحمت الٰہی کی واضح ہوی کہ بیچ ہر بلا اور آفت کے مکنون و مخفی ہے اسواسطے آفات اور بلا کو بوجہ وافر تمام عالم مین پراگندہ کیا ہے بہت بادشاہ ذوالاقتدار ہین کہ امراض مین گرفتار ہین اور محتاج اطبا اور عطارون اور دواسازون کے ہین اور بہت فقیر ہین کہ کسیکا خوف نہین رکھتے بامن تمام گذر کرتے ہین حاجت لشکر و پاسبان کی نہین رکھتے اور بادشاہ اور امیر ہر روز بر ترشک کھاتے ہین پس مرض بادشاہ رحمت ہے عظیم بیچ حق اطبا کے اور فقر اور احتیاج طبیبونکا رحمت ہے عظیم بیچ حق بادشاہونکے اسی پر قیاس کر لیجیے جمیع بلیات و آفات کو کہ ظاہر خلاف رحمت معلوم ہوتے ہین اور کسی شخص کو جمیع انواع رحمت کے نہین دیئے والا فساد نظام ظاہر ہو اور صفت قہر و غضب بے مظہر رہے یہان نکتہ ہے لطیف کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو رحمت دی کہ سبب نجات انکی کا طعن کفار فجار سے ہوے چنانچہ قرآن مجید مین ہے ولنجعله اية للناس ورحمة منا اور جمیع امت مصطفویہ کو رحمت عمدہ تر عنایت کی چنانچہ فرمایا ما ارسلناك الا رحمة للعالمين پس کیا بعید ہے کہ بسبب اس رحمت کے عذاب دوزخ سے خلاص ہون مالك يوم الدين سمجھہ لیجیے مقتضائے عدالت فرق ہے درمیان محسن اور بدکار کے اور مطیع اور عاصی کے اور موافق اور مخالف کے اور یہہ فرق ظاہر نہین ہوتا مگر بیچ روز جزا کے اسواسطے کہ اگر دنیا مین نیکونکو نعمت اور دولت اور عافیت دے اور بدونکو فقر اور مصیبت حوالے کرے تو آدمی بالطبع راہ نیکی کی اختیار کرین اور بدی سے پرہیز کرین

Marfat.com

واسطے طمع حصول دولت اور عافیت کے اور جہت ایمانکی درمیان ہے پس اثر تکلیف برہم ہوجاوے اور اعمال نیک اور کام چھپے بے اختیار آدمیون سے باظہار
ظہور مین آوین نہ بحکم الہی لہذا روز جزا کو روز عمل سے جدا کیا ہی تا حقیقت تکلیف اور معاملہ امتحان ساتھ ہمارے متحقق ہو اور یہان دو قرات متواترہ
صحیحہ مین مالک اور ملک اور دونو طریق سے پڑھنا درست ہی لیکن علما کو بیچ ترجیح ایک کے اوپر دوسرے کے گفتگو ہین جو کہ مالک پڑھتے مین
وہ کہتے مین کہ یہہ قرات راجح ہی چند وجہ اول دلائل ترجیح مالک اور ملک کے پڑھنے کی یہہ ہی کہ مالک عام ہی ساتھ آدمیون کے اور غیر آدمیون کے
بھی متعلق ہوتا ہی بخلاف ملک کے اور بادشاہت کہ خاص ساتھ آدمیونکے ہی دوسری یہہ ہی کہ مالک کو اوپر مملوک کے کمال قدرت
ہوتی ہی اگر چاہے مملوک کو بیچ ڈالے چاہے بخش دے بخلاف بادشاہ کے کہ اس قدر رعیت پر قدرت نہین رکھتا تیسری یہہ کہ نسبت مالکیت
کی قوی تر ہی نسبت بادشاہت کی سے اسواسطے کہ مملوک کو ملک مالک سے باہر آنا ممکن نہین اور رعیت کو ممکن ہی کہ اپنے تئین رعیت گری
بادشاہ کے سے باہر لے آوے چوتھی یہہ کہ علو مرتبہ مالک کا اوپر مرتبے مملوک کے افزون تر ہی علو مرتبہ بادشاہت کے اوپر رعیت کے اسواسطے کہ مملو
بیچ حالت دون اور کمینہ پن کے پست تر ہی رعیت سے پس استعلا اور قہر مالکیت مین زیادہ ہی بادشاہت سے پانچوین بندہ کو خدمت سید کی واجب ہے
اور رعیت کو خدمت بادشاہ کی واجب نہین چھٹی بندہ بغیر اذن خاوند کے کچھ کر نہین سکتا بخلاف رعیت کے بدون پروانگی بادشاہ کے ہر ایک کام
اپنا انجام کو پہنچا سکتے ہین ساتوین بندہ کو طمع خاوند اپنے سے لازم ہی اور بادشاہ کو بالعکس رعیت سے طمع ہوتی ہی آٹھوین رعیت کو نہایت
بادشاہ سے توقع عدل اور انصاف کی ہی اور ہیبت اور سیاست کی اور بندہ کو اپنے مولیٰ سے طلب خوراک کی اور پوشاک کی اور تربیت کی اور
رافت کی اور رحمت کی ہی پس قرات مالک اقرب بامید ہی اور آدمی کو احتیاج ساتھ عفو اور تربیت کے اور رافت اور رحمت کے زیادہ تر
ہی احتیاج ہیبت اور سیاست اور عدل اور انصاف سے چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہی یاعبادی کلکم جائع الامن اطعمتہ فاستطعمونی
اطعمکم یاعبادی کلکم عار الامن کسوتہ فاستکسونی اکسکم یعنے اے بندو میرے سب تم گرسنہ ہو مگر اس کو کہ مین کھلاؤن پس طلب طعام
کی کرو مجھہ سے تا طعام دون مین تمھین اے بندو میرے سب تم برہنہ ہو مگر اس کو کہ مین پہناؤن پس طلب پوشش کی کرو مجھہ سے تا پہناؤن مین
تمھین نوین بادشاہ جو موجودات لشکر کی لیتا ہی تو پیر اور ضعیف اور شکستہ حال اور مریض اور عاجز پر نظر ترحم نہین کرتا ہی اور مالک جو
تفقد غلامون اپنے کا کرتا ہی تو مریضون اور ضعیفون اور بوڑھون پر زیادہ تر رحمت فرماتا ہی اور ساتھ معالجے اور رعایت کے مشغول ہوتا ہی
پس مرتبہ مالک کا بہتر مرتبہ بادشاہت سے ہی دسوین مالک ایک حرف زائد رکھتا ہی ملک سے پس ثواب اسکا زیادہ تر ہوا گیارہوین قیامت مین
بادشاہ بہت ہونگے سب بحال خود گرفتار ہونگے اور مالک سوا خدا کے نہوگا بارھوین بندہ کو اپنے مولیٰ کے ساتھ ایک اتصال ہی قوی تر
اس اتصال سے کہ رعیت کو بادشاہ کے ساتھ ہوتا ہی اسواسطے کہ فقہ مین مذکور ہی کہ خاوند غلام نے نیت سفر کی یا نیت اقامت کی کی غلام بے
اختیار مقیم اور مسافر ہوجاتا ہی بخلاف رعیت کے اور جو لفظ ملک کا پڑھتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہر پادشاہ مالک ہی اور ہر مالک پادشاہ نہین ہی پس صفت
پادشاہی کا بہتر صفت مالکیت سے ہی اور حکم پادشاہ کا اوپر مالک کے نافذ ہی اور حکم مالک کا پادشاہ پر نافذ نہین اور سیاست پادشاہ کی قوی
اور اتم اور اشمل اور اعم ہی ہزار مالک برابر ایک بادشاہ کے نہین ہوسکتے اور مالک بہت شہر مین موجود ہوتے ہین اور پادشاہ سوا ایک کے
نہین ہوتا اور لفظ رب العالمین کا دلالت اوپر مالکیت کے کرتا ہی پس اگر اس جگہہ لفظ مالک کا پڑھین تکرار لازم آوے اور یہہ بھی ہی کہ لفظ ملک
اسما حسنیٰ مین واقع ہی کہ ایک کم سو نام باریتعالیٰ کے حدیث صحیح مین وارد ہین مالک انمین نہین ہی اور مالک الملک جو واقع ہی بمعنی ملک ہی اور
یہہ بھی ہی کہ لفظ ملک کا آخر قران مین مذکور ہی ملک الناس اور ختم کلام کا اوپر چیز اشرف کے ہوتا ہی پس افتتاح کلام کی بھی ساتھ اسکے

Marfat.com

مناسب ہی اور اطاعت پادشاہ کی اوپر کل کے واجب ہی اور طاعت مالک کی واجب نہین ہی مگر اوپر مملوکون اُسکے یہہ مین جو وہ قرانون کی
کہ مذکور ہوئین اور یوم عرف مین ابتدائی طلوع آفتاب سے تا غروب کو کہتے ہین اور شرع شریف مین طلوع صبح صادق سے تا غروب آفتاب ہی
اور کبھی بمعنے مطلق وقت کے آتا ہی خواہ رات ہو خواہ مہینہ خواہ برس جیسے کہتے ہین بیت جسدن کہ تم آؤگے ہمارے گھر مین تو ہمکو یہہ ہوگا اور
وہ ہوگا حاصل یعنے وقتیکہ تم آؤگے اور جیسے کہتے ہین روز خندق مین یہہ اتفاق ہوا اور روز صفین حنین مین ایسے ایسے وقایع واقع ہوئے
حال آنکہ یہہ مدتین مہینونکی اور دنونکی ہین پس یہان جو ساتھ دین کے اضافت فرمائی معلوم ہوا کہ مراد مطلق وقت ہی اور حد اس وقت کی
ابتدائے نفخہ ثانیہ سے وہان تک ہی کہ اہل بہشت بہشت مین اور اہل دوزخ دوزخ مین مستقر ہونگے اور ہر چند اسمین وقایع بسیار اور حالات
بیشمار واقع ہونگے لیکن جو مقصود سب سے واقع جزا ہی اسواسطے اس روز کی اضافت طرف دین کے فرمائی کہ بمعنی جزا ہی اور سمجھ لیجئے اس سورۃ
مین دو مضمون ہین اول حمد و ثنا کہ زبان بندے سے جناب الٰہی مین معروض ہوتا ہی دوسری خواہش مطلب کہ بعد از ایفا حمد و ثنا
منظور ہی اور اس سورۃ مین پانچ نام ہین حق تعالی کے اللہ رب رحمن رحیم مالک یوم الدین ان پانچون نامونکو ساتھ دونون
مضمون کے کمال ارتباط واقع ہی اسواسطے کہ حمد اول باعتبار کمال ذاتی حق تعالی کے ہی کہ مفاد لفظ اللہ سے ہی پھر باعتبار افاضہ
وجود اور توابع وجود کے ہی کہ مفاد اسم رب کا ہی پھر باعتبار نعمت تیسر اسباب معاش اور بقا کے ہی بیچ دنیا کے کہ لفظ رحمن سے
مفہوم ہی پھر باعتبار توفیق اصلاح معاد کے ہی کہ مضمون رحیم ہی پھر اوپر نعمت جزا کے ہی کہ مرتب ہی اوپر کمال حمد و شکر کے یا اجلال اُسکے کے کہ
مقتضائے مالک یوم الدین ہی اور وہ چیزین کہ سوال جنکے منظور ہی کئی چیزین ہین اول عبادت ہی وہ مقتضائے الوہیت ہی دوسری
استعانت ہی کہ وہ مقتضائے ربوبیت ہی تیسری طلب ہدایت ہی کہ وہ مقتضائے رحمانیت ہی چوتھی استقامت راہ ہی کہ وہ
مقتضائے رحمت ہی پانچوین انعام ہی کہ وہ مقتضائے مالکیت ہی لیکن نزدیک استقامت کے چنانچہ غضب بھی مقتضائے مالکیت ہی
بیچ صورت عدم استقامت کے اور یہہ بھی سمجھ لیجئے کہ وجہ تخصیص ان پانچ اسم کی ساتھ تعلیق حمد کے منظور سے ہی کہ حمد اور ستایش
درمیان آدمیون کے واسطے ایک کے ان چار وجہ سے ہوتی ہی اول اوپر کمال ذاتی محمود کے کہ وہ صاحب احسان ہو دوسری
وصول احسان محمود کا ہی تیسری طمع اور توقع احسان کی اس سے چوتھی خوف اور ترس غضب اُسکے سے پس کمال ذاتی کو ساتھ اسم ذات
کے یعنے لفظ مبارک اللہ کے کہ دلالت اوپر استجماع کمال کے کرتا ہی بیان فرمایا اور وصول احسانکو بافاضہ وجود اور توابع وجود کے ساتھ لفظ رب
العالمین کے ارشاد کیا اور اصلاح معاش اور معاد کو کہ جناب الٰہی مین ہر بندہ متوقع ہی ساتھ دو لفظ رحمن اور رحیم کے واضح کیا اور خوف
و ترس کو روز جزا سے ساتھ مالک یوم الدین کے دلالت کر دیا پس گویا یہہ ارشاد ہوا کہ اگر بندے تعظیم میری بجہت کمال ذاتی میرے کے کرین تو مین
بھی شایان اسکا ہون کہ نام میرا اللہ ہی اور اگر بسبب عطائے وجود اور توابع وجود کے ثنا میری کرین تو بھی سزاوار اسکا ہون کہ رب العالمین صفت
میری ہی اور اگر بجہت توقع احسان میرے کے بیچ دنیا اور آخرت کے ستایش میری کرین تو بھی بجا ہی کہ رحمن اور رحیم ہون اور اگر بملاحظہ خوف عقاب
حمد کرین میری تو بھی روا ہی کہ مالک روز جزا ہون مین اور کہا ہی کہ تخصیص ان پانچ اسم کی اسواسطے ہی کہ نعمتہائے عمدہ اوپر آدمی کے آثار سے
پانچ اسم کے ہین اسطرح سے کہ اول اسکو نہانخانہ عدم سے بہ مقتضائے الوہیت ظہور مین لایا پھر بانواع نعم بمقتضائے ربوبیت پرورش کیا پھر عصیان اور عیب
اسکے دنیا مین مستور رکھے اور فضیحت نکیا کہ مقتضائے صفت رحمانیت ہی پھر گنجایش توبہ کی دی اور اگر توبہ کرے قبول فرماتا ہی اور آمرزش
کرتا ہی کہ مقتضائے صفت رحیمی کے ہی پھر موافق اعمال اُسکے کے جزا دیگا کہ مضمون مالک یوم الدین کا ہی ایاک نعبد تقدیم مفعول کی

Marfat.com

نزدیک اہل عربیت کے مفید اختصاص ہے یعنے کیکی سوا تیرے عبادت نہین کرتے ہم اور لفظ نعبدک سے یہہ اختصاص مفہوم نہین ہوتا ہے اور وجہ اختصاص عبادتکی
ساتھہ اُس ذات مبارک کے یہہ ہے کہ حقیقت عبادت کی نہایت تذلل ہے واسطے نہایت تعظیم غیر اپنے کے جو باختیار رضا در ہوا ورجو تذلل باضطرار
ہو وہ عبادت مین محسوب نہین اور حقیقت عبادت کی بالبداہتہ لیاقت اسکی نہین رکھتی کہ واسطے کیکے کی جاوے سوا اُسکے کہ جسکے نہایت انعامات
اسپر ہووین اور وہ ذات نہین ہے مگر اللہ تعالی کی اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ بندہ کی تین حالتین ہین ماضی حال مستقبل ماضی مین بندہ معدوم محض
تھا اسکو کتم عدم سے ساتھہ تشریف وجود کے مشرف کیا وقد خلقتك من قبل ولم تك شيئا پھر حالت نطفگی مین مردہ تھا زندہ کیا کنتم امواتا
فاحیاکم پھر جاہل تھا اسکو تعلیم فرمایا اور اسباب علم کے کہ حواس اور عقل ہین اسکو بخشے اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شيئا وجعل لكم السمع و
الابصار والافئدة اور زمانہ حاضر مین پس حاجات اسکی حد شمار سے زیادہ برلاتا ہے اور انعامات اور احسانات جو کرتا ہے بیان سے سوا ہین
اور باوجود انواع تقصیرات ارزانی فرمانیون کے کہ دم بدم اُس سے صادر ہوتی ہین رفع حاجات اسکی مین فضل اور احسان اپنا منقطع نہین کرتا اور زمانہ
مستقبل مین پس ابتدا موت سے تا وصول بجنت متوقع انعام کا اور حفظ کا اقسام عذاب اور عقاب سے محض اوسی جناب سے ہے پس بندہ کی کسی حالتین اوالات سے پناہ اور
پھر وسا سوا اُس ذات کے نہین ہے پس مستحق عبادت بندہ وہی ذات پاک ہے نہ غیر اور جو چیز ہے یا تو انتفاع اسکا نقد وقت ہے جیسے آفتاب مہتاب
دریا کوہ اور مانند اسکے کہ انکا نفع نہ قبل وجود کے تھا نہ بعد وجود کے ہوگا یا نفع انکا زمانہ ماضی مین پہنچکر منقطع ہوگیا مثل آبا اجداد کے اور شیر پلانے
دائیون کے یا توقع نفع کی اسکے زمانہ آئندہ مین ہے مثل اولاد اور ذریۃ طیبہ کے اور وہ ذات کہ نفع اسکا تینون حالت مین بندہ کو احاطہ کرے وہ نہین
ہے مگر ذات مبارک اللہ کی اور علاوہ اسکے یہہ ہے کہ جو ماسوا اللہ کے ہے وہ ممکن اور فقیر ہے محتاج جناب مبارک اسکی کا اور ہر محتاج اپنی
حاجت مین گرفتار ہے پس فائدہ پہنچا نہین غیر کو غنی مطلق درکار ہے اور غنی مطلق کہ رافع حاجات ہر مخلوق ہو نہین ہے کوئی مگر وہی پس استحقاق
عبادت منحصر ہے ذات اسکی کے ہو الہذا فرمایا وقضی ربك الا تعبدوا الا اياه اور بعضے ملاحدہ جو بطریق شبہہ کہتے ہین کہ حق تعالی غنی مطلق ہے پروا
ہمارے عبادتکی نہین رکھتا پس ہمین کیا ضرور ہے کہ بیفائدہ مشقت اٹھاوین اور عبادت کرنی اسکی متفق علیہ جمیع ادیان ہے کیا ہے جواب اسکا
یہہ ہے کہ حق تعالی بجہت کمال ذات اور صفات اور افعال اپنے کے تقاضا اسبات کا کرتا ہے کہ جو کوئی خالی نقصان سے ہو واسطے اسکے تذلل کرے
اور نہایت تعظیم اسکی بجالاوے واسطے رعایت حکمت کے کہ وضع ہر شی کی موضع اپنے مین چاہیے پس ایجاب عبادت مقتضائے حکمت ہے نہ بنا بر انتفاع اور
حاجت اور ظاہر ہے کہ ہر کمال تقاضا کرتا ہے کہ مقابل اسکے صاحب نقصان تذلل اور پستی کرے والا مساوات نقصان اور کمال کی لازم آتی ہے
اور یہہ مخالف حکمت کے ہے اسی سبب سے ہے کہ ہر صاحب کمال کو دنیا مین ارباب مراتب دون معظم اور مکرم رکھتے ہین اور ایاك نعبد کو کیا ارتباط ساتھہ مالك
یوم الدین کے ہے کہ عقب مین اسکے لائے جواب عبادت کے تین درجے ہین اولی یہہ ہے کہ واسطے طمع ثواب آخرت کے واقع ہو کہ حور اور قصور اور
جنات اور انہار وہان ملینگے حقیقت مین مبادلہ ہے اسواسطے کہ ہر عاقل بیقین جانتا ہے کہ دنیا اور لذائذ اور امتعہ اسکے سب فانی ہین اور جہان
دوسرا کہ اشرف اس سے اور باقی ہے وہ پیش آنے والا ہے پس اسکے حاصل کرنیکے واسطے اس عالم فانی سے اوقات عزیز اپنی صرف کرے اور لذات
اسکے چھوڑ چھاڑ کر متوجہ طرف اس باقی کے ہو اور عمر اپنی صرف بیچ عبادت کے کرے اور ثمرہ اس شجرہ عبادت کا حاصل نہین ہوتا مگر روز جزا مین
دوسرا یہہ ہے کہ واسطے خوف عقاب کے ہو کہ انبیا قاطبۃ اگر ڈرا گئے ہین کہ جو بندہ عبادت نکریگا مستوجب عقاب کا ہوگا اور خبر ایک شخص کی
صادق اور امین ہو تو مفید یقین ہوتی ہے چہ جائے کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار پیغمبران صادق کہہ جاوین پس یہہ عبادت مثل غلام کے اطاعت کے ہے
کہ خوف ضرب سے چار ناچار خدمت مین اپنے خاوند کے حاضر رہتا ہے اور ظہور ثمرے کا اس عبادت کے کہ خلاص اور نجات ہے وجوہ عذاب اور عقاب

Marfat.com

نہین حاصل ہوتا مگر روز جزا مین تیسرا یہہ ہے کہ واسطے مشاہدے حق کے واقع ہو یہہ اعلی سب درجات کا ہے اسی واسطے نیت نماز مین یہی تعلیم فرمایا
ہے اصلی للہ اور للثواب اللہ اور للخلاص من عذاب اللہ نہین تعلیم کیا اور حقیقت مین رابطہ کہ درمیان خدا اور بندے کے واقع ہے قطع
نظر ثواب اور عقاب سے تقاضا عبادت کا کرتا ہے کہ الوہیت موجب عزت اور ہیبت ہے اور عبودیت مقتضی خشوع اور ذلت اور ظاہر ہے کہ مشاہدہ
حق تمام نہین ہوتا مگر کسی روز مین دنیا کے مشاہدے کو اس مشاہدے سے کچھ نسبت نہین اگرچہ والیان شوق نے کہا ہے بیت امروز چون جمال تو
بے پردہ ظاہر است : در حیرتم کہ وعدہ فردا برای چیست ۔ اسواسطے ایاک نعبد کو مرتب اوپر مالک یوم الدین کے کیا اور ذکر معبود کو مقدم
فرمایا تا موجب حشمت اور جلال کا ہو اور عبادتین التفات چپ و راست نرہے چنانچہ مشہور ہے کہ ایک پہلوان نامی کسی مرد دون سے کشتی کرتا تھا
عین کشتی مین کسی نے کہہ دیا اس دونکو کہ ای فلانے کچھ جانتا ہے تو کہ یہہ کون ہے فلان استاد پہلوان اور استاد ہے بمجرد سننے کے وہ گر پڑا
اور مغلوب ہوگیا سمجھہ لیجیے کہ جو نام استاد پہلوانونکا اس مرتبے پر موجب خشیت اور جلال کا ہوا نام اس قوی متین کا کس قدر سبب خشیت
اور جلال کا ہووے اور جب نام حق تعالی کا قبل عبادت کے یاد کیا حضور معنوی محبوب کا حاصل ہوا اور عاشق کو حضور محبوب مین کچھہ کلفت
مدرک اور محسوس نہین ہوتی پس بندہ حضور مین محبوب اپنے کے کچھہ کلفت اور ملال نہ بہم پہنچاوے اور بشوق و ذوق ادا کرے اور خاصیت ذکر
الہی کی ہے کہ شیطان دل سے بھاگتا ہے ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطن تذکروا فاذا ہم مبصرون پس بندیکو چاہیے
کہ قبل عبادت کے ذکر معبود کا بجا لاوے تا شیطان کہ دزد عبادت ہے ساتھہ کسل اور غفلت کے نقصان نکرے اور عبادت اسکی محفوظ رہے اور جاننے
کہ عبادت کرنیوالا ایک ہے اور صیغہ نعبد واسطے جمع کے ہے یعنے عبادت کرتے ہین ہم اب اختیار کرنے مین اس صیغے کے کیا نکتہ ہے نکتہ یہہ ہے
کہ بندہ عبادت ناقص اپنی کو بیچ عبادت کاملون عابدون کے مخلوط کر کر حضور اقدس مین عرض کرتا ہے تا بموجب کرم تمیز عبادات مین نکرے
اور کل کو رد نقصان بعض سے نفرماوے اور ہمراہ عبادت انبیا اور اولیا کے بلکہ ملائکہ کے یہہ عبادت ناقصہ بھی مقبول ہو چنانچہ فقہ مین مذکور ہے کہ اگر
کوئی دس چیزین ایک قیمت کو بیچے اور بعضی انمین ناقص اور بعضے جید ہون تو خریدار کو نہین روا کہ جید کو لے لیوے اور ناقص کو واپس کرے بلکہ یا
سبکو قبول کرے یا سبکو رد کرے اور یہان معاملہ اکرم الاکرمین کے ساتھہ ہے رد کرنا متصور نہین ہے پس سبکو قبول ہی فرماویگا بیت بخش درفت
تو بھی یارب بطفیل نیکان ۔ رشتہ واپس نہین کرتا جو گھر لیتا ہے ۔ اور یہہ بھی ہے کہ صیغہ جمع لانے مین اشارت ہے طرف فضیلت نماز جماعت کے
گویا مقام عبادت کا مقام اجتماع ہے اور بدون اجتماع کے عبادت ناقص ہوتی ہے اور یہہ بھی ہے کہ ایاک اعبد اگر کہتے تو یہہ مضمون
ہوتا کہ مین بندہ تیرا ہون اور ایاک نعبد کے مضمون سے یہہ نکلتا ہے کہ مین ایک بندہ ہون بندون تیرے سے یہہ مضمون کمال
مناسب ادب ہے وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ حقیقت استعانت کی طلب معونت ہے اور معونت ہر کام کے چار قسم ہے اول یہہ ہے کہ قدرت
اوپر کام کے بخشتا ہے دوسرا اس کام کو آسان کرتا ہے تیسرا اس کام کے نزدیک کرتا ہے چوتھے اس کام پر مستعد کرتا ہے اور
رغبت دیتا ہے مثلاً عقل اور شعور اور ہاتھہ پانون بخشنا واسطے عبادت کے قسم اول سے ہے اور رفع موانع اور فراغ خاطر دینا
قسم ثانی سے ہے اور داعیہ اسکا دل مین ڈالنا اور حسن اسکے کو بیچ نظر عقل کے جلوہ دینا اور لذت عبادت کی اور انشراح خاطر
کا زیادہ کرنا قسم ثالث سے ہے اور مرشد کو انبیا اور اولیا سے پیدا کرنا کہ دمبدم ساتھہ پند اور نصیحت کے تاکید اوپر عبادت
کے کرین اور حرص دلانا قسم [illegible]ج سے ہے اور تقدیم ایاک کی نستعین پر یہان بمفید حصر اور اختصاص ہے یعنے غیر تیرے
سے استعانت نہین رکھتے ہم اور یہہ استعانت یا خاص ہے واسطے عبادت کے یا عام ہے بیچ تمام امور دنیا اور آخرت کے

Marfat.com

اگر خاص ہے تو سر استعانت مین یہہ ہے کہ عبادت ہرچند کسب اور عمل بندے کا ہے لیکن بندہ پابند خواطر نفسانی ہے قدم راہ عبادت
مین نہین رکھہ سکتا بدون اعانت الٰہی کے اور نفس جو چیز فی الحال نافع ہوتی ہے وہ اختیار کرتا ہے اور عواقب امور اُس سے پوشیدہ
ہین اور عقل چاہتی ہے کہ جسکا مآل اچھا ہو وہ اختیار کیا چاہیے پس آپسمین کشاکش رہتی ہے اور تنازع غالب لشکر ہوا غلبہ کرتا ہے
اور سبب ہلاکت قلب ہوتا ہے اور دفع اس لشکر کا ممکن نہین مگر بعون الٰہی اور یہہ بھی ہے کہ عبادت آسان نہین ہوتی مگر برفع
عوائق اور وہ چار چیزین ہین دنیا اور خلق اور شیطان اور نفس اور یہہ بھی ہے کہ ممکن نہین مگر بدفع عوارض اور وہ کئی چیزین ہین
مصائب اور خطرات مصائب اور انواع غموم اور ہموم اور یہہ بھی ہے کہ درست نہین ہوتی مگر بازالہ قوادح عبادت مثل ریا اور سمعہ اور
عجب وغیرہ کے اور یہہ بھی ہے کہ تمام نہین ہوتی مگر بوجود بواعث کہ خوف اور رجا اور اشتیاق مشاہدہ خدا ہے اور یہہ سب چیزین
پہاڑ ہین سدّ راہ کہ قطع انکا بدون عون الٰہی متصور نہین اور یہان دو شبہے ہین ایک تو یہہ ہے کہ اگر عبادت مقدر ہے تو اعانت
بھی ہو جاویگی فائدہ استعانت کا کیا ہے کہتے ہین کہ عون الٰہی غالب اوقات مین اُس کسی کو
حاصل ہوتی ہے کہ استعانت اُسکی جناب سے چاہے پس یہہ سب عادی ہے واسطے حصول عون کے اور اسباب عادیہ مین یہہ نہین کہا جاتا
کہ کیا فائدہ کہتے ہین فائدہ انکا یہی ہے کہ حق تعالیٰ نے ساتھ جریان عادت اپنی کے ان چیزونکو واسطہ یافت مطلوب کا کیا ہے جیسے
طعام کھانا واسطے حصول سیری شکم کے اور پانی پینا واسطے دفع تشنگی کے پس اعتراض معترضونکا ساقط ہے یہان شبہ دوسرا یہہ
ہے کہ استعانت اور عمل کے قبل شروع کے مناسب ہے نہ بعد پس استعانت کو مناسب یہہ ہے کہ عبادت پر ذکر مین بھی مقدم
کرتے جواب اسکا یہہ ہے کہ عبادت وسیلہ ہے اور استعانت حاجت ہے وسیلے کو حاجت پر تقدم ہے اور جو استعانت واسطے اتمام
عبادت کے ہے اور اتمام ہر چیز کا بعد شروع اُس چیز کے ہوتا ہے پس استعانت کو بھی بعد عبادت کے لائے گویا بندہ یہہ کہتا ہے کہ
مین نے عبادت تیری تیرے حکم سے شروع کی ہے لیکن اتمام اُسکا بیچ ہاتھ تیرے کے ہے مبادا کوئی مانع ہو اور معارض پیش آوے پس ساتھ
تیرے استعانت چاہتا ہون مین اتمام مین اسکے فَاِنَّ قَلْبَ الْمُؤْمِنِ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ اور اگر عام ہے امور دنیا اور دین کے
مین تو وجہ اختصاص کی یہہ ہے کہ جس کسی نے غیر سے اپنے استعانت چاہی تو پہلے دلمین اسکے داعیہ اعانت کا آویگا اور یہہ فعل
فعل الٰہی ہے پس جو کوئی کسیکی اعانت کرتا ہے اوّل اللہ اسکے دلمین ڈالتا ہے جب وہ کرتا ہے اسواسطے بندہ یہان کہتا
ہے کہ غیر تیرے سے اعانت ممکن نہین ہے مگر تو جب ارادہ اعانت کا ڈالے اور اسباب مہیا فرماوے جب کوئی کسیکی اعانت کرے
پس مین قطع نظر وسایط سے کر کر تجھہ سے اعانت چاہتا ہون توضیح اس مقام کی یہہ ہے کہ بندیکو قدرت دی ہے اسکے سبب سے
گمان کرتا ہے یہہ کہ کرنا نکرنا کام کا میرے ہاتھہ مین ہے لیکن ترجیح فعل کے ترک پر ہرگز اسسے میسر نہین ہے اسواسطے کہ بارہا دیکھا ہے
ہملنے کہ بہت جد و جہد اور کوشش اور سعی کی ہے لوگون نے اور مقصود کو نہین پہنچے مگر بعضے پس معلوم ہوا کہ حصول مطلب
نہین ہے مگر باعانت غیبی اور بہت دیکھا ہے کہ انسان نے انسان سے حاجت طلب کی ہے اور اسنے مدت تک اُسے لیت و لعل
مین رکھا ہے پھر ناگاہ حاجت اسکی بر لائی ہے یہین سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر القائے غیبی کے کوئی کسیکی اعانت نہین کر سکتا ہے
مسلمانکو چاہیے کہ شرک سے بھاگے اور اوّل وہلہ مین نگاہ فعل الٰہی پر رکھے اور اعانت غیر کی کو کہ ظاہر مین اعانت ہے
اور معنی مین اصلاً قدرت اعانت کی کوئی نہین رکھتا نظر سے گراوے اور باعانت قادر مطلق اکتفا کرے سب کہتے ہین

159537

Marfat.com

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو جب نمرود نے ہاتھ پانو باندھکر آگ مین ڈالا تب جبرئیل نے آکر کہا کہ تمھین جو حاجت ہو مجھ سے کہو اُنھون نے
جواب دیا کہ طرف تیرے حاجت نہین رکھتا مین جبرئیل نے کہا جناب الٰہی سے التجا کرو اُنھون نے کہا وہ دانائے
نہان و آشکار ہی اُسکے عرض کرنا کیا درکار ہی پس جب بندہ مومن نماز مین کھڑا ہوا پانو اُسکے حرکت سے باز رہے ہاتھ اُسکے پکڑنے سے معطل ہو زبان
اسکے سواوات قرآن اور ذکر کے بند ہوئی گویا اسباب ظاہری طلب اور ہرب کے جیسے حقیقت مین بیکار تھے ظاہر مین بھی
بیکار رہوے اسوقت اُن اسبابکو بیکار دیکھ کر لپ بہ حقیقت کار لیجاوے اور کہے ایاک نستعین اور کہا ہی کہ جب بندہ مومن نے ایاک نعبد
کہا ڈرا کہ مبادا نسبت عبادت کیطرف اپنے آئی ہی مین نے تکبر اور عجب مین پڑا ہین واسطے دور کرنے اس ترس کے ایاک نستعین تعلیم فرمایا یہان
سے وجہ تقدیم نعبد کی اوپر نستعین کے واضح ہوئی کہتے ہین کہ اس سورہ مین دو مقام ہین مقام معرفت ربوبیت اور مقام معرفت
عبودیت جب یہہ دونون مقام جمع ہوے معاملہ بندے کا ساتھ خدا کے تمام ہوا اور معنی اوفوا بعہدی اوف بعہدکم نے جلوہ دکھایا ابتدائے
سورہ سے تا مالک یوم الدین بیان مقام ربوبیت ہی مبداء سے معاد تک اور ایاک نعبد بیان ابتداء مقام عبودیت ہی اور ایاک
نستعین بیان کمال اسکا اور جو وفا بہر دو عہد دونون جانب سے متحقق ہوئی ثمرہ اسکا کہ اسپر مرتب ہوا اھدنا الصراط المستقیم ہی اکثر علمانے
بیچ وجہ التفات غیبت سے طرف حضور کے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین واقع ہی یون کہا ہی کہ مصلی نے وقت شروع نماز کے جنبی
وار کھڑے ہوکر ثنائے الٰہی بلفظ غیبت آغاز کی جب ثنا کو بکمال پہنچایا حجاب کہ درمیان مین تھا مرتفع ہوگیا اور بعد مبدل بقرب ہوا
اور اجنبیت ساتھ یگانگیت کے بدل ہوگئی پس قابل اسکے ہوا کہ ساتھ لفظ خطاب کے تکلم کرے بعضے علما نے کہا ہی کہ دعا اور سوال کو
حضور بہتر ہی سوال غائبانہ چندان کارگر نہین ہوتا اور ثنا اور ستایش کو غیبت اور پس پشت کہنا اولی ہی تا محمول خوشامد پر نہو
سمجھ لیجیے کہ یہ تخصیص عبادت اور استعانت کے مشرکین کو ساتھ اہل اسلام کے خلاف ہی بعضے مشرک اجسام معدنیہ کی عبادت
کرتے ہین جیسے پہاڑونکی اور سونے چاندیکی اور بعضے درختونکی جیسے پیپل تلسی وغیرہ اور بعضے روحانیات غیبیہ کی کہ مربی اپنا قرار
دیتے مین بلکہ ایک فرقہ انکا یہہ ہی کہ ہر اقلیم کی ایک روح کو ارواح فلکیہ سے مدبر اور مربی جانتا ہی اور ہر نوع کو انواع عالم سے
بھی روح مدبر اور مربی اعتقاد کرتا ہی اور واسطے دفع ہر مرض کے اور حصول ہر کیفیت کے بدنمین حرارت برودت رطوبت یبوست
سے ایک روح کو مقرر کرتا ہی کہ اُس سے استعانت چاہیے اور وہ روحین جو نظر سے غائب ہین تو صورتین اور مثالین اُنکی بنا بنا
کر ساتھ کمال تعظیم اور تضرع کے اُنکے پیش آتا ہی اور بعضے اُنسے کاملین افراد انسانی عبادت کرتے ہین اور بعضے اجسام بسیط کی خواہ سفلیہ ہون
مثل آتش کے کہ معبود مجوس ہی اور کہتے ہین کہ یہہ جسم نہایت لطیف اور نورانی ہی اور ہر صفت آدمی مین دخل رکھتا ہی پس ظہور ربوبیت
الٰہی کا اسمین اتم ہی اور کسیکو انواع حیوانات سے ساتھ اس عنصر کے معاش مین احتیاج نہین ہی مگر آدمی کو پس یہہ عنصر مختص بنوع انسان ہی
اور ربوبیت کے خاص انسان کے لیے اسمین ظہور کیا ہی قابل اسکے ہی کہ ساتھ اسکے نہایت تذلل سے پیش آوے اور بعضے اجسام علویہ کی
عبادت کرتے مین جیسے چاند سورج ستارا اور کہتے ہین کہ تدبیر عالم کی موقوف دیر تبادل نور و ظلمت کے ہی کہ ذریت اسی سے انتظام رکھتے
ہین اور تبدیل فصل کی اور اختلاف ہوا کا اور بعضے وقت زیادتی رطوبت کی بعضے وقت قوت یبوست کی یہہ سب چیزین آثار مین انہین
اجسام کے پس ان اجسام کی نہایت تعظیم کی چاہیے اور مقتدا یہہ اجسام ارواح رکھتے ہین کہ بکمال مناسبت ساتھ اسما الٰہی کے ہم پہنچائی ہی پس
بالاولی قابل عبادت مین سب کے سب اِن مذاہب والونکو مرد علما ان ساتھ ان دو کلمون کے کہ ایاک نعبد اور ایاک

Marfat.com

نستعین مین رد کرتا ہی اور حقیقت ملتِ حنیفی کی کہ آورده ابراہیم خلیل ہی تفصیل انہین دو کلمونکی ہی کہ ایاک نعبد وایاک نستعین
بیان اسکا یہہ ہی کہ عبادت یعنے غایت تذلل واسطے نہایت تعظیم کے اللہ ہی کو ہی اور کسیکو ارباب حقوق مثل ماباپ استاذ
پیر آقا خاوند کے اور مظاہر انعام حق کے مثل عناصر اور فلکیات اور ارواح غیبیہ کے جائز نہین اسواسطے کہ اسباب غایت تعظیم کے
اُنمین متحقق نہین ہین اور جب اسباب غایت تعظیم کے متحقق نہوئے تو نہایت تذلل ہوقع اور بیجا ہی اور اتلاف حق مالک
مطلق ہی اور ظلم ہی بڑا نعوذ باللہ منه بیت سوا تیرے کسے سجدہ کرے تیرا رفت * نہین ہی کوئی سزاوار بندگی تجھ بن ہو اور
استعانت یا ساتھ اُس چیز کے ہی کہ توہم استقلال کا اس چیز کے ساتھ وہم و فہم مین پہلے مشرکین اور موحدین سے نہین گذرتا جیسے ساتھ
جو سبا ور غلات کے دفع گرسنگی مین اور استعانت ساتھ پانی اور شربت کے دفع تشنگی میں اور استعانت واسطے راحت کے ساتھ سایہ درخت
وغیرہ کے اور دفع مرض مین ساتھ دواکے اور یقین وجہ معاش مین ساتھ امیر بادشاہ کے کہ حقیقت مین معاوضہ خدمت کا ساتھ ملکے
ہی نہ تذلل یا ساتھ اطبا اور معالجون کے کہ بہ سبب تجربہ اور طلب مشورہ کے ہی استقلال متوہم نہین ہوتا پس اس قسم کی استعانت بلا کراہت
جائز ہی اسواسطے کہ فی الحقیقت استعانت نہین ہی اور اگر استعانت ہی استعانت بخدا ہی اور یا استعانت ساتھ اس چیز کے ہی کہ
توہم استقلال اس چیز کی نے مدارک مشرکین مین جگہہ پکڑی ہی مثل استعانت بارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ کے یا بارواح ساحرہ
کے جیسے بھوانی شیخ سدو زین خان وغیرہ مین اس نوع کی استعانت عین شرک ہی اور منافی ملت حنیفہ ہی پس اہل اسلام باعتقاد تمام یہ
کلام متکلم ہین بیت کونین مین جز تیرے نہین یار ہمارا * ناصر ہی توئی تو ہی مددگار ہمارا * اور اگر کوئی دلیل اوپر حصر عبادت اور استعانت
کے طلب کرے تو کہتے ہین ہم تینو آیتین سابق کی دلیل ہین اوپر اس حصر کے اسواسطے کہ عبادت اور استعانت یا واسطے اُسکے ہی کہ وہ شخص
کمال ذاتی رکھتا ہی یا واسطے اُسکے ہی کہ نعمتین سابقہ اسکی موجب شکر اور طلب مزید کی ہین تا امداد اور اعانت اُسکی کے مستمر ہون
الی غیر النہایہ تربیت یا بسبب اسکے ہی کہ ربوبیت اسکی شامل اور محیط ہی کل خلائق کو اور اعانت بھی تتمہ ہی حق ربوبیت کا یا واسطے اسکے
ہی کہ رحمت اُسکی بایصال وجود اور باعطائے ارزاق بصفت عامہ ظہور کر رہی ہی اور یہہ چیزین جو بوصف عموم اور احاطہ مخصوص ہین
ذات باری تعالی مین پس عبادت اور استعانت جو متفرع انہین چیزون پر ہی مخصوص ساتھ اُسکے ہوی اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ یعنی ہدایت
کی نشان بتانا مطلب کا ہی اور وہ یا بالہام ہی جیسے چوسنا پستان کا کہ بے تامل اور تلمذ طفل کو القا فرماتے ہین اور مثل گریہ کے کہ جہت
شکایت جوع طفل کو ابتدائے خروج شکم مادر سے تعلیم کرتے ہین اور یا ساتھ عطا کرنے حواس ظاہرہ اور باطنہ کے ہی یا ہدایت عقل کی ہی یا
یا دلائل نظری کی ہی یا ارسال رسل کی ہی پس مراتب ہدایت کے ترتیب ولد مین اول ہدایت الہامی ہی کہ حالت طفولیت مین
حاصل ہی پھر ہدایت احساسی ہی کہ جب حواس آدمی کے بیچ ظاہر اور باطن کے قوت پکڑی اچھی بری چیزون کو پہچاننے
لگا اور جہان رسائی حواس کی نہین وہان کے دریافت کرنیکو ہدایت عقل دی ہی تا مدرکات حواس ظاہرہ اور باطنہ سے
کلیات انکی انتزاع کر کر کامیاب مطلب ہو اور جہان ہدایت عقل نہین پہنچتی وہان کے معلوم کرنے کو دلائل نظریہ عطا کی ہین کہ
ان دلائل سے نتیجہ بر لائے اور جس اشیا مین نظر عقل کی گنجائش نہین ہی اور حسن اور قبح جسکا قوت عقلیہ سے مدرک نہین
ہوتا یا ادراک مین اسکے وہم و خیال معارضہ کرتے ہین اُنکے دریافت کرنے کو پیغمبر بھیجے ہین کہ بواسطہ ان اکابر کے سمجھ
ہم آغوش مقصود ہون اور ہدایت کہ بارسال رسل اور انزال کتب متحقق ہی دو قسم ہی عام اور خاص عام وہ ہی کہ راہ خیر اور شر

Marfat.com

کی واضح کرین اور یہہ بھی دو قسم ہے بیانی اور توفیقی بیانی تشریح ما جاء بہ الرسول ہے ساتھہ اس حد کے کہ کچھ احتمال شک اور شبہہ کا فہم مراد مین راہ نپاوے اور توفیقی وہ ہے کہ اسباب تمسک کے ہدایت انبیا کہی کے حق مین فراہم کرکر تمسک اورانکے آسان فرماوین اور بسعادت ابدیہ واصل کرین منتہی اس توفیق کا یا بہشت ہے آخرت مین یا دریافت حق ہے دنیا مین اور خاص وہ ہے کہ ایک نور عالم نبوت سے یا عالم ولایت سے کسیکی مدرکہ پر مشرق ہو اور انکشاف حقائق علی ما ہی علیہ حاصل ہوجاوے اور اسکے تین درجے ہین یا من اللہ ہے چنانچہ فرمایا ہے قل ان ھدی اللہ ھو الھدی یا الی اللہ ہے چنانچہ کہا ہے انی ذاھب الی ربی سیھدین اور یا باللہ ہے جیسے حدیث شریف مین وارد ہے لولا اللہ ما اھتدینا اور دخل اسی ہدایت خاص مین ہے جو مریدون پر باندیشان واقع ہوتی ہے اثنای سیر اور سلوک مین حالاً فحالاً و مقاماً بعد مقام اور سمجھو کہ اگر ہدایت سے نشان دادن راہ مراد ہوتا ہے توساتھہ الی کے تعدیہ کرتے ہین اور اگر وصف راہ منظور ہوتا ہے تو ساتھہ لام کے تعدیہ کرتے ہین اور اگر قطع کروانا راہ اور پہنچانا مقصد تک مقصود ہوتا ہے متعدی بنفسہا کرتے ہین پس لفظ اھدنا الصراط المستقیم مین اظہار کمال عجز اور ناتوانی بندہ ہے کہ اکتفا و نشان دادن راہ کے اور پہنچا دینے راہ کے بمطلب نہین کرسکتا تاکہ دمبدم ہدایت اسکی جل جلالہ دلیل راہ اور رفیق مسافت اور دست کش نہوئیت قدم قدم یہ بتاتا سنبھال تا لیچل ﴿ کہ ناتوان ہون گم کردہ راہ یا اللہ ﴾ اور ایراد صیغہ جمع اھدنا مین واسطے اس نکتہ کے ہے کہ نعبد مین مذکور ہوا علی الخصوص یہان مقام دعا ہے اور دعا جماعۃ مسلمین کی اقرب باجابت ہے اور یہہ بھی ہے کہ حمد کو شامل جمیع حامدین کیا اور ایاک نعبد مین شامل عبادات سب کے کیا اور نستعین سے استعانت سب کی بیان کی یہان طلب ہدایت بھی سب کی طرف سے چاہی اور یہہ بھی ہے کہ اگر ایک شخص سارے گھر کے لوگون سے یا محلے کے یا شہر کے یا ملک کے ہدایت پاوے اور تمام ضلالت مین رہین تو اسے بڑی مشکل ہے کہ اگر ان سب کی موافقت کرے تو دیدہ دانستہ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالے اور جو مخالفت کرے تو مضحکہ اور مسخرہ سب آدمیون کا بنے اور دوستی بدل بدشمنی اور صلح بجنگ اور صفا بکدورت ہو اور علاقہ قرابت اور محبت اور تعاون اور تناصر کا ٹوٹ جاوے پس ناچار اپنے بنی نوع اپنے کو دعای ہدایت مین شریک کیا تاکہ اس قباحت کی سے محفوظ رہے اور لفظ صراط کا مرادف طریق اور سبیل کے ہے بمعنی راہ اور یہان یہہ لفظ اختیار کرنے مین یہہ نکتہ ہے کہ سننے والون کو ذکر لفظ صراط سے عبور پل صراط کا یاد آوے اور جانین کہ ہمین اوپر سے گذرنا ہے اور گذرنا وہان کا بدون طریقہ مستقیم کے ممکن نہین نظم تیغ سے تیز ہے اور بال سے باریک صراط ہے بن مدد کی تیرے کس طرح سنبھل جائیگا دستگیری میری وہان ای میرے مولی ہے ضرور ورنہ ہر کام مین رافت تون پھسل جائیگا × اور مشہور یہہ ہے کہ طریق مستقیم اختیار توسط ہے درمیان افراط اور تفریط کے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے مثلاً عبادت مین افراط یہہ ہے کہ جہان ظہور صفت کا صفات الوہیت سے دیکھے بے اختیار پرستش کرنے لگے چنانچہ مذہب ہنود کا ہے اور تفریط یہہ ہے کہ کبھی مشاغل دنیا اور طلب معاش سے فارغ ہوکر متوجہ عالم غیب کی نہووے چنانچہ معمول انگریزان اور ملاحدہ کا ہے اور افراط استعانت مین یہہ ہے کہ ہر چیز کو توہم مین سبب ٹھہراکر درخواست اسی سے کرنے لگے اور کارہانے مطلوبہ مین طرف اسکے رجوع کرے اور تاثیر نجوم کی اور سعادت اور نحوست ایام کی اور خواص مخفیہ معدنیات اور نباتات اور حیوانات کے ملحوظ رکھہ کر رعایت انکی کرتا رہے اور شوم اور یمن کو ازواج مین اولاد مین غلامون مین لونڈیون مین گھوڑون مین حویلیون مین تلوار مین اور سوا انکے اور اشیا مین خیال مین رکھے اور اوقات زندگی

Marfat.com

ملے اپنے اوپر تنگ کرے اور سودائیونکی طرح ہر چیز سے ڈرے اور ہر چیز سے توقع نفع اور انتفاع عظیم کی رکھے اور تفریط یہہ ہے کہ اسباب معتبرہ
کو جیسی دوا اور غذا اور پرہیز اور صحبت نیکونکی اور بدونکی اور دعا اور التجا جناب باری سے ہے ساقط الاعتبار جانے علی ہذا القیاس
جمیع امور مین توسط محمود ہے اور افراط اور تفریط مذموم ہے چنانچہ بتفصیل کتب مبسوط علم اخلاق مین مذکور ہے اور اگر یہان بطریق
نمونہ بیان کیجئے تو یون کہئے کہ آدمی کی تین قوتین ہین ایک قوت نطقیہ ہے کہ اُسے عقلیہ کہتے ہین صفت اُسکی جاننا اشیاء کا
اور دریافت کرنا حقائق کا ہے اور حقائق یا ذات یا صفات باریتعالی کی ہین اور افعال اور آثار اُسکے دنیا اور آخرت مین اور
اس قسم کے جاننے کو علم الہی کہتے ہین اور افراط اور تفریط اس قسم مین یہہ ہے کہ تفکر ذات الہی مین کرے اور درپے ہو اُسکے دریافت
کرنے مین یا صفات کو مطلق نفی کرے واسطے تنزیہ کے یا اثبات صفات کا کرے بنہج تشبیہ کے کہ خالق کو ساتھ مخلوق کے ہمرنگ
کرے یا اُن صفات کا کہ شریعت مین ثابت ہین تاویل باطل سے انکار کرے مثل کلام اور سمع اور بصر اور رویت اور رضا اور غضب
یا افعال الہی کو مانند افعال اپنے کے کسی غرض پر حمل کرے یا صلح اور لطف اسکے کو موافق قرارداد عقل اپنی کے اوپر اُسکے واجب جانے یا
فعل کی نسبت بندے کی طرف کرے اور فعل اور تاثیر اُسکی کا اس افعال مین منکر ہو یا بندے کو مثل جماد کے بے دخل اعتقاد کرے اور جبری ہوجاے
وغیر ذلک من العقائد الباطلۃ المائلۃ الی جانب الافراط والتفریط یا ارواح اور ملائکہ اور انبیا اور اولیا اور ائمہ دین کو اور اس قسم
کو نبوات کہتے ہین اور افراط اور تفریط اس قسم مین یہہ ہے کہ اصلا ان مراتب اور مناصب کا انکار کرے یا معتقد عصمت اور محفوظیت اُنکے کا
خطا سے اور گناہ سے نہو اور مثل اپنے [illegible] اغراض دنیوی مین جانے اور مغلوب حاجات نفسانیہ سمجھے یا رتبہ ائمہ اور اولیا
کا برابر رتبہ انبیا و مرسلین کے اعتقاد کرے اور انبیا و مرسلین کو لوازم الوہیت کے کہ علم غیب کا اور سننا فریاد ہر کسی کا بیچ ہر جگہہ کے اور قدرت
اوپر تمام مقدورات کے ہے ثابت کرے اور ملائکہ کو اور ارواح انبیا اور اولیا کو بیچ پردہ صورا اور تماثیل کے اور قبور اور تعزیہ کے معبود بناکے
اور رزق اور فرزند اور خدمت اور منصب اُنسے بالاستقلال چاہے اور شفاعت اور عرض اُنکی جناب الہی مین واجب القبول سمجھے
کہ وہ مکروہ جناب مقدس باری ہے یا معاملات قبر کے اور دوزخ کے اور بہشت کے اور حساب کے اور میزان کے اور سوا اُنکے امور
آخرت کے ہین کہ اس علم کو علم معاد اور سمعیات کہتے ہین افراط اور تفریط اس قسم مین یہہ ہے کہ مثلاً ایمان کو باین حد
موثر نجات مین جانے کہ اصلا اثر کسی معصیت کا اُسکی خاطر مین خطور نکرے اور جانے کہ کوئی گناہ باوجود ایمان ضرر نہ پہنچا ویگا یا
ایمان کو باین درجہ ساقط الاعتبار کرے کہ ہر گناہ سے زوال تاثیر اُسکی کا سمجھے اور گنہگاران باایمان کو مثل کافران بے ایمان کے
مخلد فی النار جانے یا اعمال نیک و بد کی تاثیر ذاتی آخرت مین ثابت کرے اور جانے کہ اللہ بے اختیار مقام مجازات مین
تابع اعمال بندہ ہے عفو گناہ اور ناقبولی طاعت اس سے ممکن نہین یا بہشت اور دوزخ اور تلذذ اور تالم و ما نکی مثل انقلابات دنیا کے
زائل اور فانی اعتقاد کرے یا اجسام اور اعراض مین کہ اُسے علم جواہر و اعراض کہتے ہین اور علم طبیعی اور ریاضی بھی نام رکھتے ہین
افراط تفریط اس قسم مین یہہ ہے کہ مثلاً شرح اور بسط مین ان چیزون کے تعمق تمام کرے اور مدرکہ اپنے کو ساتھ تحصیل مالایعنی احوال افلاک
خواص و تاثیرات اُنکی کے معروف رکھے مثل ہیئت مین اور ہندسے مین اور حساب مین اور فنون ریاضی مین اور موسیقی مین اور جر اثقال مین اور
مناظر مین اور تعبیر مین اور طلسمات مین اور خواص نباتات مین اور طب مین اور سوا اُنکے اُنکی مثل مین یا اُن چیزونکا مطلق انکار
کرے اور اُنسے بے نصیب اور بے بہرہ رہے اور جسقدر کہ دین و دنیا مین نافع ہے اُن علوم سے اُسقدر بھی متوجہ نہو دوسری قوت شہویہ ہے

Marfat.com

مبدا جذب منافع اور وسیلہ خواہش مرغوبات ہے افراط اسکی فجور ہے اور خلاعت بھی کہتے ہین یعنے انہماک لذات اور مرغوبات
مین زیادہ اس سے جو چاہیے اور تفریط کو اسکے خمود کہتے ہین یعنے سکون اس چیز سے کہ ترغیب کرے بیچ اسکے عقل اور شرع مثل
نکاح حلال اور طعام لذیذ بے شبہ کے اور مرتبہ وسط اسکا عفت ہے یعنے تابع کرنا شہوت کو حکم عقل اور شرع کے تو عبادت
ہو اسے بسلامت حاصل ہو اور اس وسط سے اخلاق محمودہ بہت متولد ہوتے ہین مانند حیا اور صبر اور قناعت اور تورع اور حریت
اور سخاوت اور توابع سخاوت کے سے ایثار اور کرم اور عفو اور مروت اور مسامحت ہے ان مین تیسری قوت غضبیہ ہے کہ مبدا اقدام ہر چیز پر خطر
کی ہے اور مقتضی اسکا تسلط اور ترفع اور دفع مضرت غیر ہے اپنے سے اور متعلقان اپنے سے افراط اس قوہ کی تہور ہے یعنے جرات
کرنی وہان جہان بچنا چاہیے اور تفریط اسکی جبن ہے یعنے ڈرنا جس سے ڈرنا چاہیے اور توسط اسکی شجاعت ہے اور شجاعت سے اخلاق
محمودہ بہت پیدا ہوتے ہین مثل علو ہمت اور استقلال اور حلم اور تحمل اور حمیت کے اور سوا اسکے اور توسط استعمال قوت نطقیہ کو حکمت کہتے ہین
اور اس سے ذکا اور سرعت فہم اور صفائے ذہن اور آسانی سے تعلیم کرنا اور حسن تحفظ اور تذکر اور تعقل حاصل ہوتا ہے اور طرف
افراط اسکے کو جربزہ کہتے ہین اور طرف تفریط اسکے کو بلادت اور غباوت تمام رکھتے ہین اور جب تینون قوتون مین توسط حاصل ہوا اسے
عدالت کہتے ہین اور توابع عدالت کے دوستی اور الفت اور وفا اور شفقت اور مکافات احسان اور پاس علاقہ اور حسن صحبت اور
مشارکت اور توکل اور ایفائے حق معبود مطلق اور حق ملائکہ اور پیغمبران اور اولوالامر اور انقیاد اوامر اور نواہی شرعی مین ہے بکمال
تقوی اہلیت حق تعالی نصیب فرماوے ہمکو یہہ راہ راست دکھلاوے یہان ایک نقطہ ہے سمجھ لیجئے کہ قوت نطقیہ ذاتی ہے انسانی کہ
روح کو پیشتر از تعلق بدن حاصل تھی اور قوت شہویہ اور غضبیہ بواسطہ تعلق بدن حاصل ہوئے ہین پس کمال توسط قوت نطقیہ مین یہہ ہے کہ اسکا
یہان تک استعمال کرے کہ زیادہ اس سے ممکن نہین اور کمال توسط قوت شہویہ اور غضبیہ کا یہہ ہے کہ اسکا بقدر ضرورت استعمال کرے
بحدیکہ کمتر اس سے ممکن نہین پس طریق توسط دریافت کرنا بغیر دلالت انبیا کے اور رفاقت صدیقون اور شہیدون اور صالحون کے دشوار
ہے اسواسطے کہا ہے کہ صراط مستقیم اقتدا انبیا ہے اور قدر مشترک یہہ ہے کہ انسان دل سے اپنے اسکی طرف متوجہ رہے اور اسیکا ذکر کرے
اور معرض ماسوی سے ہو اور یہان تک تابع فرمان الہی ہو کہ اگر ارشاد ہو کہ پسر ذبح کر تو کر ڈالے مثل حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے اور اگر فرمان
ہو کہ جان اپنی نثار کر تو بشاشت تمام سے قبول کرے مانند حضرت اسمعیل کے اور اگر حکم ہو کہ اپنے آپ کو دریائے زخار مین ڈال تو ڈال دے
مثل حضرت یونس کے اور اگر بعد عطائے مرتبہ علی کے فرمان ہو کہ مثل شاگردون کے شخص مجہول الحال کے پاس جا کر بعضے باتین سیکھ تو ننگ
و عار نرکھے حکم بجا لائے مثل حضرت موسی علی نبینا و علیہم الصلوۃ والتسلیمات کہ طرف حضرت خضر کے گئے اور شاگردی اختیار
کی حدیث مین وارد ہے کہ صحابہ کو جب کفار کے ہاتھ سے مکے مین بہت مصیبت پہنچی شکایت بحضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار
کی آنحضرت سایہ کعبے مین بیٹھے تھے فرمایا کہ قبل تم سے اہل ایمان کو کفار کے ہاتھ سے مصیبتین سخت پہنچی ہین یہان تک کہ بعضون کو
زمین کھود کر کھڑا کیا ہے اور آرہ سر پر چلایا ہے اور دو پارہ کر کر گرا دیا ہے اور ہرگز دین اپنے سے نہین پھرے اور بعضونکے شانہ ہاے
آہنی سے پوست اور استخوان کندیدہ کئے اور اصلا حرف خلاف مذہب کا زبان پر نہ لائے کہتے ہین کہ خط مستقیم کوتاہ ترین خطون کا
ہے کہ درمیان دو نقطون کے فرض کیا جاتا ہے گویا بندہ کہ صراط مستقیم چاہتا ہے عجز اور ضعف اپنا بیان کرتا ہے یعنے لائق
الہی میرے نفس کے نہین ہے مگر طریق مستقیم لہذا پیر اور ناتوان کو جو راہ چلنا منظور ہوتا ہے تو نزدیک کی تلاش کرتے ہین

Marfat.com

راہ دور بھاگتے ہین اور یہہ بھی کہا ہے کہ بندہ جب تک دنیا مین ہے عجب ایک کشمکش مین گرفتار ہے کسی راہ پر زن و فرزند بلا رہے ہین کسی پر ماں باپ پکار رہے ہین کسی راہ سے دوست اور شفیق کہتے ہین گذرنے کو کسی راہ پر دشمن اور حاسد کہتے قدم دھرنے کو نفس اپنے ہی راہ پر چلایا چاہتا ہے شیطان اپنے ہی طرف بلایا چاہتا ہے شہوت اور ہی راہ دکھلاتی ہے غضب اور ہی راہ بتاتا ہے عقل اسکی ضعیف اور عمر کوتاہ اور عرصہ تنگ حیران وار آپکو خاوند کے دروازہ پر لاکر فریاد کرتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم یہان بعضے جاہل جو شبہ کرتے ہین یہہ کہ مسلمانکو یہہ دعا تعلیم ہوی کہ نماز مین بحضور پروردگار پڑھے حال آنکہ سوال ہدایت کا یہان بیموقع ہے اسواسطے کہ اسکو یہانتک ہدایت حاصل ہے کہ حضور مین پہنچا پھر تحصیل حاصل کیا فائدہ جواب اسکا یہہ ہے کہ مراتب ہدایت کے چنانچہ مذکور ہوے بہت ہین پس شخص ہر وقت مین سوال ہدایت سے مستغنی نہین کہا ہے کہ علم آدمیکا ساتھہ دو طریق کے ہمیشہ بیچ زیادہ ہونے کے ہے اوّل دوام اُس علم کا دوسری زیادتی دلیل کہ علم جو ایک دلیل سے حاصل ہووے برابر اُس علم کے کہ بہت دلیلون سے حاصل ہو نہین ہوتا جو کچھہ عالم اقسام ممکنات سے موجود ہے اسمین دلالت ہے اوپر وجود ذات الٰہی کے اور علم کے اور قدرت کے اور ہر چیز مین حکمت اسکی مخفی ہے نظم ففی کل شیئ لہ شاھد ٭ تدل علی انہ واحد ٭ خاک سے سبزہ لہلہا جاوے گا ٭ وحدہ لاشریک لہ ہے کہا ٭ پس علم آدمی کا ہر وقت زیادت پذیر اور مستعد ترقی کی ہے بیت دلمین آخر ہونیکا ہے رافت دھیان کیجیگا ٭ زلف دراز یار کا قصہ لاکھہ برس مین نہ پڑھیگا ٭ معہذا امتثال اوامر و نواہی الٰہی کا اور تحصیل فضائل اور مراتب عالیہ کا ایک میدان ہے نہایت عریض اور ضرور ترسب سے ثبات ہے اوپر اسکے کہ اس شخص کو مرتب ہدایت سے حاصل ہوا ہے چنانچہ قرآن مجید مین اور جگہہ گویا شرح اسکی فرمائی ہے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا یہان ایک شبہ اور وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ زبان سے چاہنا مطلب غیر لینے کی خالی دو وجہ سے نہین ہوتا یا یاد دلوانا ہوتا ہے اسکو کہ جسے مطلب سہو ہو جاوے یا ترغیب دینی ہوتی ہے بخیل کو اوپر جود کے اور یہہ دونو باتین حکیم برحق اور جواد مطلق جل جلالہ مین متصور نہین ہو سکتین پس فائدہ اس درخواست کا اور اس دعا کا کیا ہے علی الخصوص دعا منافی قضا ہے جواب مین اسکے کہتے ہین ہم کہ گاہے حکمت حکیم تقاضا کرتی ہے کہ مطلب طالب کا بدون تضرع و زاری کے حاصل نکیجے تا نفس اسکا منکسر ہو اور تکبر اسکا پست ہو پس شاید تذلل ہمارا کارگر پڑے اور وہ شرط کہ حکمت الٰہی مین مرعی ہے ظہور کرے بیت تا نگرید طفل کی جوشد لبن ٭ تا نگرید ابر کی خندد چمن ٭ اور دعا منافی تقضا نہین ہے اسواسطے کہ جائز ہے رضائے الٰہی اسیمین ہو کہ بندہ تذلل اور زاری کرے اور عطائے بعد طلب اسکی کے واقع ہو اب سمجھہ لیجیے کہ سوال ہدایت کا اوپر استعانت کے متفرع فرمایا ہے اسواسطے کہ ہدایت بھی ایک نوع استعانت ہے اور خاص کا عام پر تفرع ہویدا ہے اور اوپر عبادت کے بھی بواسطہ استعانت متفرع ہے اسواسطے کہ عبادت جب ساتھہ مجاہدہ کے کمال حاصل کرے مفید ہدایت قصوی ہو والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اور مجاہد محتاج باستعانت ہے اور جب عبادت اور استعانت مخلوط ہووین تفرع ہدایت کا اوپر مالک یوم الدین کے بھی ظاہر ہوا اسواسطے کہ کمال نفع ہدایت کا اس روز ظاہر ہوگا بواسطہ عبادت کاملہ کہ بے اعانت حق کے میسر نہین اور تفرع ان تینون چیزونکا اوپر رحمت عام اور رحمت خاص بلکہ اوپر رب العالمین کے کہ بہترین تربیتہای الٰہی ہدایت ہی خوب ظاہر ہے صراط الذین انعمت علیہم سمجھہ لیجیے کہ حقیقت نعمت کی مقتضی ہے کہ بوجہ احسان ساتھہ غیر پہنچاوین اور منظور نفع اپنا اسمین کچھہ نہو لہذا منعم حقیقی سوا اللہ کے کوئی نہین اسواسطے کہ مخلوقات کو انعام مین منافع

Marfat.com

اپنے منظور ہوتے ہین اور نعمت الٰہی کا فر اور فاسق کے حق مین حقیقۃ نعمت نہین اسواسطے کہ احسان ساتھہ انکے منظور نہین جو کچھہ جنس منافع
سے کفار فساق کو عطا ہوا ہی صورت مین نعمت ہی معنو مین آفت ہی جیسی زہر ہلاہل حلوی مین کسیکو دیجئے یا زہر نہو حلوا ہی فقط
بیوقت کوئے کھا جائے یا زیادہ حد شبع سے تناول کرے اور موجب تخمہ اور ہیضے کا ہو لہذا قرآن شریف مین فرماتا ہی ولا
تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا انما نملی لھم خیر الانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما اسی سبب سے نعمت الٰہی کو اور آیۃ مین خاص ساتھہ چار گروہ
کے فرمایا ہی وہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہین پس لفظ انعمت علیھم کا ہر چند بظاہر شمول رکھتا ہی لیکن حقیقت مین
مخصوص ساتھہ انہین چار کے ہی سوال یہان کیا ہی کہ صراط الذین انعمت علیھم فرمایا صراط من انعمت علیھم نکہا جواب واسطے
اسکے کہ لفظ من کا گاہی لغت عرب مین نکرہ موصوفہ ہوتا ہی پس علم باشخاص معروفین کہ بانعام الٰہی معروف و مشہور ہین حاصل نہوتا
اور جب علم حاصل نہوتا طلب متابعت مجہول لازم آتی اور وہ محال تھا اور لفظ انعمت فرمایا اسناد انعام کی بذات الٰہی کی تا
اشعار اوپر کمال انعام کے ہو کہ ذات الٰہی سب جہت سے کامل ہی اور کامل سے کامل ہی ظہور کرتا ہی اور لفظ خطاب کا لائے تا
بندہ بعد حضور کے بغیبت رجوع نکرے کہ یہہ جور بعد کور ہی یعنے نقصان بعد کمال ہی اور علیھم کو مقدم نفرمایا اسواسطے کہ تخصیص مفاد ہوتا
اور تخصیص مانع طلب مثل ہی اور بندہ درپے ہی طلب مثل اسکے کا پس تخصیص منافی عرض اسکے کے تھی اور انعمت کو بصیغہ ماضی لائے
تاکوی توہم نکرے کہ انعام مشکوک ہین کہ مستقبل محل شک ہی اور مفعول انعام کا حذف کیا تا شامل انعام دنیوی اور اخروی کو ہو یہان
ایک شبہ وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ صراط مستقیم راہ واحد ہی اور یہہ چار گروہ مختلف الطریق پس ایک راہ چار گروہ کی کیونکر ہو
اور ظاہر ہی کہ ہر نبی وضع علاحدہ شریعت جدی رکھتا ہی اور ہر ولی اشغال و اذکار و مراقبات طریقت مین معمول رکھتا ہی
پس باوجود کثرت طرق کے کہ قول مشہور مین الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق مذکور ہی وحدت راہ کسطرح ہو جواب اس
شبہے کا ایک تمثیل سے خاطر نشان کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ طب یونانیان مثلاً راہ مستقیم علاج ہی اور وقت بقراط اور جالینوس سے
تا عہد علوی خان مسلوک اور محفوظ ہی باوجود اسکے کہ معالجات بقراط اور جالینوس کے زمانے اپنے مین اور ہی وضع پر تھے اور علوی
خان کے زمانے مین اور ہی نہج پر وہ مفردات کا استعمال کرتے تھے اور تنقیے سے ساتھہ فصد اور اسہال کے کمال احتراز کرتے تھے اور
یہہ مرکبات کو معاجین اور اشربہ سے کام مین لاتے تھے اور ہر مرض مین اقدام اوپر تنقیہ فصد اور اسہال سے کام فرماتے تھے پس معلوم
ہوا کہ اس قسم کے اختلافات منافی وحدت طریق کے نہین سوا اسکے بعضے اطبائے یونانی واضع قواعد گذرے ہین اور بعضے مقلد
ان قواعد کے پس یہہ اختلاف بھی موجب اختلاف راہ نہین ہی جیسے ایک قافلہ ایک شہر سے دوسرے شہر کو ایک راہ سے روانہ
ہو بعضے اس قافلے مین تجار ہون بعضے حمال ہون بعضے بدرقہ اور پاسدار حالانکہ سب ایک راہ جاوین اور کام مختلف موافق خدمت
اور منصب اپنے کے عمل مین لاوین ایسے ہی انبیا اس راہ مین راہبر اور بدرقہ اور صدیقین اور شہید اور صالح اپنے اپنے مرتبے سے
رفیق اور دستکش اور باربردار اور پاسدار ہین یہہ سب مرتبے وحدت طریق کے منافی نہین اور اختلاف کہ شرایع انبیا
مین واقع ہین اصل دین مین نہین ہی بلکہ بسبب اختلاف استعدادات امم کے اور اختلاف مصالح ہر وقت کے احکام متغائر نظر عوام
مین پیدا ہوکے گمان مخالفت کا ڈالا ہی حقیقت مین منظور سب انبیا کا قدر مشترک ہی غیر مختلف مثلاً ایک طبیب اگر مریض
حار مزاج والے کو موسم تابستان مین آب رزن مین بٹھاوے اور ادویہ بارده اور اغذیہ مرطبہ واسطے اسکے

Marfat.com

تجویز کرے اور دوسرا طبیب واسطے اسی مریض حار مزاج والیکے موسم زمستان مین حمام مین بیٹھنا تجویز فرماوے اور ادویہ گرم اور اغذیہ محفف کھلاوے ہرگز مخالفت آپسمین نہین ہی کہ اگر طبیب اول بجائے دوم یا دوم بجاے اول ہوتا اور ایک کا مریض دوسرے کے پاس جاتا بعینہ وہی کرتا اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان موسٰی حیا ما وسعہ الا اتباعی غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ سوال جب انعام الٰہی دنیا و آخرت مین نصیب بندے کے ہو پس احتمال غضب اور گمراہی کا اور کفر کی ظلمت اور سیاہی کا کالے سون بھاگ گئی حاجت احتراز کی کیا ہی جواب اسکا سابق گذرا ہی کہ ایک جماعت اپنی آپکو ساتھ اصحاب نعمت کے یعنے انبیا اولیا کے نسبت کرتی ہی اور ورطہ غضب اور گمراہی مین گرفتار ہی مبادا وہ راہ منحرف ساتھ راہ مستقیم کے اذہان عوام مین مشتبہ ہو جاوے اور اتباع اس جماعہ کا اتباع انبیا اور اولیا کا گمان کرین اور غضب اور ضلال مین پڑین واسطے دفع اس اشتباہ کے یہہ لفظ لائے اکثر مفسرین تعین مغضوب علیہ مین اور ضال مین کلمات مختلف لانے مین بعضے نمین پہلے مذکور ہوئے ہین اور بعضے یہان ذکر کئے جاتے ہین بیضاوی مین لکھا ہی کہ مغضوب علیہ عاصی ہین اور ضال جاہل اسواسطے کہ تمام نعمت بیچ حق بندے کے یہہ ہی کہ اسے معرفت حق اور عمل نیک دونو عنایت ہووین اور جسکو یہہ دونو نصیب نہون نعمت تمام نہین پس اگر کوئی معرفت حق رکھتا اور عمل خیر نہین رکھتا فاسق ہی اور محل غضب اور جو معرفت حق نہین رکھتا گو عمل نیک کرے جاہل اور گمراہ ہی اور مغضوب علیہم دو فرقے مین کافر معاند کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہین اور عاصی معتمد کہ دیدہ و دانستہ مرتکب گناہ ہون اور ضال بھی دو فرقے ہین ایک تو کافر کہ بتقلید کفر مین پڑے ہین یا بسبب قصور نظر کے حقیقت دین کی انپر واضح نہین ہوی دوسرے عاصی کہ اعتماد او پر کرم اور عفو الٰہی کے کر کر ارتکاب گناہ کرتے ہین یا بہ سبب قصور کے بیچ تامل کے اور طلب علم کے اور سوال اہل ذکر کے نادانستہ مرتکب مناہی ہوے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مغضوب علیہ وہ ہین کہ جنسے بالیقین انتقام روز جزا مین لیا جاویگا اور ضال عام ہین احتمال عفو کا بھی رکھتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ بیچ اعتقاد کے اور خلق نیک کے اور عمل صالح کے طرف تفریط کے پڑا اور جسقدر کرنا تھا اور اسقدر نکیا بسبب کوتاہی کے مغضوب علیہ ہی اور جو بطرف افراط گیا گمراہی یہان سمجھ لیجئے کہ بظاہر حاجت اس لفظ کی نہین معلوم ہوتی اگر یون فرماتے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین کافی اور شافی تھا ذکر ضلال اور غضب چندان درکار نتھا لیکن ایمان دو بازو رکھتا ہی کہ قوت سے ان دو بازون کی مومن کو سیر و سلوک اس راہ کا میسر ہوتا ہی اور وہ دو بازو عبارت خوف اور رجا سے مین اور دونو چاہیٔین کہ باعتدال ہون لہذا جابجا قرآن شریف مین وعدہ کو ساتھ وعید کے مقرون فرمایا ہی اور بتصریح ارشاد کیا ہی کہ نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ لو وزن خوف المومن و رجاءہ لاعتدلا پس جو ذکر انعام کا دلالت اوپر رجا کے کرتا تھا لازم آیا کہ ذکر غضب اور ضلال کا بھی فرماوین تا دلالت اوپر خوف کے کرے اور دونون رکن ایمان کے برابر ہون اور سمجھ لیجئے کہ غضب کی نسبت طرف ذات حق کے نفرمائی اور ایسے ہی گمراہی کی بخلاف انعام کے اسواسطے کہ محض تفضل ہی بے سابقہ استحقاق اور غضب بسبب شومی اعمال بندگان اور گمراہی بسبب قصور ادراک انکے ہی پس گویا حق تعالیٰ فاعل حقیقی نہین ہی مگر انعام کا اور غضب اور ضلال بشرکت بندگان اور استحقاق انکے کے اس سے صادر ہوتے ہین اور اس مقام مین غیر الذین غضب علیہم نفرمایا احتراز خاص اشخاص معلومین سے کہ غضب

Marfat.com

وضلال شہرت رکھتے ہین ہوا ور منعم علیہ کے مقابل مغضوب علیہ لائے اور ضالین کے مقابلے مہتدین ہے اور یہان صنعت لف ونشر غیر مرتب
ہے اور تقدیم مغضوب علیہ کی اوپر ضالین کے اشعار ہے اوپر اسکے کہ حالت انکی یہان تباہ تر ہے اور آخرت مین رسواتر ہونگے
بہ نسبت ضالین کی اور تفسیر مین مغضوب علیہم کے بدمالی مین رجا انکی رعایت کی چاہیئے تا خلاف نظم قرآنی کے لازم نہ آوے
قسم دوم یعنے وہ چیز کہ متعلق ساتھ تفسیر تمام سورہ کے ہیات مجموعی ہے وہ یہہ ہے کہ اس سورۃ کو نماز مین واجب القرات گردانا ہے اور
اعمال المحسوسہ نماز مین سات رکن ہین اور آیتین بھی اس سورت کی سات ہین پس ارکان سبعہ نماز کہ قیام اور رکوع اور قومہ اور
سجدہ اولی اور جلسہ بین السجدتین اور سجدہ ثانیہ اور قعدہ ہے مثل ہفت اندام جسم انسانی کے جسد بے روح ہے اور یہہ سورہ بمنزلہ
روح ہے اور روح جب متصل بجسد ہوتی ہے حیات اور زندگی حاصل ہوتی ہے پس بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مقابل قیام کے تصور کیا چاہئے
اسواسطے کہ قیام وجود ہر چیز بظہور اسم الٰہی ہے اس چیز مین اور بسم اللہ واسطے ابتداء ہر کام کے مقرر بھی ہے اور قیام ابتداء اعمال نماز
ہے اور الحمد للہ رب العالمین مقابل رکوع کے ہے اسواسطے کہ حمد باین صیغہ نظر بحق بھی ہے اور نظر بخلق بھی ہے اور ملاحظہ منعم بھی ہے اور
ملاحظہ نعمت بھی ہے پس ایک حالت ہے متوسط غفلت اور استغراق مین چنانچہ رکوع حالت ہی متوسط بین القیام والسجود یا یہہ ہے کہ جو حمد
مین نعمتین بیشمار جناب باری کی ملاحظہ کئین پشت مصلی گران باری سے دوتا ہو گئی اور منحنی ہوا صورت رکوع کی ہم پہنچائی اور الرحمن
الرحیم مناسب قومہ ہے اسواسطے کہ ہر بندہ کہ ہر حالت علو اپنی کو واسطے خدا کے بحالت پستی بدل کرتا ہے رحمت الٰہی بطریق التزام پھر اسکو بحالت علو اسکی
کے عود بخشتی ہے کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ اور مالک یوم الدین مناسب سجدہ اولی ہے اسواسطے کہ دلالت کرتا ہے اوپر تجلی قہری جلالی
کے کہ موجب خوف شدید اور مثمر نہایت تذلل اور خضوع ہے اور خاک ہونا اور منہہ کو خاک پر ملنا آثار اسکا ہے اور یہہ بھی ہے کہ ابتداء یوم الدین
بعد موت ہے اور موت رجوع کرنا انسان کا طرف اصل اپنی کے ہے کہ خاک ہے اور ایاک نعبد وایاک نستعین مناسب قعدہ بین السجدتین ہے
اسواسطے کہ ایاک نعبد بیان فراغت ہے سجدہ اولی سے کہ غایت تذلل اسمین واقع ہوا اور ایاک نستعین طلب مدد واسطے سجدے
دوسرے کے ہے کہ محل اجابت ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین گویا فال ہے بحصول مطلب اور
بوصول انعام رب پس مناسب قعدے کے ہے اسواسطے کہ عادت مستمرہ ملوک اور قاعدہ سلاطین یہی جاری ہے کہ جب غلام انکے
بغایت تواضع ادائے مجرا اور تسلیمات سے فارغ ہوتے ہین تو حکم بیٹھنے کا انکو فرماتے ہین اور اکرام انعام اپنے سے انہین مشرف کرتے
ہین بیٹھنا خاوند کے حضور مین بکمال مرتبہ انعام ہے لہذا بعد حصول اس مرتبے کے تحیات کہ مشتمل اوپر شکر اور ثنائے منعم کے ہے اور درود اور
سلام اوپر وکلا اس طریق اور رفقا اس راہ کے ہی مقرر ہوئے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نظم بسم اللہ کی مناسب طہارت ہے
اسواسطے کہ نور اسم الٰہی رافع ظلمت حدث ہے اور رحمت کہ بسم اللہ مین ہی مناسب استقبال قبلہ ہے اسواسطے کہ رحمت ایجاد کا
حاصل توجہ کا حق کے بطرف اشیا ہے اور متوجہ کرنا اشیا کا طرف حق کے ہے اور استقبال قبلہ مین بھی توجہ بدن کی طرف مبدا ترابی
کعبہ ہے اور جوہر تراب غالب ترین عناصر کا ہے بدنمین اور تراب سب کی نقطہ کعبہ سے منبسط ہوئی ہے چنانچہ حدیث
شریف مین آیا ہے اور یہہ حالت موجب توجہ روح کی طرف مبدا اپنی کے ہوتی ہے کہ بعد بنا کعبہ کے اس بقعہ مبارکہ مین تجلی ہے پس لانا
لفظ رحمن اور رحیم کا اشارہ ہے طرف استقبال بدنی کے اور توجہ روحانی کے اور حمد مناسب قیام ہے اسواسطے کہ مشعر بقیام خلق بحق ہے
جمیع محامد خلق کی راجع بحق ہوئین اور رب العالمین مناسب رکوع ہے کہ شامل ہے ربا اور مربوبکو جیسے رکوع شامل ہے قیام اور قعود کو اور

Marfat.com

ذکر رحمن اور رحیم کا مناسب اعتدال ہی اسواسطے کہ بعد فنا کے بقا لازم ہے اور بقا مستلزم اعتدال ہے اور مالک یوم الدین مناسب
سجود ہے اسواسطے کہ سب خلق اُس دن بیچ غایت تذلل کے ہوگی اور ایاک نعبد مناسب جلسہ بین السجدتین ہی اسواسطے کہ سجدے
سے کمال تقرب حاصل ہوا اور مقرب حضور مستحق جلوس ہے اور ایاک نستعین مناسب سجدہ ثانیہ ہے اسواسطے کہ استعانت
موجب مزید تذلل ہی کہ تکرار سجود سے لازم آتا ہے اور اهدنا الصراط المستقیم مقابل قعدہ تشہد ہے اسواسطے کہ اشعار کرتا ہے
اوپر اکرام صاحب استقامت کے اور صراط الذین انعمت علیهم تا آخر مناسب قرات تشہد اور درود اور دعا کے ہے چنانچہ ظاہر ہے
یہان ایک شبہ خاطر عوام مین خطور کرتا ہے وہ یہہ ہے کہ ارکان نماز مین سے سجدے کو کیون مکرر فرمایا جواب اُسکا یہہ ہے کہ سجدہ اولی
مناسب ازل ہے اور سجدہ دوم مناسب ابد اور جلسہ کہ درمیان سجدتین کے ہے صورت دنیا ہے پس پہلا سجدہ صفت ازلیت
اسکے کو کہ لا اول لہ ہے ملحوظ کرکے بجا لاتا ہے اور دوسرا سجدہ صفت ابدیت اسکے کی مفہوم کرکر کہ لا آخر لہ ہے کرتا ہے اور یہہ بھی
ہے کہ سجدہ اولی اشارہ بفناء دنیا ہے بیچ آخرت کے اور سجدہ ثانیہ اشارت ہے طرف فنای آخرت کے جلال الٰہی مین اور یہہ بھی
ہے کہ سجدہ اولی اشارت بفنائے کل مخلوقات ہے فی حد ذاتہا اور سجدہ ثانیہ اشارت بہ بقائیہ کائنات ہے بہ بقائے کبریا اور یہہ
بھی ہے کہ سجدہ اولی انقیاد عالم شہادت بزیر حکم قدرت الٰہی اور سجدہ ثانیہ انقیاد عالم ارواح ہے بملاحظہ ہیبت نامتناہی اور
یہہ بھی ہے کہ سجدہ اولی سجدہ شکر ہے نعمت معرفت ذاتی اور صفاتی اور آسمانی پر سجدہ ثانیہ سجدہ خوف ہے تقصیر ادائے شوق
کبریائے پر اور یہہ بھی ہے چنانچہ مشہور ہے کہ نماز نشستہ نماز ستادہ سے نصف اجر رکھتی ہے پس تواضع دو سجدونکی جو حالت جلوس مین
ادا ہوں برابر ایک رکوع کے ہوئی اور یہہ بھی ہے کہ ہر کام مین دو شاہد معتبر درکار ہین دن قیامت کے یہہ دو سجدے دو شاہد عادل ہین واسطے
بندگی کے اور یہہ بھی ہے کہ ابتدا وجود وحدت سے بکثرت ہی اور فردیت سے بزوجیت پس مناسب انبساط وجود یہی ہے کہ دو سجدے
مقرر ہوں اور یہہ بھی ہے کہ راستی قامت صفت انسان ہے اور پست و خم ہونا صفت چارپایونکی اور بچھ جانا زمین پر صفت حشرات اور
ہوام کی ہے پس رکوع مین ہضم نفس ایک مرتبہ ہے اور سجود مین دو بار کیا تا کسر نفس زیادہ تر حاصل ہو فائدہ سورہ فاتحہ مین دس چیز
ہین پانچ چیزین صفات ربوبیت سے ہین اللہ رب رحمن رحیم مالک پانچ چیزین صفات عبودیت سے ہین عبادت
استعانت طلب ہدایت طلب استقامت طلب نعمت اور پناہ غضب سے عبادت اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور استعانت رب سے
اور طلب ہدایت رحمن سے اور طلب استقامت رحیم سے اور طلب نعمت اور پناہ غضب مالک سے اور آدمی مرکب پانچ چیز سے ہے بدن
سے اور نفس شیطانی سے اور نفس سبعی سے اور نفس بہیمی سے اور جوہر ملکی سے کہ عقل ہے پس اطمینان جوہر ملکی کا اسم اللہ کی
تجلی سے ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور نرمی اور انقیاد نفس شیطانی کا اسم ربکی تجلی سے ہے رب انی اعوذ بک من همزات
الشیاطین اور اصلاح نفس سبعی کی تجلی سے اسم رحمن کے ہے الملک یومئذ الحق للرحمن اور اصلاح نفس بہیمی کی تجلی اسم رحیم سے ہے ومن رحمتہ
جعل لکم اللیل والنهار لتسکنوا فیه ولتبتغوا من فضله ولعلکم تشکرون اور ازالہ غلظت اور کثافت بدنکی ساتھ تجلی صفت مالکیت کے
ہے لمن الملک الیوم للہ الواحد القهار اور جب بسبب ان تجلیات کے آدمی بجمیع اجزا صالح اور مہذب ہوا رجوع قہقری طرف مطلب کے کی واسطے
طاعت بدن کے ایاک نعبد کہا اور واسطے طاعت نفس بہیمی کے تا ترک لذت محرمات آسان ہو ایاک نستعین لایا اور واسطے خلاصی ابتلا نفس سبعی کے
اہدنا کہا اور واسطے مکائد نفس شیطانی کے طلب استقامت کی اور واسطے اصلاح جوہر ملکی کے مرافقت ارواح مقدسہ کی درخواست کرکے اور وارد

۱۰

Marfat.com

ہندے ساتھ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے دوری چاہی اور یہہ بھی ہے کہ جب بندہ مناجات کرنیکو کھڑا ہوا اور صفات کمال
باریتعالی کی الحمد للہ تا مالک یوم الدین ملاحظہ کیں بے اختیار سکو سیر الی اللہ دامنگیر ہوا ناچار قصد اس سفر کا مصمم کیا اور ہر
سفر مین زاد اور توشہ چاہیے توشہ اس سفر کا عبادت ہے ایاک نعبد کہا اور جب جانا کہ سفر نہایت طویل ہے اور زاد نہایت قلیل اور
سمجھا کہ قوت وفا نکریگی قطع کرنیکو اس مسافت کے مرکب چاہیے بالضرور ایاک نستعین عرض کیا تا برکت اور زاد اور مرکب واسطے قطع مسافت
کے حضور سے امداد ہو حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ پیادہ حج کو جاتے تھے ایک اعرابی نے انسے کہا کہ آپ نے مجھے
کیا ہوا ہے کہ ایسے بڑے سفر کا بے مرکب قصد کیا ہے آپنے فرمایا کہ میرے ساتھ بہت سواریان مین اگر بلا آویگی مرکب صبر پر سوار ہو جاؤنگا اگر
نعمت پہنچیگی مرکب شکر پر چڑھونگا اگر قضا مقدر ہوگی سواری رضا پر چلونگا اگر نفس خلل انداز ہوگا سواری قناعت اور زہد کی پر جا
بیٹھ لونگا اگر شیطان وسوسہ لائیگا ساتھ بدرقہ ذکر کے پناہ پکڑونگا اعرابی نے کہا تمہین یہہ سفر مبارک ہے اور حقیقت مین تمہین سوار ہو
ہم پیادہ مین اور جب بندیکی تحصیل توشہ وسواری سے خاطر جمع ہوئی بہت سی راہ مختلف پیش نظر نمودار ہوئین ناچار طلب راہ مستقیم
کی کی اور جو راہ مستقیم ظاہر ہوئی اس راہ مین دلیل اور رفیق درکار تھا نبی کو دلیل اور اولیا کو رفیق کیا اور حجابون سے اور کانٹون سے
اور پتھرون سے کہ اس راہ مین درپیش تھے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے اجتناب چاہا سمجھ لیجیے کہ اس سورہ کے
بہت نام ہین چند یہان ذکر کیے جاتے ہین تا فوائد جو اس مین ودیعت رکھے ہین منکشف ہو جاوین اونمین سے ایک فاتحۃ الکتاب ہے وجہ تسمیہ
کی ساتھ اس نام کے یہہ ہے کہ کتاب الہی ساتھ اس سورہ کے فتح اور شروع کرتے ہین بلکہ تسمیہ و حمد اسکی مبدء ہر کتاب ہے اور وجود
ہر چیز کا بظہور اسم خدا ہے اور بقائے ہر شی برحمت کبریا ہے اسیواسطے فاتحہ فقط بھی اسے کہتے ہین کہ فتح کرتی ہے فضائل علوم کو بسم اللہ
اشارت طرف ذات اور اسماء الہی کے ہے کہ ہزارون سے متجاوز ہین اور تمام دین اور شریعت واسطے معرفت اور عبادت انکی کے ہے
اور لفظ الرحمن الرحیم کا اشارہ ہے طرف ظہور ذات الہی کے بوجود صفات کمال عالم مین اور نتاہی علوم جاننا اس سر کا ہے اور
حرف باکا کہ واسطے الصاق کے ہے اشارت کرتا ہے طرف تخلق اور تحقق کے ساتھ اسما اور صفات الہی کے کہ غایت کمال نوع انسانی
ہے اور حمد اشارہ ہے طرف شکر نعمتون انکی کے کہ عالم مین پراگندہ اور منتشر ہین از انجملہ بدن انسانی مین خاص جو بتجربہ اطبا ثابت
ہوئے ہین پانچ ہزار نعمتین ہین اور اسقدر کو اگر تمام نعمات الہی کے ساتھ قیاس کیجیے تو نسبت قطرہ کی دریائے زخار سے دنیا بلکہ اس سے بھی کمتر
ہے اور ضمن مین اسکے معرفت نفس کی بھی حاصل ہوتی ہے کہ بسبب اسکے معرفت تمام خلایق کی دریافت ہوتی ہے اور رب العالمین اشارہ
باقسام موجودات ہے شہادی اور مثالی سے اور اعراض سے اور الرحمن الرحیم اشارہ ہے طرف جمع خیرات کے اور وجوہ تخلیص کے جمیع آفات
سے اور یہہ مبحث اعظم مقاصد علوم سے ہے اور مالک یوم الدین اشارہ ہے طرف معاد کے اور بقائے نفوس کے بعد مفارقت کے بدنون سے
اور طرف سعادت بعضون کے اور شقاوت بعضون کے اور تجرد عالم اعلی اور عالم اسفل کے اور نفخ صور کے اور کیفیت احیا بعد الموت کے اور وقوف عرصات کے
اور حساب ومیزان کے اور درجات جنت اور درکات نار کے اور طرف مراتب شفاعت انبیا اور علما اور شہدا کے اور یہہ مطلب
اصل مطالب اعتقادیہ سے ہے اور ایاک نعبد اشارہ ہے طرف انواع عبادت قلبی و قالبی کے کہ کتب فقہ اور سلوک مین اور رسائل
اوراد واشغال مین ہر طریق کے شمہ اسکا لکھا ہے اور ایاک نستعین اشارہ ہے طرف انواع حرفتون کے اور صنعتون کے کہ عالم مین رایج و
معمول ہین اسواسطے کہ جمیع حرفتین بنی آدم کی اور تمام صنعتین اسکی استعانت بمخلوقات الہی مین مثلاً صنعت زراعت استعانت

Marfat.com

ہی بمقتضاے صورت نوعیہ تخم سے اور بمقتضاے کیفیت زمین اور آب اور ہوا اور آفتاب اور ماہتاب اور آہن اور بیل اور چرم وغیرہ سے
کہ سب مخلوقات الہی ہین علیٰ ہذا القیاس سب حرفتون اور صنعتونکو سمجھ لو اسواسطے کہا ہی کہ صناعات بنی آدم راجع طرف تین چیزکے
ہین استناج اور استخدام اور نقل و حکایات کے استناج وہ ہی کہ ایک چیز کو ساتھ دوسری چیز کے جمع کرین تا چیز ثالث حاصل ہو مثلاً علم
زراعت اور درخت کہ جمع کرنے تخم اور زمین کے سے پیدا ہوتے ہین یا مثل نسل اور دودھ اور دہی اور گھی کے کہ جمع کرنے سے نر حیوانکے
ساتھ مادہ اسکی کے حاصل ہوتے ہین یا فوائد ساتھ تغیل جیسے گھوڑے اور گدہے سے خچر حیوانات کے اور پیوند اشجار و نباتات کے
اور ضم صغریٰ و کبریٰ اور قضیہ شرطیہ استثنائیہ قیاسات کے اور استخدام وہ ہی کہ قوت اور منفعت چیز کی بکار خود صرف کی جاوے مثل سواری
کے اوپر جانور کے اور مانند خدمت لینے کے غلامون سے اور لونڈیون سے اور سائیسون سے اور درزیون سے اور ملاحون سے اور اجیران خاص
اور مشترک سے اور نقل و حکایت وہ ہی کہ توسط بعضے مخلوقات کے بعضے مخلوقات مین ہیئت اور شکل اور کیفیت پیدا کرین کہ
خاطر چیز مرغوب ہو مثلاً جب چاہین کہ زر و سیم کو پہننے مین استعمال کرین اول انکو باستعانت مصالح اور تسلیط آتش گلا کر
پانی کر کر پتلے پتلے تار بنا کر سوت مین روئی کے یا تار مین ریشم کے دوڑاوین اور بٹین تا درخشندگی اور تابش اور صفائی زر و سیم
کی پنبہ مین اور ریشم مین ظاہر ہو اور پنبہ حکایت زر و سیم کی کرے مثلاً کناری گوٹے فیتے لچہ طاس بادلہ تمامی و
غیرہ علیٰ ہذا القیاس بیچ حکایت اصوات ستار کے اور نغمات اوتار کے اور روایح گلہاے ریاحین کے اور رنگہاے گوناگون
دلنشین کے تامل کیجیے کہ علم موسیقی اور عطاری اور صباغی اُس سے پیدا ہوئے اور اھدنا الصراط المستقیم اشارہ ہی طرف
دو طریق تحصیل علوم و معارف کے کہ استدلال و تصفیہ ہی اول کو طریق مشائین اور دوسرے کو طریق اشراقین کہتے ہین اور صراط الذین انعمت
علیہم اشارہ ہی طرف مباحث نبوت اور ولایت کے اور اعتقادات صحیحہ اور اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ کے اور تواریخ انبیا اور تذکرۂ اولیا اور
مقامات اور ملفوظات انکے کے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اشارہ ہی طرف فرقون کفار اور مبتدعون اور مقالات اہل علم
اور کنایہ ہی اعمال فاسدہ اور اخلاق ردیہ اور اعتقادات باطلہ سے کہ اقالیم مختلفہ مین اور قرون بعیدہ مین پراگندہ اور منتشر تھے اور
ہین دوسرا نام اسکا سورۃ الحمد ہی کہ ابتداء اسکی ساتھ لفظ حمد کے ہی اور حمد اس سورہ کی مشتمل ہی اوپر جمیع محامد قرآنی اور غیر قرآنی کے
چنانچہ انشاء اللہ مقام اپنے مین بیان کیا جاویگا تیسرا نام اسکا سورۃ الشکر ہی اسواسطے کہ حمد اساس شکر ہی اور اس سورہ مین
وجوہ شکر کی جمع کردی ہین اور وہ تین وجہین ہین محبت بدل اور ثنا بزبان اور خدمت باعضا چوتھا نام اسکا سورۃ الکنز ہی
اسواسطے کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ نزلت سورۃ الفاتحۃ من کنز تحت العرش یعنی اسرار معارف سے کہ شامل ہین
معرفت ذات اور اسما اور افعال اور معاد اور صراط المستقیم اور جزا اور علم مخاصمہ اور علم احکام کو پس اللہ نام ہی جامع ذات اور اسماکا اور باء ساتھ
حرف باء الصاقیہ کے اشارہ فرمایا ہی کہ وجودات اشیا قائم بذات و اسماء کبریا ہین چنانچہ قیام جسد بروح ہی اور یہی ہی سر وجود اشیاء
لیکن بطریق ایجاب نہین بلکہ بمقتضاے رحمت الٰہی ہین کہ افاضہ وجود اور کمالات کا فرماتا ہی پس لفظ رحمن و رحیم مین معرفت افعال بیان
ہوئی اور سر افعال بھی ہویدا ہوا کہ افعال اسکے واسطے تکمیل ذاتی اسکے کے ہین کہ مقتضی حمد ہین کیونکہ کمال وہ ہی جو تکمیل غیر کی کرے استکمال
نفس ہی کا اسواسطے وہ رب سب کا ہی پس افاضہ کمالات کل مخلوقات کا اُسی سے ہی اور ساتھ لام استغراقیہ اور اختصاصیہ کے
کہ سب حمد اُسیکی طرف راجع ہین اور حمد اسکی محیط ہی اسواسطے کہ جو چیز عالم مین استحقاق حمد کی رکھتی ہی سب اُسیکے اضافے سے ہی پس وہی بالاولیٰ ساتھ

Marfat.com

اس حمد کے محمود ہوا بیت قبل حمد یہ فدیہ کیونکہ آنحضرت کی نسبت اسکی تیری طرف پھر سے ہی درست ہے پھر سر حمد کا اشارہ فرمایا
کہ وہ رب العالمین ہے تربیت فرماتا ہے کل عوالم کی بتربیت رحمت کہ اول ہر چیز کو جیسا چاہیے ویسا پیدا کیا پھر تقاضا جنکے
وہ محتاج ہے دے دیا اور تمام کمالات غیر متناہی کی گنجایش دی اور طرف معاد کے ارشاد فرمایا ساتھ مالک یوم الدین کے اور ساتھ
احاطہ مالکیت کے بھی اشارہ کیا ساتھ اضافت مالکیت کے طرف زمانیکے کہ محیط ساتھ بندون کے ہے یعنے یوم الدین اور سر معاد کا بھی اشارہ
فرمایا کہ مقتضاے رحمت ہے اسواسطے کہ پر مظلوم کے رحمت تمام جب ہو کہ انتقام اسکا ظالم سے دلوا دین اور نعمت اوپر عابدون کے تمام تب ہو کہ
ملک ابد عوض مین ایک عمل کے اور ایک کلمے کے بخش دین پھر اشارہ طرف صراط مستقیم کے فرمایا کہ وہ دو رکن رکھتی ہے تحلیہ بعبادت اور
تزکیہ باستعانت اور سر صراط المستقیم کا بھی بیان کیا کہ حاصل اسکا شکر ہے کہ لفظ حمد سے مفہوم ہوتا ہے اور صبر ہے کہ لفظ عبادت
سے ظاہر ہے پھر اشعار فرمایا لب لباب عبادت کہ دعا ہے اسواسطے کہ متضمن ہے تضرع اور زاری کو کہ اظہار نسبت امکان اور احتیاج
ہے اور عبادت روح عبودیت ہے پھر اشارہ فرمایا طرف جزا کے بذکر انعام اور غضب اور سر جزا کا بھی بیان فرمایا کہ عبادت اور استعانت
سے پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ حق ربوبیت کا عبادت ہے اور عبودیت کا اعانت ہے اور جب دونو جمع ہوئے حصول جزا واسطے ہر سالک
طریق ہدایت اور ضلال کے ضرور ہوئی پانچوان نام اسکا سورت المناجات ہے اسواسطے کہ مصلی مناجات کرتا ہے ساتھ اس سورہ کے
جناب پروردگار مین اور وہ نجات ہے شدائد دنیا اور آخرت سے چھٹا نام اسکا سورۃ التفویض ہے اسواسطے کہ اسمین استعانت کو
بحضرت حق خاص فرمایا ہے ساتوان نام اسکا سورہ وافیہ ہے اسواسطے کہ مضمون اسکا وفا کرتا ہے ساتھ معراج صلوۃ کے بائے بسم اللہ
اشارہ ہے بظہور موجودات من جانب اللہ پس وہ اظہر اشیا ہے لیکن بسبب غایت ظہور کے مخفی ہے تا آنکہ رحمت اسکی عام ہوئی واسطے
وجود اور سائر کمالات کی یہانتک کہ مستحق جمیع محامد کا ہوا اور تربیت فرمایا ہے ہر چیز کو اولاً بخشش وجود اور ثانیاً بخشش
خواص تابع ماہیات اور یہہ کمالات مقتضائے ذوات اشیا تھی اسواسطے کہ روز قیامت کو بسبب ظہور قہر اسکے کے تمام کمالات
ذوات سے منفک ہو جاوینگی آرے عوض اس کمالات کے اہل عبادت اور استعانت کو کمال دوسرا عطا کرین پس طریقہ اس کمالات کے
طلب کا یہہ ہے کہ ہدایت اور استقامت اور انعام اس سے چاہین اور نقصانکو اور رجوع الی النقصان بعد الکمال کو مضر سمجھ کر اس سے
پرہیز کرین آٹھوان نام اسکا سورۃ الشفا اور نوان سورۃ الشافیہ ہے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء
اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ نور اسم الہی ظلمت کو کہ منشا اسباب مرض ہے دور کرتا ہے اور رحمت اسکی منافی زحمت ہے کہ مرض سے متوقع ہوتی
ہے اور حمد اسکی موجب مزید نعمت بمقتضائے لئن شکرتم لازیدنکم اور نعمت کہ حالت مرض مین درکار ہے شفا اور صحت مین اور اقرار ربوبیت
مقتضی فیضان آثار تربیت ہے کہ بسبب اسکے شفا کامل ہوتی ہے اور بندہ ساتھ ذکر رحمت کے کمال افعال اپنے کو چاہتا ہے کہ قریب ہو بکمال
صحت کے ہے اور مالکیت یوم الدین سے قہر اسباب مرض کو اور تقویت اسباب شفا کو بطریق جزا حمد کے طلب کرتا ہے اور طلب ہدایت مین اشارہ
طرف عصمت کے خطا سے تجویز دوائین اور تشخیص مرض مین کرتا ہے اور ساتھ استقامت احوال بدن کے درخواست کرتا ہے اور ساتھ انعام کے اشارہ
کرتا ہے کہ انتفاع ساتھ لذائذ اور طیبات کے پرہیز تشنگی سے کہ تابع شفا ہے میسر ہو اور ساتھ دفع غضب اور ضلال کے سوء تدبیر سے
برعکس اسباب مرض سے اقرار کرتا ہے دسوان نام اسکا رقیہ ہے اسواسطے ایک صحابی مصروع کے پاس گذرا تھا یہہ سورہ پڑھ کر
سپر دم کیا اس مصروع نے شفا پائی اور وجہ مناسبت کی پیچھے مذکور کر آئے ہم گیارھوان نام اسکا اساس ہے اسواسطے کہ نبی نے

Marfat.com

ابن عباسؓ سے نقل کی ہے کہ اساس کتابہائے آسمانی قرآن ہے اور اساس قرآن فاتحۃ الکتاب ہے پس جب مریض ہو جاوے باساس قرآن التجا
کرے تا شفا حاصل ہو اور یہہ سورہ رکن نماز کی بھی ہے اور نماز اساس جمیع طاعات ہی ہے اسواسطے کہ تنہی عن الفحشاء والمنکر اور نماز مقام مناجات
اور مشاہدہ مین بھی پہنچاتی ہے کہ اساس جمیع کمالات ہے اور اس سورہ مین مبدأ کو ساتھہ معاد کے ربط بھی دیا ہے ساتھہ ترتیب مراتب کے اور ہر مرتبہ
اساس دوسرے کا ہے مثلاً انعام اور غضب مترتب اوپر ہدایت اور استقامت اور ضد انکے پر ہین اور ہدایت موقوف اوپر استقامت کے
ہے بیچ عبادت کے اور عبادت موقوف اوپر جاننے افعال الہی کے ہے بیچ دنیا اور آخرت کے کہ رحمن اور رحیم اور مالک یوم الدین شعر ہین اسرار افعال
الہی آثار اسما و صفات باری ہین کہ حمد اوپر انکے مترتب ہے بارھوان نام اسکا سورۃ الصلوۃ ہے اسواسطے کہ نماز مین پڑھنا اسکا ضرور ہے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے اور آنحضرت نے حضرت ربوبیت سے حکایت فرمائی ہے کہ نماز کو مین نے
تقسیم کیا ہے درمیان اپنے اور درمیان بندے کے دو حصے برابر جب بندہ کہتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم حق تعالی بحضور ملائکہ فرماتا ہے کہ دیکھو
بندے میرے نے مجھے یاد کیا یعنی ذکر کہ جامع ذات اور اسما اور صفات اور افعال میرے کا ہے اسکے سے ظہور مین آیا اور جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب
العالمین حق تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ستایش کی یعنی ایسی ستایش کی کہ جامع جمیع ستائشون کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم
حق تعالی فرماتا ہے کہ ساتھہ بزرگی اور تعظیم کے یاد کیا مجھے بندے میرے نے کہ ہر چیز کیطرف میرے نسبت کی اور جانا کہ ایجاد ہر چیز کا مجھہ سے موافق
حکمت اور شفقت کے ہے اور جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین حق تعالی فرماتا ہے خاص کیا بندے میرے نے مجھے ساتھہ بزرگی کے اسواسطے کہ اسدن کو
یاد کیا کہ جسدن دوسرے کو ملک اور ملک اصلاً نہین ہے اور جب کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین حق تعالی فرماتا ہے کہ مضمون
اس آیت کا مشترک ہے درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے کہ عبادت حق میرا ہے کہ مقتضائے ربوبیت ہے اور اعانت حق بندہ ہے کہ لوازم عبودیت ہے
پس بلفظ ایاک نعبد حق میرا ادا کیا اور بلفظ ایاک نستعین حق اپنا درخواست کیا اور جب بندہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم تا آخر
سورت حق تعالی فرماتا ہے کہ یہہ سب واسطے بندے میرے کے ہے اور بندے کو سوال اسکا دیا مین یعنی طلب ہدایت اور استقامت اور ایمان اور امان
غضب اور ضلال سے یہہ سب منافع بندے کے ہین اور بندہ بطریق تذلل کہ روح عبودیت ہے انکو چاہتا ہے پس مقتضائے ربوبیت یہہ ہے
کہ اسکو ساتھہ ان مطالب کے پہنچاوے اور تیرھوان نام اسکا سبع المثانی ہے یعنی سات آیتین مین کہ تکرار کیجاتی ہین بیچ ہر نماز کے اور
وہ یہہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب ذکر ہے الحمد للہ رب العالمین کہ مفتاح باب شکر ہے الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب رجا
و امید ہے مالک یوم الدین کہ مفتاح باب خوف و بیم ہے ایاک نعبد وایاک نستعین کہ مفتاح باب اخلاص ہے اور اخلاص متولد
ہوتا ہے معرفت عبودیت اور معرفت ربوبیت سے اور اھدنا الصراط المستقیم مفتاح باب دعا اور تضرع ہے اور صراط الذین انعمت
علیہم تا آخر مفتاح باب دلبستگی ہے اور اقتدا بارواح طیبہ ہے اور طلب نزول برکات اور انوار انکے کے ہے کہ بسبب اسکے سالک کو
رجوع اور تجردی سے امن حاصل ہوتا ہے اور بحکم قرآنی کہ فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم جب کلمے آٹھوین کو کہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بھی ہے ساتھہ ان
سات آیتون کے ضم کیا جاوے آٹھہ مقالید روحانیہ واسطے آٹھہ دروازون بہشت کے ہاتھہ آدین اور چودھوان نام اسکا قرآن اعظم ہے اسواسطے کہ یہہ سورۃ
اعظم اور افضل ہے بیچ ثواب کے تمام سورتون سے اور پندرھوان نام اسکا سورۃ التعلیم المسئلۃ ہے اسواسطے کہ آداب سوال کے پروردگار سے
اس سورت مین بندون کو تعلیم ہوئے ہین کہ اول ثنا پھر اخلاص پھر دعا کرین اور سولھوان نام اسکا کافیہ ہے اسواسطے کہ حدیث شریف
مین ہے کہ یہہ سورۃ غیر اپنے سے کفایت کرتی ہے اور کوئی سورت دوسری اس سے کفایت نہین کرتی اور سترھوان نام اسکا ام الکتاب ہے

Marfat.com

اور اٹھارواں نام اسکا ام القرآن ہے اسواسطے کہ یہہ سورۃ اوپر تینوں علم کے کہ موجب کمال علمی اور عملی بندہ مین مشتمل ہے اور وہ تین علم علم شریعت ہے یعنے تکلیفات شرعیہ اور علم طریقت ہے یعنے پہچاننا معاملات قلوب اور علم حقیقت ہے یعنے دریافت مکاشفات ارواح علم شریعت دو قسم ہے اول اصول عقائد دوم فروع احکام علم اصول سے اس سورۃ مین اول معرفت ذات ہے ساتھہ اسطرح کے کہ ایک چیز ہے کہ موجودات سب ساتھہ اس چیز کے قائم ہین مانند قیام اجساد بارواح پھر معرفت اس ذات متقدس کے وجود کی ہے ساتھہ اس دلیل کے کہ رحمت اپنی سے احد الطرفین ممکن کو ترجیح دی ہے پس لابد موجود ہے پھر معرفت صفات اسکی تعالیٰ و تقدس کی ہے ساتھہ اسطرح کے کہ وہ صفتین سب کاملہ ہین کہ موجب حمد کمال ہین اور دلیل اسکی تربیت ہے اسواسطے کہ پرورش بغیر حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت کے متصور نہین اور دلیل اسکی رحمت بھی ہے اسواسطے کہ حقیقت رحمت کی بخشنا ہے جو کچھ درکار ہو اور بخشنا بغیر جاننے احوال مرحومین کے بتفصیل اور بدون سمجھنے اس چیز کے کہ لائق ہر ایک کے ہے بہ استیفا اور قدرت اوپر پہنچانے ہر چیز کے ہر ایک کو اور ربط عوالم کی آپسمین اور سربراہ تدبیر واحد کی جمیع کثرات مین ممکن نہین اور دلیل اسکی جزا ہے اسواسطے کہ جزا بغیر سننے اور دیکھنے حوال اور افعال کے اور بدون کلام کے کہ ساتھہ اسکے تکلیف دین ممکن نہین پھر معرفت اسماے الٰہی کی ہے ساتھہ اس ڈھب کے کہ حقائق اسما وسایط قریبہ مین درمیان اسکے اور درمیان خلق کے اور ساتھہ ان حقائق کے دیکھتا ہے اور سنتا ہے اور مہربان ہوتا ہے اور تفضیل دیتا ہے بعض کو اوپر بعض کے پھر معرفت توحید ہے ساتھہ اس دلیل کے کہ وہ رب سب کا ہے اور جو کچھ سوا اسکے ہے مربوب ہے شعر نہین کی وہ تاج بخش اقرب ہے تیرا اسباب کا مسبب ہ اسی سے جو مانگنا ہو مانگ اب کہ رب ہے وہ شاہ اور گدا کا بیچ مرتبے اور منصب کے ساتھہ اسکے کوئی شریک نہین ہو سکتا اور باوجود اسکے احتیاج کسیکی دوسری طرف باقی نہین رہتی پس اگر آکہ دوسرا فرض کرین ہم لغو ہوا اور لغو قابل الوہیت کے نہین ہے پھر معرفت استحقاق اسکے کی واسطے عبادت کے ہے ساتھہ اس دلیل کے کہ ہر چیز کو ہر حالت مین اور ہر حاجت مین رجوع اسکی طرف ہے ابتدا مین اسکے ربوبیت کی احتیاج ہے وسط مین رحمانیت اور رحیمیت اسکے کی حالت انتہا مین مالکیت اسکے کی کہ روز جزا کا مالک ہے اور جو وہی ہے کہ ان حالات اور ان حاجات مین انعام اور تفضلات فرماتا ہے پس مستحق عبادت کا بھی وہی ہوا پھر معرفت نبوت اور ولایت اور مراتب ایمان صراط المستقیم مین اور صراط الذین انعمت علیہم مین مذکور ہے اور معرفت کفر اور بدعت اور فسق مغضوب اور ضلال مین مسطور ہے اور معرفت سعادت اور شقاوت ان دونو معرفتون سے حاصل ہوتی ہے اور معرفت فضل اور عدل کی ان دو صفت الرحمن الرحیم مالک یوم الدین مین بیان ہے اور معرفت حکمت اسکی تعالیٰ و تقدس کی یہان سے دریافت ہوتی ہے کہ عبادت سے استقامت کرامت کرتا ہے اور استقامت سے انعام اور اوپر شقاوت اور ضلالت کے غضب مترتب کرتا ہے اور معرفت قضا اور قدر ذکر عبادت اور استعانت سے حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ اگر خلاف تکلیف کے مقدر نفرماتا تو وہ استعانت کی نہوتی اور معرفت مبدا بسم اللہ سے ہے تا اور معرفت معاد مالک یوم الدین سے تا ذکر انعام و غضب اور علم فروع سے معرفت عبادات نعبد مین مذکور ہے اور معرفت معاملات اور مناکحات اور حکومات نستعین مین منظور ہے اسواسطے کہ ہوا و ہوس معارض عقل کے معاملات مین ہوتی ہے اور واجب اور مندوب اور مباح اور صحیح کو ہدایت سے جاننا چاہیئے اور حرام اور مکروہ اور فاسد کو غضب اور ضلال سے پہچاننا چاہیئے اور ماخذ عبادات اور معاملات کا امر و نہی ہے ذکر عبادات اور غضب سے معلوم ہوتا ہے اور ثمرہ امر و نہی کا کہ وعدہ اور وعید ہے ساتھہ انعام اور غضب کے منکشف ہوتا ہے بیان علم طریقت کہ معرفت کمال قوت نظریہ اور عملیہ ساتھہ صراط مستقیم کے ادا کرے اور نقصان ان دونو قوت کا

Marfat.com

بیچ غضب اور ضلال کے ذکر فرمایا اور طریقت مین جسبن جز کی رعایت واجب ہی ابتداء سلوک مین وہ مسمی بعبادت ہی اور وسط سلوک
مین وہ ملقب باستعانت ہی اور نہایت سلوک مین وہ نامزد باستقامت ہی اور معرفت اوصاف نفس کی ذکر غضب اور ضلال
سے معلوم کی جاتی ہی کہ حقیقت اسکی انحراف نفس جادہ استقامت سے اور معرفت اوصاف قلب کی ساتھہ استقامت اور ہدایت
کے پہچانی جاتی ہی اور معرفت تجلیہ کی ساتھہ عبادت اور استقامت کی اور تخلیہ کے ساتھہ ہدایت اور استقامت کی اور تحلیہ مین لابد
ہی خلوص شہوتین سے کہ اسکو تعبیر فرماتا ہی ساتھہ عبادت کے کہ ضد شہوت ہی اور ضرور ہی خلوص غضب سے بھی اور ساتھہ اسکے بذکر رحمت
الہی اشارہ فرماتا ہی اسواسطے کہ جو کوئی امیدوار رحمت الہی ہوگا وہ کیونکر غضب اوپر مرحوم الہی کے روا رکھیگا حدیث شریف مین
وارد ہی الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اور پرہیز ہوا سے ساتھہ استقامت کے بیان کیا ہی اسواسطے کہ
ہوا اکثر جادہ استقامت سے لغزش دیتی ہی اور فروغ شہوت اور غضب اور ہوا کی کئی چیزین ہین اول حسد ہی اور خلاص اس سے ساتھہ
الحمد للہ رب العالمین کے ہی اسواسطے کہ جب بندے نے یہہ آیت پڑھی معلوم ہوا کہ راضی اور خوشنود ہی عطاہائے الہی پر کہ حق مین تمام
خلائق کے ہی اور حسد ضد خوشنودی کا ہی دوسری بخل ہی اور طریقہ خلاص کا اس سے بملاحظہ معنے رب العالمین ہی اسواسطے کہ نعمت
جو آفریدہ حسد کا ہی پس بخل اس چیز مین کہ اسکی ملک نہو کیا معنے رکھتا ہی فرد نعمتین اسنے بنائی ہین جسے چاہے دے غیر کے
ملک مین ہو بخل چہ معنی دارد تیسری عجب ہی اور طریقہ خلاصی کا اس سے ساتھہ مضمون ایاک نستعین کے ہی چوتھی کبر ہی اور دب
خلاصی کا اس سے بمضمون ایاک نعبد ہی اور پانچوین کفر اور بدعت ہی اور راہ خلاصی کا ان دونو سے احتراز کرنا غضب اور ضلال
کے سے ہی اور تحلیہ مین توسط بیچ اخلاق کے ضرور ہی مثل تعفف اور شجاعت اور سخاوت کے اور اعتقادات مین بھی مائل بافراط وتفریط نہو اور
اعمال مین بھی حد ربانیت سے محفوظ رہے اور مرتبہ اہمال وتقصیر سے تجاوز کرے اور ساتھہ توسط کے اشارہ فرمایا ہی صراط مستقیم
مین اور تجلیہ مین لابد ہی زہد اور محبت اور شوق سے بھی اور ان سب کو بجدا فرمایا ہی اسواسطے کہ جب سب نعمتین اس سے
دیکھین اسباب نظر سے ساقط ہو گئے اور زہد بیچ اسباب کے حاصل آیا اور محبت اور شوق طرف منعم کے جبلی ہر حیوان کا ہی اور تخلیہ
مین لابدی اظہار احتیاج سے بھی اور وہ باستعانت معین ہوا اور ضرور ہی تذلل سے بھی اور وہ بعبادت مفہوم ہوا اور معرفت
عزت ربوبیت اور ذلت بشریت دریافت ہوئی مضمون مجموع رب العالمین اور ایاک نعبد سے اور تجلیہ مین معرفت بھی چاہیے
اور اسے اشعار فرمایا ساتھہ بائے الصاق کے یعنی اتصال روحانی بندیکو ساتھہ خالق اپنے کے ہی شعر اتصالی بیتکیف بے قیاس
ہست رب الناس را با جان ناس ۔ اور مقام ذکر سے ساتھہ یاد کرنے اسماء خمسہ کے اس سورہ مین نشان دیا ہی اور مقام شکر
سے ساتھہ حمد کے اور مقام رضا سے ساتھہ رحمت کے اور مقام خوف سے ساتھہ مالکیت روز جزا کے اور ذکر غضب اور مقام خلاص
سے ساتھہ ایاک نعبد کے اور مقام دعا سے ساتھہ اہدنا کے اور مقام ولیست ارواح طیبہ سے ساتھہ صراط الذین انعمت علیہم کے اور
ڈرایا ہی صحبت بد سے اور توسل ارواح خبیثہ سے ساتھہ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے فرد میر صحبت سے میرے پہلے نصیحت ہی
یہی ۔ کہ کیا کیجیے نا جنس کے صحبت سے حذر ۔ یہان علم حقیقت کہ علم مکاشفہ ہی اور اس سورہ سے باین طریق سمجھا جاتا ہی
معرفت سر ربوبیت کی بکلمہ الحمد للہ حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ رجوع حمد کل طرف اسکے نہین ہی مگر بقیام وجود کل ساتھہ اسکے اور یہہ
مدلول بائے بسم اللہ اور معرفت تجلی جلال کی بمالک یوم الدین اور ذکر غضب اور معرفت تجلی جمال کی بذکر رحمان اور رحیم اور انعام و معرفت

Marfat.com

کمالات الہی کی الحمد للہ سے تا یوم الدین اور معرفت اسماء الہی کی بذکر اسماء خمسہ اور معرفت نفس کی بذکر ضلال اور معرفت
قلب باستعانت اور معرفت روح بہدایت اور معرفت سر اور خفی اور اخفی بذکر استقامت اور انعام اور معرفت روح سر
نبوت بالحمد للہ تا رحیم اور بذکر انعام اور معرفت وحی بلفظ با اسواسطے کہ حقیقت وحی کی اتصال بعض ارواح بہ بعض دیگر ہے
تا آنکہ یہہ سلسلہ اتصال لاصل بحق ہو کر منتہی ہوا اور بحث فرق درمیان نبوت اور ولایت کے بذکر تابع اور متبوع بیچ صراط الذین
انعمت علیہم کے چاہیئے جانا اور بحث احوال اور مقامات بایاک نعبد اور ایاک نستعین کے اور ذکر ہدایت اور استقامت اور
انعام کے چاہیئے پہنچانا اور مرتبہ علم الیقین کا بذکر الفاظ غیبت کہ الحمد للہ سے تا مالک یوم الدین مین حاصل ہوتا ہے اور عین
الیقین بخطاب ایاک سے ظاہر ہوتا ہے اور معرفت حق الیقین بذکر رحمت اور ہدایت اور انعام اور استقامت دریافت ہوتا ہے اور سر
قضا و قدر بلفظ رحیم کہ مفید تخصیص ہر یک بمقدار استعداد ہے سمجھا جاتا ہے اور معرفت اسرار حادات تفریع اسکے سے اوپر اسماء خمسہ کے
معلوم کیجئے اور اسرار المعاملات کو بتفریع ہدایت اوپر استعانت کے سمجھ لیجئے اور اسرار امور اخروی کو بانعام راہ مستقیم اور بغضب غیر
مستقیم دریافت کیجئے اور تسخیر عالم شہادت کی واسطے عالم غیب کے لفظ استعانت سے سمجھی جاتی ہے اور فنائے ماسوا اللہ کی بمالک
یوم الدین ظہور جلوہ فرماتی ہے اور معرفت بقا باستقامت اور انعام جلوہ ظہور دکھاتی ہے فائدہ سمجھ لیجئے کہ مداخل شیطان کے
کہ بیشتر آنا اسکا دلمین آدمی کے انہین طرفون سے ہے اصل مین تین راہ مین شہوت ہے اور غضب ہے اور ہوا ہے شہوت کو بہیمیت کہتے
ہین اور غضب کو سبعیت اور ہوا کو شیطانیت اور مرتبہ غضب کا فوق شہوت ہے اور ہوا کا فوق غضب کہ انسان بسبب
شہوت کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور بسبب غصے کے اوپر غیر اپنے کے اور بسبب ہوا کے اوپر پروردگار اپنے کے لہذا حدیث شریف مین
وارد ہے الظلم ثلثۃ فظلم لا یغفر وظلم لا یترک وظلم عسی اللہ ان یترکہ فالظلم الذی لا یغفر ھو الشرک والظلم الذی لا یترک ظلم العباد
بعضہم بعضا والظلم الذی عسی اللہ ان یترکہ ھو الظلم الانسان نفسہ اور نتیجہ شہوت کا آدمی مین دو چیزین ہین حرص اور بخل اور
نتیجہ غضب کا بھی دو چیزین ہین عجب اور تکبر اور نتیجہ ہوا کا بھی دو چیزین ہین کفر اور بدعت اور اجتماع سے ان چھہ چیزون کے آدمی مین ایک
خصلت ساتوین پیدا ہوتی ہے کہ نہایت اخلاق ذمیمہ ہے اسے حسد کہتے ہین حکمانے حکمت ایمانی مین فرمایا ہے کہ مرتبہ حسد کا اخلاق ذمیمہ
مین مثل مرتبے شیطان کے ہے اشخاص ملعونہ مین جب یہہ تمہید معلوم ہوئی تو سمجھ لیجئے کہ اسماء ثلثہ کہ بسم اللہ مین واقع ہین واسطے دفع اخلاق
ثلثہ اصلیہ کے ہین اور آیات سبعہ فاتحہ واقع اخلاق سبعہ فرعیہ مین بیان اسکا یہہ ہے کہ جنے اللہ کو پہچانا شیطان ہوا کا اس سے بھاگا
اور جنے رحمانیت اسکی دریافت کی غضب سے بالکلیہ پاک ہوا اور جنے رحیمیت اسکی اپنے مین دیکھی روا نرکھا کہ اپنے نفس پر ظلم کرے اور
بافعال ذلیل رسوا ہوا اور جب الحمد للہ کہا مرتبہ شکر کا حاصل کیا اور قناعت موجود نصیب اسکے ہوئی اور پشت شہوت کو توڑا اور جو کوئی رب
العالمین کا معتقد ہوا حرص اسکی بکلی دور ہوئی اور بخل نے اسکے راہ عدم لی کہ حرص اس چیز مین ہوتی ہے کہ اپنے پاس موجود نہو اور بخل
اسیمین ہوتا ہے کہ جو اپنے پاس ہوا اور وہ موجود اور غیر موجود کو حوالہ ربوبیت الہی کے کرتا ہے اور جنے مالکیت روز جزا کو
جانا بعد اسکے کہ رحمن اور رحیم کو پہچانا ہے غضب اسکا زائل ہوا اور جو کوئی ایاک نعبد و ایاک نستعین زبان
پر لایا تکبر کو کلمہ اول سے اور عجب کو کلمہ دویم سے جڑ سے اوکھیڑا اور جنے اھدنا الصراط المستقیم کہا اور صراط الذین انعمت علیہم تا آخر ساتھ
اسکے ملاحظہ کیا کفر اور بدعت دل سے نکالا اور جب یہہ چھ‌ون خصلتین بری دور ہووین حسد خود بخود بھاگ گیا لطایف لطائف اس سورہ کے یہہ ہین

Marfat.com

کہ اسمین یہہ سات حروف نہین مین یعنی ثا و جیم و خا و زا و شین و ظا و فا ساتوان ہی حرف فا اہل وفا یہہ سات حروف دلالت اور سات
نوع عذاب جہنم کے کرتے ہین اور بعد ہفت در وازہ دوزخ ہین جسوقت مسلمان نے سورہ فاتحہ پڑھی جہنم سے اور طبقات اسکے سے اور انواع
عذاب اُسکے سے اور دخول ابواب اسکے سے مخلصی پائی حرف ثا اشارہ طرف ثبور کے رکھتا ہی کہ روز قیامت کو خاصہ اہل دوزخ ہوگا
چنانچہ فرمایا ہی حق تعالی نے لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا اور جیم یاد دلوانے والا نام جہنم کا ہی جحیم ہی اور حرف خا اشارہ
طرف خزی اور رسوائی کے ہی کہ دوزخیونکو تا ابد لازم ہوگی ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حرف زا اشارت طرف زفیر کے
ہی کہ نغمۂ دوزخیان ہی اور کنایت طرف زقوم کے ہی کہ طعام کافران ہی اور حرف شین اشارہ بشہیق ہی فاما الذین شقوا ففی النار
لہم فیہا زفیر وشہیق اور حرف ظا حرف عمدہ لظی سے ہی کہ طبقہ ہی جہنم کا اور حرف فا حرف سر فراق ہی محبوب کے نزدیک بدترین انواع عذاب
ہی اور اشارہ طرف فرقت کے بھی ہی اور کنایت طرف اختلاف کے بھی ہی کہ سبب دخول دوزخ ہی بیان فضائل سورۂ فاتحہ کہ حدیث شریف
مین مذکور ہین بخاری شریف مین اور سوا بخاری کے صحاح ستہ مین اور کتب معتبرہ حدیث مین مروی ہی کہ ابو سعید بن المعلی کہ صحابی تھے
نقل کرتے تھے کہ مین ایکروز مسجد مقدس مین نماز پڑھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا مین بسبب شغل نماز کے جواب نہ دے
سکا بعد فراغ نماز کے حضور نبوی مین حاضر ہوا اور عذر بیان کیا آپنے فرمایا یہہ عذر مسموع نہین ہی ندائے رسول کی ہر حال مین اجابت
ضرور ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم پھر فرمایا میرے ساتھ چل مین تجھے بزرگترین
سورہ کہ قرآن مین ہی قبل باہر آنے مسجد سے تعلیم کرون مین آپ کا مبارک ہاتھ پکڑکر چلا جب مسجد کے دروازے کے پاس پہنچا یاد دلوائی
مینے آپنے فرمایا وہ سورہ الحمد للہ رب العالمین ہی اور یہی سبع المثانی اور قرآن عظیم کہ حق تعالی نے اوپر میرے اسے نازل کرنیکی منت رکھی ہی کہ
ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم اور مسند دارمی مین اور مسند امام احمد مین اور ترمذی اور نسائی اور سنن بیہقی مین اور صحیح
ابن خذیمہ مین مثل اسی قصے کے سید القراء ابی ابن کعب سے بھی مروی ہی اور اس مین یہہ کلمہ بھی واقع ہی کہ اتحب ان اعلمک سورۃ
لم تنزل فی التورٰۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور الا فی القرآن قال ابی نعم پھر آنحضرت نے فرمایا کہ وہ سورہ ام القرآن ہی کہ ہر نماز مین
پڑھتا ہی تو اور صحیح مسلم مین اور نسائی اور ابن حبان اور طبرانی اور حاکم مین بروایت ابن عباس آیا ہی کہ ایکدن جبرئیل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور کھلنے دروازہ کلان کا سنا بتامل طرف آسمان کے دیکھا فرمایا کہ فرشتہ جواب نازل ہوتا ہی کہ ہے
ابتداء خلقت آدم سے اسدم تک زمین پر نہین آیا جب وہ فرشتہ آنحضرت پاس پہنچا کہا کہ خوشوقت ہوجئے ساتھ دو نور کے کہ
تمہین حق تعالی نے دئیے مین کسی نبی کو قبل آپکے نہین دئے سورۃ الفاتحہ اور آمن الرسول تا آخر سورۃ بقرۃ کوئی حرف ان سے
نہ پڑھوگے تم مگر ثواب عظیم اسپر پاؤگے اور بخاری اور مسلم وغیرہ صحاح ستہ مین وارد ہی کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ
کے کاٹے پر اور بچھو کے ڈھنک مارے پر اور نظر والے پر اور مجانین پر ساتھ اس سورۃ کے رقیہ کیا ہی اور آنحضرت نے تجویز فرمایا ہی اور دارقطنی
اور ابن عساکر نے روایت کی ہی ثابت بن یزید سے کہ اونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورہ کے رقیہ فرمایا ہی اور آب
دہن مبارک اپنا بعد پڑھنے سورۃ فاتحہ کے مقام درد پر ملا ہی اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور سعید بن منصور نے سنن اپنے مین
لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء اور بزار نے مسند اپنے مین ابن مالک سے
روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جنے پہلو اپنا فرش پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھکر اوپر اپنے دم کیا

Marfat.com

ہر بلا سے امن مین ہو اگر موت اسکی مقدر ہے اور عبد بن حمید نے مسند اپنے مین ابن عباس سے مرفوعًا روایت کی ہے کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو ثلث قرآن ہے ثواب مین اور بہت روایات کہ نزدیک حاکم کے صحیح ہین اور بیہقی نے شعب الایمان مین بھی تصحیح انکی کی ہے انمین لفظ افضل القرآن کا اور خیر سورۃ فی القرآن کا اس سورۃ کے حق مین وارد ہے اور ابو الشیخ نے اور طبرانی اور ابن مردویہ نے اور دیلمی اور ضیائے مقدسی نے احادیث مختارہ اپنے مین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چار چیزین گنج عرش سے مجھے عطا ہوی ہین اور کچھ چیز کسیکو سوا ان چار چیز کے اس گنج سے نہین پہنچی ام الکتاب آیۃ الکرسی خاتمہ سورۃ بقر سورۃ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہے اس سے کہ کچھ چیز قرآن سے کفایت نہین کرتی اور اگر فاتحۃ الکتاب کو بیچ ایک پلے ترازو کے رکھین اور تمام قرآن کو پلے دوسرے مین البتہ فاتحۃ الکتاب ہفت چند قرآن سے آوے اور ابو عبید نے فضائل قرآن مین حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسنے فاتحہ پڑھی گویا توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان کی تلاوت کی اور تفسیر وکیع مین اور کتاب المصاحف مین ابن انبار کے اور کتاب العظمۃ مین ابو الشیخ کے اور حلیۃ الاولیا مین ابو نعیم کے وارد ہے کہ ابلیس کو چار بار تمام اسکی عمر مین نوحہ اور زاری کا اور خاک سر پر ڈالنے کا اتفاق ہوا ہے ایک جب اسکو لعنت ہوی دوسری جب اسے آسمان سے زمین پر گرایا تیسری جب بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی چوتھی جب یہہ سورۃ نازل ہوئی اور ابو الشیخ نے کتاب الثواب مین لایا ہے کہ جسکو حاجت ہو فاتحۃ الکتاب پڑھے بعد ختم کے جناب الہی مین دعا کرے حاجت اسکی بر آویگی اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص اسکے پاس آیا اور شکایت درد کی کیا اسے شعبی نے کہا کہ اساس القرآن پڑھ اور جائے درد دم کر اسنے کہا اساس القرآن کیا ہے کہا فاتحۃ الکتاب اور اعمال مجربہ مشائخ مین مذکور ہے کہ سورۃ فاتحہ اسم اعظم ہے واسطے ہر مطلب کے پڑھے اور اسکے دو طریق ہین اول یہہ کہ مابین سنت اور فرض فجر کے باتصال میم بسم اللہ بلام الحمد چہل و یکبار چالیس روز تک پڑھنے مین جو مطلب ہو حاصل ہوتا ہے اور اگر شفا مریض کی یا دفع سحر کا منظور ہو پانی پر دم کرکے مریض اور مسحور کو پلاتے مین دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ یکشنبے کے دن اول ماہ درمیان سنت اور فرض فجر کے بے قید اتصال میم بلام ہفتاد مرتبہ پڑھنے مین پھر ہر روز اسیوقت دس دس بار کم کرتے ہین اور شنبے کو تمام ہوتی ہے اگر ماہ اول مین مطلب ہو گیا فبہا والا دوسرے مہینے تیسرے مہینے اسیطرح کرتے ہین اور لکھ کر اس سورۃ کو گلاب اور مشک سے اور زعفران سے کاسہ چینی پر دھو کے مریض مجذوم کو تا چہل روز پلاوے مجرب ہے واسطے شفا کے اور درد دندان اور درد سر اور درد شکم اور سوا انکے دردونکے دفع کو سات بار پڑھ کر دم کرے شفا ہو جاویگی انشاء اللہ تعالی مجرب ہے یہہ سب لطائف اور برکات اور فضائل تفسیر فتح العزیز مین مسطور ہین سورۃ البقرۃ یہہ مدنی ہے دو سو چھیاسی آیتین ہین اور چھ ہزار اکیس کلمے ہین اور پچیس ہزار اور پانسو حروف ہین اور آخر آیۃ کہ نازل ہوی ہے اسی سورہ مین یہہ ہے واتقوا یوما ترجعون فیہ اور اس سورۃ مین بہت مسئلونکا مذکور ہے اور پانچ سو حکم ہین اور سب سے بڑی قرآن مین آیۃ مداینے کی ہے کہ اس سورۃ مین ہے یا ایہا الذین امنوا اذا تداینتم بدین الایۃ اس آیت کے ایکسو تیس کلمے ہین اور اسمین قریب بیس حکم کے ہین فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان بھاگتا ہے اس گھر سے جسمین سورہ بقر پڑھی جاتی ہے روایت ہے مسلم مین ترمذی مین نسائی مین اور صحیح ابن حبان مین ہے کہ اگر راتکو پڑھو سورہ بقرہ تو تین راتین اس گھر مین شیطان نہین آتا

Marfat.com

اور اگر دنکو پڑھی جائے تو تین روز شیطانکا دخل نہین ہوتا اس گھر مین اور فضائل اس سورہ بقرہ کے بہت وارد ہین حدیث مین سوال اس سورہ مین انواع امور عجیبہ مذکور ہین اور اصناف شیون غریبہ مسطور ہین پس تخصیص اسکو ساتھ بقرۃ کے کیون کیا اور نام اسکا یہی کیون رکھا جواب نام سب سورتون کے توقیفی ہین مستغنی بیان وجہ عقلی سے اور یا یہہ جواب ہی کہ بقرہ کا ذکر سوائے اس سورہ کے اور کہین قرآن مین نہین آیا خاصہ اس سورہ کا ہی اسواسطے لائق اس نام کے ہوئی اور نظم اور تطبیق اس بقرہ کے ساتھ فاتحہ کے یہہ ہی کہ سورۃ فاتحہ مین بیان توحید اور پرستش ہی اور دعا استقامت اور ثبات کی ہی اوپر توحید اور پرستش کے پس جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی لوگ تین قسم ہو گئے بعضون نے توحید اور پرستش اختیار کی اور استقامت چاہی اوپر اسکے وہ مومن ہوئے بعضون نے خلاف اسکا کیا وہ کافر ہوائے بعضون نے ظاہر مین اقرار کیا باطن مین انکار کیا وہ منافق ہوئے پس حق تعالی نے اول سورۃ بقرہ مین ان تینون فرقون کو بیان فرمایا ہی اول مذکور مومنونکا کیا پھر کافرونکا پھر منافقونکا ہی سب سے پیچھے کہ یہہ نہ ادھر ہین نہ ادھر ہین دلمین کچھ ہین منہہ پر کچھ ہین اور دوسری سورہ فاتحہ بر سبیل اجمال متضمن تمام معانی قرآنی کے ہی اور سورہ بقرہ ابتدا تفصیل اسکی ہی اور تیسری سورہ فاتحہ مین آیۃ اھدنا الصراط المستقیم ہی سورہ بقرہ مین ہدی للمتقین اور چوتھی آخر سورۃ فاتحہ مین ذکر زمرہ مومنین کا اور دو فرقے کافرین کا ہی آغاز سورہ بقرہ مین بھی مذکور مومنین کا اور دو فرقہ کافرین مجاہرین اور منافقین کا ہی اور پانچوین سورۃ فاتحہ مین اول صفت الٰہیہ سے ربوبیت کا مذکور ہی سورہ بقرہ مین بھی اول شرح ربوبیت حق تعالی کی ہی نسبت بنوع انسانی کہ کیف تکفرون باللہ و کنتم امواتا فاحیاکم اور چھٹی سورہ فاتحہ مین انواع رحمت دینی اور دنیوی کو ساتھ دو اسم رحمن و رحیم کے ارشاد فرمایا ہی سورۃ بقرہ مین تفصیل انواع رحمت دینی اور دنیوی ہی کہ نسبت بدو فرقہ بنی اسرائیل اور بنی اسمعیل ارشاد ہوئی ہی ساتوین سورۃ فاتحہ مین مقدمہ جزا یاد دلوایا ہی ساتھ مالک یوم الدین کے سورۃ بقرہ مین بیچ ذکر بنی اسرائیل کے مقابل ہر کفران اور عصیان کے مجازات انکی ساتھ عقوبات دنیوی کے مذکور فرمائین ہین آٹھوین سورہ فاتحہ مین بیان عبادت اور استعانت ہی سورہ بقرہ مین آیۃ فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون سے آخر مسائل جہاد و حج شرح انواع عبادت ہی اور آیۃ ویسئلونك عن الیتامی سے تا آخر مسائل صدقات اور ربوا کی تفصیل اقسام استعانت ہی نوین سورۃ فاتحہ مین طلب صراط المستقیم ہی کہ حقیقت مین مطالب سورۃ فاتحہ کے اسی پر منتہی ہین سورۃ بقرہ مین آیۃ آمن الرسول بیان صراط مستقیم ہی

سورۃ البقرۃ مدنیۃ وھی مائتان بسم اللہ الرحمن الرحیم وثمانون وست اٰیۃ

الٓمٓ یہہ حروف مقطعہ اسرار قرآن مین ہر ایک کو انکی معنی پر اطلاع نہین ہی ایک سو چودہ سورتین مین تمام قرآن مین ان مین سے انتیس سورۃ کے پہلے حروف مقطعات ہین اور یہہ حروف مقطعات بعضی خماسی ہین جیسے کہیعص اور حمعسق اور بعضی رباعی ہین چنانچہ المص اور المرا اور بعضے ثلاثی ہین کہ الم الرا اور بعض ثنائی ہین مانند طہ اور یس اور حم کے اور بعضے وحدانی ہین مثل ص کے اور ق کے اور ن کے ابن مسعود اور ابن عباس اور ضحاک اور ثعلبی رضی اللہ عنہم نے کہا ہی بیچ تفسیر الم کے کہ الف انا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم کا ہی یعنے انا اللہ اعلم مین اللہ دانا تر ہون اور یہہ تاویل بہت پسندیدہ ہی اسواسطے کہ عرب کا دستور ہی کہ کلام مختصر بہت پسند کرتے ہین اور قرآن لغت اور عادت عرب پر نازل ہوا ہی چنانچہ خود فرمایا ہی حق تعالی نے بلسان عربی مبین اور بعضے کہتے ہین کہ الم قسم ہی حق تعالی قسم کھا کر رد کرتا ہی طعن کو کافرونکے کہ قرآن کے منکر تھے کہتے تھے کہ اللہ کا کلام نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہی پس قسم کھائی حق تعالی نے الف کی اور لام کی اور میم کی الف اللہ کا

ع

Marfat.com

اور لام جبرئیل کا اور میم محمد کا ہے یعنے قسم ہے مجھے اپنی ذات پاک کی اور امانت جبرئیل کی اور محمد کی نہین ہے یا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ وحی
بھیجنے والا مین ہون اور لانیوالا جبرئیل ہے اور لینے والا محمد ہے علیہ الصلوۃ والسلام اور قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حروف مقطعہ
کہ اول ہر سورہ کے ہین نام ان سورتون کے ہین پس الم نام اس سورۃ کا ہے اور یہہ عادت ہی عرب کی کہ تسمیہ شی کا ساتھ حروف مفردات کے
رکھتے ہین چنانچہ صفر کا ص اور نحاس کا س اور جبل کا ق اور حوت کا ن ہے پس یہہ معنے ہوئے کہ الم یعنے یہہ سورہ کہ الم اسکا نام ہے ذلک الکتاب
الذی وعدتک یوم المیثاق بانزالہ علیک معجزۃ لک ودلالۃ باقیۃ علی نبوتک یہہ وہ کتاب ہے کہ وعدہ کیا تھا ہمنے تجھ سے دن
میثاق کے نازل کرنیکا اسکے اوپر تیرے اور معجزہ ہے واسطے تیرے اور دلالۃ باقیہ ہی اوپر نبوت تیری کے اور الم ایک آیتہ ہے اور الف سے ہے جس
سورۃ کے پہلے مقطعات ہین وہ آیتین ہین جدی جدی امام زاہدی نے فرمایا ہے کہ ساتھ اس تاویل کے کہ الم مدح اور ثنا ہی پروردگار کی
وقف کرنا روا ہے اور اگر بمعنی قسم کے کہئے تو درست نہین وقف اسواسطے کہ سخن ناتمام ہے جب تک کہ جواب قسم کا نہ ملے اور جواب قسم کا
لاریب فیہ ہے اور جواب قسم کا چار وجہ پر آتا ہے ایک تو ساتھ ان خفیفہ کے جیسے والسماء والطارق مین جواب قسم کا ان کل نفس لما
علیہا حافظ دوسری ساتھ ان مشددہ کے جیسے والفجر مین ان ربک لبالمرصاد تیسری ساتھ کلمہ ما کے جیسے والنجم مین ما ضل
صاحبکم وما غوی چوتھی ساتھ لا کے جیسے اس جگہہ ہے لاریب فیہ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ الف سے مراد اصل اور لام سے لازم
الاتباع اور میم سے محکم یعنے اصل لازم الاتباع محکم کہ منکرونکو معجزہ ہے اور مستدلونکو مفید ہے کہ مطالب عالیہ کو ساتھ حجج روشن کے مثبت ہے اور
شبہات واہیہ کو مزیل اور ماحی ہے وہ یہہ قرآن شریف ہے یہان سمجھہ لیجئے کہ اصول احکام دین کے چار چیزین ہین کتاب اور سنت اور
اجماع اور قیاس اسواسطے کہ بعضے احکام دین کے کتاب سے ثابت ہوئے ہین جیسے نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حرمت خنزیر اور حلت گاؤ
اور مانند انکے اور بعضے احکام قول اور فعل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اسے سنت کہتے ہین جیسے نماز جنازہ کی اور حرمت خر اور استر کی
اور مانند انکے اور بعضے احکام باجماع مجتہدین ثابت ہین مثل حرمت بیع اس کنیزک کے کہ مالک اپنے سے فرزند لائی ہو اور سوا اسکے اور بعضے
احکام بقیاس ظاہر کہ غیر منصوص کو اوپر منصوص کے قیاس کیا ہے مثل حرمت سود لینے کی پیسے ٹکونمین کہ صریح ملحق سونے چاندی سے ہے
اسباب مین لیکن وہ اصل کہ لازم اور محکم ہے سوا کتاب کے نہین اسواسطے کہ قیاس کو مستند چاہئے کہ بیچ اصل کے بموجب اسکے حکم شرع ثابت
ہوا ہو اور مستند اسکا یا کتاب ہے یا سنت ہے یا اجماع ہے اور اجماع بھی بذاتہ اصل نہین ہے اسواسطے کہ اجماع نام اس قیاس کا ہے کہ تمام
مجتہدین نے اوپر اسکے توارد قیاس کیا ہو پس اسے بھی مستند ہونا چاہئے کتاب اور سنت سے اور سنت نام فعل اور قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
اور تاوقتیکہ نبوت پیغمبر کی ثابت نہو قول اور فعل انکا معتبر نہو اور نبوت پیغمبر کی قرآن سے ثابت ہے کہ معجزہ مستمرہ ہے پس حقیقت مین اصل محکم اوپر ہر ایک کے
پیغمبر اور امت اور مجتہد اور حاکم کے لازم الاتباع ہے یہی قرآن ہے پس اور کتاب ہر چند لغت مین بمعنی مکتوب ہے کہ ہر نوشتے کو کہتے ہین چنانچہ لباس بمعنے
ملبوس ہے لیکن اصطلاح شرع مین خاص بیچ معنی قرآن شریف کے ہے حتے کہ اگر کوئی کہے کہ کتاب سے فلان چیز ثابت ہے سمجھا جاتا ہے کہ قرآن سے ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ وہ کتاب کہ ہمنے روز میثاق مین ساتھ نزول کرنے اسکی کے وعدہ کیا تھا وہی قرآن ہے کچھہ شک اور شبہہ
نہین بیچ اسکے ابن عباس اور عکرمہ کہتے ہین ذلک بمعنی ہذا ہے اور یہہ دونو کلمے اشارہ کے ہین ایک دوسرے سے بدل ہوتے ہین چنانچہ اور جگہہ بھی
ذلک الدین القیم سورہ روم مین ای ہذا اور ہذا یوم لا ینطقون ای ذلک اور بعضونے کہا ہے کہ ذلک الکتاب سے اشارہ طرف اس کتاب کے
ہے کہ لوح محفوظ مین مکتوب ہے لاریب فیہ ای لا شک فیہ ابن عباس اور ابن مسعود اور عطا اور مجاہد رضی اللہ عنہم نے کہا ہے نہین ہے

کوئی شی ہیچ اسکے کہ جسمین ریب اور شک اور تناقض اور باطل ہو بلکہ سب کا سب کلام اللہ حق ہی سچاتا ہی بعض اسکا بعض کو نزول اس
آیتہ کا رد ہی مقولے کا کافرون کے کہ طعن کرتے تھے بیچ حق قرآن شریف کے بعضے کہتے تھے سحر ہی بعضے کہتے تھے شعر ہی بعضے کہتے تھے
قصے جمع کر دئے ہین پہلے لوگون کے بعضے کچھہ کہتے تھے بعضے کچھہ حق تعالی نے ارشاد فرمایا لاریب فیہ یعنے کچھہ شک نہین بیچ اسکے
یعنے بیچ قرآن کے کہ وحی ہی میری طرف سے اوپر محمد کے نازل ہوا ہی حضرت قیوم زمان قطب دوران پیر و مرشد برحق واقف اسرار خفی و جلی شاہ
غلام علی دام ارشادہم فرماتے ہین کہ نظم اور تطبیق اس آیتہ کی ساتھہ الحمد کے یہہ ہی کہ وہان التجا اور طلب بندے نے صراط مستقیم کی کی تھی یہان
حق سبحانہ نے ارشاد فرمایا کہ ذلك الكتاب لاریب فیه راہ راست کہ تو نے طلب کی تھی وہ یہہ قرآن ہی کہ کچھہ شک و شبہہ نہین اسمین
هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ راہ دکھلانے والا ہی واسطے
پرہیزگارون کے کہ یہہ ساتھہ اسکے منتفع ہوتے ہین وہ پرہیزگار کہ صدق عقیدے سے ایمان لائے ہین ساتھہ غیب کے کہ حق تعالی پر بن دیکھے
ایمان لائے ہین اور ملائکہ پر اور قیامت پر یا غیب سے مراد وحی ہی بعضون نے کہا ہی قضا و قدر ہی کہ مسلمان ایمان لائے ہین اسپر
اور ادا کرتے ہین نماز کو پانچون وقت بشرائط اور آداب اور اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو خرچ کرتے ہین اوپر اہل و عیال کے اور اقربا اور
ہمسایون کے اور جو مستحق ہین اونپر ہدی مصدر ہی بمعنے اسم فاعل اور متقین بمعنی مومنین کے ہی یعنے کلام اللہ ہادی ہی واسطے مومنین کے
اگرچہ کلام اللہ ہادی ہی تمام جن و انس کے حق مین لیکن نفع اور فائدہ ہدایت کا حاصل کیا ہی متقیون نے اسواسطے تخصیص انکی کی اور
اس مقام پر مفسرین بھی اشکال مذکور کرتے ہین اور پوچھتے ہین کہ ہدایت مناسب گمراہون کے ہی ظاہر مین مناسب اس مقام کے ہدی
للضالین فرمانا تھا تفسیر بیضاوی مین جواب اس شبہے کا اسیطور پر دیا ہی کہ پہلے ہم ذکر کر آئے کہ ہرچند ہدایت قرآنکی عام ہی ہر مسلم اور
کافر کو چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی هدى للناس لیکن انتفاع بہدایت قرآن خاص نصیب متقین ہی اور فتح العزیز مین لکھا ہی کہ معنے
هدى للمتقين کے یہہ نہین کہ یہہ کتاب بعد از وصول مرتبہ تقوی انکو ہدایت کرتی ہی بلکہ معنی یہہ ہین کہ کوئی متقی بغیر ہدایت قرآن کے متقی نہین ہوا جیسی کہتے
ہین یہہ دائی دودھہ پلانیوالی اس جوان کی ہی حال انکہ عہد جوانی مین دودھہ پلانا کہان ہی لیکن جو شباب بسبب شیر دینے اسکے حاصل
ہوا ہی یہہ بات کہی جاتی ہی اور صاحب کشاف نے کہا ہی کہ ہدی للمتقین قبیل من قتل قتیلا فله سلبه کے سے ہی بایمعنے کہ قرآن
ہدایت ہی واسطے گمراہون کے کہ آخر بدرجہ تقوی پہنچینگے سوال تمام قرآنکو وصف کرنا بہدایت کیونکر ہو سکے حال آنکہ قرآن مین مجملات
اور متشابہات بھی واقع ہین کہ تعیین مراد کی انسے ہو نہین سکی جاتی مگر بعقل اور جب عقل دخیل ہوئی تو ہدایت شان عقل ہوئی نہ شان
قرآن اور اسیواسطے جمیع فرق اسلام خواہ محقق ہون خواہ مبطل احتجاج بقرآن کرتے ہین اور روایت صحیحہ مین بھی امیر المومنین حضرت علی کرم
اللہ وجہہ مرتضی سے وارد ہی کہ حضرت ابن عباس کو واسطے مناظرے خوارج کے بھیجا فرمایا کہ علیك بالسنة فان القرآن ذو وجوہ لازم
پکڑو سنت پیغمبر کہ قرآن سے طرح طرح کی وجہین نکلتی ہین اور یہہ بھی ہی کہ بعضے مسائل اعتقادی ایسے ہین کہ ہدایت ہونا قرآن کا انپر موقوف ہی اوپر
دلیل عقل کے مثل مباحثے ذات اور صفات اور اثبات نبوۃ علی الاطلاق پس قرآن اس قسم مین کیونکر ہدایت ہو سکے کہ دور لازم آتا ہی جواب
معنی ہدایت ہونے قرآن کے یہہ نہین کہ بمحض قرآن الزام مخالف دے سکین بلکہ معنی اسکے انکشاف حقائق نفس الامریہ ہین اوپر ناظر مجملات
اور متشابہات کے تا بعد ارجاع بمحکمات موجب مزید انکشاف ہون یا بسبب محض ایمان بمدلول مجملات اور متشابہات موجب ترقی درجہ
ایمان ہون اور یہہ بھی ایک نوع ہدایت کا ہی اور بیچ ان مسائل کے کہ موقوف علیہ قرآنیت قرآن کے ہین ہدایت قرآن کی بسبب تاکید

Marfat.com

اور تقویت اور اس مداخلت وہم سے بیچ دلائل اس مطلب کے ہین اور یہہ نوع بھی عمدہ ہدایت کا ہے اور علاوہ اوپر اسکے یہہ ہے کہ لفظ ہدی للمتقین کا دلالت
نہین کرتا اوپر اسکے کہ ہر جزو اسکا واسطے ہر متقی کے ہدایت ہووے تا محذور لازم آوے بلکہ معنی اسکی یہہ ہین کہ تمام قرآن واسطے جمیع افراد متقین کے
ہدایت ہے علی حسب تفاوت درجاتہم فی الفہم والاستنباط اور علما کا معنی ہدایت مین اختلاف ہے چنانچہ کہا ہے کہ ہدایت کی دو معنی آتی ہین ایک
تو دکھلا دینا راہ کا بمطلب بایں معنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار اور ائمہ اطہار اور اولیا اور علما اور صلحا ہادی ہین کہ راہ راست
بتا دیتے ہین پھر جسکو حق تعالی نے چاہا اُسنے قبول کیا اور استقامت کی اوپر اسکے اور جسکو حق تعالی نے نچاہا اسنے نہ قبول کیا اور اگر قبول بھی کیا
استقامت نکی اوپر اسکے آخر کار گمراہ ہوگیا اور دوسری ہدایت کی معنی یہہ ہین کہ راہ دکھا کر پہنچا دینا مقصود تک بایں معنی خاص اللہ تعالی
ہادی ہے نہ سوا اسکے کوئی اور نظم شاہد مقصود سے مجھکو ملا * کر ہدایت ہے تو ہی ہادی میرا * کون ہے مقصود میرا تجھ سوا * تو میرا ہو مجھکو اپنا کر خدا
اور تقریر اس مقام کی بطور طالب علمانہ یون ہے کہ ایک تو ہدی کی معنی دال اور مرشد کی آتی ہین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے واما ثمود فہدینا
ہم ای دللناہم اور ایک ہدی آتا ہے بمعنے تخلیق فعل اہتدا کو معنی حقیقی نہین ہین اور یہہ سوا خدا کے نکلہتے کہ مضاف ہو طرف اوروں کے انک لا
تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء اور بعضی آیات مین کہ مضاف ساتھ انبیا اور ائمہ کے ہے ان سب جگہہ بمعنے دعا ہے چنانچہ انک
لتہدی کا اندعوا اور وجعلناہم ائمۃ یہدون کا یدعون اور متقین جمع ہے متقی کی بمعنے حذر یعنی حذر کرنیوالے عذاب الہی سے ساتھ لزوم طاعت کے
اور اجتناب معصیت کے اور تقوی دو قسم ہے ایک تقوی اصل ہے ایک تقوی فرع ہے تقوی اصل حذر شرک سے ساتھ لانے ایمان کے اور تقوی
فرع حذر گناہ سے ساتھ قبول کرنے فرمان کے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اغلب تقوی کو بیچ قرآنکے اوپر تقوی اصل کے تفسیر کرتے ہین قتادہ رحمۃ اللہ
علیہ سے پوچھا کہ متقین کون لوگ ہین کہا وہ ہین کہ حق سبحانہ تعالی نے خود بتا دیا ہے الذین یومنون بالغیب لا آیۃ اور غیب اُسے کہتے ہین کہ
جسکے معلوم کرنیمین احتیاج دلیل کی ہو اور جسکے معلوم کرنیمین احتیاج دلیل کی نہو وہ عیان ہے اور ایمان لانا سب پیغمبرون پر فرض ہے
اگرچہ پیغمبر بنفسہ عیان تھی لیکن پیغمبری انکی غیب تھی کہ ساتھ معجزونکے معلوم ہوتی تھی اور معجزہ دلیل ہے شرف نبوت کا ابن مسعود اور ابن
عباس کہتے ہین کہ غیب جنت اور نار اور قیامت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ غیب سے مراد حق تعالی ہے کہ بن دیکھے ایمان لائے ہین
ہرچند قرب اور معیت اور احاطہ اُسکا ثابت ہے لیکن بسبب کمال لطافت کے وہ دید مین نہین آسکتا کیا طاقت ہے اس دیدہ حادث
کی کہ نظارہ قدیم کرے بیت یہہ نصیب اُنکے کہان ہین کہ تجھے دیکھیں ہم * آہ پردے ہی سے آواز سنادے ہمکو * لا تدرکہ الابصار وہو یدرک
الابصار وہو اللطیف الخبیر بیت اُسے کسطرح دیکھے رفت بیچارہ حیران ہے * تصور مین بھی جسکے دیدۂ نظارہ حیران ہے * اگرچہ بعضے
ایمان شہودی کے قائل ہین لیکن شہود و مشاہدے سے اللہ وراء الوراء ہے جو دید مین بلکہ وہم خیال مین آوے وہ اس سے سوا
ہے برتر ہے وراء ہے شعر پردہ اٹھا کے جسے جھانکتی ہے خلق تم دیکھو آئینہ مین اسے وہ یار ہے نہین * ایمان دو قسم ہے ایک ایمان
بالغیب ہے کہ عام مومنین رکھتے ہین اور ایک ایمان شہودی ہے کہ خواص رکھتے ہین ہرچند رویت نہین لیکن کالرویۃ ہوتی ہے
اکثر اولیا نے اسی کو کمال کہا ہے اور اوپر اسکے درجات قرب بیان نہین فرمائے ایک بزرگ کہ قائل ہے ایمان شہودیکا کہتا ہے
نظم تا دوست بچشم سر نبینم بر دم * در راہ طلب کجا نشینم بر دم * گویند خدا بچشم سر نتوان دید * آنان ایشانند من چنینم بر دم * اور
کوئی امت مین سوا اس ایک بزرگ کے ان آنکھونسے دیکھنے کا دنیا مین قائل نہین ہے جو ایمان شہودی والے ہین وہ بھی شہود و مشاہدہ کے
ساتھ دیدہ دل کے قائل ہین اور نقشبندی اس شہود کو تعبیر ساتھ حضور قلب کے کرتے ہین کہ دلکو ایک نگرانی اور توجہ پیدا ہوتی ہے

Marfat.com

طرف حق تعالیٰ کے اور اسکو اکثر نے بلکہ سب نے کمال کہا ہی اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہین کمال یہہ نہین ہی شہود اور مشاہدہ اور توجہ اور حضور دال ہی اوپر نا تمامیت مقام کے اور باقی رہنے مسافت کے بعد قطع کرنے مسافت کے کمال اتصال مین نہ شہود رہتا ہی نہ مشاہدہ نہ توجہ رہتی ہی نہ حضور ان مقامات کو ساتھہ ایک مثال کے واضح کرتا ہون تاکہ خوب فہمید مین آجاوے مثلاً ایک شخص نے ہاتھہ اپنا پس پشت رکھا ہی یقین ہی اُسے کہ ہاتھہ میرا ہی لیکن نظر نہین آتا یہہ ایمان بالغیب ہی عام مسلمانونکو کہ یقین جانتے ہین کہ حق تعالیٰ ہی لیکن دکھلائی نہین دیتا پھر وہ شخص اپنا ہاتھہ پس پشت سے اٹھا کر روبرو آنکھونکے لے آیا یہہ ایمان شہودی ہی کہ اولیا کو مشاہدہ اول ہوتا ہی مثل رویت کے پھر اس شخص نے ہاتھہ اپنا لاتے لاتے مردمک دیدہ سے ملا دیا اسوقت اسکو ہاتھہ نظر نہین آیا لیکن یقین ہی کہ میرا ہاتھہ ہی پس کمال اتصال مین شہود باقی نہین رہتا یہہ ایمان بالغیب خص خواص کا ہی کہ بعد شہود اور مشاہدے کے حاصل ہوا اور مشابہ ہی ساتھہ ایمان عوام کے اور قدما صحابہ نے ایمان بالغیب کو اس آیتہ مین اوہی معنون پر حمل کیا ہی حضرت عبداللہ بن مسعود سے بروایت امام احمد بسند انکی کے اور بروایت حاکم اور سوا انکے محدثین معتبر سے ثابت ہوا ہی کہ حارث بن قیس نے ایکروز ان سے کہا کہ بڑا افسوس ہی ہمین کہ ہم سے جو چیز فوت ہو وہ تمھین حاصل ہوی ای یاران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدیدار رسول پروردگار مشرف ہوے تم عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ہمین بھی حسرت ہی کہ جو چیز ہم سے فوت ہوئی وہ تمھین حاصل ہی کہ نادیدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لائے ہو قسم خدا کی کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسپر جسنے آپکو دیکھا ہی آفتاب سے ظاہرتر ہی ایمان ایمان تمھارا ہی پھر سورہ بقرہ تا مفلحون پڑھی اور اسکو بزار اور ابو یعلی اور حاکم نے بروایت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائے ہین کہ انھون نے فرمایا کہ مین ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھا فرمایا آنحضرت نے کہ بیان کرو کہ افضل انواع ایمان کون سے لوگونکا ہی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان فرشتونکا ہی آنحضرت نے فرمایا کہ انکو ایمان سے کیا مانع ہی منزلت فرشتونکی نزدیک خدا کے جانتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ ایمان پیغمبرونکا کیا تعجب ہی کہ حق تعالیٰ نے انھین ساتھہ نبوت اور رسالت کے ممتاز فرمایا ہی عرض کیا یا رسول اللہ ایمان اُن لوگونکا کہ ساتھہ انبیا کے حاضر ہوئے ہین اور راہ دین کے جان اپنی قربان کر کر شہادت پائی ہی فرمایا ایمان اُنکا کیا عجوبگی رکھتا ہی کہ ہمراہ انبیا کے صحبت رکھی اور اطوار اوضاع انکی دیکھہ کر یقین تام حاصل کیا ہی عرض کیا یا رسول اللہ پس فرمایئے ایمان کون سے فرقے کا افضل ہی فرمایا ایمان اس فرقے کا کہ ہنوز پشت مین باپونکے ہین بعد میرے پیدا ہونگے اور مجھہ پر ایمان لاوینگے مجھے نہین دیکھا ہوگا چند اوراق سیاہ کردہ انکی نظر مین آوینگے وہ بسبب قوۃ ایمان کے موافق اُسکے عمل کرینگے یہہ گروہ ایمان مین افضل ہی اور اورون سے اور اسی قصے کو طبرانی نے ابن عباس سے باین طریق روایت کیا ہی کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سفر صبح کو اُٹھے اور فرمایا کہ پانی ہی تاکہ وضو کرو مین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہان پانی نہین فرمایا کسیکے پاس پانی پینے کا بھی ہی ایک شخص نے ایک آبخورہ لاکر حضور مین رکھہ دیا آپ نے انگلیان اپنی اُسمین ڈالکر بلال کو فرمایا کہ لوگونکو آواز کرکہ آوین اور وضو کرین لوگ آتے تھے اور وضو کر کر جاتے تھے پانی فوارکی مانند انگشتان مبارک سے جوش کھاتا تھا ابن مسعود منجملہ صحابہ سے اُس پانی کے پینے مین مشغول تھے باربار نوش کرتے تھے جب لشکر وضو سے فارغ ہوا آپ اُٹھے اور نماز صبح ادا فرمائی بعد نماز صبح طرف لوگون کے متوجہ ہوکر فرمایا اے لوگو درمیان مخلوقات کے کون سا فرقہ ہی کہ ایمان اسکا عجوبگی رکھتا ہی عرض کیا یا رسول اللہ فرشتونکا فرمایا کہ امر اور نہی الہی فرشتے پہنچاتے ہین آپ کیونکر ایمان نہ لاوین ایمان اُنکا کیا عجب ہی عرض کیا یا رسول اللہ ایمان پیغمبرونکا فرمایا پیغمبرون پر وحی آسمان سے نازل ہوتی ہی وہ کیون نہ ایمان لاوین عرض کیا یا رسول اللہ ایمان تمھارے

Marfat.com

یارونکا فرمایا کہ یارونکو میرے کیا ہی کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ مین اُنمین موجود ہون اور ہر لحظہ اور لمحہ دیکھتے ہین جو کچھہ دیکھتے ہین ایمان اس گروکا
عجوبگی رکھتا ہی کہ بعد میرے ہونگے اور مجھہ بن دیکھے ایمان لاوینگے اور تصدیق میری کرینگے لوگ ایسی فرقے کے مین بھائی میرا ہو اور تم یار میرے
ہو ابو داود نے اور طیالسی نے نافع سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا کہ یا ابا عبدالرحمان تم نے
اپنے آنکھون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی عبداللہ ابن عمر نے کہا ہان دیکھا ہی اُس نے کہا اُس اپنی زبان سے آنحضرت سے ہم کلام ہوئے
ہو انھون نے کہا ہان ہوا ہون اُسنے کہا کہ اُس اپنے ہاتھون سے بیعت بھی کی ہی انھون نے کہا ہان کی ہی اُس شخص کو وجد آیا اور کہا کہ عجب حالت
خوشی کی رکھتے ہو تم عبداللہ بن عمر نے کہا کہ تجھہ سے مین ایک بات کہون سُنا ہی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشحال اُسکا ہی کہ
مجھے دیکھا اور مجھہ پر ایمان لایا اور خوشحال ہی پھر خوشحال ہی اُس شخص کا کہ بن دیکھے مجھہ پر ایمان لایا اور حاکم نے ابو ہریرہ سے
روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن کہ ایک جماعت میری امت کی بعد میرے پیدا ہوئیگی محبت میری مین ایسے فریفتہ ہوگی کہ اگر
میسر آوے تو دیدار میرا اہل اور عیال اور امتعہ اور اموال اپنا دیکر خرید لین ویقیمون الصلوۃ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی اقامت
صلوۃ کیا ہی رعایت کرنی حدود اور شرائط نماز کی بیچ اوقات نماز کے ایک قسم شرائط یہہ ہین کہ نماز روا ہو جیسے طہارت بدن طہارت مکان
استقبال قبلہ عرفان وقت اور سوا انکے اور ایک شرطین قبولیت نماز کی ہین مثل تقوی اور خشوع اور خلاص اور تعظیم کے کہ خداتعالی فرماتا ہی انما
یتقبل اللہ من المتقین ومما رزقناھم ینفقون ابن عباس کہتے ہین کہ مراد اس سے زکوۃ ہی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی والذین یکنزون الذھب
والفضۃ ولا ینفقونھا الایۃ سمجھہ لیجے کہ حق تعالی نے یہان دو صفتین مومنین کی بیان کی ہین ایک نماز پڑھنا اور دوسری زکوہ دینا
اُن دونون مین جتنی عبادات ہین سب آگئین اسواسطے کہ عبادت یا بدنی ہی یا مالی ہی بدنی عبادت جو ہی سو نماز مین داخل کر دی کہ یہہ بزرگ
تر ہی سب سے اور مالی عبادت سب زکوۃ مین کہہ دی کہ اعظم تر ہی سب سے اور نعمتین حق تعالی نے بندونکو بیشمار عطا کین ہین لیکن بڑی سب
نعمتون سے دنیا مین دو ہین تندرستی اور فراخ دستی نماز پڑھنا کہ عبادت بدنی ہی شکر نعمت تندرستی کا ہی کہ بیچ ہاتھہ اُسکے جاہل کے گرفتار
نہین ہی اور زکوۃ دینا کہ عبادت مالی ہی شکر نعمت فراخ دستی ہی کہ دربدر واسطے پارہ نان کے خراب و بے اعتبار نہین ہی کہا ہی ابن مسعود نے
کہ مراد انفاق سے خرچ کرنا اُنپر کہ عیال ہین اُسکے چنانچہ فرمایا ہی لینفق ذو سعۃ من سعتہ اور مما رزقنا مین کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہی
خبر دی ہی حق تعالی نے اپنے ذات مبارک سے ساتھہ ذکر صیغہ جمع کے حال آنکہ وہ واحد ہی لاشریک اوپر عادت عرب کے کہ عرب واسطے اپنے
آپکو ساتھہ جمع کے تعبیر کرتے ہین چنانچہ کہتے ہین بعضے یہہ کہا ہم یہہ کہتے ہین اور رزاق حق تعالی ہی خواہ روزی حرام دے خواہ حلال
چنانچہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہی بخلاف مذہب معتزلہ کے کہ کہتے ہین روزی ملک ہماری ہی نہ غیر کی اور کہتے ہین کہ خدا بندونکو
روزی حرام نہین دیتا یہہ بات معتزلہ کی فاسد ہی اسواسطے کہ رزاق حرام کا چاہیے کوئی اور ہو پس وہ شریک ہوا اللہ کا نعوذ باللہ
منہا یہہ کفر ہی ہم کہتے ہین اللہ رزاق مطلق ہی پہچانیوالا ہی رزق تمام مخلوق کا بہت مخلوق ایسی ہی کہ انکا نہ ملک ہی نہ ملک ہی چنانچہ
غلام ہین دواب ہین ہاتھی گھوڑے اونٹ بیل گائے دنبے بکری شیر بھیڑیا گیدڑ کتا بلی بلکہ سانپ بچھو مکڑی چیونٹی سبکو رزق پہنچاتا ہی
بیت اُسکی سب ہی پیدایش وہی خلاق بر حق ہی ۱ یہہ سچ ہی ہم مین سب مرزوق وہ رزاق مطلق ہی ۱۲ اور اصل انفاق کا حرف
اموال ہی بیچ وجوہ اور حقوق کے اور حق تعالی نے تعریف کی مسلمانونکی کہ حق میرا ادا کرتے ہین وہ کیا ہی صلوۃ ہی اور حق خلق کا ادا کرتے
ہین وہ کیا ہی زکوۃ ہی اور اپنے حق کے پاس حق خلق کا بیان فرمایا تاکہ باین اتصال بزرگی اور شرافت ہو خلق کو اور اس آیت مین

Marfat.com

حق تعالی نے یہ مسلمانونکی ساتھہ تین چیزونکی ایک بیان فرمائی سخاوت دل کی انکے وہ کیا ہی ایمان لانا ہی بغیب چنانچہ فرمایا و
الذین یؤمنون بالغیب دوسری ارشاد کی سخاوت تن کی انکے وہ کیا ہی نماز پڑھنا ہی چنانچہ فرمایا و یقیمون الصلوٰۃ تیسری
بیان فرمائی سخاوت مال کی انکے وہ کیا ہی زکوٰۃ دینا ہی چنانچہ و مما رزقنٰھم ینفقون اور یہہ دلیل ہی کہ حق تعالی کے بہت حق ہین اوپر
دل بندونکے اور جان پر انکے اور مال مین انکے جو بڑی بڑی حق تھی انمین سے ایک ایک کو بیان فرمایا تاکہ راغب ہون اوپر ادا کرنے اور بجا لانے
اسکے کے وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین ساتھہ اس
چیز کے کہ اتاری گئی ہی طرف تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے اور وہ چیز اتاری گئی ہی پہلے تجھہ سے اوپر پیغمبرون پر مثل توریت اور انجیل
اور زبور کے اور صحیفہ جو بھیجے گئے ہین اور ساتھہ آخرت کے کہ دار جزا ہی وہ یقین رکھتے ہین جب وہ پہلی آیۃ نازل ہوئی تھی والذین
یؤمنون بالغیب تو کہتے تھے یہود اکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ نعت اور صفت ہماری ہی کہ اقرار کرتے ہین ہم ساتھہ غیب کے اور نماز پڑھتے
ہین طرف بیت المقدس کے اور صدقہ دیتے ہین پس ہم اہل ہین واسطے اسکے حق تعالی نے جھٹلایا انھین اور نازل کی یہہ آیت یعنی متقی وہ ہین
کہ ایمان لائے ہین ساتھہ قرآن کے کہ نازل کیا گیا ہی اوپر تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب دیگر پر کہ قبل تجھہ سے اوپر پیغمبرون پر نازل ہوئی ہین سمجھ
لیجئے کہ ایمان لانا کتب ما تقدم پر فرض ہی کہ کلام باری ہین لیکن عمل اور تلاوت منسوخ ہی ساتھہ نزول قرآن کے اور ظہور نبی آخر الزمان کے
علیہ الصلوٰۃ اللہ الملک الرحمان اسیطرح ایمان لانا ساتھہ قبلۂ اولی کے کہ بیت المقدس ہی درست اور بجا ہی لیکن سجدہ کرنا طرف اسکے ناروا
ہی اور و بالاخرۃ ھم یوقنون کہ مدح مین متقیون کے وارد ہی آخرت روز قیامت کو کہتے ہین اسواسطے کہ آخر ایام دنیا ہی لیس بعدھا وقت
یوصف باللیل ولا بالنہار اور بعضون نے کہا ہی کہ قیامت کو آخرت اسواسطے کہتے ہین کہ متاخر ہی دنیا سے اور دنیا کو دنیا کہتے ہین واسطے
دناءت کے کہ ایک کمینہ پن ہی اسمین اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہہ لوگ اوپر ہدایت کے ہین پروردگار اپنے سے اور
یہہ لوگ بھی چھٹکارا پانیوالے ہین عذاب اور عقاب سے اور بہرہ ور ہونیوالے ہین ساتھہ درجات ثواب کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ مفلحون وہ لوگ ہین کہ پایا
اُنھون نے جو کچھہ کہ ڈھونڈھا اور چھوٹے جس چیز سے کہ ڈرتے تھے یہہ آیت وعدہ کی ہی اور کلمہ اولئک اشارہ ہی طرف اُن لوگونکے کہ وصف انکا پہلے مذکور ہوا
اور کلمہ علی ہدی مین عبودیت ہی اور کلمہ من ربھم مین بیان ربوبیت اور یہہ آیت دلیل ہی کہ العبد لا یھتدی بنفسہ الا بھدایۃ اللہ بندہ آپ ہدایت
یافتہ نہین ہوتا مگر ساتھہ ہدایت فرمانے حق سبحانہ تعالی کے اور یہہ آیت رد ہی معتزلونکا کہ وہ کہتے ہین العبد یھتدی بنفسہ بندہ آپ
بنفسہ ہدایت یافتہ ہوتا ہی یہان تک کہ یہہ آیتین پیچھے مذکور ہوئی ہین مومنونکی شان مین ہین کہ جو مشرف ہوئے تھے ساتھہ اسلام کے اہل کتاب مین سے
مثل عبد اللہ ابن سلام کے اور اصحاب انکے کے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سمجھہ لیجئے کہ سورۃ فاتحہ سات آیات ہفتگانہ اپنی کے اور یہہ چار آیتین
سورۃ بقرہ کی ان تینتیس ۳۳ آیتون سے ہین کہ برکات انکی معروف و مشہور ہین عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے بیچ زوائد مسند کے اور حاکم اور بیہقی نے بیچ
کتاب الدعوات کے ابی بن کعب سے روایت کی ہی کہ مین ایکروز حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا ناگاہ ایک اعرابی نے آکر عرض
کیا کہ بھائی میرا درد شدید مین مبتلا ہی حضرت نے فرمایا کیا درد ہی عرض کیا آسیب جن کا معلوم ہوتا ہی فرمایا کہ ہمارے پاس لے آ اعرابی جا کر
حضور مین لایا آنحضرت نے یہہ آیتین پڑھہ کر دم فرمایا فی الفور شفا ہوئی اور اٹھہ کھڑا ہوا گویا کہ کچھہ مرض اور آسیب تھا ہی نہین سورۃ فاتحہ
اور چار آیۃ سورۃ بقرہ کی اور آیت الھکم الہ واحد اور آیۃ الکرسی اور تین آیتین آخر بقرہ کی اور ایک آیۃ سورہ آل عمران کی شھد
اللہ انہ لا الہ الا ھو اور سورہ اعراف کی ان ربکم اللہ اور سورہ مومنین کی فتعالی اللہ الملک الحق اور سورہ جن سے وانہ

Marfat.com

تعالی جلہ بناہ اور دس آیتین اول صافات کی اور تین آیتین آخر سورہ حشر کی اور قل ھو اللہ اور معوذتین اور دارمی نے ابن مسعود سے روایت
کی ہے کہ جو کوئی چار آیتین اول سورہ بقرہ کی شب کو پڑھے اس شب صبح تک دخل شیطان کا نہین ہوتا اور بعضے روایات مین بیہقی نے
شعب الایمان مین اور سعید بن منصور نے اپنی مسند مین اور دارمی نے مغیرہ بن سبیع کہ یاران عبد اللہ بن مسعود سے تھا لکھا ہے کہ جو کوئی
دس آیتین سورہ بقرہ کی وقت خواب کے پڑھے قرآن فراموش نہوگا اُسے چار آیتین اول کی اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین بعد کی اسکے اور تین آیتین آخر
سورہ بقرہ کی للہ ما فی السموات سے اور طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
ہمنے کہ فرماتے تھے جو کوئی تم مین سے مر جاوے اُسے گھر مین نرکھو چاہئے کہ جلد قبر کو لیجاؤ اور سرہانے قبر کے کھڑے ہو کر اول سورہ بقرہ پڑھو اور پایتی کھڑے
ہو کر آخر سورہ بقرہ پڑھو اور ابن نجار نے تاریخ اپنی مین محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ ہم ایکبار اوپر کنارے نہر تستر کہ نام شہر کا ہے اترے لوگون نے کہا
یہان نہ اترو یہہ محل خطر ہے جو قافلہ یہان اترا ہے اسباب اُسکا پڑے لوٹے جاتے ہین سب کے سب یار ہمارے سنکر یہہ بات شہر مین جا اترے مین تنہا
وہین اتر رہا سبب حدیث کے کہ عبد اللہ بن عمر سے سنی تھی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب کو تینتیس ۳۳ آیۃ پڑھے اُسے اس
رات کوئی درندہ اور چور ایذا نہین پہنچاتا لیکن جو گھر کا ہو اور جان اوس کی اور اہل اور مال اپنے سے محفوظ رکھتا ہے صبح تک جب رات ہوئی تو چورون کے ڈر
سے نیند نہ آئی مجھے دیکھتا کیا ہون کہ ایک جماعت کثیر شمشیر برہنہ نے اوپر میرے زیادہ تیس مرتبہ سے حملہ کیا لیکن مجھ تک نہین آسکتی تھی جو صبح
ہوئی کوچ کیا مین نے راہ مین ایک پیر مرد سے ملاقات ہوئی کہا اسنے تو انسان ہے یا جن کہا مین نے انسان ہون مین کہا اسنے رات کیا حال
تیرا تھا کہ ہم ستر آدمیون سے زیادہ تجھ پر حملہ کرتے تھے اور درمیان ہمارے اور تیرے قلعہ آہنی پیدا ہوتا تھا مین نے اس پیر مرد سے قصہ حدیث کا
مذکور کیا کہا اسنے وہ تینتیس ۳۳ آیتین کون کون سی ہین کہا مین نے چار آیتین اول بقرہ کی مفلحون تک اور تین آیتین آیۃ الکرسی خالدون تک
اور تین آیتین آخر بقرہ کی للہ ما فی السموات سے آخر تک اور تین آیتین اعراف کی ان ربکم اللہ سے محسنین تک اور دو آیتین بنی اسرائیل
کی قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن سے آخر سورہ تک اور دس آیتین اول صافات کی لازب تک اور دو آیتین سورہ الرحمن کی یا معشر الجن
والانس سے تنتصران تک اور چار آیتین آخر حشر کی لو انزلنا ھذا القرآن سے آخر سورہ تک اور دو آیتین قل اوحی کی انہ تعالی جد
ربنا سے شططا تک جو بیان حال ان لوگون کیسی کہ بہدایت قرآن منتفع ہوے ہین فراغت ہوی تو اب بیان حال ان دو فرقونکا کہ انتفا
مین شروع فرمایا اور گویا اس ارشاد مین تسلی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے ساتھ اسکے کہ عدم انتفاع ان فرقونکا نہ اس سبب سے
ہے کہ ہدایت قرآن مین قصور او فتور ہے اور نہ اس جہت سے کہ انذار اور تبلیغ تمھارے مین نقصان ہے بلکہ بسبب بطلان استعداد اور فساد فطرت
انکے کے ہے ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوے ہین برابر ہے اوپر انکے
آیا ڈرایا تو نے انکو عذاب سے یا نہ ڈرایا تو نے انکو وہ ایمان نہ لاوینگے تطبیق اور نظم اس آیت کے ساتھ ماقبل کے یہہ ہے کہ ماقبل مدح اور
ستایش مسلمانونکی تھی اور یہہ مذمت کافرونکی ہے اور کفر کی معنے لغت مین ستر کی آتین مین اسیواسطے زراعت کرنیوالے کو کافر کہتے ہین کہ چھپاتا
ہے دانہ کو زمین مین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہے کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ای الزرع اور رات اندھیری کو کافر کہتے ہین کہ چھپاتی
ہے عالم کو ساتھ ظلمت کے پس جو لوگ چھپاتے ہین نعمت حق کو اور اللہ کے حق کو اور نعمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کافر ہین انکی شان مین
یہہ آیت ہے ابن عباس کہتے ہین کہ نزول اس آیت کا بیچ شان اس جماعت کے ہے جو یہود ہین کہ سردار اسکا کعب بن اشرف تھا اور قتادہ
کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان مشرکون قریش کے آئی ہے مخصوص عتبہ او شیبہ اور ولید بن مغیرہ لعنہم اللہ اور ربیع کہتے ہین کہ بیچ شان ان

Marfat.com

کافرونکے کہ جنگ بدر مین مارے گئے اور ابو وراق رضی اللہ عنہ کہتے ہین بیچ شان ابوجہل کے اور اسکے یارون کے ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت ہر چند عام ہی
بظاہر لیکن مراد اس سے خاص ہی اسواسطے کہ فرمایا ڈراتو یا نہ ڈراتو ایمان نہ لاوینگے اور حال آنکہ بہت کافر بعد ڈرانے کے ایمان لائے پس معلوم ہوا
کہ خاص بعضے کافرون کے حق مین ہی کہ کفر انکا ساتھہ علم ازلی اپنے کے حق تعالی نے معلوم کیا ہی کہ ایمان نہ لاوینگے اور حالت کفر پر مرینگے حق تعالی
فرماتا ہی کہ برابر ڈرا یا نہ ڈراوہ ایمان نہ لاوینگے اگر کوئی کہے کہ حق تعالی کو تو معلوم تھا کہ ایمان یہہ نہ لاوینگے پھر پیغمبر اُن پر کیون بھیجے کہتے ہین
ہم کہ پیغمبر بھیجے ہین واسطے الزام دینے انکے کے کہ حجت ہو انپر اور قطع عذر کا ہو انکے یعنی یہہ حیلہ اور عذر نکر سکین اور ہمین حجت اور عذر ہو انکے عذاب
کرنے پر چنانچہ والمرسلات مین فرمایا ہی عذرا او نذرا او معنی وہی عذر الی و نذر الکم یعنے رسول بھیجے مین ہم نے واسطے عذر اپنے کے اور ڈرانے
تمہارے کے اگر تم ڈرے اور پند پذیر ہوئے تو نفع تمہارا ہی والا عذر ہمارا ہی اور عذر حق تعالی کی طرف سے حجت الزام دینیکی ہی انکو تاکہ قیامت
مین نکہین کہ کیون نہ بھیجے تمنے رسول کہ ہم ایمان لاتے چنانچہ فرمایا ہی رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد
الرسل ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ ولہم عذاب عظیم ۰ مہر کی حق تعالی نے اوپر دلون انکے کے اور اوپر
کانون انکے کے اور اوپر آنکھون انکے کے پردا ہی اور واسطے انکے عذاب ہی بڑا قلب نام پارہ گوشت کا ہی کہ بشکل صنوبر زیر پستان چپ بہ
مفاصلہ دو انگشت طرف پہلو کے واقع ہی اور روح حیوانی اسی گوشت مین پیدا ہوتی ہی وہی روح ہی کہ منشاء حس و حرکت ہی اسی گوشت سے طرف
تمام اعضاء بدنی کے بواسطہ شراین کے پہنچتی ہی اور اصطلاح اہل شرع مین نام لطیفہ انسانی کا ہی کہ انسانیت انسانکی اسی سے ہی اور امتثال اوامر
اور نواہی شرع اور عمل کرنا بموجب تکلیفات آلہیہ کے اسی سے ہی چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہی ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب
سلیم اور یہہ لطیفہ عالم امر سے ہی کہ وجود اسکا اوپر مادے کے موقوف نہین ہی چنانچہ فرمایا ہی انما امرنا لشیئ اذا اردناہ ان نقول له کن
فیکون فقط امر کن سے پیدا ہوا ہی اور لطائف عالم امر کے پانچ ہین بنا بر تحقیق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک لطیفہ قلب
ہی دوسرا لطیفہ روح ہی کہ مقام اسکا زیر پستان راست بفاصلہ دو انگشت ہی تیسرا لطیفہ سر ہی مقام اسکا برابر پستان چپ کے
طرف سینہ کے بفاصلہ دو انگشت ہی چوتھا لطیفہ خفی ہی کہ جگہہ اسکی برابر پستان راست کے بفاصلہ دو انگشت طرف سینے کے ہی پانچوان لطیفہ
اخفی ہی موضع اُسکا عین وسط سینہ ہی اور اصل ان لطائف خمسہ عالم امر کے بالائے عرش ہی وجود آدمی مین ایک تعلق ان عامون
مین دیکھنے مین اپنے قلب صنوبری کہ بدن انسان مین ہی مثل تمام بدن کے عالم خلق سے ہی کہ وجود اسکا موقوف اوپر مادے کے ہی لکھا ہی حضرت
مجدد نے کہ قلب صنوبری آشیانہ قلب حقیقی ہی اور جہان لفظ قلب کا وارد ہی اُس سے بھی لطیفہ مراد ہی کہ مورد انوار الہی اور محل
الہام ربانی ہی اور دلیل سے استدلال کرنا اور مدلول پر لانا کام اسی لطیفہ کا ہی اور جب اس لطیفے پر مہر لگادی راہ استدلال کا اور
راہ الہام اور ذوق اور کشف کا مسدود ہوگیا اور ان کفارون کے حق مین اسقدر پر بھی اکتفا نہین کی بلکہ اوپر کانون انکے کے بھی یعنی قوت
شنوائی پر بھی مہر لگائی کہ استدلال اورونکا بھی نہ سُنے تا رفتہ رفتہ مضمون اُس استدلال کا راہ سوراخہای پنہانی سے اُنکے دل مین نہ پہنچے اور
جنھون نے راہ استدلال طی کی ہی یا استدلال اورونکا سنکر کمال حاصل کیا ہی اُنھین دیکھین اور دیکھہ کر شوق بتحصیل اُس کمال کا کرین سو
یہہ بھی نہین کہ بینائیون پر انکے پردہ مین چنے ہوئے اصلاً دیکھہ نہین سکتے شعر نے قلب و سمع پر سے چھایا لگا ہوا ہی نظرونکے سامنے
بھی پردا چھایا ہوا ہی ختم اللہ تعالی کی طرف سے پیدایش کفر کی اور ظلمت کفر کی انکے ہی باختیار انکے نہ یہہ کہ کفر انکو جبر دیا ہی اور ایمان
انسے زبردستی لے لیا ہی اور اگر کفر انکو بزور دیا ہوتا اور ایمان انسے بجبر دور کیا ہوتا تو ایمان نہ لانے پر عتاب اور ملامت کا فرونکی نہ فرما

Marfat.com

حق تعالی اور کاہیکو مخاطب ساتھ ایمان کے اور معاونت ساتھ کفر کے ہوتے چنانچہ فرماتا ہی فما لهم لایؤمنون کیا ہی واسطے انکے جو ایمان نہین
لائے ہمین پس معلوم ہوا کہ ایمان لانا انکے اختیار مین ہی اور نہین لاتے اسیواسطے سزاوار عذاب عظیم کے ہین کفر ایمان نیکی بدی طاعت
معصیت سبکا پیدا کرنیوالا اللہ ہی لیکن بندیکو اختیار دیا ہی باین اختیار عذاب ثواب مترتب ہی اور اللہ تعالی ایمان اسلام طاعت
نیکی فرمانبرداری پر خوش ہی اور کفر اور معصیت اور برائی اور نافرمانی پر ناخوش اسیواسطے انپر وعدہ ثواب کیا ہی اور انپر وعید
عذاب مثلاً ایک بادشاہ ہی اسنے ایک باغ بنایا اور اپنے غلامونکو اسباغ مین چھوڑ دیا اور مختار کیا کہ جس درخت کا میوہ چاہو
کھاؤ اور جس بوٹی کا پھول پسند ہو سونگھو لیکن وہ نہال کہ روش شمال مین واقع ہین اگرچہ میوہ انکا خوشرنگ خوش شکل ہی اور زبان
پر بھی ذوقین اور مزہ دار ہی لیکن تاثیر اسکی بہت بدہی پیٹ مین جاکر سوزش حرارت ایسی پیدا کرتا ہی کہ آدمی کا دل کرُوا رگ ریشہ
بال بچہ پھکا جاتا ہی آخر کو ہلاک ہوجاتا ہی اس سے پرہیز کیجو اور ہرگز ہرگز اُسسے نہ توڑیو اور نہ کھائیو اور وہ بوٹے کہ تختہ یسار مین
نمودار ہین پھول انکے اگرچہ ظاہر مین نازک اور خوش رنگ اور پربہار ہین اور سونگھنے مین بھی البتہ کیفیت رکھتے ہین
لیکن اثر انکا بکمال برا ہی شامہ کو خراب کرتا ہی اور دماغ کو پریشان کر سر پھیر آدمی کو چکر مین بیہوش کر کر گرا دیتا ہی آخر کو آدمی
آخر ہوجاتا ہی اُنسے بچیو اور دیکھیو انھین نہ سونگھیو اور وہ درخت کہ روش یمین مین جلوہ نما ہین اُنکے سایہ مین بیٹھیو کہ ہوا انکی
راحت دل ہی اور انکا میوہ توڑیو کھائیو کہ قوت روح ہی اور دافع امراض ہی اور تندرستی اور صحت بخشتا ہی اور وہ پیڑ کہ تختہ جنوب
مین بہار افزا ہین پھول انکے مقبول ہین انکو توڑیو سونگھیو کہ فوائد کثیرہ شامہ اور دماغ کو بخشینگے اور اُنکے ہار پہنیو کہ زیبایش تن
بدنکو دینگے شوق سے اس تختہ مین اس روش مین پھریو چلیو کھیلیو کودیو کہ نفع ہی ضرر نہین ہی اور دیکھو اس تختے اُس روش مین
نجائیو کہ ضرر ہی ضرر ہی نفع کچھ نہین ہی یہ سمجھا کر بتلا کر بادشاہ نے غلامونکو باغ مین داخل کر دیا جس غلام نے کہ فرمانبرداری کی اور حکم بادشاہ کا بجا لایا عیش
اور آرام پایا اور بادشاہ اُس سے راضی ہو مقرب بارگاہ کیا اور جس نے نافرمانی کی اور بادشاہ کا کہا نہ مانا خراب ہوا اور بادشاہ
اس سے ناخوش ہوا غضب سلطانی مین پڑا ہی طور اس باغ دنیا کا ہی کہ اس بادشاہ عالم نے تیار کر کر بندونکو چھوڑ دیا جو چاہین
وہ کرین لیکن بتلا دیا کہ روش شمال کہ کفر کی ہی اُسکے نہال سے بچیو کہ مردود ہی میرا اور پھل اسکا عذاب ابدی ہی اور تختہ یسار
کہ فسق ہی اسکے بوٹی کو نچھیڑیو کہ نامرضی ہی میری اور پھول اسکا عتاب سرمدی ہی اور روش یمین کہ ایمان ہی اسمین پھریو
چلیو درخت سے اُسکے متمتع ہوجیو کہ مقبول ہی میرا اور میوہ اُسکا لقا میری ہی اور تختہ جنوب کہ اسلام ہی اسمین خرامان ہو کر سیر اُسکے
سے منتفع ہوجیو کہ محبوب ہی میرا اور پھول اُسکا رضا میری ہی سمجھ لیجئے کہ یہ آیت عام ہی سب کافرونکے حق مین کوئی کافر ایسا نہین کہ
کفر مین ہو اور نیچے حکم اس ختم کے داخل نہو مگر جب چھوڑدے کفر تب اس حکم سے خارج ہوجاویگا اور جب اس آیت کو آیت ماقبل سے ملائے
اور ضمیر علی قلوبهم کیطرف ان الذین کفروا کے پھرائے ای ختم اللہ علی قلوب هؤلاء المذکورین فکفروا باختیارهم اسوقت نزول
اسکا خاص ہوگا ان کافرونکے حق مین کہ ذکر انکا پیچھے مذکور ہوا ہی اور حکم اُسکا عام ہوگا بیچ حق سب کافرونکے اور فرمایا حق تعالی نے علی
سمعهم اور نفرمایا علی اسماعهم جیسے کہ علی قلوبهم اور علی ابصارهم ساتھ صیغہ جمع کے کہا تھا اسواسطے کہ سمع مصدر ہی والمصدر
یوحد علی کل حال مصدر وحد آتا ہی ہر حال مین چنانچہ فرمایا ان هؤلاء ضیفی اور نہین فرمایا اضیافی اور جائز ہین معنی علی سمعهم کی علی
مواضع سمعهم لفظ مواضع کا حذف کر دیا ہی کہ دال ہی سمع اوپر اسکے اور غشاوہ کی معنی پردہ کی ہین کہ جب بصر ظاہر پر پڑجاوے تو کچھ نظر

Marfat.com

نہ آوے اور بصر باطن کا پردا کیا ہی ظلمت ہی غفلت ہی اور تمام اعضا میں سے ان تین چیزونکا حق سبحانہ نے خاص مذکور فرمایا ساتھ ختم اور پوشش کے
اسواسطے کہ مخاطب ہون ساتھ دل کے کہ قبول کرین اور ساتھ چشم کے کہ حق دیکھین اور کان کے کہ حق بات سنین پس انھون نے قبول کیا دل
سے احکام الہی کو اور نہ کانون سے سنا حق کو یا بمعنی کہ سنکر اجابت کرتے اور نہ آنکھون سے دیکھا حق کو یا بمعنی کہ معجزات پیغمبر کے یا قرآن کو سنکر دیکھکر
ایمان لاتے پس حق تعالی نے ختم اور پوشش کی اضافت ساتھ ان اندام کے کی اور وعید کیا انکو ساتھ عذاب بڑے کے اس جہان مین اور عظیم
بسبب کثرت کے اور مداومت کے ہی اور آگ دوزخ کی اسواسطے بڑی ہو کہ دنیا کی آگ ایک جزو ہی ستر اجزای آتش دوزخ سے چنانچہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ان نارکم ہذہ جزء من سبعین جزء من نار جہنم اور حق تعالی جسکو عظیم فرماوے وہ کیا جانئے کیسی بڑی ہوگی سمجھ
لیجئے کہ کئی خدشے مع الجواب پیچھے مذکور کر آئے ہم باقی کئے سوال جواب طلب رہے ہین وہ یہہ ہین سوال اول علی سمعہم معطوف اوپر قلوبہم کے
ہی پس داخل تحت ختم ہوا یا عطف جملے کا جملے پر ہی پس ہمراہ بصر کے داخل بیچ حکم غشاوہ کے ہی جواب اس سوال کا یہہ ہی کہ القرآن
یفسر بعضہ بعضا اور مقام پر قرآن مجید مین سمع کو داخل حکم ختم فرمایا ہی نہ داخل حکم غشاوہ چنانچہ کہا ہی وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل
علی بصرہ غشوۃ سوال دوسرا جو متفرع ہی اس جواب پر وہ یہہ ہی کہ دل اور گوش کو کیون بیچ مہر کے داخل کیا اور بینائی چشم کو کیون پردہ ڈال
کر چھپایا حال آنکہ غرض یکسان مہر لگانے سے اوپر تینون کے حاصل ہوتی تھی اور پردہ ڈالنے سے بھی اوپر تینون کے میسر تھی جواب اسکا یہہ
ہی کہ سبب دریافت کرنے دل کے مدرکات کو حس سیم اور خبر صادق اور عقل ہی اور سبب کان کا انکا مسموعات کو متموج ہوئے متکیف بکیفیت صوت
ہی پس مہر کرنا اوپر دل اور کان کے اسواسطے ہی کہ یہہ چیزین باہر سے اندر نہ جاوین اور سبب دیکھنے چشم کا مرئیات کو اوپر مذہب قوی کے
خروج شعاع ہی اور پہنچنا اس شعاع کا ساتھ مرئی کے ہی پس پردہ چشم کا مانع باہر نکلنے شعاع کا ہی کہ منشاء رویت ہی اور قاعدہ
معمولہ عقلا ہی کہ واسطے حفاظت اندر آنے اشیائے بیرونی کے مہر لگاتے ہین اور واسطے محافظت باہر نکلنے اشیائے درونی کے
پردہ کھینچتے ہین موافق اس قاعدہ معمولہ کے یہہ دونو تعبیر واقع ہوئے سوال تیسرا سمع کو مفرد لائے اور ابصار کو جمع حال آنکہ اگر نظر معنی
جنسی کرو تو تعدد دیکھہ درکار نہین مفرد دونو جگہہ کفایت کرتا تھا اور اگر لحاظ باَفراد ان دونون کے کرو کہ مضاف طرف صیغہ جمع کے ہین
تو دونو مقام پر جمع لانا درکار تھا تفنن بیچ اس اسلوب کے کیا نکتہ ہی جواب محل قوت شنوائی ایک عصب ہی کہ سوراخ گوش مین مفروش
ہی اور محل قوت بینائی طبقات مختلف اور رطوبات متعدد مین جیسا کہ علم تشریح مین مشروح ہی اور مرتبے مختلف ہین ہر ایک کام
اس قوت کے دخل تام رکھتا ہی پس قوت گویا محال متعددہ مین جگہہ رکھتی ہی لحاظ تعدد محل پر کر جمع لانا اسکے مناسب ہوا بخلاف
قوت شنوائی کے کہ آپ بھی ایک ہی اور محل بھی واحد رکھتی ہی جو تعدد کہ لفظ جمع سے مفہوم ہوتا ہی کسیطرح اسکے مناسب حال
نہین سوال چوتھا مہر کرنے کو اوپر دل اور کان کے بصورت جملہ فعلیہ ذکر فرمایا کہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم کہا اور بیان پوشش
چشم مین جملہ اسمیہ لائے کہ فائدہ دوام وثبات کرتا ہی کہ علی ابصارہم غشاوۃ فرمایا وجہ فرق کی کیا ہی جواب مہر کرنا اوپر
دل اور کان کے مانع دخول امور خارجہ کا ہی بیچ دل اور گوش کے اور حقیقت مین منع تمام علت اور تمام تاثیر اسکے کو کرتا ہی مانند
سپر کے کہ مانع پہنچنے شمشیر اور تیر کے ہی اور مانع تمام علت کے اور مانع تمام تاثیر اسکے کے ہدایت علت متاخرہ سے ہی پس تعبیر اس
سے بصورت جملہ فعلیہ مناسب تر ہوئی اسواسطے کہ جملہ فعلیہ دلالت کرتا ہی اوپر حدوث شی کے اور غشاوہ چشم مانع باہر آنے
شعاع کا ہی چشم سے کہ مبداء دیکھنے کا ہی اور حقیقت مین مانع ہدایت علت ہی جیسے بند ناقہ کا مانع

Marfat.com

کا ہے اور جو چیز کہ مانع ہدایت علت ہے موجب بقائے معلول ہے اور پر عدم اصلی کے اور عدم اصلی ایک امر ہے ثابت حادث نہیں تو اُسے بجملہ
فعلیہ تعبیر فرماوین سوال پانچوان متفرع اس جواب پر ہوتا ہے کہ آیت وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشٰوۃ مین بیان غشاوہ
بصر کو ساتھ جملہ فعلیہ کے فرمایا مانند ختم علی سمعہ وقلبہ کے پس اگر یہہ وجہ فرق کی بجا ہوتی تو اس آیت مین کیون ترک کرتے جواب جعل اگرچہ فعل
ہے لیکن ملحق با فعال قلوب ہے اور افعال قلوب کی خاصیت ہے کہ جملہ اسمیہ کو دلالت سے کہ اوپر معنی دوام وثبات کے کرتا ہے تغیر
نہین دیتا اور مبتدا اور خبر کو دو مفعول اپنے بناتا ہے چنانچہ علمت زیدا فاضلاً مین تصریح کیا ہے کہ اسناد علمت کی حادث ہے اور اسناد
فضل کی طرف زید کے حادث نہین پس علی بصرہ غشاوہ مین کہ بیان غشاوہ بصر ساتھ اسکے متعلق ہے افادہ معنی ثبوت اور دوام متحقق
ہے اسواسطے کہ اسناد مفعول ثانی طرف مفعول اول کے اسی دستور پر باقی ہے اگرچہ متعلق بجعل ہوا ہے پس اس آیت مین بھی بیان غشاوہ
ابصار مین من جہۃ المعنی جملہ اسمیہ لائے اور بیان ختم مین اوپر سمع اور قلب کے جملہ فعلیہ اختیار کیا اور یہی فرق منظور رکھا سوال
چھٹا سمع کو بصر پر کیون مقدم کیا حال آنکہ حکما کے نزدیک حس بصر افضل ہے حس سمع سے اسواسطے کہ متعلق ابصار نور ہے اور
متعلق سمع ہوا اور بصرہ دور سے دیکھتی ہے اور سمع دور سے نہین سنتی اور عجائب صنعت الٰہی پیدایش بصر مین زیادہ تر ہے پیدایش
سمع سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سماع کلام الٰہی بن مانگے عطا ہوا اور جب رویت بصری چاہی ندی اور آنکھہ جمال چہرہ ہے بخلاف کان
کے اور انکشاف جو بسبب بصر کے ہوتا ہے جمیع انکشافات سے اقوی اور اتم ہے لہذا امثال عرب مین وارد ہے کہ لیس الخبر کالعیان بیان جواب
ہر چند یہہ وجوہ افضلیت کی بصر مین متحقق ہین لیکن اس مقام مین رعایت ان وجوہ کی کرنا مناسب نہین یہان رعایت ان وجوہ کی
کرنا خت حق مین موجب ترجیح کے ہو گئی چاہیئے لہذا دلکو اوپر دونو حس کے مقدم فرمایا اور قوت شنوائی کو انتفاع مین ساتھہ ہدایت قرآن کے
اور ارشاد پیغمبر کے اور ساتھہ ڈرانے کے ڈرانے انکے سے دخل کلی ہے اسقدر بینائی کو نہین پس اس مقام مین رعایت اسی وجہ کی اولیٰ
ہے اور باوجود اسکے سمع کو شرط نبوت لکھا ہے اسواسطے کہ کوئی نبی بہرا نہین ہوا اور بعضے پیغمبر کور ہوئے ہین مثل حضرت یعقوب اور حضرت
شعیب کے اور ادراک قوت سامعہ کا شش جہت سے ممکن ہے بخلاف ادراک قوت بینائی کہ جہت مقابل سے ہے فقط اور قوت سمع
بسبب وصول معارف اور نتائج معقول دیگران ہے سوئے فہم بخلاف بصر کہ محض محسوسات کو ساتھہ اسکے شکار کیا جاتا ہے غرض بیان
عدم انتفاع کفر مین ساتھہ ہدایت قرآنی کے اور انذار پیغمبر کے مہر گوش مقدم ہے پردہ چشم سے چنانچہ لکھا ہے فتح العزیز مین وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ اور بعضی لوگون سے وہ ہین جو کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ دن
جزا کے کہ قیامت ہے اور حال آنکہ نہین ہین وہ ایمان والے یہہ فقط اقرار زبانی ہے دلمین مطلق تصدیق نہین ہے سمجھہ لیجئے کہ ایمانکے دو
رکن ہین ایک اقرار زبانی دوسرا تصدیق قلبی جسمین یہہ دونو ہون وہ مومن ہے اور بڑا رکن تصدیق قلبی ہے کہ بغیر اسکے ایمان ہوتا ہے
نہین کسی حال مین چنانچہ خود فرمایا حق تعالی نے منافقون کے حق مین کہ تصدیق قلبی نتھا انکو وماھم بمومنین پس معلوم ہوا کہ فقط اقرار
بے تصدیق کفایت نہین کرتا اور تصدیق قلبی بے اقرار زبانی مذہب خواجہ ابو منصور ماتریدی کا فی ہے ایمان کے حق مین اور ایک روایت
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ہے کہ تصدیق مجرد ایمان ہے درمیان بندے اور خدا کے اور اقرار واسطے ہمارے ہے کہ احکام اسلام کے جاری کرین
اوپر اسکے پس معلوم ہوا کہ کسی مذہب حقمین اقرار بدون تصدیق کے معتبر نہین ہے بخلاف تصدیق کے کہ بے اقرار بھی بعضون کے مذہب
مین معتبر ہے اور سوا اسکے کوئی شخص کافرون مین جا پھنسا یا مشرکون بد دینون مین گرفتار ہوا اور اقرار ایمان سے مارا جاتا ہے

پس روا ہی کہ زبان سے اقرار نکرے فقط تصدیق قلبی کافی ہی انکے ایمان کو سمجھ لیجیئے یہان سے افضلیت طریقہ شریفہ نقشبندیہ کے اوپر تمام
طرق کے کہ گویا یہہ طریقہ ایمان کے اس رکن مین داخل ہی کہ جسکے بغیر ایمان ہوتا ہی نہین اور فقط اُس ایک رکن سے بھی بعضے مذہب مین بعضے
مواضع مین ایمان درست ہوتا ہی وہ کیا ہی تصدیق قلبی ہی اسواسطے کہ اُنکے یہان ذکر خفیہ ہی اور وقوف قلبی ہی اور یہہ عین تصدیق ہی
خیر بات کہان سے کہان گئی اب اُٹھ دیجئے اس خلل کو کہ یہان وارد ہوتا ہی وہ کیا ہی کہ جب فقط تصدیق کو تم معتبر ایمان مین رکھتے ہو تو
ابلیس کو کہ تصدیق ہی چاہیئے مومن کہو اور حال آنکہ کافر ہی جواب دیتے ہین ہم کہ ابلیس کو تصدیق نہین ہی معرفت ہی اور مجرد معرفت ایمان
نہین اسواسطے کہ حق تعالی نے معرفت ثابت کی ہی اہل کتابکی اور ایمان نہین ہی اُنمین چنانچہ فرمایا ہی الذین آتیناهم الکتاب
یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم اور دلیل اوپر اس بات کے کہ اقرار شرط ہی ایمان کی چنانچہ قول عامہ علماء کا ہی اور کہتے ہین کہ تصدیق فقط کفایت نہین
کرتی یہہ ہی کہ فرمایا حق تعالی نے قولوا آمنا باللہ الآیۃ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ
حکم کیا گیا ہون مین کہ قتل کرون کفارونکو جب تک کہ کلمہ طیب لا الہ الا اللہ پڑھین اور دلیل اس بات کی کہ تصدیق شرط ہی ایمان کی یہہ
ہی قولہ تعالی قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم بغیر تصدیق کے نفی ایمان کی فرمائی حق
تعالی نے اُنکے اور امام شافعی کے مذہب مین عمل بھی ایمان مین داخل ہی رکن ثالث ہی ایمان کا لیکن ترک عمل سے کافر نہین ہوتا بخلاف اقرار اور
تصدیق کے اور نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھ آیت ماقبل کے یہہ ہی کہ مدینہ مین بیچ عہد سعادت عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین
گروہ تھے مومن کافر منافق اول آیت مین حق تعالی نے مذکور مومنونکا کیا پھر کافرون کا کیا پھر اس آیت سے احوال منافقونکا بیان فرمانا
شروع کیا اور پہلے مومنونکا ذکر کیا واسطے ایمان اور خیر انکے کے پھر ذکر کافرونکا کیا واسطے کفر اور شرکت انکے کے اور پھر منافقونکا کیا واسطے
اسکے کہ انمین جمع ہین دو وصف ایک تو کفر ہی من حیث الحقیقت دوسرا ایمان ہی من حیث الصورۃ ظاہر مین یہہ اگرچہ جائز رکھتے مین
نکاح اور ارث اور قبول شہادت اور صلوۃ جنازہ اور مدفون ہونے مین مقابر مسلمین مین لیکن دل مین انکے تصدیق نہین ہی مخلد ہونگے
فی النار اور معذب ہونگے مع الکفار چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اس آیت سے لیکر تا ان اللہ
علی کل شیء قدیر تیرہ آیتین مین نزول انکا بیچ شان منافقون کے ہی کہ سردار انکا عبداللہ بن سلول تھا چنانچہ کہا ہی ابن مسعود نے اور
ابن عباس اور ابی لیلی اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ وماہم بمؤمنین جواب مین آمنا کے کیونکر
کہا جاوے کہ آمنا مین ذکر شان فعل ہی نہ ذکر شان فاعل اور وماہم بمؤمنین مین ذکر شان فاعل ہی نہ ذکر شان فعل جواب یہہ جواب
بطریق ترقی ہی یعنے وہ دعوا کرتے مین کہ ہم ایمان مین داخل ہوئے حال آنکہ اہلیت اسکی نہین رکھتے کہ گروہ مومنین مین گنے جاوین
اور اگر جواب مین اس کلام کے کہتے ولم یؤمنوا یہہ ترقی مفہوم نہوتی اور اسی اسلوب پر یہہ آیت ہی یریدون ان یخرجوا من النار وما
ہم بخارجین منہا اور محتمل ہی کہ وماہم بمؤمنین مین دو وجہ سے ترقی سمجھی جاوے اول بجہت عموم اوقات یعنی یہہ دعوی کرتے مین کہ ہم ایمان
لائے زمانہ قریب مین حال آنکہ بیچ کسی وقت کے اوقات سے نہ بالفعل نہ زمانہ آئندہ مین قابلیت ایمانکی رکھتے مین دوسرے بجہت عموم متعلقات
ہی یعنے یہہ دعوا کرتے مین کہ ہم ایمان لائے بخدا اور بروز آخرت حال آنکہ کسی چیز پر ایمان نہین رکھتے نہ خدا پر نہ رسول پر نہ قرآن پر نہ آخرت
پر نہ اور چیزون پر کہ جنپر ایمان فرض ہی یُخَادِعُونَ اللہَ وَالَّذِینَ آمَنُوا وَمَا یَخْدَعُونَ اِلَّا اَنْفُسَہُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ فریب دیتے ہین اللہ
کو اپنے زعم مین اور ان لوگونکو جو ایمان لائے مین یعنی صحابہ رض کو کہ ظاہر مین کہتے مین ہم ایمان لائے مین اندر و فریب اور نہین فریب دیتے

Marfat.com

اگر جانون اپنی کو کہ وہان اُسکا اُنہین پر پڑے گا اور نہین سمجھتے بعضے کہتے ہین کہ ہمزہ استفہام کا اول کلمہ یخادعون مین چھپا ہوا ہی یعنی ایخادعون
اللہ چنانچہ اور جگہہ بھی اِسطرح سے آیا ہی جیسے اس آیت شریف مین فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ھذا ربی اھذا ربی اور
بعضے کہتے ہین یخادعون اللہ ای رسول اللہ یعنی فریب دیتے ہین رسول اللہ کو اور مسلمانونکو کہ ظاہر مین کلمہ پڑھتے ہین تلوار کی ڈر سے کہ
اُنھین قتل نکرین اور دلمین کفر بھرا ہی اور عداوت مسلمانونکی اور موافقت کافرونکی سمجھہ لیجئے کہ یہان پیغمبر کے فریب کو حق تعالی نے اپنا فریب
کہا اسمین دو فائدے معلوم ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ شرف اور بزرگی آنحضرت کی بیان فرمائی کہ گویا فریب انکو دینا فریب مجھہ کو دینا ہی
دوسری بکمال زشتی اور بُرائی اُنکے فعل کی ظاہر کی کہ یہہ پیغمبر کو کیا فریب دیتے ہین فریب مجھہ کو دیتے ہین اپنے زعم فاسد مین اسیطرح حق تعالی نے
اطاعت رسول کو اپنی اطاعت فرمائی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ بسبب شرف آنحضرت کے اور بزرگی آپکے اطاعت کی اور یخادعون
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہی مضارع معلوم باب مفاعلہ سے اور باب مفاعلہ درمیان دو کس کے واقع ہوتا ہی اکثر اور کبھی ایکطرف سے
واقع ہوتا ہی چنانچہ یہان خداع ایک طرف سے ہی وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون ابو عمرو اور ابن کثیر نے وما یخادعون ساتھہ
الف کے پڑھا ہی واسطے مطابقت ذکر ما تقدم کے کہ اول گذرا ہی یخادعون اللہ اور باقی قرانے بغیر الف کے وما یخدعون پڑھا ہی
واسطے مطابقت ذکر ما تاخر کے کہ وما یشعرون ہی وھو البعید من الشبھۃ لعدم احد الفاعلین فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ
مَرَضًا وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ ۝ بیچ دلون انکے کے بیماری ہی پس بڑھادی انکی اللہ تعالی نے بیماری اور
واسطے انکے عذاب ہی دردناک بسبب اسکے کہ تھے جھوٹھہ بولتے یعنی ازروے نفاق اظہار ایمانکا کرتے تھے ابن مسعود رضا اور ابن
عباس اور قتادہ اور ربیع رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ وہ بیماری شک اور نفاق ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بیماری وہ ہی جو بیچ
دلونکے انکے ظلمت ہی پس ظلمت کا نام مرض ہی جیسے کہتے ہین لیلۃٌ مریضۃٌ رات اندھیری کو اور بعضون نے کہا کہ مرض کیا ہی
غم اور حزن ہی سبب انکا کہ فتح یاب ہوتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہماری ریاست جاتی ہی اور نفاق کو کہ تعبیر ساتھہ مرض
کے کیا ہی اسواسطے کہ حال مریض کا متردد ہوتا ہی درمیان موت اور حیات کے ایسے ہی منافق متردد ہوتا ہی درمیان اسلام
اور کفر کے اور اسلام حیات ہی اور کفر موت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ منافق کو مریض قلبی اسواسطے کہا ہی کہ دل اسکا
خالی ہی سلامتی سے چنانچہ فرمایا ہی حق تعالی نے یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ای قلب خال عن
الشرک والشک حاصل یہہ ہی کہ دن قیامت کے کچھہ مال اولاد کام نہین آویگی مگر قلب سلیم کام آوے گا یعنی جنکے دلمین شرک
اور نفاق نہوگا اور صوفی کہتے ہین کہ سلیم لغت مین مار گزیدہ کو کہتے ہین پس جسکا دل کہ مار محبت الہی کا کاٹا ہوا ہوویگا وہ اس میدان
مین بازی لے جاویگا اور فرمایا ہی فزادھم اللہ مرضا یعنی بڑھائی انکی حق تعالی نے بیماری باختیار انکے نہ بجبر کہ پیدا کرنیوالا
نفاق کا مقرر حق تعالی ہی لیکن انکو اختیار دیا ہی اور فرمایا ہی کہ واسطے انکے عذاب الیم ہی یعنے عذاب شدید ہی ایسا
کہ نزوال ہی اسکو نہ انقطاع اور یہہ عذاب الیم باین دردناکی کہ ہمیشہ ہو منافقونکو ہوگا اور مومنونکو عذاب دردناک بھی اگر ہوگا تو
زوال پذیر ہوویگا ہمیشہ نہین رہیگا موافق اعمال کے ہوکر آخر دخول جنت مین ہوگا اور منافقونکو بسبب اسکے ہوگا کہ جھوٹھہ بولتے
ہین دلمین کفر ہی ظاہر پیدا یانکی باتین کرتے ہین باطن مین یہہ خدا سے نہین ڈرتے ہین اور یکذبون مخفف ہی بمعنی جھوٹھہ بولتے
ہین اور مشدد یہان نہین ہی نہ پڑھنا چاہیے اور مشدد کی معنی یہہ ہوتی ہین کہ جھوٹھلاتے ہین خدا کو باقی رہے یہان چند

Marfat.com

سوال جواب طلب و دو مع جواب مرقوم ہوتے ہین سوال اول حق تعالی نے اول اس سورت مین مومنین خالصین کی شان مین بالکل چار آیتین
نازل فرمائین اور پھر شان کافران مجاہر کے کہ ظاہر و باطن یکسان آلودہ بکفر ہین سب دو آیتین بھیجین اور پھر شان ان کافر آن نہانی
کے کہ عبارت منافقین سے ہین تیرہ آیتین فرمائین حال آنکہ بظاہر یون معلوم ہوتا ہے کہ کفر کافر مجاہر کا کہ ظاہر و باطن اسکا آلودہ بکفر ہے
قبیح تر کفر کافر منافق سے ہو اسواسطے کہ اسکا دل بھی بمرض جہل گرفتار ہے اور زبان بھی بیچ بیان عقائد کفر کے بدروغ و انکار گنہگار ہے
بخلاف کافر منافق کے کہ دل اسکا مرض جہل مین گرفتار ہے لیکن زبان اسکی بیان عقائد حقہ مین راست گفتار ہے جواب زبان منافق بھی
بیچ دروغ اور انکار کے واقع ہوی ہے اسواسطے کہ کہتا ہے عقائد حقہ دلمین میرے ہین حال آنکہ دروغ ہے واللہ یشہد ان المنافقین
لکاذبون پس دل اور زبان اسکے دونو گنہگار ہین اور علاوہ اوپر اسکے یہہ ہے کہ منافق قصد تلبیس کا کرتا ہے اور کافر بے پردہ قصد تلبیس کا
نہین رکھتا اور یہہ بھی ہے کہ کافر مجاہر مثل مردون کے ہے کہ جو کرتا ہے کہتا ہے اور منافق مثل عورتون کے ہے کہ کہتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے
اور یہہ بھی ہے کہ کافر ہرچند دروغ گو ہے لیکن اپنے زعم مین راست گو ہے اور ہرگز اپنی جان کے واسطے جھوٹھ پسند نہین کرتا بلکہ اس سے
ننگ و عار رکھتا ہے لہذا عقیدہ دلکا صاف بیان کرتا ہے اور منافق بیحد خسیس الطبع ہے کہ دیدہ و دانستہ دروغ کہتا ہے اور اس
جھوٹھ کو کمال اپنا سمجھتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ منافق ہمراہ کفر اپنے کے استہزا اور فریب دینے کا جناب الہی کے قصد کرتا ہے اور کافر
بے پردہ یہہ بے ادبی نہین رکھتا لہذا کفر منافق کا غلیظ تر اور حجاب اسکا کثیف تر اور حال اسکا مخفی تر ہے واسطے فضیحت اسکے کے
تیرہ آیتین نازل ہوئین اور بیان حال اسکا ضرب المثل ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ جو مذہب کہ بنا اسکی اوپر تقیہ کے ہو اور مخالفت ظاہر
اور باطن مین ہو بدتر ہے اس مذہب سے کہ صاحب اسکا انکار فاش کرے اسواسطے کہ اوپر اقوال [illegible] صاحب تقیہ کے اصلا اعتماد
نہین اور اقرار اور انکار اسکا اگرچہ احیانا صادق ہو کاذب معلوم ہوتا ہے لہذا علمائے لکھا ہے [illegible] یقبل توبۃ الزندیق نہین قبول
کی جاتی توبہ زندیق کی اور معنی اس کلام کے یہہ ہین کہ آدمیونکو اعتماد اوپر توبہ اسکے کے متصور نہین ہوتا اسواسطے کہ طریق اطلاع اوپر
توبہ اسکے کے بھی اقرار زبانی اسکا ہے بس اور اقرار زبانی اسکا بنا بر اسکے کہ قایل تقیہ ہے محل اعتماد نہین اور معنی اس کلام کے
یہہ نہین کہ اگر نہ دل سے اور صدق نیت سے توبہ کرے تو بھی عند اللہ مردود ہے اسواسطے کہ حق سبحانہ دانائے نہان و آشکار ہے
احوال دلکا جانتا ہے اور لوگون کو علم بما فی الصدور ممکن نہین مگر بتوسط اظہار زبانی سوال دوسرا بیان احوال منافقین کو اوپر
بیان حال کافرین کے بطریق عطف لائے اور بیان حال کافرین کو حال مومنین سے قطع کیا اس تغییر اسلوب مین کیا نکتہ ہے حالانکہ
اور مقامون پر کلام اللہ مین ان دونو گروہ کے احوال کو بطریق عطف لائے ہین چنانچہ ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم اور
موافق قاعدے اہل معانی کے بہی جامع وہمی کہ تضاد ہے درمیان دونو کے متحقق ہے کہ کفر ضد ایمان ہے باوجود جامع اور تناسب کے
عطف نکرنا خلاف آئین بلاغت ہے جواب کلام سابق اصل مین بیان حال کتاب تھا کہ کتاب بسبب ہدایت فلانے فلانے فرقونکی
ہوی ہے پس ذکر کافرونکا اور برائی انکی کہ مضمون ان الذین کفروا ہے مباین اس مقام کے ہے نہ مناسب اور جامع وہمی کہ تضاد ہے
درمیان مومن اور کافر کے اور ایمان اور کفر کے ہے نہ درمیان مدح کتاب اور ذم کفار کے اور مقتضائے کمال بلاغت ہے کہ تباین
مقام کو باوجود جامع مقدم کرتے ہین اعتبار مین اور بغیر عطف کے لاتے ہین سوال تیسرا من یقول آمنا باللہ مبتدا ہے اور من
الناس خبر ہے اور خبر ایسا لفظ چاہیئے کہ مفید ہو اور منافقونکا زمرہ آدمیون سے ہونا ایک امر ہے کہ خبردار ہونا اس سے

Marfat.com

کچھ فائدہ نہین رکھتا **جواب** من یقول مین من موصوفہ ہے پس مفاد کلام یہہ ہوا کہ جنس آدمیونکی سے طائفے ایسے ایسے ہین پس مدار فائدہ
کلام اوپر وصف کے ہے جیسی من الذین رجال صدقوا مین کہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ذکر من الناس کا اسواسطے ہو کہ اس فرقے مین سوا
محض ماہیت آدم گری کے کوئی چیز نہین ہے صفات فاضلہ سے کہ آدمیون مین ہوتی ہین مثل ذکا اور علم اور فہمید گی چنانچہ اصطلاح علماء
مصنفین مین لفظ من الناس کا یہی اشارے کے واسطے مذکور ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہین من الناس من العلماء اور بعضے مفسرین نے کہا ہے
کہ لفظ من الناس کا بیان واسطے تعجب سامعون کے ہے یعنے من جملہ آدمیان ایسے بے وقوف بھی ہین پس بصورت انسانیہ غرہ نہو جے اور
اصطلاح علم وفہمید اپنی مین کوشش کیجیے **سوال** چوتھا عذاب کافرون مین لفظ عظیم کا لائے اور عذاب منافقین مین لفظ الیم کا درمیان
ان دو عذاب کے بڑائی مین اور درد دہندگی مین فرق کس راہ سے ہے **جواب** وہ کافر کہ موت جنکی اوپر کفر کے مقدر ہے مطرودان ازل
ہین کہ وقت تقدیر کے نعمتہائے دینی سے انہین محروم رکھا ہے پس عذاب انکا بڑا ہے لیکن بسبب بطلان استعداد کے اور کمال تکدر
الواح ادراک اپنے کے شدت الم اس عذاب کا نہین دریافت کرینگے مانند حال عضو میت یا مفلوج وغیرہ کے کہ قطع اور داغ ہو انکے اقسام آلام
کو نہین معلوم کرتا لیکن منافق واسطے بقائے اصل استعداد کے اور قوت ادراک کے شدت آلام عذاب دریافت کرینگے لہذا عذاب انکا
نہایت مولم ہوگا اور یہہ بھی ہے کہ کافرون نے اصلاً حلاوت ایمانکی نہین چکھی کیفیت تلذذات ایمان کی باوجود حرمان کلی چندان خواہش
نہین رکھینگے بخلاف منافقون کے کہ دروازہ تک اس گھر کے پہنچ کر کچھ حلاوت ایمانکی بکام وزبان چکھ کر محروم لذت کے ہوے ہین اسواسطے فقدان
لذت دیدہ وچشیدہ پر حسرت انکی زیادہ تر ہوگی جیسے ولایت کا آدمی میوجات ولم کے کھانیوالا جو وطن سے دور جائے فقدان میوجات
سے زیادہ تر حسرت کھائے بخلاف ان لوگون کے کہ ولایت کو دیکھا ہی نہین لذت ولم کے میوونکی چکھی ہے نہین انکو اسقدر حسرت نہین ہوتی
سوال پانچوان فی قلوبہم مرض فرمایا قلوبہم مرضی کیون نہ فرمایا جملہ ظرفیہ لانے مین کیا نکتہ ہے **جواب** تا معلوم ہو کہ مرض انکا عارضی
ہے اصلی نتھا لیکن باوجود عروض استقرار اور رسوخ تام بہم پہنچایا ہے لہذا مرض کو تنکیر فرمایا ہے اور یہہ معنے لفظ قلوبہم مرضی سے نہین
سمجھی جاتی تھی اسواسطے کہ قلوبہم مرضی یا دلالت اوپر دوام مرض اور اصلیت کے کرتا یا اوپر عروض بے استقرار ورسوخ کے اور حقیقت مرض
کی دلمین منافق کے ہر وقت پیدا ہوتی ہے اور نزدیک محققین طب روحانی کے ہے کہ جو چیز ظہور مین آتی ہے اسے دو قسم لواحق ضرور ہے
ایک بطہارت عالم غیب کہ معدن اسکا عالم غیب ہے دوسری لوازم نشاء دنیا کہ یہان وارد ہوتی ہے پس مومنین مخلصین امر غیبی کو
قطع نظر نشاء دنیا کے لواحق سے دیکھتے ہین پی بحقیقت کار لیجاتے ہین اور منافقین جو لوازم غیب کو اسکے ساتھ دیکھتے ہین اقرار کرتے
ہین اور جب لواحق دنیا ساتھ اسکے دیکھتے ہین انکار کرتے ہین مثلاً پیغمبر کا جب نور دلائل دیکھتے تھے سر خم کرتے تھے اور جب صحبت
بزنان اور کھانا اور بازار مین پھرنا ملاحظہ کرتے تھے پھر جاتے تھے چنانچہ کہتے تھے مالھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق
اور باوجود اس مرض کے کہ انکی ذات مین ہے طرفہ یہہ ہے کہ حقیقت مرض اپنے سے بیخبر ہین اور افعال سقیمہ اپنے کو سلیمہ جانتے ہین

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ اور جب کہا جاتا
ہے واسطے انکے یعنے کہتے ہین مسلمان منافقونکو مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر اور معصیت کے اور فریب دینے مومنون کے کہتے
ہین سوا اسکے نہین کہ ہم صلاح مین لانیوالے ہین یعنی سنوارنیوالے ہین کام اپنا ساتھ طاعت اور خیر کے خبردار ہو اے سننے والو
تحقیق وہ منافق وہی ہین فساد کرنیوالے اور لیکن نہین سمجھتے **نظم** اور تطبیق اس آیت کی ساتھ ماقبل کے یہہ ہے کہ پہلی آیت مین حق

Marfat.com

تعالی نے زشتی منافقون کے اعتقاد کی بیان فرمائی اس آیت مین برائی فعل کی انکے ارشاد کئی قتادہ کہتے ہین کہ نزول اس آیت کا
یہود کے حق مین ہی کہ فساد انکا کفر تھا اور تغییر نعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اور رشوت لینا اور پھرا دینا حکم کو ساتھ رشوت کے
لیکن درست تر یہہ ہی کہ نزول اسکا منافقون کے شانمین ہی اور فساد انکا کیا تھا قصد ہلاک کرنیکا رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور فریب دیتے تھے مسلمانونکو اور قسمین جھوٹے کھاتے تھے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ
اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ اور جب کہا جاتا ہی واسطے منافقون کے کہ ایمان لاؤ ساتھ دل کے جیسا کہ ایمان لائے
ہین لوگ یعنی مہاجر و انصار کہتے ہین کیا ایمان لائین ہم جیسا ایمان لائے ہین بیوقوف جاہل یعنے جب مسلمان انکو ایمان لانے واسطے کہتے ہین
تو وہ یہہ جواب دیتے ہین اپنے یارونمین اپنے آپ کو بڑا عقلمند سمجھ کر اور مسلمانونکو بیوقوف جان کر پس حق تعالی فرماتا ہی مسلمانون کو
الا انہم ہم السفہاء ولکن لا یعلمون خبردار ہو تحقیق وہ منافق وہی ہین بیوقوف کہ نظر عاقبت پر نہین کرتے اور عذاب آخرت سے
نہین ڈرتے اور لیکن نہین جانتے اسبا تکو کہ ہم کچھ نہین جانتے روایت کی ہی کلبی نے ابی صالح سے اُنھون نے ابن عباس سے رضی اللہ عنہم
کہ آیت بیچ شان یہود کے اور مسلمان اہل کتاب کے مثل عبداللہ بن سلام اور اصحاب اسکے کے نازل ہوئی ہی اور سمجھ لیجئے کہ پچھلی آیت مین
ارشاد فرمایا لا یشعرون اور اس آیت مین لا یعلمون وہان اُنکے شعور کی نفی کی اور یہان علم کی اسکی وجہ یہہ ہی کہ شعور اشیا حسی مین مستعمل
ہی اسواسطے حواس خمسہ کو مشاعر کہتے ہین اور مفسد ہونا اور تباہی کرنا منافقونکا گفتار و کردار سے زمین مین مثل محسوس اور بدیہی تھا
نہ دریافت کرنے قبح اسکے کو ساتھ بے شعوری کے تعبیر کرنا مناسب تھا لہذا وہان لا یشعرون فرمایا اور ترجیح نعمت آخرت اوپر دنیا کے اور حقیقت
طریقۂ ایمان خالص اور بطلان طریقہ نفاق اور تقیہ ایک امر تھا استدلالی اور عقلی نجانیکو اسکے یہی مناسب تھا جو یہان لا یعلمون ارشاد
کیا اور ہو سکتی ہی یہہ وجہ بھی کہ ذکر سفہ کا اس آیت مین کہ نوع جہل سے ہی مقتضی ہوا کہ مقابلہ مین اسکے علم لایا جاوے تا صفت مقابلہ درست
ہو یہان ایک شبہ اور وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال منافق کفر اپنے کو چھپاتے تھے اور انؤمن کما امن السفہاء صریح کلمہ کفر ہی کہ منافی نفاق ہی
جواب یہہ کلمہ حضور مین اپنے محرمون رازدار ونکے کہ نفاق جنسی نہین چھپاتے تھے واقع ہوا تھا جواب دوسرا ہو سکتا ہی کہ یہہ کلمہ
محض اُنکے دلمین صادر ہوا ہو پس معنی قالوا کے یہہ ہین کہ قالوا فی قلوبہم حق تعالی نے کہ عالم سر و خفیات ہی قول قلبی انکا بر ملا اظہار فرمایا
اور ابن عساکر نے تاریخ اپنی مین ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھون نے امن الناس کی تفسیر مین فرمایا کما امن ابو بکر و عمر و عثمان
و علی رضی اللہ عنہم وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور جب دیکھتے مین اہل نفاق اور روبرو ملاقات کرتے مین ان لوگون سے
جو ایمان لائے ہین کہتے مین ایمان لائے ہم منافقونکا دستور تھا کہ جب صحابہ رض سے ملتے تھے تو اظہار اپنے ایمان کا کرتے تھے اور کہتے
تھے کہ جیسے تم ایمان رکھتے ہو ایسے ہی ہم بھی ایمان رکھتے مین چنانچہ اسباب نزول مین اس آیت کے لکھا ہی کہ عبداللہ بن ابی منافق اور
متبع اسکے ایک روز حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو دیکھکر از روئے خوشامد کے انکی تعریفین کرنے
لگے حضرت مرتضی علی رض نے فرمایا ای ابن ابی خدا سے ڈر اور نفاق مت کر اُسنے کہا یا ابا الحسن نفاق کی نسبت طرف ہمارے مت کرو کہ
ہم مثل تمھارے مومن اور صدیق ہین حق تعالی نے خبر دی کہ یہہ جب مسلمانونکو دیکھتے مین تو کہتے ہین ہم ایمان رکھتے مین جیسے تم رکھتے ہو
سمجھ لیجئے کہ جملہ فعلیہ ماضویہ لاتے ہین اور مبالغہ اور تاکید اس دعوے مین نہین کرتے اسواسطے کہ جانتے ہین مسلمانون کو کہ سادہ
لوح ہوتے مین گمان جھوٹھ کا کسی پر نہین کرتے پس مجرد ہمارے کہنے کے بے تاکید و مبالغہ قبول کرلینگے وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى

Marfat.com

شَیَاطِیْنِہِمْ اور جب اکیلے ہوتے ہین طرف شیطانون اپنون کے یعنے مفسدان گروہ اپنے کے جو انکے سردار اور یار ہین قَالُوْا اِنَّا مَعَکُمْ کہتے ہین انکو
صدق تحقیق ہم بلاشبہہ ساتھہ تمھارے ہین اور تمھارے دین اور آئین پر عقیدے ہمارے ہین حاصل یہہ ہے کہ ہم حضور مین مسلمانون کے
واسطے جان ومال اپنا بچانے کے ظاہرداری کرتے ہین کہ ایمان اور انقیاد ظاہر کرتے ہین ہم ہمراہ تمھارے ہین حقیقت مین غرض منافقین جو یہہ انواع
تاکید اور مبالغہ مرعی رکھتے ہین کہ جملہ اسمیہ لاتے ہین اور پھر بحرف تاکید موکد کرتے ہین اور بجاے انا کافرون انا معکم کہتے ہین تا دلالت
اوپر اتحاد مرتبہ کفر کے کرے اسواسطے کہ معتقد ہین کمال زیرکی اور فطانت کفار کی جانتے ہین کہ ہم نزدیک مومنونکے اظہار ایمان کا اپنے
کرتے ہین اگر اظہار کفر باطنی اپنے مین کافرون کے روبرو تاکید اور مبالغہ تمام نکرینگے سخن ہمارا قبول نہوگا اور پھر اسپر بھی گمان کرتے ہین کہ
کافر اس دعوے مین باوصف ان سب تاکید کے جھوٹھا جانتے ہونگے ہمین اور اعتراض کہین نکرین کہ اگر تم ساتھہ ہمارے کفر مین شریک ہو تو
لفظ آمنا کا کیون زبان پر جاری کرتے ہو جریان اس لفظ کا اگرچہ بنابر ظاہرداری اور زمانہ سازی ہو لیکن دلالت کرتا ہے اوپر ضعیف
اعتقاد تمھارے بیچ کفر کے اسواسطے بطریق پیش بندی کہتے ہین کہ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَہْزِءُوْنَ سوا اسکے نہین کہ ہم ٹھٹھا کرتے ہین مسلمانون سے اور
ہوسکتا ہے یہہ کہ جملہ جواب مین ہو سوال مقدر کے کہ جب یہہ کہتے ہین اپنے شیاطین کے پاس جاکر انا معکم تو وے پوچھتے ہین انسے ما
تصنعون فی صحبتہم تو یہہ انکے جواب مین کہتے ہین انما نحن مستہزءون غرض انکے سردارون یارونکو بھی انکا حال مشتبہہ ہوجاتا تھا
ظاہر مین انکا ڈھب ڈول اہل ایمان کا سا بنا ہوا اور صحبت خلطہ اہل ایمان سے کرتے ہوئے دیکھکر وہ شبہہ کرتے تھے کہ یہہ بھی شاید ایمان
لے آئے ہون اسواسطے یہہ حصر قصر کرنے لگے سبب صحبت آرائی اپنی کو کہ مومنون سے رکھتے تھے ساتھہ استہزا کے یعنے ہم فقط ٹھٹھے بازی کے
واسطے مومنون سے ملاقات کرتے ہین اور کچھہ غرض نہین اور حق تعالی نے انکے یارون سردارونکو انکا شیطان فرمایا اسواسطے کہ شیطان عام
ہے جو وسواس ڈالنے ہے دلونمین اور گمراہ کرتے ہی وہی شیطان ہے خواہ جن ہو خواہ انسان شعر جو راہ شریعت سے پھیر دے وہی شیطان
ملعون ہے ابلیس ہے وہ جن ہو کہ انسان اَللّٰہُ یَسْتَہْزِءُ بِہِمْ اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ساتھہ انکے یعنی خدا جزا استہزا کی انکے انہین دیگا
اور بدلا ٹھٹھے بازی کا کہ مسلمانون سے کرتے ہین لیگا یہان جزا استہزا کو بلفظ استہزا ذکر کیا واسطے رعایت مجاورت کے کہ پاس
مستہزءون کے واقع ہے والا حق تعالی کو مستہزی بجاے کہنا کہ سزاے استہزا کی دینے والا ہے اور اسیطرح سے اور بہت جگہہ آیا ہے چنانچہ
جزاء سیئۃ سیئۃ ہی عقوبۃ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ اللہ خود استہزا کرتا ہے ساتھہ انکے اسواسطے کہ مومنین کو فرماتا ہے کہ تعرض انکے
احوال ومال مین کرو تا دمبدم نفاق انکا افزون ہو اور بسبب افزونی نفاق کے مستحق عذاب ہون کہ یہہ مشقت اور رنج ومانکا زیادہ تر
مال اور جان جانے یہان کے کیسی ہے کہ حیات دنیا فانی ہے صدر اس جگہہ کا آسان ہی اور حیات آخرت ابدی ہے عذاب اس جگہہ
کا سخت اور گران ہے پس گویا حق سبحانہ دمبدم ساتھہ منافقون کے وہ معاملہ فرماتا ہے جیسا بیوقوفون سے کرتے ہین کہ سنگ ریزہ دیتا
ہے اور یاقوت لیتا ہے اور اسیواسطے جلدی انکے عذاب مین نہین کرتا کہ سبب نفاق کے مواخذہ کرے بلکہ فرصت دیتا ہے وَیَمُدُّہُمْ فِیْ
طُغْیَانِہِمْ یَعْمَہُوْنَ اور کھینچتا ہے انکو یعنی مہلت دیتا ہے اور چھوڑتا ہے زمانہ دراز تک انکو بیچ سرکشی اور اسراف اور جہل اور تکبر
انکے کی تو اس حالت مین کوردل ہوکر متحیر سرگردان ہوتے ہین اور قبح حال اپنے سے خبر نہین رکھتے عطف یمدہم کا یستہزی پر ہے اور
یعمہون حال ہے مفعول یمدہم سے سمجھہ لیجئے کہ ابتدا باستہزا کرنا جہالت ہے چنانچہ اسی سورت مین آویگا قالوا اتتخذنا ہزوا قال اعوذ باللہ
ان اکون من الجاہلین لیکن جواب استہزا کرنا عین حکمت اور کمال انصاف ہے چنانچہ اس آیت مین واقع ہے خصوصا جو کوئی کسی کے

Marfat.com

محبوب سے استہزا کرے اُسکے انتقام مین محبوب کیطرف سے جواب استہزا کا دینا عالم محبت مین واجبات سے ہی اور اس آیت مین نظر اس
مقدمہ پر کیجیے تو طرفہ جلالت شان مومنین خالص الایمان ہی کہ حق تعالی انکی حمایت کرکے آپ جواب استہزا ئے منافقین انکی طرف
سے دیتا ہی اور لغت عرب مین جسطرح کور چشمی کو عمی کہتے ہین اسیطرح کور دلی کو عمہ کہتے ہین اور یہہ گروہ محل استہزاے الہی کیون
نہو حال انکہ اس معاملے مین کہ ساتھہ خدا کے کیا ہی کمال سفاہت انکی ظہور مین آتی ہی اسواسطے کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ
بِالْهُدٰى یہہ لوگ جنھون نے مول لی گمراہی بدلے ہدایت کے یعنی وہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ باین صفت موصوف ہین وہ لوگ ہین
کہ نادانی سے جنھون نے خریدی ہی اور بدل کی ہی اور اختیار کی ہی گمراہی ساتھہ ہدایت کے اور تباہی ساتھہ صلاحیت کے حاصل یہہ
ہی کہ بدلا ہی کفر کو ساتھہ ایمان کے اور شک کو ساتھہ یقین کے اور جہل کو ساتھہ علم کے اور نفاق کو ساتھہ اخلاص کے اور ہلاک کو ساتھہ
نجات کے اور دوزخ کو ساتھہ بہشت کے اور بدعت کو ساتھہ سنت کے بیوقوفی سے اچھے اچھے چیزین دے کر بری بری چیزین لین ہین اولا
اسم اشارت ہی اور کاف واسطے خطاب کے ہی مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا مخاطب غیر معین اور یہہ جملہ معترضہ ہی مذمت
منافقون مین فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ پس سود نکیا اور نفع فائدہ نہ پہنچایا تجارت انکی نے انکو سمجھہ لیجیے کہ یہان اسناد مجازی ہی
اسواسطے کہ سود کرنے والا تاجر ہوتا ہی اور تجارت سبب سود کی ہوتی ہی نہ سود کرنوالی پس یہہ معنی ہوی کہ فما ربحوا فی تجارتہم یعنی بہرہ
بہرہ ور نہوے بیچ تجارت اپنی کے وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ اور نہ ہوے وہ راہ پانیوالے بطریق تجارت شعر کفر و شک لین چھوڑا ایمان و یقین
کیونکہ ای رافت وہ ہووین مہتدین مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا مثال انکی جیسے مثال اسکے ہی کہ بیچ رات اندھیری گھٹا چھائی
ہوئی کے جنگل مین جلاوے آگ واسطے اسکے کہ راہ دیکھے یا جاے قرار مقرر کرے تو کہ چورون سے اور دشمنون درندون گزندون سے امین
ہو فَلَمَّآ اَضَاۗءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ پس جب روشن کیا آگ نے جو کچھہ گرد اسکے تھا لیگیا اللہ تعالی روشنی انکی وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا
يُبْصِرُوْنَ اور چھوڑ دیا انکو بیچ اندھیرونکے کہ کالی اتکلی گھٹائی نہین دیکھتے مین گرد اگرد اپنے سمجھہ لیجیے کہ الذی استوقد مین کہ لفظ الذی کا واقع
صالح ہی واسطے مفرد اور جمع کے جیسے لفظ من کا اور افراد ضمیر استوقد اور ضمیر ما حولہ باعتبار افراد لفظ الذی ہی اور جمع لانا ضمیر ذہب اللہ
بنورہم اور ترکہم اور لا یبصرون کا باعتبار معنے جمع ہی یہہ تمثیل ہی انکی اگرچہ نہین لیکن بیچ دنیا کے صُمٌّ خبر ہی مبتدا محذوف کی بتقدیر ہم صم
یعنے وہ بھرے ہین سننے حق بات کی سے کہ قبول سخن حق نہین کرتے بُكْمٌ گونگے ہین حق بات کہنے سے یعنی زبان انکی اقرار ایمان مین ساتھہ دل کے
موافق نہین پس گویا کہ بات کہتے ہی نہین عُمْيٌ اندھے ہین حق دیکھنے سے یا یہہ کہ بہرے ہین ہرگز سخن حق نہین سنتے اور اگر سنتے ہین تو واسطے
تدارک جان اپنے کے ایسی چیز کہ جسمین اصلاح انکی ہو جیسے اظہار ایمان خالص اور عذر تقصیرات اپنے جناب رسالت مآب مین اور مومنین
خالصدین مین زبان پر لاوین سو نہین لا سکتے اسواسطے کہ گونگے ہین غیر سے جو کچھہ اُنکے دل مین مملو ہی غلبہ کفر سے نہین کہہ سکتے اور تصنع
اور تکلف و قصد گویائی بھی کرین لیکن جب دیکھین حسن ایمان اور قبح نفاق بھلائی ایمان کی اور برائی نفاق کی تو سبب تراکم ظلمات نظر سے انکے
غائب ہی اسواسطے کہ وہ اندھے ہین حسن و قبح اشیا کو نہین دیکھہ سکتے فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ پس وہ ہرچند قصد ازالے اقالے کا اس معاملہ کی کرین
لیکن نہین پھرینگے ان صفتون سے اور ایسے بہرے اندھے گونگے اندھے اُٹھینگے قیامت کے دن چنانچہ ور آیت شریفہ مین وارد ہی کہ
ونحشرهم يوم القيمة على وجوههم عميا وبكما وصما مثال منافقونکی ہی کہ اندھیری رات گمراہی کی مین مسلمانون کی تلوارون سے ڈر کر
آگ کلمہ شہادت کی روشن کی اور اس روشنی مین قتل سے بچ کر عمر گذاری لیکن بعد مرگ سبب نفاق کے وہ روشنی انکی بجھہ گئی ظلمات

ندامت اور حسرت مین پڑے اور عذاب مین گرفتار ہوئے شعر بن صدق کے کس کام کا اقرار زبانی اقرار زبانی ہو تصدیق جنانی بعضون نے کہا ہی
کہ ظلمات یہان اسواسطے جمع لائے کہ منافقون کو بعد موت بہت طرح کی ظلمتین احاطہ کرینگی ظلمت کفر ظلمت مکر و فریب کہ بخدا و مومنین
کرتے مین ظلمت دروغ و افترا کہ اپنے آپکو مومن کہتے ہین ظلمت طعن و تشنیع مومنین کہ انکو احمق ٹھہراتے مین ظلمت جہل مرکب کہ فساد اپنے
کو صلاح جانتے مین ظلمت معاصی و شہوات کہ اسکے بند مین گرفتار ہو کر پیشہ نفاق کو حیلہ اسکے تحصیل کا قرار دیا ہی ظلمت گور اور شدائد
کہ اصناف غضب الہی سے ہی اور ایک نکتہ عجیب اسوقت تحریر کیا چاہیے کہ برائی نفاق کی خود لفظ نفاق سے پیدا و ہویدا ہی
اسطرح سے کہ نفاق مین چار حرف ہین نون فی الف قاف ان چارون سے معلوم کر لیجیئے کہ مآل منافق کا کیا ہی نون ندامت
کا ہی کہ آخر کار انکو ندامت ہی ندامت ہوگی اور فی فضیحت کی ہی قیامت کو کیا کیا فضیحت ہونگے اور الف آلام کا ہی کہ انکا انجام
ہی اور قاف قہر الٰہی کا ہی کہ انکے موجب تباہی کا ہی اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ یا مثال منافقون کی مانند مینہہ کے ہی آسمان سے
یا ابر سے کہ موسل دھار بہت تمام برسے سمجھ لیجئے کہ اگر صیب سے مینہہ اور آسمان سے ابر مراد ہو تو فائدہ سما کا تاکید ہی واسطے
احتمال باران غفلت کے جیسے فائدہ مین سنام کا ہی اس عبارت مین واذا استیقظ احدکم من منامہ اور جناح کا ولا طائر یطیر بجناحیہ
اور اگر صیب مین مراد مینہہ اور سما سے آسمان ہو تو فائدہ دفع گمان کا ہی اس شخص کے کہ پانی مینہہ کا دریا سے جاتا ہی چنانچہ بحر مواج مین
کشاف سے منقول ہی بعضی مفسرین لکھتے ہین کہ لفظ او کا کہ اول واقع ہی واسطے شک کے آتا ہی اور شک اخبار باریتعالی مین روا نہین
پس او بمعنی واو ہی اور بعضون نے جواب اس شبہے کا یہہ دیا ہی کہ اگرچہ اصل کلمہ او کا واسطے شک کے ہی کلام خبری مین لیکن جب
کلام خبری متضمن تخییر اور تسویہ کے ہو لفظ او کو مجرد کر کے شک سے لاتے ہین اور تسویہ اور تخییر مین استعمال کرتے ہین یہان واسطے اسکے
کہ یہہ دونون تشبیہین جواز مین برابر ہین اس کلمے کو لائے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ حال منافقون کا یون کہو جب روا ہی اور دون
کہو جب بجا ہی فِيهِ بیچ اس باران کے یعنے وقت برسنے مینہہ کے یا بیچ ابر کے ظُلُمَاتٌ اندھیری ہین کالی رات گھٹا چھائی پہاڑ پڑتے
ہوے سے ایک اندھیرا ابر تو بتو کا کہ ہر طبقہ اسکا گویا تاریکی جدی لاتا ہی دوسرا اندھیرا ہجوم قطرات کا تیسرا اندھیرا رات کا اور ہر چند
ذکر رات کا صراحتہ نہین لیکن مذکور برق کا اور كلما اضاء لهم مشوا فيه واذا اظلم عليهم قاموا کا قرینہ تصریح ہی کہ ایسا معاملہ رات ہی کو واقع
ہوتا ہی وَرَعْدٌ اور گرج ہی وَبَرْقٌ اور بجلی يَجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمْ کرتے ہین انگلیان اپنی فِيٓ اٰذَانِهِمْ بیچ کانون اپنون کے مِّنَ
الصَّوَاعِقِ کڑک سے حَذَرَ الْمَوْتِ ڈر موت کے سے کہ مبادا ساتھ اس آواز تند کے صدمہ دلکو پہنچے اور منجر موت ہو مفعول لہ ہی
یا مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا ای یحذرون حذر الموت یا حال ہی بمعنے حاذرین موتھم یا ظرف ہی ای وقت حذر الموت
اور یہان اصابعہم بجاے انامِلہم بطریق مجاز کہا ہی واسطے مبالغہ کے کہ گویا تمام انگلیان کانون مین گھسا تے ہین خوف مرگ سے
کہ آواز کڑکنے کی سنے مین نہین وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ اور خدا سبحانہ محیط ہی ساتھ کافرون کے یہہ جملہ معترضہ ہی بیچ بیان علم
الٰہی کے ساتھ حال کافرون کے اور قادر ہونے اسکے کے اوپر جزا دینے انکے محیط کی معنی گھیرنیوالے کی ہین يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ
نزدیک ہی کہ بجلی چمکاہٹ سے اچک لیجائے آنکھون انکے کو یعنے بینائی انکی کو یہہ جملہ مستانفہ ہی جب سننے والے نے يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ
فِيٓ اٰذَانِهِمْ سنکر کہا کہ ماذا یکون حال ابصارہم تب ارشاد ہوا کہ یکاد البرق یخطف ابصارھم كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ہرگاہ کہ
بجلی چمک کر روشن کرتی ہی راہ واسطے انکے چلتے ہین وہ بیچ روشنی اسکی کے اور چند قدم بجاتے ہین مہلکہ سے آپ کو وقت

Marfat.com

اِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا اور جب اندھیرا کرتی ہے اوپر انکے کھڑے ہو رہتے ہیں سرآسیمہ ہوکر عطف اس جملہ کا اوپر مشوفیہ کے ہے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ اور اگر چاہے خدا لیجاوے کان انکے اور آنکھیں انکی یعنے منافقون کے جیسا کہ اندھا باطن کا انکو کیا ہے ویسا ہی دیکھا سنا ظاہر کا بھی انکے لے لے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق حق سبحانہ تعالی اوپر ہر چیز کے توانا ہے یہہ جملہ تذئیل ہے ذیل ہین جملہ سابقہ کے واسطے تاکید کے واقع ہوا ہے اس تمثیل مین تشبیہ فرمائی حق سبحانہ تعالی نے منافقون کے ساتھہ اس گروہ کے کہ اندھیری رات مین بیچ بیابان مہلک کے ہون اور مینہہ سخت موسل دھار انپر برسے اور کثرت رعد کی اور چمک برق کی انکو سرآسیمہ کرے پھر دہشت کے مارے کانون مین انگلیان رکھین اور اس اندھیری مین راہ انکو نظر آوے جسوقت کہ بجلی کے چمکاہٹ سے روشنی ہو دو قدم راہ چلین پھر ویسے ہی اندھا دھند کھڑے رہ جاوین سمجھ لیجئے کہ اسلام کو ساتھہ مینہہ کے تشبیہ فرمائی ہے کہ سبب حیات قلوب ہے اور تکالیف شرعیہ کو مثل ترک ریاست کے اور جہاد ساتھہ اقربا کے اور ترک ادیان قدیمہ کے اندھیری رات موافق زعم منافقون کے ارشاد کیا اور رعد شدائد ہین کہ پیش آتے ہین اور برق غنیمتین اور فتح ہے اور صواعق ڈراتا ہے وعید سے اہل کفر اور نفاق کو پس منافق ظاہر مین اسلام قبول کرتے تھے لیکن جب احکام جہاد اور قتل کفار کے نازل ہوتے تھے ڈرتے تھے کہ مبادا انکے بھی قتل کا حکم آوے چاہتے تھے کہ قرآن شریف کے سننے سے کان بند کرلین اور جب برق کثرت مال اور حصول غنائم کے انپر چمکتے تھے دین اسلام کو پسند کرتے تھے اور جب تاریکی مجاہدات اور ریاضات کی انکے خیال مین گذرتی تھی تو چلتے چلتے راہ دین مین ٹھہر جاتے تھے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جب امید نعمت کی ہوتی تھی تو دوست اور مدح گو ہوتے تھے اور جب ڈر محنت کا ہوتا تھا تو دشمن اور عیب جو رباعی احوال منافقان یہہ ہے اے رافت ۛ مین تابع دولت و شریک راحت ۛ مطلب ہو تو دوست ہون نہین ہون دشمن معلوم کر انکو تو بوقت نکبت ۛ باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب سوال اول احوال کافرونکا دنیا مین یون فرمایا کہ اول بہرا پن پھر گونگا پن پھر اندھا پن بیان کیا کہ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ کہا اور آخرت کا انکے حال برعکس ارشاد کیا سورہ بنی اسرائیل مین وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا نکتہ اس تغیر اسلوب مین کیا ہے جواب دنیا مین حقائق الہیہ اور اخرویہ پردہ حجاب مین ہین اور اکثر لوگ اپنے کوری رکھنے مین طریقہ دریافت کرنیکا ان حقائق کے یہی ہے کہ کہنے واعظون مرشدون پیغمبرون کے سے کہ یہہ لوگ ان حقائق کا معائنہ کرکر ہمین پہنچاتے ہین سنکر معلوم کرین اور بعد سننے کے اگر شبہ اور خلجان باقی رہے کچھہ تو تفتیش اور سوال اور تحقیق اسکے زبان سے کی جائے اور بعد تحقیق اور تفتیش کے جو علامات صدق اور حق کے ظاہر ہون اور حجاب مرتفع ہو تو کوری اٹھہ جائے پس فقدا انکوان مراتب ثلثہ کے دنیا مین اسی ترتیب سے بیان فرمایا اور آخرت مین کہ حجاب اٹھے ہوئے ہین کچھہ پردہ درمیان مین نہین جو ہے سو دیدہی واعظ اور مرشد وہان کیا چاہیئے کہ العیان لایحتاج الی البیان پس طریقہ فقدان دریافت حقائق کا اس مقام کے بھی ہے کہ پہلے دیدۂ حقیقت مین کور ہو بعد اسکے آلات سوال و تفتیش کہ حرف و صوت ہین مفقود ہون پھر اگر بے سوال و تفتیش بھی کچھہ صدا کان تک آئے تو محسوس نہو پس واسطے آخرت کے بھی ترتیب مناسب ہے سوال دویم باران ابر سے برستا ہے نہ آسمان سے پس معنے اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ کے کیا ہوئے جواب دفع اس شبہ کو پیچھے کر آئے ہین کہ سما سے مراد آسمان بھی ہو سکتا ہے اور ابر بھی اور اگر معنے حقیقی کہ آسمان کے ہین وہی لیجے تو کہتے ہین ہم کہ ہر چند مینہ ابر سے برستا ہے لیکن تکوین ابر موقوف اوپر اوضاع آسمانی کے ہے پس کہہ سکتے ہین کہ مینہہ آسمان سے آیا اور باوصف

Marfat.com

اسکے مراد آسمان سے جہت آسمان ہے نہ جرم آسمان اور ابر جہت آسمان مین ہوتا ہے اگرچہ آسمان مین نہین ہوتا سوال سیوم باران
نہین آتا مگر طرف آسمان سے پس فائدہ لفظ من السماء کا کیا ہے جواب دفع یہہ خدشہ بھی پیچھے ہوچکا ہے پھر بتفصیل سن لیجیے
کہ کبھی باران کو ہر چیز کثیر النفع مین استعمال کرتے ہین بطریق مجاز چنانچہ کہتے ہین فلانے مکانمین نعمت برستی ہے یا فلانے شہر
مین زر برستا ہے واسطے دفع توہم اس مجاز کے اس لفظ کا زیادہ کرنا ضرور ہوا تا کوئی لفظ صیب کو اوپر باران مجازی کے
حمل نکرے چنانچہ اذا استیقظ احدکم من منامہ مین کہا ہے کہ غرض زیادہ کرنے من منامہ سے دفع توہم کا ہے اوپر اسکے کہ کوئی
بیداری کو اور تنبہ کے خواب غفلت سے حمل نکرے علی ہذا القیاس لفظ جناحیہ کا ولا طائر یطیر بجناحیہ مین کہ کوئی طیران کو بطیران
ہمت تاویل نکرے یَا اَیُّہَا النَّاسُ ای لوگو اُعْبُدُوْا اور ڈرو اور عبادت کرو رَبَّکُمْ پروردگار اپنے کے تئین اَلَّذِیْ وہ پروردگار
کہ ساتھ قدرت کاملہ کے خَلَقَکُمْ پیدا کیا تم کو وَالَّذِیْنَ اور پیدا کیا ان لوگونکو بھی مِنْ قَبْلِکُمْ جو پہلے تھے تمسے لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ واسطے
اسکے کہ شاید تم متقی ہو اور ہدایت قرآن کہ نصیب متقیان ہے بہرہ پاؤ یا یہہ معنی ہین کہ تم بواسطہ پرستش کے خشم الہی سے بچو پہلے
مذکور مومنون اور کافرون اور منافقون کا جدا جدا فرمایا پھر یہان سے بطریق عموم پند اور نصیحت شروع کی اور درمیان مین لعلکم
تتقون یہہ جملہ معترضہ لے آئے بیان فوائد عبادت مین اور بعضے لوگ پہلے اس آیت کی قل مقدر نکالتے ہین ای قل یا ایہا الناس
اعبدوا یعنے کہو اے محمد لوگو ڈرو اور عبادت کرو اور لعلکم تتقون مین بعضے لوگون نے اعتراض کیا ہے کہ لعل واسطے ترجی کے
ہے اور ترجی امید رکھنا ہے اور امید متضمن شک ہوتی ہے پس کلام الہی مین شک کیونکر کہا جاوے پس جواب اسکا یہہ ہے کہ کلام
عرب مین لعل واسطے تحقیق کے بھی آتا ہے یہان واسطے تحقیق کے ہے دوسری معنی امید سے مجرد کر کے بمعنے تعلیل محض بھی استعمال
کرتے ہین لہذا فراء نے کہا ہے کہ لعل کلام الہی مین بمعنے کی ہے اور ہو سکتا ہے کہ لعل واسطے ترجی مخاطب کے ہو یعنے قل یا ایہا الناس
لعلکم تتقون اور داخل ہو مقولہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین لکھا ہے مفسرین نے کہ جس آیت کے پہلے یا ایہا الناس ہے وہ مکی ہے
اور جس آیت کے پہلے یا ایہا الذین امنوا ہے وہ مدنی ہے یہہ قاعدہ اکثریہ ہے کلیہ نہین اسواسطے کہ اسی آیت کے پہلے یا ایہا
الناس ہے اور مدنی ہے اور یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا کہ سورہ تحریم مین ہے مکی ہے باوجود اسکے کہ پہلے یا ایہا
الذین امنوا واقع ہے اور وجہ اس قاعدہ کی یہہ ہے کہ مکے مین بہت کافر تھے اور مسلمان تھوڑے وہان خطاب یا ایہا الناس مناسب تھا
اور مدینے مین مسلمان بہت تھے اسلام نے قوت پائی تھی وہان خطاب یا ایہا الذین امنوا ملائم تھا لکھا ہے فتح العزیز مین کہ معنے مکی اور
مدنی کے کہ کلام علقمہ مین وارد ہے اور اسی بموجب مفسرین نے لکھا ہے وہ یہہ نہین کہ مکے اور مدینے مین نازل ہوئی ہین بلکہ مراد
انکی یہہ ہے کہ جس جگہہ یا ایہا الناس آیا ہے خطاب بکفار ہے کہ بیشتر ساکنان مکہ تھے اور جس جگہہ یا ایہا الذین امنوا ہے خطاب
بمومنین ہے کہ غالبا مدینے مین تھے اسواسطے کہ اسوقت مین محل غلبہ کفر کو تھا اور محل غلبہ ایمان مدینہ مین باقی رہا یہان ایک خدشہ
ہے وہ یہہ ہے کہ عبادت غیر تقوی شی دیگر نہین ہے پس لعلکم تتقون بعد اعبدوا ربکم کے کہنا اسطرح ہے جیسے کہین اعبدوا ربکم
لعلکم تعبدون یا اتقوا ربکم لعلکم تتقون کہین اور یہہ کلام بکمال نامناسب ہے جواب معنی عبادت کی تصحیح نسبت عبودیت مین
اور منتہی اس تصحیح کا اتصاف بصفت تقوی ہے پس عبادت اور تقوی باعتبار نہایت باہم اتحاد رکھتے ہین اور باعتبار بدایت
افتراق اور تغایر یہان کلام مشعر اوپر اعتبار بدایت حال کے ہے اور محتمل ہے کہ معنے اتقا کے یہان موافق مفہوم لغوی اسکے کے

Marfat.com

ہون کہ پرہیز کرنے کی اور اپنے آپ کو نگاہ رکھنے کی ہی یعنے عبادت پروردگار اپنے کی بجا لاؤ تا اپنے تئین غضب اسکے سے نگاہ رکھو اسواسطے
کہ اتلاف حقوق موجب غضب الہی ہی اور ترک عبادت مین مین حق تلف ہوتے ہین حق ربوبیت کا اسکے حق عبودیت کا اپنے حق نعمت
کا اسکے کہ شکر مین اسکے لازم آتا ہی الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وہ خدا کہ جسنے ساتھ حکمت بالغہ کے کیا واسطے نفع فائدے
تمھارے لیے زمین کو بچھونا کہ اسپر مقرر کرو اپنا چلنا پھرنا سونا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً اور آسمان کو چھت تا اشعہ انوار ملائکہ علویہ بناؤن تمھارے
کو برہم نکرین وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً اور اتارا آسمان سے یا ابر سے پانی یعنے مینہہ فَأَخْرَجَ پس نکالا بِهِ ساتھ اس پانی کے اسوقت کہ ساتھ
خاک کے ملے مِنَ الثَّمَرَاتِ پھلون سے رِزْقًا لَكُمْ روزی واسطے تمھارے سمجھ لیجئے کہ ثمرات جمع قلت ہی اور استعمال جمع قلت کا تین
سے دس تک آتا ہی اور حق تعالی لاکھون کروڑون پھل مینہہ برسا برسا پیدا کرتا ہی وجہ کیا ہی کہ اپنی عطاء کثیر کو قلیل بیان فرمایا جواب
اسکا یہہ ہی کہ جو کوئی بڑا سخی ہوتا ہی وہ اپنے بہت دینے کو تھوڑا ہی جانتا ہی پس حق تعالی اسلئے کہ جواد کامل ہی اپنی عطاء کثیر کو قلیل
ذکر فرمایا کہ یہہ سب میوہائے گوناگون بیچ نظر تمھارے کثیر ہین اور بنسبت بجود وعطاء باری قلیل وحقیر اور من الثمرات مین من تبعیضیہ ہی یعنے
بعضے میوے واسطے روزی دینے تمھارے لیے یا من بیانیہ ہی اور امام زاہدی نے لکھا ہی کہ الف ولام عہد کا ہی اور معہود انواع ثمرات مین جنت
کے روایت ہی کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام جنت بہشت سے زمین پر آئے حق تعالی نے بہشت کے میوونکے قسمسے یہان زمین پر پیدا
کردئے سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے ان دو آیتون مین پانچ چیزین اوپر بندون اپنون کے کہ دلائل وحدانیت اسکے کی ہین شمار کی ہین اول خلقت مردم
ہر وقت دوسری خلقت آباء انکے کی اور ان دو نعمتون کو ایک جگہہ ذکر فرماکر آیتہ کو ختم کیا ہی تیسری پیدایش زمین کی چوتھی پیدایش
آسمانکی پانچوین جو چیز کہ مجموع زمین وآسمان سے حاصل ہوتی ہی کہ آسمان سے پانی برسایا اور زمین سے بسبب اس پانی کے میوہ اگایا
اور رزق فرمایا اور یہہ تینون نعمتین اخیر مین دوسری آیت کے لائے اکٹھے وجہ اس تفریق کی اور اس ترتیب کی کیا ہی جواب وجہ
یہہ ہی کہ دو نعمتین پہلی قبیل نعمتہائے انفسی سے ہین اور تینون نعمتین پچھلی منجملہ نعمائے آفاقی سے ہین انفسی نعمتون کو مقدم فرماکر
ایک جگہہ لائے اسواسطے کہ اقرب اشیا طرف شخص کے نفس اسکا ہی پھر اصول اسکا آباؤ امہات سے اور نعمتون آفاقی کو ساتھ
اس ترتیب کے ایک جگہہ لائے اسواسطے کہ زمین مکان اور مقر بنی آدم ہی قعود اور قیام اور تقیظ اور منام اسکا اسمین ہی
اور کسی وقت مین اس سے غافل نہین پھر جب نظر بلند کرین آسمان کو دیکھتے ہین کہ مثال ایک قبے کے سر پر سایہ افکن ہی اور
انوار اور اشعہ گوناگون اس سے روشن ہین پھر مجموع سے اس صحن وسقف کے جو پیدا ہوتے ہین وہ بیان فرمائے اسواسطے کہ
مرتبہ مرکب کا بعد مرتبہ بسایط کے ہی بیت چون فراغت ز مفردات آمد ہم وقت مشق مرکبات آمد ۲ اور یہہ بھی معلوم کیجئے کہ بعضے کوتہ
اندیش لفظ فی اشیاء سے استدلال کرتے ہین اوپر اسکے کہ زمین بشکل کرے نہین اسواسطے کہ کرے کو فراش نہین کہا جاتا یہہ استدلال انکا
نہایت پوچ ہی اسواسطے کہ فراشیت زمین کی کو اوپر فراشیت فرشہائے مالوفہ اپنی کے توشک اور نمدا ورقالین اور شطرنجی کے
قیاس کرنا کمال غفلت ہی فرش کو کیا ضرور ہی کہ سطح مستوی ہو کرہ زمین باوجود کرویت اور استدارکی جو جرم کلان رکھتا ہی اور اطراف
اسکے باہم تباعد کلی رکھتے ہین اور ارتفاع اور انخفاض اسکا نظر نہین آتا قابل فراشیت کے ہی بلا شبہ اور باوجود اسکے دلائل قطعیہ
قائم ہین اوپر کرویت اسکے کے اور جو واضح تر دلیل دلائل عقلیہ اس مدعا کی سے ہی وہ یہہ ہی کہ طلوع اور غروب کواکب کا اوپر اہل
مشرق کے مقدم اوپر طلوع اور غروب اہل مغرب کے ہی اور مابین شمال اور جنوب کے ازدیاد ارتفاع قطب ظاہر اور انحطاط قطب

Marfat.com

حقی ہیچ صورت دور جانے جانب شمال مین اور بالعکس جانب جنوب مین دلیل صریح اوپر کرویت اسکی کے ہی لہذا محققین فقہائے
بیچ فتاوونکے لکھا ہی کہ اگر مقارن طلوع آفتاب دو برادر مرین ایک چین مین دوسرا اندلس مین تو ثانی وارث اول ہو نہ بالعکس
اسواسطے کہ طلوع آفتاب کا چین مین مقدم اوپر طلوع آفتاب کے بیچ اندلس کے ہوا ہی پس موت برادر چینی کی مقدم اوپر موت
برادر اندلسی کے ہی چین نام شہر ملک مشرق کا ہی اور اندلس نام شہر مغرب کا ہی اور اسپر اوضح دلیل شرعیہ یہہ ہی کہ اوقات
نماز کو اوپر اوضاع آفتاب کے قرار دیا ہی ساتھ اس وجہ کے کہ جمیع مکلفین کو بیچ اطراف اور جوانب زمین کے اقالیم مختلفہ مین رہتے
مین عام و شامل ہو اور یہہ معنی بدون کرویت زمین کے نہین ہوتے اور سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ رزق
مخصوص بغذائے بنی آدم نہین بلکہ جو چیز کہ ساتھ اسکے انتفاع لیا جائے رزق ہی اسواسطے کہ بیچ مقام بیان عموم نعمت کے اکتفا اوپر
ان میوونکے کہ غذا آدمیونکی ہو پس اصلاً مناسب نہین اور یہہ بھی سمجھ لو کہ مفسرین سلف سے یون منقول ہی کہ آب باران آسمان
سے آتا ہی نہ ابر سے ابر واسطہ ہی مانند غربال کے چنانچہ ابو الشیخ نے کتاب العظمت مین حضرت حسن بصری سے روایت کی ہی کہ
ان سے پوچھا مینہ آسمان سے آتا ہی یا ابر سے فرمایا آسمان سے ابر علامت کے سوا نہین اور کعب احبار سے روایت کی ہی کہ السحاب
غربال المطر اگر ابر نہوے پانی آسمانکا وقت نزول کے اسقدر شدت کرے کہ زمین کافتہ ہو جاوے اور ایسی ہی خالد بن معدان سے
روایت کی ہی کہ باران زیر عرش سے آتا ہی اور بترتیب ساتون آسمانون سے گذرتا ہی پھر پائین آسمان مین جمع ہوتا ہی وہان سے
ابر اسے جذب کر کر اپنے طرف کھینچتا ہی اور عکرمہ سے یون نقل کیا ہی کہ آب باران آسمان ہفتم سے ہی اور خالد بن یزید سے روایت
ہی کہ باران دو قسم ہی ایک قسم آسمان سے ہی اور ایک قسم وہ ہی کہ ابر دریا سے نوش کرتا ہی اور بسبب رعد اور برق کے
زمین پر گراتا ہی پس جو قسم دریا سے ہی وہ قوت روئیدہ کرنے کی نہین رکھتا اور جو قسم کہ آسمان سے ہی طاقت اگانے کی رکھتا
ہی اور حقیقت ان اقوال کی یہہ ہی کہ تکوین سحاب بلاشبہہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور استحالہ غبارات اور بخارات
کا بھی وہین واقع ہوتا ہی لیکن بیشتر صعود بخارات کا دریاے شور سے واقع ہوتا ہی اسواسطے کہا جاتا ہی کہ دریا سے پانی لاتا ہی
اور اصل اس کارخانہ کی اوضاع آسمانی سے اور افعال ملائکہ ہفت آسمان سے ماخوذ ہی کہ بحکم قضائے عرشی تدبیر اس امر کی
کرتی ہین اگرچہ ظاہر مین اسباب ارضیہ سفلیہ سے وابست رکھتا ہی لیکن باطن مین تاثیر قضائے عرش ہی کہ ان اسباب کو فراہم لاکر
مصروف اس کارخانے کا کرتی ہی خصوصاً خلقت زمین و آسمان اور جو کچھ ترکیب قوائے فاعلیہ و انفعالیہ ان دونوکی سے نمودار
ہوتی ہین ؎ قضائے الٰہی کے سب کام ہین ۔ اسی سے سب آغاز و انجام ہین ۔ اس اٹکھیل کے کھیل مین جلوہ گر ۔ جو دن رات ہوتا ہی
شام و سحر ۔ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا پس مت کر کرو واسطے اللہ کے شریک اور ہمتا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور حال یہہ ہی کہ تم جانتے ہو کہ
اسکا مثل نہین ہی اور یکتا ہی ہو اسواسطے کہ کوئی سوا اسکے قادر نہین ہی اوپر پیدا کرنے مخلوقات کے وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ اور اگر
ہو تم بیچ شک کے عطف اسکا اوپر جملہ اعبدوا کے ہی کہ اسمین امر بعبادت خدا ہی اور اس مین بیان اعجاز قرآن اور حقیقت
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا اس چیز سے کہ اتاری ہم نے اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی
سوال پیغمبر کو بلفظ عبدنا ذکر فرمایا اور رسولنا اور نبینا نکہا باوجودیکہ مناسب مقام تھا اسواسطے کہ نزول کتاب کا نہین ہوتا
مگر اوپر رسول اور نبی کے جواب پانا منصب رسالت اور نبوت خلوص بندگی اور کمال عبودیت سے ہی نظم بندگی کرنا کہ پاوے

Marfat.com

خواجگی با خواجگی دشوار ہی بے بندگی ہو بندگی ہی موجب خورسندگی ہو بندگی کر بندگی ہو پس جہت اظہار شرف عبودیت لفظ عبدنا مناسب
تر ہوا چنانچہ آیۃ تَبَارَکَ الَّذِی نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ اور نَزَّلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ مین اور قرآن شریف کو کہ تم کہتے ہو خدا کا کلام نہین محمدؐ نے بنا لیا ہی
فَأْتُوا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ پس لے آؤ تم کہ اہل فصاحت و بلاغت ہو ایک سورت کہ اقل اسکے تین آیتین ہون مانند قرآن کے بیچ فصاحت
بلاغت کے اور چستی درستی الفاظ کے اور بر ترکیب اسکی اور ہر موقع کے واقع ہوی ہو اور رہر تشبیہہ اور رہر مجاز اور مر کنایہ بحسن و لطافت
اسمین مستعمل ہو اور باوجود اسکے تنافر اور وحشت کلمات سے اور تعقید کلمات سے سالم اور بری ہو تا معلوم ہو کہ یہہ کلام بھی تالیف
بشری اور سلیقہ شعری سے ہی اور یہہ بھی سہل گری کے واسطے کہا و الایہہ کلام اور چیزین سوا ان چیزون کے بہت رکھتا ہی
ایسے کہ اگر تتبع ان کا تم سے چاہین قافیہ تنگ ہو جائے تم پر اول یہہ کہ اسلوب اس کلام کا مخالف اسالیب کلام بشری ہی خصوصًا
مطالع اور مقاطع سور مین دوسری تناقض اور اختلاف سے منزہ ہی تیسری مشتمل اوپر اخبار غیب کے ہی قصص ماضیہ قرون گذشتہ
کی اس مین بے مطالعہ کتاب اور مراجعت تواریخ بتفصیل تمام مذکور ہین اور وقایع آئندہ بھی کہین بتلویح معلوم ہوتے ہین اور مطابق
واقع کے پڑتے ہین پھر جو اس کلام مین تامل کیجیے تو باوجود ان وجوہ کثیرہ کے فصاحت اسکی بدرجہ نہایت پہنچی ہی یہان سے
دریافت ہوتا ہی کہ سوا اس قادر بیچون کے کسے قدرت ہی کہ باوجود ان مواقع گوناگون کے اسماء کلام تصنیف کر سکے اور بعض
ان مواقع سے یہہ ہی کہ فصاحت عرب کی اور سوا اسکے فرق انام کی بیشتر وصف ان چیزونکی مین ہوتی ہی کہ دیکھی سنین مین جیسے
شتر اسپ غلام کنیزک زن فرزند بادشاہت وزارت جنگ غارت اور امثال انکے اور اس کلام مین ان چیزونکا قدر قلیل مذکور
ہی اکثر اس کلام مین مذکور ایسے اشیا کا ہی کہ دیدہ و شنیدہ نہین اور بیانمین ان چیزونکے رعایت تشبیہات دقیقہ کی اور استعارات
بلیغہ کی ایسی ہی کہ مقدور کسی فرقے کا نہین اور بعض موانع ایسے یہہ ہی کہ اس کلام مین رعایت صدق اور اجتناب کذب بہ نہایت
واقع ہی اور یہہ جس کلام نظم و نثر مین ہو بے لطف ہوتا ہی چنانچہ کہا ہی ؎ در شعر مپیچ در فن او ؎ چون اکذب اوست احسن او
اور بعض موانع سے یہہ ہی کہ جو ناظم شعر اور نثر نویس ایک قصہ ایک مضمون مکرر مذکور کرتے ہین تو کلام انکا مرتبہ ثانی مین علوی
رتبہ سے گر پڑتا ہی اور اس کلام مین جون جون تکرار آتا ہی لطف زیادہ ہم پہنچاتا ہی اور بعضے موانع سے یہہ ہی کہ کلام جب طویل
ہوتا ہی رعایت فصاحت بلاغت کی اس مین دشوار ہوتی ہی اور لابد بعضی مواضع مین درجہ علیا سے ساقط ہو جاتا ہی بخلاف
اس کلام کے اور بعض موانع سے یہہ ہی کہ مضامین اس کلام کے واجب کرنا عبادات کا حرام کرنا لذات اور مشتہیات نفس
کا تحریض مردم بر ہیچ دنیا کے اور بذل مال اور صبر مصائب اور یاد کردن موت اور توجہ بآخرت ہین اور ان امور کے بیان
مین دائرہ بلاغت کا نہایت تنگ ہی اور بعض موانع سے یہہ ہی کہ کوئی شاعر اور نثر نویس نہین مگر سلیقہ ایک مضمون
کے ادا کا اسکے کلام مین غالب ہوتا ہی بعضے بیان حسن مین معشوقون کے قدرت تمام رکھتے ہین بعضے بیتابی عشاق خوب
باندھتے ہین بعضے بزم بعضی رزم اور یہہ کلام ہر فن مین بے نظیر ہی اور بعضے موانع سے یہہ ہی کہ یہہ اصل علوم دقیقہ ہی
مثل علم عقائد اور مناظرہ با اہل ادیان باطلہ اور علم اصول فقہ اور علم فقہ اور علم احوال اور علم اخلاق اور سوا انکے علوم باریک اور اس قسم
کے غوامض بیان کرنے مین راہ بلاغت طے کرنا مقدور بشر نہین اگر نثار بلیغ کو فرمایش کرو کہ ایک دو مسئلہ منطق کے عبارت
رنگین مین یا کوئی مسئلہ فرائض کا کلام بلیغ مین ادا کرے ہرگز ممکن نہین پس ان چیزون سے بیقین دریافت کرو کہ یہہ کلام

Marfat.com

بشری نہین کلام الٰہی ہی وَادْعُوا شُہَدَآءَکُمْ اور پکارو بتضرع وزاری اگر تمہین طاقت معارضہ کی نہین ہی تو شاہدون اپنے کو یعنی
حاضران مجلس کو کہ شعرا اور خطبا مین یا بتون کو پکارو کہ مددگار ہون تمہارے شہدا جمع شہید کی ہی اور شہید یا خود شہود سے
ہی بمعنی حضور اور شہید یا خود شہادت سے بھی ہی اور بتونکو شہداء کہا موافق زعم کافرون کے کہ کہا کرتے تھے ہولاء شہداؤنا
لنا عند اللہ یا اور کوئی جسے سمجھو کہ مددگار رہوگا تمہارا بلا و بتضرع وزاری مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ سواء خدا کے اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر
ہو تم سچے اپنے قول مین کہ قرآن شریف کو کلام بشر کا کہتے ہو باقی رہے یہان چند خدشے وہ یہہ ہین خدشہ اول قرآن مین بعضی آیتین
اورون کے کلام سے نقل کر گئے ہین پس اگر آیات اسی عبارات سے اُن سے صادر ہوئی ہین تو اعجاز قرآن کا متحقق نہوا اسواسطے
کہ کلام بشر بھی اس درجہ بلاغت کو پہنچا اور اگر بعین عبارات ان سے صادر نہین ہوا تو خبر مطابق واقع کے نہوی اور عدم مطابقت
واقعہ خبر الٰہی مین محال ہی جواب حکایت کلام غیر کی دو طریق پر ہی اول یہہ ہی کہ کلام اسکا بعینہ بے تغیر تبدیل نقل کرین جیسے
استفتا مین احکام طلاق عتاق اقرار انکاری مین وصیت سے عبارت کسی کی لاتے ہین یا کلام اطفال کا بلغت اطفال ذکر
کرتے ہین دوسری یہہ ہی کہ نقل بالمعنی کرتے ہین اورون کے معانی کو اپنے عبارت مین ترتیب دیتے ہین جیسے منشی احکام بادشاہی کے
اور نویسندے قبالہ و خطوط کے اسی پر عمل رکھتے ہین حکایات اور قصص قرآنی قبیل ثانی سے ہین کہ کلام غیر کا اپنی عبارت مین
نقل فرمایا ہی اسیطرح بعضے مقام پر بزبان بندگان بوجہ تلقین و تعلیم ارشاد کیا مثل ایاک نعبد یہان مطابق معنی کے صدق خبر
مین کافی ہی مطابقت الفاظ کی درکار نہین ہی خدشہ دوم وقوع شک و شبہ کا فرون سے حقیقت قرآن مین یقینی تھا حرف
شک کا کہ ان ہی کیون لائے جواب واسطے وضوح دلائل اعجاز قرآن کے کہ شک کو جڑ سے اکھیڑے اس امر یقینی کو مشکوک قرار دیا
اور حرف شک کا استعمال کیا خدشہ سیوم صاحب شک مدعی نہین ہی تا حجت درخواست کرین اسواسطے کہ حجت مدعی پر ہی نہ منکر
پر منکر کے مقابلے مین اپنے طرف سے حجت لانی چاہئے پس طلب کرنا معارضہ قرآن کو منکر سے کس وجہ سے ہی جواب جو کوئی اعجاز قرآن
کا منکر ہوا گویا دعوی کیا کہ تالیف مثل اس کلام کے مقدور بشر کا ہی اس دعوی ضمنی پر طلب حجت مدعی سے ضرور ہی خدشہ چہارم
جس کسی کو کسی چیز مین شک ہوتا ہی اُسکے خاطر مین کوئی حکم نہین ہوتا اور صدق اور کذب لوازم حکم سے ہی پس درمیان وان
کنتم فی ریب اور ان کنتم صادقین کے کس وجہ سے ارتباط ہی جواب ان کنتم صادقین دو احتمال رکھتا ہی ایک یہہ کہ مربوط ساتھ
ان کنتم فی ریب کے ہو اس تقدیر پر یہہ خدشہ یہان وارد ہوتا ہی دفع اسکا یہہ ہی کہ جو کوئی اعجاز قرآن مین شک کرتا ہی پس گویا خبر
دیتا ہی کہ قرآن تالیف بشری ہو سکتا ہی اور اس کلام ضمنی مین کاذب ہی نظر اس کلام ضمنی پر کر کر ان کنتم صادقین فرمایا دوسری
یہہ کہ مربوط ساتھ ادعوا شہداءکم من دون اللہ کے ہو اور اس تقدیر پر مراد یہہ ہی کہ اگر تم اس دعوی مین صادق ہو کہ معبود تمہارے فریاد
کو تمہاری پہنچتے ہین اور حل مشکلات کرتے ہین اب پس خدشہ وارد ہی نہین ہوتا اور یہان سمجھ لیجئے کہ ضمیر مثلہ کی بعضے مفسرین نے عبد کی طرف
پھرائی ہی اور یہہ معنی کہین ہین کہ لاؤ بقدر ایک سورت کے مانند اس بندے ہمارے کے کہ امی محض ہی مشق نظم و نثر کی اصلا نہین کی ہی یہہ تفسیر بھی
یہان ہو سکتی ہی لیکن اور مقامات مین اور آیات مخالف اس تفسیر کے ہین چنانچہ سورہ یونس مین فاتوا بسورۃ من مثلہ اور سورہ ہود مین
فاتوا بعشر سور مثلہ اور سورہ بنی اسرائیل مین قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان
بعضہم لبعض ظہیرا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا پس جو تم معارضہ نکر سکے زمانہ گذشتہ مین اور مثل قرآن شریف کے سورت نہ بنا سکے وَلَنْ تَفْعَلُوْا اور ہرگز

Marfat.com

زمانہ آئندہ مین بھی معارضہ نکر سکو گے فَاتَّقُوا النَّارَ پس ڈرو تم آگ دوزخکی سے الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ آگ کہ ممتاز ہی اور آگونین
ساتھ اسکے کہ ایندھن اسکا آدمی کافر ہین اور پتھر اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ تیار کی گئی ہی واسطے کافرون کے سمجھ لیجئے کہ یہان حق تعالی نے آگ دوزخ
کی کا دو چیز ایندھن فرمایا آدمی اور پتھر آدمی بسبب اسکے کہ باوجود عقل ہوش کے ناگرویدہ رہے اور قرآن اور پیغمبر پر ایمان نہ لائے سزاوار اس
عذاب کے ہوے اور پتھر یعنے بت اور کبریت بتون کو کہ کافر معبود اپنا جانکر پوجتے ہین واسطے تحقیر کافرونکے ایندھن دوزخ کا کیا اور کبریت کو کہ آگ
اسکی صعب تر اور بوئے ناخوش تر ہوتی ہی واسطے تعذیب کافرونکے مقرر کیا بعضون نے کہا ہی کہ اہل دوزخ جب دوزخ مین روینگے اور نالے کرینگے تو ابر
سیاہ نمود ہوگا انکو امید مینہہ برسنے کی ہوگی مینہہ کی جگہہ پتھر برسینگے آگ زیادہ تر سوزش حرارت پیدا کریگی اگر کوئی اعتراض کرے کہ اعدت للکافرین
سے معلوم ہوتا ہی کہ آگ دوزخ کی مخصوص ساتھہ کافرون کے ہو اور غیر کافرونکے معذب نہون اور اس سے لازم آتا ہی کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا کہ
بے توبہ مرے وہ بھی کافر ہو کہ اسکے حق مین بھی تعذیب آئی ہی چنانچہ مذہب معتزلہ کا ہی کہ گناہ کبیرہ سے آدمی کافر ہو جاتا ہی جواب اسکا
یہہ ہی کہ اگرچہ تیاری دوزخکی خاص واسطے کافرون کے ہی لیکن دوسرے کا جانا کچھہ منع نہین جیسے ایک شخص نے مکان خاص اپنے
واسطے بنایا اور اس مین مہمان آرہا تو کچھہ قباحت نہین ہی یا بندیخانہ کہ خاص واسطے قیدیون کے ہی اگر قاضی مدیون کو یا اور کسی کو اس
خوف سے کہ بھاگ نجاوے حکم قید کا اس مین کرے تو خیر کچھہ مضایقہ نہین ہی پس تمسک معتزلہ کا اور خوارج کا ساتھہ اس آیت کے کہ
اہل کبائر کفار ہین اور اہل صغائر واجب العفو پوچ اور بے معنی ہی اسواسطے کہ صفت جنت مین اعدت للمتقین وارد ہی اور رجال اکثر متقین
لڑکے اور مجانین دیوانے بھی باجماع معتزلہ اور خوارج جنت مین جاوین گے باوجودیکہ متقی نہین ہین کہ مکلف ساتھہ امر اور نہی کے
نہین ہین اور اعدت اس جگہہ اور آیۃ وجنۃ عرضہا السموت والارض اعدت للمتقین مین کہ صیغہ ماضی کا ہی دلالت کرتا ہی کہ بہشت
اور دوزخ زمانہ ماضیہ مین پیدا ہوے ہین اور نزدیک معتزلہ کے اور جہمیہ کے ہونے والے ہین زمانہ مستقبل مین اور اعدت کو کہ ماضی
ہی بمعنے مستقبل مجازًا کہتے ہین وہ صریح غلط فہمی ہی انکی کہ احادیث متواتر المعنی اسمین ناطق ہین اور سوا اسکے معنی حقیقی آیت کی چھوڑ
کر مجازی لینا کیا معنی مجاز وہان لیتے ہین کہ کوئی دلیل قائم ہو یہان کوئی دلیل قائم نہین ہی اور بغیر دلیل کے حمل اوپر مجاز کے
درست نہین سوال آدمیون اور پتھرونکو ہیزم دوزخ کا کیا اور دوزخ کو واسطے کافرون کے تیار کیا پس معذب تو کافر ہوے
ایندھن دوزخ کا کون سے آدمی ہوے جواب معرفہ بعد معرفہ کے مقتضی اتحاد کا ہی چنانچہ جاءنی زید فاکرمت الجائی جائے
اور زید ایک ذات ہی پس کافر اور آدمی کہ ایندھن نار کے ہین ماصدق علیہ انکا ایک ہی وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور خوشخبری دے تو
ان لوگونکو کہ ساتھہ توفیق الہی کے ایمان لائے ہین خدا اور رسول اور قرآن پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے اچھے فرائض اور واجبات
اور سنن اور مستحبات اور مضمون بشارت کا کیا ہی اَنَّ لَھُمْ یہہ کہ واسطے انکے آخرت مین جَنّٰتٍ باغ ہین کہ انھون مین سب قسم
کے میوے ہونگے سمجھ لیجئے کہ جنات جمع جنت کی ہی کہ بمعنی باغ ہی اور جنتین کلام اللہ سے چار ثابت ہوتی ہین کہ فرمایا ہی ومن
دونہما جنتان اور باعتبار شہرت ہشت بہشت ہین چنانچہ نام بھی انکے وارد ہین جنت فردوس جنت عدن جنت ماوی دار الخلد
دار السلام دار المقامہ علیین جنت نعیم پس ظاہر یون معلوم ہوتا ہی کہ باعتبار دروازونکے آٹھہ نام ہون غرض واسطے مسلمانونکے
مہیا ہین بحسب مراتب ایمان اور اعمال شایستہ باغ اور وہ باغ ہمیشہ سرسبز اور تر و تازہ رہین گے اسواسطے کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ
جاری ہین نیچے درختون ان کے کے یا نیچے غرفون اور منظرون انکے کے نہرین لکھا ہی کہ بہشت مین چار نہرین ہین پانی کی

Marfat.com

شہد کی دودھ کی شرابکی اور بعضون نے کہا ہے کہ نہر پانی کی ہے لیکن موافق خواہش کے مبدل ہوگی وقت خواہش آب کے پانی
کی ہوگی اور وقت خواہش شہد کے شہد کی اور وقت خواہش دودھ کے دودھ کی اور وقت خواہش شراب کے شرابکی اور
بعضون نے لکھا ہے کہ ایک نہر ہے کہ چار خاصیتین رکھتی ہے زندگانی کہ خاصیت آب ہے اور پرورش کہ خاصیت شیر ہے اور حلاوت
کہ خاصیت شہد ہے اور نشاط کہ خاصیت شراب ہے سب اُس ایک مین موجود ہین پس ایک نہر کو باعتبار تعدد خواص کے ساتھہ
لفظ جمع کے ذکر فرمایا غرض بہر روش جاری ہونگی وہان نہرین جنا نکہ انہار حکمت ایمان باطن ان کے سے یہان او پر زبان ان کے
جاری ہوے تھے فیض اُسکا اس عالم مین پہنچیگا اور جب یہہ اُن باغون مین داخل ہونگے اور لذات اسکی استعمال کرین گے معلوم ہوگا کہ
سب یہہ لذتین گوناگون جزائے ایمان وعمل صالح ہے تا لذت بسبب اس جاننے کے دوبالا ہوکر قدر ایمان اور عمل صالح ذہن مین
انکے بڑھے اور اگر یہہ معلوم انکو نہو تو مانند نعمتون دنیا کے ان نعمتونکو بھی نعمتہائے ابتدائی تصور کرین اور لذت دریافت جزا سے محروم
رہین اور دلیل اس جاننے کی یہہ ہے کُلَّمَا رُزِقُوا ہر گاہ روزی دے جاوینگے بہشتی مِنْهَا ان درختون سے مِنْ ثَمَرَةٍ میوون سے
رِزْقًا رزق قَالُوا کہینگے هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ یہہ رزق جزا اس چیز کی ہے کہ دی گئی تھی ہم کو پہلے اس سے دنیا مین مقامات
واحوال سے کہ ثمرات ایمان اور اعمال شائستہ ہمارے تھے وَ اُتُوا بِهٖ مُتَشَابِهًا اور دئے جا وینگے مسلمانونکو میوون بہشت کے
سے ہمرنگ وہم صورت باوجود تفاوت بلذت تا تشابہ ملتذا اور تفاضیل آثار دونو برقرار رہین بعضون نے کہا ہے درانحالیکہ وہ
میوے متشابہ آپسمین ہونگے یعنے آپس مین ایک ہون گے بیچ رنگ کے اور مزہ علیحدہ ہوگا چنانچہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور سواان کے
اور تابعین سے منقول ہے کہ میوہائے بہشت صورتمین یکرنگ اور لذت اور طعم مین مختلف ہون گے بعضون نے کہا ہے کہ
متشابہ ہونگے بیچ جودت کے یعنے سب کے سب اچھے ہی ہونگے ردی بُرا نہوگا کوئی سمجھ لیجئے کہ اکثر مفسرین نے ہذا الذی رزقناکو
حمل اوپر نوعیت اور جنسیت کے کیا ہے نہ جزائیت پر انپر اشکال قوی وارد ہوتا ہے اسواسطے کہ لفظ کلما کا متوجب جمیع افراد رزق
اور مرات رزق ہے اور ظاہر ہے کہ اول بار یہہ قول بہشتیون سے متصور ہوسکتا ہے نہین اسواسطے کہ قبل اس سے کا ہے رزق اخروی
انہین عنایت نہین ہوا تھا لہذا البعضی مفسرین نے رزقنا مین قبل کو حمل کیا ہے اوپر رزق دنیوی کے اور یہہ بھی مستقیم نہین ہوتا
اسواسطے کہ اس صورتمین لازم آتا ہے کہ بیچ آخرت کے کوئی نعمت ورائے نعمتہائے دنیوی نہوا درحالانکہ آیات بسیار اور احادیث
بیشمار دلالت کرتی مین اوپر اسکے کہ وہان نعمتین نا دیدہ و ناشنیدہ بھی ہونگی ازانجملہ آیت فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین
ہے اور حدیث اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اور واسطے اِن دونو اشکال کے
بعضے متاخرین نے رزقنا من قبل کو عام کیا ہے کہ دنیا مین ہون یا آخرت مین پس بار اول رزق دنیوی کو یاد کرین گے پھر اور مرتبون مین رزق
اخروی کو لیکن یہہ توجیہہ بھی باوجود تکلف کے مطلق درست نہین ہوتی اسواسطے کہ افراد بہشتیون کے مفالیس اور مساکین اور بیمار
بھی ہونگے انکو دنیا مین بقدر ما یحتاج الیہ سے زیادہ عنایت نہین ہوا وہ نعمت بہشت کی دیکھہ کر کونسی نعمت دنیا کو یاد کرینگے کہ انکو
کچھہ پہنچی ہی نہین اور معہذا بار بار لاتے مین ایک چیز کی لذت ناقص ہوجاتی ہے گو منافع اور طعم مین تفاوت ہو کہ مثل مشہور ہے
مصرع چو حلوا بیکبار خوردند وبس ؎ پس اصح یہی ہے کہ حمل ہذا الذی رزقنا مین از قبیل حمل جزا بجزی علیہ ہے نہ حمل نوع کا اوپر فرد کے
اور اتحاد کہ درمیان جزا اور مجزی علیہ کے فی الواقع متحقق ہے قوی تر ہے اُس اتحاد سے کہ درمیان فرد اور نوع کے بیچ نظر ظاہر

Marfat.com

ہین کے مدرک ہوتا ہی اسواسطے کہ جز ایچ حقیقت کے ظہور مجزی علیہ ہی بیچ لباس دو سرے کے اور دریافت کرتے ہین اُسکے کہ بہ بمنت ظہور اس
عمل کے ہی کہ دنیا مین ہم سے صادر ہوا تھا وہ لذت اور لطف حاصل ہوتا ہی کہ خارج بیان سے ہی اور یہہ جو کہا جاتا ہی کہ آدمی کو نسبت مالوفات سے
ہوتی ہی اور رغبت اور میلان طرف مالوفات کے کمال کرتا ہی پس یہہ اسوقت ہی کہ مزاج معتاد اور قوت شہویہ اسکی اسی حالت
اولی پر ہو اور جب مزاج بہجت وسعت نشأ متبدل ہوا ہو اور قوت شہویہ بسبب کمال علو اپنی کے ترقی کر گئی ہو پھر پابند مالوفات اپنے کا
اسے جاننا کمال نادانی ہی چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہی اور بعضی مفسرین نے لکھا ہی کہ جب بہشتی میوہ کھانے کو توڑینگے تو اس دفعہ مین
کہ ہاتھ سے دہن تک نہ پہنچاوینگے کہ میوہ دوسرا اوسمین پختہ تیار ہو جاویگا سمجھ لیجیے کہ جو مسکن اور مطعم اور مشرب بہشتیونکا باین خوبی
بیان فرمایا اور یہہ بھی ارشاد کیا کہ یہہ لذتین اور نعمتین انکو بیچ مقام جزا اور مکافات اعمال کے عنایت ہونگی تاکہ ابتہاج وسرور انکا
زیادہ ہو اور قاعدہ ہی کہ بغیر یاران موافق کے اور محبوبان دلفریب کے جو نعمت ہو مکدر رہوتی ہی چنانچہ کہا ہی ؎ اگر بر مین اپنے وہ جانان نہو
گلستان ہمین کیونکہ زندان نہو لہذا ارشاد فرمایا کہ واسطے تکمیل ابتہاج وسرور انکے کے ہم صحبت موافق بھی دئے جاوینگے وَلَهُمْ فِيهَا
أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ اور واسطے بہشتیون کے بیچ بہشت کے قبیلے بین پاک کئے گئے بول غائط منی حیض استحاضہ سے تا آنکہ آب دہن اور آب
بینی اور درد سر اور برص وجذام اور دق اور زکام وغیرہ اُن مین نہونگے اور حسد بخل غل غش کینہ غم اندوہ اور خصائل رذائل سے باطن انکا پاک
ہوگا اور ظاہر مین انکا جو چیز کہ مکروہ الطبع ہی اس سے صاف ہوگا اور بدن انکا ایسا شفاف ہوگا کہ مغز ساق مثل رشتہ مروارید کے نظر آویگا
اور اگر ایک اُن مین سے خنصر اپنی اندھیری راتمین بیچ دنیا کے دکھاوے تمام جہان روشن ہو جاوے اور اگر آب دہن ڈالے دریائے شور مین
شیرین ہو جاوے ایسی حورین بہشتیونکو ملینگی اور جو رورین دنیا کی انکی اگر بفضل الٰہی بخشی جاوینگی تو وہ ایسی خوبصورت ہونگی کہ حورین باین جمال
وکمال رشک کھاوینگی اسواسطے کہ حورونمین صرف عطا ہی اور انمین عطا اور جزا جمع وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور بہشتی بیچ بہشت کے ہمیشہ
رہنے والے ہین یہہ آیۃ مبطل قول فرقہ جہمیہ ہی کہ فناء جنت اور نار کا قائل ہی یہان محققین نے فرمایا ہی کہ آدمی کو تین چیزین دریافت
کرنی ضرور ہین اول مبداء اپنا کہ کہان سے آیا اور کہان تھا مین دوم معاش اپنی کہ کہان سے کھاتا ہون اور کس جا رکھتا ہون سوم
معاد اپنا کہ آخر کار میر اکیا ہی اس آیت مین حق تعالی نے تینون چیزونکو یاد دلوایا ہی بیان مبداء مین سوا لفظ الذی خلقکم کے اور کلمہ
نہین ارشاد کیا کہ زیادہ کشف اس حقیقت کا غیر ممکن ہی اور بیان معاش مین الذی جعل لکم الارض سے ذرہنا لکم تک فی الجملہ تفصیل
فرمائی اسواسطے کہ معاش اپنی ہر یک سمجھ لیگا اور بیان معاد فریقین مین فاتقوا النار التی سے خالدون تک شباع تمام فرمایا اسواسطے
کہ اسمین محتاج بیان کئے تھے لوگ اور جو ضمن مین اسکے اثبات اعجاز قرآنکی دلیلی وحقیت فرقانکی تقریر مذکور ہوئی تو کافر لاجواب ہوکر معترف ہوے
کہ مقدر طاقت بشری نہین کہ ایسا کلام بنا سکے لیکن شبہ دوسرا کرنے لگے کہ بزرگونکے کلام مین بری بری چیزونکا مذکور چاہیے ذکر اشیاء حقیرہ سے
بزرگ اپنے سخن مین اجتناب کرتے ہین اگر یہہ اللہ کا کلام ہوتا تو اس مین ذکر ایسے امثال خسیسہ کا کہ مکھی اور مکڑی ہی کیون ہوتا اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کلام اللہ کا نہین ہی حق تعالی نے انکی رد مین ارشاد فرمایا إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي تحقیق حق تعالی نہین شرماتا اَنْ
يَضْرِبَ یہہ کہ بیان کرے مَثَلًا مَّا مثال کوئی سے بَعُوضَةً مچھر کی فَمَا فَوْقَهَا پھر جو اوپر اسکے سے مثل مکھی اور مکڑی کے سبب نزول کا
اسکے یہہ ہی کہ جو کلام اللہ مین مذکور مکھی اور مکڑی کا وارد ہی چنانچہ مکس کا اس آیت شریفہ مین لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان
یسلبہم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ اور مکڑی کا اس آیت کریمہ مین مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت سنکر

Marfat.com

ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ کیا مناسب ہے ایسی ادنی چیزونکا مذکور کرنا یہہ نہین سمجھتے تھے کہ اُسنے طاؤس اور مگس دونو پیدا
کئے ہین طاؤس کو خوبصورتی ظاہر کی دی ہے اور مگس کے پیدا کرنے مین کیا جانے کیا کیا فوائد رکھے ہین جو ہم نہین سمجھتے ایس
باغ جہان مین سر نہر نکا خالی حکمت سے نہین ہے ؎ ذرہ ذرہ مین چھپی لاکھہ تیری حکمت ہے پتے پتے مین جو دیکھا تو عجب صنعت
ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس جو لوگ ایمان لاتے ہین اور جانتے ہین کہ قرآن کلام حق ہے فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ جانتے
ہین بیقین یہہ کہ یہہ ضرب المثل راست درست سچ ہے پروردگار اُنکے سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَا
اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا پس کہتے ہین ازروی جنگ وجدال یا از راہ طعن وعناد کے کیا چاہا اللہ نے ساتھہ اسکے مثال لانا اس جگہہ
وقف لازم ہے آیا کافر نہین جانتے کہ حق تعالی ساتھہ عدل اپنے کے یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا گمراہ کرتا ہے ساتھہ اس مثال کے بہت کافرون
اور منافقون کو کہ تامل نہین کرتے اور حکمت اسکی نہین پاتی وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا اور بفضل اپنے سنے راہ دکھاتا ہے ساتھہ اس
مثال کے بہتونکو سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی نے اور جگہہ آیات قرآنی مین ہدایت یافتگان کو بصفت قلت مذکور فرمایا ہے منھم المؤمنون
واکثرھم الفسقون اور فرمایا ہے وقلیل من عبادی الشکور اور اس جگہہ دونو فریقونکو بصفت کثرت مذکور فرمایا وجہہ یہہ ہے کہ
اہل ہدایت بھی بذات خویش کثیر ہین اگرچہ بہ نسبت گمراہان قلیل ہین اور دوسری یہہ ہے کہ بجہت غلبے کے یہہ تھوڑے بھی بہت ہین الا
ان حزب اللہ ھم الغالبون باقی رہا یہان ایک اور سوال جواب طلب وہ یہہ ہے سوال مذکور ہدایت یافتگان کا کیون نہ مقدم فرمایا
حال آنکہ شرافت انکی مقتضی تقدیم لانے کی تھی چنانچہ اکثر مقامون پر کلام اللہ مین مذکور نیکونکا مقدم ہے اوپر مذکور بدون کے جواب
سوق اس کلام کا برد مقال کفار ہے کہ اعجاز قرآنی مین شک وشبہ کرکے زبان طعنہ کھول کر گمراہ ہوئے تھے پس اول حال انکا بیان کرنا
منظور ہوا لہذا اس کلام مین بہ نسبت کلام سابق کہ فاما الذین اٰمنوا اور واما الذین کفروا ہے صنعت لف ونشر غیر مرتب اختیار
فرمائی وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ اور نہین گمراہ کرتا اللہ ساتھہ اس مثل کے مگر فاسقونکو الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وہ
فاسق جو توڑتے ہین قول پیمان اللہ کا پیچھے مضبوطی اس قول کے مراد شکنندگان عہد سے یہود ہین کہ اور متابعت پیغمبر آخر الزمان کے عہد باندھکر
توڑا یا مراد کفار ومنافق ہین کہ عہد میثاق کو بھلایا وَیَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ اور کاٹتے ہین یہہ عہد شکن جو حکم کیا خدا نے ساتھہ
اسکے کہ ملا یا جاوے یعنے قطع کرتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھہ دشمنی کے اسواسطے کہ کوئی قبیلہ عرب کا ایسا نتھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
جسکے ساتھہ قرابت ہو اور یہود بھی قطع رحم کرتے تھے کہ درمیان آنحضرت کے اور اُن کے بجہت اخوت اسمعیل اور اسحاق کے یگانگت اور خویشی تھی
وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اور بگاڑ کرتے ہین وہ گروہ بیچ زمین کے ساتھہ مخالفت حق کے اور متابعت نفس کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہہ گروہ
وہی ہین توٹا پانیوالے بیچ دنیا اور عقبی کے سمجھہ لیجئے کہ یہان سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ گمراہ کرتا ہے اُن لوگونکو کہ جنمین یہہ تین صفتین ہین ایک
تو عہد شکنی دوسری قطع رحمی تیسری مفسد پنا ہو پس چاہئے آدمی کو کہ ان سے بچے کسی سے جو عہد کرے تو اُسکو وفا کرے اور صلہ رحمی کرے اپنے اقربا اور
خویشون پر اور جس چیز مین کہ فساد ہو اسکو ترک کرنے تاکہ گروہ خاسرین مین نداخل ہو ؎ یارب ان افعال سے ہمکو بچا ہے مدد اپنا تو ہی
لمحہ دوسرا کَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ کیونکر کفر کرتے ہو تم ساتھہ خدای عز وجل کے اور حال یہہ ہے کہ تھے تم مردے
یعنے جسم ایسے تھے کہ اس کو حیات نہ تھی جیسے نطفہ اور علقہ پس زندہ کیا تم کو یعنے تسویہ اعضا کر کے روح تمہارے بدنونمین پھونکی ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ
پھر مردا کریگا تم کو جب اجل آئیگی تمہاری ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ پھر جلاویگا تمکو بار دیگر گورمین نفخہ صور سے واسطے نشور کے ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ

Marfat.com

پھر طرف اسکے پھیرے جاؤگے تم واسطے جزاء اعمال کے معلوم کرلیجیے کہ یہہ سورۃ بقرہ متضمن ہی بہت آیات مسائل کو پہلی آیت آیات مسائل
سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کہ اباحت اصل ہی بیچ اشیا کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی اسیطرح جس جس آیت سے جو جو مسئلہ نکلیگا وہ پہلے اس آیت کے
وہان بیان کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی هُوَالَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وہ خدا ایسا ہی کہ جسنے بقدرت بے علت پیدا کیں
واسطے انتفاع تمھارے کے جو چیزین کہ بیچ زمین کے ہین جھاڑ پہاڑ انہار اشجار معادن حیوانات ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ پیچھے پیدا کرنے زمین کے
قصد فرمایا طرف پیدا کرنے آسمان کے فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ پس درست اور راست کیا بے قصور انکو سات آسمان وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور وہ
سب چیز کو جاننے والا ہی یعنے دانا ہی ہر چیز کا کہ کیون بنائی ہی اور واسطے کسکے بنائی ہی باقی رہے یہان دو خدشے سوانکو مع جواب
لکھتا ہون خدشہ اول خلق لکم مافی الارض جمیعًا دلالت کرتا ہی کہ جوکچھ زمین مین ہی مباح الانتفاع ہی حال آنکہ تحریم المحرمات
جمیع شرائع مین قطعًا ثابت ہوی ہی جواب پیدایش سب چیزونکی واسطے انتفاع کے دلالت نہین کرتی کہ ہر چیز قابل انتفاع ہر ایک کے
ہو بلکہ اس آیت مین مقابلہ جمیع مافی الارض کا ساتھ جمیع بنی آدم کے تقاضا کرتا ہی کہ افراد اول اوپر افراد ثانی کے منقسم ہون پس
جو چیز کہ متعین بحق غیر ہوی اور کسی سبب سے ملک مین کسی شخص کے آگئی انتفاع ساتھ اسکے بغیر اجازت صاحب حق کے روا نہین اور اسطرح
انتفاع بنی آدم جمیع مافی الارض سے تقاضا نہین کرتا کہ ہر ایک کو ہر چیز سے بہر نوع انتفاع روا ہو بلکہ بعض وجوہ انتفاعات مین رجوع بشرع
چاہئیگی مثلًا انتفاع جورو سے ساتھ وطی کے ہی اور انتفاع ماہن سے ساتھ شفقت کے اور انتفاع پانی سے ساتھ پینے کے اور آگ سے ساتھ
پکانیکے بلکہ لفظ لکم کہ لام نفعیہ اسمین موجود ہی دلیل صریح ہی اوپر اسکے کہ سب چیزون کو نفع اپنے مین نہ ضرر اپنے مین استعمال کیا چاہیے
اور ضرر دو قسم ہی دنیوی یا دینی ہی دنیوی کو اہل تجربہ جانتے ہین اور دینی کو سوا انبیا کے نہین سمجھ سکتا کوئی اسواسطے کہ وقت ظہور
ضرر دینی آخرت ہی اور اسوقت کو کوئی دیکھ کر پھرا نہین ہی تا تجربہ اسکا حاصل کیا ہو پس طریقہ معرفت کا اس ضرر کے نہین ہی
مگر پیغمبرونکی باتین سنکر باور کرنا خدشہ دوسرا اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ خلقت اول چیزونکی کہ بیچ زمین کے ہین مقدم اوپر خلقت
آسمان کے ہو اسیطرح سورہ حم سجدہ مین بھی بصراحت تمام مذکور ہی اور سورۃ نازعات مین والارض بعد ذلك دحٰها دلالت صریح
کرتا ہی کہ دحو زمین یعنے عریض کرنا اور بچھانا زمین کا بعد خلقت آسمان کے اور تسویہ اسکے کے بلکہ بعد از حرکات کواکب کے ہی اور
بعد وجود دن رات کے اور ظاہر ہی کہ خلق زمین اور جوکچھ بیچ زمین کے ہی بدون دحو زمین ممکن نہین پس مضمون آیتین مین تعارض
اور تناقض ہوا جواب خلق لکم مافی الارض جمیعا بمعنی قدر لکم ہی اور اسیطرح سورہ سجدہ مین وجعل فیها رواسی من فوقها و
بارك فيها وقدر فيها اقواتها اسواسطے کہ خلقت جمیع مافی الارض کی بدون توسط حرکات آسمانی کے واقع نہین ہی پس تسویہ
آسمانونکا متاخر نہین ہو سکتا اور بعضے مفسرین نے جو کہا ہی کہ دحو زمین متاخر آسمان سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ تسویہ آسمانکا
متاخر خلق زمین سے ہی یہہ سب دال اوپر غفلت کے ہی عموم مافی الارض جمیعا سے اور آیۃ رفع سمکها فسوٰها واغطش لیلها و
اخرج ضحٰها والارض بعد ذلك دحٰها سے ہان محتمل ہی کہ اول زمین نہایت چھوٹی بنائی ہو اور اسمین وصول جبال و برکت
انہار رکھ کر اقوات حیوانات اسمین مقدر کیئن ہون پھر آسمان سات بنا کر گردشین لا کر نور اور ظلمت شبانروزی عنایت کی ہو بعد
اسکے زمین کو پھیلا کر فراخ کیا ہو واللہ اعلم بالصواب فائدہ بعضے مفسرین نے حضرت ابن عباس وغیرہ صحابہ سے نقل کیا ہی کہ
قبل خلقت آسمان زمین کے دو چیزین موجود تھین عرش اور آب جب ارادہ الٰہی خلقت آسمان و زمین پر متعلق ہوا پانی

ع ٣

Marfat.com

سے دھوان اٹھا اور سبب دھوان اٹھنیکا بعضے روایت مین یہہ لکھا ہی کہ حق تعالی نے باد کو مسلط کیا باد کے سبب سے پانی مین تموج آیا کثرت امواج سے دخان ظاہر ہوکر اوپر چڑھا اور وہی آسمان ہی کہ اور آیۃ مین اشارہ اسکی طرف واقع ہی ثم استوی الی السماء وھی دخان پھر قدری پانی مین پھیس اور تحجر پیدا ہوا وہ مادہ خلقت زمین ہی پس اول زمین کو قطعہ قطعہ کرکے ہفت زمین درست کین پھر آسمانکی طرف توجہ فرماکر سات آسمان بنائے اور اس روایت مین خلقت زمین کو چار روز مین اسواسطے بیان فرمایا ہی کہ روز یکشنبہ کو ابتداے پیدایش دود کہ مادہ آسمان ہی اور طین متحجر کہ مادہ زمین ہی واقع ہوی اور روز دوشنبہ کو زمین کو سات قطعے کیا اور روز سہ شنبہ کو پہاڑ اس مین نصب کئے اور نہرین جاری کین اور روز چہارشنبہ کو درخت اسمین لگائے اور قوت جانورونکا دانہ وگاہ پیدا کیا اور روز پنجشنبے کو طرف آسمانکے متوجہ ہوئے سات آسمان بنائے اور روز جمعہ کو ہر آسمان مین ستارے جڑے اور گردش ہر ستارے کی معین کی اور ملائکہ کو واسطے کاروبار آسمانکے مقرر فرمایا پس تمام خلقت عالم چھہ روز مین باین تفصیل واقع ہوی چنانچہ حم سجدہ مین مفصل اشارہ فرمایا ہی لیکن یہان ایک اشکال ہی کہ دن رات طلوع وغروب آفتاب سے معلوم ہوتے ہین قبل خلقت زمین آسمانکے کیونکر متصور ہون بعضے علمانے اسکے جواب مین کہا ہی کہ مراد دنون سے حقیقت دنون کی نہین ہی بلکہ مدت دنونکی ہی یعنے تمام خلقت عالم کی اتنی مدت مین واقع ہوئی کہ اگر وہ مدت روز و شب مین قیاس کرین تو چھے روز ہون بعضون نے کہا ہی کہ نور عرش بعضے وقت منتشر ہوتا تھا بعضے وقت مختفی اول کو روز ثانی کو شب قرار دیا ہی اور لکھا ہی کہ آسمان اول جسے آسمان دنیا کہتے ہین موج ہی معلق ایستادہ اور آسمان دوسرا نقرہ سفید اور تیسرا آہن اور چوتھا مس پانچوان زر چھٹا زمرد ساتوان یاقوت سرخ اور عرش اور کرسی کا جدا جدا ہونا دلیل قطعی سے ثابت نہین ہی مگر بالائے ہفت آسمان بفاصلہ بسیار اور توسط انوار بیشمار ایک جسم ہی نورانی اسیکو گاہے عرش کہتے ہین گاہے کرسی اور وہ محیط آسمان و زمین ہی وسع کرسیہ السموت والارض واللہ اعلم یہان تک تمام آدمیونکو بندا و نصیحت فرمائی بطریق عموم چنانچہ ابتداء رکوع گذشتہ سے کہ یا ایھا الناس اعبدوا ہی ظاہر و باہر ہی اور یا بنی اسرائیل اذکروا کہ آگے آویگا بطریق ذکر خاص بعد عام لائے اور درمیان مین قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا کہ اسبق سب کے اور باپ سب کے تھے جملہ معترضہ مذکور فرمایا وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتونکے کہ آسمان پر تھے یا ان فرشتونکو کہ زمین پر تھے یا تمام فرشتونکو آسمان و زمین کے بعد قیل و قال اور احلاجی جان کے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً بدرستی کہ مین بنانیوالا ہون زمین کے بیچ یا مطلق زمین پر عوض قوم جنون کے اس شخص کو کہ عمارت زمین پر خلیفہ تمہارا ہو اور اعانت دین مین اور امانت مین خلیفہ میرا ہو خلیفہ اسے کہتے ہین کہ کسی کے منصب پر کوئی بیٹھے اور بہیج عنوان اسکا اختیار کرے باین معنی حضرت آدم خلیفہ فرشتونکے ہین کہ فرشتے جو پرستش عبادت الٰہی مین مصروف تھے آپ زمین پر جلوہ افروز ہوکر بآن صفات موصوف ہووے یا خلیفہ وہ ہوتا ہی کہ کسی کے طرف سے اوامر نواہی جن جن کو بتانے ہین بتاوے باین معنی خلیفہ خدا ہین کہ حق تعالی کیطرف سے اجراے احکام شرعیہ فرماتے تھے یا خلیفہ خلف سے ہی کہ ظہور آپ کا بعد خلقت جن کے اور فرشتون کے واقع ہوا قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا کہا فرشتون نے کیا بناتا ہی تو بیچ زمین کے اس شخص کو کہ فساد کرے زمین مین وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ اور ڈالے لوہو قتل کرکر مثل اپنے کو بغیر حق کے یہہ خبر آئندہ کی کہ فرشتون نے دی یا باخبار الٰہی تھی یا لوح محفوظ پر لکھا دیکھا تھا یا از راہ کشف تھی کہ مقتضاے صفائے طینت ہی یعنے ایسے کو خلیفہ کرتا ہی کہ جو خون ریزی سے نہ ڈرے اور خانہ جنگیان کرے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اور ہم پاکی بیان کرتے ہین ساتھہ تعریف تیرے کے توفیق و اعانت تیری سے کہ موجب حمد ہی وَنُقَدِّسُ لَكَ

Marfat.com

اور ذکر کرتے ہین تیرا ساتھ پاکیزوگی کے ہر نا شائستگی سے قَالَ اِنِّیٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فرمایا حق تعالی نے تحقیق مین جانتا ہون جو تم نہین
جانتے یعنے پیدائیش مین اسکے حکمتین ہین کہ مجھ کو خبر ہین تمھین نہین وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور سکھائے آدم علیہ السلام کو کہ خلیفہ
عبارت انہین سے ہے نام سارے مخلوقات کے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ پھر سامھنے کیا انکو اوپر فرشتون کے یعنے ان شخصونکو کہ جنکے
نام حضرت آدم علی نبینا علیہ السلام کو سکھائے تھے سامھنے فرشتون کے کیا فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ پھر کہا بتاؤ مجھ کو یہہ امر حق تعالی
واسطے تنبیہ امر کے ہے اوپر عجز انکے کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ نام انکے کہ تمھارے سامھنے کئے ہین اگر ہو تم سچے طعن مین استحقاق خلافت
آدم کے یعنے جو تمھاری غرض یہہ ہے کہ لائق خلافت کے نہین اسواسطے کہ ان سے فساد اور خونریزی ہوگی اور ہم تسبیح تقدیس تیری
کرتے ہین شایان منصب کے ہم ہین اچھا خلیفے کو علم چاہئے تم ان اشیا کے نام بتاؤ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا کہا فرشتون
نے پاکی ہے تجھ کو نہین علم ہمکو مگر جو سکھایا تو نے ہمکو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ تحقیق تو جاننے والا اور حکمت والا ہے روایت ہے کہ قالب
حضرت آدم علیہ السلام کا قبل روح کے درمیان طائف اور مکے کے تھا فرشتون نے کہا ابلیس کو کہ جانتا ہے تو اسکو ابلیس نے کہا
جانتا ہون مین اسکی بڑی شان ہوگی اگر اسکو تم پر فضل دین تو تم عداوت رکھوگے اس سے یا محبت فرشتون نے کہا ہم مطیع حق تعالی کے
ہین جو فرماوے گا وہ کرینگے اگر ہمین فضل دیگا تو ہم اسکے حق مین احسان کرینگے اور اگر اسکو فضل دیگا اسکی اطاعت کرینگے ابلیس نے کہا
از راہ حسد کہ مین تو ہرگز اطاعت نکرونگا سمجھ لیجئے کہ اس آیت مین دو چیزین معلوم ہوتین ایک تو فضل علم کا اوپر عبادت کے اسواسطے
کہ فرشتونمین انواع عبادات بکثرت جمع تھے اور فضل حضرت آدم کو ہوگیا کہ علم زیادہ تھا انکا دوسری یہہ معلوم ہوا کہ بعضے چیزین ایسی بھی
ہین کہ اظہار انکا بزبان موجب زیان ہے کہ ابلیس نے عداوت حضرت آدم کی اظہار کی جان اپنی شقاوت ابدی مین گرفتار کی قَالَ
یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ فرمایا حق تعالی نے یہو اسطہ ای آدم بتا دے ان ملائکہ کو نام ان چیزونکے کہ حاضر ہین فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ
پس جب بتا دئے حضرت آدم نے نام اشخاص کے فرشتونکو قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمایا حق تعالی نے
فرشتونکو کیا نہ کہا تھا مین نے تم کو کہ تحقیق مین جانتا ہون چھپی چیزین آسمانونکی اور زمین کی وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ
اور جانتا ہون مین جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم گفتار سے اور جو تھے تم چھپاتے زعم اپنے مین کردار سے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اور یاد کرای محبوب یہہ بھی کہ جب کہا ہم نے واسطے فرشتون کے یکبار سجدہ کرو تم آدم کو تعظیم کا پس سجدہ کیا تمام
ملائکہ نے مگر ابلیس نے نہ کیا کہ نام اسکا عزازیل تھا حق تعالی نے بجہت نافرمانیکے نام اسکا ابلیس رکھہ دیا یعنے ناامید رحمت حق سے
اور ابلیس جنون کی قوم سے تھا چنانچہ اور جگہہ قرآن شریف مین وارد ہے وکان من الجن اور ایک مقام پر ہے خلقتنی من نار
ناری جن ہین اسواسطے اسنے سرکشی اور تکبر کیا بخلاف فرشتونکے کہ معصوم ہین عصیان سے اور ایک جگہہ ہے افتتخذونه وذریته
اولیاء من دونی اس سے نسل ابلیس کی معلوم ہوتی ہے اور فرشتونکی نسل نہین پس معلوم ہوا کہ جن ہے اور استثنا منقطع ہے اور
بعضی کہتے ہین یہان استثنا متصل ہے یہہ فرشتہ تھا اور کان من الجن کی معنی صار من الجن ہین یعنی بعد نافرمانیکے مسخ کر دیا
اسکو ہوگیا جن اسیواسطے نسل بھی اسکی ہوئی دو آیتون کے جواب اسمین آگئے اور تیسری آیت کہ اس سے خلقت اسکی ناری معلوم
ہوتی ہے تو اس سے یہہ لازم نہین آتا جو ناری ہو وہ جن ہے جائز ہے کہ بعضے فرشتے بھی ایسے ہون کہ خلقت جنکی ناری ہو لیکن صحیح
قول اول ہے چنانچہ شرح عقائد مین تفتازانی نے اختیار کیا ہے کہا ہے مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے بیچ تفسیر اسی آیۃ کریمہ کے واذ قلنا

Marfat.com

للملائكة اسجدوا لآدم کے اوپر قول بیضاوی کے کہ یہہ ہی واما المعنی اللغوی وھو التواضع کہ تواضع یا انحنا ہی کہ نہین ہی اُسمین وضع جبہہ کے اوپر زمین کے بنابر اسکے کہ کہا ہی معالم مین اور یہی اصح ہی اور یا وضع جبہہ ہی اوپر زمین کے اور امم سابقہ مین ایسا کیا کرتے تھے اختیار کیا ہی اسکو امام نے بیچ تفسیر کبیر کے اور امام قشیری نے اپنے رسالہ مین لکھا ہی کہ حضرت جنید سے پوچھا کہ تواضع کیا ہی کہا خفض الجناح ولین الجانب انتہی اور کلام اللہ مین اور جگہہ واقع ہی واخفض جناحک للمؤمنین اور واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین اور واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ بیضاوی مین بیچ تفسیر واخفض جناحک للمؤمنین کے لکھا ہی وتواضع لھم وارفق بھم اور تفسیر واخفض لھما جناح الذل کے معنی تین لکھا ہی تذلل وتواضع پس تواضع کرنا ثابت ہوا کلام اللہ سے اور حدیث مین بھی وارد ہی عن عمر ابن الخطاب رض قال وھو علی المنبر یا ایھا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تواضع للہ رفعہ اللہ فھو فی نفسہ صغیر وفی اعین الناس کبیر ومن تکبر وضعہ اللہ فھو فی اعین الناس صغیر وفی نفسہ کبیر اور تواضع مین انحنا ہی پس سلام مین انحنا یہان سے نکل سکتا ہی اور سوا اسکے معنی لغوی تواضع کے فروتنی ہین اور فروتنی کے لفظ سے جھک جانا نکلتا ہی مگر یہہ بحظ نفس نہو اور دنیا ملحوظ نہو اور والدین اور پیر اور استاد کی تواضع بھی چاہیے کہ مقتضائے ادب ہی اور ماجور ہوگا عند اللہ کیونکہ لاجل رضاء اللہ ہی اور انحنا مین زیادہ تر تقبیل اقدام سے تو مقصور نہین ہی اور وہ جائز ہی بلکہ ثواب چنانچہ زمان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین لوگون سے تقبیل پائے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقوع مین آئی ہی اور حضرت نے ممانعت اس سے لوگونکو نہین فرمائی ہی جیسے صحیح ترمذی مین مذکور ہی حدثنا ابو کریب حدثنا عبد اللہ بن ادریس وابو اسامۃ عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن عبد اللہ بن سلمۃ عن صفوان بن عسال قال قال یہودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی فقال لہ صاحبہ لا تقل نبی انہ لو سمعک کان لہ اربع اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالاہ عن تسع آیات بینات فقال لھم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببریء الی ذی سلطان لیقتلہ ولا تسحروا ولا تاکلوا الربوا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تولوا الفرار یوم الزحف وعلیکم خاصۃ الیھود ان لا تعتدوا فی السبت قال فقبلا یدیہ ورجلیہ وقالا نشھد انک نبی الخ ترجمہ حدیث کہ ہمکو ابو کریب نے کہا اسنے حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے اور ابو اسامہ نے شعبہ سے اسنے عمرو بن مرہ سے اسنے عبد اللہ بن سلمہ سے اسنے صفوان بن عسال سے کہ کہا کہ ایک یہودی نے واسطے یار اپنے کے کہا چل ساتھ میرے طرف اس نبی کے پس کہا یار اسکے نے مت کہہ نبی تحقیق کہ اگر وہ تیرے کہنے کو سنیگا تو اوسکی چار آنکھین ہونگی پس آئے وہ پیغمبر خدا صلعم پاس پس پوچھا ان دونون نے نو نشانیون روشن سے پس فرمایا حضرت نے واسطے انکے مت شریک کرو تم ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو تم اور نہ زنا کرو تم اور نہ مار ڈالو تم نفس کو جو حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہ جاؤ تم ساتھ حال شخص پاک کے نزدیک صاحب سلطنت کے بطریق چغلی تو قتل کرے وہ اسکو اور نہ سحر کرو تم اور نہ کھاؤ تم ربا اور نہ گالی دو تم عورت نیک کو اور نہ منہہ پھیرو تم بھاگنے کو دن لڑائی کے اور لازم ہی اوپر تمہارے خاص اسے یہود کہ نہ تجاوز کرو تم حدود الہی سے بیچ دن ہفتے کے کہا راوی نے پس چومے انھون نے دونو ہاتھ حضرت کے اور دونو پانو حضرت کے اور کہا گواہی دیتے ہین ہم کہ تحقیق تم نبی ہو اور تنبیہ الغافلین مین لکھا ہی کہ قال اعرابی ائذن لی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل راسک ورجلیک فاذن لہ فقبل راسہ ورجلیہ الحدیث اور سوا اسکے حدیثین آئی ہین مین بسبب طوالت کلام کے یہان نہین لکھین اور کتب فقہ مین بھی ہی چنانچہ منیہ مین اور احیاء العلوم ہی واما تقبیل الید والانحناء فی الخدمۃ فھو معصیۃ الا عند خوف او لا امام العادل او العالم او لمن یستحق ذلک لامر دینی وفیہ ایضا ان القیام مکروہ علی سبیل الاعظام لا علی

Marfat.com

سبیل الاکرام سمجھیے کہ تواضع کئی قسم ہے ایک تواضع نبی کی ہے واسطے مومنین کے ایک مومنین کی ہے واسطے نبی کے یا علما کے یا والدین کے
ایک تواضع اصحاب کی ساتھ اصحاب کے اور مشائخ کی ساتھ مشائخ کے اور عوام کی ساتھ عوام کے پس جیسا مرتبہ ہے ویسی ہی موافق ہر
ایک کے تعظیم و تواضع ہے چنانچہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انزلوا الناس منازلھم اور آیت میں کہ واخفض جناحک للمومنین
ہے پیغمبر کو حکم کیا خفض کا اور خفض کے لغت میں معنے گر پڑنا اپنے مرتبے سے ہے پس پیغمبر کو مومنین کی تواضع بھی ہوتی تھی کہ ابتداء بسلام
کرتے تھے اور مومنین کو پیغمبر کی تواضع تقبیل اقدام بھی کم ہے اسیطرح اوپر مراتب کے قیاس کیجئے اور حدیث صحیح میں ہے انحنا سے جو
وارد ہے چنانچہ مروی ہے انس سے کہ کہا انھوں نے کہا ایک رجل نے یا رسول اللہ آدمی بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے
تو انحنا واسطے اسکے کرے یا نکرے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نکرے تا آخر حدیث کہ مشکوۃ شریف میں ترمذی سے روایت کی ہے اس مین
لفظ بھائی اور دوست کا ہے اس سے بھی نکل سکتا ہے کہ نہی انحنا کی برابر والی کے ملاقات سے فرمائی ہو کہ بھائی اور دوست ہے پس انکی
ملاقاتمین تو ضرور انحنا اور جھکنا بچا ہیئے باقی رہے والدین اور پیر اور استاد انکی حق میں بلفظ صریح حدیث نہی انحنا سے نہین واقع ہوئی
جائز ہے کہ یہہ اس نہی مین تداخل ہونگے کہ مرتبہ انکا برابری کا نہین ہے انکا ادب اور اعظام ضرور ہے اگر انکی جناب مین اہل علم
سلام با انحنا تجویز کرین تو جائز ہو سکتا ہے اور کیون نہ جائز اور درست ہو کہ صریح حدیث صحیح بخاری مین موجود ہے حدثنا الحسن بن محمد
قال حدثنا ابو عباد یحیی بن عباد حدثنا ابی الماجشون قال حدثنا عبد اللہ بن دینار قال نظر ابن عمر یوما وھو فی المسجد الی رجل
یسحب ثیابہ فی ناحیۃ من المسجد فقال انظر من ھذا لیت ھذا عندی فقال لہ انسان اما تعرف ھذا یا ابا عبد الرحمن ھذا محمد
بن اسامۃ قال فطاطاء ابن عمر راسہ ونقر بیدیہ الارض ثم قال لو راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحبہ ترجمہ حدیث کی ہمکو حسن بن
محمد نے اسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عباد یحیی ابن عباد نے اسنے کہا حدیث کی ہمکو ابی ماجشون نے اور اسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن
دینار نے کہا عبد اللہ بن دینار نے کہ دیکھا تھا ابن عمر نے ایکدن اور وہ بیچ مسجد کے تھے طرف ایک شخص کے جو کھینچتا تھا کپڑے اپنے کو
درازی سے بیچ کنارہ کے مسجد سے پس کہا ابن عمر نے دیکھ کون ہے یہہ شخص کاشکے ہوتا یہہ نزدیک میرے پس کہا واسطے اسکے
ایک آدمی نے آیا نہین جانتا تو اسکو اے ابا عبد الرحمن یہہ محمد بن اسامہ ہے کہا راوی نے پس جھکا دیا ابن عمر نے سر اپنا اور مارے
دونو ہاتھ زمین پر واسطے سلام اور تعظیم کے پھر کہا اگر دیکھا ہوتا اسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتے اسکو اور شفائے قاضی
عیاض مین مذکور ہے و رای ابن عمر محمد بن اسامۃ ابن زید فقیل لہ ھو محمد بن اسامۃ فطاطاء ابن عمر راسہ ونقر بیدیہ الارض وقال لو راٰہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحبہ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ انحنا جائز اور درست ہے بلکہ مسنون نہ جھک جانا تواضع سے اور
چومنے دست و پا و خدمتمین بزرگون کے یون جانے تو جاتا جاہے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ نہ مانا اور نہ سر جھکایا سجدہ آدم
علیہ السلام کو ابلیس نے اور تکبر کیا اور تھا علم الٰہی مین کافرون سے وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ اور کہا ہم نے اے آدم علیہ
السلام رہ تو اور جورو تیری یعنے حوا بیچ بہشت کے وَکُلَا مِنْھَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا اور کھاؤ تم دونو میوے اس بہشت سے بافراغت جہان
چاہو تم وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور مت نزدیک جاؤ اس درخت کے پس ہو جاؤ گے تم ساتھ اس نافرمانی خدا کے
ظالمون سے سمجھیے کہ شجرہ جو آیت شریفہ مین وارد ہے اسمین اختلاف بہت ہے بعضے کہتے ہین وہ درخت گندم کا تھا چنانچہ مشہور ہے
اور بعضے کہتے ہین انگور کا تھا بعضے کہتے ہین انجیر کا تھا بعضے کہتے ہین کہ پتے اسکے برگ سیب کے مانند تھے اور وہ جنت فردوس مین

Marfat.com

تھا بعضے کہتے ہین کہ جہان حضرت آدم علیہ السلام کا تخت نصب ہوتا تھا وہین وہ درخت بھی قائم ہوتا تھا سمجھ لیجیے کہ یہان کئی نا
فرمانیان حق تعالی کی ثابت ہوتی ہین اور حال آنکہ انبیا معصوم ہین جواب اُسکا یہہ ہی کہ حضرت آدم نے تاویل ساتھ معہود
کے کرکر شجرہ معینہ گمان کیا تھا پس اس درخت سے بچکر اور درخت سے تناول کیا یا یہہ ہی کہ نہی تنزیہی آپ سمجھے لیکن اسمین
خلل ہی کہ سیاق کلام کا یعنی فتکونا من الظلمین منافی اسکے ہی یا یون کہیے کہ آیت شریفہ مین ولا تقربا ہی یعنی مت پاس جاؤ تم یہہ
تو نہین ہی کہ مت کھاؤ تم غرض جب حضرت آدم وحوا نے پھل اس درخت کا کھا یا تو کپڑے انکے بدن سے پھٹ کر گر پڑے
خلعت عریانی عطا ہوئی پھر جس درخت سے پتے مانگتے تھے پوشش کو وہ شاخ اپنی بلند ان سے کرتا تھا کہ آپ کا ہاتھ وہان نہ پہنچا
تھا جب درخت انجیر پاس گئے تو اسنے ڈالی جھکا دی اُنھون نے اُسکے برگ سے ستر عورت کیا فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا
فِيهِ پس لغزش دی آدم اور حوا کو شیطان نے بہشت سے پس نکال دیا انکو اس چیز سے کہ تھے بیچ اُسکے اسناد نکالنے کی شیطان کی طرف
مجازًا ہی کہ واسطہ نکلنے کا پڑا ہی اور نکالنے والا اللہ ہی سمجھ لیجیے کہ شیطان نے کیونکر لغزش دی کشاف مین لکھا ہی کہ ابلیس کو قبل
اسکے زمین پر پھینک دیا تھا زمین سے اسنے آواز کی حضرت آدم کو حق تعالی نے سُنا دی بعضے کہتے ہین کہ اگرچہ زمین پر پھینک دیا تھا لیکن
آمد رفت بہشت مین رکھتا تھا بعضے کہتے ہین کہ شیطان سانپ کے مُنہہ مین گھسا سانپ طاؤس کے پاؤن سے لپٹا طاؤس اڑکر بہشت
مین گیا پس شیطان نے بہشت مین جاکر حضرت آدم علیہ السلام کو بطریق نیک خواہی کے کہا یا آدم هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا
يَبْلَىٰ اى آدم رہنمائی کرون مین تجھ کو اوپر درخت ہمیشگی کے اور ملک کے کہ کہین گی قبول کرے جب حضرت آدم نے درخت دیکھا فرمایا کہ اس سے
نہی واقع ہوئی ہی شیطان نے کہا اسی جہت سے کہ کھانا اسکا سبب مُلک ابدی ہی غرض حضرت آدم علیہ السلام نے وسوسہ انکار دیا
اس نے حضرت حوا سے کہہ کر پھر اُنہین کو کسی ڈھب سے سمجھا کر کھلا دیا پس بہشت سے حق تعالی نے اُنہین نکلوا دیا وَقُلْنَا اهْبِطُوا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ حق تعالی فرماتا ہی کہ کہا ہم نے اترو بعض تمھارے واسطے بعض کے دشمن ہونگے یہہ خطاب اهبطوا کا کہ صیغہ جمع ہی آدم
اور حوا اور طاؤس اور مار اور ابلیس سب کو ہی چنانچہ ابلیس اور مار دشمن آدمی کے ہین اور طاؤس دشمن سانپ کا ہی اور اگر کوئی کہے کہ اهبطوا
جمع ذوی العقول کی ہی غیر ذوی العقول کیونکر اسمین داخل ہونگے تو جواب اسکا یہہ ہی کہ واسطے غلبے ذوی العقول کے کہ آدم اور حوا
اور ابلیس ہین غیر ذوی العقول کو کہ سانپ اور طاؤس ہی داخل کر دیا اور بعضون نے کہا ہی کہ خطاب آدم اور حوا کو ہی ساتھ ذریات کے
کہ پشت آدم مین تھی اور دشمنی بعض کی ان کے ساتھ بعض کے بسبب کفر اسلام کے ظاہر ہی سوال ذریت آدم کی اُسوقت معلوم نہ تھی پس
خطا مین اشیاء معدومہ کیونکر داخل ہون جواب خطاب مذکور معنی کو نوا طبین ہی اور خطاب تکوین کا معدوم کو روا ہی نہ تکلیف کا اور بعضون
نے کہا ہی کہ خطاب آدم اور حوا کو فقط ہی اور ایسا کلام بلیغ مین مستعمل ہوتا ہی چنانچہ کہنا بحکمهم شاهدین کلام اللہ مین وارد ہی حضرت
داؤد اور سلیمان علیہ السلام کی شان مین وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ اور واسطے تمھارے اور ذریت تمھارے کے بیچ زمین
کے ٹھکانا ہی اور منفعت فائدہ ہی ایک وقت تک یعنی مرگ تک فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ پس سیکھ لئے آدم علیہ السلام نے
پروردگار اپنے سے کچھ سخن پس پھر آیا اوپر اسکے اور حق تعالی نے قبول فرمائی توبہ اسکی کہ بخشندہ ذنوب اور پوشندہ عیوب ہی إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ تحقیق حق سبحانہٗ وہی ہی قبول کرنے والا توبہ بندونکی بیشمار اور مہربان کہ گناہ بندونکی بخشتا ہی بار بار لکھا ہی کہ آدم اُترکر آسمان سے
کوہ سراندیب پر دو سو برس روئے پھر حق تعالی نے کچھ کلمات سکھائے حضرت آدم نے وہ پڑھے گناہ انکا بخشا گیا بعضون نے کہا ہی

کہ وہ کلمات یہہ تھے کہ جس سے توبہ قبول ہوئی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین اور بعضوں نے کہا ہے
کہ لا الٰہ الا انت سبحانک وبحمدک ربک عملت سوءً وظلمت نفسی فاغفرلی وانت خیر الغافرین لا الٰہ الا انت سبحانک وبحمد
ربک عملت سوءً وظلمت نفسی فارحمنی وانت ارحم الراحمین اور بعضوں نے کہا ہے یہہ تھی سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک
اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک ظلمت نفسی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت وان محمدا عبدک ورسولک اور بعضوں
نے کہا ہے کہ یہ الفاظ دعا کی تھی یا رب بحق محمد ان تغفرلی پس جب آدم نے بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت چاہی تو حق تعالیٰ نے ارشاد کیا
ای آدم تو کیا جانتا ہے محمد کو جو وسیلہ مغفرت کروانا ہے حضرت آدم نے عرض کیا کہ بہشت میں جس جگہہ نظر کی مین نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ لکھا پایا اور ایک روایت مین ہے کہ کہا آدم نے کہ جب میرے بدن مین روح پڑی مین نے آنکھ کھولی ساق عرش پر لا الٰہ الا
اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا حق تعالیٰ نے فرمایا ای آدم تو نے واسطے ایک گناہ اپنے کے محمد کو شفیع گردانا اگر گناہ ہون اہل آسمان
اور زمین کے محمد کو شفیع لانا مین عفو کرتا سے گنہ بخش میری بھی رب انام بحق محمد علیہ السلام نہ اس مقام پر اعتراض جواب بتفصیل بحر مواج
مین مذکور ہین جسکو منظور ہو دیکھہ لے لکھا ہے کہ جب آدم علیہ السلام دانہ کھا کر زمین پر اترے زمین پر آپ نے قی کی وہ قی جس
جانور نے کھائی اسکے دانت مین یا نیش مین زہر ہوگیا اور وہان جو گیاہ روئیدہ ہوئی زہر ملی ہوئی قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا کہا ہم نے
دوسرے بار اترو بہشت سے سب زمین پر فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس جو آوے
تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت ساتھہ ارسال رسل وانزال کتب کے پس جس نے پیروی کی ہدایت میری کی پس نہین ڈر اوپر
اُن کے اور نہ وہ غم کھاوینگے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون
ہماری کو کہ قرآن ہے یہہ لوگ رہنے والے ہین آگ کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور وہ بیچ آتش دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھہ لیجیے
پہلے سب قصص کے حق تعالیٰ نے قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا بیان فرمایا اسواسطے کہ باپ سبکے ہین اور ارشاد کیا کہ مین نے سب
ملائک کا آدم کو سجود کیا اسمین احسان اپنا تمام لوگونکو جتایا کہ انکا سجود کرنا گویا تمہارا ہی سجود کرنا ہے کہ تم ان کے پشت مین
مخفی تھے علاوہ اسکے احسان باپ سے کرنا عین بیٹے سے ہے پس با این احسان رجوع طرف میرے نہین کرتے خلاف فرمان
میرے کے کرتے ہو شرم نہین رکھتے اور پھر قصہ اخراج آدم کا جنت سے بیان کیا اسمین یہہ اشارہ ہے کہ آدم کو باوجود اس قرب کے
اور مسجود ہونے ملائکہ کے بیک نافرمانی بہشت سے نکال دیا ڈرو تم اور خلاف امر میرے کا نکرو والا قیامت کو جنت مین داخل ہی
نکرونگا غرض یہہ قصہ کمال عبرت انگیز ہے لازم ہے سبکو کہ تامل اسمین کرین اور جو کام نارضامندی آلہی کا ہو اس سے باز رہین اور
دوسرا قصہ ابلیس کا اور ترسانندہ دلہائے مومنین ہے کہ باوجود اس قرب ومنزلت کے بیک نافرمانی سبحانی راندہ درگاہ ہوا
پس ہر دم ہر لحظہ متوجہ جناب آلہی ہوئے اور انفعال گناہان گذشتہ مین روئے اور مغفرت بہزار نیازمندی جناب خداوند کریم سے
مانگے کہ وہ بخشندہ ذنوب مومنان ہے اور پوشندہ عیوب بندگان ہے یہان قصہ حضرت آدم اور ابلیس کا تمام ہوا احسان اپنے جتاکر
پند اور نصیحت سب لوگونکو بوجہ عموم کی اور پھر اس مقام سے موعظت بنی اسرائیل کو بوجہ خصوص ذکر فرمائی اور نعمتین اپنی یاد دلوائین
اور احسانات جتائے کہ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ای فرزندان یعقوب یاد کرو نعمتین میری وہ نعمتین
کہ فضل اپنے سے انعام کین مین نے اوپر تمہارے یعنی اوپر باپون تمہارے کے بنی اسرائیل کے تحقیق مین لکھا ہے کہ اسر مرد کو کہتے

Marfat.com

ہین اولاد اہل خدا کو یعنی اے بیٹو مرد خدا کے اور مرد خدا سے مراد یعقوب ہین اور لفظ نعمت کا واحد ہے بمعنی جمع اور یاد کرو ان نعمتون کو
کیا معنی کہ ان کو فراموش نکرو یا ذکر انکا کیا کرو اور نہ چھپاؤ اور وہ نعمتین یہہ ہین کہ ان کے آبا کو کید فرعون سے بچایا اور بارہ
چشمے جاری کئے پتھر سے جب وے پیاسے ہوئے اور سایہ ابر کا کیا اور من و سلوی بھجوایا اور بعضونکو مملکت دی جیسے سلیمان علیہ
السلام کو کہ تمام روئے زمین پر متصرف ہوئے تھے علی ہذا القیاس نعمائے بیقیاس عنایت کئین اور انکی باپ سے کرنا عین بیٹے سے
ہے کہ عزت باپکی عزت بیٹے کی ہے اسیواسطے حق تعالی نے یاد دلوائین وہ نعمتین کہ ان کے باپون پر کین تھین وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ
اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ اور پورا کرو عہد میرا کہ بیچ شان پیغمبر میرے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین باندھا ہے مین نے تم سے توراۃ مین پورا کرونگا مین عہد
تمہارا یعنی جزا وفاداریکی تمھین پہنچاؤنگا وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ اور خاص مجھہ سے ڈرو اور نقض عہد و پیمان شکنی نکرو وَاٰمِنُوْا
بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ اور ایمان لاؤ ساتھہ اس چیز کے جو اتارا مین نے یعنی قرآن درانحالیکہ
سچا کرنیوالا ہے وہی قرآن یعنی موافق اور مطابق ہے بیچ اصول کے توحید مین وعدے مین وعید مین خاص اس چیز کو جو ساتھہ
تمھارے ہے یعنے توراۃ اور مت ہو پہلے کافر اہل کتابون مین سے ساتھہ اس کے یعنی قرآن کے یا مثل اول کافرون کے کہ
کافران مکہ ہین یا مراد کفر سے حق پوشی ہے دیدہ و دانستہ کہ یہہ معنی غیر کتاب سے ممکن الحصول نہین وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا
اور مت لو بدلے آیتون میری کے کہ توریت ہے مول تھوڑا مخاطب اسکے علماء یہود ہین جیسے کعب ابن اشرف وغیرہ کہ آیات توریت
کو تحریف کرتے تھے اور تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپاتے تھے وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ اور مجھہ سے پس ڈرو کلام ربانی کو عوض مین دنیا
فانی کے مت بیچو بعضون نے کہا ہے کہ علماء یہود آیتین توراۃ کی تحریف کرکر ایک صاع جو اور چار گز کرباس کو بیچ ڈالتے تھے معاذ اللہ سمجھہ لیجئے
کہ اگر عوض مین تمام دنیا کے دین کو بیچتے تو بھی حماقت تھی کہ یہہ فانی ہے اور وہ باقی ہے اور یہہ تھوڑی ہے اور وہ بہت ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا
قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت ہر چند بظاہر بنی اسرائیل ہے لیکن حقیقت مین سرزنش کئی فرقونکی ہے اس امت کے کہ عوض
مین آیات الٰہی کی قیمت قلیل لیتے ہین اور وہ نعمت برباد کرتے ہین فرقہ اول علماء فاسق ہین کہ دنیادارون سے اور ظالمون سے اختلاط
کرتے ہین اور واسطے لذات اور شہوات انکے روایات نادرہ نکالتے ہین دوسرا فرقہ قاضیان مرتشی اور مفتیان بیباک ہین کہ واسطے
رشوت کے حکم شرع کو تبدیل کرتے ہین اور مدعی کو مدعا علیہ اور بالعکس اس کے قرار دیتے ہین تیسرا فرقہ بادشاہان ظالم ہین اور امرائے بیدادگر
کہ داد مظلومونکی نہین دیتے اور عمال اور متصدیون اور کارپردازون اپنے کا احوال تفحص نہین کرتے چوتھا فرقہ وزیرون اور متصدیون
اور کارپردازون دفتروالون کا ہے کہ تحصیل اموال مین اور اخذ خراجین رعایا اور مزارعان سے خوف آخرت کا خاطر مین نہین لاتے
پانچوان فرقہ علمائے دنیا طلب اور واعظان طماع کا ہے کہ اوپر تعلیم احکام الٰہی کے اور تبلیغ مواعظ اور پند کے متاع دنیا درخواست کرتے ہین
اور جب توقع منفعت کی ہوتی ہے تو متوجہ بحال سائل ہوتے ہین اور بے توقعی مین درشتی اور خشونت کرتے ہین لیکن فرقہ معلم الصبیان کا کہ
واسطے تعلیم اطفال کے نوکر ہوتے ہین اس زمرہ مین نہین ہین اسواسطے کہ عوض تعلیم مین کچھہ چیز نہین لیتے بلکہ لینا انکا اجرہ محنت
انکی کا ہے کہ صبح سے تا شام اپنے گھر سے جدا رہتے ہین اور کسب معاش سے معطل ہوکر اطفال بے سر و پا کو کہ مانند گوسفندان رم کردہ کے
ہوتے ہین جمع کرتے ہین اور بہ احتیاط نگاہ رکھتے ہین ہان اگر کوئی محض تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ پر بے تعین مکانی اور زمانی اجرہ
درخواست کرے اس زمرہ مین محسوب ہے اور اجرت لینے مین امامت کے اور اذان کے اور خطبے کے اختلاف علما کا ہے بعضون نے

Marfat.com

کہا ہی جائز ہی کہ اجرت اوپر نفس عبادت کے نہین ہی بلکہ اوپر اداء اس عبادت کے ہی مکان خاص مین اور زمانہ خاص مین اور یہہ خصوصیت داخل عبادت
نہین ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ زمانہ سابق مین آئمہ اور خطبا اور موذنین حسبۃ للہ یہہ عمل بجا لاتے تھے چنانچہ قاضی اور مفتی اور محتسب اور
تحصیل کرنیوالے خراج اور عشر اور زکوۃ برای خدا این اعمال مشغول ہوتے تھے جب خلفاے راشدین اور سلاطین عادلین نے دیکھا کہ یہہ لوگ
مصروف اسی عبادات مین ہین تو انکی معاش کے واسطے مال مین مسلمین سے کچھہ مدد خرچ مقرر کیا نہ واسطے اجرت کے بلکہ بنا بر اعانت رفتہ
رفتہ یہہ صیغے صیغے معاش کے ہوگئے اور اجورہ قرار پکڑ گیا اس زمانے مین یہہ وجہ معاش مشکوک بلکہ قریب بحرمت ہی حتی المقدور اس سے
احتراز لازم ہی چنانچہ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی اور اجرت لینا تعویذ کی اور رقیہ قرآن کی باجماع ونص جائز ہی چنانچہ احادیث صحیحہ مین
کہ بیچ صحیحین کے اور کتب معتبرہ کے موجود ہی تجویز فرمایا ہی اور محققین علمانے قاعدہ مقرر کیا ہی کہ بہت نافع ہی وہ یہہ ہی کہ جو چیز آدمی
کے حق مین عبادت ہو خواہ فرض عین ہو خواہ فرض کفایہ ہو خواہ سنت موکدہ ہو اسپر اجرت لینی جائز نہین ہی مثل تعلیم قرآن اور حدیث اور
فقہ اور نماز اور روزہ اور تلاوت اور ذکر اور تسبیح کے اور جو چیز کسی وجہ سے عبادت نہین ہی مباح محض ہی اسپر اجرت لینی جائز ہی مثل رقیہ
کر لینے بقرآن یا تعویذ لکھنے کے اور مثال انکے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت ملاؤ سچ کو کہ نعت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہی توراۃ مین لکھی ہوئی ساتھہ جھوٹھہ کے اور مت چھپاؤ سچ کو کہ صفت نبی آخر الزمان ہی کہ تم جانتے ہو کہ یہہ پیغمبر سچے برحق مین پھر جان
بوجھہ کے کیون انکی نعت صفت چھپاتے ہو اور اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بناتے ہو معلوم کیجیے کہ دوسری آیت مسائل کہ جس سے مسئلہ فرضیت
صلوۃ کا اور زکوۃ کا اور رکوع کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ اور قائم کرو نماز کو مسلمانون کے ساتھہ جیسے یہہ پڑھتے مین وَآتُوا الزَّكَاةَ
اور دو زکوۃ کو اگر مال ہو بطریق اہل اسلام وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ اور رکوع کرو ساتھہ رکوع کرنے والون کے اگر کوئی کہے اس آیت سے فرضیت
جماعت کی نکلتی ہی اور حال آنکہ نماز جماعت کی فرض نہین ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ امر اہل کتاب کو ہی کہ انکی نماز مین رکوع تھا
حق تعالی نے بعد امر ایمان اسلام کے اور نماز اور زکوۃ کے تاکید فرمادی کہ رکوع مین بھی اہل اسلام کی موافقت کرو اور بعضون نے وجوب
جماعت کا اس آیت سے نکالا ہی اور صلوۃ کی معنی لغت مین دعا کی ہین پھر نقل کیا اسکو بیچ شرع کے طرف ارکان معلومہ کے اور
زکوۃ کی معنی لغوی طہارت کی ہین پھر نقل کیا بیچ شرع کے طرف جزو مقدر کے نصاب سے بشرط الفراغ والحول اور رکوع بیچ لغت کے
انحنا ہی جیسی سجود وضع جبہہ ہی اور اسیقدر فرض ہی نزدیک حنفیہ کے اور تعدیل واجب ہی چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی اور نماز جماعت
کا اوپر نماز تنہا کے ستائیس درجہ ثواب زیادہ ہی اور نماز جماعت شعار مخصوص اس دین کا ہی أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ آیا حکم کرتے ہو لوگونکو ساتھہ بھلائی کے اور بھول جاتے ہو جانون اپنی کو اور حال یہہ ہی کہ تم پڑھتے ہو کتاب توریت
مطابق حال انکے کے یہہ مثل ہی آپکو فضیحت غیر کو نصیحت یہہ آیت بعضی یہود کی شان مین ہی کہ اپنے دوستونکو جو ایمان لائے تھے احکام شرعیہ محمدیہ پر ترغیب دیتے
اور آپ کنارہ کش رہتے تھے اور حال آنکہ جا بجا کتاب الہی مین پڑھتے تھے کہ جو کوئی خلاف کلمہ الہی کے عمل کرے اور قول اسکا
مخالف عمل اسکے کے ہو مستحق وبال اور نکال ہی چنانچہ قرآن مین تین جگہہ اسی معانی کو ارشاد فرمایا ہی اول یہان دوسری آیت لم
تقولون ما لا تفعلون مین تیسری آیت ما ارید ان اخالفکم الی ما انھکم مین اور عاقل سے بہت بعید ہی کہ اصلاح حال
غیر مین کوشش کرے اور ہلاکت نفس اپنے سے چشم پوشی کرے پس ہمیشہ تلاوت کلام الہی کرتے ہو اور بموجب اسکے ہرگز عمل مین نہین لاتے
ہو أَفَلَا تَعْقِلُونَ آیا پس نہین سمجھتے تم معنی کتاب اپنے کی یا قبح اس کلام کا اپنے حال اگر صریح عقل اوپر قباحت اسکے کے دال

Marfat.com

ہی اسواسطے کہ مقصود امر معروف اور نہی منکر سے یہہ ہی کہ اور لوگ پند پذیر ہون اور ضرر اپنے سے احتراز کرین اور ظاہر ہی کہ مصلحت فہمی
نفس اپنے کی اور دفع مضرت جانکا اپنے ضرور تر ہی اور دن کے اصلاح مین لانے سے اور دفع مضرت کرنے سے وَاسْتَعِينُوا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اور مدد چاہو اللہ سے ساتھ صبر کرنے کے بیچ اطاعت کے اور ساتھ نماز پڑھنے کے یا ساتھ دعا کے بیچ حصول دعا
کے یا یہہ معنی ہین کہ گناہون سے بچنے مین اور عبادت کرنے مین مدد چاہو اللہ سے ساتھ صبر اور صلوٰۃ کے سمجھہ لیجیے کہ صبر تین قسم ہی
اول صبر اوپر مشقت طاعت کے ہی جیسی اٹھنا نیند سے واسطے نماز کے اور غسل اور وضو کرنا وقت سردی کے اور مسجد کو جانا گرمی مین
اندھیرے مین دوسری صبر لذت گناہ سے ہی کہ بے اختیار مرغوب الطبع ہوتا ہی تیسری صبر اوپر مصیبت کے ہی کہ درد و امراض
اور بلا مین جزع فزع شکایت حکایت سے اپنے آپکو باز رکھے جو آدمی اس تین حالا تمین نفس اپنے کو ساتھ صبر کے خوگر کرے
یقین ہی کہ ہر حال مین مالک نفس اپنے کا ہوگا اور نفس اسکا مغلوب اور عقل اسکی غالب ہوگی فرمایا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ الایمان نصفان نصف فی الصبر ونصف فی الشکر رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس مرفوعاً گویا اس حدیث
مین اشارہ فرمایا ہی کہ ایمان بمنزلہ صحت کے اور صحت دو چیزون سے حاصل ہوتی ہی پرہیز اور دوا سے پرہیز صبر ہی اور دوا شکر
ہی اگر پرہیز نہو دوا کچھہ فائدہ نہین کرتی اور پرہیز بدون دوا کے بھی مفید ہوتا ہی حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی
عنہ نے صبر کو جزو اعظم ایمان کا قرار دیا ہی چنانچہ ابن شیبہ نے کتاب الایمان مین اور بیہقی نے ایسی ہی روایت کی ہی کہ الصبر
من الایمان بمنزلة الراس من الجسد ولا ایمان لمن لا صبر لہ اور مطابق اس قول کے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہی کہ
کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الایمان قال الصبر والسماحة یعنی صبر اور جوانمردی شجاعت وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ اور
تحقیق وہ نماز البتہ بڑی دشوار مکر اوپر عاجزی کرنیوالون کے کہ مومن مین اخلاص والے ایسے کہ عبادت اوپر ان کے گران نہین ہی
انکی صفت مین حق تعالی نے فرمایا ہی الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وہ لوگ کہ یقین جانتے ہین یہہ کہ وہ ملنے والے ہین
ساتھ جزائے پروردگار اپنے کے وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اور یہہ بھی جانتے ہین وہ طرف اسکے پھر جانے والے ہین واسطے جزا پانیکے يٰبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ اے بیٹو یعقوب کے یاد کرو نعمتین میری جو انعام کین مین نے اوپر تمہارے تکرار اس جملہ کا
تنبیہ ہی واسطے اظہار اہتمام کے اور اعتبار کے جیسی تکرار آیت کا اس آیت مین یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنك شیئا
یا ابت انی اخاف ان یمسك عذاب من الرحمن فتکون للشیطان ولیا غرض اس جملے سے اور جملہ گذشتہ سے کہ پہلے یا ہی ہی موعظت
بنی اسرائیل ہی اور اسیواسطے واو عاطفہ درمیان مین نلائے کہ مخاطب ایک قبیل سے ہی وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور تحقیق مین نے
بزرگی دی تم کو اوپر عالمون کے یہہ خطاب بنی اسرائیل کو ہی کہ حاضر تھے باعتبار اجداد انکے کے کہ اپنے زمانے مین افضل عالم اور اکرم بنی
آدم تھے جیسی کوئی کہے بادشاہ کے بیٹے کو کہ تجھے بادشاہی دی یا پسر دانشمند کو کہ دانشمندی تجھے دی گئی حاصل یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ یاد کرو
اس نعمت کو کہ مین نے فضل اپنے سے بزرگی دی اباکو تمہارے تمام جہان پر یعنے مین نے یہہ احسان کیا اور تم کفران نعمت کرتے ہو کہ میرے
پیغمبر کو جھٹلاتے ہو اور نعمت کو اسکے پھیرتے ہو اور قرآن پر ایمان نہین لاتے ہو وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا اور ڈرو اس
دن سے کہ جسدن نہ کفایت کریگا کوئی جی کسی جی سے کچھہ یعنی کوئی مومن چاہے کہ کسی کافر سے قیامت کو کچھہ عذاب کم کروا سکے تو یہہ نہوگا
وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ قبول کی جاویگی اس نفس کافر سے سفارش یعنی کوئی عرض کرکے بخشوا

Marfat.com

نہ سکیگا اور نہ لیا جاویگا اُس سے بدلا یعنی کافر چاہے کہ کچھ فدیہ دیکر عذاب سے چھوٹ جاوے تو یہہ بھی نہوگا اور نہ امداد کئے جاوینگے روایت ہے
کہ یہود سمجھتے تھے کہ آبا ہمارے قیامت کو ہمین بخشوا لینگے رد زعم اُن کے مین یہہ آیت نازل ہوئی سمجھہ لیجے کہ شفاعت پیغمبر کی باذن پروردگار
اہل کبائر کے حق مین مقبول ہے نہ کفار کے وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کرو اے بنی یعقوب کے جب بچایا
ہم نے تم کو یعنے اجداد تمھارے کو قوم فرعون سے کہ تمھارے پیچھے پڑے تھے پہنچاتے تھے تم کو بُرا عذاب يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ
ذبح کرتے تھے بیٹون تمھاریکو اور زندہ رکھتے تھے بیٹیون تمھاریکو سمجھہ لیجئے کہ نساء زنان بالغہ کو کہتے ہین اور اس جگہہ چھوٹے بچیون کی معنی مین آیا
ہے مجازًا جیسے تسمیہ شے کا اعتبار مایئول الیہ ہو لکھا ہے کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا کہ بیت المقدس سے آگ اٹھی ہے فرعون کو
اور اسکے گروہ کو جلا دیا ہے تعبیر کہنے والون سے اسکی تعبیر پوچھی کہا انھون نے کہ کوئی شخص بیت المقدس سے پیدا ہوکر تجھے اور تیرے
گروہ کو ہلاک کریگا اس دن سے اسنے حکم کیا کہ بنی اسرائیل مین جو بیٹا پیدا ہوا اسے مار ڈالو اور جو بیٹی پیدا ہو اسے جینے دیو ہماری خدمت
کو تا آنکہ بارہ ہزار بیٹے مارے گئے بعضون نے کہا ہے ستر ہزار لڑکے مارے گئے پھر خلق جمع ہوکر اسکے پاس آئے اور کہا کہ اگر تمھین لڑکون
کا مارنا منظور ہے تو جہان خراب ہو جاوے گا اور عالم تباہ ہو گا حکم کیا کہ ایک سال قتل کرو ایک سال چھوڑ دو سال رہائی مین حضرت
ہارون پیدا ہوئے اور سال قتل مین حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام متولد ہوئے بہ الہام ربانی خوف قتل سے ایک صندق مین حضرت
موسیٰ کو بند کر دریاے نیل مین ڈالدیا وہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل کے نیچے آیا فرعون نے دیکھہ کے نکلوایا دیکھا تو ایک لڑکا ہے
حضرت آسیہ نے کہ قبیلہ اسکی تھی کہا کہ یہہ لڑکا بنی اسرائیل سے نہین ہے خدا جانے کہان سے آیا ہے ہمارے اولاد نہین ہے ہم اسے
پالین گے بیٹا کر کے حق تعالی نے غیب سے عنایت فرمایا ہے غرض خدا تعالی نے حضرت موسی کو فرعون سے دشمن کے گھر پلوا کر انہین کے
ہاتھہ سے اُسے ہلاک کروایا سبحان اللہ عجب قدرت کاملہ اللہ ہے کہ اپنے دوست کو ایسے دشمن کے ہاتھہ مین پرورش کی کہ جسنے ہزارون
بچون کو ان کے گمان مین مارا تھا وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور بیچ اسکے یعنے مارنے مین بیٹون کے اور واسطے خدمت کے بیٹیون کے
جلانے مین آزمائش تھی پروردگار تمھارے سے بڑی وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل جب پھاڑا ہم نے ساتھہ
تمھارے دریا کو کہ قوم فرعون سے بھاگے تھے تم پس چھڑا دیا ہم نے تم کو ایذا اسکی سے وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور ڈبا دیا
ہم نے قوم فرعون کو اور تم دیکھتے تھے قصہ غرق ہونے فرعون کا مختصر یہہ ہے کہ قوم اسکی بنی اسرائیل سے عداوت رکھتی تھی اکابرونکو
جمع کر کے فرعون سے کہا کہ بنی اسرائیل کو مت چھوڑ یہہ مفسد ہین یہہ خبر بنی اسرائیل سنکر متفکر ہوئے حضرت موسی علیہ السلام سے اگر عرض کی
حضرت موسی علیہ السلام کو وحی آئی کہ واوحینا الی موسی ان اسر بعبادی اس سے بنی اسرائیل کو قوت پیدا ہوئی عاشورے کے دن سب اپنے
لڑکونکو جمع کر کر چلے دریا پر جو پہنچے تو فرعون نے سنا لشکر کو لیکر انکا تعاقب کیا حضرت موسی نے بہ امر آلہی عصا دریا مین مارا یہہ بارہ گروہ تھے
بارہ جگہہ سے دریا مین راہ خشک ہو گیا حضرت موسی معہ تمام قوم اوپر گئے فرعون نے جو دیکھا کہ اُترے جاتے ہین دریا سے وہ بھی اسی راہ معہ
فوج گھسا غرق ہو گیا قوم سمیت لکھا ہے کہ جبرئیل گھوڑے پر سوار آگے جاتے تھے فرعون کا گھوڑا گھوڑے کو دیکھہ کر جا گھسا پیچھے قوم بھی اسکے
چلی بیچ دریا کے جا کر ڈوب گیا حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ احسان اپنا بنی اسرائیل کو حق تعالی نے یاد دلوایا کہ مین نے یہہ کیا اور تم پھر
نافرمانی مبری کرتے ہو بحر مواجین لکھا ہے کہ ایک عورت مزدورنی فرعون کے محل کی اینٹین ڈھویا کرتی تھی اسنے مزدوری نہین
پائی تھی صبح کو پانی لینے دریا مین آئی ہاتھہ دریا مین جو ڈالا داڑھی فرعون کی کہ مرصع جواہر سے تھی اسکے ہاتھہ مین آگئی اسنے بال

Marfat.com

اکھیڑکر جواہر سب نکال لئی سچ ہی کہ آخر ظالم نگونسار ہوتا ہی اور مظلوم رستگار ہوتا ہی وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اور یاد کرو اے
بیٹو یعقوب کے جب وعدہ کیا ہم نے موسیٰ کو توریت دینے کا چالیس رات کا سمجھ لیجیے کہ مذکور رات کا فرمایا اور دنکو چھوڑ دیا اسواسطے
کہ عرب مین شمار راتونکا کرتے ہین اور وہ چالیس راتین ذیقعدہ کے مہینے کی اور دس دن ذی الحجہ کے تھے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ
الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ پھر پکڑا تم نے گائی کے بچے کو ساتھ خدای کے پیچھے اسکے یعنے بعد جانے موسیٰ علیہ السلام کے کوہ
طور پر اور تم ظالم تھے کہ اللہ کی عبادت کی چاہیے تھی غیر کی کی روایت ہی کہ جب بنی اسرائیل نے فرعون سے نجات پائی مصر مین آئے
عمل کرنے کو کتاب نہ تھی حضرت موسیٰ سے عرض کیا حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین مناجات کی حق تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ طور پر آؤ چالیس
روز مین تمھین کتاب دینگے آپ کوہ طور پر جارہے حضرت ہارون کو خلیفہ اپنا کرکے قوم مین چھوڑ گئے پیچھے سامری نے کہ گوسالہ پرست تھا
اور بنفاق حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آملا تھا وقت پاکر لوگون کو گمراہ کردیا اسطرح سے کہ زرگری جانتا تھا سونے کی ایک گائی چھوٹی
سی بنائی اور اسمین خاک حضرت جبرئیل کے گھوڑیکے سم کی ڈالی وہ گائی آواز کرنے لگی لوگ پوجنے لگے لکھا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام
کے گھوڑیکے سم کے نیچے جو خاک ہوتی تھی اُسے گیاہ روئیدہ ہوجاتی تھی سامری نے یہہ دیکھکر سمجھ لیا تھا کہ جس پتلے مین یہہ خاک رکھونگا
وہ بھی آواز کرنے لگیگا اسواسطے وہ خاک اٹھاکر تھوڑی سی رکھ چھوڑی تھی اور بعضون نے لکھا ہی کہ شیطان اس گائی مین گھس
کر آواز کرتا تھا کہ انی انا ربکم فاعبدون مین پروردگار تمھارا ہون پس عبادت کرو میری لوگ اسکو پوجنے لگے گمراہ ہوگئے حضرت ہارون
ہرچند سمجھاتے تھے انکا کہا نہین مانتے تھے جب حضرت موسیٰ چالیس روز بعد الواح تورات لے کے آئے یہہ احوال دیکھکر حضرت ہارون
علیہ السلام سے رنجیدہ ہوئے اور لوگونکو ملامت کی سبب نے توبہ کی باقی قصہ سورہ اعراف مین اور طہ مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ثُمَّ عَفَوْنَا
عَنْكُمْ پھر معاف کیا ہم نے تم سے مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ پیچھے توبہ تمھاری کی کہ ہلاک نہ کیا ہم نے تمھین بعد صادر ہونے ایسے
برے عمل کے اور یہہ عفو اسواسطے تھا تاکہ تم شکر کرو خدا کا اوپر نعمت عفو کے وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ اور یاد کرو اسکو جب دی ہم نے موسیٰ کو
تورات وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اور معجزے جو فرق کرنیوالے تھے درمیان حق اور باطل کے تو کہ تم راہ راست پاؤ اس کتاب اور معجزون سے
معجزہ وہ ہی کہ جس کے سمجھنے مین عقل عاجز ہو جیسے عصا تھا کہ کبھی سانپ ہوجاتا تھا لکڑی سے سانپ ہونا خلاف عقل ہی وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو اسکو جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے کہ جو گائی کے بچے کو پوجنے لگی تھی يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ
قوم میری تحقیق تم نے ظلم کیا جانون اپنی پر ساتھ پکڑنے تمھارے گائی کے بچے کو بخدای فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ پس توبہ کرو تضرع اور زاری طرف
پیدا کرنیوالے اپنے کے فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ پس مارو جانون اپنی کو ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ یہہ کشتہ ہونا بہتر ہی واسطے تمھارے زندگانی دنیا سے
نزدیک پروردگار تمھارے کے بعد اس حکم کے کہ جس جس نے گوسالہ پوجا تھا صحرا کو گئے اور سر جھکا کر بیٹھ گئے ہارون علیہ السلام بارہ ہزار آدمیون کو
تلوارین بند ہوا کرلے گئے صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا پس حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ جب حکم ہمارا اُنھون نے مانا فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ پس توبہ تمھاری قبول کی خدا تعالیٰ نے تحقیق وہی ہی توبہ قبول کرنیوالا گنہگارونکی اور مہربان اوپر توبہ کرنیوالونکے سمجھ لیجیے
کہ توبہ بنی اسرائیل کی ساتھ قتل نفس کی تھی اور نفس معنے جانکی ہر جب وہ جان مارتے تھے توبہ قبول ہوتی تھی اور اس اُمت محمدیہ پر بکمال فضل سے حق
تعالیٰ نے وہ جان کا مارنا معاف فرمایا لیکن توبہ خواص کی اب بھی بقتل نفس امارہ ہی بحر مواجین لکھا ہی کہ بعضے کہتے ہین کہ ستر اور کہتے
تن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے انہین کو حکم کیا کہ گوسالہ پرستون کو مارو لیکن یہہ روایت لکھ کر ردکی ہی کہ یہہ صحیح

Marfat.com

نہین اسواسطے کہ وہ بھی مرتد تھے کہ کہتے تھے لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ اور حسن بصری نے کہا ہی کہ گوسالہ پرست اور غیر گوسالہ پرست
دو قسم تھے غیر گوسالہ پرستون نے گوسالہ پرستونکو مارا سوال فاقتلوا انفسکم سے یہہ نکلتا ہی کہ اپنے آپکو آپ قتل کرین چنانچہ بعضون نے
یہی معنی لئیے ہین جواب منقاد ہونا اپنے قتل پر قتل اپنے کا ہی پس جو شخص منقاد اپنے قتل پر ہوا مجازاً اسنے اپنے آپکو آپ ہی مارا
دوسری یہہ ہی کہ جنھون نے مارا وہ بھی تو خویش واقربا انکے تھے تو گویا بمنزلہ نفس ہی تھے وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ
جَهْرَةً اور یاد کرو اسدن کو جب کہا تم نے یعنے عہد باندھا ستر آدمیون نے جو تمھارے قوم مین بڑے تھے اور موسی علیہ السلام کے ساتھہ کوہ طور پر
گئے تھے بعد سننے کلام ربانی کے کہا کہ ای موسی نہ ایمان لاوینگے یعنی تصدیق تیری نہین کرینگے کہ ہم اس کلام مین کہ آواز حجاب مین سے
آیا ہی یہانتک کہ دیکھین اللہ کو دیدۂ سر سے ظاہر روبرو اپنے فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ پس پکڑا تم کو بجلی نے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تم دیکھتے
تھے اس بجلی کو کہ آسمان سے آتش غضب اُتری تھی لکھا ہی کہ اس بجلی کی ہیبت سے یکبارگی سب مر گئے حضرت موسی متحیر ہوئے اور کہا
الٰہی مین بنی اسرائیل کو کیا جواب دونگا جو وہ پوچھینگے ہمارے بزرگ کیا ہوئے حق تعالی نے زندہ کیا انکو چنانچہ فرمایا ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
مَوْتِكُمْ پھر جلایا ہم نے تمکو پیچھے بیہوشی تمھاری کے کہ ہیبت صاعقہ سے آئی تھی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تو کہ تم شکر کرو میرا ساتھہ زندگانی پانیکے
کہ حیات اصول نعمات ہی وَظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ اور یاد کرو جو سائبان کیا ہم نے اوپر تمھارے بادل تاکہ حرارت آفتاب سے محفوظ رہو
اور یہہ کس وقت تھا کہ جب جنگل مین یہہ تھے اور ان کے ساتھہ خیمہ ڈیرا کچھہ نتھا وَاَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی اور اتارا ہم نے اوپر تمھارے
من اور سلوی کو من بعضے کہتے ہین ترنجبین تھی بعضی کہتے ہین نان میدہ تھا بعضے کہتے ہین شہد تھا بعضے کہتے ہین اور کچھہ نعمت الٰہی تھی
کہ غیب سے آتی تھی اور سلوی بعضون نے کہا ہی پرندہ مشابہ بلبل کے تھا بعضون نے کہا ہی مانند کبوتر کے فربہ تھا کہ باد سے ذبح ہو کر
گر پڑتا اور آلایش پیٹ کی دور ہو کر گرمی آفتاب سے بھُن بھُنا ان کے پاس آتا تھا بعضی مفسرین کہتے ہین کہ زندہ جانور ان کے پاس آتا تھا
جس قدر یہہ چاہتے تھے چھری سے کاٹ لیتے تھے اور دوسرے دن کے واسطے اگر اسمین سے رکھتے تھے تو سڑ جاتا تھا لکھا ہی کہ قبل اسکے
کوئی کھانا رکھنے سے سڑتا نہ تھا یہہ ادبتا سڑتا جب ہی سے ہوا ہی تفسیر موضح قرآن مین لکھا ہی کہ جب فرعون غرق ہو چکا اور بنی اسرائیل
خلاص ہو کر چلے جنگل مین انکے خیمے پھٹ گئے تو سارے دن ابر رہتا تھا دھوپ کا بچاؤ اور اناج نہ پونچا تو من وسلوی اُترتا تھا کھانیکو من
ایک چیز تھی میٹھی دہنئے کے سے دانے رات کو اوس مین برستے لشکر کے گرد ڈھیر ہو رہتی صبح کو ہر آدمی اپنی قوت کے موافق چن لاتا اور
سلوی ایک جانور کا نام ہی شام کو لشکر کے گرد ہزارون جانور جمع ہوتے اندھیرا پڑے پکڑ لاتے کباب کر کر کھاتے مدتون تک
یہی کھایا کئے اور جیسا کہ انکو دنکو من سلوی اترتا تھا رات کو روشنی کے واسطے نور پیدا ہوتا تھا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ کہا ہم نے
کھاؤ تم پاکیزہ سے وہ چیزین کہ دین ہم نے تم کو یعنے جو کچھہ کہ ہر روز تمھین پہنچتا ہی کھاؤ اور ذخیرہ کل کے واسطے نکرو وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ اور نہ ظلم کیا انھون نے اس نافرمانی کرنے سے کہ ذخیرہ من اور سلوی کا کرنے لگے روز آئندہ کے لئے اوپر ہمارے اور
لیکن تھے وہ از روی نافرمانی اوپر جانون اپنے کے ستم کرتے روایت ہی کہ جب فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل نے نجات پائی تو حضرت
موسی کتاب لینے گئے پیچھے سامری نے انکے قوم کو گمراہ کیا پھر آپ آئے تو قوم نے توبہ کی پھر توبہ انکی قبول ہوئی بعد اسکے حکم ہوا کہ قریہ جبارین
کو جا کر غارت کرو جب وہان حضرت موسی معہ لشکر پہنچے تو بنی اسرائیل نے اپنا ضعف انکی قوت دیکھکر کہا یہہ پہاڑ کو جڑ سے اکھیڑتے ہین ہم
ان سے کیونکر بسر آوینگے تم اور بھائی تمھارا ہارون ان سے لڑو ہم نہین جنگ کرنے جاتے ہین رہینگے وہ جنگل چھہ تیس چھہ تیس کوس

Marfat.com

کا تھا چالیس برس تک اُسی جنگل مین سرگردان رہے روز ارادہ کرتے تھے کہ وہان سے نکلین سارا دن چلتے تھے شام کو جو دیکھتے تھے
تو جس منزل سے چلتے تھے وہین اترتے تھے ڈیرا خیمہ کچھ نتھا گرمی آفتاب کیسے چلتے تھے اور بھوکھ کے مارے ہلاک ہوتے تھے کہ حضرت موسیٰ نے دعا
کی حق تعالیٰ انہنے آپکی دعا سے اُن کے سر پر سایہ ابر کا کیا اور کھانیکو من اور سلوی اُتارا چنانچہ پچھلی آیت مین مذکور ہی بعد چالیس برس
کے اس جنگل سے نکلے و اس قریہ پر پہنچے کہ جسکے غذا پر مامور تھے وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ اور یاد کرو جب کہا ہم نے داخل ہو اس
گانون مین نام اُس گانونکا ایلیا یا اریحا تھا وہان جبارین رہتے تھے لکھا ہی کہ بنا بیت المقدس اسی زمین مین ہی فَكُلُوْا مِنْهَا
حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا پس کھاؤ تم اسی سے میوے اور طعام جہان چاہو با فراغت لیکن ابتداے تلبس باین نعمت شکر بھی بجا لاؤ وَّادْخُلُوا
الْبَابَ سُجَّدًا اور داخل ہو تم دروازمین اسی گانوکے سجدہ کرتے ہوئے شکرانے کا کہ اس قید سے چھوٹے اور یہہ شکر بدنی ہی
وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ اور کہو تم کہ توبہ اور شکر زبانی بھی ادا ہو کہ درخواست ہماری حطہ ہی اور حطہ کلمہ استغفار ہی اُن کے
زبان مین معنی اسکی یہہ مین کہ دور کر ہم سے گناہ ہماری اور جب یہہ دونو عمل بدنی اور زبانی ساتھ ندامت قلبی کے کر رکھتے ہو جمع ہوئے
توبہ تمہاری صحیح اور قبول ہوگی پس بخش دینگے ہم واسطے تمہارے گناہ تمہاری اور اس دروازیکو حکم کعبے کا دیکے ہم تمہارے حق مین
کہ طواف اسکا اور سجود طرف اسکے مکفر گناہون تمہارون کا ہوگا اور اکتفا فقط گناہ بخشنے پر بیچ حق گنہگارون اور اہل معاصی تمہارے کے
ہی وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ اور البتہ زیادہ کر دینگے ہم ثواب بسبب ان دو عمل کے نیکی کرنیوالونکو جو گناہ سے پاک مین اسواسطے کہ مکفرات گناہ
ہونگی جو گناہ نہین پاتے تو موجب رفع درجات ہوتے ہین سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے چند فائدے مستنبط ہوتے ہین اول یہہ کہ توبہ مین
زبان سے بھی استغفار کرنا اور بدن سے بھی نماز اور سجدہ بجا لانا متمم توبہ ہی اور حقیقت توبہ کی کہ ندامت اوپر گناہ ماضی کے اور ترک
گناہ بیچ حال کے اور عزم جزم گناہ نکرنے کا اور تنفر تمام معاصی سے بیچ استقبال کے ہی سب متعلق بدل ہی لیکن صفت دل کی جب قوت
پکڑتی ہی جوارح اور زبان بھی موافق ہو جاتے ہین لہذا حدیث شریف مین بھی صلوٰۃ توبہ اور صیغہ استغفار کا وقت توبہ کے تعلیم فرمایا ہی
دوسری یہہ ہی کہ علمانے لکھا ہی کہ جو آدمی گناہ مین مشہور ہو جاوے تو اسکو لازم ہی توبہ باعلان کرے تا کہ لوگ اوپر توبہ اسکے
کے مطلع ہو جاوین اور ساتھ استغفار لسانی کے اور استشہاد عدول اور ثقات کے اور صدقات کے اور صلوات کے قیام کرے اور یہہ اسواسطے نہین
ہی کہ توبہ بدون ان چیزون کے تمام نہین ہوتی کیونکہ توبہ آخرش بر جا ماندہ کی بھی مقبول ہی اگرچہ قادر حرکت زبان اور جوارح پر
نہین ہی بلکہ بواسطے اطلاع کرنے لوگونکے ہی تا کہ سمجھین کہ اس شخص نے گناہ چھوڑی اور راہ مستقیم شریعت پر استقامت کی پس تہمت گناہ کی
اسپر نکرین اور سوء ظن اور عیب اسکے سے باز رہین اسیطرح اگر کوئی مذہب باطل پر متہم ہو گیا ہو اسے بھی چاہیے کہ جو جو لوگ اسپر گمان
بد مذہبی کا کرتے ہین ان کے روبرو رجوع بدین حق کرے اور آگاہ کرے انکو کہ مجھ مین یہہ بات نہین ہی اور اگر ہو تو ان کے روبرو توبہ
کرے تا کہ من بعد اتہام سے بچے تیسرے یہہ ہی کہ بعضے مواضع متبرکہ کہ مورد نعمت اور رحمت الٰہی کے ہوئے ہین یا بعضے خاندانہاے قدیم
اہل صلاح اور تقوی کے نے خاصیت پیدا کی ہی کہ توبہ وہان کرنے اور طاعت بجا لانے موجب سرعت قبول اور ثمرات نیک ہوتی
ہی اور اسی جگہہ سے مردویہ نے ابو سعید خدری سے حکایت کی ہی کہ مین ایک شب غزوہ مین یا کسی سفر مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے جاتا تھا جب آخر شب ہوئی اوپر پشتہ کوہ کے گذرے ہم کہ اسے دار الحنظل کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ
مقام بھی ویسا ہی ہی کہ حق تعالیٰ نے بنی اسرئیل کو فرمایا تھا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے

Marfat.com

بروایت صحیح امیرالمومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے کہا ہی کہ انما مثلنا فی هذه الامة کسفینة نوح وکباب حطة فی بنی اسرائیل یعنی مثال اہل بیت نبوی
کی کہ قیم خاندان نبوت ہین اور حامل اسرار ولایت اور معرفت ہین بیچ اس امت کے مثال کشتی نوح اور باب حطہ کے ہی اسواسطے کہ نجات طوفان
نفس وشیطان سے اور تصحیح توبہ اور تکفیر گناہان بسبب داخل ہونے بیچ سلاسل اولیاء اللہ کے ہی کہ منتہی ساتھہ ان بزرگوارون کے ہین چنانچہ
ظاہر وباہر ہی کہ سلسلے راہ سلوک خدا کے اور توبہ اور انابت کے اسی خاندان عالیشان کو پہنچتے ہین چودہ خانوادے کہ اصل ہین اور باقی
فروع انکے ہین وہ سب کے سب ایمہ اہل بیت سے ہین زیدیان اور عیاضیان اور ادہمیان اور ہبیریان اور چشتیان اور عجمیان اور
طیغوریان اور کرخیان اور سقطیان اور جنیدیان اور گازرونیان اور طوسیان اور سہروردیان اور فردوسیان اور فرع انکی جیسے قادری
اور نقشبندی اور غیرہما قادری سقطیون مل کر امام علی موسی رضا کو پہنچتا ہی اور نقشبندی بایزیدیون کو پہنچکر امام جعفر صادق سے ملتا ہی
اور چار پیر جو مشہور ہین وہ چارون خلیفہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ہین حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت
خواجہ کمیل زیاد اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہم تفصیل اسکی کتب صوفیہ مین مسطور ہی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آخر جلد
ثالث کے مکتوبین لکھا ہی کہ راہ وصول الی اللہ دو ہین ایک تو راہ نبوت ہی کہ اسمین واسطہ درکار نہین ایک راہ ولایت ہی کہ اُسمین
وسائط ضرور ہین اُس راہ مین سب کے راہ نما حضرت امیرالمومنین علی مرتضی ہین مالک مرکز دائرہ ولایت کے حضرت امیر ہین اور حضرت
فاطمہ اور حضرت حسنین بھی اس منصب مین شریک ہین کوئی کسی امت مین راہ ولایت سے منزل مقصود کو نہین پہنچا بغیر عنایت ان کے
کے قبل اس نشأہ عنصری سے بھی آپکی روح مدد کرتی تھی انبیائے ماتقدم کے امت کو اور بعد آن حضرات اربعہ کے یہی منصب تا دوازدہ آیمہ چلا
آیا بعد اُسکے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت ہوا پس بغیر توجہ ان ایمہ اطہار کے کوئی تا قیامت بمرتبہ ولایت نہین پہنچیگا القصہ
بنی اسرائیل عہدہ شکر اس نعمت کے سے باوصف سہولیت نہ باہر آسکے بلکہ ایک گروہ نے اُنمین سے بے ادبی کی اور بجاے توبہ اور
استغفار تمسخر اور استہزا شروع کیا چنانچہ فرمایا ہی حق تعالی نے فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے کہ
ظلم کیا تھا اپنے پر از روے استہزا آیات کو سوا اسکے جو کہا گیا تھا واسطے اُنکے یعنی حق تعالی نے فرمایا تھا کہ حطہ کہو انھون نے
حنطہ کہا حنطہ گیہونکو کہتے ہین توبہ کی جگہہ کھانا مانگنے لگے دین چھوڑ دینا اختیار کی باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب اول یہہ ہی
کہ اس سورۃ مین واذ قلنا فرمایا اور سورہ اعراف مین واذا قیل لہم اسکنوا وجہہ کیا جواب اسکا یہہ ہی کہ اس سورۃ مین ابتدا
یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم سے افعال کو ساتھہ ضمیر متکلم کے اضافت کرتے آئے ہین چنانچہ ظاہر ہی یہان بھی مناسب
ہوا کہ اس قول کو بھی ہر چند بزبان موسی علیہ السلام تھا ساتھہ اپنے نسبت فرماوین تا کمال سوء ادب بنی اسرائیل کا ظاہر ہو کہ کہنے ہمارے
کو یہہ تمسخر پیش آئے اور عوض مین اُسکے چکھا جو کچھہ کہ چکھا اور بیچ سورہ اعراف کے سوق کلام واسطے اسکے ہی کہ قوم حضرت موسی
علیہ السلام کی دو گروہ تھی امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون ومنہا ضالۃ جائرۃ اور ساتھہ اس تقریب ذو قصے کے تفرق انکا بیچ عہد کرامت
مہد حضرت موسی علیہ السلام کے یاد فرمایا ہی از انجملہ قصہ تفرق انکے کا ہی بیچ مشارب اور عیون منفجرہ کے پتھر سے کہ دلالت اوپر انشعاب
اور تفرق ان کے کے کرتا ہی اور از انجملہ قصہ اختلاف حال انکے کا بیچ وقت داخل ہونے قریہ مذکور کے بعضی موافق فرمان کے بجا لائے
اور بعضون نے کمال بے ادبی اختیار کی اور بیچ اس غرض کے فرمانا خداء عزوجل کا بلا واسطہ اور کہنا حضرت موسی علیہ السلام کا برابر
تھا سو ہذا ساتھہ قرائن کے معلوم ہی کہ قائل کون ہی اور نہ فرمایا کہ کسنے کہا پس ایہام رفع ہوا دوسرا یہہ ہی کہ بیچ اس سورت کے

Marfat.com

ادخلوا فرمایا اور سورۃ اعراف مین اسکنوا جواب اسکا یہہ ہی کہ سیاق اس آیت کا سورۃ مین ذکر کھانے من اور سلوی کا اور تبدل انکے کا اس نعمت کو ساتھہ حبوب اور غلات کے ہی پس مقصود بالذات یہان یہہ بیان اسکا ہی کہ ہم نے انکو پر وانگی کھانے غلات اس دیہہ کی دی اور دخول موقوف علیہ اور وسیلہ اس مقصود بالذات کا ہی اور اذن ساتھہ شی کے اذن ہی ساتھہ اس چیز کہ موقوف ہی وہ اوپر اسکے لاجرم مذکور دخول کا ضرور ہوا اور سیاق اس آیت کا بیچ سورہ اعراف کے تفرق اور انشعاب انکا ہی بیچ سفر اور حضر کے پس بیچ سفر کے پانی پینے مین تفرق اختیار کیا اور حضر مین بیچ سکونت کے اور طریق اسکے کے اختلاف کیا اور یہہ بھی ہی کہ اس سورۃ مین سکونت قریے کو بھی مقصود بالذات بیان فرمایا ہی اسواسطے کہ جیسی یہہ من اور سلوی کھانے سے ملالت اظہار کرتے تھے سکونت خیمہ اور خرگاہ سے بھی عاجز آگئے تھے اور جو دخول مقدم ہی اوپر سکونت کے بیچ اس سورہ بقرہ کے کہ مقدم ہی سورہ اعراف پر دخول کو ذکر فرمایا اور سورہ اعراف مین سکونت کو تیسرا یہہ ہی کہ یہان فکلوا ساتھہ فے کے لائے اور وہان سورہ اعراف مین وکلوا ساتھہ واو کے یہہ فرق کس پر مبنی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ یہان لفظ دخول کا مذکور فرمایا اور دخول دیہہ کا مقصود بالذات نہین ہوتا مقصود بالذات کچھہ اور ہی چیز ہوتی ہی کہ مرتب اوپر دخول کے ہوتی ہی اور وہ چیز مرتب اکل حبوب اور غلات تھی پس لانا اس لفظ کا کہ مشعر اوپر ترتب کے ہو ضرور ہوا اور بیچ سورہ اعراف کے جو لفظ اسکنوا کا لائے اور سکونت قریہ کی مقصود بالذات ہوتی ہی بغیر اسکے کہ وسیلہ دوسرے چیز کا ہو پس مناسب ہوا کہ اکل حبوب اور غلات انکو وہان کے بطریق عطف مجرد ترتب سے بیان فرماوین چوتھا یہہ ہی کہ یہان لفظ رغداً کا زیادہ کیا اور اعراف مین اس لفظ کو ساقط فرمایا جواب اسکا یہہ ہی کہ اس سورۃ مین مقصود بالذات اباحت اکل حبوب اور غلات اور توسع اسمین ہی پس تاکید اسکی بلفظ رغداً مناسب ہوئی اور اعراف مین سکونت مقصود بالذات ہی اور اکل ہی واسطے اسکے کہ سکونت مستلزم اسکے ہی مباح ہوا والضرورۃ تتقدر بقدر الضرورۃ اور یہہ بھی ہی کہ دخول باغ پر از میوہ مستلزم سیر ہونے اس میوے سے نہین ہی کہ مقام اکل و شرب سوا اس باغ کے ہوتا ہی اور سکونت بیچ ایک مکان کے مستلزم سیر ہونے طعام اس مکان کے سے ہی اسواسطے کہ سوا مسکن اور مکان واسطے اکل و شرب کے نہین ہوتا پس تفاوت لفظ دخول اور سکونت کا بیچ آیتین کے واقع ہی مقتضی ذکر اور حذف اس لفظ کا ہی پانچوان یہہ ہی کہ یہان خطایکم فرمایا اور وہان اعراف مین موافق بعضی قراۃ کے خطیئاتکم جواب اسکا یہہ ہی کہ خطایکم جمع کثرت ہی اور خطاب کہ جمع سلامت ہی صیغون جمع قلت کے سے ہی جو قول کو اس سورۃ مین ساتھہ اپنے نسبت فرمائی اور لائق جناب پاک ارحم الراحمین اور اکرم الاکرمین کے یہہ ہی کہ ساتھہ ایک سجدہ کے اور ایک دعا کے گناہان بیشمار کو بخشے پس لفظ دال اوپر کثرت کے لانا مناسب ہوا اور اعراف مین قول کی نسبت طرف اپنے نہین فرمائی لفظ دال علی الکثرت ذکر کرنا ضرور نتھا اور یہان سے نکتہ دوسرا واسطے ذکر رغداً کے اس سورۃ مین اور حذف کے اس سورۃ مین واضح ہوا چھٹا یہہ ہی کہ یہان دخول باب کو مقدم اوپر قول حطہ کے فرمایا اور اعراف مین بالعکس یہہ تغیر اسلوب کیون ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ مخاطبین دو قسم تھے گنہگار اور نیک کردار نیکو نکو لائق ہی کہ عبادت اور طاعت کو مقدم کرین پھر توبہ اور استغفار تقصیرات بجا لاوین تا ہضم نفس اور ازالہ عجب اور خود بینی ہو اور گناہ گار کو سزاوار ہی بلکہ واجب کہ اول صدق دل سے توبہ نصوح بجا لاوے بعد اسکے قدم طاعت اور خضوع مین رکھے تا طاعت اور خضوع مقبول ہووے اور بیچ سورہ اعراف کے جو کچھہ گنہگار ونکے حال کے لائق تھا رعایت کی کہ اس سورۃ مین بیشتر مذکور گنہگاران امم ماضیہ کا ہی اور بیچ اس سورۃ کے جو مرتبہ کہ سزاوار حال نیکبختون اور محسنون کے

Marfat.com

تھا مسطور فرمایا کہ اس سورۃ مین غالبا صفات مقبولون کی اور بدبختون کی مبین مین اور یہہ بھی ہے کہ اس سورۃ مین جو ذکر دخول کا سابق گذرا پس
مناسب ہوا کہ اول کیفیت دخول کی بیان کرین اور اُس سورۃ مین ذکر سکونت کا ہے کیفیت دخول کو ساتھہ اسکے چندان تعلق نہین ساتوان
یہہ ہے کہ بیچ اس سورۃ کے وسنزید المحسنین بزیادت لفظ واو آیا ہے اور سورۃ اعراف مین سنزید بحذف واو یہہ فرق کس راہ سے ہے جواب اسکا
یہہ ہے کہ بیچ اس سورۃ کے دخول باب کہ قبیل طاعت اور عبادت کے سے تھا مقدم ہوا اور قول حطہ کہ باب توبہ اور استغفار سے تھا قرین اسکے ہوکر
مجموع فعلین ایک چیز ہوئی اول ازالہ خطایا کی تاثیر کی من بعد کہ دخول باب آیا اور وہ قبیل عبادت سے ہے رفع درجات اور مزید ثواب اور کرامت
مین مفید ہوا پس دونون جزائین اوپر دونون فعل کے منقسم ہوئین حرف واو کی گنجائش نہ رہی اور یہان اور نکتہ بھی ہے لفظی اور وہ یہہ ہے کہ درمیان
واذ قلنا کے کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہے اور سنزید کے کہ یہہ بھی وہی صیغہ ہے اتصال لفظی متحقق ہے پس عطف کو مناسبت حاصل ہوئی
بخلاف اعراف کے کہ وہان واذ قیل واقع ہے سنزید کا اسپر عطف کرنا مناسب نہوا اور یہہ نکتہ بنی اوپر اسکے ہے کہ سنزید اوپر نغفر لکم
خطایاکم کے معطوف نہووے چنانچہ فی الواقع بھی ایسا ہی ہے والا نزد کہتے اور مجزوم لاتے کہ جواب امر کا ہوتا آٹھوان یہہ ہے کہ
اعراف مین فبدل الذین ظلموا منهم بزیادت لفظ منهم فرمایا ہے اور یہان منهم کو حذف کیا اس تغیر اسلوب مین کیا وجہ ہے جواب
اسکا یہہ ہے کہ اعراف مین سابق گذرا ہے کہ ومن قوم موسی امة یهدون بالحق وبه یعدلون وہان اگر بے تخصیص سبکو ظالم فرماتے
منافی کلام کا ہوتا اور اسی سورۃ مین بیچ ماسبق کے تمیز اور تخصیص کچھہ نہین گذری تھی حاجت لفظ منهم کی نہوئی نوان یہہ ہے کہ اس سورۃ
مین فانزلنا واقع ہوا اور اعراف مین فارسلنا یہہ فرق کس وجہ سے ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس سورۃ مین پہلے مذکور انزال کتاب
کا ہے اور یہان تلک اکثر لفظ انزال کا مستعمل ہوا چنانچہ نزدیک اسکے وانزلنا علیکم المن والسلوی گذرا ہے اس عذابکو بھی بطریق تہکم
اسی وادی سے قرار دیا ہے اور واسطے مشابہت اخوانکے استعمال کیا ہے اور سورہ اعراف مین پہلے سے لفظ ارسال کا مذکور ہے فلنسئلن
الذین ارسل الیهم ولنسئلن المرسلین مین بیچ قصص اقوام ماضیہ کے اور بیچ قصے فرعون کے پس لفظ ارسال کا کہ دلالت اوپر تسلیط کے
کرتا ہے مناسب ہوا اور لفظ انزال کا بھی مفید اول حدوث ہے اور لفظ ارسال دال اوپر تسلیط عذاب کے اوپر انکے اور استیصال اُنکے کے
بالکلیہ ہے پس بیچ اس سورۃ کے کہ مقدم اوپر سورہ اعراف کے ہے ذکر اول نزول عذابکا مناسب ہوا اور سورۃ اعراف مین بیچ نہایت
کار کے دسوان یہہ ہے کہ یہان بما کانوا یفسقون مذکور فرمایا اور اعراف مین یظلمون بجائے یفسقون ارشاد کیا اس فرق مین کیا نکتہ ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ فعل انکا ظلم تھا اُنکے حق مین کہ معرض غضب الٰہی مین بسبب اسکے داخل ہوئے اور فسق تھا بہ نسبت دین خدا پس
دونون سورتون مین دونون صفت شنیعہ اس فعل کے ہین یاد فرمائین لیکن وجہ تخصیص کی اس سورۃ مین ساتھہ ذکر فسق کے یہہ ہے
کہ ظلم انکا بیچ حق انکے کے سابق عنقریب اس سورۃ مین گذرا ہے آیت وما ظلمونا ولکن کانوا انفسهم یظلمون مین اگر یہان بھی یہی
لفظ مذکور ہوتا تکرار لازم آتا بخلاف اعراف کے کہ وہان وصف انکا ساتھہ ظلم کے نہین گذرا تھا افادہ اس معنی کا مناسب
ہوا القصہ بنی اسرائیل کو اوپر اس تمسخر اور استہزا کے چشم نمائی ضرور تھی لہذا ان سے درگذر نہ کیا ہم نے بلکہ سزا اس بے ادبی کی
چکھائی ہم نے فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ پس اتارا ہم نے اوپر انکے جو ظلم کرتے تھے باعث تغیر
قول کے عذاب آسمان سے بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے تھے اور وہ عذاب آگ تھی کہ اُترکر سبکو جلا دیا یا مرض طاعون کا تھا
کہ ایک دم مین چالیس ہزار آدمی مرگئے بعضون نے کہا ہے ستر ہزار صحیح مسلم مین اور صحاح ستہ مین وارد ہے کہ آنحضرت ع

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون رجز ہے اور بقیہ اُس عذاب کا ہے کہ پہلے لوگ ساتھ اسکے معذب ہوئے ہین پس جب یہہ وبا
واقع ہو کسی شہر مین یا ملک مین اور تم اس شہر اور ملک مین ہو تو وہانسے نہ بھاگو اور اگر سنو کہ کسی شہر اور ملک مین وبا واقع
ہے تو وہان جاؤ بھی مت اسواسطے کہ صورت اول مین فرار قضائے آلہی سے اور مخالف توکل اور تسلیم کے ہے اور صورت
ثانی مین جرأت اوپر عذاب آلہی کے اور اقدام اوپر غضب اسکے کے ہے اور یہہ بھی حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ جب وبا کسی
جگہہ واقع ہوا اور آدمی وہان سے نہ بھاگین اور صبر کرین اور حق تعالی سے اوپر اس صبر اپنے کے متوقع اجر کے ہون خدا تعالی
انکو ساتھہ مرتبہ شہید و نیکے پہنچاتا ہے اگرچہ سلامت رہین یہان اکثر ظاہر بینونکے خاطر مین اشکال آتا ہے کہ فرار قحط اور بلیات سے بلاشبہ
شریعت مین جائز ہے چنانچہ مشہور ہے کہ الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین اور وبا اور طاعون کم اشد بلیات ہے کسواسطے فرار
اس بلا سے شریعت مین ممنوع ہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ اسکے دو جہت ہین اول یہہ ہے کہ بیچ صورت وبا اور طاعون کے اکثر اہل شہر خصوص اقارب
اور عشائر اور اصدقا بیمار رہوتے ہین اگر آدمیونکو حکم جواز فرار کا فرماتے ان بیمارونکی بیمارداری کون کرتا سب کے سب خوف جان شیرین
اپنی سے بھاگ جاتے بیمار بے اجل مرتے یعنے جرح عظیم کھینچتے پس اوقت مین خدمت بیمارونکی اور تسکین خاطر انکی اور عاجزونکی اور شکستہ
پائونکی کہ طاقت گریز کی مطلق نہین رکھتے مین حکم جہاد کا پیدا کیا اور صبر اس بکا مین مثل صبر صف قتال مین موجب اجر اور ثواب کا ہوا بخلاف
اور بلاؤن کے کہ قحط ہے اور خوف دشمن ہے کہ یہہ مانع فرار سے وہان متحقق نہین بلکہ فقیر اور بے مایہ اس وقت مین سب سے پیش قدم
ہوتے مین بیچ فرار کے بامستغنی ہوتے مین اس سے کہ مال نہین رکھتے تو کوئی پیچھا انکا کرے دوسرے یہہ ہے کہ طاعون اور وبا آثار اور وقع ہمیشہ
جنیان ہے کہ یکبارگی واسطے ایذا بنی آدم کے مستعد ہو کر ساتھ اس نوع کے ایذا پہنچانے مین پس بھاگنا مقابلے انکے سے دلیل ڈرنے کی ان سے ہے
اور صبر اور استقامت موجب ذلت اور انکسار نخوت انکے کا ہے پس اس جہت سے بھی حکم جہاد کا اور صبر فی القتال کا پیدا کیا اور حدیث مین
بھی اشارہ واقع ہوا ہے ساتھ اس معنی کے جہان فرمایا ہے طاعون کے حق مین کہ فانہا واخذ اعدائکم من الجن یعنی یہہ طاعون زخم پہنچاتا ہے
دشمن تمہارے کا جن سے اور جو تعداد نعماے آلہی سے کہ بنی اسرائیل کو پہنچی تھین اور موجب کفران اور ناسپاسی کا ہوئین تھین فارغ ہوئے
اب اور نعمت کو یاد فرمایا کہ ہرچند موجب کفران اور فسق کا نہوے لیکن موجب تفرق اور اختلاف اور جانب داری کا بیچ فساد اختلاف
مذاہب اور مشارب کے ہی ہوے اور وہ یہہ ہے کہ جب بنی اسرائیل نے بیچ سفر کے پانی نہ پایا اور تشنہ ہوئے شکایت اسکی حضرت موسی سے
کی آپ نے جناب آلہی مین واسطے رفع تشنگی انکی کے دعا کی چنانچہ فرمایا ہے وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو اسوقت کو کہ دعا استسقا
کی کی موسی علیہ السلام نے اور پانی مانگا واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل تھے نہ واسطے عالم کے کیونکہ محتاج پانی پینے کے اور گرفتار تشنگی
کے فقط قوم انکی تھی اور اس تخصیص مین اشارہ ہوا طرف اسکے کہ طریقہ پانی دینے کا انکے پتھر کے چشمون سے کیون ہوا مینہہ آسمان
سے کسواسطے نہ نازل ہوا چنانچہ استسقی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم مین اور سوا انکے انبیاؤن مین واقع ہوا تھا وجہ یہی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی عام واسطے تمام عالم کے چاہا تھا پس پانی مینہہ کا آسمان سے کہ عام ہوتا ہے دیا اور حضرت موسی
نے خاص واسطے قوم اپنی کے چاہا تھا پس پانی خاص پتھر سے چشمے جاری کر دیا اور استسقا سنت موکدہ سب پیغمبرونکی ہے کہ وقت قحط
کے آب خدا سے چاہتے تھے اور حقیقت اسکی استغفار اور توبہ اور اظہار عجز اور احتیاج ہے اور طریقہ مسنون اسکا کتب فقہ مین مذکور ہے
پس اجابت کی ہم نے دعا حضرت موسی علیہ السلام کی فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ پس کہا ہم نے موسی علیہ السلام کو کہ مار ساتھ عصا اپنے

Marfat.com

کے پتھر کو اور عصا حضرت موسیٰ کا درخت آس کا تھا بہشت سے آیا تھا طول اسکا بقدر دس ہاتھ آدمی کے تھا برابر قد حضرت موسیٰ کے آتا تھا اور
دو شاخین تھین سیمین کہ تاریکی مین مثل مشعل کے دونون روشن ہوتی تھین حضرت آدم کو بہشت سے آیا تھا اور بطریق توارث انبیا مین چلا
آتا تھا یہان تلک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے انکے بیٹے کو پہنچا اور ان سے بچند واسطہ حضرت شعیب کو پہنچا حضرت شعیب نے حضرت
موسیٰ کو عطا کیا اور اختلاف ہے سمین کہ مراد پتھر سے پتھر غیر معین ہے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام جس پتھر کو چاہتے ساتھ عصا کے مارتے
پانی نکلتا چنانچہ حضرت حسن بصری اور وہب بن منبہ نے کہا ہے اور الف لام جنسی ٹھہرایا ہے یعنی الحجر مین جنس پتھر کی مراد لیتے مین
پس اس صورتمین یہہ معجزہ بواسطہ عصا فقط بغیر توسط سنگ کے واقع ہوا یا پتھر تھا معین چنانچہ اکثر روایتمین بھی ہے کہ وہ پتھر معین حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے کر رکھا تھا وقت احتیاج کے اُس سے کام نکالتے تھے بعضے کہتے ہین کہ یہہ وہ پتھر تھا کہ کپڑے انکے پکڑ کر فرار کیا
تھا چنانچہ قصہ اسکا سورۂ احزاب مین بطریق اشارہ مسطور ہے حضرت جبرئیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ اس پتھر کو اٹھا لو اور با احتیاط
رکھو کہ یہہ کسی وقت مین مظہر قدرت آلہی اور معجزہ عمدہ تمھارا ہوگا بعضے کہتے ہین کہ یہہ پتھر اور تھا کہ حضرت موسیٰ نے کوہ طور سے اٹھا لیا
تھا بعضے کہتے ہین یہہ پتھر بہشت کا تھا ہمراہ حضرت آدم کے دنیا مین آیا تھا اور بطریق توارث حضرت شعیب کو پہنچا تھا انھون نے ہمراہ
عصا کے حضرت موسیٰ کو دیا تھا بہر تقدیر پتھر تھا گز در گز بشکل مکعب کہ چھہ سطح محیط رکھتا تھا فوقانی اور تحتانی اور چار ادہر اُدھر کی ہر سطح سے
تین چشمے روان ہوئے اور بعضی اور مفسرین سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ نے عصا کو بارہ بار بارہ جگہہ مارا ہر ضرب سے مانند پستان زن
کے ظاہر ہوتا تھا اول عرق آتا تھا ثانیا ترشح ہوتا تھا ثالثاً چشمہ بہتا تھا حضرت موسیٰ نے لشکر والون اپنون کو کہ بارہ گروہ تھے فرمایا کہ
بارہ حوض کھیر کے کھود ڈالو کہ پانی ان چشمونکا انمین جمع ہو پھر اُسے پیو اور جب اُس پتھر کو وقت کوچ کے اٹھالیتے تھے خشک ہو جاتا تھا القصہ
حضرت موسیٰ نے بحکم آلہی عصا پتھر پر مارا فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس پھٹ نکلے اس پتھر سے بارہ چشمے اور روان ہوے اور وہ پتھر چہار رویہ تھا
ہر روئی سے تین چشمے روان ہوئے موافق اعداد بارہ گروہ بنی اسرائیل کے قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جانا ہر آدمی نے انہین گروہ
ہونمین سے گھاٹ اپنا بعضی ارباب وقت یہان ایک سوال کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ اس سورۃ مین فانفجرت واقع ہوا ہے اور
سورہ اعراف مین فانبجست اور انفجار روان ہونا شدید ہے اور انبجاس ترشح ہے یہہ فرق کیون فرمایا جواب اسکا یہہ ہے کہ سابق مذکور
ہوا ہے کہ پہلے انبجاس ہوا پھر انفجار اور اس سورۃ مین کہ مذکور استسقاء موسیٰ کا ہے پروردگار اپنے سے اور یہہ قوی تر ہے استسقاء امت سے
کہ پیغمبر اپنے سے ہو پس ذکر نہایت کار کہ انفجار ہے اور دلالت اوپر اجابت اتم اور عنایت اعم کے کرتا ہے مناسب ہوا لہذا فقلنا کہ مدلول
اس قول صریح کا ہے اس سورتمین لائے اور سورۃ اعراف مین جو مذکور استسقاء بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ سے ہے ذکر اول اجابت کہ ترشح
قلیل ہے کفایت ہوا اسیواسطے کہ وہان لفظ اوحینا کا کہ معنے اشارہ خفیہ ہے لائے القصہ ان سے اوپر اس نعمت کے شکر سوا اجتناب معصیت
کے نچاہا اور فرمایا كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ کھاؤ تم طعام آسمان سے کہ من اور سلوی ہے اور پیو تم اُن چشمون سے پانی رزق سے اللہ
کے کہ بے رنج و تعب تم کو دیا ہے وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے اور تباہ کاری مت کرو ایسی کہ اثر
اسکا سرایت کرے بیچ زمین کے حالانکہ تم بسبب تفرقہ اور اختلاف کے ہوے ہو فساد کرنیوالے لیکن ہنوز یہہ فساد تمھارا مخفی ہے دلونمین
تمھارے اور اثر اسکا زمین کو نہین پہنچا ہے اور فعلونمین تمھارے ظہور نہین کیا اگر احتیاط نکروگے تو ظاہر ہو کر عالم کو خراب کر دیگا پس
معلوم ہوا کہ نعمتہائے آلہی اے بنی اسرائیل بیچ حق اسلاف تمھارے کے واسطے مزید فساد کے ہوئین تھین کسی جہت سے سبب

Marfat.com

بعثت اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ حال تمہارا ملحق بفساد ہوا باقی رہے یہان دو سوال سوال اول یہہ ہی کہ لا تعثوا مشتق ہی
عثی سے اور عثی بمعنی مبالغہ بفساد ہی پس ذکر مفسدین کا بعد لا تعثوا کے تکرار ہی جواب اسکا یہہ ہی لا تعثوا صیغہ فعل کا
ہی دلالت اوپر حدوث فساد کے کرتا ہی اور مفسدین کہ صیغہ اسم کا ہی دلالت اوپر ثبوت اسکے کے کرتا ہی پس حاصل کلام
کا یہہ ہوا کہ لا تحدثوا المبالغۃ فی الفساد حالکونکم ثابتین فی الافساد مت احداث کرو تم مبالغہ بیچ فساد کرنیکے دران حالیکہ ثابت
ہو تم بیچ فساد کرنیکے گویا یہہ ارشاد ہوتا ہی کہ احتراز تمہارا مطلق فساد سے تو ممکن ہی نہین اسواسطے کہ فساد رگ و ریشے مین
تمہارے درآیا ہی لیکن احتیاط کرو کہ وہ فساد زیادتی کرکے حد مبالغہ کو نپہنچے سوال دوسرا یہہ ہی کہ بحسب ظاہر یون مناسب معلوم
ہوتا تھا کہ نعمت تفجر عیون کو کہ پتھر سے چشمہ بہے تھے ہمراہ تظلیل غمام اور انزال من وسلوی کے مذکور فرماتے تا رفع احتیاج انکی سفر
مین ساتھ کھانے پینے کے سایہ مین بیٹھنے کے ایک جگہہ ذکر ہوجاتی کہ سب ایک جنس سے ہی اس نعمت کو مستقل کیون بیان فرمایا
اور تظلیل غمام کو اور انزال من وسلوی کو ایک جگہہ تتمہ نعمت مین نجات عقوبت صاعقہ سے کسواسطے داخل کیا نکتہ اسمین کیا
ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ جو صاعقہ انپر جانب آسمان سے اور درمیان سے ابر سفید کے کہ غمام نور تھا گرا تھا بیچ تتمہ نعمت
کے نجات اس آفت سے مذکور کرکر اشارہ فرمایا کہ ہم نے جو غمام کو کہ سبب ہلاک تمہارے کا ہوا تھا اور جو آسمان کہ مصدر اس آفت
جان کا بنا تھا اسے ازراہ کرم اور عنایت اپنے کے تمہارے کام مین مسخر فرمایا یہان تک کہ وہی غمام گرمی آفتاب سے تمہین بچانے
لگا اور وہی آسمان تم پر من وسلوی برسانے لگا پس نجات عقوبت صاعقہ کو وہین لانا مناسب ہوا بخلاف نعمت انفجار عیون
کو پتھر سے کہ نعمت زمینی تھی نہ آسمانی اور ساتھ ابر اور آسمان کے کچھ تعلق نہین رکھتی تھی اور یہہ بھی ہی کہ یہہ نعمت انفجار عیون اگرچہ
بظاہر نعمت تھی لیکن باطن مین دلیل اختلاف اور تفرق دلہائے بنی اسرائیل تھی پس یہہ واقعہ مستقلہ تھا مشعر اوپر اسکے کہ اختلاف
آرا اور تفرق دواعی وجود مین آوینگے اور بسبب اسکے مصدر فساد ہونگے بخلاف تظلیل غمام اور انزال من وسلوی کے کہ اسمین
سب شریک تھے کسی وجہ سے تفرق اور اختلاف نہین رکھتے تھے لہذا اوپر ذکر اس نعمت کے تعداد نعما کو ختم فرمایا اور آئندہ مذکور
قصور استعداد انکے کا اور اختلاف انکے کا اوپر انبیا کے اور نافرمانیان انکی اور دو نوعمت اور میل سفل کہ انکے سبے بار بار سرزد ہوتا
تھا بیان فرماتے ہین اور ارشاد کرتے ہین کہ نعمتہائے سابقہ انکی حق مین اس جہت سے سبب کفر اور تفرقہ کے ہوی تھین کہ وہ
نعما سب امور سماویہ اور خصائص غلبیہ تھین انہین صبر کرنا انپر شاق اور گران ہوا اسواسطے کہ بالطبع میل باموار ارضیہ سفلیہ رکھتے تھے اصلا علو ہمت سے
بیچ انکے نصیب نتھا چنانچہ واسطے اشعار اس نکتے کے چند واقعہ یاد دلواتے ہین وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى اور یاد کرو اسوقت کو کہ کہا تم نے اے موسی اور
اس ندا مین بکمال بے ادبی کی تم نے کہ ایسے پیغمبر اولوا العزم کو نام لیکر کہا مقتضائے ادب یہہ تھا کہ یا رسول اللہ و یا نبی اللہ کہتے اور مضمون کلام
تمہار یکا بے ادبانہ تھا اسواسطے کہ کہا تم نے لَنْ نَّصْبِرَ ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اور اس طرح کا کلام دلالت کرتا ہی اوپر اسکے کہ صبر کر سکتے ہین
ہم لیکن اپنے اختیار سے نہ کرینگے والا لن نستطیع الصبر کہتے یا لا یمکن منا الصبر کہ ہم مین طاقت صبر کی نہین یا ہم سے ممکن نہین کہ صبر ہوسکے عَلٰى
طَعَامٍ وَّاحِدٍ اوپر کھانے ایک جنس کے کہ آسمان سے آتا ہی ساتھ کئی وجہ کے اول یہہ ہی کہ یہہ طعام آسمانی ہی اسواسطے کہ اگر من ہی تو اصل مین
شبنم ہی کہ بیچ بعضے طبقات ہوا کے طعم اور مزاج پیدا کرکر گرتی ہی اور اگر سلوی ہی تو وہ بھی جانور پرندہ ہی کہ باد کے جھوکے سے ہمارے
پاس آرہتا ہی اور ہم زمین سے مخلوق ہین ہمین وہ کھانا چاہئے کہ جسمین حکم زمین کا غالب ہو دوسری یہہ ہی کہ مدۃ سے اوپر کھانے

Marfat.com

ایک نوع طعام کے اشتہا مرجاتی ہی اور ہضم مین ضعف آتا ہی تیسری یہہ ہی کہ یہہ طعام غیر معتاد ہی اور طعام غیر معتاد ہرچند اعلی اور نفیس ہو
چندان مرغوب نہین ہوتا مثل طعام معتاد کے ہرچند ادنی اور خسیس ہو اسی سبب سے اہل سیر و سیاحت کو طعام اہل شہر اور متلذذات حضر خوش
نہین آتے اور ان سے سیر نہین ہوتے گو بطریق تفکہ اور تنقل ایک دو بار تناول کرین سوال من و سلوی دو طعام تھے ایک کیون کہا جواب مراد
وحدت سے وحدت فردی اور جنسی نہین ہی بلکہ وحدت تکراری ہی کہ ہر روز وہی طعام آتا تھا گو دو جنس ہمیشہ تھا اور عرف مین رائج ہی
کہ طعام مکرر کو اگرچہ بالوان مختلف ہوے تغییر اور تبدیل کے ایک طعام کہتے ہین اور اس وحدت اعتبار کیو بجاے وحدت حقیقی استعمال کرتے
ہین اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ طعام ساتھہ ادام کے ملکر ایک طعام ہو جاتا ہی مثل قلیے خشکے اور دال خشکے کے اور شیر برنج اور کباب روٹی
لیکن اس جواب مین خدشہ ہی اسواسطے کہ من و سلوی باہم استعمال مین انضمام نہین رکھتے تھے تا ایک کو طعام اور دوسرے کو ادام قرار دین
القصہ بنی اسرائیل کھاتے کھاتے وہ طعام بر سبیل دوام عاجز آئے اور کہا فَادْعُ لَنَا پس دعا کر واسطے آسانی ہمارے کے رَبَّكَ پروردگار اپنے کو
کہ بیچ اصل کے پرورش اسکی متوجہ تیرے حال پر ہی بہ تبعیت تیرے ہمین بھی پرورش فرمائی اور ساتھہ قدرت کاملہ اپنی کے يُخْرِجْ لَنَا نکالے
واسطے کھلانے ہمارے کے بے اسباب ظاہری جوتنے بونے کاٹنے کے اسواسطے کہ حالت سفر مین اور سرگردانی مین اور کوچ مین یہہ چیزین ہم
سے کہان ہو سکینگی پس چاہئے کہ بطریق خرق عادت جیسے من و سلوی آسمان سے اتارتا تھا ویسے ہی جہان لشکر ہمارا اترے وہان موجود
اور مہیا پاوین ہم مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ اس چیز سے کہ اگاتی ہی زمین نسبت اگانے کی طرف زمین کے مجازا ہی فی الحقیقت اگانیوالا خدا
ہی مِن بَقْلِهَا ساگ اور سبزی اسکے سے مثل خرفہ اور سویا اور پالک اور میتھی کی اور یہہ سبزی دو قسم ہی ایک تو ایسی ہوتی ہی کہ کچا
کھانا بھی اسکا رائج اور متعارف ہی جیسی دھنیا اور پودینا اور زیرہ تیزک اور گندنا اس قسم کو احرار البقول کہتے ہین دوسری ایسی ہوتی ہی
کہ اسے پختہ یعنے پکا کر کھاتے ہین جیسی خرفہ وغیرہ جنھین اول ذکر کر آئے ہین اور مانگنے مین سب سے پہلے اُنھین کو طلب کیا اسواسطے کہ وقت
نایابی طعام مین سریع النفع تمام نبات زمینی سے یہی جنس ہی کہ بنفسہ کھائی جاتی ہی بغیر انتظار غلے اور دلنے اور میوے کے خصوصا احرار
البقول کہ محتاج جوش دینے کا اور نمک ڈالنے کا بھی نہین ہوتا سوداے نقد ہی وَقِثَّائِهَا اور خیار اس زمین کے سے خواہ دراز ہو
جیسے ککڑی کہتے ہین خواہ خورد ہو جیسی کھیرا کہتے ہین اور یہہ جنس سب طرح سے کھائی جاتی ہی اور قائم مقام غذا کے ہوتی ہی کچی
بھی کھاتے ہین اور پکا کے ساگ اسکا روٹی کے ساتھہ بھی کھاتے ہین اور انتفاع عمدہ اسکا ساتھہ ظاہر اسکے کے ہی وَفُومِهَا اور
گیہون اس زمین کے سے کہ انتفاع باطن اسکے سے ہی نہ ظاہر سے کہ محتاج پیسنے پکانے کا ہی وَعَدَسِهَا اور مسور اس زمین سے کہ روٹی
کے ساتھہ پکا کر کھاتے ہین اور یہہ دانہ محتاج تقشیر کا نہین بلکہ لذت غیر مقشر کی اسکے زیادہ تر مقشر سے ہی بخلاف اور حبوب کے
جیسی ماش چنا کہ محتاج مقشر اور تنقیہ کے ہین وَبَصَلِهَا اور پیاز اس زمین کے سے کہ ساتھہ بو اپنے کے اصلاح سب نانخورش کی کرتا ہی اور
آپ بھی بجاے نان خورش مستعمل ہوتا ہی بعضے مفسران صحابہ فوم کو بمعنی توم کے یعنے لہسن کے کہتے ہین واسطے مناسبت بصل
کہ پیاز ہی اور کہتے ہین کہ اصل مین ثوم تھا فا کو ثا سے بدل کر دیا ہی کہ فوم اصل مین ف رکھتا ہی بمعنی گندم آیا ہی اور اتصال
اسکا ساتھہ مسور کے اور انفصال پیاز سے بھی اسی پر دال ہی کہ گیہون کے معنو مین ہوا ورفے اصلی ہو لیکن قرات مین عبداللہ بن
مسعود کے ثومہا بجاے فومہا آیا ہی بنا بر اس قرات کے لہسن ہی کے معنو مین متعین ہی ابوبکر بن ابی الدنیا نے روایت کی ہی
ابن عباس سے کہ فرماتے تھے قرات مختار میری قرات زید بن ثابت کی ہی مگر سولہ حرف مین قرات ابن مسعود کی اختیار کرتا ہون

Marfat.com

ازانجملہ ایک من بقلہا وقثائہا وفومہا پڑھتا ہون سمجھہ لیجئے کہ سبب ابن مسعود کے اس قرات کو اختیار کرنے سے قرات کے ظاہرًا
معلوم ہوتا ہی کہ ایک شبہہ ہی کہ حضرت ابن عباس کے خاطر مین گذرا ہی اور وہی شبہہ اکثر مفسرین متاخرین کے دل مین
سمایا ہی وہ یہہ ہی کہ اخیر مین اس آیت کے اطعمہ مطلوبہ بنی اسرائیل کو دنی اور خسیس اور ردی فرمایا ہی پس ساگ اور ککڑی
اور مسور اور پیاز تو البتہ طعمہ ردیہ ہی لیکن گیہون حبوب اعلی سے ہی اسے اطعمہ ردیہ مین کیونکر داخل کرین پس نہین ہی یہان
مگر فے بدل ثے سے اور اصل کلمہ ثوم ہی لہسن کے معنو مین کہ رداۃ اور گندگی اسکی ظاہر ہی حل اس شبہے کا یہہ ہی کہ جوہر
گندم فی نفسہ بلاشبہ حبوب اعلی سے ہی لیکن جب ساگ پیاز مسور کے ساتھہ کھایا جاوے تو کیونہ آپ ادنی ہو جاوے اسواسطے
کہ نان گندم کی جودت اور رداۃ اور نفاست اور خساست تابع نانخورش کے ہی جیسی سالن کے ساتھہ کھاؤ ویسا ہی لہذا
حضرت موسی نے بیچ جواب بنی اسرائیل کے قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی کہا آیا چاہتے ہو کہ بدل کرو اس چیز کو کہ بحسب واقع
وہ ادنی ہی ازروی قدر وقیمت کے اور جہت منفعت کے اور سبب مزے اور لذت کے بھی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ عوض مین اس چیز
کے کہ نفس الامر مین وہ بہتر ہی ساتھہ وجوہ مذکورہ کے اوپر چند یہہ استبدال فی نفسہ مکروہ شرعی نہین ہی اسواسطے کہ تقویت حظ نفس اپنے
کی ہی لیکن میلان باسفل اور دنو ہمت تمہارا آخر کو منجر ساتھہ اسکے ہوگا کہ دنیا کو بدلے آخرت کے لوگے اور شریعت منسوخہ کو عوض شریعت مقبولہ
کے اور علی ہذا القیاس ہر محل مین تسفل اور تنزل پر خوگر ہوکر عالی ہمتی سے باز رہوگے پس مین جناب آلہی مین یہہ مطلب عرض نہین کرتا کہ
قابل عرض کے نہین ہی اگر تمھین باوصف تنبیہ اور اعلام کے شوق انہین اطعمہ ردیہ کا ہی تو علاج اسکا یہہ ہی کہ اِهْبِطُوْا مِصْرًا
اترو تم کسی شہر مین شہرہائے شام سے مراد اس سے مصر فرعون نہین اسواسطے کہ جو مصر نام شہر معین کا ہی وہ غیر منصرف ہی تنوین اسمین
داخل نہین ہوتی بیچ قرات عاصم رحمہ اللہ کے چنانچہ فرمایا ہی الیس لی ملك مصر اور قال ادخلوا مصران شاء اللہ امنین اگرچہ موافق
ہندی کے صرف اسکی بھی جائز ہی چنانچہ کتب نحو مین مذکور ہی فَاِنَّ لَکُمْ مَّا سَاَلْتُمْ پس تحقیق واسطے تمہارے میسر ہوگا اس شہر مین
جو کچھہ کہ مانگا ہی تم نے ساگ ککڑی گیہون مسور پیاز بغیر حاجت دعا کے اور مجھے لائق نہین کہ یہہ سوال جناب آلہی مین کرون بنی
اسرائیل کو ہمیشہ میلان بسفل اور دنو ہمت لازم رہا جب تک عالی ہمت لوگ ان مین موجود رہے مثل حضرت موسی اور حضرت ہارون
اور حضرت یوشع اور سوا ان کے انبیائی عالی قدر احکام انکے غالب رہے انکے تسفل اور دنو ہمت نے تاثیر معتدبہ نکی جب وجود
ان عالی ہمتون کے ان کے درمیان سے موقوف ہوگئے انکی بدبختی طبع کے اثر نے ظہور کیا جہاد اور قتال چھوڑ دیا زراعت گری اختیار کی
زراعت کرنے لگے مثل دہاقین اور مزارعین کے سبک قدر ہوگئے اور اس واقعے کے بعد تسلیط جالوت کے اور بعد حادثہ بخت نصر کے
اوپر انکے غلبہ کیا وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ اور ماری گئی اوپر انکے یعنے لازم کی گئی اوپر انکے جزائے کفران نعمت مین خواری حاضری کہ ہمیشہ زیر دست
مسلمانونکے رہتے ہین اور جزیہ دیتے ہین وَالْمَسْکَنَةُ اور فقیری بیچارگی کہ ہر چند تونگر ہون لیکن اپنے آپ کو عالم مین محتاج ہی بنائے پھرینگے تا
حکام بالدار انکا نکر دست تطاول دراز نکرین اور یہہ ذلت اور فقر انکا مثل ذلت اور فقر مسلمانون کے نہوا کہ صبر کرنا اسپر موجب خوشنودی خدا
اور رفع درجات ہوتا اور سبب تقدم بدخول بہشت اور تخفیف حساب ہوتا بلکہ بسبب اس ذلت اور فقر کے زیادہ تر رضائے آلہی سے
ہوئے وَبَآءُوْ اور بازگشت کی اس طور پر تبیہ سے کہ بطفیل وجود انبیا وصلحا اپنے مین بہم پہنچایا تھا طرف ذلت اور فقر ذاتی اپنے
کوئی سفر سے گھر مین پھر آتے ہین بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ساتھہ غضب کے کہ جانب خدا سے نصیب انکے ہوا کہ قہر اپنا انپر مسلط

Marfat.com

ظاہر و باطن اٹھالیا اور اسی سبب سے کفر انپر مسلط ہوا اور ایمان نے اُن سے کنارہ کیا اور یہہ حالت قبیحہ انکی بمجرد استبدال طعام زمینی
بطعام آسمانی اور مانند اسکے گستاخیان اور بے ادبیان کہ زمانہ موسیٰ علیہ السلام مین صادر ہوئی تھین نہین ہوئی تھی بلکہ بعد مرور
دہور زمانہ نبوت سے بسبب بطلان استعدادات اور صدور اعمال قبیحہ اور جرائم عظیمہ مستحق اس خرابی کے ہوئے چنانچہ فرمایا ہے ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ
کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یہہ خواری بیچارگی اور خشم خدا انپر اسواسطے ہوا کہ وہ تھے کفر کرتے ساتھ نشانیون اللہ کے وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ
بِغَیْرِ الْحَقِّ اور قتل کرتے تھے پیغمبرونکو مانند یحیی اور زکریا اور شعیب کے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام بغیر حق کے یعنے انکے زعم مین بھی جنپر موجب
قتل کے ہوا انبیاؤن سے صادر نہین ہوتی تھی ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ یہہ کفر اور قتل کرنا انکا بسبب اسکے تھا کہ نافرمانی کی
اور تھے حد سے نکل جاتے بیچ عصیان کے پس معاصی کے تئین مستحسن جانتے تھے اور جو کوئی معاصی سے منع اور زجر کرتا اُسے دشمن سمجھتے
تھے اور آیات آلہی کو کہ دلالت اوپر قبح اس معاصی کے کرتے تھے ساتھہ تاویل باطل کے مدافعت کرتے تھے تا آنکہ رفتہ رفتہ پیغمبرونکو کہ منع
معاصی مین مبالغہ کرتے تھے قتل کیا اور حدیث شریف مین ہے کہ اشد الناس عذابا رجل قتلہ نبی او قتل نبیا او امام ضلالۃ وممثل
من الممثلین یعنی سخت ترین آدمیونکا از روی عذاب کے وہ ہے کہ اُسے پیغمبر نے قتل کیا ہو یا پیشوائے گمراہونکا کہ اسکے سبب اغوا سے
بہت آدمی گمراہی مین پڑے ہون یا تصویر کھینچنے والا جانداری کی اور آیات کتاب آلہی کا صریح انکار کیا اور یہہ شومی معصیت کی
ہے کہ آہستہ آہستہ اعتقاد مین بھی فتور بلکہ تغیر تبدیل کرتی ہے اور رفتہ رفتہ یہان تک نوبت پہنچتی ہے کہ احکام شرع کو مکروہ
جاننے لگتا ہے اور سرحد کفر کو پہنچتا ہے سمجھ لیجئے کہ چھوٹی گناہ سے دل پر سیاہی آتی ہے اور وہ سیاہی موجب بڑے بڑے
گناہونکا ہوجاتی ہے پس آدمی کو چاہیے کہ مکروہات سے بچے تا محرمات مین نہ پڑے اور مستحبات کو مقدور نہ چھوڑے تو کہ دلیر ہوکر
ترک واجبات کے نہوا اس مقام پر کئی سوال ہین کہ محتاج جواب کے ہین سوال اول یہہ ہے کہ بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ ہم ایک
ایک نوع طعام پر صبر نہین کرسکتے واسطے ہمارے تغیر ذائقہ و تفنن طبع کے طعام دوسرا جنس اطعمہ زمینی سے چاہئے پس مدعا
انکا یہہ تھا کہ ہمراہ من اور سلوی کے طعام زمینی بھی آیا کرے نہ یہہ کہ من وسلوی موقوف مطلق ہو جاوے اور بدلے اسکے طعام
زمینی ملا کرے پس غرض انکی جمع بین الطعامین تھی نہ استبدال ایک کا دوسرے سے کلام کو انکے حمل استبدال پر کیون فرمایا کہ کہا اتستبدلون
الذی ھو ادنی بالذی ھو خیر جواب اسکا یہہ ہے کہ جو ملالت اپنی طعام آسمانی سے بیان کی اور کہا کہ فادع لنا ربک یخرج
لنا مما تنبت الارض من بقلھا اس سے صریح معلوم ہوا کہ یہہ من بعد طعام آسمانی کو مطلق نہ کھاوینگے کہ اس کے کھانے سے عاجز آنے
کھاتے کھاتے گھبرا گئے ہین یا یہہ کہ بقدر سیری شکم نکھاوینگے بلکہ طعام زمین سے شکم سیر ہووینگے اور ظاہر ہے کہ شکم آدمی کا سوا ایک مقدار معہود
اپنے کے متحمل غذا کا نہین ہوتا ہرگاہ کہ قدرے ایک طعام سے کھایا اس قدر دوسرے طعام سے باز رہا پس کہا نہین تبدیل اولی کی ساتھ
اعلی کے لازم آئی گویا کہ واسطے تصریح کے لفظ تبدیل کا ذکر نہین کیا سوال دوسرا یہہ ہے کہ ہبوط کی معنی لغت مین بلندی سے طرف پستی
کے اترنے کے ہین سفر سے شہر مین آنیکو ہبوط کیون کہا کہ فرمایا اھبطوا مصرا جواب اسکا یہہ ہے کہ لشکر جب سفر مین ہوتا ہے تو
آدمی سواریون پر سوار ہوتے ہین اور اثاث اور متاع اور خیمہ اور خرگاہ اونٹون پر چھکڑون پر خچرون پر لدا ہوتا ہے جب شہر مین
پہنچتے ہین اترتے ہین اور اسباب اتارتے ہین پس بلندی سے پستی مین اترنا ثابت ہے اور دوسرے اس انتقال مین انکا
ہبوط معنوی تھا کہ انتقال علو ہمت سے دنو ہمت کی طرف کیا مرتبہ عالی طعام آسمانی سے بخصیص طعام زمینی نزول کیا

Marfat.com

پس استعمال ہبوط کا یہاں بسیار چسپان ہی سوال تیسرا یہہ ہی کہ اس سورتمین یقتلون النبیین بغیر الحق فرمایا حق کو معرفت باللام لاے
اور سورہ آل عمران مین بغیر حق ارشاد کیا لفظ حق کا منکر رکھا جواب اسکا یہہ ہی کہ حق معلوم نزدیک جمیع اہل کتاب کے کہ جو
قتل ہی ایک ہی ان تین سے ارتداد یا قتل ناحق یا زنا بعد احصان پس یہان حق کو معرفہ لاکر اشارہ فرمایا طرف حق معلوم کے اور سورہ
آل عمران مین بغیر حق نکرہ لائے غرض یہہ ہی کہ کچھہ حق نہ تھا نہ یہہ حق معلوم نہ سوا اسکے اور حق انکے زعم مین اور وجہ فرق کی یہہ
افادے تخصیص کے اس سورہ مین اور افادے تعمیم کی اس سورتمین یہہ ہی کہ سوق کلام یہان واسطے استہجان اور استقباح افعال
بنی اسرائیل کی ہی خاصتہ کہ یہہ اہل کتاب تھے ان سے قتل پیغمبران بغیر حق معلوم نہایت قبیح ہی بخلاف سورہ آل عمران کے کہ وہان
کلام خاص بفرقہ بنی اسرائیل نہین ہی بلکہ بطریق عموم قاعدہ کلیہ ارشاد کیا ہی اس جگہہ قید اور تخصیص ساتھہ حق معلوم کے کچھہ وجہ نہین •
رکھتی تھی اور ہر چند اصرار اوپر کبائر کے منجر بکفر ہوتا ہی چنانچہ فرق یہود کو ہوا لیکن تصحیح ایمان بخدا اور بروز آخرت سبب انواع کفر کو محو کرنیوالا
ہی اور اگر عمل صالح بھی ساتھہ ایمان کے مقرون ہون تو جمیع وجوہ خوف اور حزن کو ازالہ کرین پس کسی کافر کو اور کسی مرتکب گناہ کو قبول
ایمان اور توبہ اپنے سے مایوس نہوا چاہیئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ از روی نفاق کے ایمان لائے
یعنے زبان ہی سے اقرار کیا یا یہہ کہ پیغمبرون اگلون پر ایمان لائے وَالَّذِيْنَ هَادُوْا اور جو لوگ کہ موسوی ہوئے سمجھہ لیجئے کہ قبائح ان کے
اعتقاد اور اعمال اور اخلاق مین زیادہ حد سے ہین چنانچہ سر کفر کا انکے یہہ ہی کہ حضرت حق کو جسمانی بصورت انسانی اعتقاد کرتے ہین کہتے
ہین کہ ہر چند جسمیت سے بری ہی لیکن تعلق بجسم رکھتا ہی ہر گز بے جسم نہین رہتا جسم مثالے نورانی ہی مانند شعاع کے کبھی جمع ہوتا ہی
کبھی متفرق اور لقب یہود نے واسطے اپنے تراشا ہی کلام موسی علیہ السلام سے کہ وقت مناجات کے اور طلب رحمت کے بجناب الٰہی
عرض کرتے تھے کہ انا هدنا الیك یعنی توبہ اور رجوع کرتے ہین ہم طرف تیرے وَالنَّصٰرٰى اور عیسوی ہوئی سمجھہ لیجئے کہ اعتقاد اور عمل مین انکے
بھی نہایت خبط بھرا ہوا ہی اور بیشتر خبط انکا کیفیت نزول حضرت عیسی علیہ السلام مین اور اتصال روح مین انکے ساتھہ بدن انکے کے ہی
اور کیفیت صعود مین انکے اور اتصال روح مین انکے ساتھہ عالم الملکوت کے ان دو کیفیتو نمین ایسے کفریات بکتے ہین کہ کان استماع اسکے سے
تنفر کرتا ہی اور نصاری کی اصل نصران تھی یعنی ناصر یہہ لقب ترسایون نے اپنے واسطے مقرر کیا اس جہت سے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
بیچ وقت استمداد کے اوپر یہود کے فرماتے تھے من انصاری الی اللہ اور حوارئین جواب مین کہتے تھے کہ نحن انصار اللہ وَالصّٰبِئِيْنَ
اور بے دین کہ کسی دین آسمانی پر مقید نہین ہین اور خلاصہ مذہب کا انکے یہہ ہی کہ آدمی کو تحصیل سعادت مین کسی پیغمبر اور مرشد کی
احتیاج نہین ہی روحانیات کہ مدبر افلاک اور عناصر اور موالید ہین تکمیل اور تربیت اسکے مین کافی ہین اور اکثر صابئین تین وقت
نماز پڑھتے ہین اور جنابت اور مس میت سے غسل واجب جانتے ہین اور کھانا گوشت خر کا اور سگ کا اور پنجہ گیر جانور پرندہ کا اور
شتر اور کبوتر کا اور پیاز اور باقلا اور ماہی حرام جانتے ہین اور شراب کا پینا تجویز کرتے ہین لیکن مستی اسکی حرام کہتے ہین اور ختنہ حرام
سمجھتے ہین اور طلاق بغیر حکم حاکم کے درست نہین جانتے اور آدمی کو زیادہ ایک قبیلے کی تجویز نہین کرتے مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
جو کوئی ایمان لاوے تہہ دل سے باخلاص تمام ان گروہون سے ساتھہ خدا کے اور صفات خدا کے اور روز قیامت پر کہ روز جزا ہی
اور ایمان بخدا بدون ایمان لانے روز جزا کے تمام نہین ہوتا اسواسطے کہ جو کوئی ایمان اسدن پر نہین رکھتا دوام ربوبیت اور
عموم قدرت اور کمال حکمت اور عدل حق سبحانہ کا منکر ہی اور ایمان کتابون پر اور رسولون پر اور فرشتون پر لانا لازم ان دونون

Marfat.com

ایمانون کا ہی اسواسطے کہ یہہ دونون ایمان بغیر توسط رسولونکے اور کتابونکے اور فرشتون کے نہین معلوم ہوے اسیواسطے تصحیح ساتھ
ان تینون ایمانونکے نہ فرمائی اور ایمان اوپر مبداء اور معاد اور وسائط کے تاثیر عظیم رکھتا ہی لیکن واسطے نجات کلی کے اور
چیز بھی درکار ہی چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہی وَعَمِلَ صَالِحًا اور کام کر گئے اچھے شائستہ اور عمل اچھے کرتے ہین ضرور ہی کہ ناسخ
کو اخذ کرین اور منسوخ کو ترک کرین اور احکام الٰہیہ کو بیچ مقابلہ مصالح عقلیہ کے ترجیح دے پس ہر ایک اس فرق چہارگانہ سے
کہ تصحیح ایمان کرے اور عمل اوپر اس قانون کے بجالاوے فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس
واسطے انکے ہی ثواب انکا نزدیک پروردگار اپنے کے اور نہین خوف اوپر انکے تاثیر کفر سابق سے کہ مبادا موجب نقصان
اجر ہو اور نہ وہ غم کھاوینگے وقت جزا کے بسبب فوت ہونے عمل صالح کے ایام کفر مین اسواسطے کہ بعنایت الٰہی عمل لاحق نے
تدارک اسکا کیا حاصل یہہ ہی کہ پہلے کسی دین مین ہو جب مسلمان ہوا نجات پائی وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ اور یاد کرو جب لیا ہم
نے عہد تمہارا ساتھہ متابعت موسیٰ علیہ السلام کے اور توراۃ کے احکام کے عمل کرنے پر اور تم نے جب دیکھا کہ احکام توریت کے
بہت شاق ہین ابا کرنے لگے تم حال آنکہ قبل اس سے تمنے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بالحاح اور تاکید درخواست کی تھی کہ ہم شریعت
اور دین نہین رکھتے ہمارے واسطے کتاب لاؤ کہ اس مین قواعد شریعت ہون اور آئین اطاعت مفصل مذکور ہون تا مطابق اسکے
عمل مین لاوین حضرت موسیٰ علیہ السلام خوب تم سے عہد پیمان پختہ کرکے کتاب ہماری طرف سے لائے پھر تم پھر گئے اپنے
قول سے اور عمل مین اُسکے توقف کرنے لگے ہم نے بالکراہ تم سے قبول کروایا وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ اور اٹھایا ہم نے اوپر تمہارے
پہاڑ طور کا لغت مین اس پہاڑ طور کو کہتے ہین کہ سبزہ اور درخت رکھتا ہو چنانچہ ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے
حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی کہ الطور ما انبت من الجبال وما لم ینبت فلیس بطور لیکن یہان مراد کوہ معین ہی کہ
توراۃ جہان حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس پہاڑ کو لاکر محاذی سرون لشکر بنی اسرائیل
کے بفاصلہ قدم آدم کھڑا کردو اور لشکر بنی اسرائیل کا ایک فرسنگ طول مین ایک عرض مین اسوقت تھا اسیقدر پہاڑ طور سایبان
اُنکے سر پر آرہا انھون نے ڈر کر سجدہ کیا لیکن ایک جانب پیشانی پر اور دوسرے جانب پیشانی کی سے نظر کرتے رہی طرف پہاڑ کے کہ مبادا سر پر گرے
اسیواسطے طور سجدے کا بیچ بنی اسرائیل کے اسی وضع پر مقرر ہی اور بعضی مفسرین نے کہا ہی کہ بنی اسرائیل بعد نزول توریت
کے کہنے لگے کہ احکام اسکے بہت مشکل ہین ہم سے عمل نہو سکے گا ہمین نہین قبول حق تعالیٰ نے کوہ طور کو حکم کیا وہ ان کے
سر پر کھڑا ہو گیا اور اک آگ جلنے لگی اور پیچھے انکے ایک دریائے ذخار بہنے لگا پھر انھون نے اپنی گذرگاہ جب کہین نہ پائی
حیران ہوکر اندھے گر پڑے حق تعالیٰ نے فرمایا خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو تم جو دیا ہم نے تمکو احکام شرع سے زور سے مستقیم ہوکر
کہ ترک کرنے کا ارادہ دلمین نہ آئے وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور یاد رکھو تم ہمیشہ جو کچھ اسمین ہی ثواب اور عذاب سے تو کہ
بچو تم ناشائستگی اور مخالفت احکام الٰہی سے بیچ ہر زمانے کے زمان ہر پیغمبر کے کہ آوین پیغمبر کر دیا قی رہا یہان ایک اشکال قوی وہ یہہ ہی
کہ بنائے تکلیفات الٰہی کی اوپر اختیار بندون کے ہی اور اکراہ اور اجبار سے قبول کروانا منافی غرض تکلیف ہی اسواسطے کہ منظور
تکلیف دینی احکام شرعیہ سے یہہ ہی کہ تمیز اور فرق مطیع اور عاصی مین ہو جائے اور جب کوہ طور کو سر پر کھڑا کردیا ڈر کے مارے
سب نے چار ناچار قبول احکام کیا معلوم نہوا کہ کسنے بطوع و رغبت قبول کیا اور کسنے بالکراہ اور خشیت کہ جب خوف جانکا ہوتا ہی

Marfat.com

توانسان سب کچھ قبول کرلیتا ہی اور اس طور کا قبول کرنا دین مین کچھ مفید نہین کہ لااکراہ فی الدین جواب اسکا یہہ ہی کہ بنی اسرائیل نے اپنی
خوشی سے کتاب عمل کے واسطے منگوائی تھی اور عہد کیا تھا کہ مخالف اسکے نکرینگے پھر انھون نے عہدشکنی کی حق تعالی نے طور انکے
سر پر کھڑا کر دیا تاکہ نقص عہد سے باز رہین پس اکراہ ایمان اور دین مین نہوا بلکہ تخوف اوپر فعل شنیع انکے کے واقع ہوا جیسی کوئی شخص
کہے کہ اس شادی مین جو خرچ ہوگا میرے ذمے پر ہی بعد شادی کے فرد خرچ جب دکھاوین کہے کہ اس قدر مین نے نہین کہا تھا یہہ میرے
ذمہ پر نہین اسکو اس نقض عہد اور بدمعاملے پر ڈراوین بعضی مفسرین نے جواب مین اسکے کہا ہی کہ غیر ذمی اور معاہد کو اکراہ اوپر ایمان کے
اور اجبار اوپر اسلام کے جائز ہی اور قتال کہ بادشاہان اسلام سے ساتھ اہل حرب کے واقع ہوتا ہی سب اکراہ ہی پس حکم آیت لااکراہ
فی الدین کا منسوخ ہی ساتھ آیت قتال کے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر پھر گئے تم سب حکم میرے سے یعنی اعراض کیا تم نے ظاہر اور
باطن توراۃ سے نہ احکام توراۃ کے بجالائے نہ متابعت کی مسیح کی اور نہ اس پیغمبر کی حال آنکہ متابعت ان دونونکی مدلول باطنی توراۃ
تھی پیچھے اس عہد کرنے کے یا بعد اس تاکیدات بلیغہ کے اور مواثیق شدیدہ کے کہ نزدیک اہل عقل کے قطع نظر اہل کتاب اور شرع سے
مخالفت ان عہود کے قبیح اور شنیع ہی فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ پس جو نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے
اور مہربانی اسکی ہرگز توبہ تمہاری قبول نہ فرماتا اور ایمان تمہارا ساتھ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح نکرتا پس البتہ ہوجاتے تم ٹوٹا پانے
والون سے لیکن عنایت خداوندی ہی کہ ہنوز اوپر تمہارے باب توبہ کا مفتوح رکھا ہی اور ایمان اور عمل صالح تمہارے شایان
قبول کئے ہین پس تمھین چاہیئے کہ زیان کاری اپنی کو محقق نکرو اور ہرگز روا نہ رکھو کہ حالت کفر پر ساتھ اس پیغمبر کے کہ الحال
دوام فضل تمہاری منحصر متابعت اسکے مین ہی مرو اور اگر تم یہہ سمجھے ہو کہ ایک شخص کی متابعت نکرنے سے خسران کلی اور حرمان ابدی مین
ہم کیونکر گرفتار ہونگے فضل الہی شامل حال ہی ہمارے ہم بہت پیغمبرونپر ایمان رکھتے ہین اور شرائع منسوخہ بسیار پر عمل کرتے ہین تو یہہ سب
غلط فہمی ہی تمہاری سمجھ لو کہ ایک فرقہ تمہارا کہ تم سے درجے مین اعلی تھا ایک حکم توراۃ کے ترک کرنیکے سبب سے کہ بمراتب کمتر تھا ترک
متابعت پیغمبر آخر الزمان سے خسران کلی مین اور حرمان ابدی مین گرفتار ہوا اور طوق لعن اور جامہ مسخ پہنایا گیا وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا
مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ اور البتہ تحقیق جانا ہی تم نے انکو جو حد سے نکل گئے تھے ساتھ شکار ماہیان دریا کے تم مین سے بیچ ہفتے کے کہ ہندی مین
سنیچر کہتے ہین قصہ اسکا مختصر یہہ ہی کہ ایک فرقے کے لوگ بنی اسرائیل کے شہر ایلیا مین کہ کنارہ دریا کے رہا کرتے تھے اور توراۃ مین
مامور تھے کہ ہفتے کے دن مچھلی کا شکار نکرین اور دن شکار کھیلتے تھے اسدن موقوف کرتے تھے خدا کی قدرت سے اور دن مچھلیان چھپ
جاتی تھین اسدن پانی پر ہزارون تیرا کرتی تھین انکو مرغوب بہت تھی مچھلی جی انکا للچانے لگا اور مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگا
عقلمندون نے انکے تدبیر کی کہ جمعہ کو آخر روز چوبچے کھود ڈالے اور ایک نالا دریا سے ہر چوبچے تک کر دے روز شنبہ کو اس راہ سے پانی
مین مچھلیان چوبچون مین آبھرین پھر راہ بند کر دیا وہ دریا مین نجا سکین یکشنبہ کے دن پکڑ لین پھر اسی حیلہ سے مدام مچھلیان ہفتے کو بند کرتے تھے
اتوار کو دام ڈالکر پکڑکر پکاتے کھاتے تھے اور بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہفتے کے دن کہ شکار منع ہی نہین کرتے نگاہ رکھتے ہین دوسرے دن
پکڑلیتے ہین یکشنبہ کو کہ حلال ہی کہتے ہین کہ چالیس برس یا ستر برس تک یہہ عمل رائج رہا تا آنکہ عہد نبوت اور خلافت حضرت داؤد علیہ السلام
کا ہوا آپ نے اس احوال سے مطلع ہوکر انکو منع فرمایا اور نصیحت کر گئے اور کہا کہ یہہ بند کرنا تمہارا بھی شکار کرنا ہی روز شنبہ کو
زینہار یہہ عمل نکریو اور اگر کروگے تو بڑے عقوبتمین پڑوگے انھون نے کہنا حضرت داؤد کا نمانا اسیطرح حیلہ بازی کرتے رہے

Marfat.com

حق تعالی نے ان سے انتقام لیا چنانچہ فرماتا ہے فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ پس کہا ہم نے انکو کہ تم نے خلاف امر ہمارے کیا ہو جاؤ تم بندر ذلیل لکھا ہے کہ جو کوئی واسطے عبرت کے انکے تماشے کو آتا تھا لعن اور طعن شروع کرتا تھا اور یہہ بکمال حسرت سے سر ہلاتے تھے اور دیکھتے تھے اخبار مین وارد ہے کہ لوگ اس شہر کے وقت شیوع اس عمل قبیح کے یہہ تین گروہ ہوئے تھے بقدر بارہ ہزار کے تو واعظ تھے کہ انکو اس کام سے منع کرتے تھے اور حق امر معروف اور نہی منکر کا بجا لاتے تھے یہان تک کہ درمیان اپنے اور محلے انکے کے دیوار کھینچی تھی کہ نہ آپ جاتے تھے اور نہ انکو اپنے پاس آنے دیتے تھے اور قریب ستر ہزار آدمیونکے مچھلیونکی شکار مین گرفتار تھے اور بعضے ایسے تھے کہ نہ یہہ کار کرتے تھے اور نہ انکار کرتے تھے ساکت تھے پس واعظون نے بجمیع وجوہ نجات پائی اور مرتکبان شکار ماہی سب مسخ ہوگئے اور ہلاک ہوئے اور ساکتون کے حق مین اختلاف ہے سورہ اعراف مین باقی قصہ آویگا انشاء اللہ تعالی فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا

لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ پس کیا ہم نے اس قصہ کو عبرت اور مانع گناہان جیسی نکال حقیقی کہ زنجیر ہے مانع چلنے دوڑنیکے واسطے انکے جو حاضر تھے اور دیکھتے تھے اور وہ جو پیچھے اوسکے آوے اور نصیحت واسطے پرہیزگارونکے اپنے قوم سے ہون یا امت محمدیہ سے صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہا سے وہ شہر اور بلدہ مراد ہے کہ روبرو اس شہر کے تھے اور اس زمانہ مین حاضر تھے اور مرتکب گناہون کے ہوتے تھے اور وما خلفہا سے وہ شہر اور دیہات کہ غیبت زمانی اور مکانی رکھتے تھے اور مرتکب گناہون کے تھے اسواسطے کہ یہہ واقعہ عمدہ بسبب ندرت کے جا بجا پہنچیگا لوگ ہر مقام کے سنکر عبرت کرینگے اور اسے تواریخ اور وقایع عجیبہ مین ثبت کرینگے اور مسافر اور تاجر دور دور شہر بہ شہر دہ بدہ مشہور کرین تا سبب عبرت عامہ ہو اور مواعظت واسطے متقین کے کہ بجہت تقوی کے ارتکاب گناہ سے باز رہے ہین لیکن نفوس انکے بمقتضائے بشریت میلان گناہ کی طرف رکھتے ہین جب اس واقعہ مین تامل کرین حد تقوی سے باہر نہ نکلین اور یہہ واقعہ انکو بمنزلہ واعظ کے ہے کہ تخویف اور ترہیب اسکی سے جادہ شریعت سے لغزش نکرین اور فرق نکال اور موعظہ مین اس سبب سے منظور ہوا کہ نکال مانع فعلی ہے اور وعظ مانع قولی اور مانع فعلی اقوی ہوتا ہے مانع قولی سے پس مرتکبان گناہ کو بدون منع قوی کے باز رکھنا گناہ سے دشوار ہے اور متقیونکو مانع قولی بھی بس ہے جیسے کہ کہتے ہین کہ غلام کو مارا اور میانکو گفتار کافی ہے اور یہان ایک نکتہ ہے کہ محتاج بیان کا ہے وہ یہہ ہے کہ قردہ جمع غیر ذوی العقول ہے اور صفات غیر ذوی العقول بصیغہ تانیث آتی ہے خواہ مفرد ہو خواہ جمع پس موافق قاعدے کے قردۃ خاسئات کہنا درکار تھا خاسئین کہ صیغہ ذوی العقول ہے کیون ارشاد ہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ خاسئین یہان صفت قردۃ کی واقع نہین ہوئی ہے تا مطابق اس قاعدہ کے تانیث اسکی ضرور ہوتی بلکہ حال ضمیر سے کہ کونوا مین ہے پس معنی یہہ ہوئی کہ کونوا قردۃ حال کونکم خاسئین فی هذا المسخ والتبدل اور اگر بنی اسرائیل بعد سننے اس قصے کے کہین کہ اس قسم کا اعراض حکم الہی سے بیچ اسلاف ہمارے کے بسبب دوری زمان نبوت موسی علیہ السلام کے اور بسبب غلط فہمی کے ہوا تھا کہ حیلے شرعی کو دلیل واقع جانکر اباحت صید کا گمان کیا تھا اور کوئی پیغمبر موجود نتھا کہ جسکے پاس جاکر ازالہ شبہ کرتے حضرت داؤد غائبانہ انکو کچھ خبر لکھ بھیجتے تھے وہ کچھ اور سمجھتے تھے اور علاوہ اسکے یہہ واقعہ تھوڑے لوگون پر فرقے ہمارے کے ہوا تھا تمام بنی اسرائیل کو جمع قلیل کے واسطے کیون سرزنش کی جاوے قیاس کل فرقے کا اوپر بعض کے نامناسب ہے کہتے ہین ہم اعراض احکام الہی سے اسلاف سے تمہارے چند مرتبے بحضور حضرت موسی اور زمانہ مین انکے

Marfat.com

اور فرمانے انکے سبب بیچ ایک مقدمے کے وقوع مین آیا ہے پس اس مقدمے کو یاد کرو وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ اور یاد کرو اس وقت کو
کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے اس ہنگام مین کہ عامیل کو کہ مرد مالدار تھا برادرزادے یا عمزادے اسکے نے کہ
سوا اسکے اور وارث اس عامیل کا نہ تھا مدت تک انتظار اسکے موت کی کھینچی تا بمال موروث اسکے کے دفع فقر اپنا کرے جب
نہ موا تو آخر تنگ دل ہو کر مار ڈالا اور پھر اٹھا کر اور محلے مین ڈال دیا وقت صبح کے فریاد کرتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس آیا
اور لوگون پر اس محلے کے دعوی خون کا اس مقتول کے کیا اور چاہا کہ اہل محلہ سے دیت لے حضرت موسیٰ نے اہل محلہ کو بلا کر پوچھا انھون نے
انکار اس امر کا کیا حضرت موسیٰ نے نہ قسم انکو دی نہ دیت ٹھہرائی جناب آلہی مین دعا کی تا حقیقت حال منکشف ہو حق تعالیٰ نے طرف
ان کے وحی بھیجی اور مضمون وحی کا حضرت موسیٰ نے روسای بنی اسرائیل کو جمع کر کر تبلیغ کیا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً تحقیق
حق تعالیٰ حکم فرماتا ہے تمکو کہ ذبح کرو ایک گائے کو اور ایک ٹکڑا گوشت کا اس گائے کے مقتول پر مارو وہ زندہ ہو کر بتا دے گا کہ قاتل
میرا فلانا شخص ہے اور یہہ طریق اسواسطے اختیار کیا کہ اگر راہ وحی سے نام قاتل کا معین کر کے کہہ دیتے تو یہہ جماعت بے باک
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تہمت کذب اور افترا کی کرتی اور ورطہ کفر صریح مین پڑتی پھر انکو ساتھ عقوبت کے چشم نمائی ضرور کرنی پڑتی لہذا
معجزہ احیائے میت کہ بسبب مارنے عضو گائے سے اعضائے مردہ کو کہ علاقہ سببیت اور مسببیت درمیان ان دونو کے کسی کے خیال
مین نہین گذرتا دکھا کر زبان مقتول سے کہ تازہ عالم غیب سے آیا اور دارج انکو دیکھ کر پھر البتہ صادق القول ہوتا یقین قاتل کا کیا تھا
بالفرض اگر قاتل اسکا انکار بھی کرے تو مقتول خود مخاصمہ منازعہ مین سرگرم ہو اور قرائن اور لوث سے ثابت کرے اور واقع مین وہ مقتول غیر قاتل
وارث اور نہین رکھتا تھا اور قاعدہ شرعی ہے کہ قصاص لینا بغیر دعوی وارث درست نہین ہوتا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام
راہ وحی سے تعین قاتل معلوم کر کر اسکے نام پر خبر بھی دیتے تو بھی قصاص لینا اصلاً ممکن نہ تھا سوال احیای میت ساتھ مارنے پارہ
گوشت گاؤ کے جو محض بفعل خدا تھا بیعلاقہ سببیت اور مسببیت پس تخصیص کیون اس جانور کی بیچ ذبح کے ہوئی جواب اس واقعہ مین یہہ
بھی منظور تھا کہ پسر مرد صالح کو کہ تفویض امر اسکے کی بخدا کر کر اس جہان سے گیا تھا اور سوا گوسالہ کے کچھ میراث بیٹے کو نہین چھوڑی تھی نفع
معتدبہ حاصل ہو کہ مدت عمر اس سے وجہ معیشت کا سرانجام کر سکے اور یہہ بھی ہے کہ اس جانور کو کہ گائے ہے بیچ احیائے زمین کے
اور نباتات اور اشجار کے ساتھ زراعت اور آب پاشی کے دخل تمام ہے اور زمین کے اصل خلقت آدمی ہے اور نباتات اور اشجار
اصل غذا اسکی پس جانور کو خصوصیت زائد بہم پہنچی اور علاوہ اسکے یہہ ہے کہ مس میت بمیت بیچ احیائے کے عجوبگی تمام رکھتا ہے بہ نسبت مس
حی بمیت غرض بنی اسرائیل نے اس حکم صریح سے اعراض کیا اور کمال بے ادبی حضرت موسیٰ سے قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا ھُزُوًا کہا آیا پکڑتا ہے
تو ہمکو مسخرا ہم پوچھتے ہین کہ قاتل اس مرد کا بیان کیجئے اور تم کہتے ہو کہ ایک گائے ذبح کرو اس سوال اور جواب مین کیا مناسبت ہے بجائے
کرنے ایک جاندار کے سے قاتل پہچان دوسرے کا کیون کر معلوم ہو گا سمجھ لیجئے کہ یہہ کلام انکا ساتھ حضرت موسیٰ کے موجب کفر کا تھے
ہوا یا نہوا علما کا اسمین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ کافر ہوے بنابر شک کے کہ بیچ قدرت آلہی کے اوپر احیائے موتی کے صادر
ہوا پس کفر صریح ہے اور اگر اوپر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تہمت خیانت وحی کی رکھتے تھے تو بھی کافر ہوئے اور اصح یہہ ہے کہ ان دونو
امر سے انکو کچھ خبر باعث اس کلام پر نہ تھی بلکہ راہ تعجب سے کہا کہ ذہن مین انکے یہہ بات نہ آئی قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ
کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پناہ پکڑتا ہون ساتھ خدا کے یہہ کہ ہوؤن مین جاہلون سے جواب سوال کا برجستہ ندون اور بیان حق

Marfat.com

مین استہزا کرون یا کام مین محاکمے کے اور طلب قصاص کے کھلی کرون بلکہ اگر انبیا سے استہزا اور مطائبہ واسطے اظہار انبساط اور تفریح
طبع کے واقع بھی ہوتا ہی تو غیر مقام تبلیغ احکام مین واقع ہوتا ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کے مطائبات
محمودہ منقول ہین اور جنس جہل اور نادانی کے سے نہین ہین اسواسطے کہ اوپر موقع اپنے کے ہین جہل وہ ہی کہ فعل اپنے کو بیموقع
ظہور مین لانے جسوقت انبساط و تفریح طبع منظور نہ ہو قصد کرے القصہ بنی اسرائیل نے جو سمجھا کہ شاید ذبح مین کسی گائے کے کچھ
خاصیت ہوگی کہ جسکے ٹکڑے مارنے سے مردہ زندہ ہو جاوے اور ہر بقرہ کو یہہ خاصیت نہین ہی پس تحقیق اوصاف مین اسکا عجیب
کے دور دور دوڑے حدیث مین وارد ہی کہ اگر بنی اسرائیل ادنی گائے کو ذبح کرتے کفایت کرتا لیکن انہون نے اپنے اوپر سخت گیری
کی حق تعالی نے بھی ویسی ہی سخت گیری کی اور حقیقت مین جناب آلہی کو منظور نفع عظیم پہنچانا تھا مالک گاؤ کو اسیواسطے بنی اسرائیل
کے دلمین ڈالا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ کہا دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار سے تاکہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا
ہی حقیقت اس گائے کی اسواسطے کہ حقیقت متعارفہ اسکی یہہ خاصیت نہین رکھتی نہ بقرہ وحشی کہ اُسے نیل گاؤ کہتے ہین اور نہ گاؤ کوہی کہ
اُسے سور گاؤ کہتے ہین پس لابدی وہ گاؤ کہ یہہ خاصیت رکھتی ہی حقیقت بھی دوسری رکھتی ہوگی سوا حقیقت اس اصناف کے
سے گو نام مین شریک ہوے جیسی کنار دشتی اور کنار باغی کہ ہرایک خواص اور آثار جدی رکھتی ہی وہ سوال جو اہل تفسیر اس مقام مین
کرتے ہین کہ سوال لفظ ما سے لغت عرب مین واسطے حقیقت چیز کے ہوتا ہی پس یہان جواب مطابق سوال کے نہین ہوتا پس اندفاع
اس سوال کا یون ہی خوب ہوتا ہی کہ انھون نے جو یہہ خاصہ عجیبہ اس گاؤ کا سنا تو گمان کیا کہ حقیقت اسکی مغایر حقیقت گاوان متعارف
سے ہوگی اگرچہ صورت اور نام مین شریک ہی اسواسطے بلفظ ما ہی سے سوال کیا پس حضرت موسی نے واسطے استکشاف اس معنے کے
جناب الہی مین دعا کی پھر جناب الہی سے نشان اس گائی کا دریافت کر کر قَالَ کہا حضرت موسی نے کہ وہ گائی حقیقت ورای حقیقت
گاوان متعارف نہین رکھتی اور یہہ خاصہ عجیبہ اس گاؤ مین باعتبار خصوص ماہیت کے باعتبار صفت کے نہین بلکہ إِنَّهُ يَقُولُ
تحقیق حق تعالی فرماتا ہی کہ إِنَّهَا تحقیق وہ گائی علم آلہی مین معین واسطے ذبح کے ہی بَقَرَةٌ ایک گائی ہی جنس گائی متعارف سے
حقیقت علاحدہ نہین رکھتی اور صفت نئی بھی صفات کاملہ سے بیچ اسکے کہ خیال تمھارے مین موجب اس خاصہ عجیبہ کے ہو موجود
نہین ہی مگر یہہ ہی کہ باعتبار سن و عمر کے ایک کمال اسمین متحقق ہی اسواسطے کہ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ نہ بوڑھی کہنہ سال ہی کہ بسبب
ضعف کے کارہائے شاق گاوان سے معطل رہے اور نہ خورد سال ایسی ہو کہ ہنوز بچہ نہ جنا ہو یا مادے پر جست نکی ہو عَوَانٌ بَيْنَ
ذَٰلِكَ جوان میانہ سال ہی کہ بیچ وسط حقیقی کے واقع ہی درمیان بڑھاپے اور بچپن کے یہان کئی سوال جواب طلب ہین اول یہہ کہ
مدلول لا فارض ولا بکر کا بعینہ مدلول عوان کا ہی پس احتیاج ذکر عوان کا کیا ہی پھر مدلول عوان کا اور مدلول مین ذلک کا بھی شی واحد
ہی پس تکرار او پر تکرار کے لازم آیا جواب اسکا یہہ ہی کہ مدلول لا فارض ولا بکر کا یہہ ہی کہ نہ پیر ہی نہ جوان اور یہہ معنی اعم ہین اس سے
کہ گوسالہ نہایت صغیر ہو اور اس سے کہ میانہ سال ہو پس حاجت ذکر عوان کی واسطے رفع احتمال کے متحقق ہوئی اور جو میانہ سال ہوتا بھی
اعم ہی اس سے کہ وسط حقیقی مین دونون سن واقع ہون یا مائل بہ پیری یا جوانی پس واسطے رفع احتمالین مافیین کے اور تعین احتمال اول کے
لفظ بین ذلک کا لانا لازم ہوا پس تکرار کسی وجہ سے نہین دوسری خواص لفظ بین کے سے یہہ ہی کہ اوپر متعدد کے داخل ہوتا ہی اور
یہان لفظ ذلک پر داخل ہوا کہ متعدد نہین ہی جواب اسکا یہہ ہی تعدد مضاف الیہ مین کا اعم ہی تعدد لفظی ہو یا تعدد معنوی ہو یہان

Marfat.com

تعدد معنوی متحقق ہے اسواسطے کہ لفظ ذلک کا اشارہ طرف دو چیز کے ہے فارض اور بکر کے تیسری یہہ گاؤ دو حال سے خالی نہین ہے نر ہے
یا مادہ اگر نر ہے تو کس طرح سے لا بکر اُسکے حق مین معرف اور مشخص ہو سکے اسواسطے کہ ہر نر گاؤ لا بکر ہے کہ معنی بکر کے حیوانات مین نہ جنے ہوئیکے
ہین اور بطریق تقابل عدم ملکہ صلاحیت کو جننے کے مقتضی ہے اور بیل اصلاً صلاحیت جننے کی نہین رکھتا پس موصوف بہ بکر نہین ہو سکتا اور
علاوہ اسکے یہہ ہے کہ ضمائر تانیث کی کہ ابتداء قصہ سے انتہی تک علی التواتر کلام الٰہی مین وارد ہین ابا کرتے ہین بیل ہونے سے اور اگر مادہ یعنے
گاے کہئے تو وصف لا بکر کا اور ضمائر بھی درست پڑتے مین لیکن لا ذلول تثیر الارض ولا تسقی الحرث بعرف اور مشخص اُسکا نہین
ہو سکتا اسواسطے کہ نر گا ہے بحسب عرف اور عادت صلاحیت زمین جوتنے کی اور آب کشی کی نہین رکھتی گو بحسب امکان عقلی ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ ظن غالب یہہ ہے کہ وہ گاؤ بیل تھا اور تانیث ضمائر بنا بر لفظ بقرہ کے ہے کہ تانیث لفظی مؤنث ہے اگرچہ
اسمین برائے وحدت کے ہے نہ برائے تانیث مثل تمرہ اور حمامہ کے اور قاعدہ لغت عرب کا ہے کہ جو مذکر کو ساتھ لفظ مؤنث کے
ذکر کرتے مین ضمائر بھی مؤنث کی اسمین لاتے ہین جیسی لفظ دابہ کا اگرچہ اسپ نر کے معنو مین لاوین ضمیر مؤنث ہی کی لاوینگے اور
معنی بکر کے یہ جی ہوا انات حیوانات مین سے اور ذکور و مین اس حیوان کو کہتے مین کہ ہنوز جست اوپر مادہ کے نکی ہوا اور بعضے مفسرین کہتے
مین کہ وہ گاؤ مادہ تھی یعنے گائی تھی بیل نہ تھا دلیل تانیث ضمائر اور وصف بکارت اور عدم انطباق وصف لا ذلول اور لا تسقی الحرث
مین جواب دیتے ہین کہ عرف عادت بحسب ازمنے اور بلدان کے مختلف اور متفاوت ہوتی ہے شاید اس زمانے مین اس شہر مین گائے
کو ہی جوتنکر پانی دیتے تھین گیہونکو اور میرے نزدیک بھی ہے قول اخیر کا اقرب بصواب معلوم ہوتا ہے اگرچہ اول بھی ہو سکتا ہے لیکن
ترجیح اسی کو معلوم ہوتی ہے بہر حال حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بعد بیان اس نشانیکے فرمایا کہ تم نظر طرف خواص اور صفات
اس گاؤ کے نکرو بلکہ نگاہ اپنی طرف امتثال امر الٰہی کے متوجہ رکھو کہ اشیا مین خواص ودیعت رکھے ہین اُسسے دیکھو فافعلوا ما تؤمرون
پس بجالاؤ تم جو حکم کئے جاتے ہو تم حضور خداوندی سے کہ ایجاد خواص اور عجائب وابستہ مشیت اسکے کا ہے جس گائی مین چاہے یہہ خاصہ
عجیبہ پیدا کرے بنی اسرائیل کو باوجود نشانیان بتانے حضرت موسی علیہ السلام کے اور سمجھانے کے تشفی حاصل ہوئی پھر تفتیش اسکے مین
حضرت موسی علیہ السلام سے قالوا کہا کہ کمال جانور کا جیسا سن و سال مین ہوتا ہے ویسا ہی رنگ مین بھی ہوتا ہے ادع لنا ربک یبین
لنا ما لونہا دعا کرو واسطے ہمارے بیچ جناب پروردگار اپنے کے تا بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے رنگ اس گائے کا قال
انہ یقول انہا بقرۃ صفراء فاقع لونہا کہا موسی علیہ السلام نے تحقیق حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے یہہ کہ وہ گائے ہے زرد رنگ
دہ دہا ہے رنگ اُسکا اور بسبب رنگ کے تسر الناظرین خوشی کرتی ہے دیکھنے والونکو اور ہر رنگ زرد خالص کی تاثیر ہے کہ
تفریح خاطر اور دفع غموم اور احزان مین نافع ہوتا ہے طبرانی نے اور خطیب اور دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جو کوئی
زرد پاپوش پہنیگا ہمیشہ شادان رہیگا جب تک کہ وہ پاپوش پہنیگا اور تفاسیر مین امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ انھون نے فرمایا من لبس نعلا صفراء قل ہمہ اور بعضے روایات مین آیا ہے کہ جو کوئی سات پاپوش لے در پے زرد رنگ
پہنے غم اور اندوہ اسکا دور ہوا اور الوان خمسہ یعنی سرخی زردی سیاہی سفیدی سبزی خواص مختلفہ رکھتے مین کہ اہل تجربہ اور قیاس
نے انکو ثابت کیا ہے عرب مین مشہور ہے کہ الحمرۃ اجمل والصفرۃ اشکل والخضرۃ انبل والسواد اہول والبیاض افضل یعنی سرخی جمال رکھتی
ہے اور زردی نظر مین خوش معلوم ہوتی ہے اور سبزی موجب بزرگی اور وقار کے ہے اور سیاہی ہولناک ہے اور سفیدی

Marfat.com

مضیلت اور خوبی رکھتی ہے القصہ بنی اسرائیل باوجود رنگ بتانیکے پھر سوال سے باز نرہے قَالُوا کہا ہرچند کمال اس گائے کا بہ
اعتبار سن وسال اور باعتبار رنگ وجمال دریافت ہوا لیکن یہہ کمال مشترک ہے بہت گایونمین مرجح یک فرد نہین ہوسکتا کہ
بسبب اسکے وجود اس خاصیت کا ذہن نشین ہمارا ہوا پس اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار
اپنے سے تاکہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے حقیقت مشخصہ اس گائے کی کہ جسمین بالخصوص ترجیح ایجاد اس خاصے کی
واقع ہوا سواسطے کہ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا تحقیق جنس گایون کی مل گئی ہے اوپر ہمارے کہ میانہ سال اور زرد رنگ بہت مین
وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ اور تحقیق ہم جو اس مرجح کو دریافت کرین گے تو اگر چاہا ہے اللہ نے البتہ راہ پانیوالے ہین حدیث شریف
مین وارد ہے کہ اگر بنی اسرائیل کلمہ انشاء اللہ نہ کہتے تو ہرگز اس گائے کو نہ پاتے اور تشفی خاطر انکی نہوتی یہان سے معلوم کیجیے کہ
استعانت ساتھ اس کلمہ مبارک کے ہر عمل نیک مین کہ غرض حصول کی اسکے ہو مبارک اور میمون ہے اور باستحباب شرعی مقرون
ہے اور کیونکر نہو کہ اس کلمے مین استعانت بخدا ہے اور تفویض امر بمشیت الٰہی ہے اور اعتراف اور اقرار بقدرت ایزدی ہے کہ اصلاح
اعتقاد وعمل ہے قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ کہا حضرت موسیٰ نے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مرجح کہ ذہن نشین تمہارا ہوا اور موجب ایجاد اس
خاصہ عجیبہ کا اُسمین ہو دو چیزین ہین اول ہونا اس گائے کا اوپر شرافت عزت اپنے کے ہے کہ اصلاً اذروی ذلت بارکشی اور
سوا اسکے اعمال بنی آدم کے نہین دیکھے اور دوسرے سلامت ہونا اسکا عیب نوع اپنے سے ہے کہ کچھ عیب نہین رکھتی اسواسطے
کہ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ تحقیق وہ گائے ہے کہ کبھی کسی کام مین رام نہین ہوئی اور ذلیل نہین ہوئی ساتھ اس حد کہ جوتے زمین کو
یا بارکشی کرے وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ اور نہ پانی پلائی ہے کھیتی کو اور نہ ڈول کوئے سے کھینچتی ہے مُسَلَّمَةٌ سالم رکھی گئی ہے اس سے کہ
ہاتھ آدمیونکا اُسے پہنچے اور کام مین لاکر ذلیل کرین یا بدن مین اسکے سوراخ کرین یا داغ لگاوین یا اور کچھ تصرف اپنا عمل مین
لاوین جیسے اور جانورون کو کرتے مین بعضون نے کہا پس ہاتھ اٹھائے سب کامون سے خوشی خوران چرتی پھرتی ہے کشاف
مین لکھا ہے مسلمہ کے تفسیر مین کہ سلمها اللہ من العیوب سلامت رکھا ہے اسے حق تعالیٰ نے عیبون سے لَّا شِيَةَ فِيهَا نہین
داغ بیچ اسکے یعنی مخالف زرد رنگ کے اور کسی رنگ کا داغ نہین نہ خلقی نہ عملی چنانچہ اکثر جانورونکی خلقت مین داغ نہین ہوتا لیکن
بسبب عمل بار برداری کے داغی ہوجاتے مین اسنے ذلت عمل کی نہین کھینچی کہ رنگ بعضے اجزائے بدن اسکے کا متغیر ہو قَالُوا
الْآنَ کہا بنی اسرائیل نے کہ اسوقت اور آن اصل مین نام جزو غیر منقسم کا ہے زمانے سے خواہ وہ جزو غیر منقسم زمان گذشتہ مین
یا آیندہ مین فرض کرین لیکن جب اُسے معرف بلام عہدیہ کیا مراد اس سے جزو معہود ہوا کہ متکلم اور مخاطب اسکو پہنچانتا ہے اور
وہ نہین ہے مگر جزو حاضر اور بعد دخال لام عہدیہ کے اس لفظ کو مانند ظروف غیر متمکنہ کے استعمال کرتے مین اور ہمیشہ منصوب
لاتے ہین جِئْتَ بِالْحَقِّ لایا تو سخن درست کو کہ فی الحقیقت سبب ایجاد اس صفت نادرہ کا بیچ اسکے یہی ہے اب تمام تردد ہمکو
زائل ہوئی اسواسطے کہ فیضان حیات جمیع حیوانات مین اور انسان مین اولا بروح حیوانی ہوتا ہے عالم غیب سے اور بواسطے اس
روح حیوانی کے اثر حیات بجمیع اجزائے بدن گوشت اور پوست وغیرہ سے پہنچتا ہے اور حیوانات دو قسم ہین وحشی اور اہلی حیات
وحشی کی متعدی نہین ہے بلکہ لازم ذات اسکے کی ہے اثر حیات اسکا انسان کو کہ اسکو انسان سے گریز اور تنفر تمام ہے کیونکر
پہنچے پس وہ حیات کہ فیض اسکا انسانکو پہنچے اور اسے زندہ کرے نہوگی مگر حیات جانور اہلی کی اور جانورون اہلی مین بھی

Marfat.com

ایسی حیات کہ بے توسط اسباب متعارفہ القائے نطفہ اور تربیت رحم بیچ نظر ہمارے نہین ہے مگر گائے کی کہ گوسالہ سامری
خاک پائے جبرئیل علیہ السلام سے گویا ہوا تھا پس زندہ کرنا مردے ہمارے کا بتوسط حیات فائضہ در جسد گائے کے موافق
حکمت الٰہی ہے اور آدمی جو اسے تسخیر تذلیل کرین سوراخ کرنے مین داغ لگانے مین تصرف کرین اور اپنے کام مین دوڑاوین
تو صرافت حیات غلبہ اپنے مین نہین رہتے اور روح حیوانی اسکی مین وہ صفا اور قوت نہین رہتی کہ تا احیائے میت مین
واسطہ واقع ہو مگر بیچ پردہ جوتنے کے اور پانی دینے مین گیہون کے اور جو گائے کہ بے پردہ واسطہ ایجاد حیات غلبہ واقع ہو
ضرور ہے کہ اوپر اصل صفا اور قوت اور صرافت اپنے کے ہو اور علاوہ اسکے ایسی گائی کہ زرد رنگ صاف ہو بمبالغہ مبرا حدث
آدمیونکی سے اور ذلت اور حقارت سے بچی ہو اور معزز ہو ساتھ عزتکے کہ فرمانین کسی کے نہ آئی ہو مشابہت تمام رکھتی ہے ساتھ
گوسالہ سامری کے کہ زر خالص سے بنا تھا اور اسے ساتھ کمال توقیر کے نگاہ رکھا تھا اور وہ گوسالہ نظر مین ہمارے گویا ہوتا تھا
اور آثار حیات غیبیہ اس سے ظاہر ہوتے تھے پس بموافق قضیہ حکم المثلین واحد کے ایجاد اس اثر کا اس قسم گائے بین خاطرنشین
ہمارا ہوا سوال حیات انسانی ساتھ حیات انسانی کے مناسبتوی تر رکھتی ہے مناسبت حیات حیوانی سے کہ ساتھ حیات انسانی کے ہے پس
مس بعضے افراد انسانکو اوپر بدن اس میت کے واسطہ ایجاد اس خارقہ کا کیون فرمایا جواب مارنا ایک انسانکا واسطے گویا کرنے
دوسرے کے اس قبیل سے ہے کہ بنایا محل اور ڈھایا شہر کہ مارنا انسانکا کسی وجہ سے بغیر حکم شرع کے روا نہین ہے بخلاف مارنے
حیوان کے کہ بنام خدا ذبح کرنا اسکا ایک نوع ہے عبادت کا اور جو نقل حیات انسانی بحکم شرع متعذر ہوئی تو ضرور انتقال
واقع ہوا ساتھ اس حیوان کے کہ عالم غیب سے مشابہت تمام رکھتا ہے ساتھ انسان کے کہ مدت حمل اسکے کی ساتھ مدت حمل
انسان کے برابر ہے سوا اسکے دودھ اسکا افضل ہے سب دودھون سے القصہ جو بنی اسرائیل نے موافق فہم اور قدر استعداد اپنے
کے دریافت کیا کہ حکمت الٰہی اس امر مین ہے تو گرم ہوئے اوپر بجا لانے اسکے کے اور تلاش کرنے لگے ایسی گائے کہ باین صفات موصوف ہو
تمام شہر مین ایسی گائی نپائی مگر ایک کے یہان تھی اور قصہ اسکا یون ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد صالح تھا اسکا ایک بیٹا تھا خورد سال
اور اس مرد صالح کے پاس حوادثات زمانے سے کچھ مال اسباب باقی نہ رہا تھا مگر ایک گوسالہ تھا اس نے گوسالے کو پکڑ کر بنام خدائے
ابراہیم و اسحاق و اسماعیل و یعقوب سپرد کر کے جنگل مین چھوڑ دیا اور کہا کہ الٰہی مین نے اس گوسالے کو واسطے بیٹے اپنے کے سپرد
تیرے کیا یہ امانت میری جب لڑکا بڑا ہو تو اسے پہنچائیو پھر وہ گوسالہ صحرا مین پتے درختون کے کھاتا تھا اور پرورش پاتا تھا اور بعنایت
الٰہی شیر سباع اور درندگانسے محفوظ رہتا تھا اور جو کوئی آدمی وہان آنکلتا اور قصد پکڑنے کا کرتا تو بھاگ جاتا تھا ہر چند لوگ
قصد پکڑنے کا کرتے تھے نہین پاتے تھے جب بکمال تجسس کوئی کرتا تھا تو نگاہ سے مخفی ہو جاتا تھا جب یہہ لڑکا بڑا ہوا مثل باپ کے
بکمال تقویٰ اور صلاح آراستہ ہوا رات کو تین حصے کرتا تھا ایک حصے مین ماں کی خدمت بجا لاتا تھا ایک مین سوتا تھا ایک مین نماز
پڑھتا تھا اور جب صبح ہوتی تھی تبر اور رسن لیکر صحرا کو جا کر لکڑیان کاٹ لاکر بوقت شام بازار مین بیچکر تین حصے اسکی قیمت کے کرتا تھا
ایک حصہ خدا کی راہ مین دیتا تھا ایک حصہ آپ کھاتا تھا ایک حصہ ماں کی نذر گذرانتا تھا اسطرح عمر اپنی صرف کرتا تھا ایکروز ماں نے
اسکے کہا کہ تیرے باپ نے ایک گوسالہ فلانے جنگل مین بنام خدا چھوڑا تھا وہ اب بکمال جوانی کو پہنچا ہوگا اسکو لا کر لکڑیان اسی پر
لادا لایا کر بیٹے نے علامت اسکی پوچھی کہ مبادا اور کوئی گوسالہ مال غیر سے ہاتھ آجائے کہ حلال نہین ہے وہ ماں نے کہا علامت

Marfat.com

اسکی یہہ ہی کہ رنگ اُسکا ایسا صاف زرد ہی کہ اگر کوئی دور سے دیکھے تو سمجھے شعاع آفتاب پشت اُسکی سے درخشان ہی اسیواسطے نام
اسکا ہم نے گوسالہ مذہب رکھا تھا لڑکے نے کہا کہ مبادا اور کسیکا بھی ایسا ہی گوسالہ ہو ماں نے کہا دوسری علامت اسکی یہہ ہی
کہ آدمی کو دیکھکر بھاگتا ہی اور ہرگز رام نہین ہوتا جو تو اسے دور سے دیکھے تو کہیو بآواز بلند کہ اے گائے بنام خدائے ابراہیم و اسمٰعیل
و اسحاق و یعقوب رام ہو اور میرے پاس آ لڑکے نے اس علامت کو یاد رکھکر صحرا مین جاکر جو اُسے اسی ڈھب سے بُلایا وہ چلی آئی
پھر لڑکا موافق وصیّت ماں کے کہ اُسنے کہدیا تھا کہ اُسپر سوار مت ہوجیو مبادا کہ تصرف انسانی سے مستعمل ہوکر برکت اسکی جاتی رہے
اس گائے کو کھینچ کر لانے لگا گائی باذن خدای گویا ہوئی اور کہا اے جوان نیک بخت سوار ہو کہ بآسانی تجھے گھر پہنچادون یہان
سے تیرا گھر ایکدن کی راہ ہی لڑکے نے کہا کہ ماں نے میرے منع کیا ہی سوار ہونے کو گائی نے کہا واہ واشاباش رحمت آفرین
صد آفرین مین تیرا امتحان کرتی تھی اگر تو مجھپر سوار ہوتا مین گرا کر بھاگ جاتی یہہ اطاعت سب میری اسبب آیکے ہی کہ تو مطیع اپنے
ماں کا ہی اثنائے راہ مین ابلیس لعین مسافر بنکر اسکے پاس آیا اور کہا اے جوان تو بہت نیک بخت ہی اور مجھے ایک حادثہ
پیش آیا ہی میری مذکر مین گلہ گاوان اسطرف اس پہاڑکے چراتا تھا قضاے حاجت کے واسطے یہان آیا تھا اب درد پیٹ
مین ایسا اُٹھا ہی کہ اپنے گلہ گاوان تک پہنچنا کمال دشوار ہی مجھے اپنی گائی پر سوار کرکے وہان پہنچادے دو گائین منتخب
اس گلے مین سے تجھے اجرت مین اسکے دونگا تیرا بھی کام ہو جاویگا اور مین بھی مراد کو پہنچونگا اسنے کہا میری ماں نے مجھے بھی منع کیا
اسپر سوار ہونیکو تجھے کیونکر سوار کرون ابلیس نے کہا کہ ماکو تیرے عقل نہین تو تو ہشیار ہی سمجھہ تو سہی اسمین کیا ضرر ہی تیرا دو گائی
ملینگی نفع مین اور یہہ گائے بھی کچھہ خلل پذیر نہوگی اسنے کہا کچھہ ہو مجھے منظور نہین ہی آخر ابلیس نے اسکا پیچھا نچھوڑا ساتھہ لگ لیا
ہرچند یہہ منع کرتا تھا وہ نہین مانتا تھا لاچار ہوکر اسنے بآواز بلند پکارا کہ اے خداے ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب مجھے اس آفت
سے چھڑا ایک فرشتہ حاضر ہوا شیطان مضطرب ہوکر ایک جانور کی شکل بنکر اڑگیا گائی نے اسکی طرف دیکھکر کہا کہ اے جوان کچھہ
سمجھا تو یہہ شیطان تھا چاہتا تھا کہ کسی حیلے سے مجھپر سوار ہو کر برکت میری کھودے حق تعالی نے تجھے شر اسکے سے بچایا القصہ وقت
شام کے لڑکا گائے کو پکڑے ہوئے اپنی ماں کے پاس آیا اور یہہ ماجراے عجیب راہ کا اور گویا ہونے گائے کا دوبار عرض کیا ماں نے کہا
کہ یہہ گائے ایسی نہین ہی کہ بار کشی مین اسے ذلیل کرین بہتر یہہ ہی کہ اسکو بیچ ڈالین تاکہ وبال اسکا ہمارے گردن پر نہ رہے اور
قیمت اسکی سے تو بھی فائدہ مند ہو کہ چند مدت لکڑیان لانے سے بچے جب صبح ہوئی تو لڑکا گائی کو لئے ہوئے نخاس کو چلا لیکن ماں سے
پوچھہ آیا تھا کہ کس قیمت پر بیچون ماں نے کہا تھا کہ ان دنونمین قیمت گائی کی تین دینار ہین کہ قریب چودہ ماشے طلائی خالص کے ہوتے
ہین لیکن یہہ گائے عجیب ہی جو کوئی تجھہ سے خریدے تو تو بغیر میرے پوچھے نہ بیچیو حق سبحانہ وتعالی نے واسطے تعین قیمت اس گائے
کے ایک فرشتہ بھیجا کہ اس سے راہ مین آملا اور کہا ای جوان اس گائی کو کس قیمت پر بیچیگا اسنے کہا تو کیا دیگا کہا تین دینار اسنے
کہا بشرطیکہ ماں میری راضی ہو فرشتے نے کہا یہہ شرط موقوف کر چھے دینار دونگا اسنے کہا چھے دیناروں کے ساتھہ بھی یہی شرط
ہی فرشتے نے کہا بارہ دینار دونگا شرط کو چھوڑدے اسنے کہا ای عزیز اگر ہموزن اس گائی کے سونا دیگا تب بھی بغیر رضا ماں کے
نہ بیچونگا ناحق کیون دردسر دیتا ہی فرشتے نے کہا مین آدمی نہین ہون فرشتہ ہون واسطے امتحان تیرے کے آیا ہون کہ کسقدر مطیع
ہی اپنی ماں کا تو اب اس گائے کو اپنے پھر لیجا بازار مین کسی کو نہ دکھا بنی اسرائیل کو ایک واقعہ درپیش آیا ہی علاج اسکا حضرت موسیٰ ابن

Marfat.com

عمران نے فرمایا ہی کہ اس قسم کی گاے ذبح کرو بنی اسرائیل تلاش کر رہے ہین سو اس گائی کے کوئی گائی بایں صفات موصوف
نہین ہی اگر تجھ سے مول لیں تو ہرگز انکے ہاتھ مت بیچیو یہان تک کہ طلا پوست مین اسکے بھر دین کہ مدت عمر تیرے کو وجہ معیشت
سے فراغت ہو اور آدمی جانے کہ جو کوئی عیال اپنے کو بخدا سپرد کرتا ہی حق تعالی اس طرح سے پرورش اسکی فرماتا ہی اور جو کوئی مال
اپنا امانت الٰہی مین چھوڑتا ہی حق سبحانہ اس ودیعہ پر اس مال کو نامی در بار ور کرتا ہی غرض یہہ لڑکا گائی کو لیے ہوے گھر آیا اور
اپنی ما سے یہہ سب ماجرا عرض کیا رفتہ رفتہ خبر اس گائی کی شہر مین شایع ہوئی بنی اسرائیل واسطے خریداری کے دروازہ پر اسکے ہجوم
لائے اور ہر چند قیمت بڑھاتے تھے یہہ لڑکا اور ما اسکی راضی نہوتی تھی یہان تک کہ ٹھہری یہہ قیمت کہ پوست اس گائی کا بعد ذبح کے
زر سے بھر کر حوالے کرین لڑکے نے اور ما نے حضرت موسی علیہ السلام کو ضامن لیکر بنی اسرائیل کے ہاتھ یہہ گاے بیچی فَذَبَحُوهَا پس
ذبح کیا بنی اسرائیل نے اس گائی کو وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ اور نزدیک نہ تھے بنی اسرائیل کہ یہہ کام کرین یعنے نچاہتے تھے کہ ذبح کرین اسواسطے
کہ گران قیمت یہہ گائی بہت تھی اسقدر زر وافر دینے مین بخل کرتے تھے اور ڈرتے تھے کہ مبادا مقتول بعد زندگی کے نام کسی شخص کا لے
کہ موجب فضیحتی کا ہو اور قصاص لینا اس سے دشوار پڑے لیکن حق تعالی نے چار ناچار ان سے ذبح کروایا اور اگر بنی اسرائیل کہین کہ اسلاف
ہمارے نے اس واقعہ مین اعراض وحی الٰہی سے نہین کیا بلکہ جو حضرت موسی علیہ السلام نے تعیین قاتل کا وابستہ ساتھ ذبح کرنے گائی کے
کیا اور مناسبت درمیان دونو امر کے نتھی راہ تعجب سے اسقدر توقف کیا تھا اگر پہلے ہی حضرت موسی علیہ السلام تعیین قاتل کا فرماتے
اسلاف ہمارے ہرگز اعراض نکرتے کہتے ہین ہم یہہ سب غلط ہی بلکہ اسلاف تمہارے سر قصے سے اقرار بوحی الٰہی نہین کرتے تھے اور مستبعد
جانتے تھے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو ساتھ وحی کے اطلاع اس امر غیب کی ہو اگر ایسا نہوتا تو ایک دوسرے پر تہمت خون کی نکرتے اور قاتل آپ
اقرار کرتا اور اگر اسکو باور نہین رکھتے پس یاد کرو سر قصے کو وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا اور یاد کرو جب مار ڈالا تم نے ایک جان کو کہ نام اسکا عامیل
تھا اور ہر چند مارنیوالا ایک تم مین سے تھا لیکن جو یہہ قتل درمیان تمہارے واقع ہوا اور تحقیق قاتل سے تقاعد کی گویا سب شریک قتل ہوے
اور کاش ایک گناہ قتل ہی کا بیچ تمہارے واقع ہوتا تم نے گناہ اور دوسرا اسپر زیادہ کیا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا پس اختلاف کیا تم نے بیچ اس
مقدمے کے یعنے ایک تمہارے نے دوسرے کو ڈالا تہمت قتل مین کہ فلانہ مرتکب اس کام کا ہی نہ مین اصل اس صیغہ کی تدارأتم تھی تے کو
بیچ دال کے ادغام کیا اور تدارأ بمعنی تدافع ہی یعنے ایک نے طرف دوسرے کے دفع کیا اور آپ بچ کر دوسرے کو کوئے مین ڈالا پس تدارء گناہ دوسرا
ہوا کہ تہمت ناحق آپسمین کی اور دلیل ہوئی کہ تمہین حضرت موسی پر وحی آنیکا یقین کامل نہین اور مطلع ہونے انکے کو قاتل پر مستبعد
جانتے ہو وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور اللہ نکالنے والا ہی پردہ مستور سے اس چیز کو کہ تھے تم چھپاتے حال قاتل سے اور نفاق
اور ضعف یقین اپنے سے لہذا حضرت موسی علیہ السلام کو نفرمایا کہ نام قاتل بتا دین کہ مبادا تم تکذیب کرو اور قاتل قسم جھوٹھی کھا جاوے
کہ مین نے نہین مارا اور مقدمہ چھپے کا چھپا ہی رہے ہی عادت مستمرہ الٰہی ہی کہ جو بندہ کسی چیز پر مداومت کرتا ہی خواہ وہ عمل نیک ہو
خواہ بد البتہ حق تعالی اسے لوگونمین ظاہر فرماتا ہی بخلاف ایک دو بار جو بقتضیہ واقع ہوا اور اسپر ندامت کرے اور اخفا مین اسکے کوشش
کرے تو حق تعالی بھی مستور رکھتا ہی اللہم اغفر لنا ذنوبنا واستر لنا عیوبنا اور ایک سوال نحوی وارد ہوتا ہی کہ مخرج صیغہ اسم
فاعل کا ہی اور ماتکتمون مین عمل کر کر مفعولیت نصب دیا ہی حال آنکہ بمعنی ماضی ہی اسواسطے کہ اخراجات مکنونات بنی اسرائیل کو
ہزارون برس گذرے ہین اور صحت عمل اسم فاعل کے بین اعتبار معنی استقبال شرط ہی یہان کیونکر تحقیق عمل کا ہوگا جواب اسکا یہہ ہی

Marfat.com

کہ اخراج مکنونات بنی اسرائیل ہرچند بہ نسبت وقت خطاب ماضی ہی لیکن بہ نسبت وقت تدافع اور اختلاف کے مستقبل ہی اور اعتبار زمن
استقبالی وقت خطاب کے ضرور نہین ہی بہ نسبت وقت واقعہ سابقہ درکار ہی اور یہہ جملہ معترضہ ہی القصہ ہم نے واسطے اظہار قاتل کے امر کیا تمھین کہ
گاے ذبح کرو جب ذبح کی تم نے فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ پس کہا ہم نے مارو اس مردیکو بِبَعْضِهَا ساتھ ٹکڑے اُس گائی کے تا زندہ ہوکر قاتل کو
اپنے بتادے اختلاف ہی اسمین کہ وہ عضو کونسا تھا بعضے کہتے ہین زبان تھی اسواسطے کہ منظور زندہ کرنے سے گویا کرنا اسکا تھا کہ نام
قاتل کا بتاوے اور بعضی کہتے ہین کہ عجب الذنب اس گائے کی تھی اور یہہ نام ہی یک استخوان کا کہ دم جانور کا اس سے چلتا ہی حدیث
شریف مین وارد ہی کہ تا روز محشر سب اجزائے آدمی اور حیوانات کے ریختہ اور کہنہ ہوجاوینگے مگر یہہ استخوان باقی رہیگی اور اسی استخوان سے
خلقت معادیہ شروع ہوتی ہی عماد بدنکی بھی استخوان ہی اور بعضی کہتے ہین کہ ران راست اس گائیکی تھی کہ حرکت بیشتر اُسے سے شروع ہی
اور بعضے کہتے ہین کہ پارہ گوشت دو لو مونڈھونکے درمیان کا اس گائے کے تھا کہ قرارگاہ روح حیوانی جو حوالی قلب اور کبد مین منتشر ہی وہا
ہی اور اصح یہہ ہی کہ کوئی اعضا معین نہین ہی سارے بدنمین سے اس گائی کے کوئی ٹکڑا اس مقتول کو مارا وہ زندہ بقدرت کاملہ الٰہی
ہوا اور ہوسکتا ہی کہ بعد ذبح کے مجمع خلق کا بہت تھا کسی نے بچہ کسی نے زبان کسی نے دم کسی نے ران ماری ہو جسکو جسکی بند پہنچی اس نے
وہی لکھہ دیا القصہ بعد مارنے گاے کے ٹکڑے کے وہ مردہ زندہ ہوکر کھڑا ہوگیا اور حلق کی رگ سے اسکے فوارہ خون کا چھوٹتا تھا اس نے
بتا دیا کہ مجھے فلانے شخص نے مارا ہی تا وارث مال کا میرے ہو حضرت موسی نے قاتل سے اقرار کروالیا اور بعد اقرار کے قصاص لیا جب سے حکم
شریعت کا یہہ ہوا کہ قاتل میراث مقتول کے سے محروم ہی گو علاقہ پدری اور پسری اور برادری وغیرہ رکھتا ہو حدیث شریفین وارد ہی
کہ ماورث قاتل بعد صاحب البقرۃ باقی رہے یہان کئی سوال جواب طلب اور وہ یہہ ہین کہ مذکور اقرار کروانیکا حضرت موسی کے قاتل
سے اخبار مین نہین آیا اور مقتول کے کہنے سے قصاص نہین لیا جاتا اکثر اہل فقہ نے جواب اس سوال کا اس نوع سے دیا ہی کہ جو مقتول
بعد موت کے زندہ ہوا تھا حال برزخ اور نمونہ عذاب اخروی دیکھہ آیا تھا قول اُسکا بجائے دو شاہد معتبر بلکہ زیادہ تر اس سے ہی آرے جب
تک کہ مقتول نہین موا اور حال برزخ کا معاینہ نہین کیا احتمال صدق وکذب کلام اسکے مین ہی کہنا اسکا تعین قاتل مین معتبر نہین ہوتا لیکن
موافق قواعد کلامیہ کے اس جوابمین خدشہ ہی قوی اسواسطے کہ اہل کلام بحث معجزات مین تقریر کرتے ہین کہ اگر بدعائے پیغمبر مردہ زندہ ہووے
اور شہادت اوپر صدق نبوت کے یا تکذیب رسالت کے دے معتبر نہین ہی بلکہ معجزہ اس پیغمبر کا نفس احیاء میت ہی شہادت اسکے کو
موافقت دعوے نبوتمین یا مخالف اسکے مین دخل نہین ہی اسواسطے کہ میت جب زندہ ہوا عقل اور شعور اور خیال اور وہم انسانی کہ معرفت
مین محل خطا ہی اسے حاصل ہووے حکم اسکا حکم افراد انسانکا ہی کہ شہادت انکی کام نہین آتی اور اگر جانور یا پتھر یا درخت دعاء پیغمبر سے نطق
مین آوے اور شہادت اوپر صدق دعوی نبوت کے دے معتبر ہی اور اگر تکذیب کرے تب بھی معتبر ہی اور اہانت ہی مدعی نبوت کے حق
مین مثل اہانت مسیلمہ کذاب اور اخوان اسکے کے اسواسطے کہ نطق جمادات اور حیوانات کا تصنع خیال وہم سے نہین ہی بلکہ نطق غیبی ہی احتمال
صدق وکذب کی گنجائش نہین رکھتا پس موافق اس قاعدیکے چاہئے کہ کلام مردیکا بعد حیات کے متحمل صدق وکذب کا ہو کہ زور وتلبیس کلام
مین شیوہ انسان ہی اور کہنا اسکا تعین قاتل مین معتبر نہوتا جب تلک اقرار قاتل درمیان نہو پس جواب صحیح اسکا یہہ ہی کہ جو حق تعالی
نے انکو امر فرمایا ذبح بقرہ اور کہا کہ مارنے بعض اعضا اسکے سے مردہ زندہ ہوکر احوال قاتل بتاویگا پس حقیقت مین شہادت اوپر صدق
خبر اس مردیکے بالخصوص بھی جناب الٰہی سے ثابت ہوئی لہذا اس مردیکے قول پر قصاص لینا روا ہوا بغیر حاجت اقرار قاتل کے

Marfat.com

اور اس مردیکو اور مردون پر قیاس نکیا چاہیے کہ یہہ منصوص الصدق تھا اس خبر مین بالخصوص لو التزاما اور یہہ بھی جب ہی کہ اقرار
قاتل نے معجزہ باہرہ دیکھہ کر نکیا ہو اور یہہ بعید ہی ظن غالب یہہ ہی کہ قاتل نے اقرار یا سکوت کہ قایم مقام اقرار کے ہی کیا ہو حدیث
صحیح مین آیا ہی کہ انصار کے لڑکے زیور نقرئی پہنے ہوئے کھیلتے تھے ایک یہودی نے اسے صحرا مین لیجا کر مار ڈالا اور زیور اسکا اتار کر لے
گیا وارثون نے اس لڑکے کے بڑی جستجو سے اس لڑکے کو زخمی پایا کچھہ رمق جانکی باقی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے
حضرت نے فرمایا کہ نام اہل محلہ کے لو کہ فلانے نے تجھے مارا ہی یا فلانے نے جب نام اس یہودی کا لیا اس نے سر ہلایا آنحضرت نے
اس یہودی کو بلوا کر قصاص دلوایا اور بعضے روایا تمین آیا ہی کہ اس یہودی نے اقرار بھی کیا پس محتمل ہی کہ اس قاتل نے بھی جس سے
حضرت موسی اپنے قصاص دلوایا اقرار کیا ہوگا اور روایا تمین مذکور اقرار کا اسکے ساقط ہو گیا ہوگا اب حکم اس مسئلے کا بیچ شریعت
ہمارے کے دریافت کیجیے اور شریعت حضرت موسی کی بھی مطابق ہماری شریعت کے ہی سبابین چنانچہ توریت مقدسہ ساتھہ اسکے ناطق
ہی مسئلہ اگر کوئی مردہ کسی جگہہ پڑا ہو اور اثر قتل اور جراحت کا اسمین پایا جاوے اور قاتل اسکا معلوم نہو نزدیک امام اعظم علیہ
الرحمہ کے اہل اس محلے کی سے یا اس دیہہ کی سے کہ جسمین مقتول پڑا ہی اور اگر صحرا مین ہی تو گانو جو اقرب ہی اسمین سے پچاس
آدمی صالح معتبر کو قسم خدا کی کھلائی جاوے کہ ہم نے نہین مارا ہی اس مقتول کو اور نہ قاتل اسکے سے خبر ہی ہمین اگر قسم کھائی تو
تمام اس محلہ کو یا دیہہ کو دیت لیکر چھوڑ دیا چاہیے اور اگر قسم کھانیمین ابا کرین تو انکو حبس کیا چاہیے تا قسم کھاوین یا قاتل کو تحقیق
کر کر بتا دین کہ اسقدر جمع کثیر ایک محلہ کی یا ایک گانو کی بیخبر نہین رہنے کی ایسا واقعہ ہایلہ جو واقع ہوگا تو خبردار ہو ہی جاوینگے اور
نزدیک امام شافعی کے تفصیل ہی اگر تہمت قتل کی اوپر جماعت کے اس محلے سے یا اس دیہہ سے ہو باین نوع کہ ظن غالب حکم کرے کہ
انھون نے مارا ہی مانند اس ڈھب کے کہ ایک جماعت گھر مین یا صحرا مین جمع ہوئی پھر متفرق ہوئی اور ایک کو کشتہ چھوڑ گئے یا اہل محلہ
یا اہل دیہہ اس سے عداوت رکھتے تھے اور امر عداوت انکا مشہور تھا پس اولیائے مقتول کو چاہیے کہ تعین کر کے ایک کا نام اس جماعت سے پچاس
قسم کھا کرے کہ فلانا اسکا قاتل ہی بعد قسم کھانیکے مال اس شخص کے تین سے دیت دلوائی چاہیے قصاص نہین اور امام مالک اور امام احمد حنبل
کہتے ہین کہ اگر قتل عمد کو مدعی قسم کھا کر ثابت کرین تو قصاص ہی باقی بطور امام اعظم ہی القصہ حق تعالی نے بعد فرمانے ذبح بقرہ کے اور مارنے ٹکڑے
اسکے کو ساتھہ مردیکے اور زندہ ہونے مردیکے اور بتا دینے اسکے کے قاتل کو اور پھر مردہ ہو کر گر پڑنے اسکے کے جماعت بنی اسرائیل کو فرمایا
كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى جیسے کہ اس مردیکو محض قدرت اپنی سے اوپر تمہارے زندہ کیا اور کلام اسکا تم نے سنا ایسے ہی جلا دیگا اللہ تعالی
مردونکو نزدیک نفخ صور کے نہ بسبب اس نفخ کے نہ اور سبب سے بلکہ واسطے محض اقامت عدل اور اجرائے قصاص کے اسواسطے
کہ یہان بھی سوا مس اعضائے بقرہ مذبوحہ کے ساتھہ بدن میت کے کوئی سبب واقع نہین ہوا اور ظاہر ہی کہ مس منبع میت سبب حیات
نہین ہی آ رہے جب عدل اور انتقام قاتل سے منظور تھا اور مقتول کو تشفی بغیر اسکے حاصل نہ تھی ارادہ الہی متعلق ہوا اسپر کہ مردیکو زندہ فرمایا
اور زبان اسکی سے تعین قاتل کا اور دعوی قصاص کا کروایا اور قاتل کو عوض اسکے حکم قتل کا فرمایا اور یہہ معنی آخر تمین واسطے اقامت
عدل عام کے اور انتقام تمام ظلام کے باعث قوی اوپر احیائے اموات کے ہی وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور دکھاتا ہی
تمکو حق تعالی نشانیان قدرت اور حکمت اور عدالت اپنے کی ساتھہ زندہ کرنے مردیکے کہ تم سمجھو اور اندیشہ کرو یہہ خطاب انھین ہی
جو مجلس احیائے عامیل مین حاضر تھے یا زمانہ آنحضرت مین جو انکار حشر کا کرتے تھے سمجھہ لیجیے کہ اس قصہ کی آیاتمین چند چیز کار آمدنی

Marfat.com

ہین اول یہہ کہ مارنا اعضائے میت کا اوپر اعضائے میت کے جب موجب جیا تکا ہوا تو بالیقین معلوم ہوا کہ موثر ایجاد عالم مین وہی ذات
سبب کی ہے نہ اسباب دوسرے یہہ کہ جب کوئی چاہے کہ فیض عالم غیب اوپر اپنے یا اوپر خاندان اپنے کے نازل کرے پس طریقہ اسکا
یہہ ہے کہ تقدیم ذبح اور قربانی کی اور میراث اور خیرات کی کرے تا برکت اُسکے سے وصول مطلب ہو تیسری یہہ کہ سخت گیری اپنی طرف
سے موجب سخت گیری کے ہے جانب خدا سے اور مسارعت امتثال اوامر آلہی مین فی الفور موجب سہولت اور آسانی ہے چوتھی یہہ کہ یتیمون
کو حق تعالی مورد لطف اور رحمت اپنے کا کرتا ہے بحکم تخلقوا باخلاق اللہ مراعات حال یتیمان اور حفاظت اموال کی انکے کافہ خلائق پر
لازم ہے پانچوین یہہ کہ جو کوئی عیال اپنی اوپر خدا کے چھوڑے اور مال اپنا حفظ آلہی مین سپرد کرے حق تعالی ایسا نفع بہم نفع اُسے بخشتا ہے
چھٹی یہہ کہ خدمت والدین کی موجب نزول رحمت اور برکت آلہی کے ہے ساتوین یہہ کہ جو چیز اللہ کی راہ مین دے اور طمع ثواب کا اس سے
رکھے وہ گران قیمت اور عمدہ ہو جیسے اُنھون نے یہہ گائے ذبح کی ہے اسواسطے آیا ہے کہ قربانی لاغر اور عیب دار نہو آٹھوین یہہ کہ جو کوئی انشاء
اللہ کہکر کام کریگا مقصود کو اپنے پہنچیگا جیسے بنی اسرائیل ہم آغوش مطلب ہوئے نوین یہہ کہ جسوقت کچھہ مشکل بڑی پیش آوے اور حل ہونا
اُسکا دشوار ہو تو قربانی کرے حق سبحانہ حل فرماوے گا دسوین سرزنش کافرون کو ہے گوسالہ پرستونکی کہ جسکو یہہ معبود اپنا جانکر پوجتے ہین وہ
لائق ذبح کے ہے نہ قابل پرستش کے گیارھوین یہہ کہ دعا باپ کی بیٹے کے حق مین مقبول ہوتی ہے جیسے یہان ہوئی باقی رہے یہان چند سوال
جواب طلب وہ یہہ ہین کہ ذکر مارنے عامیل کا کہ سر قصہ تھا مقدم اوپر ذبح بقرہ کے کیون نہ فرمایا جواب لطیف اسکا تفسیر سابق مین گذرا ہے
تامل سے نکال لو اور سوا اسکے اور مفسرین نے جو لکھا ہے وہ یہہ ہے کہ اگر یونہی کرتے تو ایک قصہ ہوتا اور غرض جو اس سے منظور تھی حاصل
نہوتی اسواسطے کہ غرض بیان اس قصہ سے اس مقام مین پہلے یہہ ہے کہ اسلاف تمھارے یعنے بنی اسرائیل کے حضرت موسی کو تبلیغ حکم مین احکام
آلہی سے کہ وجہ حکمت اسکے کی فہم ناقص مین انکے نہین آتی تھی تہمت استہزا کی کرتے تھے اور بیچ امتثال این امر مقدس کے مبادرت اور
مسارعت نہین کرتے تھے بلکہ بار بار کجروی اختیار کرتے تھے اور یہہ دلالت کرتا ہے اوپر اسکے کہ وحی آلہی واقع نہتھی دوسری یہہ کہ تم اس
مرتبے مین قبیح افعال ہو کہ اسلاف تمھارے اُس زمانے مین قتل نفس محرمہ کر کر ایک دوسریکو متہم کرتے تھے اور کتمان اثر واقعہ مین کوشش
کرتے تھے حال آنکہ وحی نازل ہوتی تھی اور پیغمبر اولوا العزم درمیان اُنکے موجود تھے پس تفریق اس قصے کی اوپر دو غرض کے موافق ترتیب کے
ضرور ہوئی آرے اشتباہ کہ تفریق قصے سے واقع ہوتا ہے یہہ ہے کہ کوئی بسبب ان دو واقعہ کے ایک قصہ کو دو سمجھے اور غلطی مین پڑے علاج
اسکا یہہ ہے کہ ضمیر ببعضہا کی راجع طرف بقرہ کے ہے گویا تصریح باتحاد قصہ فرمائی ہے اللہ اعلم باسرار کلامہ یہان سمجھہ لیجئے کہ قاتل عمد
اور خطا دونو مین محروم ہے میراث مقتول سے باجماع اور اختلاف اسمین ہے کہ اگر قاتل اوپر حق کے ہو اور مقتول ناحق پر تو بھی حرمان میراث
سے متعلق ہے یا نہین امام اعظم رح فرماتے ہین کہ اگر عادل باغی کو مارے یا واقع صایل کو یعنے حملہ کرنے والیکو قتل کرے محروم میراث سے
نہین ہوتا اور امام شافعی رح کہتے ہین کہ اس صورت مین بھی محروم میراث سے ہوتا ہے سمجھہ لیجئے کہ قصہ بقرہ کا اوپر جمیع مہمات دینی کے
دلالت کرتا ہے پس یہہ قصہ گویا خلاصہ تمام قرآن شریف کا ہے علی الخصوص خلاصہ مطالب سورہ بقرہ کا ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے
کہ مہم اعظم دینی اثبات وجود صانع ہے اور وہ اس قصے سے اس طریق سے مستفاد ہوتا ہے کہ زندہ ہونا اس کشتے کا اپنی ذات سے نتھا والا
ہر کشتہ زندہ ہوجاوے اور نہ اعضائے بقرہ مارنے سے تھا والا ہر میت اس عمل سے جی جاوے پس نہ تھا مگر بمحض قدرت آلہی اور
نہ ساتھہ اس سبب کے بلکہ نزدیک اس سبب کے یہین سے قدرت حق تعالی کی ثابت ہوتی ہے بلکہ حکمت اسکی ہے اسواسطے کہ زندہ کرنا

Marfat.com

اس مرد بکا آگاہ فرماتا ہی اوپر اسکے کہ دل مرد یکو بھی ساتھ ذبح نفس امارہ کے کیا چاہیئے دوسری مہم اثبات نبوت کی ہی اور یہہ
مہم اس قصے سے صریح ثابت ہوتی ہی اسواسطے کہ یہہ قصہ معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا اور جب نبوت حضرت موسیٰؑ
کی ثابت ہوئی نبوت جمیع انبیای متقدمین کی اور متاخرین کی ثابت ہو گئی کیونکہ تمام انبیا دو حال سے خالی نہین یا مصدق
حضرت موسیٰ کے ہین یا مصدق اور مصدَّق مصدَّق صادق کے دونو صادق ہوتے ہین اور ضمن اثبات نبوتمین بیچ اس قصے کے اشارہ ہی
نہایت بعید طرف اسکے کہ اطاعت انبیا کی بے تفتیش وجہ حکم اوپر لوگونکے واجب ہی تا مؤنت کم ہوا اور فضیحت واقع نہو مانند گوینگا
اتتخذنا ہزوا کے تیسری مہم استقامت کی ہی اور یہہ مطلب اس قصے سے باین نوع مستفاد ہوتا ہی کہ قاتل نے اس مقتول کے طلب
دنیا کی بھی ذلیل ہوا پس معلوم ہوا کہ طلب دنیا ذلت ہی اور طلب ماسوی اللہ خطا چوتھی مہم مجاہدہ ہی اور یہہ قصہ دال ہی
اوپر مجاہدے کے اور شرائط اسکے کی مثلاً چاہیئے کہ مجاہدہ ساتھ قتل نفس امارہ کے زمان پیری مین ہو اسواسطے کہ جب ہوای نفسانی
قوی اور جوارح کی رگ اور ریشے مین دوڑ کر استحکام پذیر ہوجاوے تو قلع اسکا بہت دشوار ہی علی الخصوص وقت ضعف اور
تساقط قوی مین کہ ضعیف سے درخت قوی نہین اکھڑ سکتا اور زمانہ مستی جوانی اور عنفوان شباب مین بھی نہو اسواسطے کہ عقل اسوقت
کم اور بے تجربہ ہوتی ہی طاقت محاربہ ہوا کی نہین رکھتی غالب کہین بھی مغلوب ہوا ہی اور شرائط مجاہدہ سے صفرت کے صلاح
بھی ہی کہ لسترالناظرین شان اسکی ہی اور سلامت رہنا بھی ہی مصروف رہنے اعمال دنیوی سے مثل زراعت اور تجارت کے
باوجود صحت استعداد اور بیداغ ہونا جوہر روح کا او علیٰ ہذا القیاس پانچوین مہم معاد ہی اور یہہ مہم بھی صراحۃً اس قصے سے ثابت
ہوتی ہی اسواسطے کہ حیات گئی ہوئی بدن سے قتیل کے پھر آئی اور یہی پانچون مہمین ہین کہ خلاصہ مطالب ہین اس سورہ کی اور باقی
امور مہمات معدّات ان امور پنجگانہ کے ہین ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر سخت ہو گئے دل تمھارے ای یہود پیچھے
اسکے یعنے زندہ کرنے عامیل کے فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً پس وہ دل کہ تمھارے ہین مانند پتھرونکے ہین یا زیادہ تر سختی مین
پتھر سے بھی ہین وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ اور تحقیق بعضے پتھرونمین سے البتہ وہ ہی کہ پھوٹ نکلتی ہین اسمین سے نہرین
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ اور تحقیق بعضی انہین پتھرونمین سے البتہ وہ ہی کہ پھٹ جاتا ہی پس نکلتا ہی اسمین سے پانی وَاِنَّ
مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اور تحقیق بعضے انہین پتھرونمین سے البتہ وہ ہی کہ گر پڑتا ہی ڈر سے اللہ کے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ اور نہین ہی اللہ بیخبر اس چیز سے جو کرتے ہو تم یعنے ای یہود دل تمھارے پتھرونکے مثل بھی نہین کہ کبھی چشم محبت سے ایک آنسو
بھی نہ بہایا اور کبھی خاطر مین تمھارے خوف الٰہی نہ آیا اس لئی گریۂ الفت ہی نہ کچھ سوزش خشیت پتھر سے بھی دل سخت ہی
کم بخت تمھارا: یہان چند سوال تحقیق طلب ہین اول یہہ کہ پتھر کو ساتھ صفت خشیت کے کہ معنی ترس اور ڈر کے ہی موصوف کیا ہی
اور شک نہین ہی کہ ڈرنا بدون حیات اور دانش کے نہین ہوتا اور پتھر ان دونو سے عاری ہین پس کیونکر وصف خشیت کا انمین ثابت
ہو جواب اسکا یہہ ہی کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کے ہر ایک جمادات اور حیوانات سے روح مجرد ہی کہ تعلق اس سے ساتھ ملکوت کل
شیٔ کے بیچ آیت فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیٔ کے فرمائی ہی اور وہ روح مجرد جی اور شاعر اور دراک ہی اور صلوۃ تسبیح ہر جماد کی
اور حیوانکی کہ منطوق کلام الٰہی ہی بہت آیات مین مثل قد علم صلوتہ وتسبیحہ اور وان من شیٔ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون
تسبیحہم کی تعبیر ساتھ اسی روح کی ہی لیکن اس روح کو علاقہ تصرف اور تدبیر کا بدنو مین انکے نہین ہی اور نہ اثر اس روح کا بتوسط

Marfat.com

روح حیوانی پہنچتا ہی بلکہ مثل ارواح ملائکہ کے کہ ابدان اپنے مین بدون توسط روح حیوانی کے تصرف کرتے ہین یہہ روح بھی پرتو اور شعشعان
اپنے جسم خاص پر ڈالتی ہی اسوقتین افعال شعور کے اُس جسم سے سرزد ہوتے ہین اور یہہ تعلق دائمی نہین ہی تا مورد تکلیف اور ثواب و
عقاب کے ہون اور عالم آخرتمین ظہور آثار اس ارواح کے ابدانمین اپنے دائمی ہونگے اسی سبب شہادت دینگے اور ناطق ہونگے اور تمامین
اور میوجات بہشت کے ندائے بہشتیونکی سے مجیب ہونگے اور یہان دنیامین جو گاہ گاہ پرتو انداز ہوتے ہین اسی سبب سے اشجار احجار نے
انبیا سے تکلم نطق ادائے شہادت اجابت امر امتثال حکم کیا ہی چنانچہ اکثر احادیث مین وارد ہی صحیح مسلم مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مین جانتا ہون اس پتھر کو کہ مکے مین قبل بعثت کے مجھے سلام کرتا تھا چنانچہ جابر بن سمرہ نے روایت کی ہی اور گویا ہونا گرگ کا
بھی حدیث سے ثابت ہی کہ صحیحین مین موجود ہی اور ایسے ہی صحیحین مین بروایت متعددہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر
اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے پتھر اس پہاڑ کے بطور زلزلہ کے ہلنے لگے آنحضرت نے
لکڑی ماری اور فرمایا کہ با ادب ہو کہ پشت پر تیرے نہین ہی مگر پیغمبر اور صدیق اور شہید بمجرد فرمانے حضرت کے پہاڑ ساکن ہوگیا اور آواز
کرنا ستون حنانہ کا بسبب مفارقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر مشہور ہی کہ حاجت بیان کی نہین اور رونا اُسکا اور جب آنحضرت
نے بغل مین لیا تو سکونت اُسکی دلالت اوپر شعور اور حیات اُسکے کے کرتی ہی اور آیت ولو انزلنا ھذا القران علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا
من خشیۃ اللہ اصرح آیات ہی سبا بہین دوسری یہہ کہ اگر مراد اس آیت سے طعن کفار اور فجار سنگ دل ہی بیچ اسباب کے کہ اوامر الٰہی پتھر بجالاتے
ہین اور ڈرتے ہین اور تم نہین بجالاتے اور نہین ڈرتے تو خدشہ ہی بڑا اسواسطے کہ الہامات جبلیہ اور مقتضیات طبعیہ مین تو انسان ابا
کرتا ہی نہ اشجار احجار اور اوامر و نواہی شرعیہ کا اور تکلیفات دینیہ کا قبول کرنا احجار و اشجار سے کہان ثابت ہوا ہی کہ سبب الزام کا ہو اور سبب نہ
قبول کرنے انکے کے ان کافرونکو سخت تر پتھر سے کہا جائے جواب اسکا یہہ ہی کہ الہامات جبلیہ کے قبول کرنے مین ہر چند احجار اور فجار سنگدل
مشترک ہین لیکن کمال احجار وغیرہ مین اسیقدر کافی ہی کہ نشاء اسکا انشاء جمادی ہی اور فجار سنگدل کو اسقدر قبول کرنا کچھہ چیز نہین ہی اسواسطے
کہ کمال انسانکا قبول احکام تکلیفیہ ہی کہ بواسطہ رسل کے پہنچے ہین پس اپنے حد کمال کو پہنچے ہین اور انقیاد اس الہام کا کہ لائق ان کے ہی کرتے
ہین اور فجار سنگدل حد کمال اپنے کو نہین پہنچے اور وہ الہام کہ لائق انکے ہی نہین کرتے پس سختی درشتی مین پتھر سے سخت تر ہوئے اور یہہ مثل
اسکی ہی کہ کہتے ہین امسال تابستان گرم تر زمستان سے ہی یعنے گرمی تابستان کی شدت اور کمال مین زیادہ تر سردی زمستان کے سے
ہی کہ مقتضائے اس موسم کا ہی تیسری یہہ کہ بیچ مقام مقابلے قلوب کفار سنگدل کے اور احجار کے تین قسم پتھرونکو یاد فرمایا حالانکہ ذکر ایک قسم
پتھر کا بھی یہان کافی تھا وجہ اس اطنابکی کیا ہی جواب اسکا یہہ ہی ذکر تین قسم پتھرونکے سے اشارہ ہی طرف سلوک اہل معرفت کے
کہ نزدیک اہل سلوک کے قلب کے تین مرتبے ہین اول قلب ہی کہ بحر نور الٰہی مین مستغرق ہو کر نابود ہو گیا اس سے نہرین معرفت کی
جوش مارتی ہین اور دلہائے مسترشدان مستفیضان کو سرسبز اور شاداب کرکے حیات تازہ عطا کرتی ہین یہہ قلب اہل اللہ کا اور
سابقین کا ہی دوسرا قلب ہی کہ دریائے علم سے سیر ہو کر باعث نفع خلائق کا ہوا یہہ قلب علماء راسخین کا ہی تیسرا قلب ہی کہ
بانقیاد و استسلام اور اطاعت موصوف ہی یہہ قلب زہاد و عباد کا ہی اور ادنا احوال پتھر کا یہہ ہی کہ ہبوط من خشیۃ اللہ کرے یعنے
انقیاد کرے حکم طبعی کو کہ حق تعالی نے اوپر اسکے حاکم کیا ہی اور وہ میل مرکز ہی علی الاستقامت اور جب اس حد سے ترقی کرتا ہی
تو پانیکو راہ دیتا ہی اور مسام تنگ بسبب کثافت جوہر اسکے کے اُسمین پیدا ہوتے ہین اس راہ سے ترشح آب ہوتا ہی اور جب

Marfat.com

اس حد سے بھی ترقی کرتا ہی قوت احالہ اور استحالہ ہوا کی ساتھ پانیکے اُسمین حادث ہوتی ہی اور منشار انہار ہوتا ہی چوتھا قلب ہی غیر
متاثر کہ بجہت کمال تمرد اور تنجر کے بخوف وحشت یا بلین ورفق ساتھہ قبول کرنے فیض علم کے موصوف نہین ہوتا اور تن باطاقت نہین
دیتا یہہ قلب کفار فجار کا ہی اور کوئی چیز جواہر محسوسہ سے ساتھہ اس قلب کے مشابہت نہین رکھتی حدیث مین وارد ہی کہ جو کچھہ حق تعالے
نے مجھے ہدایت اور علم سے دیا ہی مشابہ باران بسیار کے ہی کہ زمین پر برسے پس بعض قطعہ زمین کا تھا پاک وپاکیزہ اور نرم پانی نے
گھاس اور سبزہ بہت اگایا سبب نفع عام ہوا دوسرے قطعہ نے کہ سخت اور نشیب تھا پانی اپنے مین جمع کرکر نگاہ رکھا اس سے بھی
نفع مالی ہوا آدمیونکو کہ پانی پیا کھیتونکو پانی دیا مواشی کو سیر کیا تیسرا قطعہ کہ ہموار تھا نہ آب اسنے بپایانہ جمع کیا کہ کسی کے کام آتا پینے
کے یا گیاہ اُگتی یہی مثال ہی کہ بعض نے ہدایت پیغمبر کی قبول کی اور علم پڑھا پڑھایا اور بعضے کچھہ متمتع نہوے اس سے اور بعضی مفسرین
نے کہا ہی کہ تین قسم مین پتھر کے اشارہ ہی طرف اسکے کہ حکم غیب نے احجار مین ظہور کیا ہی پس ان من الحجارة لما یتفجر منہ الانہار
اشارہ ہی اس پتھر کی طرف کہ ضرب موسیٰ علیہ السلام سے منبع عیون اثنا عشر ہوا تھا اور ان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء سے
اشارہ طرف اس پتھر کے ہی کہ اسسے سد سیل عرم کیا تھا بحکم الٰہی پھٹ گیا اور سیل کے پانیکو راہ کھول دیا تا ملک سبا کو خراب کرے اور
وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ سے اشارہ ہی طرف سنگ سجیل کے کہ جو جو آسمان سے بحکم الٰہی گرا اور قوم لوط کو زیر زبر کیا تھا چوتھی
یہہ کہ کلمہ او کا واسطے شک کے ہی اور بکلام علام الغیوب مین جاے شک نہین ہی بلکہ واسطے تخیر کے ہی یعنی سامع احوال انکے مین
مخیر ہی نظر اصل قساوت مین انکے کرکر دلونکو انکے تشبیہ پتھر سے دے یا مرتبہ قساوت مین انکے خوب غور کرکر دلونکو انکے قساوت مین
زیادہ تر پتھر سے جانے اور تشبیہہ کو چھوڑ دے اور عنان کلام کو طرف وادی ترجیح کے معطوف کرے اور اگر کوئی کہے کہ تخیر انشاءات مین
ہوتی ہی اخبارات مین نہین ہوتی تو کہتے ہین ہم کہ ہر انشا کو یک خبر ضمنی لازم ہی چنانچہ ہر چیز کو انشا بھی لاحق ہی کبھی بنا باقتضاے مقام
نظر اوپر حال اس لازم ضمنی کے فرماکر مراعات ان اعتبارات کی کہ لائق اس حال کے ہین کرتے ہین پانچوین یہہ ہی کہ اشد قسوة کیون کہا
حال آنکہ بنا اسم تفضیل کی ممکن ہی کہ اقسی کہتے اس جگہہ ساتھہ لفظ اشد کے اور اکثر اور ازید کی استعانت چاہتے ہین جہان بنا افعل
التفضیل کی ممکن نہین ہوتی چنانچہ الوان اور عیوب مین جواب اسکا یہہ ہی کہ دلالت اقسی کی اوپر زیادت قساوت کے دلالت
اجمالی ہی اور دلالت اشد قسوة کی دلالت تفصیلی ہی اس مقام پر دلالت تفصیلی واسطے بیان شناعت حال انکی کے منظور ہوئی اور
علاوہ اسکے مدلول مین اقسی کے اور اشد قسوة کے فرق ہی دقیق اور وہ یہہ ہی کہ اقسی اوپر افراط قسوة کے دلالت کرتا ہی خواہ حیثیت
کیفیت ہو خواہ حیثیت کمیت اور اشد قسوة خاص اوپر افراط کیفیت کے دلالت کرتا ہی اور یہان منظور افادہ اسی کا ہی اور یہان سے
معلوم کر لیجیے کہ جب افادہ افراط کمیت فعل منظور ہو اکثر اور ازید کہا چاہیے اور جب افادہ افراط کیفیت ہو اشد اور اقوی کہا
چاہیے اور افعل تفضیل اعم ہی ان دونون سے کہ متحمل افراط کیفی و کمی ہی مقام استعمال اسکا وہان ہی کہ جہان ابہام منظور رہو
نہ تصریح ساتھہ ایک کے دونو جہتون مذکورتین سے چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہی اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا لَکُمۡ ای مسلمانو جاہیے
ہو قساوت ان یہود کی کہ جس قدر دلائل ان پر قائم کیے جاتین ویساہی کفر اور استکبار مین یہہ دور دور جاتے مین پس طمع رکھتے ہو تم یہہ کہ
ایمان لادین جو باقی رہ گئے ہین یہہ تمہارے زمانے مین تمہارے دلیلون پر اور پند اور نصیحت پر تمہارے وَقَدۡ کَانَ فَرِیۡقٌ مِّنۡهُمۡ
اور تحقیق تھا ایک فرقہ انمین سے زمانہ گذشتہ مین کہ ہنوز پیغمبر تمہارا مبعوث نہوا تھا یَسۡمَعُوۡنَ کَلٰمَ اللّٰهِ سنتے تھے کلام اللہ کا کوہ طور پر

Marfat.com

ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ پھر بدل ڈالتے تھے اسی کلام الٰہی کو پیچھے اس سے کہ سمجھہ لیتے تھے اسکو کہتے تھے کہ ہم نے سخن حق وامر ونہی
سنے لیکن یہہ بھی سنا کہ اذا استطعتم ان تفعلوا هذه الاشياء فافعلوا وان شئتم ان لا تفعلوا فلا باس اگر طاقت ہو تمھین ان
اوامر ونواہی کے کرنیکی تو کریو اور نہ طاقت ہو تو نکرو کچھہ باک نہین وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ جانتے تھے کہ افترا کرتے تھے لکھا ہی کہ پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایکدن فرمایا کہ یہود آج سے مدینے مین نہ آوین یہہ اظہار اسلام کرکے آنے لگے اور جب جاتے اپنے یارونمین تو کہتے
ہم تم ہین مین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جب ملتے ہین یہود ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ اور جب اکیلے ہوتے ہین بعضے انکے چھوٹے طرف بعضے بڑے انکے
کے جیسے کعب وغیرہ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ کہتے ہین وہ بڑے انکے کیا کہہ دیتے ہو تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو
کھولا ہی اللہ نے اوپر تمھارے کتاب تمھاری مین ایک روایت ہی کہ بعضے یہود مدینے مین ابتداء نزول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اصحاب
کو نعت اور صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو توراۃ مین لکھی تھی کہہ دیتے تھے روسا انکے اس بات سے آگاہ ہو سرزنش کرنے لگے کہ تم صفات
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ہو اصحابکو لِيُحَاجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ جو جھگڑین تم سے ساتھہ اسکے نزدیک پروردگار اپنے کے قیامت کو یہان سے
معلوم ہوا کہ حق سمجھتے تھے اور جان بوجھہ کر متابعت نہین کرتے تھے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے یہہ جملہ تاکید ہی اتحدثونھم کی یعنی کہہ دیتے ہو
تم یہہ نہین سمجھتے کہ بھیدکی بات دشمنون سے نہین کہا کرتے اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ کیا نہین جانتے وہ یہود اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا
يُعْلِنُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی جو چھپاتے ہین یہود عداوت رسول خدا کی اور اصحاب کی اور جو ظاہر کرتے ہین دوستی پیغمبر کی اور اصحاب انکے
کی وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ اور بعضے انمین سے ان پڑھے ان لکھے ہین کہ لکھنا پڑھنا نہین جانتے امی ہین یہ نسبت کی ہی یعنے منسوب طرف ام کے جیسا
آدمی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہی کہ کچھہ نہین سمجھتا ایسے ہی یہہ ہین لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ نہین جانتے توراۃ کو اور نہین پہچانتے کہ اسمین کیا
لکھا ہی اِلَّآ اَمَانِيَّ مگر آرزوا ہی جو موافق ہوائے نفسانی انکے کے ہی یا وعدے جھوٹھے جو علماؤن نے انکے اپنے دل سے بنا بنا کر کہہ دئے
ہین کہ بہشت تمھارے واسطے ہی اور باپ دادا تمھارے تمھین بخشوا لینگے وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ اور نہین وہ مگر گمان کرتے ہین یقین نہین
رکھتے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ پس ویل ہی واسطے انکے اور عذاب اور اندوہ کہ لکھتے ہین کتاب اپنے دل سے بنا کر ساتھہ ہاتھون
اپنے کے ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ پھر کہتے ہین یہہ نزدیک سے اللہ کے ہی اور یہہ کیون کرتے ہین لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا تو کہ لیوین بدلے
اس کلام محرف دل سے بنائے ہوئے کے مول تھوڑا لکھا ہی کہ علمائے یہود واسطے اخذ رشوت کے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توراۃ مین لکھی
ہی مرد نیک رو جعد مو گندم گون سیاہ چشم میانہ قد تغیر کرکے اپنی طرف سے لکھکر لوگونکو دکھاتے ہین کہ پیغمبر آخر الزمان ہوگا دراز قد ازرق چشم سفید
پوست ہشتہ مو اور یہہ صفت دجال کی ہی غرض عوام کو بہکاتے ہین کہ یہہ وہ پیغمبر موعود نہین ہی فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ پس ویل ہی
انکو اس سے کہ لکھتے ہین تغیر کرکے ہاتھہ انکے وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ اور دوسری بار وائی ہی انکو اس سے کہ کماتے ہین رشوت سے اور حرام سے
بعضون نے کہا ہی کہ ویل بدتر وہی دوزخمین کہ اسمین سے پیپ دوزخیون کے بدن کی بہتی ہی وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً
اور کہتے ہین یہود اپنے زعم مین ہرگز نہ لگیگی ہمکو آگ دوزخکی مگر دن گنے ہوئے یعنے مقدار کئی دن گنے ہوئے کے کہ وہ سات دن ہین ہر
دن برابر ہزار برس کے ہی کہ عمر تمام دنیا کی ہی یا چالیس روز کہ ہمارے قوم نے گوسالہ پرستی کی تھی قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو لیا ہی تم نے نزدیک اللہ کے قول کہ تمھین زیادہ اس سے کہ کہتے ہو عذاب نکریگا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ پس

النصف

Marfat.com

ہرگز نہ خلاف کریگا اللہ تعالی قول اپنا اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ یا کہتے ہو تم اوپر اللہ کے جو نہین جانتے ہو اور افترا کرتے
ہو اوپر اسکے جو نہین پہچانتے ہو بَلٰی نہ ایسا ہے جیسا کہتے ہو بلکہ مَنۡ کَسَبَ سَیِّئَۃً وَّ اَحَاطَتۡ بِہٖ خَطِیۡٓئَتُہٗ جو کوئی کماوے برائی کہ احکام
الٰہی سے ناراض ہوکر خلاف اسکے عمل مین لاوے گھیر لے اسکو گناہ اسکی یہان تک کہ کفر پر مرے فَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ
پس یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین وے بیچ اسکے ہمیشہ ہونگے لفظ من کا مفرد ہے اور معنی جمع کے ہین پس لفظ کسبت اور احاطت کا اور
ضمیر بہ اور خطیئتہ کی مفرد لائے واسطے رعایت لفظی کے اور لفظ اولٰئک اور خالدون کا جمع لائے واسطے رعایت معنوی کے وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جو لوگ ایمان لائے ساتھ خدا کے اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا اسپر اور کام کئے اچھے اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ ھُمۡ فِیۡھَا
خٰلِدُوۡنَ یہہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہین اور مستحق اسکے ہین وے بیچ بہشت کے ہمیشہ ہونگے وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡٓ اِسۡرَآءِیۡلَ
لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ اور یاد کرو جب لیا ہم نے توراۃ مین قول بنی اسرائیل کا اور کہا ہم نے نہ عبادت کرو تم مگر اللہ کو کہ قابل پرستش کے
وہی ہے وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا اور ساتھ ماباپ کے احسان کرنا وَّ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ اور قرابت والون سے اور یتیمون سے
اور فقیرون سے سمجھ لیجیے کہ ذی القربی کو مفرد لائے اور یتمی اور مساکین کو جمع اسمین ایک نکتہ ہے وہ یہہ ہے کہ سب افراد ذی القربی کی جہت
تناسب کے مثل ایک ہی کے ہین بخلاف یتمی اور مساکین کے کہ انمین یہہ بات نہین پائی جاتی وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا اور کہو تم لوگون سے بات
بھلائی کی وَّ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ اور قائم رکھو نماز کو باشرائط وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور دو تم زکوۃ کو جس طرح سے مامور ہو ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ پھر پھر گئے تم بعد اس حکم
کے اور توڑا عہد اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡکُمۡ مگر تھوڑے تم مین سے اُس قول قرار پر رہے لکھا ہے کہ بعضے اسلاف انکے شریعت پر توراۃ پر استقامت رکھتے تھے
وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ اور حال یہہ ہے کہ تم منہہ پھیرنیوالے ہو توراۃ سے کہ متضمن متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَکُمۡ
لَا تَسۡفِکُوۡنَ دِمَآءَکُمۡ اور یاد کرو جب لیا ہم نے عہد تمہارا کہ مت بہاؤ لہو اقربا اور ہم دینون اپنے کا وَلَا تُخۡرِجُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ اور نہ نکالو
ہم مذہبون اپنو نکو گھرون اپنے سے ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَشۡھَدُوۡنَ پھر اقرار کیا تم نے یعنے قبول کیا اور تم اے یہود مدینے کے گواہ ہو کہ آبا تمہارے
نے یہہ عہد کیا ہے ثُمَّ اَنۡتُمۡ ھٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ پھر تم وہی گروہ ہو کہ عہد توڑا ہے مار ڈالتے ہو آپس مین اپنو نکو وَتُخۡرِجُوۡنَ فَرِیۡقًا مِّنۡکُمۡ مِّنۡ
دِیَارِھِمۡ اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ مین سے گھرون انکے سے تَظٰھَرُوۡنَ عَلَیۡھِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ مددگاری کرتے ہو اوپر
اس قوم کے کہ تم سے مغلوب ہوئی ہے ساتھ گناہ کے اور تعدی کے سمجھ لیجیے کہ یہہ دولون آیتین مانند مصرعتین کے موزون بہ بحر
رمل مسدس مقصور ہین متحد القافیہ واقع ہین ثم اقررتم وانتم تشھدون ثم انتم ھٰؤلاء تقتلون و بروزن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کے گویا کہ ایک مطلع بیتکلیف بنا بنایا ایسا دربے بہا ہے کہ ہر مصرع جسکا مطلع آفتاب
موزونیت کا جلا افزا ہے بلاغت اسکی ہوش ربائے بلغا اور فصاحت اسکی متحیر ساز فصحا ہے سچ ہے کہ کلام الملوک ملوک الکلام
اگر تمام جہانکے شعرا جمع ہوکر چاہین کہ ایک مصرع مقابل اسکے درستی چستی فصاحت بلاغت مین کہین ممکن نہین اور اسیطرح
اور بہت آیات ہین کہ موزون بوزن عروضی ہین لیکن شعر انکو نکہا چاہیے اسواسطے کہ شعر اصطلاح شعرا مین اُسے کہتے ہین
کہ جسمین تین چیزین ہون ایک تو موزون ہو ساتھ وزن ایک بحر کے بحور ہژدہ سے کہ طویل مدید بسیط وافر کامل ہزج رجز رمل
سریع منسرح خفیف مضارع مقتضب تقارب تدارک قریب جدید مشاکل ہین اول کے پانچون مخصوص تازی ہین اور آخر کے
تینون مخصوص فارس مین سو یہہ تو اس کلام فصاحت نظام مین موجود ہے دوسری یہہ کہ قافیہ ہو اور قافیہ کا اصل نو

Marfat.com

ایک حرف ہی جسے روی کہتے ہین اور آٹھ اسکے توابع ہین چار ادھر چار ادھر آتے ہین پہلے تاسیس دخیل قید ردف ہوتے
ہین پیچھے وصل خروج مزید نایرہ سو یہہ بھی اسمین پایا جاتا ہی تیسری قصد قائل کا ہو اُسکے موزون کرنے مین سو یہہ یہان کہنا
کمال بے ادبی ہی قصد ایسے ادنی چیز کی طرف ایسی جناب اعلی کے ٹہرانا کمال جرات کرنی ہی لہذا کلام اللہ کو شعر نہین کہتے
اور کلام دو قسم ہی ایک تو یہی کلام منظوم ہی کہ مذکور ہوا دوسرے کلام منثور ہی اور یہہ تین قسم ہی مرجز مسجع عاری مرجز وہ ہی کہ وزن رکھے قافیہ نرکھے اور مسجع
وہ ہی کہ قافیہ رکھے وزن نہ رکھے اور عاری وہ ہی کہ ان دونو سے ہو عاری یہہ تینون اقسام کلام ملک العلام سے ہویدا ہین
اور سوا اسکے صنایع بدایع لفظی معنوی جو ہین سخن سنجان نکتہ رس نے موافق استعداد اپنی اپنی کے اسی مین سے نکالے ہین اُن ایات
ماخذ مین سے چند آیات یہان بھی واسطے مشتاقون اس فن کے لکھی جاتی ہین اور لاکھون کروڑون خوبیان کلام کی قسم فصاحت
بلاغت صنایع بدائع سے مخفی رہ گئی ہین کہ علم انکے نے مساس نہین کیا اُسے اقسام صنایع صنعت ترصیع لغت مین ٹھانا جوہر کا ہی اور اصطلاح
مین بلغا کے عبارت ہی اس کلام مرصع سے کہ جسمین جواہر سخن کے خانہ خانہ اس ڈھب ڈول سے نشست ہو کہ ہر کلمہ مقابل دوسرے کلمے کے
متساوی الوزن اور موافق القوافی واقع ہوا ہو چنانچہ اس آیت مین ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم صنعت تجنیس زاید اور یہہ عبارت ہی آنے
دو کلمون متجانس کے بیچ کلام کے بشرطیکہ ایک حرف ایک کلمے مین زائد ہو جیسے اس آیت شریفہ مین والتفت الساق بالساق الی ربك
یومئذ ن المساق صنعت تجنیس خط عبارت ہی آنے دو لفظونکے سے کلام مین کہ کتابت مین موافق ہون اور تلفظ مین متباین جیسے اس
آیت مین وهم یحسبون انهم یحسنون صنعا صنعت اشتقاق عبارت جمع کرنے ان کلمات کے سے ہی کہ حروف اُنکے گفتار مین متقارب اور
متجانس ہون جیسے اس آیت مین فروح وریحان وجنة نعیم صنعت سجع موازنہ عبارت ہی لانے ان الفاظون کے سے کہ ہر یک اپنے نظر کے
موافق ہو وزن مین اور قافیہ ردیف نہ رکھے جیسے اس آیت مین واتیناهم الکتاب المستبین وهدیناهم الصراط المستقیم صنعت
مقلوب مستوی عبارت ہی ایسے کلام سے کہ سیدھا اور الٹا مساوی پڑھا جاوے اور یہہ مشکل تر اقسام مقلوب ہی جیسے اس آیت مین
وربك فکبر اور کل فی فلك صنعت اعتاب عبارت ہی لزوم مالایلزم سے کہ بعضے الفاظ واسطے آرایش سخن کے اور تزئین کلام کے لاوین
جیسے اس آیت مین فاما الیتیم فلا تقهر واما السائل فلا تنهر صنعت سجع مطرف عبارت ہی واقع ہونے الفاظونکے سے مقابل کہ متفق
ہون روی مین اور مختلف ہون وزن اور اعداد حروف مین جیسی اس آیت مین مالکم لا ترجون لله وقارا وقد خلقکم اطوارا صنعت رد العجز
علی الصدر مع شبہ الاشتقاق عبارت ہی آنے دو لفظونکے سے مکرر صدر اور عجز مین کہ ایک دوسری سے مشتق ہو یا متحد ہو جیسے اس آیت مین ونادی
فی الظلمات ان لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین صنعت عکس عبارت ہی لانے ایسے الفاظونکے بیچ کلام کے کہ جزو
مقدم اسکا مؤخر اور جزو مؤخر مقدم واقع ہو جیسے اس آیت مین تولج اللیل فی النهار وتولج النهار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من
الحی اور اسے صنعت تبدیل بھی کہتے ہین صنعت ارصاد عبارت ہی لانے ایسے الفاظ کے سے پہلے قافیے کے اسکو سنکر سامع قافیۂ ثانی
معلوم کر جائے جیسے اس آیت مین ماکان الله لیظلمهم ولکن کانوا انفسهم یظلمون اقسام بدایع مذہب الکافی عبارت ہی لانے سے
اثبات مطلوب پر دلیل بطریق اہل کلام جیسے اس آیتمین لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا تنسیق الصفات عبارت ہی لانے صفات مختلفہ کے
سے متواتر متوالی جیسے اس آیتمین یا ایها النبی انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی الله باذنه وسراجا منیرا جمع
عبارت ہی جمع کرنے چند چیزونکے سے ساتھ ایک صفت کے جیسے اس آیت مین المال والبنون زینة الحیوة الدنیا جمع وتفریق وتقسیم عبارت

Marfat.com

ہے چند چیزین جمع کرنے سے ساتھ ایک معنی کے اور پھر تفریق کرنا درمیان انکے اور پھر تقسیم کرنا جیسے اس آیتین یوم یات لا تکلم نفس الا باذنہ فمنہم شقی وسعید فاما الذین شقوا ففی النار لہم فیہا زفیر وشہیق خالدین فیہا ما دامت السموٰت والارض الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خالدین فیہا ما دامت السموٰت والارض الا ما شاء ربک عطاء غیر مجذوذ۔ التفات عبارت ہے تغیر کلام سے خواہ خطاب سے طرف غیبت کے ہو خواہ غیبت سے طرف خطاب کے ہو خواہ طرف تکلم کے اسطور پر اکثر کلام اللہ مین ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ التفات وہ ہے کہ ایک معنی بیان کرکر پھر پوچھہ مثل دعا اتمام کرکے التفات کیا جاوے چنانچہ اس آیتین قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا خبر منظور کیا تھا اور تحریر کیا ہوا اب بیان کیجئے اسکو کہ مقصود بالذات ہے وہ کیا ہے سو یہ ہے کہ لکھا ہے کہ مدینہ منورہ مین یہود کے دو قبیلے تھے ایک قریظہ دوسرا بنی النضیر کہ آپسمین مقابلہ کیا کرتے تھے اور قبل ہجرت کے دو قبیلے مشرکون کے بھی تھے ایک اوس دوسرا خذرج بنی قریظہ نے ساتھ اوس کے اور بنی النضیر نے ساتھ خذرج کے اتفاق کیا اور ہر فرقہ یہود کا ساتھ معاونت حلیفے اپنے کے دوسرے سے قتال کرتا تھا اور بعد غلبے کے اسکے خرابی مین کوشش کرتا آخر معاملہ یہانتک پہنچا کہ مغلوب کو جلائے وطن کرتے تھے اور کوئی جو اسیر ہوتا تھا تو اسکو باتفاق فدیہ دیتے تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْہُمْ اور اگر آتے مین تمہارے پاس بندیوان ہوکر بنی اسرائیل بدلا دے چھڑاتے ہو انکو مثلا اگر کوئی بنو قریظہ سے بیچ ہاتھہ خذرجیونکے اسیر ہوتا تھا تو بنو نضیر اسکو خرید کر کر آزاد کر دیتے تھے اور اگر بنی النضیر سے ہاتھہ مین انکے گرفتار ہوتا تو بنو قریظہ اسے زر دیکر خلاص کروا دیتے تھے وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ یہہ آیت تعلق ساتھہ آیت ماقبل کے رکھتی ہے یعنے قوم اپنی کو انکے گھرون سے باہر کرتے ہو اور حال یہہ ہے کہ یہہ بات حرام کی گئی ہے اوپر تمہارے بحکم میثاق اِخْرَاجُہُمْ نکال دینا انکا یعنے ہم مذہبونکا اور جب اخراج حرام ہوا تو مارنا اور مدد کرنا مرنے پر بطریق اولی حرام ہوا اور ان چیزونکو جو تم نے صرف عمل مین لاتے ہو پس معلوم ہوا کہ عمل کرتے ہو بعضے میثاق الہی پر اور نقص کرتے ہو بعضی مواثیق کا اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ آیا پس ایمان لاتے ہو تم ساتھہ بعضے کتاب کے یعنے بعضے احکام تورات پر کہ فدیہ اسیران ہے اور کفر کرتے ہو ساتھہ بعضے کے کہ قتل اور اخراج ہے فَمَا جَزَاءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا پس نہین سزا انکی جو کرے یہہ عہد شکنی اور نافرمانی تم مین سے یہود مگر رسوائی خواری بیچ زندگانی دنیا کے کہ قتل بنی قریظہ کا ہے اور اجلا بنی النضیر کا وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ اور دن قیامت کے پھیرے جاوینگے طرف سخت عذاب کے کہ دوزخ ہے اور ایک علامات شدت اسکے سے یہہ ہے کہ دوام ہوگا وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور خدا غافل نہین ہے اس چیز سے کہ عہد شکنی کرتے ہین امام حفص بصیغہ مخاطب پڑھتے ہین یعنے نہین ہے اللہ بیخبر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم اے یہود مخاطب یہود ہین یا خطاب عام کہے اور اسواسطے قیامت مین سخت ترین عذاب مین گرفتار ہون کہ انھون نے کچھہ چیز اپنے خاطر منافع آخرت کے نہین چھوڑے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ یہہ لوگ وہ ہین جنھون نے بے عقلی سے مول لیا ہے زندگانی ناپائدار دنیا کی کو بدلے آخرت کے کہ نعمات اسکے پائدار ہین فَلَا یُخَفَّفُ عَنْہُمُ الْعَذَابُ پس نہ ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب نہ دنیا مین کہ جزیہ ان سے کم ہوا ور نہ آخرت مین کہ آتش دوزخ سے نکلین وَلَا ہُمْ یُنْصَرُوْنَ اور نہ وہ مدد دئے جاوینگے نہ دنیا مین کوئی ان سے دفع آفات کرسکیگا نہ آخرت مین تخفیف عقوبات اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بعضے احکام شریعت سے کہ موافق طبع اور عادت اسکے کے واقع ہوے ہون انکو قبول کرے اور بجا لاوے اور بعضی کہ مخالف طبع اور عادت اسکے کے ہون انکے قبول مین قصور کرے تو یہہ موافقت اور یہہ عمل کچھہ کام نہین آتا مثلا کوئی شخص

ہی کہ شراب کو واسطے مزاج اپنے کے مضر دیکھتا ہی یا مخالف وضع خاندان اپنے کے پاکر ترک کرتا ہی اور زنا پنہان پنہان محل مین لاتا ہی پس
ترک شراب اسکے حق مین موجب ثواب نہین ہی اسواسطے کہ جہت اتباع شریعت واقع نہین ہوا اگر بانقضائے طبع اور رسم کے اتباع شریعت کرے لیکن دوسرے کاموں
سے جو مخالف ظاہر کے عمل مین نہ لاوے تو البتہ یہہ اصلاح رسم کے فائدہ بخشتی ہی واسطے علما کو اس قسم کی عبادت طاعتین اختلاف ہی بعضے کہتے
ہین سعدی کہ رخت ما بحریم فنا کشد ، بہتر ز طاعت کہ بعجب و ریا کشد ، اور بعضے کہتے ہین کہ طاعت بار یا بہتر گناہ بے توبہ سے ہی اور
محاکمہ بین الفریقین یہہ ہی کہ درباب تہذیب واصلاح نفس گناہ باندامت اور خجالت بہتر طاعت باعجب و ریا سے ہی اور درباب
اصلاح رسم اور ترویج شریعت طاعت باعجب و ریا بہتر گناہ سے ہی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ اور تحقیق عطا
کی ہم نے موسی علیہ السلام کو توراۃ اور پیچھے لائے ہم بعد حضرت موسی سے پیغمبر لکھا ہی کہ بعد حضرت موسی کے زمانہ عیسی تک علی نبینا وعلیہما
السلام چار ہزار پیغمبر کم زیادہ پیدا ہوئے کہ عمل انکا توراۃ پر تھا مثل یوشع اور شمعون اور ایوب اور داؤد اور سلیمان اور الیاس اور زکریا
اور یحیی علیہم السلام کے اور یہہ سب شریعت موسوی پر تھے مقصود بھیجنے انکے سے جاری کرنا اس شریعت کا تھا کہ تحریفات علماء موسی منتشر
ہوئے تھے پس یہہ رسول بنی اسرائیل مین مانند علماء ربانیین اور مجددان دین متین کے اس امت کے ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی
کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا سمجھہ لیجیے کہ ایک مجدد بر سر ہر صدی پیدا ہوتا ہی اور ایک بعد
ہزار برس کے جیسا کہ صدی پر ہزار کو تفوق ہی باعتبار اعداد کے ویسا ہی مراتب قرب الٰہی مین اور درجات ایصال فیض نامتناہی مین بلندی
اور فوقیت ہی مجدد الف کو اوپر مجدد مائۃ کے یہی طور زمانہ ارسال انبیا سے چلا آتا تھا کہ بعد ہزار برس کے پیغمبر اولوالعزم پیدا ہوتا تھا صاحب
احکام جدیدہ اور کتاب پسندیدہ اور درمیان مین انبیا متبع اگلی شریعت کے ہوتے تھے واسطے ترویج دین اسکے کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے کہ خاتم النبیین مین ختم ہوگئی نبوت اور نزول وحی حق تعالی نے علماء اس امت کے ظاہر بتجلیہ شریعت متجلی اور باطن بانوار
حقیقت متجلی پیدا کرکر مروج ظاہر شریعت نبویہ کے اور باطن طریقہ مصطفویہ کے فرمائے اور بعد ہزار کے قائم مقام پیغمبر اولوالعزم کے مجدد
الف ثانی کو ظہور مین لایا اور جمیع درجات ولایات اور کمالات سے بہرہ ور کرکے باحیاے دین متین اور بایصال فیض احسان
ویقین مشرف فرمایا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ اور دئے ہم نے
عیسی کو کہ بیٹا مریم کا تھا معجزے روشن جیسے غیب کی باتین کہنا اور مردونکو جلانا یہہ بھی رد ہی قول یہود کا کہ اگر وہ کہین کہ یہہ پیغمبر
اس قسم کے معجزات قاہرہ نہین رکھتے تھے جیسے حضرت موسی علیہ السلام اسواسطے ہمارے اسلاف کو انکی نبوت مین اشتباہ پڑا تھا غلط
فہمی سے تکذیب کی اور مار ڈالا تو حق تعالی نے فرمایا کہ بعد ان پیغمبرونکے معجزات قاہرہ بھی ہم نے تمھین دکھائے تب بھی تم ایمان نہ لائے
وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور قوت دی ہم نے عیسی علیہ السلام کو ساتھہ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام مین لکھا ہی کہ جبرئیل
ایام طفولیت سے انکے مددگار تھے اور شیطان سے نگاہ مین رکھتے تھے تا آنکہ چہارم آسمان پر لے گئے اور جبرئیل علیہ السلام کو روح اسواسطے
کہا کہ یہہ وحی لاتے تھے اور وحی سبب حیات دین ہی جیسے روح سبب حیات جسم اور زندگانی بدن ہی ایسی ہی وحی موجب قیام
دین ہی اور اضافت اسکی طرف قدس کے ایسی ہی جیسی اضافت حاتم کی طرف جود کے حاتم الجود مین اور بعضے کہتے ہین کہ روح القدس
سے مراد اسم اعظم ہی کہ اسکے سبب احیاے اموات کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ انجیل ہی کہ تازگی دل اور زندگی جان اسی
سے پاتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ جو جان پاک حضرت عیسی علیہ السلام ہی کی مراد ہی کہ استواری تن کی انکے اسی سے تھی ٭

Marfat.com

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ آیا پس جب ہماری طرف سے آیا تمھارے پاس پیغمبر ساتھ اس چیز کے کہ
نہین چاہتے جی تمھارے تکبر کیا تم نے یعنے تعظیم نکی اور گردن انکے فرمان پر نہ رکھی فَفَرِیْقًا كَذَّبْتُمْ پس ایک گروہ کو جھٹھا دیا تم نے انھین
پیغمبرون سے مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسی علیہ السلام کے وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو تم مانند زکریا اور
یحیی علیہما السلام کے سوال کذبتم بصیغہ ماضی لائے اور تقتلون مضارع سبب کیا ہی جواب تقتلون بھی یہان گویا بمعنی قتلتم ہی بصیغہ
ماضی واسطے استحضار صورت شنیعہ قتل پیغمبران صیغہ مضارع کا لائے ہین یا کذبتم بصیغہ ماضی کہا ہی اسواسطے کہ تکذیب ایک امر تھا
کہ رفت وگذشت ہوا اور تقتلون ازجہت ارادہ حال ذکر کیا ہی کہ یہہ ہنوز بیچ قتل افضل پیغمبرونکے تھے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
قتل کرنیکی سعی کرتے تھے حدیث صحیح مین وارد ہی فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لقمہ زہر دار گوشت بزکا کہ خیبر مین کھایا تھا مین
نے ہر سال اثر اسکا عود کرتا ہی اور موجب درد گلو اور خناق کا ہوتا ہی تا آنکہ اس زمانہ مین پاتا ہون کہ اثر اسکے سے رگ جان
میری شکافتہ ہوی پس حقیقت مین وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی انہین کے قتل سے واقع ہوی یہہ بیچ ارشاد کہ اس آیت
مین مسلوک ہوا ہی طرف بلاغت کے کہ عمل مین آئی ہی گویا ارشاد فرمایا ہی حق تعالی نے کہ وصف رسالت نزدیک تمھارے
مقتضی ایک کا ہی ان دو چیز سے تکذیب یا قتل اور یہہ نہایت جہالت ہی کہ ساتھ بہترین مخلوقات کے بدترین معاملات
کرو وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ اور کہا یہود نے کہ دل ہمارے غلاف مین ہین یعنے چھپے ہوے فہم سے اور باز رکھے ہوے قبول قول محمد
سے ہین غرض انکی یہہ تھی کہ آنحضرت یہہ باتین سنکر نا امید ہون ایمان لانے انکے سے ساتھ قرآن کے اور متابعت اپنی کے یا یہہ معنی ملحوظ تھی انہین کہ دل
ہمارے غلاف ہاے علوم ہین پند نصیحت اور نکی سے مستغنی ہین حق تعالی رد سخن انکا فرماتا ہی یعنے ایسا نہین ہی جیسا یہہ کہتے ہین بَلْ
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ بلکہ لعنت کی اللہ نے بسبب کفر انکے کے یعنے نظر لطف اور رحمت کی اپنے انپر سے اٹھالی اور راندہ درگاہ کیا
حق تعالی نے فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ پس تھوڑے سے ایمان لاتے ہین مانند ابن سلام اور اصحاب اسکے کے اگر کوئی کہے لعنہم اللہ سے تو ثابت
ملعون اور مطرود معلوم ہوتے ہین پھر تھوڑے سے ایمان لاتے ہین اسکی کیا معنی کہتے ہین ہم قلت کنایت عدم سے ہی یا لعنہم اللہ سے
لعنت اکثر مراد ہی امام احمد نے ساتھ سند صحیح کے ابو سعید خدری سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ
چار قسم دل ہی دل ہی صاف کہ اسمین چراغ روشن ہی اور دل ہی غلاف مین چھپا ہوا اسپر ڈورا بندھا ہوا اور دل ہی معکوس منکوس
اور دل ہی دو رنگ ایک صفحہ اسکا سفید دوسرا صفحہ اسکا سیاہ دل صاف دل مومن کا ہی اور چراغ رخشندہ اس مین نور ایمان
ہی اور دل غلاف مین دل کافر کا ہی اور دل منکوس دل منافق کا ہی کہ بعد معرفت کے انکار کیا ہی اور دل دو رنگ وہ دل ہی کہ
جسمین ایمان اور نفاق دونون جمع ہین وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور جب آئی انکے پاس کتاب یعنے قرآن شریف نزدیک
خدا کے سے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنے والی واسطے اس کتاب توریت کے کہ ساتھ انکے ہی بیچ توحید اور نبوت اور حشر کے اور جو
کچھ کہ اصول دین ہین انمین انھون نے قبول نکیا اور ایمان نہ لائے وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور تھے پہلے اس
سے یعنے قبل نزول قران شریف کے بیچ وقت عاجزی کے فتح مانگتے ساتھ قرآن کے اور ساتھ اس شخص کے کہ جسپر قرآن اترے اوپر
انکے جو کافر ہوئے مشرکان عرب سے لکھا ہی کہ جب کفار عرب قصد یہود کے ہلاک کا کرتے تھے اور یہہ زندگی سے تنگ آتے
تھے تو ہاتھ اٹھاکر دعا کرتے تھے کہ الہی نصرت چاہتے ہین ہم تجھ سے بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبی آخر الزمان ہی ابو نعیم اور بیہقی

Marfat.com

اور حاکم نے بہ اسناد صحیحہ اور طرق متعددہ روایت کی ہی کہ یہود مدینے کے اور یہود خیبر کے جب ساتھ بت پرستان عرب کے فرقہ بنی
اسد اور بنی غطفان اور جہینہ اور عذرہ سے جنگ کرتے تھے اور مغلوب ہوکر شکست کھاتے تھے تو ناچار ہوکر دانشمندون اور کتاب
خوانون اپنون سے رجوع کرتے تھے وُہ بہت تفحص کرکے یہہ دعا انکو بتا دیتے تھے کہ اَللّٰھم ربنا انا نسئلك بحق احمد النبی الامی
الذی وعدتنا ان تخرجہ لنا فی آخر الزمان وبکتابك الذی تنزل علیہ آخر ما تنزل ان تنصرنا علی اعدائنا اس دعا کے
پڑھنے سے وہ فتح یاب ہوتے تھے اور یہہ سب محدثین مذکورین اور امام احمد اور طبرانی سلمہ بن قیس سے روایت کرتے ہین کہ لڑکپن مین
ہمارے محلے مین کہ محلہ بنی عبد الاشہل کا تھا ایک یہودی سکونت رکھتا تھا ایک دن اپنے گھر سے نکل آیا اور مجلس بنی عبد الاشہل مین
کھڑا ہوکر باواز بلند کہنے لگا کہ ای اہل شرک بت پرستو تم نہین جانتے کہ بعد موت کے کیا ہوگا ہم سب نے کہا کہ بتا کیا ہوگا کہا کہ
آدمی بعد موت کے زندہ ہونگے اور بہشت اور دوزخ نمودار ہونگے اور حساب اعمال اور میزان متحقق ہونگے اور ہر ایک کو موافق
اعمال اپنے کے جزا دی جاویگی کہا ہم نے یہہ کیا حرف مستبعد کہتا ہی تو کہا اسنے قسم بخدا کہ اگر مجھے اس آگ کے عوض مین یہان
تنور کلان مین بند کرین اور وہان کی آتش سے نجات دین عین آرزو میری ہی کہا ہم نے دلیل راست گوئی تیری کیا ہی
کہا دلیل اس کلام کی بڑی ایک پیغمبر ہی کہ عنقریب طرف مکے اور یمن کے آویگا جو مین کہتا ہون تم پر اسے ثابت کردیگا پھر
یہودی نے چپ و راست نظر کرکر میری طرف اشارہ کیا کہ اگر اس نوجوان کی زندگی دراز ہووے تو البتہ وقت اس پیغمبر کا پاویگا
سلمہ بن قیس نے کہا کہ چند روز بعد خبر پیغمبر آخر الزمان کی مشہور ہوئی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے
ہم سب مشرف بہ ایمان ہوئے اور وہ یہودی ویسا ہی کفر و حسد مین رہا ہم سب نے اسکو ملامت کی کہ ای فلانے کیا بلا ہوئی تجھے یاد نہین رکھتا تو
کہ ہم سے کیا کہا تھا تو نے کہا یاد رکھتا ہون لیکن یہہ شخص وہ پیغمبر آخر زمان موعود نہین ہی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ یہود کو قبل آنے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے احوال کلی دونون کا معلوم تھا بعد ظہور دونون کے بھی بوجہ جزئی علم حاصل ہوا ایسا کہ معرفت اور شناخت
اُسے کہا جائے فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوا پس جب آیا انکے پاس جو پہچانا تھا انھون نے كَفَرُوا بِهٖ کافر ہوئے ساتھ اسکے کیونکہ انکے
گمان مین تھا کہ پیغمبر بنی اسرائیل سے ہوگا آپ بنی اسماعیل سے ہووے نہ مانا آپکو فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ پس لعنت ہی اللہ
کی اوپر ان کافرونکے کہ دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین بحر مواج مین لکھا ہی کہ فی سببیہ ہی اور بعد اسکے جملہ دعائیہ واقع ہوا ہی
کفر انکا سبب ہوا انکی لعنت کے دعا کا یعنے پس لعنت ہو جیو خدا کی اوپر ان کافرونکے بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ بری ہی وہ چیز
جو مول لیتے ہین یہہ بدلے اس چیز کے جانون اپنی کو بحر مواجین لکھا ہی کہ بئس افعال ذم سے ہی اور ما نکرہ بمعنی شیاءً اور اشتروا
بمعنی باعوا ہی یعنے بری شیٔ ہی کہ انھون نے بیچا ہی ساتھ اسکے نفسون اپنے کو اور وہ کیا چیز ہی اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ یہہ
کہ کافر ہوتے ہین ساتھ اس چیز کے کہ اُتارا ہی اللہ نے یعنے قرآن شریف بَغْيًا سرکشی سے یا حسد کی جہت سے اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ یہہ کہ اُتارے خدا فضل اپنے سے وحی اور کتاب اوپر ہر ایک کے چاہے بندون اپنے سے
کہ لائق اسکے ہون فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ پس پھر آئے یہود ساتھ غصے خدا کے کہ انکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا کیا اور
غصے کے کہ انکار عیسی علیہ السلام کا اور انجیل کا کیا تھا بحر مواجین لکھا ہی کہ غضب جو مجرور علی کا ہی اوپر تحریف تورات
کے ہی اور جو غضب مجرور بے کا ہی وہ اوپر ترک ایمان پیغمبر ونکے ہی اور ہو سکتا ہی کہ غضب علی غضب سے کثرت

Marfat.com

مراد ہو وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ اور واسطے کافرونکے عذاب ہی ذلیل کرنیوالا یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ کافرونکو عذاب
ذلیل کرنیوالا ہوگا اور مومنونکو محض واسطے پاک کرنے لوث گناہونکے ہوگا نہ واسطے اہانت اور تذلیل کے بدلیل قولہ تعالےٰ
وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین پس عذاب مومنون گناہ گارونکو صرف زجر اور توبیخ ہی جیسا پدر شفیق ساتھ پسر کے
کرتا ہی واسطے منفعت اسکی کے یا مثل ختنہ اور حجامت اور دلک حمام کے ہی کہ واسطے پاک کرنے میل اور چرک کے
عمل مین آوے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جسوقت کہا جاتا ہی یہودونکو ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے کہ اتارا ہی اللہ
نے انجیل اور قرآن سے قَالُوْا نُؤْمِنُ کہتے مین ایمان لاوینگے ہم بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی اوپر ہمارے یعنی
تورات وَیَکْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ اور کفر کرتے ہین ساتھ اس چیز کے جو سوا اُسکے ہی وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ سچ ہی یعنی انجیل اور قرآن مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنیوالا اسکو جو ساتھ انکے ہی یعنے تورات اس مقام سے کفر یہود کا نکلتا ہی اس واسطے کہ جنے ساتھ ایک چیز کے
کفر کیا تو دوسری چیز جو موافق اسکے ہی اس سے بھی کفر لازم آگیا قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِیَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کہہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم جواب مین انکے کہ وہ کہتے ہین ہم تورات پر ایمان رکھتے ہین پس کیون مار ڈالتے تھے تم پیغمبر اللہ کے کو پہلے اس سے اگر
تھے تم ایمان رکھنے والے تورات پر وَلَقَدْ جَآءَکُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ اور البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس موسیٰ ساتھ دلیلونکے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ
الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ پھر پکڑا تم نے بچھڑا معبود پیچھے اسکے کہ موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ اور ہو تم ظلم کرنیوالے اپنی جان پر وَاِذْ
اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا اور اٹھایا ہم نے اوپر تمہارے پہاڑ کہ منسوب تھا ساتھ طور سین
اسمعیل کے خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو جو دیا ہم نے تم کو زور سے وَّاسْمَعُوْا اور سنو اور فرمانبرداری کرو قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا
کہا انھون نے سنا ہم نے اور نہ مانا ہم نے لکھا ہی کہ سمعنا پکار کر کہا اور عصینا آہستہ کہا یا سمعنا بالقال اور عصینا بالحال تھا کان سے
سُنا دل سے عصیان کیا یا انکے اباؤ نے سمعنا کہا انھون نے عصینا کہا یا بنی اسرائیل تو بہت تھے بعضون نے سمعنا کہا بعضون
عصینا یا یہہ دو قول دو زمانون مین کہے ایکوقت مین سمعنا کہا دوسرے وقت مین عصینا وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِکُفْرِهِمْ
اور پلائی گئی بیچ دلون انکے کے محبت بچھڑے کی بسبب کفر انکے کے پلانا ایک چیز کا دوسری مین کنایہ ہی کمال تداخل سے اور نہایت آمیزش
سے قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُکُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُکُمْ کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بری ہی وہ چیز جو حکم کرتا ہی تمکو ساتھ اسکے ایمان تمہارا یعنے کفر ساتھ
قرآن کے اور نبی آخر زمان کے اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھ خدا کے کہ جو کوئی مومن ہوگا ایمان اسکا تعلیم کفر کی نہین
کریگا اسکو اور یہود باوجود اس وسیاہی کے کہتے تھے کہ بہشت سوا ہمارے کسی کو نہین ملیگی قُلْ اِنْ کَانَتْ لَکُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ کہہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جواب اس دعوے کے اگر ہی تمہارے زعم مین تمہارے واسطے گھر آخرت کا اور نعمت بہشت کی عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً
مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ نزدیک اللہ کے خالص سوا لوگون کے فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ پس آرزو کرو موت کی اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے
اس دعوے مین کہ بہشت تمہارے واسطے ہی اور کوئی وہان نجائیگا سمجھ لیجیے کہ آرزو موت کی علامت اشتیاق لقا ہی جو کوئی
ہوس مرنیکی کرے وہ مشتاق خدا ہی سے کوئی اسکی تلاش مین اگر جائے تو پہلے یہہ چاہے کہ مر جائے وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا اور ہرگز نہ
آرزو کرینگے وہ یہود موت کی کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ بسبب اُسکے جو آگے بھیجا ہی ہاتھون اُنکے نے یعنی قتل انبیا اور تغییر نعت حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ اور اللہ جاننے والا ہی ساتھ ستم کرنے والونکے اور جھوٹھ بولنے والون کے

Marfat.com

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ اور البتہ پاویگا تو اے محبوب میرے یہود کو بہت حرص والا لوگون سے اوپر زندگانی کے وَمِنَ الَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْا اور ان لوگون سے جو شریک لاتے ہین یعنی کفار عرب کے اور اصح یہہ ہے کہ اس جگہہ مراد مشرک مجوسی ہین کہ وہ بہت ہی زندگانی
کو دوست رکھتے تھے یہان مبالغہ ہے متاخرین کے نزدیک درمیان حیوۃ اور اشرکوا کے لیکن وقف حیوۃ پر اولی ہے يَوَدُّ اَحَدُهُمْ
لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ دوست رکھتا ہے ایک انکا یعنے گبرون کا کاش عمر دیا جاوے ہزار برس کی وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ
يُّعَمَّرَ اور نہین ہے وہ چھڑانیوالا اسکو عذاب سے کہ عمر دیا جاوے یعنی طول عمر اسکی دافع عذاب نہین وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ
دیکھتا ہے جو کرتے ہین یہود اور مجوس اور سوانکے لکھا ہے کہ بعضے یہود کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب جبرئیل ہین
اور وہی وحی لاتے ہین اُنپر ہمین ایسے دشمنی ہے کہ ہماری قوم پر بہت مصیبتین انکے ہاتھ سے پہنچی ہین اور آبا اجداد ہمارے پر
بلا اور عذاب اترا ہے اگر جبرئیل علیہ السلام کی جگہہ میکائیل ہوتے اور وہی وحی لاتے تو ہم ابو القاسم پر ایمان لاتے حق تعالی نے
فرمایا قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی ہو دشمن واسطے جبرئیل علیہ السلام کے اور یہہ نام ہے
عبرانی یا سریانی اور معنی اسکی عبد اللہ کی ہین کہ امین خزائن وحی ہے اور پڑھا گیا ہے یہہ بہت طرح سے جبرئیل بوزن قفشئل اور
جبرئل بحذف یا اور جبریل بحذف ہمزہ و جبریل بوزن قندیل اور جبرال ساتھ لام مشددہ کے اور جبرائیل بوزن خزاعبل اور جبرائل
بوزن جبراعل اور یہہ لفظ غیر منصرف ہے بسبب معرفہ اور عجمہ ہونیکے اور من اول من کان مین جو ہے شرطیہ ہے اور جواب شرط کا
محذوف ہے من کان عدوا لجبریل فانہ عادی من لا یلیق ان یعادی یعنے جو کوئی دشمن ہو واسطے جبرئیل کے دشمنی کی اُسنے
ایسے سے کہ نہین لائق ہے جسسے دشمنی کریں فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ پس تحقیق اسنے اُتارا ہے قرآن اوپر دل تمھارے کے بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ
حکم اللہ کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ دراں حالیکہ قرآن سچا کرنیوالا ہے اس چیز کو جو آگے اسکے ہے یعنے توراۃ اور زبور
وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور قرآن راہ دکھاتا ہے ساتھ حق کے اور خوشخبری والا ہے واسطے ایمان والونکے ساتھ نجات اور درجات
کے فانہ نزلہ سے یہان تک یہہ جملہ معترضہ درمیان مین واقع ہے اور انہ کی ضمیر جبرئیل کی طرف اور نزلہ کی قرآن کی طرف پھرتی ہے
اور مصدقا لما بین یدیہ حال ہے ضمیر نزلہ کی سے سوال اگر کوئی کہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور ہوے یہہ بات کہنے کے
تو علی قلبی کیون نہ کہا جواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مامور ہین ساتھ ذکر جملہ شرطیہ کے من کان عدوا لجبریل ہے اور دلیل
اوپر شرطیہ کے یہہ ہے فانہ نزلہ علی قلبک مومنین تک سبب نزول مین اس آیت کے بحر مواج مین یہہ روایت کی ہے کہ جب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے مین تشریف لائے عبد اللہ ابن صوریا کہ عالم یہود تھا آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور چند
باتین پوچھین آپ نے سبکے جواب دئے ایک توراۃ کے سونے کا احوال پوچھا آپنے فرمایا تنام عینی ولا ینام قلبی
میری آنکھین سوتی ہین میرا دل نہین سوتا دوسرے پوچھا کہ فرزند ماکے شبیہ پر ہوتا ہے یا باپ کے آپنے فرمایا کہ
ابوین سے جسکا نطفہ غالب اور سابق ہوا اسکے شبیہ ہوتا ہے تیسرے پوچھا کہ طعام بہشتیون کا پہلے کیا چیز ہوگی آپ نے
فرمایا کہ جگر ماہی کہ زیر زمین ہے بہشتیونکا طعام نخستین ہے چوتھے پوچھا کہ حضرت یعقوب نے اپنے اوپر کونسا طعام حرام
کیا تھا آپ نے فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جو مریض ہوئے تو شدت مرض مین انھون نے نذر کی حق تعالی کی کہ
اگر مین اس مرض سے شفا پاؤن تو جو کھانا پینا کہ مجھے بہت مرغوب ہے اسکو ترک کرون اور اپنے پر حرام ٹھہراؤن جب

Marfat.com

صحت پائی تو گوشت اور دودھ اونٹ کا اوپر اپنے حرام کیا ابن صوریا نے موافق تورات کے جواب پائے پھر پوچھا کہ تم پر فرشتہ
کونسا آتا ہے وحی لیکر آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ابن صوریا نے کہا جبرئیل دشمن ہمارا ہے اگر وحی تم پر میکائیل لاتا تو
ہم ایمان لاتے اور عداوت جبرئیل کے اسنے کئی سبب بیان کئے ایک تو یہہ کہ نبوت درمیان ہمارے تھی جبرئیل نے غیر ہمارے کو دی
دوسری حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر کی تھی کہ ایک شخص ہوگا بخت نصر نام بیت المقدس کو خراب کریگا ہم نے ایک مرد قوی
تن کو واسطے تفحص اسکے کے بھیجا کہ اسکو پاوے تو مار ڈالیو اس مرد نے ایک لڑکی ضعیف مسکین کو بخت نصر نام بابل مین پایا چاہا
کہ مار ڈالون جبرئیل نے آکر کہا کہ اگر یہہ وہی بخت نصر ہے کہ جسکے ہاتھ مین حق تعالیٰ نے تمہاری ہلاکت رکھی ہے تو اسکو تم مار نہ سکو
گے اور اگر یہہ اور ہے تو کسواسطے ناحق اسے مارتے ہو اس شخص نے یہہ سنکر قتل اسکا موقوف کیا اور خرابی بیت المقدس کے واسطے
اُسے چھوڑ دیا چنانچہ کشاف مین بھی یہہ دو سبب عداوت کے لکھے ہین کہ یہود کو جبرئیل کے ساتھ تھی پھر جبرئیل ہمارے حال سے مطلع
ہو کر جس جگہہ کہ جاتا ہے ہماری خبر پہنچاتا ہے پس یہہ آیت عبد اللہ ابن صوریا کی شان مین نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے حال اُس
شخص کا کہ دشمن جبرئیل ہو بیان فرمایا اور بعضون نے کہا ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو یہود کے کہا از راہ
نصیحت کہ تم کیون نہین ہمارے پیغمبر پر ایمان لاتے انھون نے کہا کہ تمہارے پیغمبر پر جبرئیل اترتے ہین اور ان سے ہم سے دشمنی ہے اگر
میکائیل وحی لاتے تو ہم ایمان لاتے اسواسطے کہ میکائیل فرشتہ رحمت کا ہے ارزانی تندرستی لاتا ہے اور جبرئیل علیہ السلام فرشتہ عذاب کا
ہے سختی اور بلا لاتا ہے لہذا جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی ہے ہماری اور میکائیل علیہ السلام سے دوستی حق تعالیٰ نے انکے حق مین یہہ
آیت نازل کی اور روایت یہہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی کبھی یہود سے ملاقات کرتے تھے تو کہ معلوم کرین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے حق مین یہہ کیا کلمات کہتے ہین ایکروز انھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تمھین دوست رکھتے ہین آپ نے فرمایا مین بھی
تمہاری دوستی ہی کی سبب سے یہان آتا ہون یہہ نہین کہ فضائل پیغمبر کے تمہاری کتابین دیکھنے آتا ہون انھون نے کہا جبرئیل سے
ہم سے دشمنی ہے قدیمی اور جبرئیل کو میکائیل سے میکائیل کو جبرئیل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے از راہ نصیحت انہین کہا کہ جو کوئی دشمن
جبرئیل کا ہے دشمن میکائیل کا ہے اور جو کوئی دشمن میکائیل کا ہے دشمن جبرئیل کا ہے اور جو کوئی دشمن دونون کا ہے دشمن خدا کا ہے
پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے یہہ آیت قبل آنے آپکے نازل ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے بطریق معجزہ فرمایا کہ لقد وافقك ربك یا عمر حضرت عمر نے کہا کہ بعد اسکے مین نے اپنے آپکو دین الٰہی مین اصلب حجر سے دیکھا
یعنے زیادہ تر مضبوط اور محکم پایا چنانچہ کشاف مین مذکور ہے مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ اور جو کوئی ہے دشمن واسطے اللہ کے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور
فرشتون اسکے کے وَرُسُلِهٖ اور پیغمبرون اسکے کے وَجِبْرِيْلَ اور جبرئیل کا وَمِيْكٰلَ اور میکائیل کا اور میکائیل مین ہمزہ مکسورہ اور یاء ساکنہ بعد الف کے
ہے اور بحذف یا بھی آیا ہے اور بن ہمزہ کے بھی پڑھتے ہین اور یا اور ہمزہ دونون بھی حذف کر دیتے ہین چنانچہ یہین قرآن مین واقع ہے اور
اور ذکر جبرئیل اور میکائیل کا بعد ذکر ملائکہ کے اور رسول کے بطریق ذکر خاص بعد عام ہے اور یہہ تخصیص بعد تعمیم واسطے اظہار
شرف کے ہے فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ پس تحقیق اللہ دشمن ہے واسطے کافرونکے کہ دشمن ملائکہ کے اور پیغمبرونکے ہین وَلَقَدْ
اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور تحقیق اتارین ہم نے طرف تیرے نشانیان ظاہر یعنے قرآن اور معجزات وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ
اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ اور نہین کفر کرتے ساتھ اسکے مگر بدکار اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

Marfat.com

کیا جب کبھی یہود باندھتے ہین عہد توڑ ڈالتا ہی اسکو ایک فرقہ انمین سے بلکہ اکثر انکے نہین ایمان لاتے توراۃ پر وَلَمَّا جَآءَهُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ اور جب آتا ہی انکے پاس رسول نزدیک اللہ کے سے سچا کرنے والا واسطے اسکے جو ساتھ
انکے ہی یعنے توراۃ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ پھینک دیتا ہی ایک فرقہ انمین سے جو دی گئی ہی کتاب توراۃ
كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ کتاب اللہ کی کو یعنے توراۃ کو یا قرآن کو پیچھے پیٹھ اپنی کے كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ گویا کہ وہ علماء یہود
کے پھینک نے والے کتاب کے نہین جانتے کہ قرآن کلام الٰہی ہی اور محمد رسول خدا ہین وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ
سُلَيْمٰنَ اور پیروی کرتے ہین یہہ یہود اس چیز کی کہ پڑھتے تھے شیاطین بیچ وقت بادشاہی سلیمان علیہ السلام کے اور قصہ اسکا
یون ہی کہ زمانہ مین حضرت سلیمان علیہ السلام کے شیاطین نزدیک آسمان کے جا کر باتین فرشتونکی سنکر جادوگرون سے کہتے تھے وہ جادوگران
باتونکو اپنی سحر کی کتاب مین لکھ کر لوگون جاہلونکو دکھاتے تھے کہ سلیمان علیہ السلام کا یہی علم ہی کہ جسکے سبب سے جہان مسخر ہی
حضرت سلیمان نے سنکر اس کتاب کو منگوا کر اپنے تخت کے نیچے دفن کر دیا بعد انتقال حضرت سلیمان علیہ السلام کے جو شیاطین کہ اس
بھید سے واقف تھے اُنھون نے لوگونکو پھر گمراہ کیا یہہ کہکر کہ سلیمان علم سحر کا رکھتے تھے اسیواسطے جہان انکے تابع تھا اور وہ کتاب
ان کے روبرو تخت کے نیچے سے دفن کی ہوئی نکال دی کہ دیکھ لو اسمین سحر کی باتین لکھی ہین پھر یہود نسبت سحر کی حضرت سلیمان
علیہ السلام کو کرتے تھے حق تعالی نے اُنکے رد قول مین یہہ آیت نازل کی وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ اور ہرگز نہین کفر کیا سلیمان علیہ السلام
نے یعنے سحر نہین کیا سلیمان علیہ السلام نے اور کافر نہین ہوا اور یہہ عمل ناشائستہ اور کار ناپسندیدہ اس سے نہین سرزد ہوا وَلٰكِنَّ
الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ اور لیکن شیاطین نے اسکے زمانہ کے کفر کیا کہ سکھاتے تھے لوگونکو جادو سمجھ لیجئے کہ سحر اظہار امور
عجیبہ ہی اور حکم مین اسکے اختلاف ہی اگر قول فعل موجب ارتداد کے ہین تو ساحر مرتد ہوتا ہی اور نہین تو بسبب تزویر کے فاسق
مقرر ہی امام زاہدی نے تفسیر مین لکھا ہی کہ اگر ساحر دعوی تقلب اعیان اور تغیر صور کا کرے جیسے انسان سے بکرا بنا دیا اور کچھ کہ
خاصہ الوہیت ہی یا قول فعل معجزات کے مین دم مارے جیسے ہوا پر اُڑے یا ایک مہینے کی راہ ایک رات مین چلے کہ خصائص انبیا
مین کافر ہوتا ہی اور جو کوئی اس دعوے مین تصدیق کرے وہ بھی کافر ہوتا ہی اور اگر کوئی کہے کہ اولیا سے بھی تو ایسی کرامتین
منقول ہین تو جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ ان فعلونکو اپنی طرف نسبت نہین کرتے بلکہ نسبت فاعل حقیقی کہ اللہ ہی اسکی طرف کرتے
ہین اگر فاعل اپنے ہی آپکو کہین تو دعوی خالقیت کا ہو جاوے کہ کفر ہی تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی کہ افعال خارقہ عادات
خواہ شبیہ معجزات پیغمبران ہون خواہ جنس دیگر سب بہ ارادہ آلہی صادر ہوتے ہین ایسے افعال اگر اولیا سے ہوتے ہین تو وہ بقدرت
خدا کے کہتے ہین یا بتاثیر اسما خدا اسمین شرک لازم نہین آتا اور ساحرون سے جو وہ صادر ہوتے ہین تو وہ نسبت بغیر خدا
ارواح خبیثہ سے اور خواص منترون کے سے اور اسماء اصنام سے کرتے ہین اور ان منترون کو اور پلیتون کے نامونکو پڑھ پڑھکر
ان اعمال کو اپنی قابو مین لاتے ہین اور انہین سے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح ہی موجب کفر کا ہوتا ہی وَمَا اُنْزِلَ عَلَى
الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اور دوسرے یہود نے متابعت کی اس چیز کی جو اتاری گئی سحر سے اوپر دو فرشتونکے بیچ شہر
بابل کے کہ نام ان فرشتونکا ہاروت ماروت ہی اور وجہ سحر اُتارنے کی اوپران کے یہہ تھی کہ اس زمانہ مین ساحر دعوی نبوت
کا کرتے تھے حق تعالی نے انکی حکومت کے وقت مین قبل انکے معصیت کے یہہ علم سحر کا انکے اوپر بھیجا اور بعضے کہتے ہین کہ

Marfat.com

الہام سے انکو کیفیت اسکی معلوم ہوی تاکہ زیرکون کو تعلیم کرین کہ وہ کیفیت سحر سے مطلع ہوکر معارضہ مدعیان نبوت سے کرین یہان
ایک سوال ہے جواب طلب وہ یہہ ہے کہ جو تعلیم سحر کی فرشتون سے اور تعلیم آدمیونکا اُن سے ثابت ہوا تو درمیان تعلیم شیاطین
کے اور تعلیم انکے فرق نہوا پھر تعلیم کی شیاطین کے کیون مذمت فرمائی اور موجب کفر کا کروا تاکہ کہا ولکن الشیاطین کفروا یعلمون
الناس السحر اور یہہ تعلیم موجب کفر کے نکی جواب اس سوال کا عین تفسیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعلیم سحر شیاطین سے مقرون باعتقاد
تاثیرات باطلہ اور ترغیب فی العمل تھی اور تعلیم فرشتونکی واسطے پرہیز اور احتیاط کے ہے اور مقرون بہ نہی اور نصیحت چنانچہ آگے آیت مین آتا
ہے پس فرق واضح ہے اور باوصف اسکے سحر یہود ونکا یا ماخوذ شیاطین سے ہے کہ عہد سلیمان علیہ السلام مین رائج ہوا تھا یا ماخوذ فرشتون
سے ہے کہ بابل مین تعلیم اسکی کرتے تھے اور یہہ دونون قسم بالبداہۃ مذموم اور متروک ہین اسواسطے کہ حال شیاطین کا عداوت آدم
مین اور اغوا مین انکے معلوم خواص و عوام ہے پس جو ان سے ماخوذ ہوگا وہ کیونکر محل اعتماد ہوگا اور فرشتے خود ساتھ نصیحت کے اس علم
سے منع کرتے تھے قصہ انکا جو بحر مواجین لکھا ہے اسکا اختصار یہہ ہے کہ فرشتگان مذکور نے جو فسق و فجور آدمیونکا مشاہدہ کیا کہا الٰہی تو نے
آدمیونکو پیدا کرکر بانواع عطایا مخصوص کیا اور یہہ نافرمانی تیری کرتے ہین اگر انکی جگہہ ہم ہوتے تو کبھی خلاف تیرے مرضی کے
نکرتے حق تعالی نے انکو زمین پر اتارا اور اعضائے مخصوص آدمیون کے لگا دی یہہ ہر روز زمین پر حکومت کرتے تھے شبکو آسمان پر چلے جاتے
تھے آخرش زہرہ نام ایک عورت تھی اسپر عاشق ہوگئے وہ اپنے خاوند سے لڑکر انکے پاس آئی انھون نے اُس سے مطلب چاہا اس نے
کہا کہ اسم اعظم بتا دو انھون نے اسم اعظم بتا دیا اُسکی قوت سے یہہ آسمان پر جاتی تھی یہہ تو رہگئے وہ پاک ہوکر دعوت اسم کی دیکر آسمان
پر اڑگئی اور اسکی صورت مسخ ہوکر ستارے کی شکل ہوگئی زہرہ جو آسمان پر ستارہ ہے یہہ وہی ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ زہرہ جو سبع سیارہ مین ہے
یہہ اور ہے اور وہ اور ہی ہے پھر حق تعالی نے انکی تعذیب کا حکم فرمایا اور مخیر کیا کہ چاہو دنیا مین عذاب قبول کرو چاہو آخرت مین
انھون نے بمشورہ جبرئیل عذاب دنیا اختیار کیا حق تعالی نے چاہ بابل مین بیچ زمین کو فیکے انکو لٹکا دیا دم بدم عذاب ہوتا ہے
ساحران پاس جاتے ہین علم سحر کی طلب کے واسطے یہہ اول انہین منع کرتے ہین اور زبان ساتھ نصیحت کے کھولتے ہین چنانچہ حق
تعالی فرماتا ہے وَمَا یُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ اور نہین سکھاتے یہہ دونو فرشتے اسو قیتین کہ کوئے مین لٹکتے ہین کیکو جادو یعنی قصد گمراہ
کرنے آدمیونکا نہین کرتے اور تعلیم سحر مین کفر خلائق منظور نہین رکھتے جیسے شیاطین کرتے تھے بلکہ ہرگز تعلیم سحر نہین کرتے کسی کو تا آنکہ خبردار
نہین کرتے او پر قبح سحر کے اور نصیحت نہین کرتے حَتّٰی یہان تک کہ اپنے آپکو بصفت حقارت موصوف کرتے ہین یَقُوْلَا اِنَّمَا
نَحْنُ فِتْنَةٌ یعنی کہتے ہین پہلے سکھانے سے سوا اسکے نہین ہے کہ ہم آزمائش مین خلق کی حق تعالی کی طرف سے اسواسطے کہ خلق
ہم سے سحر سیکھ کر کافر اور عاصی ہوگی پس تیرے حق مین بہتر ہے کہ سبب کفر اور عصیان سے باز رہے اور اگر مرتکب اس سبب کفر کا
ہوے تو فَلَا تَكْفُرْ پس مت کافر ہو تو باعتقاد تاثیر کواکب اور شیاطین اور ارواح خبیثہ اور ساتھ عبادت انکی کے اور قصہ ہاروت
و ماروت کا موافق اسکے کہ ابن جریر نے اور امام بن حاتم نے اور حاکم نے اور سوا انکے اور مفسرین نے حضرت ابن عباس سے
اور حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور مجاہد وغیرہم سے نقل کیا ہے اسطرح ہے کہ زمانہ حضرت ادریس
اعمال بد بنی آدم کے زمین سے آسمان تک صعود کر چلے تھے فرشتہاے آسمانی نے قیل و قال سخن کا بحث کیا اور حق بنی آدم مین تحقیر در
اہانت اور نفرین اور لعن آغاز کیا حق تعالی نے خطاب بھیجا کہ بنی آدم مین شہوت اور غضب ترکیب دی ہے ہم نے اس جہت

Marfat.com

سے مصدر معاصی ہوتے ہین اگر تمھین بھی زمین پر نازل کرین اور شہوت اور غضب مین مرکب کرین تم سے بھی معصیت صادر ہو فرشتون نے کہا کہ اے پروردگار ہم ہرگز گرد عصیان کے نہ پھیرین گے ہرچند غضب اور شہوت درمیان ہمارے ہو حق تعالی نے فرمایا کہ تم اپنے گروہ مین سے دو شخص چیدہ و برگزیدہ نکالو تا حقیقت کار تم پر آشکار کرین انھون نے ہاروت اور ماروت کو کہ کمال عبادت مین اور صلاح مین درمیان فرشتونکے ممتاز تھے منتخب کیا حق تعالی نے اُنمین شہوت اور غضب ترکیب دیا اور فرمایا کہ زمین پر جاؤ اور درمیان آدمیونکے حکومت کرو اور موافق حق کے حکم کرو اور انکو شرک اور قتل اور زنا اور شراب سے منع فرمایا اور کہہ دیا تمام روز زمین دنیا مین بہ شغل قضا مشغول ہو جب شام ہو تو اسم اعظم پڑھہ کر بالاے آسمان صعود کیجیو پھر وقت صبح کے نزول کریو تا ایک ماہ اسیطرح آمد رفت انھون نے رکھی شہرہ انکا زمین پر بہت ہوا کہ دو شخص نیک نہاد فلانے موضع مین ہین کہ ہر واقعے مین حکم درست فرماتے ہین اور قضیا فیصل بے روے وریا کرتے ہین ناگاہ ایک عورت تھی زہرہ نام کہ تمام عورات اسوقت کی سے حسن اور جمال سے ممتاز تھی اور روایت امیر المؤمنین مین آیا ہے کہ ابن فارس سے تھی لقب مشہور اسکا اس ملک مین تبدخت تھا ہیچ لباس فاخرہ اور پیرایہ مکلف کے انکے پاس آکر اور شوہر اپنے کے دادخواہ ہوئی کہتے ہین اصل اسکو شوق اسم اعظم سیکھنے کا تھا لیکن قدیم سے جو خوکر ساتھہ اس مشرب فاحشی اور بیحیائی کے تھی تو اسی مشرب کو وسیلہ تحصیل مطلب کا کیا بہرحال یہہ دونو فرشتے دیکھتے ہی اسکا حسن اور جمال فریفتہ اسیر ہوگئے اور اس سے فعل شنیع کی درخواست کی اس نے کہا کہ دین میرا اور تمھارا اور باوجود اختلاف دینکے یہہ معاملہ نہین ہونیکا اور یہہ بھی کہا کہ شوہر میرا بہت بغیرت دار ہے اگر سن لیگا کہ میری لاگ تم سے لگی ہے مار ڈالیگا اول چاہیے کہ میرے صنم کو سجدہ کرو پھر شوہر کو میرے مارو بعد اسکے تم سے صحبت کرونگی مین انھون نے کہا معاذ اللہ کہ شرک اور قتل نفس بغیر حق نہایت قبیح ہے ہم ہرگز نکرینگے وہ عورت پھر گئی لیکن دلونمین انکے قلق اور اضطراب محبت نے اسکے کمال غلبہ کیا دوسرے دن انھون نے پیغام بھیجا کہ ہم تیرے گھر مین آتے ہین اس نے کہا بسر و چشم مکان مہیا کیا اور اپنے آپکو مزین کیا اور موافق عادت کے شیشے شراب کے بھی حاضر کئے جب یہہ اس مکان مین پہنچے تو اسنے کہا کہ مین نے چار چیزون مین اختیار دیا ہے یا میرے بت کو سجدہ کرو یا میرے شوہر کو قتل کرو یا اسم اعظم مجھے تعلیم کر دیا قدح شراب کا پیو ان دونون نے باہم مشورہ کیا کہ شرک اور قتل نفس دونون گناہ شدید ہین اور اسم اعظم سر الہی ہے کسی سے نکہا چاہیئے اور شراب پینا گناہ سہل ہے یہی اختیار کیا چاہیے بمجرد شراب پینے کے لایعقل ہوگئے بحکم عورت بت کو سجدہ بھی کیا شوہر کو بھی اسکے مارا اسم اعظم بھی اس عورت کو بتا دیا اور بعضے روایتمین آیا ہے کہ وہ عورت اسم اعظم پڑھہ کر بالاے آسمان گئی حق تعالی نے روح اسکی کو ساتھہ روح ستارہ زہرہ کے متصل کیا اور بصورت زہرہ مسخ ہوگئی یہہ دونو فرشتے اسکے ساتھہ نجا سکے اور اسم اعظم انکی یاد سے بھول گیا جب مستی شراب کی سے ہوش مین آئے افسوس و ندامت شروع کیا حق تعالی نے فرشتہاے آسمانی کو ان کے حال سے مطلع فرمایا اور کہا یہہ دونو فرشتے باوجودیکہ تجلیات میری سے غیب نہین رکھتے تھے اور شہود تام نصیب انکے تھا بہ سبب شعلہ شہوت کے اس معصیت مین گرفتار ہوئے بنی آدم کہ غائب حضور سے ہین اور شہوت طینت انکی مین مخمر ہے اگر مصدر معاصی ہون کیا عجب سب فرشتون نے اقرار ساتھہ اپنی خطا کے کیا اور بعد اُسکے واسطے زمینونکے مشغول باستغفار ہوئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے والملائکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض غرض وہ دونون فرشتے احوال اپنا دگرگون دیکھہ کر مضطرب وار حضرت ادریس کی خدمتمین حاضر ہوئے اور حال اپنا عرض کیا اور شفاعت اپنے حق مین چاہی حضرت ادریس نے وعدہ

Marfat.com

کہ تامل کرو جمعہ کے روز تمہارے واسطے جناب الٰہی مین عرض کرونگا جب جمعہ گذر گیا تو کہا اس جمعے مین مجھے تمہارے واسطے اجابت نہوئی آئندہ جمعہ کے منتظر رہو جب دوسرا جمعہ آیا تو حضرت ادریس نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تمھین اختیار دیا ہی اگر چاہو عذاب دنیا کا واسطے اپنے اختیار کرو اور اگر چاہو عذاب آخرت کیواسطے تیار ہو انھون نے آپسمین مشورہ کیا کہ عذاب دنیا فانی ہی اور عذاب آخرت باقی فانی کو اختیار کیا چاہیے کہ منقطع ہوجاویگا پس عذاب اس جہان کا قبول کیا حق تعالیٰ نے فرشتونکو حکم فرمایا کہ زنجیرین آہنی سر اور بدن انکے مین سراپا باندھدیو اور انکو سرنگون کر کر سر تلے پاؤن اوپر اس کنوئین مین کہ ساتھ آتش تیز کے شعلے مارے ہی لٹکا دو اور ایک ایک فرشتہ بطریق نوبت تازیانہ آتشین مارنے مین قیام کرو تا بہ انقراض دنیا کہتے ہین کہ ہر فرشتہ تازیانہ لگاتا ہی پھر بار دیگر اسکی نوبت نہین آتی اور ہی فرشتہ پھر آکر لگاتا ہی اور اوپر انکے تشنگی ایسی مسلط کی ہی کہ زبان انکی بسبب کمال عطش کے دہن سے باہر نکل آئی ہی اور ایک بالشت کے قدر آب خوشگوار انکے منہہ سے رکھتے ہین اور ہرگز دہن انکا اسے نہین پہنچتا العیاذ باللہ من غضب اللہ یہہ قصہ تفاسیر محدثین مین اور درمن بیہقی مین اور مسند امام احمد مین اور کتب حدیثین بروایات متعددہ و طرق مختلفہ کہ بعضے انمین سے صحیح مین مروی اور ثابت ہی لیکن معتبرین متکلمین مثل امام رازی اور قاضی بیضاوی کے انکار اس قصے کا کرتے ہین اور کہتے ہین نظم قرآنمین ایسی چیز کہ مشعر باین قصہ ہو موجود نہین ہی اور روایات ان کتابونکی جو مخالف اصول عقائد اور قواعد دین ہون معتبر نہین اور اس قصے مین چند وجہ سے مخالفت وصول و قواعد سے لازم آتی ہی اول تو یہہ کہ فرشتے معصوم ہین صدور معاصی کبیرہ ان سے منافی عصمت ہی دوسری ان دونو فرشتونکو باوجود گرفتاری عذاب شدید کے کہان فرصت تعلیم سحر کی اور آدمیونکوان سے کیونکر اختلاط پیدا ہو تا سلسلہ تعلیم و تعلم کا درست ہو تیسری اس فاجرہ کو باوجود اس خباثت کے کس طرح ممکن ہی کہ بزور اسم اعظم صعود بالائے آسمان کرے دعوت اسماء الٰہی کو شرائط بہت درکار ہین بڑی شرط تقویٰ اور طہارت ہی چوتھی مسخ اور تبدیل صورت ارباب عقوبت ہی اور عقوبت کو چاہیے کہ متضمن تحقیر و اہانت ہو اور جب اس زن فاجرہ کو ستارہ درخشندہ بناکر بالائے آسمان جگہہ دی کمال تعظیم اسکی ہوئی کہ صورت انسانی مین اسقدر عظمت متصور نہین پانچوین زہرہ ستارہ ہی مشہور معروف سبعہ سیارہ سے کہ قبل خلقت آدم علیہ السلام کے مخلوق ہوا ہی اور روایت اس قصے کی سے لازم آتا ہی کہ بعد وقوع اس واقعہ کے پیدا ہوا ہی چھٹی بیچ اس قصہ کے زبان فرشتگان سے نقل کئی ہی کہ انھون نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ ہم باوجود ترکیب شہوت اور غضب عصیان نہین کرینگے حالانکہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمھین بھی مانند آدمی کے شہوت اور غضب سے مرکب کرین تم بھی معصیت مین مبتلا ہو پس صریح تکذیب اور تجہیل جناب الٰہی کی لازم آتی ہی اور یہہ عمل شنیع منافی محض ایمان ہی چہ جائی ملکیت پس سبب نازل کرنے ان دو فرشتونکا یہہ تھا کہ علم سحر کا بھی علوم الٰہیہ سے ہی بقا اسکی بیچ نوع انسان کے منظور نظر خداوندی تھا اور شان انبیاؤن کے سے نہین ہی کہ اس قسم علوم ضارہ کے تئین کہ سبب اس علوم کے اعتقاد تاثیرات مخلوقات ہو اور غفلت تاثیر خالق سے دلمین جگہہ کرے تبلیغ فرمائین مانند علوم فلسفیہ کے ریاضیات اور طبعیات کے کہ ضرر انکا زیادہ تر نفع انکے سے ہی انبیا بیان نہین کرتے اسواسطے کہ حقیقت نبوت کی دعوت خلق الی الحق ہی اور مدارک اور اذہان ان کے طرف ملاء اعلیٰ کے متوجہ کرتے ہین اور یہہ علوم بیچ اس غرض کے امحل ہین پس لابدان دونو فرشتونکو واسطے تعلیم اس نوع علوم کے نازل فرمایا ہی اور بیچ تعلیم سحر کے قباحت نہین ہی اسواسطے کہ نہایت کام سحر کا کیا ہی کہ کفر ہی اور جس چیز مین کہ بیان کفر ہو تعلیم اسکے مین باک نہین ہی مثلاً اگر ایک شخص نے یہہ بیان کیا کہ پرستش ستاریکی سے یہہ تاثیر کئی ہوتی

Marfat.com

اور شیطانکی عبادت کیٔ تو مطلب حاصل ہوتا ہی دوسرے شخص نے سنکر اعتقاد تاثیر ستاریکا کیا یا شیطانکی عبادت کرنے لگا تو یہہ اعتقاد اور یہہ عبادت کفر ہی اور کہنے والا کافر نہین ہوا اور یہہ ہی کہ علم سحر کا فوائد بہت رکھتا ہی امتیاز معجزات انبیا مین اور کرامات اولیا مین اور سحر جادوگران مین اور طلسم شعبدہ بازان مین ایسے علم سے حاصل ہوتا ہی اور جو کوئی اس سے بیخبر مین ان چیزونمین فرق نہین کرسکتے بلکہ ساحرون اور شعبدہ بازونکو مثل انبیا اور اولیا کے جانتے ہین اور بعضے اعمال سحر کے واسطے ہلاکت اعدأ اللہ کے اور ایتلاف زوجین کے اور دفع شر ظالم کے مستحسن شرعی ہین اور یہہ بھی ہی جو شخص قواعد سحر کے جانکر استعمال اسکے سے محل ناپسندیدہ مین احتراز کرے مستحق مزید ثواب ہوگا کہ باوجود قدرت گناہ سے باز رہا اور دلیل نازل ہونیکی یہہ علم سحر ان دونون فرشتون پر جناب الٓہی سے صریح لفظ قرآن مین ہی وما انزل علی الملکین اور احوال بھی ان دونو فرشتونکا قرآنمین مذکور ہی وما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر اور یہہ پند اور نصیحت دلالت کرتی ہی اوپر اسکے کہ یہہ دونون فرشتے خود بخود تعلیم اس علم کو نہین کرتے اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ محض انکو تعلیم ہی منظور نہین ہی بلکہ تعلیم اور منع عمل سے اب یہان سمجھ لیجے کہ اگر تتبع کرین روایات کا کہ اس باب مین وارد ہین تو بیقین دریافت ہوتا ہی کہ اس قصے کی اصل ہی اسواسطے کہ مرفوعًا اور موقوفًا اور خبارًا اور آثارًا وارد ہوا ہی اور جنہون نے وجوہ مخالف اس قصے کی ساتھہ قواعد دین کے ذکر کیٔ ہین بحسب ظاہر مسلم ہین لیکن جب نظر تعمق کی کیٔ جاوے تو ارجاع ان مخالفانکا ساتھہ قواعد مقررۂ دین کے ممکن اور محتمل ہی پس متوجہ طرف توجہ اسکی کے چاہیٔے ہوا اور انکار روایات کثیرہ کا نکیا چاہیٔے والا تکذیب قصۂ حضرت یوسف اور حضرت داؤد علیہما السلام کی بھی لازم آوے گی مثلاً کہیٔے خلل اول کے جواب مین کہ عصمت ملائکہ کی معاصی اسوقت تک ہی کہ حرفیت نشاء ملکیت پر باقی رہین اور جب شہوت اور غضب انمین پیدا کیا جاوے تو حرفیت ملکیت سے باہر آوین گے پس مقتضائے حرفت کا کہ عصمت اور طہارت تھی اسوقت ان سے توقع نہ رکھی چاہیٔے اور مانند نفوس مقدسہ انبیا اور اولیا کہ باوجود بشریت معصوم و مطہر ہوتے ہین بسبب اصلاح شہوت اور غضب کے اور ظاہر ہی کہ جو موثر منقلب ہو تو انقلاب اثر مین کیا استبعاد ہی اور کئی خلل ثانی کے جواب مین کہ تعلیم سحر کی بیچ حالت گرفتاری عذاب کے اگر قیاس اوپر حوصلہ انسانی کے کرین تو البتہ مستبعد ہی لیکن سخن فرشتونمین ہی کہ فراخی انکے حوصلے کی معلوم ہی جائز ہی باوجود صنوف عذاب کہ وارد ہی اوپر ابدان انکے کے قوای فکریہ اور نطقیہ انکے برقرار ہون اور بارہا تجربہ مین آیا ہی کہ صاحب ملکۂ ہر علم باوجود گرفتاری اوضاع مولمہ اور امراض شدیدہ کے اس علم کو تعلیم کرسکتا ہی بسبب مزاولت اور ممارست کے القا اس علم کا اسپر نہایت سبک اور آسان ہوتا ہی اور ساتھہ ادنی التفات کے وہ کام کرتا ہی کہ اور اسعان نظر مین نہین کرسکتے پس جائز ہی کہ ان دو فرشتونکو القائے علم سحر مین اس قسم کا ملکہ ہو خصوصًا جب مسلم رکھین کہ نزول انکا واسطے تعلیم اسی علم کے ہی تو جانب غیب سے بھی تائید اس کے حق مین پہنچتی ہوگی کہ عذاب مانع تعلیم کا نہوتا ہوگا اور اختلاط آدمیونکا اسوقت مسلم ہی کہ واقع نہین ہی لیکن جائز ہی کہ شیاطین اور جن درمیانمین وسائط فائدے استفادے کے ہون چنانچہ قتادہ سے ہی کہ ہر سال مین ایکشخص شیاطین سے انکے پاس جاکر سحر تازہ سیکھہ کر لوگونمین منتشر کرتے ہین اور زمان سابق مین کارخانہ تعلیم و تعلم کا تھا لوگ ان سے ملکر سحر سیکھہ کر کتابونمین لکھہ گئے ہین اور خلل ثالث کے جواب مین کہا جاتا ہی کہ ہرچند وہ زن فاجرہ تھی لیکن جو شوق سیکھنے اسم اعظم کا رکھتی تھی اور سکتیٔن شرط تمکین زنا سے کیا تھا پس اس فعل ردیہ مین حسن و قبح مخلوط تھا حسن نیت اور قبح صورت عمل مانند اس شخص کے کہ کوئی تشنے کو آب غصب سے سیراب کرے یا گرسنہ کو طعام حرام سے شکم سیر کرے پس صورت

Marfat.com

مسخ ہو گئی وہ حسن نیت نے کام کیا کہ کوکب درخشندہ سے متصل ہوئی اور بھید اسمین یہہ ہی کہ اس عورت نے حسن وجمال اپنے کو وسیلہ تحصیل قرب الٰہی کیا تھا لیکن بیجا اور بیمحل پس اسکو حسن وجمال دائمی باین رنگ عنایت ہوا کہ روح زہرہ سے روح اسکی مل گئی اور صعود ارواح کا آدمیونکے اوپر آسمان کے کیا تعجب ہی مسلم ہے کہ ارواح موتی کی مومنین سے آسمان ہفتم پر چڑھتے ہین خصوصًا شہدا کی اور خلل رابع کے جوابمین کہا جاتا ہی کہ ہرچند کوکب بہ نسبت اور مخلوقات کے شرافت عظمت رکھتا ہی لیکن بہ نسبت انسان کے محقر محض ہی پس تعظیم بالنسبۃ اور تحقیر بالنسبۃ دونون متحقق ہوئین اور خلل خامس کے جوابمین ہو سکتا ہی کہ کلام ملائک کا بیان تعمیم غرض اپنے مین ہی اوپر اطاعت اور عدم عصیان کے نہ کہ تکذیب وتجہیل جناب باری ہی پس معنی کلام انکے یہہ ہین کہ ہم اپنی طرف سے یہہ عزم مصمم رکھتے ہین کہ واقع ہو خلاف اسکے اور ظاہر ملائکہ نے کلام الٰہی سے بھی سمجھا ہو گا کہ شہوت اور غضب بیچ ہر مخلوق کے کہ مرکب ہو وین باعث مستلزم صدور عصیان کے ہین اگرچہ باضطرار اور بے اختیار ہون اور اپنی طرف سے عرض کیا کہ ہم سے باختیار صدور معصیت نہو گا پس ہر دو لین کلامین تناقض کچھ نہین ہی تا تکذیب وتجہیل لازم آوے اور خلل سادس کے جوابمین کہا جاتا ہی کہ معنی مسخ ہونے زن کے بصورت زہرہ یہہ ہین کہ روح اس زن کی ساتھ روح زہرہ کے متصل ہوئی نہ یہہ کہ یہہ ستارہ سابق موجود نہ تھا پس مخالفت واقع کے لازم نہین آئی اور زبیر بن بکار اور ابن مردویہ اور دیلمی نے حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صورتین مسخ ہوئی کتنی ہین فرمایا تیرہ فیل اور خرس اور خوک اور بوزنہ اور مارماہی اور سوسمار اور وطواط اور گژدم اور دعموص کہ چھوٹا جانور ہوتا ہی پانیمین دریا کے رہتا ہی ہندوستانمین اسے جولاہا کہتے ہین اور عنکبوت اور خرگوش اور سہیل اور زہرہ کہا مین نے کہ یا رسول اللہ سبب انکے مسخ کا کیا ہی کہ فیل ایکمرد تھا دولتمند سرکش خوگر ساتھ لواطت کے کسی امرد کو بغیر فعل بد کیے نچھوڑتا تھا اور خرس ایکمرد تھا مخنث کہ اپنے تئین مانند عورتون کے آراستہ کرتا تھا اور مردونکو اپنے پر مسلط کرتا تھا اور خوک ایک جماعت انصار سے تھی کہ نعمت نزول مائدہ کا کفران کیا تھا اور بوزنہ یہودی تھے کہ روز شنبے کو شکار مچھلی کا کرتے تھے اور مارماہی ایکمرد تھا دیوث کہ درمیان جورو اپنے کے دلالت کرتا تھا اور سوسمار دہقانی بادیہ نشین تھا کہ قافلہ حجاج کو لوٹتا تھا اور وطواط ایکمرد تھا زبان دراز کہ کوئی زبان اسکے سے سلامت نہین رہتا تھا اور دعموص ایکمرد تھا چغلخور کہ بسبب چغلخوری کے درمیان دوستونکے جدائی ڈالتا تھا اور عنکبوت ایک عورت تھی کہ خاوند اپنے کو جادو کر کر مار ڈالا تھا اور خرگوش بھی عورت تھی کہ حیض سے غسل طہارت نہین کرتی تھی اور سہیل چوکیدار تھا بمن مین کہ ہر کسی سے زور سے چیز لے لیتا تھا اور زہرہ بیٹی بادشاہ کی تھی کہ ہاروت اور ماروت کو مفتون کیا تھا فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ پس سیکھتے ہین ان دونون فرشتون سے وہ چیز جو جدائی ڈالتی ہی یعنے جدائی پڑتی تھی ساتھ اسکے درمیان مرد کے اور جورو اسکی کے اور یہہ جدائی دو طریق سے واقع ہوتی ہی اول بحکم شرع کہ جب ایک کوئی شوہر اور زن مین سے معتقد تاثیر سحر باطل ہوا کافر ہوا آپسمین نکاح فسخ ہو گیا دوم بطریق عرف کہ بسبب اس اعمال کے بحکم جریان عادت الٰہی درمیان زوجین کے بغض اور عداوت پیدا ہو کر منجر بجدائی ہوا اور یہہ جدائی ڈالنا کبیرہ ہی کہ موجب قطع نسبت صحیح کا اور مخالف موضوع شرعی کا ہی کہ حکم اس عقد کا اور القا اسکے کا فرمایا ہی پس جسکا حق تعالیٰ وصل چاہے اسکا قطع اور فصل کرنا کیا فعل شنیع ہی اور اسمین ایک ناراضامندی اللہ کی دوسری فساد عالم بوقوع زنا تیسری قطع نسب چوتھی ضرر پہنچانا زن وشوہر کو سو عقد فسادات مین وَمَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین وہ ضرر پہنچانیوالا ساتھ سحر کے

Marfat.com

لیکن مگر ساتھہ حکم الٰہی کے جسوقت کہ چاہیگا اعمال سحر کو تاثیر دیگا اور جب نہ چاہیگا تاثیر بند ہو جاویگی لہذا اگر ساحر چاہے کہ ابطال افعال اللہ
سحرہٗ الٰہی کرے مثلاً مینہہ برسنے نہ دے یا دانہ نہ اگنے دے یا بغیر فوج اور حشم کے ملک پر مسلط ہو جاوے یا لشکر کو برہم کرے نکر سکیگا
نہایت کام سحر کا یہہ ہے کہ نفوس ضعیفہ مین کچھہ تاثیر کرے پھر وہ تاثیر بھی دائمہ مستمرہ نہین ہوتی پس مرد با ایمان کو کہ معتقد تاثیر واحد ہے
کسی چیز سے سوا خدا کے نڈرا چاہیئے کہ جو چیز ہے ارادہ الٰہی سے ہوتی ہے حقیقت مین سب طور فعل الٰہی ہے لوگ بمقتضائے وہم و خیال
سمجھتے ہین کہ فلانا قول فلانے چیز کے سبب ہوا مسبب وہی ہے اور اسباب اسی سے ہین قطعہ ہاتھہ مین تیرے ہی ہین سب قطع و پیوند
اپنے تو ؛ تو نے ہی پہاڑا گریبان میرا تو نے ہی سیا ؛ مر کہا تو مر گیا اور جی کہا تو جی گیا ؛ تیرے کہنے سے موا اور تیرے کہنے سے جیا
تو ہی ہے میرا تو اے پیارے سوا تیرے نہین ؛ تو ہی ہے مالک تو ہے مولا جو کیا تو نے کیا ؛ دل لبھایا ہوش اڑایا عشق دیکر عقل لی درد
نے تب فرح دی جب دل لیا ماتم دیا ؛ انت معطی انت مانع انت نافع انت ضار ؛ جو دیا تو نے دیا اور جو لیا تو نے لیا ؛ جان سے دل سے جگر
سے چشم سے آؤنگا مین ؛ تیرے قربان جاؤن کہہ ایکبار اے رافت بیا ؛ بس بس ایسا کلام گستاخانہ حضور معشوق حقیقی مین اگرچہ بمقتضائے
ولولہ دیوانگی محبت اور طنطنہ جنون عشق ہے لیکن دور از ادب ہے اب عنان کمیت قلم باختیار لا اور اس میدان مین دوڑا کہ قطع جسکا اس
مقام پر منظور ہے یعنے تحریر احوال یہود کہ اوپر توغل سیکھنے انہین دو نوع سحر کے کہ مذموم اور معیوب ہین اکتفا نہین کرتے تھے بلکہ اوقات اپنی
کو بیچ تحصیل اسی جنس کے اور چیزونکے کہ خلاف شریعت اور دین ہین صرف کرتے تھے وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور سیکھتے ہین
یہود وہ علم جو ضرر کرتا ہے انکو اگرچہ اوروں کو نکرے اور نہین نفع دیتا انکو اگرچہ اوروں کو دے پس عاقل کو چاہیے کہ ایسی چیز کہ اپنے آپ کو ضرر
دے نفع نہ بخشے اس سے احتراز کرے سمجھہ لیجیے کہ علم فی نفسہ مذموم نہین ہے مگر علم آدمی کے حق مین مذموم ہو جاتا ہے ساتھہ ایک کے ان تین چیزون
سے پہلے یہہ ہے کہ توقع ضرر کی رکھے اس سے اپنے حق مین یا غیر کے مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی ایسا ہی ہے اسواسطے کہ اکثر خلق کے
تئین مضر ہے ساتھہ اس طریقے کے کہ جب دلنشین ہوتی اسکی تاثیر کواکب کی کہ فلانے درجے مین ستارہ ہو تو یہہ ہوتا ہے اور فلانے
برج مین آوے تو یہہ ہوتا ہے پس امید وصول مطالب اور خوف فوت مقصود بسبب ستارے اور برج کے جانتا ہے التفات طرف مالک
ضرر اور نفع کے نہین کرتا ایک حجاب عظیم حائل دل ہو جاتا ہے کہ نظر الی اللہ سے مانع ہوتا ہے ؛ دوسری یہہ ہے کہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہین
رکھتا لیکن یہہ آدمی بسبب قصور استعداد اپنے کے دقائق اس علم کے نہین معلوم کرتا اور جب دقائق کو نہ پہنچا تو جہل مرکب مین گرفتار ہوتا ہے
اس قسم مین بحث اسرار الٰہیہ اور حکم شرعیہ اور تفسیری علوم فلسفہ اور علم قضا و قدر اور مسئلہ جبر و اختیار و توحید وجود احدی توحید شہودی اور
علم مشاجرات صحابہ اور لڑائیان کہ فیما بین ان اکابر کے واقع ہوئی ہین اور علم شطحیات اولیا مثل کلمہ انا الحق و سبحانی ما اعظم شانی و کلمات غیر مفہوم
انکے مثل بعضے مواضع فصوص کے یا مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کے اور تاویلات قرآن مجید اوپر طبق قواعد تصوف کے اور بھی اول
ہے علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کے کہ دل انکے پر از شہوت ہین حکم سم کا رکھتا ہے اور صورت ملکہ تخیل اور ساتھہ
کا بیچ ہر چیز کے ہوتا ہے تیسری یہہ ہے کہ علوم محمودہ شرعیہ مین تعمق بیجا کرے اور افراط و تفریط مین پڑے مثلاً علم توحید اور عقائد مین
فلسفیات کو دخل دے اور علم فقہ مین حیل اور روایات نادرہ بے اصل کو لاوے اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ کو ملاوے اور علم دعوت
اسما مین قواعد سحر اور طلسم کو مروج کرے اور علم قصص انبیا مین تواریخ یہود اور روایات روافض پر اعتماد کرے کہ موجب فساد عقائد
ہین اور علی ہذا القیاس ہے سب علوم اکثر خلق کو ضرر رکھتے ہین اور جو نفع کہ ان علوم سے متوقع ہے انکو نہین پہنچتا او یہود اس طرح کے

Marfat.com

علوم سیکھتے تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کرتے تھے اور یہہ اشتغال انکا اس سبب سے تھا کہ ضرر اس علوم کا نہین جانتے تھے وَلَقَدْ
عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ اور البتہ تحقیق جانتے ہین یہود جو کوئی مول لیوے سحر کو یا اور ایسے علوم ضارہ کو یعنے سیکھے اور عمل کرے مَالَهٗ
فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ نہین ہی واسطے اسکے بیچ آخرت کے حصہ نیکی سے وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اور البتہ برا ہی جو کچھ بیچا ہے
بدلے اسکے جانون اپنی کو یعنی سحر اختیار کیا ہی لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ جو ہوتے جانتے زیان اس سود کا وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا اور اگر
تحقیق یہود ایمان لاتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وَاتَّقَوْا اور پرہیزگاری کرتے سحر سے اور کینہ یہود سے تو پاتے لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ البتہ ایک ثواب نزدیک اللہ کے سے خَيْرٌ بہتر تھا رشوت سے کہ کتمان نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لیتے ہین لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ جو ہوتے جانتے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا مت کہو تم لفظ راعنا کا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے باتین کرتے ہوے سمجھ لیجیے کہ راعنا کے دو معنی ہین ایک تو زبان یہود مین گالی ہی دوسری راعنا کی معنی رعایت کر ہمارے
تئین پس یہود حضرت صلی اللہ سے ہم کلام ہوتے ہوے راعنا کہا کرتے تھے تو غرض انکی گالی تھی اور صحابہ دوسری معنی سمجھتے تھے
یہہ انکا فریب نجانتے تھے یہہ بھی کہنے لگے راعنا حضرت سے باتین کرتے ہوے حق تعالی نے منع فرمایا راعنا کہنے سے اور فرمایا وَقُوْلُوا
انْظُرْنَا اور کہو دیکھ طرف ہمارے یعنے راعنا لفظ کا نکہو انظرنا کا کہو وَاسْمَعُوْا اور سنو حکم خدا کا ساتھ سمع قبول کے وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ اور واسطے کافرونکے جو پیغمبر کی مذمت مین یہہ کلمہ کہتے ہین عذاب ہی درد دینے والا ہرگز منقطع نہوگا سمجھ لیجیے کہ ہشتاد و
ہشت جگہہ حق تعالی نے اس امت کے مومنونکو ساتھ اس خطاب کے مشرف فرمایا ہی یا ایہا الذین امنوا اور یہہ موضع اول ہی
ان مواضع سے اور کہا ہی خطاب مومنونکے طرف خاصۂ قرآن مجید ہی کتب سابقہ مین خطاب مصروف بانبیا تھا کہ اہل امت کو
پہنچادین اور یہان بلا واسطہ خطاب بالمواجہ اس امت کو فرمایا ہی یہہ بڑا شرف ہی اس امت کا کہ بتبعیت افضل المرسلین
حکم پیغمبرونکا دیا ہی الحمد للہ یہان سے معلوم کیجیے کہ جب اس عالم مین ملقب بایمان فرمایا ہی تو اس عالم مین بھی بامن و امان
رکھے گا وبشر المؤمنین بان لهم من الله فضلا كبيرا مسند احمد مین اور شعب الایمان بیہقی کی مین اور کتب معتبر حدیث مین وارد ہی
کہ ایکشخص عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے نصیحت وصیت فرماؤ کہا انھون نے جب قرآن پڑھے تو اور لفظ یا ایہا الذین
امنوا کا سنے تو فی الفور کان اسپر رکھ اور متوجہ ہو کے ذہن اپنے کو حاضر کر کہ حق تعالی بیواسطہ ساتھ تیرے خطاب فرماتا ہی اچھی چیز فرماتا
ہی یا بری چیز سے منع کرتا ہی چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہی اور سمجھ لیجیے کہ راعنا انظرنا ہرچند دونو مترادف ہین لیکن لفظ راعنا کا مشتمل
اوپر فساد کے تھا اس سے منع کرنا اور اسکی جگہہ دوسرا لفظ تجویز کرنا مناسب حکمت ہوا پس بعضے شافعیہ جو اس مقام پر بطریق استدلال
ذکر کرتے ہین کہ تجویز ایک کلمہ کی ایک مقام مین طرف سے شارع کے مستلزم تجویز کلمہ دوسری کی نہین ہوئی پس اگر کوئی شخص بجاے اللہ اکبر
خدا بزرگ کہے یا الرحمان اصل نماز اسکی درست نہین ہوتی بخلاف امام اعظم کے مذہب کے یہہ بات خوب پسندیدہ نہین ہوتی اسواسطے کہ یہاں جگہہ بھی کوئی مرادفین سے
مشتمل اوپر مفسدہ کے ہو ورعلاوہ اسکے بعضے حنفیون نے ترادف کو بھی منع کیا ہی کئی وجہ سے ایک تو یہہ کہ مدلول لغوی راعنا اور انظرنا کی ایک معنی ہین لیکن مدلول عرفی مین
اینکے کمال بعد ہی دوسری راعنا باب مفاعلت سے ہی کہ دلالت اوپر مساوات بین المخاطبین کے کرتا ہی گویا یہہ معنی ہین کہ تو رعایت ہماری کرتا
رعایت سخن کی تیرے کرین ہم اور اس طرح کا خطاب جناب رسالت مآب مین بکمال بے ادبی ہی ساتھ دلیل لا تجعلوا دعاء الرسول
بینکم کدعاء بعضکم بعضا تیسری اس خطاب مین نوع استعلا سمجھا جاتا ہی یعنے رعایت کر سننے کلام ہمارے کی غافل مت ہو اس سے

Marfat.com

اور اور چیز میں مشغول ہوا اور انظرنا میں سوال شفقت اور مہربانی ہے لیں اور لفظ اسمعوا میں اشارہ ہے کہ شاگرد کو چاہیے کہ کمال توجہ اور
التفات سے کلام استاد کا سنے تا محتاج طلب اعادت کا نہو مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ نہیں دوست رکھتے ہیں وہ لوگ
جو کافر ہیں حق چھپاتے اہل کتاب سے وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ مشرک اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ یہہ کہ اتاری جاوے اوپر تمہارے
کچھ بھلائی پروردگار تمہارے سے مراد خیر سے وحی ہے اور قرآن کہ جامع ہے سب چیز کا یہود نہیں چاہتے تھے کہ آل اسمعیل میں نبوت
آوے اور مشرکون کو داعیہ تھا کہ پیغمبری ولید بن مغیرہ اور نعیم ثقفی کو پہنچے وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اور خدا سبحانہ اختصاص
کرتا ہے ساتھ نبوت اور وحی اپنی کے جسے چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور اللہ صاحب فضل بڑا کا ہے جسے چاہے اُسے نبوت دے
فضل اُس کا عدد سے ہے باہر لطف اسکا شمار سے برتر معلوم کیجے کہ تیسری آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ جواز نسخ قرآن کا
نکلتا ہے وہ یہہ ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا جو کچھہ موقوف کرتے ہیں ہم آیتون سے قرآن شریف کے بسبب مصلحت خلق کے اور
مقتضائے زمانہ کے یا بھلا دیتے ہیں ہم اسکو دلون سے سمجھہ لیجیے کہ بعضے آیات منسوخ ہیں اور تلاوت انکی باقی ہے کہ مصحف تیرہ میں
مکتوب ہیں اور صدور حفاظ میں محفوظ ہیں مثل آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول
کہ حکم اسکا کہ وجوب یکسال ہے ساتھہ آیت دوسرے کہ اسمین وجوب عدہ چار مہینے دس دن ہین منسوخ ہے اور ایسی ہی آیت
یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجویکم صدقۃ کہ حکم اسکا منسوخ ہے اور تلاوت باقی ہے کہ اوپر زبان
ہر حافظ کے جاری ہے ایسے ہی آیت مصابرت کے جنگ کفار میں کہ ایک کو مقابل دس کے حکم فرمایا تھا منسوخ الحکم ہے اور وہ آیت
سورہ انفال میں موجود ہے اور بعضے آیتین منسوخ التلاوت ہین کہ انکے الفاظ خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور قراء سے بھلا دیے
ہین یعنے الفاظ میں انکے اشتباہ ہوگیا ہے کہ اصل مضمون یاد ہے وہ دو قسم ہین ایک تو ایسے ہین کہ حکم انکا جاری ہے جیسے آیت
الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم الفاظ اسکے بخوبی یاد نہین رہے بعضے کہتے ہین آخر میں
عزیز حکیم ہے بعضے کہتے ہین کان اللہ عزیزا حکیما ہے اور ایسے ہی موضع اسکا معلوم نہین ہے کہ کونسی سورہ میں اسیواسطے انحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے بامر جبرئیل تلاوت اسکی موقوف کی تھی اور ایسی ہیہ آیتین لا ترغبوا فانہ کفر بکم ان ترغبوا ان اباءکم والولد
للفراش وللعاہر الحجر روایت کی ہے عبداللہ نے بیچ تمہید کے حضرت عمر سے اور جاہدوا کما جاہدتم اول مرۃ روایت کی ہے ابوعبید
نے عبدالرحمن بن عوف سے اور بلغوا قومنا انا قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا کہ زبان شہداء بیر معونہ کے سے حکایت نازل
ہوئی ہے رواہ البخاری ومسلم اور لو کان لابن ادم وادمن ذہب لابتغی الیہ ثانیا ولو کان لہ وادیان لابتغی الیہما ثالثا ولا یملاء
جوف ابن ادم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب کہ اکثر محدثین نے صحابہ کثیر سے نقل کی ہے اور مصحف ابی ابن کعب میں مکتوب بھی
ہے لیکن بعضے الفاظ اسکے مشتبہ ہوئے ہیں مثل بطن ابن آدم یا جوف ابن آدم اور موضع اسکا بھی مشتبہ ہے کہ سورۂ احزاب میں ہے
یا سورۂ برأۃ میں اور صدر اسکا بھی بھولا ہوا ہے کہ انا انزلنا المال لاقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ تھا یا اور کچھہ ایسی ہی آیتین آیت
ان اللہ سیؤید ہذا الدین برجال مالہم فی الاخرۃ من خلاق یا باقوام لاخلاق لہم فی الاخرۃ رواہ ابوعبید وغیرہ عن
ابی موسی الاشعری وغیرہ دوسری ایسی آیتین ہین کہ حکم انکا بھی منسوخ ہے مثل عشر رضعات معلومات یحرمن کہ صدر
اور ذیل اس آیت کا فراموش ہوا ہے اور موضع اسکا بھی نسیًا منسیا ہوا اور حکم اسکا بھی موقوف ہوا رواہ البخاری ومسلم عن عائشۃ

Marfat.com

رضی اللہ عنہا اور ابو داؤد نے بیچ کتاب ناسخ و منسوخ کے اور بیہقی نے دلائل النبوت مین بروایت ابو امامہ بن سہل ذکر کیا ہی
کہ ایک شخص انصاری راتکو واسطے تہجد کے اٹھا الحمد پڑھ کے سورہ پڑھنے لگا وہ سورہ ایسی اُسے سہو ہوئی کہ مطلق بغیر بسم اللہ کے اسکے زبان
پر نہ آئی صبح کو تعجب کرکے اور اصحابون سے پوچھا سب نے کہا کہ ہمین بھی ایسے ہی بھول پڑی ہی سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین حاضر ہوکر عرض کیا آنحضرت نے فرمایا کہ آج کی رات وہ بصورت منسوخ التلاوت ہوئی ہی جینے میرے سے اور سینہ سب آدمی کے سے
نکل گئی بلکہ جہان لکھی تھی نقوش بھی اسکے مٹ گئے نات بخیر منہا لاتے ہین ہم بہتر اُس سے اور آیت چنانچہ مصابرت ایک غازی کے
ساتھ دس تن کے تھی منسوخ کرکے ساتھ دو تن کے مقرر کیئی او مثلہا یا لاتے ہین ہم مانند اسکے جیسے قبلہ بیت المقدس کی طرف سے موقوف
کرکے کعبہ کی طرف مقرر کیا پس فرماتا ہی حق تعالی کہ بہر حال ان دونو طریق سے کہ منسوخ الحکم کردین یا منسوخ التلاوت کردین کہ صدور
سے بھلا دین اور صحف سے مٹا دین لاتے ہین ہم بہتر اس سے یا مثل اسکے بیچ خوبی کے پس خیریت دونون آیت ناسخ و منسوخ مین موجود ہوتی
ہی لیکن ناسخ مین بعضے اوقات مین منسوخ سے زائد ہوتی ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جو آیت منسوخ الحکم ہوئی ہی تو ناسخ اُسکی آیت
اور ہوتی ہی کہ حکم اور اس سے مستنبط ہوتا ہی اور وہ حکم یا سہل ہوتا ہی عمل مین جیسے فاقرؤا ما تیسر من القرآن کہ سہل تر ہی قم اللیل الا
قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا سے بیچ عمل کے یا سہل ہی ہوتا ہی اور مصلحت وقت کے بھی موافق
پڑتا ہی جیسے الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا کہ عمل بھی سہل ہی اور مصلحت وقت کے بھی موافق نہ رہے کہ وقت کثرت افواج
مین آدمی ضعیف القلب بھی درمیان ہوتے ہین اگر انکو بھی مانند اقویا کے تکلیف مکابرات یک کس کے بیچ مقابلہ دہ کس کے دیئی جاوے
تو انپر کمال شاق واقع ہوا اور یا مصلحت تامل کے موافق تر ہوتا ہی گو عمل مین سہولیت نرکھتا ہو جیسے تعین صوم ماہ رمضان مین کہ ناسخ تخییر کا ہوا
درمیان فدیہ دینیکے اور روزے رکھنے کے یا بیچ اجر کے فزون تر ہوتا ہی گو با مصلحت عامل چندان اوفق نہو اور عمل مین بھی سہل نہو جیسے
امر جہاد صدر اسلام مین کہ ہنوز اجتماع بہت ہوا تھا اور آدمی جنگ آزمودہ اور سلاح دار داخل ہوئے تھے اور وہ ناسخ آیات صبر و عفو کا ہوا
اور یا حکم آیت ناسخہ کا مانند حکم آیت منسوخہ کے ہوتا ہی ان امور مین کہ مذکور ہوئے اور اگر آیت فراموش ہوئی ہووے پس عوض مین
اسکے اور آیت آتی ہی کہ اسکی جگہہ اُسے پڑھتے ہین اور ثواب حاصل کرتے ہین اور وہ آیت بہتر آیت سابقہ سے ہوتی ہی کثرت ثواب
مین اور فصاحت الفاظ مین اور بلاغت کلام مین جیسے آیت ان الدین عند اللہ الاسلام آئی ہی اس آیت کی جگہہ مین ان ذات الدین
عند اللہ الحنیفیۃ السمحۃ لا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ اور کبھی مثل اسکے ہوتی ہی مانند اکثر سور باقیہ کے کہ عوض آیات منسیہ مین ہین یہان سمجھ
لیجے کہ نسخ احکام شرعی مین مانند نسخ احکام تکوین کے ہی اور بملاحظہ حال نظام تکوینی آلہی سے استبعاد کے بیچ نسخ نظام تشریعی کے بسبب القائے
شبہات کافران واقع ہوتا ہی بیان اسکا یہہ ہی کہ احکام الٰہیہ جو لوح محفوظ مین نبشتہ ہین خواہ جنس احکام تکوینی سے ہون خواہ شرعی
سے دو قسم ہین خاص ہین یا عام ہین اور خاص یا خاص باشخاص ہین یا خاص بزمان ہین وہ جو خاص باشخاص ہین تا بقائے اشخاص باقی رہتے
ہین پھر منسوخ ہو جاتے ہین اور وہ جو خاص بزمان ہین وہ جب یک زمانہ باقی رہتا ہی باقی رہتے ہین بعد انقراض اُس زمانیکے
موقوف ہو جاتے ہین خواہ زمانہ منقرض قلیل ہو مثل احکام منسوخہ قرآن کے خواہ طویل ہو مثل احکام شرایع ما تقدم کے اور یہہ تغییر تبدیل منافی
ثبوت ان احکام کے بیچ لوح محفوظ کے نہین ہی اسواسطے کہ وہان موقت ساتھ انہین اوقات کے اور مؤجل ساتھ انہین آجال کے ثابت ہین
مثل تمام احکام تکوینی کے صحت اور مرض اور غنا اور فقر سے اور احکام عامہ اصلاً قابل نسخ کے نہین تا ابد الآباد باقی و برقرار ہین مثل تکلیم

Marfat.com

انسان کے اور استوار قامت اُسکے کے بیچ احکام کونی کے اور مثل حرمت شرک اور زنا اور لواطت اور سرقہ کے بیچ احکام شرعی کے اس بیان
سے واضح ہوا کہ بیچ نسخ احکام کے کونی ہون خواہ شرعی ہون تغیر اور تبدیل علم الٰہی مین نہین آتا تغیر اور تبدیل کہہ ہی اذہان حاضرہ ہمارے
مین ہی کہ مدت ہر حکم کی نہین پہچانتے ہم اور راہ غلط فہمی سے اُسے مستمر جانتے ہین ہم اور ہر چند یہہ معنی احکام کو نہین جائے انکار اور
محل شبہ نہین ہی اسواسطے کہ ہر شخص بنی آدم تغیر صحت کا ساتھہ مرض کے اور غنا کا ساتھہ فقر کے بیچ ایک شخص کے اور تغیر غلبے
کا ساتھہ مغلوبیت کے ایک قوم کے ایک فرقے مین اور زوال دولت اور سلطنت کا ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف اور معموری
اور خرابی ایک مکانکی اوقات مختلفہ مین مشاہدہ کرتا ہی اور اوپر اسباب خفیہ اس تغیرات اور تبدیلات کے عمل کرتا ہی لیکن احکام
شرعیہ مین کفار اس طرح کے تغیر تبدیل کو دیکھہ کر سنکر طعن کرنے مین حق تعالی واسطے دفع اس طعن اور طنز انکے کے ہر مسلمانکو جواب
ملقنین فرما کر خطاب کر کر کہتا ہی اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کیا نہین جانا تو نے تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی یہہ خطاب
منکر نسخ کے ہی یہود نسخ مین مجادلہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ پشیمانی ہی کہ ایک چیز کو مقرر کی ہوئی چھوڑ دینا اور دوسری مقرر
کرنا پھر خدا تعالی کو روا نہین ہی غرض حکمت آلہی اور مصلحت بادشاہی سے کہ نسخ مین ہی غافل تھے یہہ نہین سمجھتے تھے کہ حق تعالی
کا حکم برحق ہی اور انبیا مثال عطار کے ہین اور آیتین مانند نسخونکے ہین پس حکیم موافق ہر موسم کے برعایت امزجہ نسخے لکھتا ہی ایسے ہی
حق تعالی ہر زمانے مین مناسب لوگون کے مزاج کے موافق جسمین مصلحت دیکھتا ہی وہی چیز مقرر فرماتا ہی اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین جانا تو نے تحقیق اللہ کے واسطے ہی بادشاہت آسمانونکی اور زمین کی جو چاہے سو کرے
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ کے دوست کہ دوستی اسکی نفع پہنچاوے تمھین اور نہ
مدد دینے والا کہ تم سے دفع ضرر کا کرے اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ سوال کرو تم پیغمبر اپنے سے كَمَا
سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ جیسا کہ سوال کیا گیا تھا موسی علیہ السلام پہلے اس سے یعنی جس قسم حضرت موسی علیہ السلام سے بنی اسرائیل سوال کرتے
تھے ویسے ہی تم پیغمبر سے سوال کیا چاہتے ہو اور وہ سوالات یہود انکے یہہ تھے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام کوئی حکم احکام آلہی سے
بنی اسرائیل کو پہنچاتے اور وہ حکم مخالف نفس کے اور شاق طبع پر انکے ہوتا مثل جہاد اور زکوٰۃ کے کہ ربع مال دنیا مین زکوٰۃ مقرر تھا اور انتماس
اسکے حضرت موسی سے بالحاح تمام عرض کرتے تھے کہ حق تعالی سے عرض کر کر حکم تبدیل کیجیے اسکے عوض مین حکم سہل آسان سبک ہمارے واسطے
لائے حضرت موسی علیہ السلام کثرت سوالات اُن کے سے بہت تنگدل ہوتے تھے تا آنکہ شکایت اُسکی شب معراج مین تجھہ سے اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم موسی علیہ السلام نے کی اور تجھے بھی تاکید کی کہ جناب آلہی سے قبل پہنچنے امت تک تخفیف احکام کا سوال کر چنانچہ نماز پچاس وقت سے
پانچ وقت کی ٹھہروائی اور ظاہر ہی کہ درخواست تبدیل حکم آلہی خصوصًا عدم انقیاد حکم ناسخ اور الزام منسوخ صریح کفر ہی اور مستلزم تحکم اور فرمانے بین
کے ہی اوپر خدا کے وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ اور جو کوئی بدل لیوے کفر کو عوض مین ایمانکے پس تحقیق گمراہ
ہوا سیدھی راہ سے وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ دوست رکھتے ہین بہت اہل توراۃ مین سے جیسے فخاص بن عازا اور امثال اسکے لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ
کاشکے پھیر دیوین تمکو مراد اس سے حذیفہ اور عمار بن یاسر ہین کہ فنحاص در بار اسکے انھونکو دعوت یہودیت کی کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ یہود چاہتے ہین
کہ پھیر دیوین دل تمھارے مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ پیچھے ایمان تمھارے کے كُفَّارًا کافر حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ حسد سے نزدیک جی اپنے کے سے یعنی حسد
کہ مقتضا طبع ہی انکا نہ کسی کے کہنے سننے سے مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ پیچھے اُسکے کہ ظاہر ہوا واسطے انکے سچ یعنی رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی اور حقیقت قرآن کی اور صحت دین اسلام کی فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ پس معاف کرو ای مومنو اور گذر و انکے قتل سے
یہان تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا انکے قتل پر یا جزیہ لینے پر اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ او پر ہر چیز کے عذاب کرے یا انتقام
لے قادر ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور قائم کرو نماز کو کہ عبادت شاقہ ہے بدن پر اور نفس کو زیر و زبر کرتی ہے اور دو زکوٰۃ
کو کہ خرچ کرنا مال کا زیادہ تر نفس پر گران اور شاق ہے مشقت بدن سے اور اگر اسقدر پر قناعت حاصل نہو تو اور نوافل طاعات بدنی و مالی
بجا لاؤ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ کہ آگے بھیجو گے تم واسطے جانو اپنی کے بھلائی سے صدقہ دیکر مال سے
پاؤ اور کچھ بھلائی پاؤگے اسکو لکھا ہوا نزدیک اللہ کے یا ثواب اسکا پاؤ نزدیک اللہ کے اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ تحقیق اللہ ساتھ اس چیز
کے کرتے ہو تم بھلائی صدقے سے دیکھنے والا ہے وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی اور کہتے ہین یہود اور نصاریٰ ہرگز
نہ داخل ہوگا بہشت مین مگر جو کوئی ہوگا موسوی یا عیسوی ہود جمع ہائد کی ہے جیسے نزل جمع نازل کی سمجھ لیجیے کہ یہود کہتے تھے کہ بہشت مین
نجاویگا مگر جو کوئی ہوگا موسوی اور نصاریٰ کہتے تھے کہ جنت مین نہ داخل ہوگا مگر جو کوئی ہوگا عیسوی حق تعالیٰ نے رد دعوی مین انکے فرمایا
تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ یہہ دعوی ہر طائفے کے آرزوین ہین انکی قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ کہہ تو لاؤ تم دلیل اپنی اس دعوے پر اگر ہو
تم سچے بیچ قول اپنے کے بَلٰی نہین ایسا جیسا کہ یہہ دعوی کرتے ہین یہود اور نصاریٰ بلکہ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ جو سونپ دے
منہہ اپنا یعنی ذات اپنی واسطے اللہ کے یعنے اسکا ہو رہے اور اسکی طاعت عبادت کرے اور ہووے نیکی کرنیوالا بیچ قول فعل کے فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ
پس واسطے اسکے ثواب اسکا ہے نزدیک پروردگار اسکے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہین ہے ڈر اوپر انکے فوت اجر کا اور نہ وہ غم
کھاوینگے ایسا کہ ثواب اُن سے جاتا رہے سمجھ لیجیے کہ جو اللہ ہی کا ہو رہے اور اس سے جو مانگتا ہو مانگے اور جو کہنا ہو کہے اور کسیکی طرف سوا اسکے
نہ متوجہ ہو نہ ملتفت ہو عبادت کرے تو اسیکی کرے اطاعت کرے تو اسیکی کرے مدد چاہے تو اسی سے چاہے حل مشکلات چاہے تو اسی سے چاہے اسی کے
واسطے اجر ہے اور وہی مومن صادق ہے کہ نہ ڈر ہے اسکو نہ غم نظم الٰہی ہے تو ہی میرا مددگار نہ تو ہی حافظ تو ہی ناصر تو ہی یار نہ تو ہی مطلوب ہے اور
تو ہی مقصود نہ تو ہی مسجود ہے اور تو ہی معبود نہ تجھی کو جانتا ہون دو جہان مین نہ تو ہی سب ہے زمین و آسمان مین نہ سوا تیرے نہ وہان
ہے اور نہ یہان ہے نہ تو ہی حلال مشکل یہان وہان ہے نہ مین رفتہ ہون تیرا بندہ گنہگار نہ زیادہ حد سے بد اقوال و کردار نہ گنہ بخش اور
چھپا ہے عالم الغیب نہ تو ہی غفار ذنب اور ساتر العیب نہ مجھے بھی فضل سے کر انمین داخل نہ جنکو خوف ہے نہ حزن شامل نہ وَقَالَتِ
الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ اور کہا یہود نے نہین نصاریٰ اوپر کسی چیز کے دین حق سے سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ ایک گروہ
عیسوی مدینے مین آیا اور ساتھ موسویون کے مناظرہ کرنے لگا ہر فرقہ ابطال دین دوسرے کا کرتا تھا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی وَّقَالَتِ
النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ اور کہا نصاریٰ نے نہین یہودی اوپر کسی چیز کے کہ معتدبہ ہو وَّهُمْ یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اور حال یہہ ہے کہ یہہ سب
پڑھتے ہین کتاب خدا کی یہود یعنی موسوی توراۃ سے جانتے ہین کہ نصاریٰ واسطے ثابت کرنے زن و فرزند اللہ کے اوپر باطل کے ہین اور
نصاریٰ یعنے ترسا عیسوی سمجھتے ہین انجیل سے کہ یہودی بجہت انکار عیسیٰ کے اور انجیل کے کافر ہین كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ
قَوْلِهِمْ اسیطرح کہا ان لوگون نے کہ نہین جانتے اور اہل کتاب نہین ہین جیسے مجوس اور مشرکان عرب مانند قول یہود اور نصاریٰ کے یعنی کفار بھی
انکے حق مین کہتے ہین کہ یہود اور نصاریٰ حق پر نہین فَاللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ پس اللہ حکم کریگا درمیان
انکے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اسکے اختلاف کرتے حق اور باطل سے سمجھ لیجیے پیچھے سے سب مذمت اہل کتاب کی چلی آتی ہے

Marfat.com

حاجت اعادہ کی نہین ہی کہ موجب تطویل کلام ہی پس حق تعالی نے ایک اور برائی انکے ذکر فرمائی کہ کفاروں سے ملکر خرابی بیت المقدس کی
بھی اُنہون نے کی ہی اور یہہ بہت برا فعل ہی اور بڑا ظلم ہی معلوم کیجیے کہ چوتھی آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت انہدام
مساجد اور حرمت امتناع نماز بہ مسجد نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْهَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا اور کون شخص
ہی بہت ظالم اس شخص سے کہ منع کرتا ہی مسجدون اللہ کی کو یہہ کہ ذکر کیا جاوے اس کے بیچ نام خدا کا یعنی چھوڑا کہ مسجد وںمین خدا نام لینے
کو عبادت کرنیکو اور سعی کہ کوشش کرتے ہین بیچ ویرانی اُنکی کے اور بیت المقدس کو حق تعالی نے بلفظ جمع ذکر کیا ہی واسطے تعظیم کے
یا ہر موضع اسکا مسجد ہی یعنے جائے سجدہ لکھا ہی کہ بیت المقدس کی داؤد علیہ السلام نے بنا کی تھی قبل تمام ہونیکے انکا انتقال
اس جہان سے ہو گیا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے مرمت کیا پھر یہود اسپر قابض متصرف ہو گئے جب عیسی علیہ السلام کو آسمان
چہارم پر لے گئے تو نصاری نے کہا یہود کو کہ تم نے حضرت عیسی کو قتل کیا ہی غرض درمیان ان دونوں کے ایک فتنہ عظیم برپا ہوا اسوقت مین
ایک بادشاہ تھا نصاری اسکے ساتھ مل گئے یہود سے لڑائی کی خوب انکو قتل کیا اور زن و بچہ انکے پکڑ لے آئے شہر توڑا مسجد بیت المقدس
خراب کی اور بعضے کہتے ہین بخت نصر بادشاہ مجوس تھا اس سے ملکر بیت المقدس کو ویران و خراب کیا اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَہُمْ
اَنْ یَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِیْنَ یہہ لوگ کہ منع کرتے ہین ذکر کو اور کوشش کرتے ہین خرابی مسجد مین نہین لائق تھا انکو یہہ کہ داخل
ہون بیچ اسکے یعنے مسجد کے مگر ڈرتے ہوئے یہہ صورت زمان دولت اسلام مین ہی کہ ترسایونکو قوت مسجد اقصی مین جانیکی نہین ہی
مسلمانونکے ڈر سے لَہُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ واسطے انکے یعنی ترسایون کے بیچ دنیا کے رسوائی اور خواری ہی اور جزیہ دنیا وَّلَہُمْ
فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے اُن کے بیچ آخرت کے عذاب ہی بڑا معلوم کیجیے کہ پانچون آیت آیات مسائل سے کہ جسمین
بیان ہی اُس مسئلے کا کہ نسخ واقع ہوا تھا قبلے مین وہ یہہ آیت ہی وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اور واسطے اللہ کے ہی جگہہ سورج
نکلنے کی اور غروب ہونیکی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ پس جدہر منہہ کرو تم پس وہی ہی منہہ اللہ کا یعنے جہت طاعت کی اسکے
ہی ابن عباس نے فرمایا ہی کہ یہہ آیت نازل ہوئی بیچ تحویل قبلے کے کعبہ سے طرف بیت المقدس کے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مکے مین نماز پڑھتے تھے طرف کعبہ کے پھر امر ہوا کہ متوجہ ہو طرف بیت المقدس کے پھر کفار طعن کرنے لگے پس یہہ آیت نازل ہوئی پھر
حکم اسکا منسوخ ہو گیا ساتھ آیت قولہ وجهك شطر المسجد الحرام کے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نازل ہوئی ہی یہہ آیت
بیچ حق صلوۃ مسافر کے اوپر راحلے کے اور بعضون نے کہا ہی کہ اسکی یہہ معنی ہین کہ جدہر منہہ پھیرو تم واسطے دعا کے اور ذکر کے اور یہان
نہین ارادہ کیا ہی نماز کا چنانچہ یہی عبارت مدارک کی ہی کہ اخذ کی ہی کشاف سے لکھا ہی امام زاہدی نے کہ
یہہ آیت نازل ہوئی ہی بیچ حق نجاشی کے کہ اسلام لا کر متوجہ ہوا تھا طرف مدینے کے راہ مین مر گیا جبرئیل علیہ السلام نے آکر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ نماز پڑھئے اوپر نجاشی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ صلوا علی صاحبکم
نماز پڑھو اوپر صاحب اپنے کے صحابہ نے کہا کیونکر نماز پڑھین ہم اسپر کہ وہ ہمارے قبلے کی طرف نماز نہین پڑھتا تھا حق تعالی نے
یہہ آیت نازل کی یعنی جسطرف اُس نے نماز پڑھی کچھہ گناہ نہین اسپر اور شریعت نہین لازم ہوتی مگر بہ سماع اور اُسنے نہین سُنا
تھا اور وجہ بمعنی جہت کی ہی یا قبلے کی یا رضا کی یا یہہ آیت اور مثل اسکے جو آیتین ہین متشابہات مین نہین سمجھتے ہم کیفیت انکی
اور ایمان لاتے ہم انکی اصل حقیقت پر چنانچہ مذکور ہی بیچ تفسیر احمدی کے اور بعضی تفسیر و نمین لکھا ہی کہ ایک جماعت نے

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر مین بسبب ابر کے اور تاریکی کے سمت قبلے مین اختلاف کیا ہر ایک نے تحری کی اور واسطے اپنے
محرابین بنا بنا نماز پڑھین جب روشنی ہوئی خط محرابکی قبلے سے منحرف تھی جب مدینہ مین پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا اور اجازت چاہی اعادہ نماز کی یہہ آیت نازل ہوئی کہ بعد تحری کے حاجت اعادہ نماز کی نہین ہی کہ سب جہتین اسی
سے ہی اور سب طرف وہی ہی۔ جس طرف کو منہہ پھراوین وہ تصور ہی بندھا۔ کھل گیا ہی راز دلبر ثم وجہ اللہ کا۔ سہ پھرے
ہی کہ کس کو ڈھونڈھتا تو کرے ہی یہ جہ کیون تکاپو۔ وہی تو ہی جلوہ گر ہر یک کو سمجھہ ذرا راز اینما کا۔ لفظ ثَم کا بہ فتح چار جگہہ ہی قرآن
شریف مین ایک یہان دوسری جگہہ سورہ شعرا مین تیسری دہر مین چوتھی کورت مین اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ بری مغفرت
والا ہی اور بہت عطا والا جاننے والا احوال لوگونکے اعتقادونکا مسلمانونکے معلوم کیجے کہ چھٹی آیت آیات مسائل سے کہ جسمین مسئلہ اثبات
تشبیہ اور جنسیت ولد بوالد اور نفی مماثلت حق تعالی بعالم نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور کہا یہود اور نصاری نے
اور مشرکان عرب نے پکڑی اللہ نے اولاد یہود کہتے تھے عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ اور نصاری کہتے تھے مسیح کو ابن اللہ اور مشرکان عرب
کہتے تھے ملائکہ بنات اللہ ہین معاذ اللہ تعالی سُبْحٰنَهٗ پاکی ہی اسکو اور بے عیبی بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہہ آیت دلیل ہی
اوپر فساد انکے کے یعنی نہین ایسا جیسا یہہ کہتے ہین بلکہ واسطے اسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے اور زمین کے ہی یعنی اہل آسمان
اور زمین سب مخلوق اور مملوک اسکے ہین عیسی اور عزیر اور ملائکہ اسکے بندے ہین اور حادث ہین وہ قدیم ہی سمجھہ لیجیے کہ
بیٹا جنس اور مشابہ باپ کے سے ہوتا ہی پس یہہ کیونکر اسکے بیٹے ہون کہ یہہ حادث اور وہ قدیم كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ سب جو
کچھہ زمین آسمان مین ہی واسطے اس کے ہی فرمانبردار ہین بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہی ہی پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین
کا وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اور جب مقرر کرتا ہی کچھہ کام سوا اسکے نہین کہ کہتا ہی واسطے اسکے ہو تو
پس ہو جاتا ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور کہا ان لوگون نے کہ نہین جانتے خدا کو جاہل ہین جیسے مشرکان مکہ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا
اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ کیون نہین کلام کرتا ہم سے اللہ کیون نہین آتی ہمارے پاس ہر ایک کی نشانی یعنے پیغام اللہ کا
كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ اسیطرح کہا تھا ان لوگون نے کہ پہلے ان سے تھے یہود اور نصاری سے مانند
بات انکی کے تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ یکسان ہوئے آپسمین دل کفارونکے اور منکران اہل کتابکے بیچ کفر اور فساد کے اور کدورت
اور عناد کے کہ جیسے سوال ازراہ تعصب وعناد وہ کرتے تھے ویسے ہی یہہ کرتے ہین قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ تحقیق
بیان کین ہم نے نشانیان اوپر توحید اور نبوت کے واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہین اور تردد اور گمان کی طرف نہین جاتے
ہین اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا تحقیق بھیجا ہم نے تجھہ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ راستی اور درستی کے یا ساتھہ قرآن
کے یا ساتھہ دین اسلام کے خوشخبری دینے والا مسلمانون کو اور ڈرانے والا کافرونکو وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اور نہ پوچھا جاویگا
تو رہنے والے جحیم کے سے کہا ہی کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر گذرا کہ اگر حق تعالی یہود پر دروازہ عذاب
کا کھولے اور اثر غضب اپنے کا انپر ظاہر کرے تو غالب ہی کہ یہہ خوف سے عذاب الیم کے براہ مستقیم آوین حق تعالی نے یہہ آیت
نازل کی کہ یہہ اصحاب جحیم ہین اور ہم تجھے نہ پوچھین گے کہ یہہ کسواسطے ایمان نہین لائے تجھہ پر ادائی رسالت ہی اور ہم پر
حساب اہل ضلالت وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى اور ہرگز نہ راضی ہونگے تجھہ سے یہود اور نہ نصاری حتی

Marfat.com

تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ جبتک کہ پیروی کرے تو دین انکے کی قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ دین کی
اپنے تعریف کرین کہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہی ہدایت ہی باقی ضلالت ہی حاصل یہہ ہی کہ کہو تم مجھے یہو دیت اور نصرانیت
پر بلاتے ہو یہہ ہدایت نہین ضلالت ہی اور اللہ مجھے دین اسلام پر راہ دکھاتا ہی یہہ ضلالت نہین ہدایت ہی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ
اور البتہ اگر پیروی کریگا تو خواہشون انکے کی بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے اس چیز سے کہ آیا تجھہ کو علم سے کہ وحی ہی حق ہیچ حقیقت
اسلام کے اور بطلان ملتا نکے مین مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ نہین ہی واسطے تیرے اللہ سے یعنی عذاب الہی سے
کوئی دوست چھڑانیوالا اور نہ مددگار اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وہ لوگ کہ دی ہی ہم نے انکو کتاب
پڑھتے ہین اسکو حق پڑھنے اسکیکا مراد کتاب سے توراۃ ہی اور یہہ آیت بیچ شان عبداللہ بن سلام اور اصحاب اُسکے کے نازل ہوئی ہی کہ حضور نبوی مین آکر
اسلام لائے یا مراد کتاب سے انجیل ہی اور یہہ آیت بیچ شان اصحاب سفینہ کے آئی ہی کہ ملازمان نجاشی ساتھہ جعفر بن ابیطالب کے دیار حبشہ سے مدینے مین آکر ایمان لائے
تھے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد کتاب سے قرآن ہی اور الذین آتینا سے مراد امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آیات سابقہ شکایت اہل توراۃ و انجیل مین اتری مین تو سنے والون
نے رغبت کی کہ اصحاب قرآنکا کیا حال ہی معلوم کیا چاہیے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ یہہ لوگ ایمان لاتے ہین
ساتھہ کتابکے اور احکام اسکے کے بغیر تحریف کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جو کفر کرے ساتھہ کتابکے اور احکام اسکے کو ع
تغیر دے پس یہہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ای بیٹو یعقوب کے یاد کرو تم نعمت میری
جو انعام کیا مین نے اوپر تمھارے پس تمھین لازم ہی کہ شکر مین اس نعمت کے بقدر اس نعمت کے عمل نیک بجالاؤ اور اگر ملاحظے مین
اور نعمتونکے عاجز ہو تو ایک یہہ نعمت کہ جامع جمیع نعمتونکی ہی اسی کو ملاحظہ کرو کہ تمھین جمیع فرق بنی آدم پر امتیاز بخشا ہی ہم نے
وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور یہہ کہ فضیلت دی ہین نے تمھین اوپر تمام عالمونکے اسواسطے کہ تمھارے فرقے مین چار ہزار پیغمبر
مبعوث کیے اور توریت اور انجیل اور زبور اور سوا اسکے اور صحف الہیہ تمھاری لغت پر تمھارے ہاتھونمین نازل کیے ہم نے اور بہت
بادشاہ عادل اور عالم باعمل تم مین پیدا کیے پس تم جمیع فرقونمین بنی آدم کے ساتھہ اس شرف کے ممتاز ہوے ہو کہ مہبط وحی
الہی اور مخزن کتب آسمانی اور دانائے احکام شرعیہ اور واقف اوضاع و اطوار انبیا و ملائکہ سوا تمھارے اسوقت ایک فرقہ دوسرا
نہین ہوا اور تفضل تمھین جمیع موجودات عالم پر اسوقت تک حاصل ہی پس حق تمھارا ہی کہ اب بھی جو وقت نزول کتاب جدید
ہی اور بعث سید المرسلین ہی تمھین سب پر فضیلت لیجاؤ پہلے ناصر اس دین کے اور متبع کتاب اور خاتم المرسلین کے تمھین ہو
بعضے مفسرین ظاہر مضمون اس آیت کے مین کہ مفید تفضیل بنی اسرائیل ہی اوپر تمام عالم کے تردد رکھتے ہین اور حال انکہ جائے
تردد کچھہ نہین ہی اسواسطے کہ اسوقت سے کہ فرقہ بنی اسرائیل کا وجود مین آیا تا وقت اس خطاب کے کوئی فرقہ اس فضائل مین انکے
شریک نہین ہوا مان یہہ مقرر ہی کہ جب بنی اسرائیل نے دعوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ قبول کی اور ایمان قرآن مجید پر نہ
لایا اس منصب سے گر پڑے مثل سائر الناس ہو گئے اسوقت خارج مضمون کلام سے ہین تفضیل بنی اسرائیل کی تمام جہان پر اس
وقتمین اس آیت سے نہین بوجھی جاتی تا محل اشکال ہو اور فضل انکا اوپر تمام فرقونکے فضائل مرقومۃ الصدر مین قطعی ہی گو بعضے
نا اہل فضیلت نرکھتے ہون مثل قارون اور سامری کے اور تفضیل فرقہ کو درکار نہین ہی کہ ہر فرد اسکا افضل اوروں سے ہو
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا اور ڈر و عذاب اُس دنکے سے کہ ہیبت اسکی سے نہ کفایت کریگا اور نہ کام آویگا

Marfat.com

کوئی نفس کسی نفس سے کچھ ذرا سا بھی عذاب نہ دور کر سکیگا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ اور نہ قبول کیا
جاویگا اس نفس سے بدلا کہ اپنے تابع کی خلاصی کے واسطے دیکر عذاب سے چھڑاوے یا تخفیف عذاب کرواوے اور نہ فائدہ دیگی
اسکو شفاعت اور سفارش کہ اپنے منسوبونکے حق مین کرے اور نہ وعدہ دئے جاوینگے کسی مددگار سے اور محتمل ہی کہ ضمیر منہا اور تنفعہا کی
راجع بنفس دوسرے ہوکہ گرفتار عذاب ہی اور معنی اسکی ظاہر ترہین باقی رہے یہان کئی سوال جواب طلب سوال اول یہہ آیت بعینہا
اول قصہ بنی اسرائیل مین گذری ہی اعادہ اسکا یہان کس غرض کے واسطے ہی جواب ذکر اس مضمونکا صدر قصے مین واسطے یاد
دلانے نعمتونکے ہی تا کفران نعمت اسکی سے احتراز کرکے راہ شکر منعم اختیار کرین اور ذکر اس مضمونکا تتمہ قصہ مین یہان واسطے دفع
ابطال دعوی متبوعیت انکے کے اور درخواست متابعت سید المرسلین کے ہی اسواسطے کہ جب نعمت الٰہی کو اپنے حقمین یاد
کرین اور تفضل اپنا عالم پر دیکھین تو سمجھین کہ منشاء اور مبدا اس دعویکا کچھہ اور چیز ہی کہ ذاتی ہماری نہین اور زور اور
نسب سے نہین پائی اور ایکروز ایسا آنیوالا ہی کہ اسدن کوئی نسب نسبت کام نہین آویگی بدون متابعت راہ حق چھٹکارا
نہوگا اور بعضی مفسرین نے لکھا ہی کہ صدر قصے مین غرض اس آیت سے اجمال نعمتہای بنی اسرائیل کو یاد دلانا ہی اور تتمہ قصے مین تفصیلاً بحسب
اوقات اور اشخاص کے سوال دوسرا اس آیتمین آیت گذشتہ سے تین چیز کا تفاوت واقع ہی اول آیت سابقہ مین لا یقبل منہا شفاعۃ
ہی اس آیتمین لا تنفعہا شفاعۃ ہی دویم وہان لا یؤخذ منہا عدل ہی یہان لا یقبل منہا عدل ہی سیوم وہان نفی شفاعت کو
مقدم کیا ہی یہان نفی فدیہ کو نکتہ اس تفاوتمین کیا ہی جواب تخصیص آیت اولی مین ساتھہ نفی قبول کے اور اس آیتمین ساتھہ نفی نفع کے
اس جہت سے ہی کہ ماسبق آیت اولی مین ذکر کفر کا بتصریح تھا کہ ولا تکونوا اول کافر بہ پس نفی قبول وہان مناسب ہوئی اور ماسبق
اس آیت کے ذکر انتساب اور اتباع کا ہی کہ اسے وسیلہ شفاعت متبوعین اور منسوب الیہم اپنا جانتے ہین پس نفی نفع کی یہان چسپان
ہوئی گویا فرمایا کہ ہرچند شفاعت انبیا کی اور اسلاف تمہاری اپنے تابعدارونکے حقمین مقبول ہی لیکن باوجود کفر کے تمہاری حق مین نافع
نہین اور آیت اولی مین جو نفی قبول شفاعت کی سابق گذری تھی اور غالباً دنیا مین جب شفاعت قبول نہین ہوتی تو غرض اخذ عوض
ہوتی ہی اسکے تئین بلفظ اخذ نفی فرمایا یہہ توہم بھی دور ہوا اور اس آیتمین جو نفی نفع شفاعت کی سابق نہین گذری تھی عوض کو بلفظ قبول
نفی کیا کہ وہان عوض دینا مقبول ہی نہین چہ جاے اخذ اسواسطے کہ اخذ بعد قبول ہی لیکن وجہ تقدیم اور تاخیر شفاعت اور عوض کی یہہ
ہی کہ ابتداء حادثہ مین شفاعت کو عوض دینے پر مقدم کرتے ہین اور جب حادثہ امتداد اور استمرار پاتا ہی تو عوض دینے کو شفاعت پر مقدم کرتے
ہین پس آیت اولی مین ابتداء حادثہ تھا اور اس آیتمین انتہا واللہ اعلم باسرار کلامہ معلوم کیجئے ساتوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ
عصمت انبیا کا اور یہہ مسئلہ کہ کافر صلاحیت امامت کی نہین رکھتا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم جب حکم کیا ابراہیم کو لکھا ہی تفسیر احمدی مین کہ ابتلا تکلیف امور شاقہ ہی اور امر و نواہی سے نہ آزمایش سے اسواسطے کہ آزماتا وہ
شخص ہی جسے جہل ہو انجام کار کا اور اللہ منزہ اس سے ہی رَبُّهٗ پروردگار اسکے نے بِكَلِمٰتٍ ساتھہ کہنے باتونکے کہ وہ اوامر و نواہی
تھین یا مناسک حج کے تھے یا دس چیزین کہ جنکو فطرت اسلام کہتے ہین یعنی حلق ہوئی سر اور مضمضہ و استنشاق اور مسواک اور لبونکے
بال لینا اور ناخن تراشنے اور اکھیڑ دینے بال زیر بغل کے اور زیر ناف کے اور ختنہ کرنا اور استنجا پانی سے کرنا یہہ دس چیزین فرض ہین حضرت
ابراہیم علیہ السلام پر اور ہم پر سنت ہین چنانچہ امام زاہدی نے لکھا ہی بیچ تفسیر اپنی کے اور تیسیر مین ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے و تلک العشرۃ

Marfat.com

کانت فریضۃ لہ ولنا سنن فتامله لکھاہی ملا عصام محشی بیضاوی مین سمجھ لیجیے کہ حلق راس اور قصر دونون مسنون ہین مرد کے حقمین علی سبیل
التخییر اور عورتکو نہین جائز مگر قصر ایام حج مین خاص اور قص شارب مسنون ہی بال بالائے لب علیٰ کے اور مضمضہ اور استنشاق اور
سواک مسنون ہی سب کو ہر وضو مین اور مسنون ہین اکھیڑنے بال بغل کے اور حلق کرنے زیر ناف کے اور چھوڑ دینے چالیس روز سے
زیادہ مکروہ ہین اور ناخن تراشنے جمعہ کے روز مستحب ہین یا ایکدن ہفتے مین اور استنجا کرنا پانی سے سنت ہی جو نہ تجاوز ہو نجاست
قدر درہم سے اور اگر تجاوز ہو قدر درہم سے تو واجب ہی اور ختنہ سنت موکدہ واسطے رجال کے اور توقف کیاہی امام اعظم
رحمہ اللہ نے اسکی مدتمین بعضون نے کہاہی کہ بارہ برس تک سنت ہی اور واسطے نسا کے لاباس لکھاہی فَاَتَمَّهُنَّ پس پورا کیا
ابراہیم علیہ السلام نے انکو اور قیام کیا اسپر اور بعضون نے رفع ابراہیم کا اور نصب ربہ کا پڑھاہی چنانچہ قرات امام اعظم ابوحنیفہ رح
کی ہی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی اس تقدیر پر ابتلی کی معنی دعا کی ہین اور وہ دعا یہ ہی ربنا وابعث فیہم
رسولا منہم یتلوا علیہم ایاتک ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم اور اتمہن کی معنی اتمہن اللہ ہین لیکن قرات مشہور
اول ہی نصب ابراہیم کا اور رفع ربہ کا اور اتمہن کی ضمیر ابراہیم کی طرف ہی قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا فرمایا حق تعالی نے
متابعت فرمان میری کی تحقیق مین کرنیوالا ہون تجھکو واسطے لوگونکے پیشوا دین مین کہ سب نیک بعد تیرے اقتدا تیری کرینگے
چنانچہ اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اتبع ملت ابراہیم اور ملت ابیکم ابراہیم اور جب حق تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو مشرف
بشرف امامت فرمایا قَالَ عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالی سے وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ اور اولاد میری سے بھی امام پیدا کر قَالَ فرمایا
حق تعالی نے جواب انکے مین لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ نہ پہنچیگا عہد میرا یعنی رحمت میری ظالمونکو اور معنی عہد کی بقول اصح رسالت یا امامت مسلمانان ہی اور
ظالمین یعنی کافرین ہی معتزلہ اسی آیت پر تمسک کرکے کہتے ہین کہ نہین جائز امامت فاسق کی اسواسطے کہ وہ ظالم ہی اور ظالم کی امامت منع ہی اور
مراد امامت سے امامت کبری ہی جسے خلافت کہتے ہین دل علیہ ما قال فی الکشاف اور مذہب اہل تشیعہ کا بھی یہی ہی کہ امام کو معصوم ہونا واجب ہی کہ لا ینال عہدی الظالمین سے اور
ہر گناہ ظلم ہی پس لائق امامت کے گنہگار نہین ہی اور کہتے ہین معتزلہ کہ ظالم امامت کے کسطرح صلاحیت رکھے کہ نہین جائز حکم
اسکا اور شہادت اسکی اور اطاعت اسکی اور مقدم ہونا اسکا نماز مین اور نہین مقبول خبر اسکی تم کلامہ حاصل جواب کا جو اہل سنت و
جماعت نے اس فرقہ ضالہ کے دئے ہین یہ ہی کہ اگر امام کی معنی متعارف لیتے ہو جسے خلافت کہتے ہین تو مراد ظالم سے کافر ہی اسواسطے
کہ وہ ظالم مطلق ہی اسکی خلافت نہین درست اور گنہگار کی خلافت درست ہونے مین کیا شک ہی کہ خلیفے کو معصوم ہونا لازم نہین
ہی انبیا کو عصمت لازم ہی تو انکی بھی عصمت مین بڑی بڑی گفتگو ہین بعضون نے کہاہی واجب ہی یہ کہ انبیا معصوم ہون گناہ سے
کذب سے قطع نظر قبل وحی کے اور بعد وحی کے اور بعضون نے قید بعد وحی کے لگائی ہی اور اس مقام پر بہتیرے گفتگو کی ہی تفتا
زانی نے شرح عقائد مین اس قول کے تحت مین وکلہم کانوا مخبرین مبلغین عن اللہ تعالی صادقین ناصحین اور کہاہی
کہ انبیا معصوم ہین کذب سے خصوصًا بیچ اس چیز کے کہ متعلق ہی ساتھ شرائع کے اور تبلیغ احکام کے اور ارشاد امت کے لیکن
عمد مین تو اجماع علما کا ہی اور سہو مین نزدیک اکثر کے ہین اور عصمت انکی تمام گناہون سے اسمین تفصیل ہی کفر سے تو قبل وحی اور
بعد وحی بالاجماع معصوم ہین اور ایسے عمدًا کبائر سے نزدیک جمہور کے خلاف ہی حشویہ کا اسمین کہ ایک فرقہ کا جمیہ سے اور
سہوًا اکثر کے نزدیک نہین معصوم اور صغائر سے عمدًا جمہور کے نزدیک نہین معصوم خلاف ہی جبائی کا اور اتباع

Marfat.com

اسکے کا اور سہوًا بالاتفاق نہین معصوم ہین جب انبیا کی عصمت مین ایسی ایسی گفتگوین ہین تو امام کو معصوم ہونا کہان ہے
واجب ہوا پس ثابت ہوا کہ کافر لیاقت امامت کی نہین رکھتا اور مومن کو واسطے امامت کے عصمت شرط نہین ہے چنانچہ امیر المومنین
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بالاجماع ثابت ہے باوجود انعدام قطعیت عصمت اسواسطے مذہب ہمارے مین جایز ہے
فاسق کی ظالم کی جایر کی امامت واسطے سلطنت کے اور قضا کے یا جب حکم کرے ساتھ حق کے اور شہادت اور امامت الصلٰوۃ مع الکراہت
جیسی کہ تصریح کی ہے ساتھ اسکے بیچ ہدایہ کے اور اگر امام سے ارادہ صاحب نبوۃ کرتے ہو تو ظالم اپنی معنون پر ہے جیسے حضرت ابراہیم نے
سوال کیا تھا کہ بعضے اولاد سے میرے نبی ہون خبر دی حق تعالی نے کہ ظالم نبی نہین ہوتے چنانچہ مدارک مین لکھا ہے اور ہر گناہ ظلم ہے اسواسطے
کہ تجاوز حق سے ہوتا ہے اور اکثر گناہ کو حق تعالی نے ظلم فرمایا ہے چنانچہ ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین پس یہہ دلیل ہے اوپر اس
مسئلے کے کہ انبیا معصوم ہین کبائر سے عمدًا قبل بعثت کے اور شق پہلی دلیل تھی اوپر اس مسئلے کے کہ کافر صلاحیت امامت کی نہین رکھتا سمجھ
لیجیے کہ نہین خلاف بیچ اسکے کسی کا کہ نبی ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم نہین مرتکب ہوئے کبیرہ کے اور نہ صغیرہ کے کسی آن مین کبھی قبل وحی کے اور نہ بعد وحی
کے چنانچہ ذکر کیا امام ابوحنیفہ نے بیچ فقہ اکبر کے معلوم کیجیے کہ آٹھوین آیت آیات مسائل سے کہ جسے مسئلہ تعظیم و احترام اور حرم اور احکام بیت اللہ کا
اور ہونے اسکا امن نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا اور یاد کر جب کیا ہم نے کعبے کو مرجع یعنی جاے ثواب
واسطے لوگون کے کہ حج کرنے آوین ہر سال اور ثواب بیحساب لین وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی اور پکڑو تم اے مومنو بعد اسکے کہ بزرگی
حرم کی تم نے جانی ہے مقام ابراہیم کو جاے نماز اور مقام ابراہیم ایک موضع ہے کہ وہان ایک پتھر رکھا ہے اسمین نشان قدم مبارک حضرت
ابراہیم کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقام ابراہیم مسجد حرام ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حرم اور عرفات اور مزدلفہ اور محل رمی جمار سب مقام ابراہیم
ہے اور بعضی کہتے ہین کہ تمام زمین کہ مقام ابراہیم ہے روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے بنا کعبہ کی مرتب کی جبرئیل علیہ السلام نے کہا
کہ پکارو لوگونکو کہ حج کو آوین انھون نے کہا کسطرح آواز میری سنین گے کہا تم آواز کرو مین سبکے کان تک پہنچا دونگا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام
کوہ ابی قبیس پر چڑھکر ایک پتھر پر کھڑے ہوے وہ پتھر سب دنیا کے پتھرون سے بلند ہوگیا اور حق تعالی نے تمام زمین مثل ایک دستر خوان کے
انکے آگے بچھا دی پھر ابراہیم علیہ السلام نے ندا کی کہ اے مسلمانو حق تعالی نے تمہارے واسطے خانہ بنایا ہے آؤ زیارت کرو اسکی اور حج بجا لاؤ
پس جو کوئی کہ پشت اور شکم مادر مین تھا سب نے آواز سنی اور جسکو حق تعالی نے چاہا اُس نے اجابت کی اور تلبیہ بجا لایا یعنی لبیک تا آخر کہا اسواسطے
لبیک کہنا سنت حاجیونکی ہوئی اور تا قیامت یہہ عمل رہیگا پس جسنے ایکبار لبیک کہا وہ ایکبار حج کریگا جسنے دو بار کہا وہ دو بار کریگا علی
ہذا القیاس موافق اُسوقت کے کہنے کے ظہور مین آتا ہے بحر مواجین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے مقام سے ہجرت کی سارہ کو
کہ انکی منکوحہ تھی صندوق مین بند کر کے ساتھ لے چلے راہ مین تلاشی والون نے روکا کہ اس صندوق کو بغیر دیکھے نچھوڑینگے آخر کھولا تو دیکھا
کہ ایک عورت بکمال حسن وجمال بیٹھی ہے لکھا ہے کہ جہان مین تین نور ایسے ظہور مین آئے ہین کہ انکے مثل اور نہین ہوے ایک تو نور ید بیضائے
موسوی کا کہ جب جیب سے نکالتے تھے دوسرا نور حضرت یوسف علیہ السلام کا کہ جسوقت کنوین سے نکلے تھے تیسرا نور سارہ کا جب صندوق کھولا
تھا غرض بی بی سارہ کو بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ دیکھتے ہی حسن اسکا حیران رہگیا ہاتھ دراز کیا اسکا ہاتھ خشک ہوگیا پھر سارہ سے
کہا کہ جانتا ہون کہ تیرا پروردگار ہے کہ تو عبادت کرتی ہے اس سے میرے ہاتھ کیواسطے دعا کر کہ اچھا ہو جاوے پھر مین تجھے چھوڑ دونگا اسنے
دعا کی ہاتھ اچھا ہوگیا پھر اسنے ہاتھ دراز کیا اور عہد اپنا وفا نکیا پھر ہاتھ خشک ہوگیا غرض تین بار خشک ہوا اور تینون بار انکی دعا سے

Marfat.com

اچھا ہوا تیسرے بار انکو چھوڑ دیا اور ایک لونڈی دی اور کہا ہاجر کہ جب یہہ اس لونڈیکو اپنے گھر مین لائین تو اسکا ہاجرہ نام رکھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آئے تو انکو بوحی یا کشف سے معلوم ہوگیا کہ خدا تعالی نے سارہ کو سلامت رکھا ہے اور اس کافر نے اپنر دسترس نہین پائی پھر سارہ نے جو میل حضرت ابراہیم کا ہاجرہ کی طرف دیکھا تو ہاجرہ کو انہین کو بخشدیا جب ہاجرہ حاملہ ہوئی تو سارہ کو غیرت آئی چاہا کہ گھر سے نکالدون حضرت ابراہیم ہاجرہ کو لیکر مکے مین آئے جہان چاہ زمزم ہے وہین اُترے یہہ حضرت ابراہیم ہاجرہ کو خدا کے سپرد کر کے شام کو سارہ کے پاس گئے ہاجرہ سے یہان اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوئے اس مقام پر پانی نہ تھا ہاجرہ نے پانی کی طلب مین سعی کی حضرت اسمعیل نے پانون مارا وہان ایک چشمہ جاری ہوگیا ہاجرہ نے کتنے پتھر گرد اسکے رکھہ دئے کہ پانی بہہ نجا دے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اسمعیل کی ما پانیکو نہ بند کرتی تو اب تک وہ جاری رہتا چاہ زمزم جسے کہتے ہین یہہ وہی چشمہ ہے کہ ہاجرہ کے بند کرنے سے نہر سے کنوا ہوگیا غرض وہان ویرانے مین ہاجرہ تھی اور چشمہ پانیکا جاری تھا دور سے بعضے لوگون نے دیکھا کہ جانور اُدھر متوجہ ہوتے ہین معلوم کیا کہ پانی ہے جب نزدیک آکر دیکھا تو مقرر چشمہ پایا سب نے وہین وطن مقرر کیا ہاجرہ وہان ویرانے مین پڑی تھین آبادی مین ہو گئین جب حضرت اسمعیل علیہ السلام بڑے ہوئے انکا بیاہ کر دیا بعد مدت کے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کے دیکھنے کو آئے انکو گھر مین نہ پایا قبیلے نے انکے آپکا اعزاز اکرام نہ سمجھا شکایت تنگی معاش کی کئی جب آپکو بہت دیر انتظار مین ہوگئی اور اسمعیل علیہ السلام نہ آئے تو آپ نے کہا مین جاتا ہون اسمعیل کو میری طرف سے کہہ دیجیو کہ آستانہ دروازہ اپنے کا بدلدے پھر جب اسمعیل علیہ السلام آئے تو انکی قبیلے نے یہہ پیغام کہہ دیا حضرت اسمعیل علیہ السلام نے معلوم کیا کہ میرے باپ کی مرضی ہے کہ قبیلہ اور کرون آخرش اور نکاح کیا پھر دوسرے برس حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے پھر انکو گھر مین نہ پایا انکی قبیلے نے بہت آپکا ادب کیا اور شکر معاش اور روزگار اظہار کیا اور تعظیم تکریم سے طعام انکے آگے رکھا آپ بہت خوش ہوئے دعا کی انکے حق مین اور پھر بغیر ہی ملاقات حضرت اسمعیل کے چلے یہہ کہکر کہ اسمعیل آوے تو کہہ دیجیو کہ اپنے آستانیکی محافظت لازم پکڑے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے قبیلہ نے یہہ سمجھا کہ یہہ اب جاتے ہین تو کہا کہ آپ اب یہان جو کسی طرح نہین رہتے تو بارے غبار سفر کا تو بدن مبارک سے دور کرو اور سر دھو اور غسل فرماو آپ وعدہ سارہ سے کر کے آئے تھے کہ اونٹ سے نہ اترونگا بلحاظ ایفاے وعدہ ایک پاؤن اپنے اونٹ پر رہنے دیا اور دوسرا پتھر پر رکھہ کر سر دھویا اثر پانونکا اس پتھر پر ظاہر ہوگیا وہی پتھر جہان رکھا ہے وہی مقام ابراہیم ہے وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ اور عہد کیا ہم نے یعنے فرمان بھیجا ہم نے طرف ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کے أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ یہہ کہ پاک رکھو تم گھر میرا کو بتون سے اور نجاست سے اور خباثت سے اور معاصی سے اور طواف جنب اور حائض اور نفساکے سے اور اضافت خانہ کی طرف اپنے کی واسطے تعظیم مضاف کے لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ واسطے طواف کرنیوالونکے اور اعتکاف کرنے والون کے وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ اور رکوع کرنیوالونکے اور سجدہ کرنیوالونکے یعنی نماز پڑھنے والونکے رکع جمع ہے راکع کی اور سجود جمع ساجد کے ہے اور اسمین اشارہ ہے کہ رکوع بغیر سجود کے معتبر نہین ہے اور ارباب اشارت نے یہہ معنی کہی ہین کہ فرمان بھیجا ہم نے ابراہیم اور اسمعیل کو کہ پاک کرین گھر میرا کو کہ دل ہے ادناس تعلقات کونین سے یعنی کوئی آرزو دنیا و دین کی سوا میرے دلمین نرکھین واسطے طواف کرنیوالون کے کہ انوار میرے ہین اور اعتکاف کرنے والون کے کہ حالات نا متناہی راسخ ہین اور رکوع کرنے والونکے اور سجدہ کرنے والونکے کہ احوال موجب تخشع اور تذلل کے ہین سمجھ لیجئے کہ دل جب تمام ہوا وہوس سے پاک ہو تب قابل نزول انوار الٰہی کے ہوتا ہے ؎ اول بروب خانہ دگر میہمان طلب ؛ آئینہ شو وصال پری طلعتان طلب

Marfat.com

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے ای پروردگار میرے کر اس جگہہ کو شہر امن والا یعنے دعا کی ابراہیم نے
جناب الٰہی سے کہ کر اس گھر کو کہ تیرے واسطے بنایا ہے مین نے شہر امین قحط سے اور خسف سے اور مسخ سے یا اہل اسکی کو جو متغلبون کے سے
امن مین اپنے رکھہ وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ اور رزق دے لوگون اسکے کو میوون سے حق تعالی نے دعا انکی قبول فرمائی اور حکم کیا جبرئیل علیہ السلام
کو کہ ایک دیہہ دیہات فلسطین کے سے کہ بہت میوہ تھے اسمین وہان سے اٹھا کر سات بار کعبہ کے گرد پھراکر زمین تہامہ مین بیچ راہ مکہ کے رکھہ دو
جبرئیل حکم بجا لائے اور اب اس دیہہ کو بجہت طواف کعبہ کے طائف کہتے ہین میوے اہل مکہ وہین کے کھاتے ہین پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
تخصیص کی رزق کی مسلمانونکے واسطے اور کہا مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ روزی دے جو کوئی ایمان لاوے انمین سے یعنے اس
شہر کے رہنے والونمین سے ساتھہ اللہ کے اور دن آخر کے قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا فرمایا حق تعالی نے پس جو کوئی کفر کریگا پس فائدہ دونگا
اسکو تھوڑا یعنی دنیا ہی مین دونگا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ پھر بے بس کرونگا اسکو طرف عذاب آگ کے وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور برا مرجع ہے دوزخ
وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ اور یاد کر جب اٹھاتی ابراہیم نے بنیاد خانہ کعبہ سے اور اسمعیل نے ابراہیم فاعل ہے اور لفظ
اسمعیل کا عطف ہے ابراہیم پر کہ یہہ بھی باپکے ساتھہ رفع قواعد مین شریک تھے اور یہہ حکایت ہے زمان ماضیہ سے اور حاصل معنے یہہ ہین کہ
جب اٹھاتا تھا ابراہیم علیہ السلام بنیاد گھر کی اور اسمعیل اور یہان صیغہ مضارع کا لائے ہین واسطے استحضار صورت عجیبہ کے کہ خبر دایم سعی ابراہیم
اور اسمعیل کے سے خدا تعالی نے کی بعضے کہتے ہین کہ بنیاد کعبہ حضرت آدم کے وقت سے تھی طوفان نوحی مین خراب ہوئی تھی حضرت ابراہیم نے مع
اسمعیل پھر بنیاد اسکے دیوارونکی جہان پہلے تھین بمعاونت جبرئیل رکھی لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو قد انکا آسمان تک تھا کھڑے
ہوتے تھے تو سر مبارک انکا آسمان تک پہنچتا تھا تسبیح ملائکہ کی سنتے تھے اور عجائبات آسمانکے دیکھتے تھے انکو دیکھہ کر جتنے مخلوقات زمین کے
تھے ڈر کر بھاگے پھر قد مبارک انکا حق تعالی نے بتدریج کم کرتے کرتے ساٹھہ گز کا رکھا جو تسبیح ملائکہ انھون نے نہ سنی تو دعا کی اور شکایت وحشت
سے اپنے کی حق تعالی نے ایک کوٹھا یاقوت کا کہ دروازہ اسکا زمرد کا تھا بہشت سے اتار کر جہان کعبہ ہے وہین کھڑا کر دیا اسے طواف گاہ
آدم کا مقرر کیا حضرت آدم زمین ہند سے چالیس بار اسکے طواف کے لئے گئے اور فرشتون نے کہا کہ حج تیرا قبول ہوا تا زمانہ نوح علیہ السلام
تک یہہ مطاف عالم رہا پھر طوفان نوحی مین کہ تمام زمین غرق ہوگئی فرشتونکو حکم ہوا آسمان چہارم پر لے گئے اب وہین ہے اسے بیت المعمور
کہتے ہین ستر ہزار فرشتے ہر روز اسکا طواف کرتے ہین پھر قیامت تک انکی نوبت نہین آتی کہ اتنے فرشتے اس کے گرد ہین اور یہان حضرت ابراہیم
کے زمانہ تک وہ مکان خالی رہا عمارت سے پھر حضرت ابراہیم کو فرمان ہوا کہ وہان خانہ بنا کرین اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ حدود اسکی بتادین اور بعضے
کہتے ہین کہ جسقدر وہ کوٹھا تھا اتنی جگہہ سایہ ابر کا رہتا تھا حق تعالی نے فرمایا جہان سایہ ابر کا ہے وہی اسکی حد ہے حضرت ابراہیم کو حکم کیا
اسیقدر گھر بناؤ اسمین عبادت کرو غرض بہ تقدیر جس قدر عرض طول مین وہ کوٹھا تھا اور جہان تھا وہین اسی قدر لنبا چکلا انھون نے کوٹھا
بنایا جبرئیل علیہ السلام پتھر لاکے اسمعیل علیہ السلام کو دیتے تھے اسمعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیتے تھے یہہ بناتے تھے تا آنکہ تیار
ہوا اور پتھر اسمین پانچ پہاڑون کے لگے طور سینا کے طور زیتا کے طور لبنان کے جودی کے حرا کے اور حجر اسود جو اب کعبے مین لگا ہے یہہ
یاقوت سفید تھا جبرئیل علیہ السلام نے وقت طوفان کے نیچے جبل بوقبیس کے چھپا دیا تھا پہاڑ پھٹ گیا اور وہ یاقوت حضرت ابراہیم کو دیا
حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ کے دروازے مین رکھہ دیا کافرونکے اور عورتون حیض والیونکے ہاتھہ لگانے سے کہ ایام جاہلیت مین طواف
کو آتے تھے وہ یاقوت سفید سیاہ ہوگیا اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم کوہ ابوقبیس پر جاتے تھے کوہ نے آواز کیا کہ ای ابراہیم

Marfat.com

تیری امانت میرے پاس رکھی ہے اور دروازہ بین خانہ کعبہ کے رکھہ آپنے وہان سے لاکر جہان حجر اسود اب ہے وہین رکھہ دیا بحر مواجبین تمام
قصہ لکھا ہے غرض بعد اتمام خانہ کعبہ کے حضرت ابراہیم و اسمعیل نے دست تضرع اٹھا کر دعا کی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اے
پروردگار ہمارے قبول کر ہم سے یہہ کام نیک تحقیق تو ہی ہے سننے والا دعا ہماری جاننے والا نیتین ہماری رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ اے پروردگار ہمارے اور کر ہم دونو کو مطیع مخلص ہو حد واسطے اپنے اور اولاد ہماری سے ایک جماعت مطیع واسطے اپنے
وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اور دکھا ہم کو طرح عبادت ہماری یعنی مواضع کہ اسمین افعال حج بجا لاوین جیسی میقات احرام اور عرفات اور
اور مناسک اور پھر اوپر ہمارے یعنی قبول توبہ کر ہماری اور درگذر ہم سے اگر کچھہ تقصیر اور قصور عمل مین واقع ہوا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
تحقیق تو ہی ہے قبول کرنیوالا توبہ مقصرونکی اور بخشنے والا گناہگارونکا رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ اے پروردگار
ہمارے اور بھیج بیچ انکے یعنی ذریت میرے کے پیغمبر انہیں سے کہ زبان اسکی وہ سمجھین تا کہ انکو عزت اور شرف حاصل ہو بسبب اسکے پڑھے اوپر انکے
آیتین تیری وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اور سکھاوے انکو کتاب قرآن اور حکمت یعنی معانی قرآن کی یا بیان کرے جو کچھہ اسمین امر
اور نہی اور حلال و حرام ہے اور پاک کرے انکو گناہ سے بسبب بیان شرائع اور احکام کے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تحقیق تو ہی
غالب توانا قادر اور بیچ اجابت دعا ہمارے کے حکمت والا حق تعالی نے یہہ دعا انکی قبول کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاد اسمعیل مین سے
مبعوث کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین بلایا ہوا ابراہیم کا ہون اسیطرف اشارہ ہے وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ
اور کون شخص پھر جاتا ہے دین ابراہیم کے سے یعنی کوئی شخص نہین پھرتا اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ مگر جسنے بے عقل کیا جان اپنے کو یا خوار کیا نفس
اپنے کو وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا اور تحقیق کیا ہم نے پسند ابراہیم کو بیچ دنیا کے ساتھہ کرم اور فتوت کے یا ساتھہ شرف نبوت کے یا عبادت
کے یا خلعت کے یا خانہ کعبہ کی عمارت کے وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے البتہ نیک نامون سے ہے اور
اور فیروزی پانیوالون سے ہے بیچ صلاح اور فلاح کے اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ یاد کر جب کہا ابراہیم کو پروردگار اسکے نے مطیع
ہو یعنی اطاعت کر فرمان میرے کی یا تسلیم کر جو مجاری قضا اوپر تیرے جاری کرون قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا ابراہیم علیہ
السلام نے مطیع ہوا مین واسطے پروردگار عالمونکے جو چاہے وہ کرے وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ اور وصیت نصیحت کی
ساتھہ کلمہ اسلمت کے یا ساتھہ ملت اپنی کے ابراہیم نے بیٹون اپنونکو اور یعقوب نے اولاد اپنی کو ساتھہ موافقت جد اپنے کے اور مضمون
نصیحت ان دونون کا یہہ تھا یٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ اے بیٹو میرے تحقیق اللہ نے پسند کیا ہے واسطے تمہارے
دین مشروع ماموربہ کہ اسلام ہے فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس نہ مرو مگر اور تم مسلمان ہو مطیع خدا یعنی اسلام پر ہمیشہ رہو یہان
تک کہ موت آئے تمہاری اسلام پر پس نہی ترک اسلام سے ہے نہ موت سے چنانچہ بحر مواج والے نے یہان اعتراض لکھا ہے
کہ موت امور اضطراری سے ہے منہی عنہ کیونکر ہو سکے پھر بھی جواب دیا ہے کہ نہی موت سے مگر در وقت اسلام امر باسلام ہے بوقت
موت اور معنی کونوا مسلمین حین تموتون یعنے اسلام پر رہو تم جسوقت مرو اور یہہ آیت رد قول یہود مین ہے کہ وہ کہتے تھے
ما مات نبی الا علی الیہودیۃ یعنی نہین موا کوئی نبی مگر اوپر یہودیت کے فضل یہودیت کا دین اسلام پر کرنے مین حق تعالی نے انکو
جھٹھلایا اور انبیا کا مرنا دین اسلام پر فرمایا چنانچہ اور آیت شریفہ مین بھی ہے ما کان ابراهیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان
حنیفا مسلما اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ کیا تھے تم حاضر جسوقت آئی یعقوب کو موت یعنی اسباب اور علامات اسکی

Marfat.com

یاد رکھتے ہو اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ جب کہا بیٹون اپنونکو کس چیز کو عبادت کروگے تم پیچھے وفات میری کے قَالُوْا نَعْبُدُ
اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ کہا انھون نے عبادت کرینگے ہم خدا تیری اور خدا باپونیرے ابراہیم اور اسمعیل
اور اسحق کی اسمعیل انکے چچا تھے انکو بھی باپ کہا اسواسطے کہ اہل عرب چچا کو بھی باپ کہتے ہین اور حرمت اسکی برابر باپکے نگاہ رکھتے ہین
اِلٰهًا وَّاحِدًا عبادت کرین ہم خدا کی کہ یگانہ اور یکتا ہے وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم واسطے اُسکے فرمانبردار ہین تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ
یہہ ابراہیم اور یعقوب اور اولاد انکی ایک اُمت تھی بتحقیق گذر گئی لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ واسطے اسکے ہے جو کچھ کمایا اُسنے اور واسطے
تمھارے ہے جو کمایا تم نے یعنے موافق اعمال انکے جزا دی جاویگی وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور نہ پوچھے جاؤگے اس چیز سے کہ تھے وہ
کرتے اس آیت شریفہ مین رد اعتقادات یہود کا فرمایا ہے یہود کا عقیدہ تھا کہ بیٹونکو باپکی طاعت کا ثواب ملیگا اور ان کے کفر پر معاتب ہونگے حق تعالی
نے ارشاد کیا کہ نہ تمھین اعمال انکے سے ثواب ہے اور نہ انھین اعمال تمھارے سبب مواخذہ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا اور کہا
یہود نے اہل اسلام کو ہو جاؤ تم موسوی اور کہا نصاری نے ہو جاؤ تم عیسوی راہ پاؤگے تم قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نہ موسوی نہ عیسوی بلکہ پیروی کرتے ہین ہم دین ابراہیم کی کہ مائل ہے سب کجیون سے طرف راست کی یا ابراہیم مائل تھا سب دینون
سے طرف دین اسلام کے اور بحر مواجین لکھا ہے قل بل اتبعوا ملة ابراهيم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تم پیروی کرو ملت ابراہیم کی
سوال بل حرف عطف ہے اور اتبعوا ملة معطوف ہے اور کونوا ہودا او نصاری معطوف علیہ ہے اور یہہ نہین ہوسکتا اسواسطے کہ
یہہ مقولہ یہود اور نصاری کا ہے اور اتبعوا مقولہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جواب عطف اوپر کلام غیر کے اور وجہ تلقین کے ہے وَمَا كَانَ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا ابراہیم مشرکون سے قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
کہو اے متابعان ملت ابراہیم اعراض کرکے قول یہود اور نصاری سے کہ وہ تم کو اپنے دین پر بلاتے ہین انکے جواب مین یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ
اللہ کے اور اس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف ہمارے یعنی قرآن اور ساتھ اس چیز کے جو اُتاری گئی طرف ابراہیم کے اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب
کے اور اولاد اسکی کے اگرچہ اولاد ابراہیم اور یعقوب پر کوئی کتاب نہین نازل ہوئی لیکن عبادت کرتے تھے وہ ساتھ احکام صحف کے پس گویا
وہی انپر نازل تھے جیسے ہمپر قرآن وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَعِیْسٰى وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ اور ایمان لائے ہم ساتھ اسکے جو چیز دی گئی ہے موسی
اور عیسی کو یعنی توریت اور انجیل اور تمام دلائل نبوت اور جو دی گئی پیغمبرونکو کتابین معجزات پروردگار اپنے سے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ
نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان کسی کے ان مین سے بلکہ سب پر ایمان رکھتے ہین وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم واسطے خدا کے مطیع ہین فَاِنْ اٰمَنُوْا
بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر ایمان لاوین یہود اور نصاری مانند اس چیز کے کہ ایمان لائے تم ساتھ اسکے یعنی سب کتابون
اور پیغمبرون پر پس تحقیق راہ پائی وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ اور اگر پھر گئے پس سوا اسکے نہین کہ وہ بیچ اختلاف کے ہین اور عداوت کے
اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنی انکی سے اندیشہ ناک نہو فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ پس شتاب کفایت کریگا تجھ کو ان سے اللہ یعنی باز رکھیگا تجھ
سے شر یہود اور نصاری کے اللہ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور وہی ہے سننے والا باتین موحدون اور مشرکونکی اقرار اور انکار بھری ہوئین اور جاننے
والا اعتقاد دونون گروہ کے بعد نزول ان آیتونکے یہود نے متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے بالکلیہ اعراض کیا اور ترسائیون نے
بھی طرح مخالفت کی ڈالی ساتھ مسلمانون کے اور فخر اپنا کرنے لگے کہ ہمارے یہان صبغہ ہے اور تمھارے نہین اور صبغہ انکا یہہ تھا کہ جب
انکے یہان بچہ پیدا ہوتا تو ساتوین روز اسے زرد پانی مین غوطہ دیتے تھے اور اسے آپ معبود یہ کہتے تھے اور اپنے اعتقاد مین سمجھتے تھے

Marfat.com

کہ اب پاک ہوگیا چنانچہ کہتے تھے کہ یہہ صبغہ تطہیری بچونکی اور حال انکہ دین مسیحا مین یہہ بات نتھی اور اسسے قائم مقام ختان کے جانتے تھے حق
تعالی نے فرمایا صِبْغَةَ اللّٰهِ کہو ای مسلمانو رنگ دیا ہی ہم کو اللہ نے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً اور کون ہی بہتر اللہ سے رنگ مین
سمجھہ لیجیے کہ لفظ صبغہ کا کلام نصاری مین بیچ صحت تطہیر کے واقع تھا پس حق تعالی نے بھی لفظ صبغہ بجاے تطہیر ارشاد کیا حاصل معنی کا یہہ ہی
کہ کہو ای مسلمانو ہم ایمان لائے ساتھہ خدا کے کہ اسنے ہمین لوث کفر سے بتطہیر ایمان پاک کیا اور کون نیک تر ہی اللہ سے پاک کرنے مین
بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے ختان ہی کہ تطہیر مسلمانان ہی وَنَحْنُ لَهٗ عَابِدُوْنَ اور ہم واسطے اسیکے عبادت کرنیوالے مین اہل تصفیہ
قلوب کے نزدیک صبغۃ اللہ رنگ گوناگون ہی ضلال افعال و رصفات واجبی کا کہ بسر لطیفہ قلب مین ظاہر ہوکر دل عشاق کے تزکیہ پایا ہی اور اہل تزکیہ نفوس
کے نزدیک نور صفات الہیہ ہی کہ بالوان مختلفہ مشہود ہوکر آرزو مٹاتا ہی اور اہل عناصر کے نزدیک ایک رنگ ہی تجلیات ذاتیہ الہیہ کا
کہ بعد تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کے مثل برق کے جلوہ گر ہوکر تمام بدن مشتاقان وصال کا جلاتا ہی اور اہل کمالات کے نزدیک ظہور تجلی
ذاتی دائمی کا ہی کہ ہیئت وجدانی پرتو افکن ہوکر اخص خواص کو مثل عوام کے بناتا ہی اول فرقہ ولایت صغری والا ہی کہ ولایت
اولیا کی ہی دوسرا ولایت کبری والا ہی کہ ولایت انبیا کی ہی تیسرا ولایت ملائکہ ملأ اعلی کی ہی چوتھا کمالات والا ہی کہ سب سے بالا
ہی لکھا ہی کہ یہود اور نصاری نے ازراہ تعصب کہتے تھے کہ نحن ابناء اللہ واحباءہ شرف دوستی اور عزت فرزندی ہمین حق تعالی سے ثابت ہی
ہم سزاوار تر ہمین بیچ بھلائیوں میں مسلمانوں کی نسبت حق تعالی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ کہہ جواہین لگے کیا جھگڑتے
ہو تم ہم سے بیچ دین خدا کے اور دعوے الوہیت کے کہ انتساب اپنا بحق کرتے ہو اور حال یہہ ہی کہ وہ پروردگار ہمارا ہی اور پروردگار تمھارا
اور جب ربوبیت اسکی سب پر لازم ہی تو عبودیت اسکی سب پر واجب ہی وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور واسطے ہمارے ہی جزا عمل ہمارے کی اور
واسطے تمھارے ہی مکافات عمل تمھارے کی وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ اور ہم واسطے اسکے اخلاص کرنے والے ہین بیچ اعتقاد اور عمل کے اَمْ تَقُوْلُوْنَ

اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى کیا کہتے ہو تم ای یہود اور نصارے تحقیق ابراہیم اور اسمعیل
اور اسحاق و یعقوب اور اولاد اسکی تھی یہودی اور نصارے یہودی یہودی کہتے تھے نصاری نصاری قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ کہہ تو کیا تم بہت
جاننے والے ہو یا اللہ کہ اسنے انکو اس دین پر مبعوث کیا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ اور کون شخص بہت ظالم ہی اس شخص سے کہ
چھپاتا ہی گواہی کو جو نزدیک اسکے ثابت ہی طرف سے اللہ کے یعنی بواسطہ کتاب الہی جانتا ہی یہہ تعریض اہل کتاب کی ہی کہ چھپاتے تھے شہادت کو
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی حق ہین کہ نبی جانتے تھے اور گواہی نہین دیتے تھے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین اللہ بیخبر اس چیز سے
کہ کرتے ہو تم کتمان حق اور تکذیب قرآن اور انکار نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ یہہ جو پیچھے مذکور ہی ایک امت تھی
تحقیق گذر گئی لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ واسطے اُن کے تھا جو کچھ کما یا اُنھون نے اور واسطے تمھارے ہی
جو کچھ کمایا تم نے نہ پوچھے جاؤگے تم اس چیز سے کہ تھے وہ کرتے تکرار اس آیت کا واسطے تاکید کے ہی اسیواسطے بغیر عطف کے لائے لکھا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین طرف کعبہ کے نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت کے جب مدینہ منورہ مین تشریف لائے فرمان الہی ہوا کہ نماز طرف
بیت المقدس کے پڑھو یہود اس بات سے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ دین ہمارا نہین رکھتے لیکن ہمارے قبلے
کیطرف نماز تو پڑھتے ہین اور ایک روایت مین ہی کہ یہود کہنے لگے کہ یہہ مرد اور اصحاب اسکے منہہ طرف قبلے ہمارے کیے لائے جب تک کہ نماز ہماری
ندیکھی جہت قبلے کی نہ پہچانی خاطر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات سے ملول ہوئی فرمان الہی صادر ہوا کہ منہہ بیت المقدس

Marfat.com

سے طرف کعبہ ابراہیمی کے لائے یہود اور منافقون نے بعد تحویل کعبے کے زبان طعن کی کھولی حق تعالی نے اُس حال سے خبر فرمائی سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ
مِنَ النَّاسِ شتاب ہی کہ کہینگے بے وقوف لوگوں سے یعنی یہود اور منافقان مدینہ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا کس چیز نے پھیر دیا
مسلمانونکو قبلے انکے سے جو تھے وہ اوپر اسکے یعنی بیت المقدس کے قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے اللہ کے ہی
مشرق کہ خانہ کعبہ اس جانب ہی اور مغرب کہ بیت المقدس اُس طرف ہی يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ راہ دکھاتا ہی جسکو
چاہتا ہی طرف راہ سیدھی کے کہ دین اسلام اور کعبہ خلیل اللہ ہی معلوم کیجے کہ نوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسلہ ہونا اجماع کا
حجت نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا اور اسیطرح سے کیا ہم نے تمکو امت بہتر بیچ کی ذلک اشارت ہی طرف
مضمون یہدی من یشاء کے یا طرف مضمون یوتی اسی جہت شاء کے کہ للہ المشرق والمغرب سے مفہوم ہوتا ہی حاصل معنی کا یہہ ہی
کہ جیسی راہ راست دکھائی ہم نے تمھیں یا جیسی قبلہ بیت المقدس سے طرف کعبہ ابراہیم کے لائے ہم ایسے ہی کیا ہم نے تمکو امت افضل
سب امتوں سے وسط کی معنی افضل کی ہین کہ افضل قوم کا درمیان ہوتا ہی اور توابع اسکے گرد کھڑے ہوتے ہین یا وسط مرکز عدل
ہی کہ چپ و راست میل نہین رکھتا یا وسط میانہ روی ہی کہ اسمین افراط اور تفریط نہین نہ افراط نصاری کا سا ہی کہ عیسی علیہ السلام
کو ابن اللہ کہتے تھے اور نہ تفریط یہود کے سی ہی کہ نبوت عیسی علیہ السلام کی قبول نہ کی حضرت مریم پر افترا کیا ناحق قتل انبیا کیا پس
یہہ دونو گروہ بسبب افراط اور تفریط کے گمراہ ہوے اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالی نے میانہ روی عنایت کی کہ خیر
الامور اوسطہا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ تو کہ ہو تم گواہ واسطے انبیا کے اوپر لوگونکے کہ منکران نبوتمین دن حشر کے وَيَكُونَ الرَّسُولُ
عَلَيْكُمْ شَهِيدًا اور ہووے پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تمھارے گواہ دلیل پکڑی ہی ابو منصور ماتریدی نے ساتھ اس آیت کے اوپر
اسبات کے کہ اجماع حجت ہی اسواسطے کہ حق تعالی نے وصف کیا ہی اس اُمت کا بعدالت اور عدل پس جب جمع ہون یہہ اوپر ایک شیء کے اور
شاہدی دین ساتھ اسکے تو کیونکر حجت نہو قول انکا چنانچہ مدارک مین ہی اور طرف اسی کے ہی میل قاضی بیضاوی کا اور تمسک فخر الاسلام
بزدوی کا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا اور نہین کیا ہم نے قبلہ جو تھا تو اوپر اسکے إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ
مگر تو کہ جانین ہم اسکو جو پیروی کرتا ہی رسول کی اس سے جو پھر جاتا ہی اوپر دونون ایڑیون اپنی کے حاصل یہہ ہی کہ تحویل کعبے کی کی ہم نے
تو کہ تمیز ہو جاوے درمیان پیرو اور غیر پیرو تیرے کے وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ اور البتہ ہی یہہ تحویل کعبے کی بڑی اور گران
مگر اوپر ان لوگونکے جو راہ دکھائی انکو اللہ نے انھون نے تحویل کعبے کی حق جانی بخلاف یہود کے کہ دلونمین انکے شبہے پڑنے لگے اور ایک شبہ
یہہ تھا کہ مسلمانون پر یہود طعنہ کرتے تھے کہ اگر قبلہ برحق کعبہ ابراہیمی ہی تو جنھون نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھین اور قبل تحویل کعبے کے
مر گئے جیسے اسعد بن زرارہ اور برار بن معرور رضی اللہ عنہ چاہیے کہ وہ گمراہ ہون حق تعالی نے رفع شبہ انکے مین فرمایا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ
اور نہین ہی اللہ کہ ضایع کرے ایمان تمہارا اور نہ قبول کرے نماز تمھاری کہ طرف بیت المقدس کے پڑھی ہی إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ تحقیق
اللہ تعالی ساتھ لوگون کے البتہ شفقت کرنیوالا ہی مہربان معلوم کیجے کہ دسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسلہ فرضیت توجہ الی الکعبہ
کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ تحقیق دیکھتے ہین ہم پھرنا منہہ تیرے کا بیچ آسمانکے یعنی بطرف آسمان کے انتظار وحی
مین یہہ آیت بابت تحویل کعبہ نازل ہوئی ہی اور سبب نزول کا اُسکے یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملول رہتے تھے یہود کے اس طعن سے کہ کہتے
تھے پیغمبر ہمارے قبلے کی طرف نماز پڑھتا ہی اسواسطے آرزو رکھتے تھے کہ قبلہ ابراہیمی کیطرف حکم الہی آجاوے نماز کا کہ اقدم قبلتین ہی اور اس حق مین

Marfat.com

جبرئیل سے یہی کہا تھا جبرئیل اپنے مقام پر گئے تھے آپ ہر ساعت طرف آسمانکے دیکھتے تھے بانتظار وحی کہ ناگاہ جبرئیل آئے اور آیت لائی کہ ہم متوجہ
تجھے طرف آسمان کے دیکھے ہین فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا پس البتہ پھیر ینگے ہم تجھے طرف اس قبلے کے کہ پسند کرے اُسکو فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پس پھیر مُنہہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے مراد منہہ سے تمام بدن ہی اور مسجد حرام مسجد با احترام ہی کہ خانہ کعبہ بیچ اُسکے ہی قبلے دو ہین ایک
تو بیت المقدس جسے مسجد اقصی کہتے دوسرا کعبہ ہی جسے مسجد حرام کہتے ہین بنا کیا اسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور نماز پڑھتے تھے طرف اُسی کے
بعد زمانے اُنکے حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت داود علیہ السلام وغیرہما نماز پڑھتے تھے طرف بیت المقدس کے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے تو مکے مین بعد وحی تیرہ ١٣ مہینے رہے اور نماز پڑھتے رہے طرف مسجد حرام کے اور زاہدی مین روایت ہی ابن عباس سے سترہ ١٧ مہینے
کی اور انس بن مالک سے انتیس مہینے کی قبل ہجرت کے طرف مدینہ کے اور مامور ہوے نماز پڑھنے کے طرف بیت المقدس کے اور وجہ اسکی بیچ
مذکور ہی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بلبشتر دوشنبے کے دن نصف ماہ رجب کے مین دوسرے برس ہجرت کے مسجد بنی سلمہ مین طرف
بیت المقدس کے نماز ظہر کی بجماعت مسلمانان ادا فرماتے تھے رکوع رکعت دوسری کا تھا کہ یہہ حکم نازل ہوا قبلہ اہل صفا صفونکے پیچھے آئے اور
متوجہ بطرف کعبہ ہوے مردونکی صف آگے تھی پیچھے ہو گئے اور عورتونکی صف پیچھے تھی آگے ہو گئی مرد عورتونکی جگہہ عورتین مردونکے مقام پر
کھڑے ہوئین دو رکعت نماز جو باقی رہی تھی آپ نے طرف کعبے کے پڑھی اس مسجد کا نام مسجد قبلتین مشہور ہو گیا سمجھ لیجے کہ ذکر مسجد حرام
کا فرمایا نہ کعبے کا اسواسطے کہ غائب کو واجب ہی رعایت جہت کی نہ عین کعبہ کی اور تحقیق تصریح کی ہی بیچ زاہدی کے کہ مراد مسجد حرام سے کعبہ
ہی لیکن شاہدین کے واسطے عین اسکا ہی اور غائبین کے واسطے جہت اسکی ہی اور کعبہ نزدیک فقہا کے ہوائے کعبہ اور عرصہ اُسکا ہی
نہ جدار اسیواسطے جب منہدم ہو جاوے کوٹھا اسکا تو جائز ہی نماز طرف جہت اسکی کے اور دلیل ہی اوپر اسکے جو کہا ہی صاحب ہدایہ نے ومن صلے
علی ظهر الكعبة جازت صلوته خلافا للشافعي اسواسطے کہ کعبہ ہوا اور عرصہ ہی زمین سے آسمان تک نزدیک ہمارے طرف بناکے اسیواسطے
اگر نماز جبل ابی قبیس پر پڑھین تو جائز ہی حال آنکہ بلند ہی کعبہ سے مگر یہہ ہی کہ مکروہ ہی بجہت تعظیم کعبے کے اور جہت کعبہ کہ جدھر نماز مین منہہ کرنا
فرض ہی وہ ہندوستان والونکو بین المغربین ہی جہان سورج جاڑونمین ڈوبتا ہی اور جہان گرمیونمین ڈوبتا ہی ان دونونکے درمیان ہی
چنانچہ تفسیر احمدی مین رسالہ شہاب الملۃ والدین سے نقل کی ہی روایت ہی برا ابن عازب سے کہ تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین
پس نمازین پڑھین طرف بیت المقدس کے سولہ مہینے پھر متوجہ بطرف کعبہ ہوئے چنانچہ کشاف مین مذکور ہی بعد تخصیص خطاب کے واسطے تصریح
عام حکم کے سب امت کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ اور جہان کہین ہو تم خشکی مین تری مین
آبادیمین ویرانیمین بوستانمین کوہستانمین شرقمین غربمین اور جاہو کہ نماز پڑھو پس پھیرو مونہون اپنے کو طرف کعبہ ابراہیمی کے وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی تھی کتاب توراۃ جنہین البتہ جانتے ہین یہہ کہ یہہ تحویل کعبے کی یا توجہ
بطرف کعبہ حق ہی حکم اُس کا پروردگار انکے سے ہی اسواسطے کہ توریت مین پڑھا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان طرف دو قبلون کے نماز پڑھینگے اور آخر
قبلہ جو ہمیشہ اسپر رہینگے وہ اور امت اُنکی قیامت تک کعبہ ہی وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ اور نہین اللہ بیخبر اُس چیز سے کہ کرتے ہین
یہود اور تعملون بتاء مثناۃ فوقانیہ بھی قراءت ہی خطاب اہل کتابکو بھی بوجہ التفات غیب سے طرف خطابکے وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ اور اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگے اُن لوگونکے جو دیے گئے ہین کتاب یعنی یہود
اور ترسا اوپر صدق اور حقیقت کعبہ کے ہر آیت یعنی ہر معجزہ اور دلیل اور علامت نہ پیروی کرینگے قبلے تیرے کی وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ

Marfat.com

قِبْلَتَهُمْ اور نہ تو پیروی کرنیوالا ہے قبلے اُنکے کی وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ اور نہین بعضی اُنکے پیروی کرنیوالے قبلہ بعض کی یعنی
قبلہ نصاری کا کہ شرق ہے تابع یہود کے ہوکر توجہ بغرب نکرینگے اور قبلہ یہود کا کہ غربی ہے یہہ تابع نصاری کے ہوکر توجہ بشرق نکرینگے
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اور البتہ اگر پیروی کرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بسبیل فرض محال خواہشون اُنکے
کی کعبہ کی حق مین پیچھے اس چیز کے کہ آیا تیرے پاس علم سے کہ قبلہ ابراہیم حق ہے إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ البتہ تو اسوقت کہ متابعت اُنکی
کرے ظالمون سے ہو خطاب ظاہر مین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن معنومین خطاب امت پیغمبر کو ہے یہان ایک سوال وارد
ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ مطلب انکا نماز پڑھانی پیغمبر کی طرف کعبے اُنکے کے ہے پس مطلوب سب کا ایک ہوا اہواءھم بصیغہ جمع اس ایک
مطلوب کو کسواسطے ذکر کیا اسکے کئی جواب ہین ایک تو یہہ کہ اہوا کی معنی خواہش اور طلب کی ہین اور طلب باعتبار کثرت طالبون
کے متعدد ہوتی ہے اگرچہ سب کا مقصود ایک ہوتا ہے دوسری یہہ کہ خواہش اُنکی کہ نماز پھرنی پیغمبر کی طرف قبلے اُنکے کے ہے یہہ
متضمن کئی مطلوب کو ہے کہ خوش کرنا اُنکا قبلے سے اور پہچاننا اُسکا اور منہہ طرف اُسکے نماز مین لانا پس جب یہہ مطلوب متضمن کئی
مطلوبُنکا ہوا تو صیغہ جمع کا لانا مناسب ہوا تیسری یہہ کہ توجہ اُنکی قبلے کیطرف کرنا اگرچہ ایک خواہش ہے لیکن باعتبار مراتب اور
افراد کے بہت خواہشین ہین ظالمین پر وقف لازم اور وقف منزل ہے الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ جو لوگ کہ دی ہم نے اُنکو
کتاب توراۃ پہچانتے ہین قرآن کو یا پیغمبر آخر الزمان کو کہ رسول برحق ہین كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ جیسی پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو اور لڑکون
ہین یعنی کمال شناخت رکھتے ہین وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور تحقیق ایک فرقہ اُنمین سے چھپاتے حق کو عوام بے
عقل جاہل اور وہ جانتے ہین کہ ہم چھپاتے ہین یہان وقف لازم اور وقف منزل ہے الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ حق پروردگار
تیرے کی طرف سے ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس ہرگز نہو تم خطاب پیغمبر کو ہے لیکن مراد امت ہے شک لانیوالون سے اسبا مین کہ امر
قبلے کا غیر اللہ سے ہے بلکہ اللہ ہی سے ہے وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا اور ہر کسی کو ایک طرف ہے کہ وہ منہہ کرتا ہے ادھر مولیھا بصیغہ اسم
فاعل ہے اگر بصیغہ مفعول کہے تو یہہ معنی ہوئی کہ ہر گروہ کو ایک جہت ہے کہ وہ طرف اسکے توجہ کیا گیا ہے ضمیر ہُوَ کی عاید ہے طرف کل کے حاصل
یہہ ہے کہ ہر فرقہ گروہ کا ایک ایک قبلہ ہمت ہے کہ طرف اسکے متوجہ رہتا ہے کسی کی توجہ باسلام ہے کسی کا منہہ بہ اصنام ہے کسی کا مال
واموال پر کسیکی خاطر حشمت واجلال پر کسی کی آنکھہ بزن وفرزند ہے کوئی بحسن جمال پابند ہے کوئی بعبادت خدا مصروف ہے کوئی بمنابعت ہوا
مالوف ہے سو ہر قوم رست رہی دہی وقبلہ گاہی ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پس دوڑو تم بھلائیونکو یعنی اے مسلمانو سبقت کرو تم اوپراور دونکے بیچ نیکیون
کے کہ ایک اُنمین سے توجہ بکعبہ ہے یعنے بحقیقت کعبہ کہ عبادت اس ذات سے ہے کہ مسجود تمام ممکنات کی ہے ہر لحظہ ولمحہ اسیکی طرف متوجہ رہو کہ
وہی کعبہ ہے وقبلہ ہے وہی معبود ہے وہی مسجود ہے تمہارا سے قبلہ شاہان ہے تاج وتختگاہ نہ قبلہ اہل دل ہے عزوجاہ نہ قبلہ ارباب دنیا ہے کہ
لمحہ لمحہ اُسے وہ خوشحال ہے نہ قبلہ عشاق ہے دیدار یار نہ قبلہ عارف جمال کردگار نہ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا جہان کہین ہوگے
تم اور جس قبلے کیطرف کہ منہہ لاؤگے تم اہل کتاب لے آویگا تمکو اللہ سب کو جمع کر کر قیامت کے دن واسطے امتیاز حق کے باطل سے إِنَّ اللَّهَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے احضار اور تمیز سے قادر ہے وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور جہان
سے نکلے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے سفر کے پس پھیر تو منہہ اپنے کو وقت نماز کے طرف مسجد حرام کے وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ اور
تحقیق یہہ تحویل قبلہ طرف کعبہ کے البتہ حق ہے اتری ہے پروردگار تیرے سے وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور نہین ہے اللہ بیخبر اس چیز سے کہ

Marfat.com

کرتے ہو تم یا کرتے ہین یہہ اوپر اختلاف قرأتین کے کہ تعملون اور یعملون ہی بصیغہ خطاب اور غیبت یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے وعید اور ترہیب کے
کہ آگاہ ہی قادر مطلق جرائم مجرمان پر موجب تہدید اور تشدید انکے کے ہی وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور ہر مکان
سے بیچ زمانے باہر آوے تو اے محمد پس پھیر منہہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ
حُجَّةٌ اور جہان کہین ہو تم اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پھیرو منہہ اپنے کو طرف اُسکے یعنے مسجد حرام کے تو کہ نہووے لوگونکو یعنی یہود اور
مشرکونکو اوپر تمہارے حجت یعنی جھگڑا یہود کہتے تھے محمد دین ہمار یکا منکر ہی اور قبلے ہمار یکا معتقد اور مشرک طعن کرتے تھے کہ اس مرد کو کیا ہوا ہے
کہ منہہ اپنے آبا کے قبلے سے پھیر آیا ہی پس ساتھہ تحویل قبلے کے طرف کعبہ کے اوپر تمہارے جھگڑا نرہیگا اِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ مگر جنہون نے ظلم کیا ہے
اوپر نفس اپنے کے ساتھہ عناد اور فساد کے اُنہین سے یعنے یہودان مدینہ اور بت پرستان مکہ سے کہ یہود کہتے تھے کہ اپنے اقرباؤنکے طرف میل کرکے
واسطے منہہ طرف مکے کے لائے اور مشرک طعن کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہمین حق پر کہ پھر بار دگر منہہ طرف قبلے ہمار یکے لائے
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي پس مت ڈرو انسے توجہ کرنے مین طرف کعبہ کے اور ڈرو مجھہ سے مخالفت فرمان میرے مین سوال توجہ بسمت مسجد حرام
کو حق تعالی نے ان آیات متصلہ مین تین بار مذکور فرمایا وجہ اس تکرار کی کیا ہی جواب اوّل خطاب اول بار بساکنان حرم ہی دوسرے بار بساکنان
جزیرہ عرب ہی تیسرے بار بجمیع اہل زمین جواب دوم تکرار اس مضمون کا بجہت تعدد استدلال اوپر صحت اس مضمون کے ہی ساتھہ تین طریق کے جیسے
آیت فبأی آلاء ربکما تکذبان مین جواب سیوم آیت اول مین جائے توہم تھی کہ مبادا یہہ تحویل محض واسطے رضامندی کے واقع ہو پس آیت
دوسرے مین ساتھہ تکرار امر کے بدون اعادہ مضمون فلنولینک قبلۃ ترضاہا وہم زائل فرمایا اور آیت سیوم مین ساتھہ بیان اس تحویل کے تشفی تام
دی جواب چہارم آیت اول واسطے تعمیم احوال کے ہی اور آیت دوم واسطے تعمیم امکنہ کے اور آیت سیوم واسطے تعمیم ازمنہ کے تا شبہ نسخ کا اصلا نرہے
واللہ اعلم وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ اور تو کہ پورا کرو مین نعمت اپنی اوپر تمہارے کہ محض ساتھہ ملت حنفیہ کے ہی بعضون نے کہا ہی کہ نعمت سے مراد
نعمت نصرت کی ہی اور وہ کیا ہی سلامت ایمان اور دخول جنان اور حصول رضوان اور دیدار رحمان سے الہی مجھہ کو اور سب مومنونکو یہہ نعمت
کر عطا اپنے کرم سے یہہ عطف اسکا اوپر لئلا یکون علیکم حجۃ کے ہی وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ اور تو کہ تم راہ پاؤ ساتھہ شرائع اور احکام دین کے
اور ثواب آخرت کے باقی رہا یہان ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہی سوال اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ اتمام نعمت اوپر مسلمانون کے
بمجرد تحویل قبلہ بیت المقدس سے بسمت کعبہ واقع ہو حالانکہ آیت سورہ مائدہ کی کہ روز حجۃ الوداع نازل ہوئی ہی دلالت کرتی ہی کہ
اس روز اتمام نعمت ہوئی کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ہی جواب اتمام ہر نعمت کا جدا ہی اتمام نعمت کا مقدمہ قبلہ ہی
اسیوقت متحقق ہی اور اتمام نعمت کا کہ مقدمہ جمیع ارکان دین ہی اس روز کہا جاتا ہی كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ
آيَاتِنَا جیسے بھیجا ہم نے بیچ تمہارے پیغمبر تم مین سے پڑھتا ہی اوپر تمہارے آیتین ہماری کہ قرآن ہی وَيُزَكِّيكُمْ اور پاک کرتا ہی تمکو شرک
سے یا استغفار کرتا ہی واسطے تمہارے کہ پاک ہو گناہونسے وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ اور سکھاتا ہی تمکو کتاب قرآن اور حکم حلال اور حرام
وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ اور سکھاتا ہی تمکو جو کچھہ نہ تھے جانتے فَاذْكُرُونِي پس یاد کرو تم مجھہ کو ساتھہ طاعت کے أَذْكُرْكُمْ یاد کرونگا
مین تمکو ساتھہ مغفرت کے یا فاذکرونی بالانعام اذکرکم بالاکرام یعنے مین نے جو ساتھہ انعام کے تمہین کرم کیا ہی اور اتمام نعمت کے پہنچایا ہی
پس یاد کرو تم مجھہ کو ساتھہ انعام کے تا کہ یاد کرو مین تمکو ساتھہ اکرام کے یا یاد کرو تم مجھہ کو ساتھہ عبادت کے تا کہ یاد کرو مین تم کو ساتھہ افادے کے یا یاد
کرو مجھہ کو ساتھہ دعا کے تا کہ یاد کرو مین تمکو ساتھہ عطا کے یا یاد کرو مجھکو لوگو مین تا کہ یاد کرو مین تمکو ملائکہ مین یا یاد کرو مجھکو بیچ سر کے تا کہ یاد کرو مین

Marfat.com

سکو بیچ مصر نکے یا یاد کرو مجھہ کو بیچ یسر کے تاکہ یاد کرون مین تمکو بیچ عسر کے یا یاد کرو مجھکو بیچ حیات کے تاکہ یاد کرون مین تمکو بعد ممات کے روایت ہے کہ حق تعالی نے فرمایا کہ بندونکو مین نے ایسی چیز دی ہے کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو عطا کرتا تو کیا نعمت بڑی اونپر تمام کرتا اور وہ کیا ہے کہا ہے مین نے فاذکرونی اذکرکم لکھا ہے کہ حق تعالی نے فرمایا جب تک کہ بندہ ذکر کرتا ہے میرا ذکر کرتا ہون مین اسکا یہان تک کہ فریفتہ وارشیدا ہو جاوے مجھہ پر سچ ہے کہ نتیجہ دوام ذکر کا کمال عشق ہے اور مراد ذکر سے ذکر قلبی ہے نہ ذکر زبانی اسواسطے کہ مداومت زبان سے نہین ہو سکتی اور دل مین جب راسخ ہو گیا یہہ تو ہر وقت جاری رہتا ہے تا آنکہ خواب اور بیداری مین یکسان جاری رہتا ہے اسواسطے خاندان عالی شان نقشبندیہ مین طالب کو اول تلقین ہی ذکر قلبی کرنے مین جب دل ذاکر ہو گیا تو توجہ کرتے ہین کہ دلمین ایک دیدہ بینا پیدا ہو کہ ہر دم ہر لحظہ نگران بجانب مذکور رہے کہ مقصود ذکر سے لحاظ مذکور ہے پس جبدم نگرانی بجانب مسمی اسم مبارک اللہ پیدا ہوی تو اسکو حضور اور یاد داشت اس طریقہ شریفہ مین کہتے ہین اور مرتبہ احسان کا کہ تفسیر جسکی حدیث شریف مین کانک تراہ واقع ہے عبارت اسی حضور سے ہے اور حصول اس مطلب کا ساتھ قطع کرنے قدم اول ہیچ راہ آلہی کے ہے باقی سیر وسلوک بے نہایت ہے تفسیر اسکی یہان لکھنی موجب تطویل کتاب ہے مگر ایک رسالہ جدا مسمی بمراتب وصول اس عاصی پر معاصی نے تشریح مقامات اللہ مین لکھا ہے اور اسمین بتفصیل ابتدا سے انتہا تک مقامات سلوک وجذبہ اور اذکار و مراقبات ہر مقام کے علاحدہ علاحدہ اور انوار اور اسرار اور کیفیات اور واردات اور مشاہدات ہر جگہہ کے جدا جدا بیان کئے ہین اگر کوئی شائق اس راہ کا ہو تو عمل کرنا اوسپر کافی ہے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے پچیسوین مکتوب مین جلد ثانی کے لکھا ہے کہ ذکر عبارت دور کرنے غفلت کی سے ہے پس جو عمل کہ موافق شریعت غرا کیا جاوے داخل ذکر ہے اگرچہ بیع اور شری ہووے پس تمامی حرکات سکنات مین رعایت احکام شرعیہ کی چاہیے اور جب رعایت تمام اوامر اور نواہی بجالائے غفلت آمر اور ناہی سے نہوا اور دوام ذکر آلہی حاصل ہو یہہ دوام ذکر ورے یاد داشت حضرة خواجہاے قدسنا اللہ تعالی باسرارہم کہ وہ متعلق بمعاملہ باطن ہے اور یہہ ظاہر کو شامل ہے اگرچہ متعسر ہے توفیق دے حق سبحانہ اس بندہ لاشی کو اور سب مسلمانونکو اوپر متابعت صاحب شریعت کے علیہ الصلوة والتحیہ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ اور شکر کرو واسطے میرے اور نہ کفر کرو مجھہ سے یعنی شکر انعام کا میرے کرو اور کفران نعمت مت کرو بیہقی نے شعب الایمان مین بروایت ابن مسعود لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چار چیزین پائین چار چیزین دوسری بھی ساتھہ اونکے پائین اور تفسیر اسکی کتاب اللہ مین ہے جس کسی نے توفیق ذکر آلہی کی پائی اسے حق تعالی بلاشبہ یاد فرمایا ہے کہ قرآن مین فاذکرونی اذکرکم اور جس کسی نے توفیق دعا کی پائی اجابت بھی پائی کہ ادعونی استجب لکم اور جس کسی نے توفیق شکر کی پائی مزید نعمت بھی پائی لئن شکرتم لازیدنکم اور جس کسی نے توفیق استغفار کی پائی مغفرت بھی پائی کہ استغفروا ربکم انہ کان غفارا اور اسی کتاب مین ہے بروایت خالد ابن عمران کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اطاعت حکم خدا کرے ذاکر خدا ہے اگرچہ نماز روزہ وتلاوت قرآن کم کرے اور جو کوئی نافرمانی خدا کرے فراموش کنندہ خدا ہے اگرچہ نماز و روزہ وتلاوت قرآن بہت کرے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ اجتناب معاصی سے عمدہ ترین ذکر خدا ہے سمجھہ لیجے کہ شریعت مین چند چیزین واسطے ادائے شکر چند نعمت کے مقرر فرمائین ہین شکر تولد ولد عقیقہ ہے اور برابر موے سر اسکے کے نقرہ وزن کر کر خیرات کرنا اور شکر نکاح ولیمہ ہے اور شکر نئے کپڑے پہننے کا یہہ ہے کہ کہنہ جامہ بنام خدا محتاج کو دے اور شکر ادائی روزہ کا صدقہ فطر ہے اور توابع اور تکلف اور تزئین عید فطر کے دن اور شکر ادائی حج کا فرمایا ہے عید الضحی کو اور تکلف اور تزئین اسدن اور شکر کھانے پینے جاگنے کا اذکار لسانی ہے کہ ان اوقاتمین ماثور ہین اور شکر مال کا یہہ ہے کہ اپنے آپمین اثر اسکا ظاہر کرے لباس خوراک محتاجونکا ساتھ رکھے اور شکر سواری اور جانورونکا یہہ ہے کہ کبھی کبھی محتاجونکو دے کہ اوسپر سوار ہووین اور شکر مویشی کا یہہ کہ دو دفعہ ایک جانور کا محتاجونکو

Marfat.com

دیا کرے اور شکر زراعت اور میوونکا یہہ ہے کہ کسی کو کھانے سے اسکے منع نکرے ہاں اگر کوئی چاہے کہ اٹھاکے لیجاوے تو مزاحم ہو اور شکر ہر صنعت کا یہہ ہے
کہ محتاج کی اسمین اعانت کرتا رہے خصوصًا مثل کتابت اور خیاطت کے واللہ اعلم بالصواب یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اے
لوگو جو ایمان لائے ہو مدد چاہو ساتھ صبر کے اور نماز کے مراد صبر سے روزہ کہ بند رکھنا نفس کا ہے کھانے پینے سے شہوت سے یا صبر سے مراد حبس نفس
ہے مطلق عبادتمین اور بعد اسکے ذکر صلوٰۃ اسکا تخصیص ہے بعد تعمیم کے اور ہوسکتا ہے کہ مراد صبر سے کہ حبس نفس ہے اوپر ثابت رکھنے قدم کے بیچ جنگ
کافرونکے جہاد اصغر ہو کہ جہاد ظاہر ہے اور مراد صلوٰۃ سے کہ محاربہ ساتھ شیطان کے ہے جہاد اکبر ہو کہ جہاد باطن ہے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاکبر اور یا مراد صبر سے صبر اوپر مصائب اور بلایا کے ہے اور صلوٰۃ سے اشتغال
صلوٰۃ بوقت مشکلات یعنے جب کچھ مصیبت اور بلا آوے تو صبر کرو اور جب کچھ مشکل پیش آوے تو مدد ساتھ نماز کے چاہو اور تضرع اور زاری سجدہ
جناب باری مین کرو کہ آسان کریگا اور یہہ رجوع بجناب الٰہی کرنا دلیل اور برہان ایمان کے ہے اور اس تقدیر پر جملہ استعینو مستانفہ ہے کہ جو آیتمین ذکر
شکر نعمت کا آیا تو سامعین نے چاہا کہ پوچھین کیا کرین ہم وقت بلا اور مصیبت کے تو ارشاد ہوا کہ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور جملہ نداء یہ درمیان
مین معترضہ ہے واسطے تنبیہ کے واقع ہوا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالونکے ہے حامی ناصر نگہبان بحر مواجین لکھا ہے ان اللہ ولیا و
الصابرین ناصرہم معلوم کیجیے کہ گیارھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حیات شہدا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ اور مت کہو واسطے ان لوگونکے جو مارے جاتے ہین بیچ راہ اللہ کے کہ مردے ہین اموات مبتدا خبر محذوف کا ہے ہم اموات اور
عطف اس جملہ کا استعینوا بالصبر پر ہے اور درمیان ان دونون جملونکے مناسبت تمام ہے کہ وہان صبر اوپر محاربے کے کرنا ہے اور یہان مارے جانا ہے
راہ الٰہی مین اور اگر صبر سے صبر اوپر بلا کے مراد لین تو بھی شہادت سے مناسبت ہے ظاہر اور اگر صبر سے مراد حبس نفس از شہوت لین تو بھی مناسب ہے
کہ جہاد اور صوم دونون قہر دشمن خدا ہین اور سبب نزول آیت کا یہہ ہے کہ صحابہ بعد حرب بدر کے حسرت کرتے تھے شہدا پر کہ بیچارون نے جان شیرین
دی اور نعمت حلت اور لذت نعیم دنیا سے محروم رہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ انہین مردے مت کہو بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ بلکہ وہ جیتے ہین
درگاہ ہماری مین ولیکن تم نہین سمجھتے کیفیت اس حیاتکی اسواسطے ادراک اسکا ساتھ عقل کے متصور نہین جب سننے والون نے بل احیاء سن
کر چاہا کہ کیفیت انکی حیاتکی دریافت کرین ارشاد ہوا ولکن لا تشعرون سوال حقیقت موت کی شہدا کو متحقق ہے کہ عورات انکی چھوٹ جاتی ہین جو چاہے
نکاح کرلے اور مال انکا بٹ جاتا ہے میراث مین پس کیونکر انہین زندہ کہا جاوے جواب حیات انکی بوجہ تمثیل ہے جیسے کہتے ہین کہ فلانے
شخص نے جو مجھے دیکھا کانٹا اسکی آنکھہ مین کھٹکا یا خون اسکے بدنمین نرہا تو یہہ معنی ہوتی ہین کہ جیسا کانٹا خلش ہوتا ویسا ہی ہوا جیسا خون خشک ہو جانے
سے احوال ہو ویسا ہی ہوگیا پس شہید بھی ہین تو مردے ہی ہوے لیکن بہت مرزوق ہونے اور شادمان ہونے کے یرزقون فرحین بما
اتٰهم اللہ سے معلوم ہوتا ہے انکو حکم حیاتکا کیا جیسے ما هذا بشرا ان هذا الا ملك کریم مین ہے حدیث مین آیا ہے کہ ارواح شہدا کی شکم
طیور سبز مین اگر میوے جنت کے کھاتے ہین اور پانی نہرونکے پیتے ہین پھر قندیل نورمین کہ معلق بعرش ہے جا رہتے ہین اور ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ شہدا کنارے نہر کے قبے مین ہوتے ہین میوے بہشت کے کھاتے ہین اور دن قیامت کے فرشتونکو فرمان ہوگا کہ جاؤ
طرف بہترین خلائق کے اور عرصات قیامتمین حاضر کرو فرشتے کہین گے الٰہی بہترین خلائق کون ہین ہم انہین کیونکر پہچانے فرمان ہوگا
کہ شہدا ہین کہ زن اور مال اپنا میرے کام مین کھویا ہے اور جان اپنی فدائے دین کی ہے انھونکو تلوارین کاندھونمین پڑے ہوے لے
آؤ اور جنت مین جو ان کے مکان ہین وہان بیجاؤ سوال آیا روح شہدا کا قالب پرندگا مین ہونا تناسخ ہے اور تناسخ باطل ہے جواب

Marfat.com

تناسخ روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب بے روح مین آنا ہی اور یہان قدرت کاملہ آلہی سے روح انکی پرندون کی قالب با روح مین
آتی ہی وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ اور البتہ آزماوینگے ہم تمکو یعنی معاملہ آزمایش کا کرینگے ہم والا ہمارے علم مین کوئی چیز چھپی نہین ہی اور وہ آزمایش ساتھ
کس چیز کے ہی بِشَیْءٍ ساتھ چیز اندک کے ہی مِنَ الْخَوْفِ ڈر سے دشمن کے وَالْجُوْعِ اور بھوکھ سے ساتھ قحط اور تنگی کے وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ اور کمی بعضے مالون
کی سے کہ حادثون مین تاراج ہو وَالْاَنْفُسِ اور نقصان جانونکی سے ساتھ بیمار ہونے کے یا ضعف کے یا بڑھاپے کے وَالثَّمَرٰتِ اور نقصان میوون کے
سے ساتھ آفت سماوی کے یا ارضی کے یا مرگ اولاد کے کہ ثمرہ باغ جان ہین سمجھ لیجیے کہ وجہ ترتیب مین ان مصایب کے کہ ذکر کی یہہ ہی کہ
اول خوف کو لائے اسواسطے کہ حلاوت زندگی فی الفور برباد کرتا ہی پھر گرسنگی کو لائے کہ ہلاکت کی توقع اس سے ہی پھر نقصان اموال
کو کہ مقتضی بگرسنگی ہوتا ہی اور بیشتر وجہ خوف نقصان مال سے لحوق گرسنگی ہی پھر جہاد کو لائے کہ غالبًا منجر بقتل ہوتا ہی پھر نقصان ثمرات
اور اولاد کو کہ معنویین موت ہی بلکہ بدتر از مرگ اسواسطے کہ آدمی بعد موت کے ساتھ بقاے نسل کے اپنے آپ کو باقی جانتا ہی جب اولاد
نرہی موت نسلی اسکی متحقق ہوے گو اگرچہ بوجود زندہ رہا وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ اور بشارت دے ای محمد صبر کرنیوالون
کو جس کرامت کے کہ ممکن ہو وہ لوگ کہ جب پہنچتی ہی انکو مصیبت کہا ہی کہ جو حادثہ مکروہ کہ بناے پر آتا ہی مصیبت ہی اور وہ صبر کرنے
والا کہ وقت مصیبت کے قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہتے ہین تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہین مملوک راضی برضا اور فرمانبردار بحکم قضا اور
تحقیق ہم طرف اسکے پھر جانیوالے ہین انا للہ سے اقرار انقیاد حکم قضا نکلتا ہی اور انا الیہ راجعون سے اعتراف بعث اور نشور مستفاد ہوتا ہی
بیہقی مین عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ چار چیزین ہین جسمین جمع ہون حق تعالی اسکے واسطے بہشت مین گھر تیار کرتا ہی اول یہہ کہ
ہر کار و بار مین اپنی التجا بخدا کرے دوسری یہہ کہ ہر وقت جنت مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تیسری یہہ کہ جب نعمت جناب آلہی سے
پہنچے تو الحمد للہ کہے چوتھی یہہ کہ جب گناہ سرزد ہو استغفر اللہ کہے امام احمد نے اور ابن ماجہ اور بیہقی نے بروایت امام حسین رضی اللہ عنہ روایت
کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمانکو مصیبت پہنچی ہو بعد مدت کے اس مصیبت کو یاد کر کر کہے انا للہ وانا الیہ راجعون حق
تعالی اسکو اجر اس مصیبت کا تازہ عنایت کرتا ہی گویا وہ مصیبت آج ہی پہنچی ہی اور حکیم ترمذی نے بروایت انس بن مالک حق نعمت
کہنہ مین اور حد تازہ مین اسیطرح روایت کی ہی اور اس کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کی فضائل حدیثون مین بہت وارد ہین پس آدمی کو چاہیے
کہ جب کچھ مصیبت آوے اسے پڑھے اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ یہہ لوگ کہ مصیبت مین رجوع ساتھ کلمہ استرجاع کے
کرتے مین اوپر انکے ہی درود پروردگار ان کے سے اور رحمت لکھا ہی کہ مراد رحمت سے بہشت ہی کہ آیت شریفہ مین بھی جنت کو رحمت کہا ہی
واما الذین ابیضت ففی رحمۃ اللہ شاہ عبد العزیز نے لکھا ہی صلوۃ من ربہم کی تفسیر مین کہ عنایت خاصہ تازہ ہوگی پروردگار انکے سے کہ
بسبب اس عنایت کے خوف معصیت آخر تک مین نرہیگا اور کوئی گناہ بسبب اس عنایت کے تاثیر نکریگا اور صلوۃ حقیقتمین نام اس عنایت خاصہ
حضرت حق کا ہی کہ ضرر معصیت سے مطلقا مامون کرے لہذا مخصوص ہی اصالۃ بحضرات انبیا علیہم الصلوۃ اور اس گروہ کو بھی اتفاقے مین اس
عنایت کے ہمرنگ انبیا فرمایا ہی اور فرق یہہ ہی کہ انبیا کے حق مین یہہ عنایت خاصہ موجب عصمت گناہ ہووے کہ گناہ انسے صادر ہی نہین
ہوتا اور اس گروہ کے حق مین بسبب قصور استعداد کے اسی قدر تاثیر کرتی ہی کہ گناہ کردہ ناکردہ برابر کر دیتی ہی لہذا ترمذی مین اور ابن ماجہ اور
سوا انکے صحاح ستہ مین وارد ہی کہ جسکے تین فرزند نابالغ مرین ہون اسکو کلید بہشت اپر محکم آتش دوزخ سے حاصل ہی جب بعضے مردونے
اور بعضے عورتون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کا دو یا ایک فرزند مرا ہوا سے بھی یہہ مرتبہ ہوگا فرمایا ہان قسم بخدا

Marfat.com

کہ بچہ ناتمام ساقط ہوا بھی ماں اپنی کو ناف سے کھینچ کر بہشت میں لیجاویگا اگر بے صبری نکرے اور متوقع ثواب خدا سے ہو اور مالک امام نے موطا میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں بروایت ابو ہریرہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد با ایمان کو پے درپے بجان اور مال اور عیال اور اطفال اسکے کے مصیبت پہنچتی ہے تا آنکہ قیامت کو با خدا ملاقات کرتا ہے اور کچھ گناہ ساتھ اسکے نہیں رہتا اور امام احمد اور نسائی اور بیہقی اور حاکم نے بروایت مرہ مزنی لکھا ہے کہ ایک شخص آن حضرت کے پاس آتا تھا اور پسر اسکا اسکے ساتھ ہوتا تھا ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ معلوم ہوتا ہے تو اسے بہت چاہتا ہے کہ اپنے سے جدا نہیں کرتا اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا تمہیں اسقدر چاہتا ہے جسقدر میں اس بیٹے کو بعد چند روز کے وہ مجلس میں حاضر نہوا آنحضرت لوگوں سے اسکا احوال پوچھا لوگوں نے کہا کہ وہ پسر اسکا مر گیا اسے بہت غم ہے حضرت خود وہاں تشریف لے گئے اور اسے کہا کہ قیامت کو جس دروازے پر بہشت کے کہ تو جاویگا لڑکا اس طرف سے دوڑکر دروازہ کھول دیگا اور بعضے روایات اس قصہ میں یہہ بھی ہے کہ ہر دروازے پر دوزخ کے واسطے تیرے کھڑا ہوگا کہ مانع ہووے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور یہہ لوگ وہی ہیں راہ پانیوالے برضا وتسلیم یا ساتھ کلمہ استرجاع کے کہ موجب ثواب عظیم ہے سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کلمہ استرجاع خاص اسی امت کو عنایت کیا ہے نہیں تو یعقوب علیہ السلام وقت فقدان یوسف علیہ السلام کے بھی پڑھتے انا للہ وانا الیہ راجعون یا اسفی نکہتے باقی رہا یہاں ایک نکتہ کہ بیان کرنا اسکا ضرور ہے وہ یہہ ہے کہ کلمہ صلوٰۃ جمع لائے اور رحمت کو مفرد وجہ کیا ہے سمجھ لیجیے کہ نکتہ اس میں یہہ ہے کہ صلوٰۃ عبارت عنایت خاصہ حضرت حق سے ہے کہ یہہ قسم چار رونکو بچند وجہ عنایت ہوگی اول یہہ کہ جو انھوں نے وقت مصیبت میں یہہ عمل کیا اوروں نے بھی انہیں دیکھ کر یہی وتیرہ اختیار کیا پس انہیں شرکت کا رخانہ نبوت میں اس راہ سے پیدا ہوئی کہ لوگوں نے انکی اقتدا سے راہ قرب پایا دوسری یہہ کہ اعداء اہل شماتت کے کہ بیشتر شیاطین انس وجن اور حاسدین اور منافقین ہوتے ہیں ان سے یہہ کلمہ سنکر ذلیل اور خائب اور خاسر ہوتے ہیں اور وسوسے سے باز رہتے ہیں اس راہ سے بھی شرکت منصب نبوت میں حاصل ہوئی کہ کام پیغمبروں کا ہے طرف پست کرنے شیاطین اور انکسار کفار ومنافقین کے ہے اور حقیقت میں اصل جہاد اور حاصل خلاصہ اسکا یہی ہے تیسری یہہ کہ ثبات عزم انکا اور حد واجتہاد انکا بدین آلہی اور رضا بہ نقصان ساتھ مرتبہ علیا کے پہنچا اور یہی میراث نبوت ہے پس گویا تین راہ سے یہہ تقاضہ درود کا کہ مخصوص ساتھ پیغمبروں کے ہے کرتے ہیں واسطے اشارۂ تعدد اس طریق کے لفظ صلوٰۃ کا جمع لائے بخلاف لفظ رحمت کے کہ مدلول اسکا عام ہے اوپر جمیع اہل طاعت کے اور اس میں اختلاف نہیں ہر بندہ کہ حکم خدا کی اطاعت بہر رنگ بجا لاوے مستحق اسکا ہوتا ہے حدیث صحیح میں حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ تفسیر میں اس آیت کے فرماتے تھے کہ صابروں کو تین چیزیں موعود ہوئی ہیں عدلین یعنے دو بار شتر کہ باہم برابر کرکے دونوں طرف ڈالتے ہیں اور علاوہ اسکے بقچہ خورد کہ اوپر اسکے رکھتے ہیں یعنی صلوٰۃ اور رحمت کہ قرین یکدیگر ہیں اور اہتداء کہ علاوہ اس پر ہے معلوم کیجیے کہ بارھویں آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ سعی کرنیکا درمیان صفا اور مروہ کے بیچ حجکے اور عمرے کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ تحقیق صفا اور مروہ کہ دو پہاڑ ہیں مکے میں طواف انکا نشانیوں حج خانہ آلہی کے سے ہے روایت ہے کہ صفا اور مروہ دو پہاڑ نزدیک مکے کے ہیں امم سابقہ میں مساف نام ایک مرد نے ساتھ نائلہ نام ایک عورت سے کعبے میں زنا کیا معاذ اللہ غضب آلہی سے وہ دونوں مسخ ہوکر پتھر ہو گئے لوگوں نے واسطے عبرت کے مساف کو کوہ صفا پر نائلہ کو مروہ پر رکھدیا بعد مدت کے بت پرستوں نے جو انکو سنگ تراشیدہ پایا پوجنے کے واسطے بت ٹھہرا لئے پھر ایام جاہلیت میں مخلوق انکے پوجنے کو جمع ہونے لگے جب ظہور اسلام کا ہوا

Marfat.com

لوگ بعبادت خدا تعالی اشتغول ہوئے اور وہ دونون پہاڑون پر سے پھینک دئے مقام اصنام مناسک اسلام ہوا پھر بعضے لوگ سعی کرنیکو
درمیان صفا اور مروہ کے واسطے تشبیہہ کا فرونکے کہ مساف اور نائلہ کو وہان پوجتے تھے گناہ سمجھتے تھے حق تعالی نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیون اللہ کی سے ہین فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ پس جو کوئی کرے حج خانہ کعبے کا ساتھ اعمال مخصوصہ کے حج مین
حالت احرام مین ہوتے مین اَوِ اعْتَمَرَ یا عمرہ بجالائے ساتھ اعمال مخصوصہ کے کہ عمرے مین ہین فرق درمیان حج اور عمرے کے یہہ ہے کہ بیچ حج کے
جانا عرفات مین شرط ہے اور پھر آنا وہان سے واسطے طواف خانہ کعبہ کے اور عمرہ مین عرفات مین جانا شرط نہین ہے اگر عمرہ کرنیوالا مکے
کے باہر سے آیا ہے تو وہ سیدھا مکے مین آکر طواف کرے اور اگر ساکن مکہ ہے تو وہ حرم سے باہر نکل کر احرام باندھکر طواف خانہ کعبہ کو
چلا آوے اور یہہ بھی ہے کہ حج نہین ہوتا ہے مگر ایک برس مین ایکبار اسواسطے کہ جانا عرفات مین روز عرفے کو کہ نہم ذی الحجہ ہے شرط حج ہے
اور یہہ دن ایک برس مین مکرر نہین آتا اور عمرہ ہر روز ہو سکتا ہے کوئی وقت اسکے واسطے مخصوص نہین فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ
بِهِمَا پس نہین کچھہ خلل گناہ کا اوپر اسکے جہت مشابہت کفار یہہ کہ طواف کرے بیچ صفا و مروہ کے اور سعی کرے درمیان انکے بعضون نے کہا
ہے کہ حرف لا مضمر ہے اسمین یعنے فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما اگر ترک کرے سعی تو بھی نہین فاسد ہوتا حج لیکن ناقص ہوتا ہے اور
واسطے ازالہ نقصان کے دم لازم ہوتا ہے چنانچہ زاہدی مین لکھا ہے وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اور جو کوئی خوشی سے کرے نیکی
پس تحقیق اللہ قدر دان ہے جاننے والا جزا دہندہ شکر گویندگان ہے دانائے اعمال بندگان ہے سمجھہ لیجیے کہ بیچ عہد خلافت عہد صحابہ کے
اور بیچ زبان کرامت نشان تابعین کے سعی درمیان صفا اور مروہ کے بیچ اختلاف تھا بعضے صحابہ مثل ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ
عنہما کے اور بعضے تابعین مثل مجاہد اور عطا کے ساتھ تطوع کے قایل تھے اور یہی آیت شریفہ تمسک تھا انکا اور امام مالک رح اور امام شافعی رح
فرض کہتے ہین اور حدیث ان اللہ کتب علیکم السعی فاسعوا تمسک رکھتے تھے اور نزدیک امام اعظم رح کے واجب ہے تارک اسکے پر دم لازم
ہے کہ صحابہ کے زمانہ مین اختلاف اسمین تھا بعد اسکے اجماع رافع اختلاف ہوا اگر کوئی کہے کہ اجماع ناسخ آیت کا کیونکر ہوا آیت سے استحباب
نکلتا ہے اجماع سے وجوب ثابت کرنا گویا کہ منسوخ کرنا ہے حکم آیت کو تو جواب اسکا دیتے ہین کہ سچ ہے اجماع رافع حکم کتاب نہین ہو لیکن
یہان تو رافع حکم کتاب نہین ہے بلکہ اس استحباب کو اور موکد بوجوب کر دیا ہے رافع تب ہوتا ہے کہ حکم مکروہ اور منع کا کرتا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ
مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ تحقیق جو لوگ علماء یہود سے بسبب حسد کے چھپاتے ہین جو کچھہ کہ اتارا ہے ہم نے دلیلون سے توراة مین جیسی حکم رجم کا
وَالْهُدٰى اور ہدایت سے کہ نعت اور صفت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ پیچھے اسکے کہ بیان کیا ہم نے
اسکو یعنی ہدی کو واسطے بنی اسرائیل کے بیچ کتاب توراة کے یعنی ہم نے ظاہر کیا انھون چھپایا اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ یہہ گروہ لعنت
کرتا ہے انکو اللہ اور لعنت کرتے ہین انکو لعنت کرنیوالے اولئک اشارہ ہے طرف گروہ کے کہ چھپایا ہے حق کو اور لعنت کی معنی دور ہونا
رحمت سے ہے اور لاعنون سے مراد تمام جن اور انس اور ملک کہ دعا لعنت کی کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ جو روے زمین پر
ہین یہانتک کہ سانپ بچھو مکڑی چیونٹی ہے دعائے لعنت کرتی ہے اور اس تقدیر پر ایراد جمع سلامت بوجہ تغلیب ذوی العقول ہے
اوپر غیر ذوی العقول کے لکھا ہے کہ کافر جب جواب منکر نکیر سے عاجز ہوتے ہین تو فرشتے انکو گرز مارتے مین آواز اس گرز مارنے کی اور
کافرون کے چلانے کی سوا جن و انس کے سب سنتے ہین اور جو آواز سنتا ہے لعنت بھیجتا ہے کافرون پر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ وہ مسلمان آپسمین ایک دوسرے پر جو لعنت کرتے ہین اور دونون مین کوئی مستحق لعن کا نہین ہوتا تو وہ لعنت یہود پر واقع

Marfat.com

ہوتی ہے اور قاعدہ ہے کہ لعنت غیر مستحق سے مستحق کے ہی طرف جاتی ہے سارافت وہ بات یہان ہے کہ کر تیرے دست پر پھینکین تو
ہو نشانہ عدو کا دل و جگر تو روایت ہے کہ جسکے پاس مال ہو صدقہ دے پھینکین اور جس کے پاس نہو تو وہ یہود پر لعنت کہے یہی صدقہ ہے
چنانچہ بحر مواجین مذکور ہے غرض تمام یہہ گروہ لائق لعنت کے ہین اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مگر جنھون نے توبہ کی شرک سے اور ایمان لائے یا توبہ کی
پیغمبر کی نعت چھپانے سے وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا اور نیکی کی یا صلاحین لائے اپنے تباہ ہوے کامون کو اور بیان کیا صفات پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو جو کہ چھپاتے تھے فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْہِمْ پس یہہ لوگ ہین کہ بسبب توبہ اور اصلاح کے پھیرتا ہون مین طرف اُن کے ساتھ رحمت کے
وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور مین ہون قبول کرنیوالا توبہ بندونکی مہربان کہ جلدی نہین کرتا ہے عذاب کرنیمین اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا
وَھُمْ کُفَّارٌ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوے یہود سے بانکار نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مرے وہ اور حال آنکہ کافر رہے حق چھپانے رہے
اُولٰٓئِکَ عَلَیْہِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یہہ لوگ وہ ہین کہ اوپر ان کے لعنت خدا کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی سبکی خٰلِدِیْنَ
فِیْھَا لَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ ہمیشہ رہینگے ہی ملاعین بیچ لعنت کے یا بیچ دوزخ کے نہین ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب
اور نہ وہ ڈھیل دئے جاوین گے یا نہونگے وہ منظور نظر الٰہی وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ اور معبود تمھارا خدا ایک ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ع ۱۹
نہین کوئی معبود مگر وہ کہ احد ہے بیچ ذات اپنی کے اور واحد ہے بیچ صفات اپنے کے بخشنے والا ہے تربیت اشیاء مین مہربان ہے تقویت
ارواح مین اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدایش آسمانون کے کہ خیمہ ہے بے ستون کھڑا اور زمین کے کہ بچھونا ہے فراخ بچھا ہوا وَ
اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ اور آنے جانے رات کے اور دن کے پے درپے باختلاف درازی اور کوتاہی اور سفیدی و سیاہی کے وَالْفُلْکِ
الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ اور کشتی کے جو چلتی ہے گران بار بیچ دریا کے ساتھ اس چیز کے جو نفع دیتی ہے لوگونکو تجارت سے وَمَآ
اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ اور جو کچھ اتارا اللہ نے آسمان سے یا ابر سے آب باران فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا پھر زندہ کیا
ساتھ اس پانی کے زمین کو بعد مرنے کے اور پژمردگی کے وَبَثَّ فِیْھَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ اور رکھ دینے سے بیچ زمین کے ہر جانورون سے درندے
گزندے وحوش و طیور اور سوا ان کے وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اور پھرنے ہواؤن کے ہر طرف سے وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
اور بادلونکے جو حکم کے باندھے ہین تابع امر الٰہی کے درمیان آسمان اور زمین تو کہ جدھر امر ہوا ادھر جاوین لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ
البتہ نشانیان ہین واسطے ان لوگونکے کہ عقل رکھتے ہین یعنی یہہ سب کہ بیان کیا ہم نے نشانہائے کامل ہین صنایع حکمت الٰہی سے اور
بدایع فطرت نامتناہی سے واسطے اس گروہ کے کہ عقل رکھتا ہے اور نظر تامل طرف موجودات کے کرتا ہے کفار قریش کہتے تھے کہ تین سو ساٹھ
بت ہین ہمارے کہ جنکو ہم پوجتے ہین اور وہ سب ہمارے ایک شہر کا کام پورا نہین کر سکتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین میرا ایک خدا
ہے کہ کام تمام عالم کا کر رہا ہے اگر اسپر کچھ دلیل لاوین تو ہم سچ جانین یہہ آیت مذکورہ نازل ہوئی کہ آٹھ نشانیان ہین اسمین قدرت
الٰہی کی حدیثمین وارد ہے کہ ولے اوپر اس کسی کے کہ یہہ آیت پڑھے اور بیچ اسکے تفکر نکرے لایات اسم ان کا ہے اور فی خلق السموات
تا آخر خبر ہے مقدم اور جب خبر مقدم ہوتی ہے ان کی اسم پر تو لام تاکید کا اسم پر لے آتے ہین جیسی وان من شیعتہ لابراھیم وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا اور بعضے لوگون سے وہ ہے کہ پکڑتا ہے سوا اللہ کے شریک یعنی بت عطف اس جملے کا اوپر جملہ
والھکم الہ واحد کے ہے درمیان مین جملہ معترضہ ان فی خلق السموات تا آخر واقع ہے یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ محبت کرتے ہین انکی
جیسی محبت خدا کی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ پہلا جملہ صفت انداد مین واقع ہے اور یہہ جملہ معترضہ بیان حال مومنین

Marfat.com

مین لائے یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے ہین زیادہ تر اور قوی تر ہین محبت مین واسطے خدا کے اسواسطے کہ مشرک بتونکو دیکھتے ہین اور دوست رکھتے ہین اور مومن اللہ کو نہین دیکھتے اور دوست رکھتے ہین اور امید دیدار پروردگار ہین عمر گذارتے ہین دوسری محبت کفار کی فانی نفسانی ہے اور دوستی مومنونکی باقی جاودانی اور حقیقت مین معنی اشد حبا کی یہہ ہین کہ اول خدانے انکو دوست رکھا کہ یحبہم کہا پھر انھون نے خدا کو دوست رکھا کہ یحبونہ ہے یعنے دوستی انکی خدا سے بسبب دوستی خدا ہے ان سے عبد اللہ الانصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تخم یحبہم نبوتا تو نہال یحبونہ نہوتا یحبہم دیجبونہ سے ظاہر ہے کہ ابتدائے محبت بسوئے قادر ہے جب ادھر سے میل ہوا تب ادھر سے دل ترپا پہ ترپ کا اپنے سبب ہے محبت مولا کو وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوٓا اور کاشکے دیکھین اور جانین وہ لوگ جو ظالم ہین یعنی ظلم کیا انھون نے اپنے نفس پر ساتھ پکڑنے شریکانے باری کی کہ واحد لاشریک ہے یا برابر کرتے ہین انکے ساتھ حق کے بیچ نذر کے اور عبادت اور طاعت اور محبت کے لو واسطے تمنی کے ہے اور جواب تمنی کا فتبرا بافا ہے اس جہت سے منصوب ہے اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ جب دیکھتے ہین عذاب الہی کو دنیا مین ساتھ ادنی مصیبت کے یا حدوث مرض کے یا غلبہ فقر کے اور اسوقت مین متوقع امداد ان چیزونکے ہوتے ہین کہ انکے کام آوین عذاب سے خلاص کروا وین اور اور حسب توقع ان کی کے واقع نہین ہوا اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا یہہ کہ قوت اور قدرت اور غلبہ ہے واسطے اللہ کے سب وَاَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ اور یہہ بھی جانین کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اوپر ان کے تب ہر آئنہ جانین ضرر اتخاد انداد کا اور زمین انحراف عبادت رب العباد کا اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کو کہ جب بیزار ہووین وہ لوگ جو پیشوا تھے ان لوگون سے جو پیروی کرتے تھے سمجھ لیجیے کہ مشرک جن کے دنیا مین تابع ہین وہی ان سے قیامت کو بیزار ہووینگے وَرَاَوُا الْعَذَابَ اور دیکھین گے عذاب کو تابع اور متبوع سب وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ اور کٹ جاوینگے ان کے علاقے اور روابط کہ دنیا مین رکھتے ہین عہد سے پیمان سے قرابت سے یگانگیت سے صحبت سے وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا اور کہین گے وہ لوگ جو پیروی کرتے تھے یعنی تابع جو بیزاری اپنے متبوعون کی دیکھین گے تو کہینگے لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً کاشکے واسطے ہمارے پھر جانا ہووے طرف دنیا کے فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا پس بیزاری کرین ہم ان سے وہان جیسی بیزاری کی انھون نے ہم سے یہان كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ اسیطرح یعنی مثل دکھلانے عذاب کے کہ جزائے اعمال قبیحہ اور پرستش اصنام باطلہ ہوگا دکھلاویگا انکو اللہ عمل انکے جو انھون نے اپنے زعم مین نیک کئے ہین جیسے حج اور عمرہ اور ضیافات اور زیارت سب کو حبط کرکے تاکہ ہووین حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ حسرتین اور پشیمانیان اور افسوس اوپر ان کے یا اعمال سیئہ دکھاویگا جو انھون نے کئے ہین جیسے قتل اور غارت اور غیر ہما تا مزید حسرت ہو یا اعمال حسنہ جو ان سے چھوٹے ہوئے ہین انکے آثار دکھاویگا جیسے اشجار انہار مکانات میوجات بہشت کے واسطے حسرت اور افسوس انکے کہ ہائے اگر ہم عمل نیک کرتے تو یہہ عیش کرتے وَمَا هُمْ بِخٰرِجِينَ مِنَ النَّارِ اور نہین وہ سب تابع اور متبوع نکلنے والے آگ سے ہمیشہ دوزخ مین رہین گے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا اے لوگو کھاؤ اس چیز سے کہ بیچ زمین کے ہے حلال پاکیزہ یعنی دو بے شبہ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی ایام جاہلیت مین مشرکان عرب نے کتنی چیزین شیطان کے وسوسہ سے حلال حرام کر لین تھین حق تعالی نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے کہ وسوسہ ڈال تمہارے باپکو بہشت سے نکالا اور تمہین فریب دیکر دوزخ کے لیجانیکا ڈول ڈالا ہے اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوٓءِ وَالْفَحْشَآءِ سوا اسکے نہین ہے کہ حکم کرتا ہے تمکو شیطان یعنی وسوسہ ڈالتا ہے ساتھ برایون کے

Marfat.com

اور بے حیایوں کے کہا ہی کہ سوء گناہ ہی چھپی ہوئی اور فحشا گناہ ظاہر ہی یا سوء میل بہ بنیا ہی اور فحشا متابعت نفس اور ہوا اور حقیقت
مین سوء وفحشا دونون شامل ہین سب معاصی صغیرہ وکبیرہ کو کہ شیطان آدمیونکو انکی طرف میل دلاتا ہی وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ اور دوسرے شیطان حکم کرتا ہی تمکو یہہ کہ کہو تم افترا اور دروغ اوپر اللہ کے بیچ تحلیل خبائث اور تحریم طیبات کے جو کچھ نہین جانتے تم
حقیقت اسکی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جب کہا جاتا ہی واسطے انکے ہم کی ضمیر طرف ناس کے ہی پیروی کرو اسکی جو اتارا
ہی خدا نے یعنی قرآن اور حلال اور حرام اسکے پر عمل کرو قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کہتے ہین ہم نہین پیروی کرینگے اسکی بلکہ
پیروی کرینگے ہم اسکی جو پایا ہم نے اوپر اسکے باپون اپنے کو یعنی جو باپ ہمارے کرتے تھے وہ ہم بھی کرینگے یہہ بات بنی عبد الدار کہتے تھے
اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ کیا متابعت باپونکی کرتے ہین اور اگرچہ تھے باپ انکی نہ سمجھتے کچھ چیز امور دینکی
اور نہ راہ راست پاتی تھی ہمزہ استفہام کا ہی واسطے انکار کے بروجہ توبیخ اور لو متصلہ ہی تقدیر کلام کی یہہ ہی اتبعوا اباؤهم ولو کان اباؤهم
لایعقلون شیئا ولایهتدون اور یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے توبیخ کافرون کے اور سرزنش فرقہ گمراہونکے سمجھ لیجیے کہ اتباع گمراہونکا اگرچہ آباء ہون
بیجا ہے اور پیروی بیوقوفونکی اگرچہ اجداد ہون بیجے وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ اور مثال ان لوگونکی جو کافر ہوئے جیسی مثال اس شخص کے
ہی کہ چلاتا ہی بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ساتھ اس جانور کے کہ نہین سنتا مگر بلانا اور پکارنا یعنے مطلب سمجھنا اور معنی معلوم کرنا کچھ نہین
ایسے ہی کافر ڈرانے والے کی اور نصیحت کرنیوالے کی فقط آواز سنتے ہین اور حقیقت سخن کو نہین دریافت کرتے صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ بہرے ہین گونگے
ہین اندھے ہین فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ پس وہ نہین سمجھتے جو کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین معلوم کیجیے کہ تیرھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے
مسئلہ حرمت بعضی اشیا کا کہ اوپر ہمارے ہی نکلتا ہی وہ یہہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو
کھاؤ پاکیزہ سے یعنی حلال اس چیز سے کہ دیا ہم نے تم کو اور مال کسی کا چراکے چھین کے نکھاؤ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اور شکر کرو واسطے
اللہ کہ حلال روزی دی تمہین اگر ہو تم بصدق دل اسیکو عبادت کرنیوالے سمجھ لیجیے اس آیت سے دو چیزین صفت مین خدا پرستونکے
نکلتے ہین رزق طیب کھانا اور شکر ادا کرنا پس رزق طیب کیا ہی بعضون نے کہا ہی کہ جو حلال ہی شرع مین وہ طیب ہی اور جو حرام
ہی وہ خبیث ہی پس حلال اور طیب دونون لفظ مترادف ہین کہ معنی ایک ہین دونون کی اور حلالاً طیباً طیب وہ ہی کہ کسب اسکا
ساتھہ معصیت کے نہو جو سر رکوع مین آیا ہی طیب صفت کاشفہ ہی حلال کی اور بعضے کہتے ہین کہ طیب اخص ہی حلال سے پس حلال طیب وہ
ہی کہ کسب اسکا ساتھہ معصیت کے نہو جیسی جھوٹھہ بولکر نہ لیا ہو یا اور منع شرع سے کسب بحتا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ حلال وہ ہی کہ مفتی شریعت
فتوی اوپر حلیت اسکے کے دین اور طیب وہ ہی کہ دل جسکے پاکیزہ گی گواہی دے اور شبہ نہو چنانچہ حدیث شریف مین ہی دع مایریبك الی
مالایریبك چھوڑ اس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجھے طرف اس چیز کے کہ نہ شک مین ڈالے تجھے اور بعضے کہتے ہین کہ حلال طیب وہ ہی کہ قدر
لابدی ہو تو کہ فردائے قیامت اس سے سوال نہو اسیواسطے اکثر اولیانے قدر ضروریکے اکتفا کی ہی اور نفس کو لذت اور حظ سے باز رکھا ہی
کھانا اس قدر کھایا ہی کہ جسمین ادائے فرائض کی طاقت ہو اور کپڑا اتنا پہنا ہی کہ جس سے ستر عورت ہو ان کے احوال مین یہہ مطلع فقیر
ہی سے حظوظ دنیا سے دل ہوا ہی کچھہ اسطرح کا اچاٹ پیدا نہ کہ جسنے برگ گہہ خورش کو کیا ہی پوشش کو ٹاٹ پیدا نہ اور ضروری ہی
کہ معاش لابدی کسب حلال سے پیدا کی ہو اور کسب بہتر اور اولی تر غزا ہی کہ کفارون سے اگر شیوع اسلام کرے اور مال غنیمت سے رفع
احتیاج کرے بعد اسکے کسب تجارت ہی کہ جس چیز کی مسلمانونکو احتیاج ہو وہ خرید کرکے انکو پہنچاوے اور نفع اسکے سے خود متمتع ہو بعد اسکے

Marfat.com

کسب زراعت ہے کہ واسطے سرسبزی مسلمانونکے تخم بووے اور اسکے ضمن مین خود بارور ہووے بعد اسکے کسب کتابت ہے کہ آیات قدسیہ
اور اخبار نبویہ اور مسائل دینیہ اور احکام فقیہ لکھہ لکھہ کر عالم مین رواج دے اور اجرت اسکی سے خود بہرہ یاب ہو بعد اسکے اور حرفتین اور
صنعتین ہین کہ شریعت بین حلال ہین ان سے کسب اموال کرے اور جو مال کسب حرام سے پیدا ہو وہ مال حرام ہے اور موجب وبال
آخرت ہے اس سے پرہیز ضرور ہے پس آیت گذشتہ مین حق تعالی نے امر ساتھہ تناول حلال کے فرمایا اب ان چیزونکو ارشاد کرتا ہے کہ جو
حرام ہین اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ سوا اسکے نہین مگر خدا نے حرام کیا ہے اوپر تمہارے مردار اور وہ چیز کہ گوشت اسکا حلال ہے لیکن
ذبح نہین کرنے پائے تم کہ مرگئی ہے وَالدَّمَ اور لہو بہتا وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ اور گوشت سور کا اور سب اجزا اسکے کو یہہ حکم شامل ہے وَمَا أُهِلَّ
بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ اور جو جانور کہ ذبح کیا جاوے بنام غیر خدا معلوم ہووے کہ اکثر لوگونکو اس آیت کی معنی مین مفسدون کے بہکانے سے شک پڑتا ہے
سو ہم یہان اسکی تفصیل لتحقاق الحق مین سے کئی تفسیرونکی عبارت لے ترجمہ کے ساتھہ نقل کرتے ہین تفسیر جلالین مین لکھا ہے وما اہل بہ لغیر اللہ
ای ذبح علی اسم غیر اللہ تعالی والاہلال رفع الصوت وکانوا یرفعونہ عند الذبح لآلہتہم انتہی یعنی ذبح کرنے وقت جسپر غیر خدا کا نام لیوین وہ
بھی حرام ہے اور اہلال کے معنی پکارنے اور نام لینے کے ہین جب کفار لوگ ذبح کرتے وقت اپنے بتون کا نام لیکر ذبح کرتے تھے اور چھری
پھیرتے تھے تب یہہ آیت نازل ہوئی یعنی مردار خون خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جسکے ذبح کرنے وقت غیر خدا کا یعنی کسی بت کا نام لیا جاوے
یہہ سب مسلمانونکو کھانا حرام ہے تفسیر حسینی مین لکھا ہے وما اہل بہ وحرام کرد آنچہ آواز بردارند بآن در وقت ذبح لغیر اللہ برای غیر
خدا تعالی بنام بتان یا باسم پیغمبران بکشند تفسیر بیضاوی مین کہا ہے ای رفع بہ الصوت عند ذبحہ للصنم انتہی یعنی ذبح کرتے وقت بت کے
نام سے آواز کرین اور اسیطرح تفسیر کشاف اور مدارک ایضاً لکھا ہے تفسیر جامع البیان مین لکھا ہے ما ذکر غیر اسم اللہ عند ذبحہ یعنی اللہ کے نام
کے سوا غیر کا نام اسکے ذبح کرتے وقت ذکر کیا جاوے تفسیر در المنثور مین لکھا ہے ما اہل بہ لغیر اللہ کے معنی ہین ابن منذر نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ما اہل یعنے ما ذبح اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ما اہل بہ لغیر اللہ
بہ للطواغیت یعنی جو جانور بتون کے نام سے ذبح ہووے اور حاتم نے ابو عائشہ سے روایت کی ہے یقولہ ما ذکر علیہ اسم غیر اللہ یعنی جو
کہ غیر خدا کا نام اسپر ذکر کیا جاوے تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے ما اہل بہ لغیر اللہ ای ما ذبح للاصنام والطواغیت واصل الاہلال
رفع الصوت وکانوا یذبحون لآلہتہم ویرفعون اصواتہم بذکرہا وقال الربیع بن انس وغیرہ ما اہل بہ لغیر اللہ ما ذکر علیہ اسم
غیر اللہ انتہی یعنی جو جانور کہ بتون کے نام سے ذبح کیا جاوے اور اہلال کی معنی آواز پکارنا اور وے کافر لوگ جب ذبح کرتے تھے
بتونکے واسطے تب انکا نام پکارتے تھے اور کاٹتے تھے اور ربیع بن انس وغیرہ نے کہا کہ ما اہل بہ لغیر اللہ یعنی وہ جانور کہ اسپر غیر خدا کا نام ذکر کیا جاوے
تفسیر احمدی مین لکھا ہے قولہ تعالی وما اہل بہ لغیر اللہ معناہ ذبح بالاسم غیر اللہ مثل اللات والعزی واسماء الانبیاء وغیر ذلک
یعنی جو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا جاوے جیسا کہ باسم اللات والعزی باسم المسیح وغیرہ اور اسکی تین صورتین ہین پہلی یہہ کہ غیر خدا کا نام
لیکر ذبح کیا یا یون کہا کہ باسم اللہ ومحمد رسول اللہ عطف کرکے تب کھانا اسکا حرام ہے دوسری یہہ کہ ذبح کرتے وقت یون کہا باسم
اللہ محمد رسول اللہ بغیر عطف کے تو کھانا اسکا جائز ہے کراہت سے تیسری یہہ کہ ذبح کرنیکے اول پیغمبر یا اولیا کا نام لیا ذبیحہ کو گرانے اور
باندھنے کے اول یا اسکے بعد تو وہ حلال طیب ہے اور یون بھی تفسیر احمدی مین صریح لکھا ہے ومن ہہنا علم ان البقرة المنذورة
للاولیاء کما ہو الرسم فی زماننا حلال طیب لانہ لم یذکر اسم غیر اللہ علیہا وقت الذبح وان کانوا ینذرونہا لہ یعنی یہان سے صاف

Marfat.com

معلوم ہوا جو گاؤ اولیاؤنکے نام سے نذر کی جاتی ہے جیسا کہ اس زمانہ مین رسم ہے سو حلال طیب ہے کیونکہ ذبح کے وقت اسپر
کچھ غیر خدا کا نام نہین لیا جاتا اگرچہ انکے نام سے اس کو نذر کرتے ہین اور یہہ بھی لکھا ہے کہ خاص نذر خدا کے واسطے ثابت ہے اور
غیر واسطے نہین اسلیئے ذبیحہ اپنی اصل حلیت پر قائم رہا جب ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا تو وہ بیشک
حلال ہے انتہی اگر کسی نے ذبح کرتے وقت عمداً خدا کا نام نکہا تو حنفی صاحب کے یہان وہ ذبیحہ ناجائز ہے اور شافعی صاحب کے یہان
حلال ہے اور اگر سہواً ذبح کرتے وقت خدا کا نام بھول گیا تو بالاتفاق حلال ہے جاننا چاہیئے کہ تفسیر فتح العزیز مین کسی عدو نے الحاق کیا
ہے اور یون لکھا ہے کہ اگر کسی بکری کو غیر کے نام سے منسوب کیا ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کرنے سے وہ حلال نہین ہوتی اور غیر
نام کی تاثیر اسمین ایسی ہو گئی ہے کہ اللہ کے نام کا اثر ذبح کے وقت حلال کرنے کے واسطے بالکل نہین ہوتا سو یہہ بات کسی نے ملا دیا
ہے خود مولانا و مرشدنا حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رح کبھی ایسا سب مفسرین کے خلاف نہ لکھین کے اور انکے مرشد و استاد اور والد حضرت
مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مین ما اھل کے معنی ما ذبح لکھا ہے یعنے ذبح کرتے وقت جس جانور پر بت کا نام لیوے
سو حرام ہے اور مردار کے جیسا ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا سو کیونکر حرام ہوتا ہے بعضے نادان تو حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
مولد شریف کی نیاز حضرت پیران پیر کی نیاز اور ہر ایک شہدا اولیا کی نیاز فاتحہ کے کھانیکو بھی حرام کہتے ہین اور یہہ آیت دلیل لاتے ہین کہ غیر
خدا کا نام جسپر لیا گیا سو حرام ہے واہ واہ کیا عقل ہے ایسا کہتے ہین اور پھر جاکر نیاز فاتحہ کا کھانا بھی کھاتے ہین فَمَنِ اضْطُرَّ پس جو کوئی بے بس ہو
کسی کے زور سے ظلم سے یا بھوک سے اسقدر کہ جانتا ہے اب اگر نکھاویگا اور طعام حلال نہین پاتا یا کسی مرض مین گرفتار ہوا اور دوا سوا ان چیزون
کے نپاوے یا حکماے متدین اتفاق کر کر کہین کہ اس مرض کی یہی چیزین دوا ہین چنانچہ ضیق النفس کہ اکثر اطفال کو لاحق ہوتا ہے اسے زبان ہندی
مین ڈبہ کہتے ہین علاج اسکا خون خرگوش ہے غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ بیچ اس حالت کے کہ نہ حد سے نکلنے والا ہو ساتھ راہ لوٹنے کے یا ساتھ بغاوت
کے امام سے یا ساتھ طلب معصیت کے یا ساتھ زیادہ کھانیکے لا بدی سے اور نہ بیگانا مال کھانیوالا ہو یا نہ چھین نے والا ہو یا نہ شمشیر کھینچنے والا
ہو امت محمدیہ پر یا تجاوز کرنیوالا ہو حد شرع سے فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ پس نہین گناہ اوپر اسکے کھانے مین ان حرام چیزون کے کہ مذکور ہوئی
ہین امام شافعی رح باغی سے باغی بادشاہ کا اور عادی سے تعدی کرنیوالا اوپر رہگذرون کے مراد لیتے ہین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
تحقیق اللہ بخشنے والا ہے اس شخص کا کہ وقت ضرورت کے تناول ان محرمات سے کرے اور مہربان ہے اوپر بندونکے ساتھ مباح کرنے
اشیاء مذکورہ کے وقت اضطراب کے سمجھہ لیجیے کہ حق تعالیٰ نے پہلے اس آیت کے امر فرمایا ہمکو ساتھ اکل طیبات کے پس واجب ہوا اوپر
ہمارے شکر بجالانا اوپر انعام اسکے کے پھر نہی کی اکل محرمات سے پس فرض ہوا ہمین اجتناب اس سے اور طیبات کی بعضون نے تفسیر
کی ہے ساتھ بحیرہ کے اور سائبہ کے اور وصیلہ کے اور حامی کے یعنے کھاؤ یہہ اور نہ کھاؤ ملیہ وغیرہ کہ مذکور مین آیت شریف مین اور بعضون
نے تفسیر کی ہے ساتھ لحوم ابل کے اور کہا ہے کہ خطاب اسکا طرف عبد اللہ بن سلام کے اور اصحاب اسکے کے ہے کہ مت حرام کرو گوشت
اونٹ کا اوپر اپنے جیسے کہ حرام کیا ہے یہود نے اوپر اپنے بحیرہ اور اخوات اسکے چنانچہ زاہدی مین مذکور ہے اور بحیرہ اسے کہتے تھے کہ بطریق نذر
کے واسطے صحت بیمار کے اونٹ یا اور جانور کے کان چیر کے بتون کے واسطے رکھتے تھے اور سائبہ اوسے کہتے تھے کہ واسطے ادا حاجت
کے اونٹ یا اور جانور کے تئین نیاز بتون کی کرتے تھے اور اسے سانڈ کر کے چھوڑ دیتے تھے اور کھانا اسکا حرام جانتے تھے اور وصیلہ اسے کہتے
تھے کہ جب کسی کی منت مانتے فلانے جانور کا بچہ نر ہووے تو ہم اسکی نیاز کر دیوین پھر جو اکٹھا نر و مادہ ہوتا تو نر کو بھی نیاز نہ چڑھاتے تھے

Marfat.com

مادہ کے ساتھ لاکر وہ بے نیاز ٹھہراتے تھے اس مادہ کا وصیلہ نام رکھتے تھے اور حامی اُسے کہتے تھے کہ جس جانور کے پشت سے دس بچے ہوتے
اُسپر لادنا اور چڑھنا موقوف کر دیتے تھے اور سمجھ لیجے کہ امر اکل حلال کا مواضع متعددہ مین بیان فرمایا ہی کہین یاایہا الناس کلوا
مما فی الارض حلالا طیبا خطاب عام کیا کافر ہون یا مومن ہون اور کہین تخصیص کی مومنونکے خطاب مین چنانچہ یاایہا الذین امنوا کلوا
من طیبات ما رزقنکم اور کہین تخصیص فرمائی رسول کی چنانچہ یاایہا الرسل کلوا من طیبات واعملوا صالحا اور تمسک
کیا ہی ساتھ ان آیات کے اوپر اسبات کے کہ اصل بیچ اشیا کے اباحت ہی جب تک کہ نہ قائم ہو دلیل اوپر حرمت اسکے اور محرمات بہت
ہین جو مذکور ہین بیچ فقہ کے اور تحقیق ذکر فرمایا ہی حق تعالی نے محرمات کو بیچ آیات متعددہ کے اپنے اپنے مقام پر مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی
اور بعضے اُن کے جو بیچ اس آیت کے ارشاد فرمایا ہی انکا بیان بطریق اجمال یہ ہی سمجھ لیجے کہ چار چیزین حق تعالی نے اس آیت شریفہ مین
حرام فرمائی ہین ایک تو میتہ ہی اور میتہ اُسے کہتے ہین کہ موی ہو حلال چیزونمین سے بغیر ذبح کے اور ایسے ہی حکم ہی اس عضو کا جو کاٹ لیا
ہو زندہ جانور کا ساتھ حدیث معروف کے چنانچہ بیضاوی مین مسطور ہی اور حرام ہی کھانا اسکا فقط اسواسطے کہ آیت مین نہی صرف
اکل کی وارد ہی اور انتفاع چمڑے سے اسکے لینا بعد دباغت کے درست ہی چنانچہ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہی بخلاف امام
مالک کے کہ اُنکے نزدیک حرام ہی اور اسیطرح درست ہی انتفاع ساتھ بالون اسکے کے اور سینگھونکے اور ہڈیون کے اور پٹھون کے اور پردونکے
اور خلاف ہی امام شافعی رح کا ان سب مین اور امام مالک کے نزدیک پشم گوسفند کے اور شتر کے کہ مردار ہون پاک ہین کہ موت
حلول نہین کرتی بالونمین اور میتہ کے اور جانور کہ جنکا گوشت کھانا حرام ہی سوا خوک کے اور ایک روایتمین سگ بھی ساتھ خوک کے
ہمراہ ہی انکو اگر ذبح کرین تکبیر کہکر تو گوشت اور پوست انکا نزدیک امام اعظم کے اور مالک کے بغیر دباغت کے پاک ہی اور درست ہی
انتفاع اُس سے مگر کھانا حرام ہی نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک امام مالک کے مکروہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ذبح سے حرام جانور پاک نہین
ہوتا اور پوست آدمی کا واسطے بزرگی کے حکم پاکی کا رکھتا ہی مگر استعمال نکرین اور بال اسکے پاک ہین اور جنکا گوشت حلال ہی انکا تو گوشت
وپوست وغیرہ ذبح سے پاک ہوجاتا ہی انتفاع اس سے روا ہی اور دوسرا دم ہی اور دم سے دم مسفوح مراد ہی جو وقت ذبح کے نکلتا ہی کسی
حیوانکا ہو حرام ہی چنانچہ اور جگہ قرآن مین ہی او دما مسفوحا اور مسائل اسکے بتفصیل شرح وقایہ ہدایہ مین مذکور ہین اور مدارک و کشاف
مین لکھا ہی حلال ہین دو میتے اور دو دم دو میتے تو مچھلی و ٹیڑی ہی اور دو دم کلیجے اور تلی ہی چنانچہ حدیث مین ہی احلت لنا المیتتان
والدمان اما المیتتان فالسمک والجراد واما الدمان فالکبد والطحال اور ایسے ہی ہدایہ مین لکھا ہی اور تیسرا خنزیر ہی جسے سور کہتے ہین
حرام ہی مطلق نہین جائز انتفاع ساتھ اسکے سوائے بالون اسکے کے واسطے اس جماعت کے کہ احتیاج بہت رکھتی ہی ساتھ اسکے اور آیت
شریفہ مین جو تخصیص اسکے گوشت کی فرمائی ہی ساتھ ذکر کرنے کے اسواسطے کہ مقصود بالاکل ہی اور چوتھا ما اہل لغیر اللہ ہی یعنے وہ جو
چیز جو پکاری جاوے ساتھ نام غیر خدا کے وقت ذبح کے وہ حرام ہی مطلقا بتونکے نام پر ہو یا پیغمبرونکے نام پر ہو پس جو جانور ذبح کرو ساتھ
نام خدا کے ذبح کرو اور ذبح کرتے وقت مشہور کرو تاکہ حلال ہو کھانا اسکا اور سمجھ لو کہ ذبح کس کس چیز سے درست ہی اور ذابح کی کیا کیا
شرطین ہین اور مذبوح مین کیا کیا چاہیے چند مسائل علاحدہ کرکے لکھتا ہون کہ فائدہ عامہ ہو مسئلہ شرط ہی کہ ذابح مسلمان ہو غیر محرم
مرد ہو یا عورت یا لڑکا ہو یا مجنون مگر عقل اسقدر رکھتا ہو کہ تسمیہ جانے اور قادر ہو اوپر ذبح کے اگرچہ گونگا اور نا ختنہ ہو مسئلہ درست ہی
ذبیحہ کتابی کا اگر نام مسیح کا وقت ذبح کے نلے اور متولد کتابی سے اور مشرک سے حکم کتابی کا رکھتا ہی اور روا نہین ہی ذبحہ

Marfat.com

بت پرست کا اور آتش پرست کا اور مرتد کا مسئلہ درست ہی ذبح کرنا اس چیز سے کہ کاٹے ساتھ تیزی کے اور خون بہاوے جس چیز سے تلوار کی سے ہویا
پتھر اور رنی اور آگ ہو چنانچہ درالمختار مین لکھا ہی اور دانتون سے اور ناخن سے نزدیک آئمہ ثلثہ کے جائز نہین اور بقول امام اعظم جائز ہی
مع الکراہیت اسوقت کہ بدن سے جدا ہون اور تیزی رکھین مسئلہ جگہہ ذبح کی زکوٰۃ اختیاریہ مین درمیان حلق اور لبہ کے ہی لیکن چار چیزون کے
کاٹنے سے حلال ہوتا ہی ایک حلقوم کہ مجری نفس ہی علی الصحیح دوسری مری کہ مجری طعام و شراب ہی تیسری دو نوشہ رگین کہ مجری خون ہین
اور اطراف گردن مین واقع ہین لیکن امام شافعی رح اور امام احمد حنبل کے نزدیک کاٹنا حلقوم اور مری کا شرط ہی اور دو شہ رگونکا مستحب ہی
اور نزدیک امام اعظم کے کاٹنا تین چیز کا ان چارونمین سے شرط ہی کہ اکثر کو حکم کل کا ہی اور نزدیک امام مالک کے کاٹنا چارون کا
چاہیئے اور زکوٰۃ اضطراریہ مین زخم کر دینا چاہیئے جس جگہہ کہ قادر ہو تمام بدن مین مسئلہ شرط ہی کہ ذبح کرنیوالا اور وہ شخص کہ معاون اسکا ہو
ذبح مین تسمیہ کہے بلا فاصلہ اور مراد تسمیہ سے ذکر خالص اللہ کا ہی بے شرکت غیر چنانچہ بسم اللہ اللہ اکبر ہی اور ایسی ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ
ہی بارادہ التسمیہ نہ بارادہ جواب عطسہ وغیرہ علی الاصح اور اگر بسم اللہ محمد الرسول کہا بغیر واو عطف کے مکروہ ہی اور ساتھ واو کے حرام
ہی اور ایسے ہی اللھم اغفر لی یا اللھم تقبل منی کہکر ذبح کیا تو جائز نہین ہی اور قبل ذبح سے یا بعد ذبح سے اللھم تقبل منی یا الفاظ دعائیہ
کہے اور وقت ذبح کے تسمیہ کہکر ذبح کرے جائز ہی اور مراد فاصلے سے تبدیل مجلس کی ہی یا اور امور مثل کھانے کے پینے کے جس
مین امر ہو جاوے اور حد دیر کی یہہ ہی کہ دیکھنے والے دیر سمجھین اور چھری تیز کرنی بعد تسمیہ کے داخل دیر مین ہی مسئلہ اگر گردن
دو بکرون کی تلے اوپر رکھ کر ساتھ ایک تسمیہ کے ذبح کرے جائز ہی اور اگر جدا جدا ذبح کرے تو جدا جدا تسمیہ کہنا درکار ہی مسئلہ مستحب
ہی ذبح مین بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بغیر واو کے اور منہہ ذبیحہ کا طرف قبلے کے کرنا اور چھری قبل ذبح کے تیز کرنا اور مکروہ ہی بالعکس
اسکے کرنا اور قفاے گردن سے ذبح کرنا اور زیادہ چار رگون سے تا نخاع کاٹنا رگ سفید ہی کہ بیچ استخوان گردن کے ہوتی ہی
اور ہر تعذیب بلا فائدہ دینا مثل قطع سر کے اور بال اکھیڑنے کے قبل سرد ہونے مذبوح کے مسئلہ اگر ذبح مین تسمیہ کرے بغیر حضور
نیت کے صحیح ہی اور اگر قصد ترک نیت کا ابتداء فعل مین کیا یا تسمیہ سے نیت اور خیر کی کرے تو صحیح نہین اور مذبوح حلال نہین اور
اگر تسمیہ عمداً ترک کیا حرام ہی نزدیک امام اعظم کے بخلاف امام شافعی کے اور اگر ناسیا کیا بھول کے حلال ہی نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کے بخلاف امام مالک کے رح مسئلہ بکری مریض اگر وقت ذبح کے حیات اسکی معلوم ہووے تو حلال ہی مطلقاً اگرچہ حرکت اور
اخراج خون کا نہوا اور اگر حیات اسکی مدرک نہووے تو باخراج خون اور حرکت حلال ہوتی ہی اور اگر خون اور حرکت بھی نہین ہی تو دیکھا
چاہیئے اگر بعد ذبح کے دہن یا چشم کھلی ہی نکھاوے اور اگر بند کر لین تو کھاوے اور اگر پانو دراز مین تو نکھاوے اور اگر ضم کرلے تو
کھاوے اور اگر بال پر مردہ مین تو حرام اور اگر قائم ہوگئے تو حلال اور اگر علم حیات کا بوقت ذبح کے ہی اگرچہ تھوڑی سی حیات مخفی
ہی تو حلال ہی مطلقاً کھاوے بہرحال اور یہی حکم ہی گلا گھونٹنے کا اور چوب زدہ کا اور اوپر سے گرے کا اور شاخ زدہ کا اور کھائے
ہوئے درندونکے کا اور اسی پر فتویٰ ہی بدلیل قولہ تعالیٰ الا ما ذکیتم آگے اسکا بیان آویگا انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ طریق مسنون بیچ شتر کے
یہہ ہی کہ زانو باندھکر کھڑا نحر کرے اور گاے بکری کو پہلو پر ذبح کرے باتفاق اور عکس اسکے مکروہ ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام
مالک حرام ہی اور بعضی اصحاب انکے مکروہ کہتے ہین نہ حرام مسئلہ جو حیوان کہ وحشی ہو اور ہاتھ نہ آوے و یا مست یا دیوانہ ہوکر
مارتا ہو یا کنوے مین گر پڑے مثل گائی بکری اونٹ وغیرہ کے جس عضو مین اسکے زخم کر سکے کر دے گلا ہو یا اور جگہہ ہو حلال ہی مگر

Marfat.com

گوسفند خلاف امام محمد کا ہے بیچ شہر کے مسئلہ گائے وغیرہ اگر دشوار جنے ہاتھہ اندر ڈال کر اگر گلا پاوے تو خیر نہین تو جس عضو مین چاہے
بچکے زخم پہنچاوے حلال ہے مسئلہ اگر چارپایہ کو ذبح کیا اور بچہ شکم سے مُردہ نکلا اور خلقت اسکی تمام ہے حرام ہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کے اور حلال ہے نزدیک صاحبین کے اور امام شافعی کے بقولہ علیہ الصلوۃ والسلام ذکوۃ الجنین ذکوۃ امہ مسئلہ ایک شخص نے صید اپنی زندہ
پائی یا گائی بھی کہ قریب ہلاکت کے ہے اور وقت تنگ ہے اوپر ذبح کے یا آلہ ذبح کا نہین پایا پس حلال ہوتی ہے ساتھہ جراحت پہنچانے
رگونکے بیچ ایک روایت کے یہہ تمام مسائل درالمختار مین ہین مسئلہ اگر میش یعنے بھیر یا بکری کا سر کاٹ کے لے لیا اور وہ زندہ ہے خون بہو دے جس موضع
اُسکے سے کہ چاہے حلال ہو جاوے گی یہی مختار ہے اور اسی پر فتوی ہے جیسے کہ خلاصہ مین لکھا ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ الۡکِتٰبِ
تحقیق وہ لوگ علما یہود سے جو چھپاتے ہین واسطے اخذ رشوت کے جو اُتارا ہے اللہ نے کتاب توراۃ سے اور احکام اُسکے سے وَیَشۡتَرُوۡنَ بِہٖ ثَمَنًا
قَلِیۡلًا اور مول لیتے ہین بدلے اُسکے یعنی چھپانیکے مول تھوڑا اُولٰٓئِکَ مَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ اِلَّا النَّارَ یہہ لوگ نہین کھاتے ہین بیچ پیٹون اپنے کے
مگر آگ یعنی یہہ رشوت نہین کھاتے آگ کھاتے ہین یا یہہ مراد ہے کہ قیامت کو آگ کھاتے ہین جیسے اب دنیا مین رشوت کھاتے ہین یا کنایت ہے
اس سے کہ اندر انکی آگ ہے جیسی باہر مین ہے اور ذکر شکم تاکید ہے بیچ کھانیکے اور محاورہ مین کھانا غیر تناول مین بھی مستعمل ہوتا ہے چنانچہ کہتے ہین
کہ فلانے شخص فلانے کا مال کھایا وقت تلف کرنیکے ایسے ہی یہان بھی ہو سکتا ہے کہ آگ کھاتے ہین یعنی سامان دوزخ مین جلنے کا کرتے ہین وَلَا یُکَلِّمُہُمُ
اللّٰہُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیۡہِمۡ اور نہ بولیگا اُن سے اللہ دن قیامت کے ایسا سخن کہ جسمین نفع رحمت انکو ہو اور نہ پاک کریگا انکو خبائث اعمال سے یعنے
گناہ انکی آگ سے جلا کر انکو پاک کر دے یہہ نہو گا وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ اور واسطے انکے ہے عذاب درد دینے والا اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا
الضَّلٰلَۃَ بِالۡہُدٰی وہ لوگ ہین کہ جنھون نے از روی جہالت کے مول لیا یہودیت کو کہ عین گمراہی ہے بدلے ایمان کے اور معرفت کے دنیا مین وَالۡعَذَابَ
بِالۡمَغۡفِرَۃِ اور عذاب کو بدلے بخشش کے آخرت مین فَمَاۤ اَصۡبَرَہُمۡ عَلَی النَّارِ پس کتنا صبر کرنے ہین وہ اُپر آگ کے یا کس چیز نے شکیبا کیا انکو اوپر آتش
دوزخ کے کہ ہمیشہ اسمین رہین گے ذٰلِکَ یہہ عذاب انکو بِاَنَّ اللّٰہَ نَزَّلَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ اسواسطے ہے کہ اللہ نے اُتارا ہے کتاب توراۃ کو
ساتھہ حق کے اور انھون نے حکم اُسکا چھپایا ہے اور نعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تغیر کیا ہے یا کتاب سے مراد قرآن شریف ہے کہ اُتارا
ہے اُسکو اللہ نے اور یہہ متابعت اُسکی نہین کرتے وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِی الۡکِتٰبِ لَفِیۡ شِقَاقٍۭ بَعِیۡدٍ اور تحقیق جنھون نے کہ اختلاف کیا
بیچ کتاب توراۃ کے یا قرآن کے البتہ بیچ خلاف کے دور ہین وفاق سے یا بیچ ضلالت کے دور ہین ہدایت سے اور اگر الف لام جنس کا
کہین تو سب کتابین منزلہ وخلاف اُن کے ہین کہ بعضون پر ایمان لائے ہین اور ساتھہ بعضون کے کافر ہوئے ہین پس یہہ اہل اختلاف بیچ ضلالت
کے ہین دور ہدایت سے بعد نزول اس آیت کے کہا اہل اختلاف نے ہم بیچ شقاق کے اور ضلال کے نہین ہین بلکہ ایمان رکھتے ہین ہم خدا پر اور نماز
پڑھتے ہین اور یہی نیکی تمام ہے حق تعالی نے اُنکے جواب مین یہہ آیت نازل کی اور معلوم کیجے کہ یہہ دھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ
ایمان مفصل کا اور احکام اسلام کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ نہین نیکی یہہ کہ پھیر و تم موہون اپنے
کو طرف مشرق اور مغرب کے یعنے فقط نماز مین منہہ پھیرنا طرف مشرق کے مانند نصاری کے اور طرف مغرب کے مانند یہود کے یہہ نہین ہے
ایسی نیکی کہ سب نیکیونکو چھوڑ چھاڑ کے اسی پر اقتصار کرو وَلٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ اور لیکن بھلائی اسکو ہے کہ ایمان لایا ساتھہ
اللہ کے یگانہ اور یکتا سمجھہ کر نہ مانند یہود اور نصاری کے کہ عزیر اور عیسی کو بیچ الوہیت کے شریک جانتے ہین اور ایمان لایا ساتھہ دن
پچھلے کے کہ قیامت اور متعلقات قیامت ہے یہہ تعریض یہود اور ترسا کو ہی کہ بہشت مخصوص اپنے واسطے سمجھے ہین وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ

Marfat.com

اور ایمان لایا ساتھہ فرشتون کے اور دوست رکھا انکو اور یہہ جانا کہ مخلوق الہی ہین گناہون سے معصوم ہین نہ مرد ہین نہ عورت ہین
نہ مانند یہود کے کہ جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہین اور نہ مثل اس فرقہ کے کہ فرشتونکو بیٹیان اللہ کی کہتے ہین وَالْكِتَابِ اور ایمان لایا
ساتھہ کتاب کے کہ جو اللہ نے آسمان سے کتاب نازل کی ہے حق ہے نہ مانند اہل کتاب کے کہ بعضے پر ایمان لاتے ہین اور بعضی پر نہین اور
وہ چار کتابین ہین توارات حضرت موسیٰ پر انجیل حضرت عیسیٰ پر زبور حضرت داؤد پر اور فرقان حضرت خاتم النبیین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام
اور سو صحیفے ہین پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر اور دس حضرت آدم پر نازل ہوئے ہین اور ایک روایت
مین بیس حضرت ابراہیم پر آئے ہین نہ حضرت آدم پر علیہم السلام چنانچہ ذکر کیا فقیہ ابو اللیث نے وَالنَّبِيِّينَ اور ایمان لائے ساتھہ سب
پیغمبرونکے نہ مانند یہود کے کہ ایمان لاتے ہین اوپر موسیٰ کے اور نہ مثل نصاریٰ کے کہ ایمان لاتے ہین اوپر عیسیٰ کے فقط اور تحقیق روایت آئی ہے
بیچ حدیث کے بیان عدد ان کے ہین کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار ہین اور ایک روایت ہے دو لاکھہ چوبیس ہزار کی چنانچہ شرح عقائد مین لکھا ہے
اور اولی یہہ ہے کہ ایمان لائے مومن نہ حصر قصر کرے اوپر اعداد انکے کے بلکہ ایمان لائے مومن کہ جتنے نبی بھیجے اللہ نے طرف خلق کے واسطے تبلیغ
احکام کے حق ہین اور رسول تین سو تیرہ ہین علی ما ورد بہ الاحادیث چنانچہ تفسیر احمدی مین لکھا ہے اور لفظ نبی کا یہان ذکر فرمایا نہ رسول
کا اسواسطے کہ نبی عام ہے رسول سے نزدیک جمہور کے اور نزدیک بعض کے مرادف اسکا بخلاف رسول کے کہ وہ نزدیک جمہور کے وہ ہے کہ
صاحب کتاب اور شریعت ہوا اور نبی کو لازم نہین ہے یہہ ہونا پس نبی لانا ذکر ایمان بجمیع مین اولی بلکہ ضرور تھا اور نبیین کہ صیغہ جمع مذکر
سالم کا ہے اس سے اشارہ طرف اثبات کے بھی نکلتا ہے کہ نبی کلہم مرد تھے عورت کوئی نبی نہین ہوئی چنانچہ بعضے کہتے ہین کہ چار عورتین بھی
نبی ہوئین ہین بی بی حوا بی بی سارہ ام موسیٰ ام عیسیٰ اور اگر جمع باعتبار تغلیب کہئے تو استدلال اسپر نہین ہو سکتا اور باعتبار تغلیب جمع اور جگہہ
بھی آئی ہے قرآن شریف مین چنانچہ قصہ رویاے یوسف علیہ السلام مین ہے کہ کہا انہون نے انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتہم لی
ساجدین کہ شمس مونث سماعی ہے اور داخل ہے ساجدین مین حال انکہ یہہ جمع مذکر سالم ہے اور اگر یہان تاویلاً کہئے کہ کوکب بھائی یوسف کے
ہین اور شمس اور قمر والدین ہین ماں باپ اور خالہ تو بھی یہی ہے مگر اور آیت سے نکلتا ہے انبیا سب کے سب مرد ہی تھے وہ آیت یہی ہے
وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیہم اگرچہ سیاق کلام سے یہہ ظاہر ہے کہ نبی کوئی ملک نہین ہوا لیکن اشارہ سمجھا جاتا ہے یہہ بھی کہ کوئی
عورت اس منصب مردان خدا پر نہین پیدا ہوئی یہہ ایمان مفصل ہے کہ مذکور ہوا اور مقدم کیا یوم آخر کو اسواسطے کہ بعید النظر تھا مشکل تھا اسپر ایمان
لانا اور مقدم کیا ملائکہ کو کتابون پر اسواسطے کہ وہ لانیوالے ہین وحی کے اور کتابونکو مقدم کیا اوپر انبیا کے اسواسطے کہ انکے اوپر اترے ہین
پس تمام ترتیب ذکر فرمایا اور ایمان مجمل اسقدر کافی ہے کہ کہے آمنت باللہ وبجمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ اور دیا
مال اوپر دوستی اللہ کے یا اوپر دوستی مال کے یعنے باوجودیکہ مال دوست ہے قطع دوستی کا کرکے براہ خدا صرف کیا ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَ
الْمَسَاكِينَ قرابت والونکو اور یتیمونکو کہ بن باپ کے خورد سال ہون اور محتاجونکو کہ سوال نہ کرین وَابْنَ السَّبِيلِ اور مسافرونکو کہ جنکے پاس خرچ نہو
یا میہمانکو وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ اور فقیرونکو جو سوال کرین اور چھڑانے مین غلامون کے یعنے غلام لونڈیان مول لے چھوڑ دے یا مکاتب
کو روپیے دے کر آزاد کروا دے یعنی کوئی کسی کا غلام ہوا اور میان اسکا کہے کہ تو اسقدر روپیہ مجھے کما دے پھر آزاد ہے یہہ شخص اسقدر مبلغ اسے
دیکر چھڑا دے وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ اور قائم کرے نماز فرض کو کہ وقت سے فوت ہونا جائز نرکھے اور دے زکوۃ مقرر کو کہ بیان انکا
فقہ کی کتابونمین مذکور ہے پہلے جو آتی المال گذرا ہے وہ دینا مال کا بطور نوافل اور صدقات کے تھا اور یہہ بطریق زکوۃ ہے وَالْمُوفُونَ

Marfat.com

بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوْا اور پورا کرنیوالے ساتھ عہد اپنے کے جب عہد کرین خدا سے یا بندون سے وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ
اور صبر کرنیوالے بیچ فقر فاقے کے اور رنج بیماریکے اور وقت لڑائی کے کافرون سے اور صابرین منصوب ہی بتقدیر واخص من اصل البر الصابرین
اور اسکو نصب علی المدح کہتے ہین یعنی مدح کرتا ہون مین اور مخصوص کرتا ہون مین سب بھلائی والون مین سے صبر کرنیوالون کو بیچ وقت سختی کے اور
محنت کے اور ایذا دشمن کے اور مشقت گرسنگی کے اور درد کے اور مرض کے اور مصیبت کے بدنی ہو یا مالی ہو اور وقت حرب کفار کے اور قرات
والصابرون بھی آئی ہی اور والموفین یون بھی آئی ہی نصب علی المدح چنانچہ کشاف مین مذکور ہی اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وہ گروہ جو موصوف
ہین ساتھ ان صفتونکے جنھون نے سچ بولا یا وفاے عہد کیا یا اتباع حق کیا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور وہ لوگ وہی ہین پرہیزگار سب نا شائستگیون
سے لکھا ہی کہ کمالات انسانی بہت ہین لیکن منحصر ہین ان تین چیزونمین ایک صحت اعتقاد دوسری حسن معاشرت تیسری تہذیب نفس
اب سمجھ لیجے کہ صحت اعتقاد مین ایمان بوحدانیت خدا اور برسالت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور جو چیزین کہ جن پر ایمان لانا فرض ہی سب
آگئین اور حسن معاشرت مین سلوک کرنا زبان سے مال سے ساتھ اہل حق کے اور نیکی کرنا اقربا سے دوست سے اور تمام اہل اسلام سے سب
آگیا اور تہذیب نفس مین اقامت نماز اور اداے زکوٰۃ اور وفاے عہد اور صبر اور تحمل اور عفو سب آگیا پس جو صفات حسنہ ہین وہ سب اس
آیت شریفہ مین مندرج ہین اور یہہ آیت جامع کمالات انسانی ہی ابی مشیرہ سے روایت ہی کہ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے من عمل بھذہ
الاٰیۃ فقد استکمل الایمان سچ ہی جس نے اس آیۃ پر عمل کیا اس نے ایمان اپنا کامل کیا کہ جو ایمان مین باتین ہین وہ سب اسمین ہین معلوم
کیجے کہ پندرھوین آیۃ آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب قصاص کا اور عفو کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرض کیا گیا ہی اوپر تمھارے برابری کرنا نہ ستم اور زیادتی مین بیچ مارے گیونکے ونیکہ قتل عمدا
ہو سبب نزول اس آیۃ کا یہہ ہی کہ قبل اسلام سے جو درمیان قبیلونکے لڑائی ہوتی تھی تو جو قبیلہ عالی نسب ہوتا تھا وہ قبیلہ ارذل سے عوض
غلام کے میان کو اور عوض عورت کے مرد کو قتل کرتا تھا بعد ہجرت کے یہہ احوال حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی اور کشاف
والے نے اور صاحب بحر مواج نے لکھا ہی کہ درمیان دو قبایل عرب سے دعوے خون کا تھا ایک نے اوپر دوسرے کے غلبہ کیا تھا اور
سوگند کھائی تھی کہ بدلے غلام کے حر تمھارا اور بدلے زن کے مرد اور عوض ایک کے دو قتل کرین گے ہم پس محکمہ پیغمبر مین حاضر ہوئے اور قصہ
اپنا بیان کیا یہہ آیت انکی حق مین نازل ہوئی کہ قتل مین قصاص چاہیے یعنے برابری اور مساوات اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ آزاد
ساتھ آزاد کے اور غلام ساتھ غلام کے وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى اور عورت ساتھ عورت کے عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری اور عطا اور عکرمہ
رحمۃ اللہ علیہم تمسک اس آیت پر کرکے جائز نہین رکھتے کہ قتل کیا جاوے حر بدلے غلام کے اور مرد بدلے عورت کے اور یہی مذہب امام مالک
اور شافعی کا ہی اور نزدیک سعید بن المسیب کے اور شعبی کے اور نخعی کے اور قتادہ کے اور ثوری کے رحمہم اللہ حکم اس آیت کا منسوخ ہی
ساتھ آیت ان النفس بالنفس کے اور قصاص ثابت ہی درمیان حر کے اور عبد کے اور ذکر کے اور انثی کے اور تمسک انکا حدیث
شریف مین ہی المسلمون تتکافو دماؤھم اور یہی مذہب امام اعظم اور اصحاب ان کے کا ہی رحمۃ اللہ علیہم فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ
شَيْءٌ پس جو شخص کہ بخشا گیا واسطے اسکے کہ قاتل ہی خون بھائی اسکے سے کہ مقتول ہی کچھ یعنے بعضے وارثون نے بخشا یا تھوڑا سا خون
بخشا قصاص ساقط ہو گیا فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ پس اوپر قاتل کے ہی بعد عفو کے اتباع ساتھ اچھی طرح کے یعنے خوشی اور رغبت بیچ دیت
دینے کے وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ اور ادا کرنا دیت کا طرف وارث مقتول کے ساتھ اچھی طرح کے جلدی خوش روئی سے نہ دیر مین بد

Marfat.com

خوشی سے ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ یہہ بخشنا قصاص کا اور طلب کرنا دیت کا آسانی ہی پروردگار تمہارے سے اور مہربانی خدا کی
طرف سے تسہیل امر مین اور تحصیل نفع مین فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ پس جو کوئی زیادتی کرے پیچھے عفو کے یعنی بخش کر
دیت لیکر قاتل کو مار ڈالے یا غیر قاتل کو واسطے قصاص کے قتل کرے یا قاتل ستم کرے کہ ایک کو مار کر دیت دیکر دوسرے کو مارے پس واسطے اسکے
آخرت مین عذاب ہی درد دینے والا وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور واسطے تمہارے بیچ برابر کیے زندگی
ہی اے عقل والو تو کہ تم بچو قتل سے ناحق کے یعنے کوئی شخص کسی کے قتل کا قصد کرے اور خوف قصاص سے نہ مارے تو اسکی جان بچے اور یہہ
قصاص سے ایمن ہوا پس سبب قصاص سبب زندگانی ہی سمجھہ لیجے کہ حق تعالی نے مسئلہ قصاص کا بہت آیاتمین ذکر فرمایا ہی چنانچہ سورۂ مائدہ
اور سورہ بنی اسرائیل مین آویگا انشاء اللہ تعالی لیکن یہہ آیت گذشتہ جامع ہی واسطے بیان مسئلہ قصاص اور عفو اور بیان منت علی العباد
وغیرہم کے معلوم کیجے کہ آیت سولھوین آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی كُتِبَ عَلَيْكُمْ لکھا گیا ہی اوپر تمہارے
یعنے فرض کیا گیا ہی إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ جب حاضر ہو ایک کو تم سے موت یعنے اسباب اور علامات موتکی مرض وغیرہ سے إِن تَرَكَ خَيْرًا
اگر چھوڑ جاوے مال بہت اسقدر کہ قابل وصیت کے ہو نہ ایسا تھوڑا کہ کسی کے بانٹنے کے لائق نہو الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ
وصیت کرنا واسطے ماباپکے اور قرابت والونکے ساتھہ انصاف کے حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ لکھی گئی یہہ وصیت لکھنا کر ساتھہ حق کے اوپر راستی کے واسطے
پرہیزگارونکے ایام جاہلیت مین ماباپکو اور اقربا کو محروم رکھتے تھے اور وصیت کیا کرتے تھے ساتھہ ریا کے حق تعالی نے اسبات سے منع فرمایا اور
فرض کیا درست واسطے والدین کے اور اقربا کے پھر حکم اس آیت کا ساتھہ آیت مواریث کے منسوخ ہوگیا حصے میراث مین مقرر ہوگئے اب
وصیت کرنا اولی ہی فرض نہین کہ درویشون کے واسطے کرے لیکن مال کے تیسرے حصے مین ہی زیادہ نہین فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ پس جو
کوئی بدل ڈالے امر وصیت کو یا قول وصیت کرنیوالیکو پیچھے اسکے کہ سنا ہی اسکو فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ پس سوا اسکے نہین ہی کہ گناہ
تبدیل کا ہوا وپر ان لوگونکے کہ بدل ڈالتے ہین وصیت کرنیوالا اس گناہ سے بری الذمہ ہی إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہی کلام
موصی کا اور بدلنے والونکا اور جاننے والا ہی نیت ان دونونکی فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا پس جو کوئی خوف کرے خوف کی معنی یہان علم کی ہین
یعنے جانے اور پاوے وصیت کرنیوالے سے کجی یعنے میل طرف وارثونکے ضرر کے قصداً یا غیر قصداً أَوْ إِثْمًا یا گناہ عمداً ساتھہ وصیت کے زیادہ تہائی
سے فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ پس صلح کردے درمیان وصیت کئے گئے کے اور وارثونکے ساتھہ ثلث مال کے کہ موافق شریعت ہی اور جو زیادہ ثلث سے
وصیت ہوا اسے موقوف کرے یا حالت حیات مین وصیت کرنیوالے کے کسی نے دیکھا کہ یہہ مخالف شرع کے وصیت کرتا ہی اسے سمجھاوے اور
درمیان وصیت کرنے والے اور وصیت کئے گئے کے صلح کرواوے فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ پس نہین گناہ اور وبال اوپر
اسکے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گناہ وصیت کرنے والے کا کہ زیادہ ثلث سے
وصیت مین ضرر ورثہ کا کرکے عاصی ہوئے اور مہربان ہی اوپر اصلاح کرنے والے کہ قدر نامشروع کو وصف
مشروع مین لاوے معلوم کیجے ستر ھوین آیت آیات مسائل سے ہے کہ جس سے مسئلہ وصیت صوم کا اور بیان صوم
مریض اور مسافر اور صوم شیخ فانی نکلتا ہی وہ یہہ ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ اے
لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا ہی اور فرض کیا گیا ہی اوپر تمہارے روزہ رکھنا كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ جیسا کہ لکھا گیا تھا اور فرض
کیا گیا تھا اوپر ان لوگونکے جو آگے تم سے تھے یعنے یہہ عبادت شاقہ فقط تمہین پر نہین ہی بلکہ جمیع امم سابقہ پر فرضیت اسکی تھی چنانچہ زمانہ

Marfat.com

آدم سے اُس دم تک کوئی امت ایسی نہ تھی کہ جس پر روزہ فرض نہو آدم علیہ السلام پر روزے ایام بیض کے فرض تھے اور قوم موسیٰ علیہ السلام پر روزہ
روز عاشورہ کا اسیطرح سب امتون پر روزے مقرر تھے پس اس تقدیر پر تشبیہ اصل روزہ مین ہے نہ عدد مین اور اگر کہئے کہ علی الذین من قبلکم
سے نصاریٰ مراد ہین کہ انپر تیس روزے ماہ رمضان کے فرض تھے جب دن گرمی کے بڑے آئے تو اُنھون نے نہایت حرارت سے
مشقت اپنے اوپر دیکھ کے مہینے کو بدل کر لیا جاڑو نمین چھوٹے دن دیکھکر رکھنے لگے اور دس روزے اول اور دس آخر اُنھ بیس روز وہین
ملاکر پچاس روزے اُسکے جبر مین رکھنے اختیار کئے پس اس تقدیر پر تشبیہ اصل مین اور عدد مین ہے روایت ہے کہ آغاز اسلام مین شریعت نبوی مین
روزہ عاشورے کا فرض تھا پھر اُسکی فرضیت منسوخ ہوکر روزے لیالی ایام بیض کے فرض ہوے یعنی تیرھوین چودھوین پندرھوین
تاریخ کے پھر وہ منسوخ ہوکر روزے ماہ رمضان کے فرض ہوے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تو کہ تم پرہیزگاری کرو یعنے بچو معاصی سے اور ساتھ شروع
چیزونکے عمل کرو بیچ روزیکے اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ گنے ہوے کہ روزے ماہ رمضان کے ہین انتیس یا تیس روز اور بعضے کہتے ہین کہ ایام
معدودات سے مراد روزہ عاشورے کا اور تین روزے ایام بیض کے ہین کہ ہر مہینے مین آتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھے
پھر منسوخ ہوگئے فرضیت رمضان سے اور ابتداء اسلام مین عشا کی نماز سے دوسری رات کی مغرب کی نماز تک روزہ رکھتے تھے وقت
افطار کا مغرب کے نماز سے عشا کی نماز تک تھا یا سونے تک جب آیت کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود
نازل ہوئی تو وہ حکم مذکور منسوخ ہوگیا اور حد روزے کی صبح صادق سے غروب آفتاب تک مقرر ہوئی اور کھانا پینا جماع غروب
آفتاب سے تا خروج وقت عشا معین ہوا اور چو روزہ عبادت شاقہ ہے کہ باز رہتا ہے آدمی کامون مالوفات طبع سے
اور محبوبات نفس سے اور یہہ بہت طبیعت پر دشوار تھا اسواسطے حق تعالی نے تشبیہہ پچھلے لوگون سے دی اور شرکت بین معاملہ
والا کہ مشقت مشترکہ آسان ہوتی ہے طبع پر کم گران ہوتی ہے کہ عربی کی مثل ہے البلیۃ اذا عمت طابت اور فارسی مین کہتے
ہین مرگ انبوہ جشنے دارد اور اسی واسطے ایام معدودات فرمایا کہ عرب والے معدود کنایت قلت سے کرتے ہین تو کہ طبیعت پر
جہت قلت سے آسان ہو اور اسیواسطے سفر مین اور مرض مین رخصت افطار کی فرمائی تا دشواری کم ہو فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ پس جو کوئی ہو تم سے کہ مکلف ہو ساتھ روزہ رکھنے کے بیمار ایسا کہ روزہ رکھنے کی طاقت
نہین ہے یا مرض اُسکا روزہ رکھنے سے زیادہ ہوتا ہے یا اوپر سفر کے ہو پس گنتی ہے اور دنون سے یعنے اول دنونمین افطار کرے پھر
قضا اُسکی اور دنونمین رکھہ لے سوال مریضًا او علی سفر کو مریضا او مسافر نکہا وجہ کیا ہے جواب استعمال علی کا اوپر استعلا کے آتا ہے اور
دلالت کرتا ہے اوپر اسکے کہ سفر امر اختیاری ہے باختیار مسافر حاصل ہوتا ہے بخلاف مرض کے کہ یہہ اضطراری ہے اختیاری
نہین ہے اسواسطے فخر الاسلام بزدوی نے کہا ہے کہ سفر امور مختارہ سے ہے باختیار حاصل ہوتا ہے اگر مقیم عمدًا ماہ رمضانمین سفر
اختیار کرکر افطار کرے کفارت لازم آئیگی اسواسطے جو چیز باختیار بندہ حاصل ہو مسقط کفارہ کہ حق شرع ہے نہین ہوتی بخلاف
مرض کے کہ امر سماوی ہے طرف سے حق تعالی کے حادث ہوتا ہے مسقط کفارے کا کہ حق شرع ہے ہوسکتا ہے اور نزدیک امام
اعظم رح کے ہر سفر موجب رخصت کا ہے اور نزدیک امام شافعی کے سفر معصیت جیسے سفر بغی اور قطاع الطریق کا کہتے ہین موجب
رخصت کا نہین ہے اور مرض مطلق بعضے روایت مین ع وہ مرض کہ روزہ جس مین زیان کرے سبب رخصت ہے اور جس مین
روزہ کچھ خلل نکرے اسمین رخصت نہین اور نزدیک امام شافعی کے مریض کو اگر خوف ہلاکت کا ہو یا تلف عضو کا ہو تو

Marfat.com

رخصت افطار کی ہی والا نہین وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور اوپران لوگون کے کہ کچھ عذر افطار کا نہین ہی
طاقت رکھتے ہین روزہ رکھنے کی اور چاہین کہ نرکھین پس بدلا ہی کھانا ایک فقیر کا یعنی ایک روزے کے عوض فدیہ ایک دن کی
خوراک کسی درویش کو دین اس جتنے روزے کھاوے اتنے روزون کی خوراک درویشون کو دین باندازہ ہر روز نصف صاع
گیہون اور صاع جو اور خرمہ وغیرہ بقول امام اعظم رح اور وزن صاع کا چار سیر شاہ جہانی کہ ہر سیر چالیس پیسے بھر کا ہی یہہ حکم ابتداء اسلام
مین تھا بعد اسکے منسوخ ہوگیا آیت اگلی سے کہ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان لا مضمر ہی یعنی لا یطیقونہ
وہ لوگ جو طاقت رکھنے کی نہین رکھتے جیسے شیخ فانی کہ بوڑھا بیطاقت ہو وہ فدیہ دے باین تقدیر حکم اس آیت کا منسوخ نہین فَمَنْ تَطَوَّعَ
خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ جو کوئی زیادہ کرے بطوع اور رغبت کہ زیادہ مقدار فدئے سے دے یا ایک مسکین سے زیادہ کو کھلا دے یا جمع کرے درمیان
صیام اور اطعام کے پس وہ تطوع بہتر ہی واسطے اسکے اجر زیادہ ہی وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ اور یہہ کہ روزے رکھو تم بہتر ہی واسطے تمہارے
فدیہ دینے سے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم جانتے فضیلت روزے کی معلوم کیجے کہ اٹھارھوین آیات آیت مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت کا
کا اور بیان قضا صوم مریض اور مسافر کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ یہہ روزے رکھنے جو کہے ہم نے مہینہ رمضان
کا ہی وہ مہینہ جو اتارا گیا ہی بیچ اسکے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن شریف اور اس جگہہ سے آیت آیت سورت سورت بوفق مصالح بندگان
نازل ہوا سمجھہ لیجے کہ قرآن ابتداء ہجرت سے تا آخر عمر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تیئس برس ہوتے ہین نازل ہوا ہی پیغمبر پر دنیا مین لیکن
ابتداء نزول رمضان سے ہوا ہی پس اعتبار سے تخصیص رمضان کی گئی یا مراد نزول سے لوح محفوظ پر ہی کہ کل رمضان مین اترا ہی جیسا پیچھے
مذکور ہوا ہی بحر مواج مین لکھا ہی کہ سب کتب سماویہ رمضان ہی مین اترے ہین صحف ابراہیم شب اول مین یا شب ششم مین اور توراۃ داؤدم
مین انجیل سیزدہم مین زبور ہژدہم مین قرآن چہاردہم مین اور قرآن شریف کے سوائے قرآن کے چالیس نام اور ہین کہ عین قرآن مین مذکور ہین
ازانجملہ کتاب ہی ذلک الکتاب لا ریب فیہ کہ آغاز بقرہ مین مسطور ہی اور وجہ اس تسمیہ کی ظاہر ہی اور فرقان ہی کہ آیت تبارك
الذي نزل الفرقان مین مذکور ہی اور وجہ اس تسمیہ کی دو ہین اول یہہ کہ فرقان تفرقہ کرتا ہی درمیان حق اور باطل کے دوسری
یہہ ہی کہ بیچ نزول کے متفرق آیا ہی تیئیس برس مین آغاز سے بانجام پہنچا ہی اور تذکرہ اور ذکری اور ذکر ہی کہ آیت وانہ لتذكرة
للمتقین اور آیت واذکر فان الذکری تنفع المؤمنین مین اور آیت وانہ لذکر لك ولقومك مین وارد ہی اور معنی تذکرہ کے اور
ذکری کے اور ذکر کے یاد دلوانا ہی یعنے قرآن احکام الہی کو یاد دلواتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ذکر معنی شرف اور فخر ہی اور
تنزیل ہی کہ آیت وانہ لتنزیل رب العالمین مین واقع ہی اور احسن الحدیث ہی کہ آیت نزل احسن الحدیث مین آیا ہی اور
موعظہ ہی یعنے پند اور نصیحت کہ آیت یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم مین موجود ہی اور حکم ہی اور حکمہ ہی اور حکیم ہی اور
محکم ہی کہ آیت کذلك انزلناہ حکما عربیا مین اور آیت حکمۃ بالغۃ فما تغن النذر مین اور یٰس والقرآن الحکیم مین اور کتاب
احکمت ایاتہ مین مذکور ہین اور شفا ہی اور رحمت ہی کہ آیت وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین مین آئے ہین
اور ہدی ہی اور ہادی ہی کہ آیت ھدی للمتقین مین اور ان ھذا القرآن یھدی بالتي مین واقع ہین اور صراط مستقیم ہی
کہ آیت وان ھذا صراطی مستقیما مین ہی اور حبل اللہ ہی کہ آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا مین آیا ہی یعنے قرآن رسن
خدا ہی مانند کمند کے کہ بام بلند سے لٹکاوین تا کہ جو چاہے ہاتھہ مین پکڑ کر چڑھہ جاوے اور ترقی حاصل کرے اور نعمت ہی کہ آیت

Marfat.com

واما بنعمة ربك فحدث مین مذکور ہی کہ نعمت کو ساتھہ قرآن کے تفسیر فرمایا ہی اور قصص حق ہی کہ آیت وان هذا لهوا لقصص الحق
مین وارد ہی اسواسطے کہ جو کوئی کہ قصہ بیان کرتا ہی غالبا لغو اور باطل کی اسمین آمیزش ہوتی ہی سوا اس کلام کے کہ سوا حق کے اُس مین
اور کچھہ نہین ہی اور بیان ہی اور تبیان ہی اور مبین ہی کہ آیہ هذا بیان للناس مین ہی اور آیت وتبیانا لکل شیء مین ہی اور قرآن
مبین مین ہی اور بصائر ہی یعنے جتہاے روشن کہ آیت وهذا بصائر من ربکم مین واقع ہی اور فصل ہی کہ آیت انه لقول فصل
مین ہی اور نجوم ہی کہ آیت فلا اقسم بمواقع النجوم مین ہی اور مثانی ہی اسواسطے کہ قرآن مین ہی قصص اور اخبار اور وعدے اور
وعید کا تکرار فرمایا ہی کہ آیت مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون ربهم مین مذکور ہی اور متشابہ ہی اسواسطے کہ ہر آیت اسکی متشابہ
ہی دوسری آیت سے فصاحت مین بلاغت مین اعجاز مین لطف اسلوب مین اور برہان ہی کہ آیت قد جاءکم برهان من ربکم مین
ہی اور بشیر ہی اور نذیر ہی کہ آیت قرانا عربیا لقوم یعلمون بشیرا ونذیرا مین ہی اور قیم ہی کہ اول سورہ کہف کے وارد ہی اور مہیمن ہی کہ
وسط سورہ مائدہ مین آیت مصدقا لما بین یدیه من الکتاب ومهیمنا علیه مین آیا ہی اور نور ہی کہ آیت واتبعوا النور الذی انزل معه سے
روشن ہی اور حق ہی اور حق الیقین ہی کہ آیت یا ایها الناس قد جاءکم الحق من ربکم مین ہی اور آیت وانه لحق الیقین مین ہی
اور عزیز ہی کہ آیت وانه لکتاب عزیز مین ہی اور کریم ہی کہ آیت انه لقرآن کریم مین ہی اور عظیم ہی کہ آیت ولقد اتیناك سبعا من المثانی
والقرآن العظیم مین ہی اور مبارک ہی کہ آیت کتب انزلناه الیك مبارك مین ہی اور روح ہی کہ آیت وکذلك اوحینا الیك
روحا من امرنا مین واقع ہی اسواسطے کہ سبب حیات ارواح ہی چنانچہ روح سبب حیات ابدان ہی پس قرآن بمنزلہ روح ہوا اور
تخصیص روزے کی اس مہینے مین کرنے کی ایک یہہ بھی وجہہ ہی کہ اشارہ فرمایا حق تعالی نے کہ قرآن جو غذاے باطن اور قوت ارواح
ہی تعین بھیجا ان روزون غذاے اشباح سے امساک کرو هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ بیچ اس حالت کے کہ
قرآن راہ دکھلانے والا ہی واسطے لوگونکے اور دلائل روشن ہی حلال حرام سے اور حدود واحکام اور تمام شرائع دین اسلام سے اور جدائی
کرنیوالا ہی درمیان حق اور باطل کے فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ پس جو کوئی حاضر ہو تم مین سے ای مکلفو اس مہینے کو یا جو کوئی
پاوے تم مین سے ہلال اس مہینے کا پس چاہئے کہ روزہ رکھے سمجھہ لیجے کہ اجماع ہی اوپر اسکے کہ روزہ ماہ رمضان کے فرض عین ہین اوپر
سب مسلمانونکے اور تحقیق روزہ ایک رکن ہی ارکان اسلام سے اور متفق ہین ائمہ اربعہ کہ فرض عین ہین اوپر ہر مسلمان بالغ عاقل پاک
مقیم کے کہ قادر ہو اوپر روزے کے اور متفق ہین کہ حرام ہی روزہ رکھنا اوپر زن حائضہ کے اور نفساء کے اور اتفاق ہی کہ قضا لازم ہی
اوپر ان کے اور متفق ہین اوپر اسکے کہ مباح اور رخصت ہی زن حاملہ کو اور زن شیر دہندہ کو روزے افطار کی بشرطیکہ خوف ہو انکو اپنے
جانکا یا ولد کا اور روزہ اگر رکھین تو درست ہی اور اگر افطار کرین بعد نیت کرنے کے تو قضا اور کفارت لازم ہی عوض ہر روزے کے
اوپر قول راجح امام شافعی کے اور اسی پر مائل ہین امام احمد اور بقول امام اعظم کفارت لازم نہین اوپر ان کے اور امام مالک سے دو روایتین ہین ایک
انمین وجوب کی ہی اوپر شیر دہندہ کے نہ حاملہ کے دوسری عدم وجوب کی ہی اور بقول ابن عمر اور ابن عباس وجوب کفارت ہی نہ قضا اور
متفق ہین اوپر اسکے کہ صوم رمضان واجب ہوتا ہی رویت ہلال رمضان کے سے یا ساتھہ کمال شعبان کے کہ تیس روز ہین اور مختلف
ہین اوپر اسکے کہ جب ابر یا تیرگی ہو آسمان پر تیسوین رات کو شعبان کے پس بقول امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی واجب نہین روزہ
رکھنا اور امام احمد سے دو روایتین ہین مختار ان کی اور اصحاب انکے کی یہہ ہی کہ لازم ہی نیت روزے کی کرنا از روے حکم نہ از روے حقیقت

Marfat.com

اور اگر آسمان روشن اور صاف ہی پس حکم رویت ہلال پر ہی کہ ساتھہ مشاہدہ جمع کثیر کے واقع ہو نزدیک امام اعظم کے اور ابر مین ایک شاہد
عدل کافی ہی زن ہو یا مرد غلام ہو یا آزاد اور بقول امام مالک دو شاہد عادل چاہین اور امام شافعی کے دو قول ہین اور امام احمد سے
دو روایتین ہین ظاہر تر یہہ ہی کہ قبول کیا چاہیئے قول ایک عدل کا اور ہلال شوال مین ایک شخص کا قول منظور و مقبول نہین ہی اگرچہ عادل
ہو باتفاق اور بقول ابو ثور مقبول ہی خبر ایک عدل کی اور ہلال رمضان کو اگر ایک شخص دیکھے تو وہ تنہا روزہ رکھے اگرچہ قول اسکا مقبول
نہین اورونکے واسطے اور اگر ماہ شوال دیکھا اکیلے ایک شخص نے تو روزہ افطار کرے وہ مخفی اوروں سے اور بقول حسن و ابن سیرین وہ بھی
افطار نکرے کہ قول اسکا قبول نہین اور صحیح نہین ہی روزہ روز شک کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد بروایت مشہورہ اگر آسمان روشن
ہی تو روزہ مکروہ ہی اور اگر ابرناک ہی تو واجب ہی اور اگر کسی نے چاند دیکھا دنکو تو وہ چاند شب آئندہ کا ہی نہ گذشتہ کا نزدیک ائمہ ثلثہ
کے برابر ہی کہ بعد از زوال ہو یا قبل از زوال اور بقول امام احمد اگر پیش از زوال ہی تو ہلال شب گذشتہ کا ہی یعنے حکم عید کا اسدن پر ثابت ہی
اور بعد از زوال مین دو روایتین ہین اور متفق و پر اس کے کہ جب دیکھا ہلال کو بیچ ایک شہر کے کشادہ آشکارا پس تحقیق واجب ہوا روزہ رکھنا
تمام دنیا پر مگر بعضے اصحاب امام شافعی نے تصحیح کی ہی کہ حکم روزیکا اہل بلدۂ قریب پر ہی نہ بعید پر اور بعد معتبر کیا ہی بنا بر ترجیح امام حرمین
اور امام غزالی اور امام رافعی کے مقدار اُس مسافت کے کہ جسمین قصر درست ہی اور بنا بر اسکے کہ ترجیح دیا ہی امام نووی نے ساتھہ اختلاف مطلع
کے چنانچہ حجاز اور عراق بعد رکھتے ہین اور متفق ہین او پر اسکے کہ اعتبار ساتھہ معرفت حساب منازل کے نہین ہی مگر کچھہ ابن شریح کہ ائمہ شافعیہ
سے ہین اسطرف گئے ہین کہ جو شخص دانا تر ہو حساب مین اسکی حق معتبر ہی اور متفق ہین او پر وجوب نیت کے بیچ شہر رمضان کے روزہ درست
نہین بے نیت اور بقول امام زفر کہ اصحاب امام اعظم سے ہین روزے رمضان محتاج نیت کے نہین ہین اور یہی روایت کی ہی عطا سے اور
مختلف ہین تعین نیت مین پس بقول امام مالک اور امام شافعی اور بروایت ظاہر امام احمد رستگاری نہین ہی تعین نیت سے اور بقول امام
اعظم تعین نیت واجب نہین بلکہ اگر نیت کی مطلق روزے کی یا روزۂ نفل کی جائز ہی اور مختلف ہین وقت نیت مین پس بقول
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد وقت نیت روزۂ رمضان مین غروب آفتاب سے طلوع فجر تک ہی کہ صبح صادق ہی اور بقول
امام اعظم نیت جائز ہی شب سے پس اگر شب کو نکی تو زوال آفتاب تک درست ہی لیکن قبل زوال سے نیت کرے اور ایسا ہی قول ائمہ کا
ہی وقت نیت صوم نذر معین مین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے احتیاج نیت جدید کی ہی ہر راتکو واسطے روزہ کے فردًا فردًا اور کہا ہی کہ کفایت
کرتی ہی نیت واحد اول شب اسطرح سے کہ ارادہ کرے تمام رمضان کے روزے رکھونگا اور درست ہی نیت نفل روزیکی پیش از زوال
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بعض نے کہا ہی نہین درست جیسی روزہ واجب کی اور اسی قول کو اختیار کیا ہی امام مزنی نے اور اجماع ہی
او پر اسکے کہ صبح کی صائم نے دران حالیکہ جنب تھا روزہ درست ہی اُسکا اور مستحب ہی کہ غسل کرے قبل صبح صادق کے اور بقول ابو ہریرہ
اور سالم بن عبد اللہ باطل ہی روزہ اسکا لیکن امساک کرے اور روزہ قضا رکھے اور بقول عروہ اور حسن تاخیر کرے غسل مین بغیر عذر تو روزہ
اسکا باطل ہی اور بقول امام نخعی اگر روزہ فرض ہی تو قضا لازم ہی اور متفق ہین او پر اسکے کہ دروغ کہنا اور غیبت کرنا اور سخن چینی کرنا
روزہ مین مکروہ تحریمی ہی اور ایسے ہی دشنام دینا اگرچہ روزہ صحیح ہی حکمًا اور امام اوزاعی سے ہی کہ روزہ ان چیزون سے باطل ہوتا ہی
اور متفق ہین او پر اسکے کہ اگر کسی نے کھایا اس گمان پر کہ آفتاب غروب ہو گیا یا صبح صادق طلوع نہین ہوئی پھر ظاہر ہوا کہ گمان
غلطی پر تھا پس او پر اُس کے قضا واجب ہی اُس روزیکی اور اگر کسی نے قی کی قصدًا پس بقول امام مالک اور شافعی روزہ اسکا تباہ

Marfat.com

ہوا اور بقول امام اعظم تباہ نہیں ہوا اگر یہ پڑی دہن ہوا اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں مشہور تران سے عدم افطار ہی مگر جب حد سے گذرجاوے
اور ابن عباس اور ابن عمر سے یہہ ہی کہ روزہ تباہ نہیں ہوتا مگر جب قی آپ سے لاوے اور اگر قی آئی بغیر قصد کے روزہ تباہ نہیں ہوتا
باجماع اور حسن سے روایت ہی کہ تباہ ہوتا ہی اور اگر باقی دانتوں میں رہ گئی کچھ چیز طعام سے اور آب دہن کے ساتھ شکم میں چلی گئی روزہ تباہ
نہیں ہوتا اگر آپ سے نہیں نکلی اور اگر آپ نگل لے روزہ باطل ہوگیا ایک جماعت کے نزدیک اور بقول امام اعظمؒ نے بقدر نخود کے اور حقنہ
کرنا مفطر روزہ نہیں بروایت امام مالک اور اسی کے قائل ہیں داود اور کچھ ٹپکانا سوراخ کان میں یا سر ذکر میں مفطر ہی نزدیک امام شافعی کے
اور ایسی ہی ناک میں اور متفق ہیں اوپر اسکے کہ حجامت کرنا مکروہ ہی صائم کو مفطر صوم نہیں مگر نزدیک امام احمد کے کہ بقول انکے حجامت
تباہ کرتی ہی روزے کو حاجم کے اور محجوم کے اور اگر کسی نے کھایا طلوع صبح صادق میں بسبب شک کے پھر ظاہر ہوا روزہ باطل ہی باتفاق
اور عطا اور داود اور حسن سے ہی کہ قضا لازم نہیں اوپر اسکے اور نقل کی ہی امام مالک سے کہ قضا لازم ہی صوم فریضہ میں اور مکروہ نہیں
روزہ دار کو سرمہ لگانا نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک اور امام احمد مکروہ ہی بلکہ اگر پایا مزہ سرمے کا حلق میں روزہ
تباہ ہوگیا نزدیک ان دونوں اماموں کے اور ابن لیلی اور ابن شیرین سے ہی کہ سرمہ تباہ کرنیوالا روزے کا ہی اجماع ہی اوپر اسکے کہ اگر کسی نے
وطی کیا حالت صوم رمضان میں قصداً بغیر عذر کے گنہگار ہوا اور روزہ اسکا باطل ہوا کفارت بڑی اسپر لازم آئی اور باقی روز امساک کرے
اور کفارت آزاد کرنا غلام کا ہی اگر نہ پاوے پے در پے دو مہینے روزے رکھے اگر یہہ بھی نہو سکے ساٹھ آدمیوں مسکینوں کو کھانا کھلاوے اور بقول
امام مالک کفارت دینے والے کو خیار ہی اور طعام دینا انکے نزدیک بہتر ہی اور یہہ کفارت زوج پر ہے بنابر اصح روایت مذہب شافعی اور احمد کے
اور بقول امام اعظم اور امام مالک دونوں پر کفارت وجب ہی پس اگر دو روز وطی کیا ایک ماہ رمضان میں لازم ہوئیں نزدیک امام مالک
اور امام شافعی کے دو کفارتیں اور بقول امام اعظم اگر کفارت وطی اول کی نہیں دی تھی تو ایک کفارت لازم ہی اور اگر ایک روز میں دو بار
وطی کیا واجب نہیں کفارت دوسرا واسطے وطی دویم کے اور بقول امام احمد اگر اول کی کفارت دی تھی تو دوسری کفارت دوسری جماع ہے
اور اجماع ہی اوپر اسکے کہ لازم نہیں کفارت سوا رمضان کے روزوں کے اور متفق ہیں اوپر اسکے کہ اس زن پر کہ وطی کی جاوے بکرہ اور نہ
مجنونہ پر کفارت مگر قضا کہ صوم اسکا تباہ ہوا ہی مگر بقول امام شافعی کہ قضا بھی لازم نہیں ہی اور لزوم کفارت میں دونوں کے امام احمد سے ایک روایت
ہی اور اگر فجر طلوع ہوئی اور حال انکہ یہہ جماع میں مشغول تھا پس بقول امام اعظم اگر فی الحال کھینچا آلت کو تو درست ہی روزہ اور کفارت
لازم نہیں اسپر اور اگر باقی رہا وطی پر لازم ہوئی قضا نہ کفارت اور بقول امام مالک اگر کھینچا آلت کو فی الحال لازم ہوئی قضا اور اگر
مشغول رہا جماع میں کفارت بھی لازم ہوئی اور امام شافعی کے نزدیک صورت اولی میں نہ قضا نہ کفارت اور صورت اخری میں قضا
اور کفارت دونوں ہیں اور بقول امام احمد دونوں صورتوں میں قضا لازم ہی مطلقا نہ کفارت ترک جماع کرے یا نکرے اگر صبح صادق طلوع ہوئی
اور اسکے منہ میں لقمہ تھا اسی وقت پھینک دیا اس نے یا جماع کرتا تھا اسیوقت موقوف کیا درست ہی روزہ اسکا نزد اکثر ائمہ کے مگر امام مالک کے
نزدیک تباہ ہوتا ہی اور بوسہ لینا زن کا حالت صوم میں حرام ہی نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اس شخص کو کہ شہوت اسکی حرکت
میں آوے اور بقول امام مالک کے حرام ہی بہر حال اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں اور اگر بوسہ لیا اور مذی آلت سے باہر آئی روزہ اسکا
تباہ ہوگیا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک تباہ ہوا اور اگر ساتھ شہوت کے نظر کرے اور انزال ہوگیا تو روزہ تباہ نہیں نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور بقول امام مالک کے تباہ ہوگیا اور متفق ہیں اوپر اسکے کہ اگر کسی نے کھایا یا پیا قصداً بیچ اس حالت کے کہ صحیح ہی مقیم ہی بلے عذر ماہ

امام اعظم واصحاب بعض نزدیک روزہ باطل نہیں ہوا اور نزد ... ع

رمضان مین بیچ دن کے واجب ہی اوپر اسکے قضا اور مختلف ہین بیچ وجوب کفارت کے پس بقول امام اعظم اور مالک اوپر اسکے کفارت ہی اور بقول
راجح دو قولون امام شافعی کے اور یہی مذہب امام احمد کے کفارت نہین اوسپر اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسی نے کھایا یا پیا بھولے سے روزہ اسکا
تباہ نہین ہوتا مگر بقول امام مالک روزہ اسکا فاسد ہوتا ہی اور قضا لازم اور متفق ہین اوپر اسکے کہ قضا رکھے اور اگر دو کھاوے تو دو دنکے
علی ہذا القیاس جتنے کھاوے اتنے قضا کرے اور بقول ربیعہ ایک روزیکے عوض دس رکھے اور بقول مسیب ایکماہ تمام کے روزے رکھے اور بقول
نخعی کے ہزار روزے رکھے اور بقول حضرت علی مرتضی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قضا اس ایک روزہ کی بجا نہ لاسکیگا اگرچہ صائم الدہر ہو اور اگر
روزہ دار نے وہ کام کیا کہ جس سے روزہ جاتا ہی جیسے کھانا پینا جماع فراموشی کی حالت مین نزدیک امام اعظم اور شافعی کے باطل نہین ہوتا اور بقول امام مالک
باطل ہوتا ہی اور بقول امام احمد باطل ہوتا ہی جماع سے فقط نہ کھانے پینے سے اور واجب ہی جماع سے کفارت نزدیک امام احمد کے اور اگر تمام روز سویا درست ہی
روزہ مگر نزدیک امام اصطخری کے کہ ایمہ شافعیہ سے ہین قائل بطلان کے ہین اور اگر بیکار روزہ رمضان کا فوت ہوا تو تاخیر اسکی قضا مین
جائز نہین اور اگر بغیر عذر تاخیر کرے سال دیگر تک گنہگار رہا اور قضا اسکی لازم ہی کہ ایک روزہ رکھ لے یہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد
کا ہی اور بقول امام اعظم جائز ہی تاخیر اور کفارت لازم نہین اختیار کیا ہی اسکو مزنی نے اور اگر کوئی مر جاوے پہلے قادر ہونے قضاے روزہ کے
سے تو گناہ نہین اسپر باتفاق عوض اور طاؤس اور قتادہ کہتے ہین کہ واجب ہی طعام ایک مسکین کا عوض ہر روزکے اور اگر بعد قدرت کے
دے تو عوض ہر روزیکے ایک رطل مسکین کو طعام دے نزدیک امام اعظم کے اور امام مالک کے نزدیک ولی پر واجب نہین کہ طعام دے مگر جب وصیت
کر مرے اور امام شافعی کے دو قول ہین ایک تو مثل قول امام اعظم دوسرا قول قدیم مختار مفتی بہ یہہ ہی کہ ولی اسکے طرف سے روزہ رکھ لے اور
ولی اس حالت مین جو قریب ہی وہ ہی اور بقول امام احمد کے اگر روزہ نذر تھا تو ولی روزہ رکھے اور اگر رمضان کا تھا تو طعام دے اور مستحب ہی
کہ جس نے روزے رمضان کے رکھے تو اسنے دس دن کے روزے شوال کے اور چھ باتفاق رکھنا مگر امام مالک کے نزدیک مستحب نہین اور اتفاق
ہی روزہ مین ایام بیض کے کہ مستحب ہین تیرھوین چودھوین پندرھوین ہر ماہ کے اور اختلاف ہی کہ بہترین اعمال بعد فرایض روزے ہین پس
بقول امام اعظم اور امام مالک علم ہی پھر جہاد ہی اور بقول شافعی نماز نوافل ہی اور بقول احمد جہاد ہی اور جو کوئی کہ شروع کرے نماز
نفل یا صوم نفل مستحب ہی تمام کرنا اسکا اور اگر قطع کرے تو قضا لازم نہین اور بقول امام اعظم اور امام مالک اتمام واجب ہی اور بقول امام محمد
اگر کسی کے کہنے سے روزہ نفل توڑ ڈالے تو قضا لازم ہی اور مکروہ نہین روزہ رکھنا جمعہ کے دن کا بطریق دوام نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور بقول امام شافعی اور امام
محمد اور امام ابو یوسف مکروہ ہی تعین کرنا روزے کا دن جمعہ کے اور مکروہ نہین ہی مسواک کرنا صائم کو نزدیک آیمہ ثلثہ کے اور بقول امام شافعی
کے مکروہ ہی بعد از زوال آفتاب اور قول راجح متاخرین اصحاب امام شافعی سے عدم کراہیت ہی وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور جو کوئی ہووے بیمار یا اوپر سفر کے اور افطار کرے پس اوپر اسکے ہی قضا ان روزونکی اتنے ہی گن کر اور دنون سے تخییر مقیم
کو آیت اولی مین مذکور ہی حکم اس آیت کے سے منسوخ ہی اختلاف الائمہ مین لکھا ہی متفق ہین اوپر اسکے کہ مسافر اور بیمار ایسا کہ امید صحت رکھنا
نہین رکھتا مباح ہی اسکو افطار روزہ اور اگر روزہ رکھین درست ہی اور اگر ضرر ہو تو مکروہ ہی اور بقول اہل ظواہر درست نہین روزہ
سفر مین اور بقول امام اوزاعی افطار افضل ہی مطلقا اور جس نے کہ نیت کی شب کو اور صبح کو مسافر ہوا درست نہین ہی اسکو افطار کرنا نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد جائز ہی افطار اور اسکو اختیار کیا ہی مزنی نے اور جب مسافر مقیم ہوا یا مریض نے صحت پائی یا کوئی لڑکا بالغ
ہوا یا کافر اسلام لایا یا زن حائضہ پاک ہوئی درمیان روزہ رمضان کے تو امساک باقی دنکا کرین لازم ہی انپر نزدیک امام اعظم اور

Marfat.com

امام احمد کے اور بقول امام مالک امساک مستحب ہی اور یہی اصح روایت امام شافعی کی ہی اور اگر اسلام لایا ہی مرتد واجب ہی اسپر قضا ان روزون
کی کہ قدرت اور قوت ہوی ہی اسے حالت ارتداد مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام اعظم قضا ان روزونکی لازم نہین ہی اور متفق ہین
کہ کودک طاقت روزے کی نہین رکھتا ہی اور مجنون مطلق غیر مخاطب ہین ساتھ صوم کے لیکن امر کیا جاوے لڑکے ساتوین سال مین اور
مارین اوپر ترک روزیکے دسوین برس اور بقول امام اعظم کے صحیح نہین ہی روزہ کودک کا اور اگر ہوشیار ہوے مجنون مطلق واجب نہین ہی
اسپر قضا مافات نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک کے واجب ہی اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور وہ بیمار
کہ امید صحت کی نہین رکھتا اور وہ شیخ فانی کہ امید قوت کی نہین رکھتا اوپر روزیکے نہین ہی اسپر روزہ بلکہ واجب ہی فدیہ دینا نزدیک امام
اعظم کے اور یہی اصح ہی مذہب امام شافعی سے لیکن نزدیک امام اعظم کے فدیہ دیوے ہر روزے کا نیم پیمانہ گندم یا ایک پیمانہ جو یا خرما
اور بقول امام شافعی کے ہر روزکا ایک رطل ہی اور رطل چہارم حصہ صاع کا ہی اور صاع پیمانے کو کہتے ہین اور بقول امام مالک
کے نہ صوم ہی لازم نہ فدیہ اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور بقول امام احمد طعام دیوے نیم پیمانہ خرمے سے یا جو سے اور ایک رطل
گیہون سے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھ تمھارے آسانیونکا اور نہین ارادہ کرتا ساتھ تمھارے
سختی کا اسواسطے مسافر اور مریض کو افطار کی رخصت فرمائی وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ اور چاہتا ہی توکہ پورا
کرو گنتی کو بقدر مرض اور سفر انکار کیا ہی یعنے جتنے روزے کھائے ہین اتنے رکھ لو اور توکہ بڑائی کرو اللہ کی اوپر اسکے کہ راہ دکھائی تمکو ساتھ
روزیکے اور بعضون نے کہا ہی کہ تکبیر سے مراد اللہ اکبر کہنا ہی عید فطر کی راتین چاند دیکھنے سے یا عید کے دن صبح سے نماز عید تک
وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ اور توکہ تم شکر کرو اوپر نعمت تیسر کے یا ایجاب ثواب روزے پر یا اس بات پر کہ اسنے کمال فضل سے جزا روزے کی اپنا دیدار
کیا کہ فرمایا کہ الصوم لی وانا اجزی بہ روزہ خاص واسطے میرے ہی اور مین جزا دیا گیا ہون ساتھ اسکے ۔ واہ وا ای میرے والی
واہ وا نہ روزہ دارونکو عجب مژدہ دیا ؛ تو ہوا انکا تو پھر کیا رہ گیا ؛ دونون عالم انکے ہین ای کبریا ؛ اور وہ دو جگ کو کرینگے لیکے کیا
انکا جو مقصود تھا سو مل گیا ؛ سمجھ لیجیے کہ روزہ شریعت مین عبارت ہی امساک سے کھانے کے پینے کے جماع کے کہ یہہ خواہش بشریہ
ظاہریہ مین اور اسپر یہہ ثواب مرتب ہی وقتیکہ آدمی خواہش نفسانیہ باطنیہ کو بھی چھوڑکر جاہ اور علو اور تکبر اور غرور اور حسد و کینہ و
غیرہم مین اسکی طرف متوجہ ہوا اور بند کرے نفس کو ان سب آرزون سے کہ اہل طریقت کے نزدیک لازم ہی امید ہی کہ وعدۂ فردا
امروز جلوہ آرا ہو نظم اگر ہیان وہ وہ دکھاوے جمال کیا ہی دور جمال جس سے عبارت ہی ہی وہ دل کا حضور ؛ حضور وہ ہی جسے کہتے
ہین شہود دل ؛ شہود وہ کہ نہ باقی رہے وجود دل ؛ الٰہی امت عاصی کو بھی عنایت کر ؛ ہی شہود و حضور اب بروح پیمبر ؛ دعا کو
سن کے میری کر قبول ای مولا ہی تو مجیب دعائے اعالی و ادنی ؛ قریب ہم سے ہی تو تجھ سے کچھ نہین ہی دور ؛ کہ سنتے ہی کرے
قول قبول سے مسرور ؛ معلوم کیجے کہ انیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ اجابت دعا کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاِذَا سَاَلَکَ
عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اور جب کرین سوال تجھ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے میرے مجھ سے یعنی صفت میری سے یا معاملہ میرے
سے کہ انکے ساتھ وقت دعا کے ہی پس تحقیق مین نزدیک ہون صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح اللہ تعالی کو ہم بلاوین
اور بعضے کہتے ہین کہ ایک اعرابی نے استفسار کیا کہ یا نبی اللہ خدا ہم سے نزدیک ہی کہ آواز آہستہ سے بلاوین ہم یا دور ہی کہ آواز بلند سے
پکارین ہم یہہ آیت نازل ہوئی کہ مین بندون اپنے سے نزدیک ہون جس طرح سے کہ مجھے آواز کرین مین سنتا ہون مجھ پر کچھ چھپا

Marfat.com

ہنین ہی کلام انکا اُجِیبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جواب دیتا ہون پکارنے کو پکارنیوالیکے جب پکارتا ہی مجھہ کو اور حاجت اسکی روا
کرتا ہون مین جلدی یا دیر مین جیسی مصلحت اور حکمت دیکھتا ہون مین اور جانتا ہون فَلْیَسْتَجِیبُوا لِی وَلْیُؤْمِنُوا بِی لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُونَ
پس چاہیے بندے میرے کو کہ قبول کرین حکم میرے کو اور چاہیے کہ ایمان لاوین ساتھہ میرے کہ مستحق اجابت کے ہون تا کہ وہ بھلائی پاوین
بعضے کہتے ہین کہ مراد ان بندون سے اور پکارنے والون سے روزہ دار ہین کہ دعا انکی قریب باجابت ہی پہلی آیتین مذکور روزیکے ذکر کا
تھا اب حکم راتونکا روزے کے بیان فرمایا اور موکد اس قول کا یہہ ہی کہ ابتداء اسلام مین شام سے نماز عشا تک یا خواب تک اجازت
افطار کی تھی بعضے صحابہ بواسطہ غلبہ شہوت صبر نکر سکے وقت منع مرتکب ہوئے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہہ آیت
نازل ہوئی معلوم کیجے کہ بیسوین آیۃ آیات مسائل سے ہے کہ جس سے مسئلہ حد صوم کا اور حرمت وطی کا بیچ اعتکاف کے نکلتا ہی وہ
یہہ ہی اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ حلال کی گئی واسطے تمھارے رات روزیکے رغبت ساتھہ بیبیون اپنی کے یعنے جماع
اور مباشرت هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ وہ پردے ہین واسطے تمھارے اور تم پردے ہو واسطے انکے لباس کنایت
ہی کمال اتصال سے چنانچہ لباس بدنکو چھپاتا ہی عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ جانا اللہ نے ازل مین یہہ کہ تھے تم خیانت
کرتے جانون اپنی کو اور ستم روا رکھا اوپر اپنے ساتھہ مباشرت کے عورتون فَتَابَ عَلَیْکُمْ پس رجوع کی اللہ نے ساتھہ رحمت کے
اور رخصت دی افطار کے روزونکی راتونمین وَعَفَا عَنْکُمْ اور معاف کی ہی تم سے خیانت فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ پس اب ملا کرو جورون اپنی سے
روزیکی راتونمین وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ اور ڈھونڈھو تم جو کچھہ لکھا اللہ نے واسطے تمھارے لوح محفوظ مین اولاد سے سمجھہ لیجے
کہ غرض اصلی مباشرت سے طلب بقاے نسل ہی نہ مجرد شہوت کشاف مین لکھا ہی وابتغوا ما کتب اللہ لکم ای واطلبوا ما قسم اللہ
لکم وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ اور کھاؤ اور پیؤ روزون کی راتونمین یہان تک کہ روشن
ہو واسطے تمھارے ڈورا سفید کہ کنایت روشنائی روز سے ہی ڈوری سیاہ سے کہ اشارت تاریکی شب سے ہی صحیحین مین وارد ہی
کہ بعضے صحابہ رض تاگا سفید اور سیاہ باندھکر افطار مین مشغول رہتے تھے یہان تک کہ سفیدی وسیاہی مین فرق ظاہر ہوتا تا وقتیکہ
نازل ہوا مِنَ الْفَجْرِ فجر سے معلوم کیا چاہیے کہ مراد اس سے ظہور نور صبح ہی ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ پھر پورا کرو روزونکو رات تک
کشاف مین لکھا ہی کہ فی صوم رمضان وعلی جواز تاخیر الغسل الی الفجر وعلی نفی صوم الوصال یعنے بیچ اسکے دلیل ہی اوپر جواز نیت کے
ساتھہ دن کے صوم رمضان مین اور اوپر جواز تاخیر غسل کے فجر تک اور اوپر نفی صوم وصال کے وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی
الْمَسٰجِدِ اور مت مباشرت کرو ان سے حالانکہ تم اعتکاف کرنیوالے ہو بیچ مسجدونکے امام مالک تلذذ ذات معتکف پر حرام جانتے
ہین محققون کے نزدیک اعتکاف نگاہ رکھنا جانکا ہی اوامر اور نواہی سے شیخ واسطی قدس سرہ نے فرمایا کہ اعتکاف حبس نفس
اور حفظ جوارح اور مراعات وقت ہی جب یہہ شرط بجالاوے تو جس جگہہ کہ ہو تو ثواب اعتکاف پائیگا نقل ہی کہ ایک شخص نے
گھر مین اگر کہا اپنے خادم سے کہ پاک جگہہ بنا کہ نماز پڑھون خادم نے کہا جا دل اپنا ماسوی اللہ سے پاک کر پھر جہان چاہے نماز
پڑھہ سمجھہ لیجے کہ متفق ہین ائمہ کہ اعتکاف مشروع ہی اور مستحب ہر وقت مین اور دس روز رمضان کے مین بہتر اور افضل ہی واسطے
طلب شب قدر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان مین اعتکاف بیٹھتے تھے ایکبار ترک ہوا تھا سو قضا کیا اس سے
وجوب نکلتا ہی کہ دوام فعل حضرت کا ثابت ہی اور درست نہین اعتکاف مگر مسجد مین اور نزدیک امام مالک اور شافعی کے

Marfat.com

مین قتل کروانہین وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ اور حرمتونکا بدلا ہی یعنے ترک حرمت اس ماہ کی کہ تم کرتے ہو بدلا ہی ترک حرمت اس ماہ کی سے
کہ انھون نے کیا تھا سمجھ لیجے کہ ماہ حرام چار ہین رجب ذیقعدہ ذی الحجہ محرم انمین لڑنا حضرت ابراہیم کے یہان منع تھا اب آپسمین
مسلمانونکو انمین لڑنا منع ہی کافرون سے لڑنا بڑی عبادت ہی فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ
پس جو کوئی تعدی کرے اوپر تمھارے پس تعدی کرو تم اوپر اسکے ساتھ برابر اس چیز کے جو زیادتی کی ہی اوپر تمھارے یہہ لفظ بر سبیل
مشاکلہ واقع ہی اور مراد اس سے یہہ ہی کہ جزا تعدی اور ستم کی اسے پہنچاؤ نہ یہہ کہ عوض ستم کے ستم کرو کہ اہل اسلام ستم نہین کرتے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور ڈرو اللہ سے اور پرہیزگاری کرو اور جانو تم کہ اللہ ساتھ پرہیزگارون کے ہی ساتھ نصرت
اور معاونت کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ قضا کیا اور مکے سے ارادہ چلنے کا فرمایا بعضے لوگون نے کہا خرچ راہ نہین رکھتے اور
جنکو دسترس ہی وہ دیتے نہین حکم ہوا کہ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور نفقہ کرو تم بیچ راہ اللہ کے یعنی ای تونگرو خرچ کرو تم مال کو بیچ راہ
اللہ کے اور بحر مواجین لکھا ہی کہ عطف اِسکا اوپر قاتلوہم کے ہی اسواسطے کہ قتال بے انفاق نہین ہوتا یعنے یہہ کہ خرچ کرو مال اپنا بیچ
راہ خدا کے یعنی بیچ اسباب جہاد اور غذا کے اور خریدنے گھوڑے اور سلحہ اور تیر اور کمان اور تیغ اور تبر کے اور زرہ اور بکتر کے اور بیچ کھلانے
غازیون کے اور دانے گھاس اونٹ گھوڑونکے وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ اور مت ڈالو جانون اپنی کو طرف ہلاکت کے بایدیکم مین بے
زائدہ ہی اور ایدیکم بمعنی انفسکم کے ہی اور با انفسکم محذوف ہی اور بے واسطے استعانت کے ہی اور تقدیر کلام کی یہہ ہی کہ ولا تلقوا انفسکم
بایدیکم مت ڈالو جانون اپنی کو ساتھ ہاتھون اپنے کے طرف ہلاکت کے یعنی باستعانت ہاتھون کے حاصل یہہ ہی کہ اپنے آپکو ہلاکت مین
اپنے ہاتھون سے مت ڈالو اسطرح کہ مال گھوڑے اور سلاح مین خرچ نکرو اور پیادہ بے سلاح جنگ مین جاؤ یا مال اسراف مین خرچ کرکے
فقیر ہوکے بیٹھ رہو کہ جہاد نکرو اور کفار غالب ہو جاوین یا مال اپنے رفیقون کو ندو اور وہ تمھین اکیلا جنگ مین چھوڑ دین تمھارے ساتھ
تن دہی نکرین اور ہلاک کرواوین تو گویا تم نے اپنے ہاتھ سے اپنی جانکو ہلاک کیا بخل کرکے مال دی نہ سکے پس ایسا ممسک بننا اور بخل
مت کرو کہ موجب ہلاکت ہی کہ البخیل بعید من اللہ وبعید من الجنۃ وقریب من النار نظم بخل کے تین حرف ہین رفت ؛ سو بر آئی انہین
سے اسکی نکال ؛ بے کی معنی ہین یہہ کہ بعد خدا ؛ ہو رہیگا بخیل کو ہر حال ؛ خ سے خوف عذاب دوزخ ہی ؛ صاحب بخل کو بہ نیچ کمال
اور سمجھو کہ ہی بخیل لئیم ؛ کہ با بن نکتہ اسکا لام ہی دال ؛ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور نیکی کرو تم ساتھ غازیون کے اگر غازی
محتاج ہین خرچ دو اور پیدل ہین سواریان دو اور اگر خالی ہاتھ ہین ہتھیار تیار کر دو دو تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی نیکی کرنیوالونکو
معلوم کیجے کہ انیتسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ اتمام حج اور عمرے کا اور حضار حج اور عمرہ کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاَتِمُّوا
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اور تمام کرو حج کو اور عمرے کو یعنے مناسک اور حدود اور فرائض اور سنن اسکے تمامی بجالاؤ واسطے خدا کے نہ مانند
کفار کے کہ طواف بیت بتون کے نام پر کرتے ہین عطف اسکا آیت قتال پر ہی کہ ہر ایک متضمن ہی ہجر اوطان کو اور فرقت زنان کو
اور اولاد کو اور شامل ہی صرف اموال اور انفاق کو سمجھ لیجے کہ حج اسلام اوپر مذہب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو رکن رکھتا ہی ایک تو
وقوف بعرفات اور دوسری طواف زیارت کہ حاجی ان دونون کو بوجہ فرضیت ادا کرتے ہین ؛ اور احرام شرط اسکی ہی اور نزدیک
امام شافعی کے رکن ہی اور افعال بعضے واجب ہین بعضے مندوب کہ بیان انکا بکتب فقہ منسوب ہی اور عمرہ عبارت طواف اور
سعی سے ہی اور احرام اسمین بھی شرط ہی جیسے حج مین فرض ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمامیت حج اور عمرے کی بعضون کے نزدیک یہہ ہی

Marfat.com

کہ شائبہ حرمت نہوا اور بعضے کہتے ہین کہ قصد تجارت اور طالب زوجہ باثبت کسی امر کی سوا حج کے محفوظ نہو سوال حج اور عمرہ دونون پیچھے ایک خطاب کے واقع ہین اور دلیل ہین ایک امر کے وارد ہین پس ایک کو فرض ایک کو سنت کہنا کہان سے نکلتا ہے چنانچہ مذہب حنفیہ اور امام شافعی دونون کو فرض کہتے ہین وہ یہان درست اور چسپ معلوم ہوتا ہے جواب آغاز اسلام مین حج اور عمرہ دونو مندوب تھے بمعنی مستحب اور امر واسطے ندب کے تھا پھر آیت وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا سے حج فرض ہوگیا اور عمرہ جیسا مندوب تھا اسی صفت پر باقی رہا چنانچہ بحر مواجمین لکھا ہے اور اختلاف الائمہ مین مذکور ہے کہ اتفاق ہے ائمہ اربعہ کا کہ حج ایک رکن ارکان اسلام سے ہے اور فرض ہے ہر مسلمان پر کہ آزاد عاقل بالغ ہوا اور توانائی رکھتا ہو اوپر اسکے تمام عمر مین ایکبار اور اختلاف ہے عمرے مین بقول امام اعظم اور امام مالک عمرہ سنت ہے اور بقول امام احمد فرض ہے جیسی حج اور امام شافعی کے دو قول ہین صحیح تران دونون مین یہہ ہے کہ فرض ہے اور جائز ہے عمرہ بجالانا ہر وقت جب چاہے بغیر کراہیت کے نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اور احمد حنبل کے اور بقول امام مالک کے مکروہ ہے ایک برس مین دو بارا اور بقول بعضے اصحاب انکے کے عمرہ کرے ہر مہینے مین ایکبار اور باقی مسائل حج کے تفسیر وللہ علی الناس حج البیت مین لکھی جاوینگی انشاء اللہ تعالی فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ اگر گھیرے جاؤ تم ساتھ مرض کے یا خوف کے یا کم ہونے قوت کے یا کم ہونے راحلے کے پس اوپر تمہارے ہے جو میسر ہوے قربانی سے اونٹ یا گاے یا گوسفند واسطے ذبح کے مکے مین بھیجو اور جب وہان پہنچے تو قربانی کرو اور اسکو دم احصار کہتے ہین وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ اور مت منڈاو سرون اپنے کو حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ یہان تک کہ پہنچے قربانی جگہہ اپنی کو کہ منا ہے سوال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو عمرے کو آئے تھے اور حدیبیہ مین اہل مکے کے ہاتھ سے محصر ہوئے تھے کہ نو کوس ہے مکہ سے وہین قربانی کرتے تھے منا مین نہین بھیجتے تھے اور آیت یبلغ الہدے محلہ سے بھیجنا ہدی کا نکلتا ہے جواب حدیبیہ داخل حرم ہے اور محل ذبح ہے اسواسطے وہین محل احصار مین ذبح کرلینا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا پس جو کوئی ہووے تم مین سے بیمار وقت احرام کے اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ یا اسکو ایذا ہے سر اسکے سے یعنی درد سر ہے یا جراحت ہے یا جوئین پڑگئی ہین بالونمین اس سبب سے ضرورت ہے اسے سر منڈوانے کی فَفِدْیَةٌ پس بدلا ہے لکھا ہے کہ کعب بن عجرہ کے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب ان کے سر مین جوئین بہت پڑگئین اور محرم تھی کہ سر تراش اور گوسفند درویشو کھلا ذبح کر کر انھون نے کہا کہ دسترس نہین رکھتا حکم ہوا کہ فدیہ دے مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ روزون سے یعنی تین دن کے روزے رکھے یا صدقہ کر یعنے طعام چھہ مسکینونکو دے نصف نصف صاع گندم سے یا قربانی کر کہ ادنے اسکا گوسفند ہے معلوم کیجے کہ تیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ احکام تمتع کا نکلتا ہے وہ یہہ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ پس جب امن مین آؤ تم خوف دشمن سے یا مرض سے پس جو کوئی فائدہ اٹھاوے عمرے سے ساتھ حج کے یعنے جمع کرے درمیان حج اور عمرے کے بیچ سفر واحد کے بطریق تمتع سمجھ لیجے کہ حج اور عمرہ یا بطریق افراد ہے کہ اول حج کا احرام باندھکر اُسکے احکام بجالایا جب حج تمام ہوا تو احرام سے باہر آکر احرام عمرے کا باندھا اور اسکے اعمال بجالایا نزدیک امام مالک اور شافعی کے یہہ افراد افضل ہے اور یا بطریق قران ہے کہ بیچ ایک احرام کے لبیک حج اور عمرے کا ملاکہے اور اعمال حج پر اقتصار کرے کہ عمرہ اس مین مندرج ہے جیسی وضو غسل مین نزدیک امام اعظم کے یہہ قسم فاضل تر ہے اور یا بوجہ تمتع ہے کہ جو موسم حج مین میقات کو پہنچے احرام عمرے کا باندھے اور مکے مین آکر عمرے سے فارغ ہوکر احرام سے باہر آوے اور محظورات سے متمتع ہووے پھر مکے مین احرام باندھے حج کا امام احمد کا مختار یہی ہے

Marfat.com

پس جو کوئی کہ متمتع ہو فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ پس اوپر اسکے ہی جو میسر ہو قربانی سے گائی یا گوسفند یا شتر اور اسکو دم تمتع کہتے ہین
شکرانہ ہی یہہ توفیق پانے کا بیچ جمع کرنے دو عبادت کے امام اعظم کے نزدیک دم قربت ہی ہر ناسک کو یعنے
قربانی کرنیوالے کو کھانا اس سے روا ہی اور امام شافعی کے نزدیک یہہ دم جنایت ہی کہ نقصان حج او رعمرہ کے سے کہ سفر واحد مین
جمع کر کر دونوکو بجا لایا ہی کھانا اسکا ناسک کو نا روا ہی چنانچہ بحر مواجمین کہا ہی اور اختلاف الایمہ مین مسطور ہی کہ متفق مین
ایمہ ثلثہ کہ جائز ہی حج بہر وجہ وجوہ مشہورہ سے کہ افراد تمتع اور قرآن ہی ہر مکلف کو علی الاطلاق بغیر کراہیت کے اور بقول امام
اعظم رح ملی کو تمتع اور قرآن مشروع نہین اسکے حق مین مکروہ ہین افعال کرنے ساتھہ دونون کے اور اختلاف ہی افضلیت بین
وجوہ ثلثہ سے کے پس بقول امام اعظم رح قرآن بہتر ہی بعد ازان تمتع خارج والونکو جو آئے ہون باہر سے میقات احرام
کے بعد اسکے افراد ہی اور امام مالک کے دو قول ہین اصح انہین سے افراد ہی پھر تمتع پھر قرآن اور دوسری روایتمین قرآن بہتر ہی
ان دو سے اور امام شافعی کے بھی دو قول ہین اصح ان سے افراد ہی پھر تمتع پھر قرآن اور ترجیح دیا ہی اسی قول کو از روے دلیل
اور اختیار کیا ہی اسیکو ایک جماعت نے اصحاب ان کے سے اور جائز نہین داخل کرنا افعال حج کا بعد طواف کرنے واسطے عمرے
کے اور داخل کرنا افعال عمرے کے اور حج کے اختیار کیا ہی اسے امام اعظم اور امام مالک نے پہلے وقوف عرفات سے اور منع کیا اسکو
امام احمد نے مطلقاً اور امام شافعی کے دو قول ہین اول واجب ہی اوپر متمتع کے دم اگر نہووے حاضران مسجد حرام سے اور ایسے قارن
پر اور وہ نحر ہی باتفاق ایمہ اربعہ اور بقول داؤد قارن پر دم لازم نہین ہی اور بقول امام شعبی اوپر قارن کے اونٹ ہی
اور اختلاف ہی حاضران مسجد حرام مین کہ کسے کہتے ہین پس بقول امام شافعی اور امام احمد حنبل جو شخص مقدار سفر شرعی کے کہ جس
مین قصر صلوۃ ہی دور نہو مسجد حرام سے او رحاضران مسجد حرام سے اور بقول امام اعظم اہل مکہ اور ذی طوی ہین اور واجب
ہوتا ہی دم اوپر متمتع کے جبدم احرام باندھے واسطے حج کے نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک واجب نہین
جب تک رمی جمرہ عقبہ نکرے اور اختلاف ہی وقت جواز ذبح مین اسکے پس بقول امام اعظم اور مالک درست نہین ہی
ذبح کرنا اسکو نحر کے دن سے پہلے اور روز نحر روز عید حج اور امام شافعی کے دو قول ہین ظاہر تر ان دونون کا بعد فراغ عمرہ ہی اور
اسوقت مین کہ نپاوے ہدیہ واسطے ذبح کے مکان ذبح مین اسپر دس روزے لازم ہوتے ہین تین روزے حج مین رکھے اور سات روزے
جب پھرے طرف اہل اپنی کے چنانچہ فرمایا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ پس جو کوئی
نپاوے قربانی کو یعنے اوپر اسکے قادر نہو پس روزے رکھے ہین تین دن کے بیچ ایام حج کے اور سات جب پھر جاؤ تم طرف
وطن کے یہہ ہوے دس کامل کہ تین حج مین سات مرجعت مین اور کامل واسطے تاکید کے ہی اور زیادتی اہتمام اسکے کے سمجھ لیجے
کہ لازم نہین ہوتے وہ تین روزے مگر بعد احرام باندھنے کے واسطے حج کے نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم کے اور
ایک روایت دو روایتون امام احمد کے سے جب احرام باندھے ساتھہ عمرے کے جائز ہین اسے تین روزے اور ایام تشریق مین یہہ روزے
جائز ہین یا نہین امام اعظم کے نزدیک جائز نہین اور امام شافعی کے دو قول ہین ایک عدم جواز کا تھا دوسرا قول قدیم مختار جواز کا
ہی اور یہی مذہب امام مالک کا ہی اور ایک روایت امام احمد حنبل کی ہی اور فوت نہین ہوتے وہ روزے ساتھہ فوت ہونے
روز عرفے کے مگر نزدیک امام اعظم کے کہ ان کے نزدیک ساقط ہو جاتے ہین روزے اور ثابت ہوتا ہی ہدیہ ذمے اسکے پر

Marfat.com

اور بقول راجح مذہب امام شافعی کے روزے رکھے بعد عرفے کے اور واجب نہیں ہوتا ساتھ تاخیر ان روزونکے سوا قضا اُن روزونکے
اور بقول امام احمد کے اگر تاخیر کرے بغیر عذر کے تو دم لازم ہوتا ہے اور بعذر تاخیر کرے ایک سال سے دوسرے سال تک تو دم اوپر
اسکے ثابت نہیں ہوتا اور جو پایا ہدیہ حالت روزے مین مستحب ہے اوپر اسکے ذبح کرے اور بقول امام اعظم واجب ہے کہ ذبح کرے
اور وہ سات روز جو باقی ہین پس بیچ وقت اسکے کے امام شافعی کے دو قول ہین صحیح ان دو سے یہہ ہے کہ جب رجوع کرے طرف اہل
اپنی کے اور یہی مذہب امام احمد کا ہے اور قول دوسرا جواز ہے پیش از رجوع اور وقت جواز کے بین کہ پیش از رجوع بسوی اہل ہے دو
وجہ مین امام شافعی کی ایک یہہ ہے کہ جب خارج ہو مکے سے اور یہی قول امام مالک کا ہے اور دوسری وجہ جب فارغ ہوا فعال حج سے
اگرچہ مکے مین ہو یہی قول حضرت امام اعظم کا ہے اور جب فارغ ہو متمتع افعال عمرے سے تو نکل گیا احرام سے برابر ہے کہ ہدیہ چلایا
ہے یا نہیں نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم اور امام احمد کے احرام سے نہیں نکلتا روز نحر تک اس احرام پر
کہ احرام عمرے کا ہے احرام حج کا باندھے پس نکل جاویگا دونون احرام سے نحر کے روز ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
یہہ تمتع واسطے اس شخص کے ہے کہ نہو اہل اسکا رہنے والا مسجد حرام کا یعنی مسافر ہو متوطن مکہ نہو چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہے کہ تمتع اور قران
نزدیک اُن کے مخصوص بآفاقی لوگون کے ہے نہ متوطنون مکہ کے اسواسطے کہ یہہ اہل حرم ہین غیر اشہر حج مین بھی احرام عمرے کی باندھ سکتے
ہین اور تحقیق اہل حرم کی کہ عبارت حاضران مسجد حرام سے ہے پیچھے بیان کردی ہے اور نزدیک امام شافعی کے ذٰلِکَ کا اشارہ طرف حکم
مذکور کے ہے کہ ہدی اور صیام ہے اشارہ تمتع کی طرف نہیں ہے اور نزدیک انکے اہل مکہ کو بھی تمتع اور قران ہے لیکن قربانی اور صیام
نہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم اللہ سے اور جو کچھہ درباب حج صادر ہوا ہے محافظت کرو اسکی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جانو
تم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے واسطے اُن لوگون کے کہ حفظ امر و نہی نہیں کرتے معلوم کیجیے کہ اکتیسوین آیت آیات مسائل
سے کہ جس سے مسئلہ وقف حج کا اور شرائط اسکے کا اور وقوف کا بیچ عرفے اور مزدلفے کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ
زمانہ حج کا مہینے ہین معلوم معروف مشہور کہ شوال و ذیقعدہ ذی الحجہ کے شب نحر سے تا حج کہ مذہب امام شافعی کا ہے اور روز نحر بھی داخل ہے
امام اعظم رح کے نزدیک سوال حج کے دو رکن ہے اول وقوف اوپر عرفات کے اور موقت ہے ابتداء وقت ظہر روز عرفے سے تا انتہاے
وقت عشاے شب عید مقدر ساتھہ دو مہینے دس دنکے کہ مذکور ہین نہیں ہے اور رکن دوسرا طواف زیارت ہے اور وہ موقت بوقت
مذکور نہیں ہے بعد روز عید کے بھی جائز ہے پس توقیت بدو ماہ و دہ روز کس معنون سے ہے جواب شک نہیں ہے کہ ارکان حج اسی
تفصیل پر ہین کہ سائل نے بیان کئے لیکن احرام باندھنا اور شروع کرنا ساتھہ حج کے نزدیک ابوحنیفہ کے کمالاً اور نزدیک شافعی کے
جوازاً تعلق اوپر اسی وقت کے رکھتا ہے اگر کوئی قبل شوال سے بہ نیت حج احرام باندھے اور شروع بیچ حج کے کرے نزدیک امام اعظم
کے اگرچہ جائز ہے لیکن مکروہ ہوگا اور قصور ذمہ محرم پر ثابت ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک وہ احرام حج کا نہوگا بنا حج کی اوپر اسی احرام
کے غیر جائز ہے اور دو مہینے دس دن کہ واسطے حج کے مقرر کئے ہین ثمرہ اس کا تمتع اور افراد مین ظاہر ہوتا ہے اس طرح سے کہ اگر کوئی
قبل شوال سے میقات مین پہنچے اور بہ نیت عمرہ احرام باندھے اور سعی اور طوف کرے اور سب یا اکثر طواف عمرہ کے بجا لائے یا اکثر قبل شوال
سے پھر اسی سال مین گھر نہ آوے وہین رہ کر احرام بہ نیت حج باندھے اور واسطے حج کے تلبیہ کرے مفرد ہوگا متمتع نہوگا اسواسطے
کہ عمرہ اسکا قبل وقت حج کے سے واقع ہوا ہے اور اگر طواف ساتھہ اکثر شرائط کے بیچ شوال کے بجا لایا تو حاجی مذکور متمتع ہے اسپر دم

Marfat.com

تمتع لازم ہے اسواسطے کہ عمرہ اور حج اسکا ایک سفر مین آیا اور عمرہ وقت حج مین واقع ہوا اختلاف الایمہ مین مذکور ہی کہ میقات زمانی ہی اور
مکانی پس میقات زمانی اشہر معلوم مین کہ جائز نہین احرام واسطے حج کے مگر بیچ انہین مہینون کے وہ شوال اور ذیقعد اور دس دن ذی
الحجہ کے ہین کہ تشریح اسکی پیچھے مذکور ہی اور عید کا دن اس مین داخل ہی لیکن احرام باندھنے مین داخل نہین اسواسطے کہ روز حلال
ہی سبمین احرام سے نکلتے ہین اور اگر کوئی باندھے احرام حج اور مہینہ مین شوال کے مکروہ ہی لیکن ہوجاتا ہی حج نزدیک ایمہ ثلثہ کے باکراہیت اور
اصح روایتون سے امام شافعی کے نزدیک یہہ ہی کہ عمرہ ہوتا ہی حج نہین ہوتا اور بقول ابوداؤد کچھہ نہین ہوتا نہ حج ہو نہ عمرہ اور دوسری میقات
مکانی ہی پس میقات ان لوگون کی جو ساکن مکہ مین نفس مکہ ہی باجماع اور جو دور رہتے ہین میقات سے پس وہ مخیر ہین اگر چاہین
احرام باندھین اپنے گھر سے اور اگر چاہین میقات سے باتفاق لیکن اختلاف ہی افضیلت مین پس بقول امام اعظم اپنے گھر سے بہتر ہی
اور یہی قول امام شافعی کا ہی اور امام رافعی نے اسکو صحیح کیا ہی اور بقول امام مالک اور امام احمد میقات سے بہتر ہی اور یہی قول امام
شافعی کا ہی تصحیح کیا اسکو امام نودی نے اور کہا ہی کہ یہہ قول موافق احادیث صحیحہ کے ہی اور جو شخص کہ میقات پر پہنچے جائز نہین ہی
کہ بغیر احرام باندھے گذرے باتفاق اور اگر گذر گیا تو پھر پھر آوے وہین میقات پر اور احرام باندھے باتفاق اور خوشبو ملنا بدن پر
واسطے احرام باندھنے کے مستحب ہی نزدیک ایمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک جائز نہین وہ خوشبو کہ جسکی بو باقی رہے اور اگر ملے تو واجب
ہی دھونا اسکا اور مکروہ ہی خوشبو کرنا جامے کا باتفاق اور بقول امام اعظم احرام منعقد ہوتا ہی ساتھہ نیت کے اور تلبیہ کے یا چلانے
قربانی کے یا نیت احرام کے بغیر تلبیہ اور تلبیہ واجب ہی نزدیک امام اعظم کے اور امام مالک کے مگر امام اعظم کہتے ہین کہ اگر روانہ کیا
قربانی کو اور نیت کی بیچ اسکے احرام کی محرم ہوگیا اگرچہ تلبیہ نکرے اور اگر ہدیہ نہین چلایا تو رستگاری بغیر تلبیہ کہنے کے نہین اور رسائل مین
امام مالک بوجوب تلبیے مطلقاً ہدیہ چلایا یا نچلایا اور واجب کیا ہی انھون نے دم کو ترک کرنے تلبیے کے سے اور بقول امام شافعی اور
امام احمد تلبیہ سنت ہی اور قطع کرے تلبیہ نزدیک جمرہ عقبہ کے بقول ایمہ ثلثہ اور بقول امام مالک بعد زوال روز عرفے کے قطع کرے
اور حرام ہی محرم کو سر چھپانا کہ احرام اسکا سر برہنگی ہی اور نہ پہنے سب کپڑے سلے ہوئے جیسی قمیص پاجامہ کلاہ قبا موزہ اور سینا
کپڑونکا اور حرام ہی جماع اور بوسہ اور مس کرنا شہوت سے اور نکاح کرنا اور شکار مارنا اور خوشبو سونگھنی نزدیک ایمہ مالکیہ کے اور
دور کرنا موی اور ناخن کا اور عورت سب احکام مین مانند مرد کے ہی مگر کپڑے سلے ہوئے پہنے اور سر چھپاوے اور منہہ کھلا رکھے کہ
احرام اسکا اسمین ہی اور مسائل حج کے بتفصیل کتب فقہ مین مذکور ہین دیکھہ کر عمل کرے لیکن شرط وجوب حج کی سمجھہ لیجے توانائی ہی
اس شخص کی حق مین کہ حج کرے یا آپ قادر ہو اوپر ادا اسکے کے اور آپ قادر نہو تو غیر کو بطریق نیابت بھیج سکے پس شرط توانائی
کی بیچ حق اس شخص کے کہ بنفس خود ادا کرے توشہ ہی اور باربرداری اور اگر توشہ اور باربرداری نہین لیکن پیدل چلنے پر قادر ہی
اور کچھہ کسب آتا ہی کہ اسمین رفع احتیاج ہو سکتا ہی اسپر مستحب ہی باتفاق اور اگر محتاج ہی بطرف سوال کے تو مکروہ ہی اور
امام مالک کے نزدیک اگر عادی ہی سوال کا تو واجب ہی حج اور اگر کسی کا مزدور ہو کر کیا تو حج ہو جاویگا مگر نزدیک امام احمد کے نہوگا اور اگر کسی کا
مال غصب کر کے خرچ راہ کیا یا کسی کا دابہ غصب کر کے سوار ہو گیا اور حج کیا تو درست ہی حج اگرچہ عاصی ہوا نزدیک ایمہ ثلثہ کے اور امام احمد کے نزدیک
جائز نہین حج اور لازم نہین بیچنا مسکن کا واسطے حج کے باتفاق اور کسی کے پاس اگر مال اس قدر ہی کہ حج کر آوے لیکن احتیاج
ہی اسے مسکن خریدنے کی تو حویلی خریدلے اور حج کی تاخیر کرے اور بقول ابو حامد کے کہ ایمہ شافعیہ سے ہی صرف کرے مال برائے

Marfat.com

حج اور بقول ابو یوسف نہ مکان سکونت بیچے اور نہ خریدے اور سوار ہوکر دریائے قلزم مین جانا حج کو بقول ایمہ ثلثہ کے واجب ہے اگر
غالبًا سلامت جاتے آتے ہین لوگ اور امام شافعی کے دو قول ہین ظاہر تر ان دونو کا وجوب ہے اور عورت کو حج لازم نہین
جب تک کہ اسکا زوج یا اور محرم ساتھ نہو بقول امام اعظم اور امام احمد اور اگر کوئی منصوب عاجز ہو حج کرنے سے بنفس خود بسبب جاتے
ماندگی کے یا پیر ہے یا بیمار ہے کہ امید صحت کی نہین ہے پس کسیکو اپنا نایب کرکے بھیجا وے اور نایب نکیا تو حج اسکے ذمے ثابت
رہا نزدیک ایمہ ثلثہ کے اور بقول امام اعظم لازم نہین ہے اوپر منصوب کے حج اور سوا اسکے نہین ہے کہ لازم ہے اوپر تونگر کے کہ
طاقت رکھتا ہے بنفس خود ادائے حج کرے خاصۃً اور جو اجارہ کیا کسی کو واسطے حج کے تو حج ہوجائے گا باتفاق مگر بروایت امام اعظم
حج اسیکا ہے جسنے کیا اور مستاجر کو ثواب نفقے کا ہے اور جائز ہے نایب بھیجنا بیچ حج مفروضہ کے میت کی طرف سے باتفاق اور حج نفل میں
نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک شافعی کے دو روایتین ہین اصح ان سے منع ہے اور حج نکیا جاوے کسی اور کی طرف سے جب
تک کہ ساقط نہووے ذمے اسکے سے حج فرض یعنے اول اپنے ذمہ سے فرض ادا کرے بعد اسکے اور کی طرف سے حج کرے اور اگر اور کی
طرف سے کرے تو اسپر جو فرض تہا وہ ادا ہوا اس شخص کا نہوا اور بقول امام اعظم جائز ہے اس طرح سے بکراہیت اور غیر جائز ہے حج نفل اس
کسی کو کہ اسپر حج فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے پس جب احرام باندھا واسطے حج نفل کے منصرف ہوگیا طرف حج مفروضہ کے
اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے جائز ہے کہ حج نفل ادا کرے حال آنکہ اسپر فرض ہے اور منعقد ہوتا ہے احرام اسیکا جسکی نیت کی ہے
اور بقول قاضی عبدالوہاب مالکی جائز نہین ہے اسواسطے حج فریضہ ادا کرنا نزدیک مالکیان فی الفور ہے پس وقت حج کا تنگ ہے چنانچہ
وقت ادائے نماز کا اور اجارہ کرنا اوپر حج کے جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اور امام مالک کے بکراہیت اور منع کیا ہے امام اعظم نے
اس سے فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ پس جو کوئی کہ مقرر کرے بیچ ان مہینون کے اوپر نفس اپنے کے حج ساتھ تلبیہ کے اور بھیجوانے قربانی کے بمذہب
امام اعظم اور ساتھ نیت کے بقول امام شافعی فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ پس نہین ہے رغبت عورتونکی اور نہین گناہ کرنا اور
نہ جھگڑنا بیچ حج کے ایام حج مین قریش آپسمین مجادلہ کرتے تھے منا مین اور کہتے تھے حج ہمارا تمام تر ہے حکم آیا کہ جدال مت کرو وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ
خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللهُ اور جو کروگے تم بھلائی سے جانتا ہے اسکو اللہ وَتَزَوَّدُوا اور خرچ کیا کرو ایک قوم قافلہ مین کے سے بے توشہ و زاد راحلہ
قصد حج کا کرتے تھے اور کہتے ہین اکثر اظہار احتیاج کرتے تھے اہل قافلہ سے حق تعالی نے فرمایا توشہ اٹھاؤ تا کہ لوگون کے دلون پر گران نہو فَإِنَّ
خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى پس تحقیق بہتر فایدہ خرچ کا بچنا ہے سوال سے اور ترک طمع ہے اہل مال و اموال سے سمجھ لیجے کہ نزدیک سالکان راہ
آلہی کے اشارہ تزودوا سے طرف توشہ راہ آخرت کے ہے اور بہترین توشہ پرہیزگاری ہے معصیت اور گناہ سے اور ترک تمنا و آرزو
ہے ماسوی اللہ سے کہا ہے اہل طریقت نے کہ دو چیزین درست اور دو چیزین شکستہ ہو جائین اس راہ مین ایک تو دین درست ایسا
کہ کوئی ترک مستحب نہ واقع ہو اور دوسرا یقین درست بوعدہ ہائے آلہی ایسا ہو کہ خیال مین ہے کسی مخلوق سے نہ سائل ہو نہ طامع ہو اور
ایک دل شکستہ چاہیے تمنا و آرزوے دنیای فانی سے دوسرا پا شکستہ چاہیے کہ واسطے سوال کے نجاوے اور اظہار احتیاج نکرے کسی
حاتم زمانہ سے سو وہ سمجھے اسے جو ہووے ماہر کیا فتح شکست مین ہے ظاہر اور نزدیک جانبازان راہ خدا کے اور سوختگان شوق
کبریا کے تقوی اجتناب بصری ہے مشاہدہ ماسوی اللہ سے سو اسکی شکل آتی ہے نظر ہر شکل مین رفت :: نظر کیجو کہ نظر و نین سمانا اسکو
کہتے ہین وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ اور مجھہ سے ڈرو اے صاحبو عقل کے اور تقوی اختیار کرو لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ

Marfat.com

نہین اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ ڈھونڈھو موسم حج مین فضل یعنے تجارت پروردگار اپنے سے بعضے عرب تجارت اور اجارت حج مین نہین
پسند کرتے تھے بلکہ جو باینصورت آتا اسکا حج معتبر نہین جانتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ سوداگری فیض حج سے بے بہرہ نہین کرتی
بشرطیکہ مقصود اصلی اور مطلوب کلی حج ہو فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ پس جب پھرو تم عرفات سے یہہ نام ہے ایک موضع کا جہان حضرت
آدم علیہ السلام اور حضرت حوا آپسمین احوال ایک دوسرے کے سے عارف ہوئے ہین فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ پس یاد کرو
اللہ کو ساتھ تہلیل کے اور تلبیہ کے نزدیک مشعر حرام کے مشعر حرام نام ہے مقام معین کا کہ درمیان عرفات اور منا کے ہے کہ
اسکو مزدلفہ کہتے ہین اور وجہ تسمیہ عرفات کی تو پیچھے مذکور ہے اور مشعر حرام کی یہہ ہے کہ موضع شعور ہے یعنے مناسک حج کے یہان سے
معلوم ہوتے ہین اور مزدلفہ اُسے اسواسطے کہتے ہین کہ جاے ازدلاف ہے ازدلاف قریب کو کہتے ہین لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ
السلام اور حوا جب بہشت سے زمین پر آئے تو مدت تک آپسمین جُدا رہے چنانچہ قصہ اسکا بہ تفصیل پیچھے مذکور ہے پھر عرفات مین ایک
دوسرے کو پہچانا اور مزدلفہ مین نزدیکی واقع ہوے کہ آپسمین مل گئے اور دوسری وجہ تسمیہ مزدلفہ کی یہہ ہے کہ وہان پہاڑ مین انکو مزدلفہ
کہتے ہین واسطے اسکے کہ مردان خدا وہان گوشہ نشین ہوکر مقرب بارگاہ الٰہی ہوتے ہین صاحب کشاف نے لکھا ہے فاذکروا
اللہ بالتلبیۃ والتہلیل والتکبیر والثناء والدعوات یعنی یاد کرو اللہ کو ساتھ تلبیہ کے کہ لبیک ہے اور تہلیل کے کہ لا الٰہ الا اللہ ہے
اور تکبیر کے کہ اللہ اکبر ہے اور ساتھ ثنا کے اور دعا کے اور پھر لکھا ہے بعضے کا قول کرکے کہ ساتھ صلوٰۃ مغرب اور عشا کے اور لکھا ہے کہ
ھو الجبل الذی یقف علیہ الامام وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ اور یاد کرو حق تعالی کو اسی مکان مین یاد کرنا نیک جیسا کہ ہدایت کیا تمکو
ساتھ مناسک افعال حج کے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ واذکروہ ذکرا حسنا کما ھداکم ھدایۃ حسنۃ او اذکروہ کما علمکم یعنی یا
کرو حق تعالی کو مثل اس یاد کرنے کے کہ رہنمونی کی اور تعلیم کی ہے تمکو ساتھ اخلاص اور خلوص اور عبودیت کے کہ جب مزدلفہ مین پہنچو
تو مغرب اور عشا وقت عشا مین بجماعت ادا کرو اور صبح ہو روز نحر کے تو نماز صبح تاریکی مین پڑھکر اپنے تئین تسبیح تہلیل ثنا حمد کے
مشغول رکھو اور درود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجو اور حوائج اپنی اُس سے چاہو پھر جب آفتاب برآمد ہو رمی جمار کرو پھر طرف خانہ کعبہ
کے دوڑو اور جیسا فرمایا ہے ویسا کرو زیادت اور نقصان اور تغیر تبدیل نکرو وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ اور تحقیق تھے تم
پہلے اس رہنمائی سے البتہ گمراہون سے ماقبل بعثت ہادی مطلق حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نادان مواضع ذکر خدا سے
اور ناشناسا مقامات عبادت حق جل وعلی سے نہین جانتے تھے کہ کس جگہہ خدا کو یاد کرین اور کس طرح یاد کرین ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ
اَفَاضَ النَّاسُ پھر پھرو جہان سے کہ پھرتے ہین آدمی یعنی مزدلفہ سے طرف کعبے کے جاؤ اور واسطے بجا لانے رکن دویم کے متوجہ ہو اور بعضے
کہتے ہین کہ مراد افاضت سے یعنے پھرنے سے پھرنا عرفات سے ہے اور خطاب قریش کو ہے کہ سبب عرب کا وقوف بیچ عرفات کے
تھا اور یہہ عرفات کو نہین جانتے تھے مزدلفہ مین ہوتے تھے اور اپنا ترفع کرتے تھے سب پر اور اپنے مساوی کسی کو نہین جانتے تھے موقف
اور افاضت مین راہ نئی اپنے لئے نکالی تھی حق تعالی نے فرمایا کہ وقوف عرفات مین کرو اور عرفات سے پھرو جیسا کہ اور لوگ
پھرتے ہین اور مزدلفہ مین آتے ہین وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور بخشش مانگو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گناہ پچھلے
اور مہربان ہے اوپر اسکے کہ مشرف ہو ساتھ سعادت حج کے فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ پس جب کر چکو تم
عبادتین اپنی یعنے مناسک اپنے ادا کر چکو اور عبادات حج سے فارغ ہو پس واسطے شکر نعمت کے یاد کرو اللہ کو جیسا یاد کرنا ہے

Marfat.com

تمھارا بعد ادائے حج کے باپون اپنونکو جاہلیت مین رسم تھی کہ اشراف عرب بعد فراغ مناسک کے آگے حرم کے درمیان منا اور جبل رحمۃ کے
کھڑے ہوکر رفعت نسب اور شہرت حسب آبا و اجداد اپنے پر مفاخرت کیا کرتے تھے حکم ہوا کہ جیسا کہ باپون کو یاد کرتے ہو ویسا خدا
کو یاد کرو اَوۡ اَشَدَّ ذِكۡرًا یا زیادہ تر یاد کرنا اس سے بھی اور یا یہہ معنی ہین کہ مثل یاد کرنے قوم کے سخت تر ہی تم سے از روے ذکر کرنے
کے پس حاصل یہہ ہی کہ بعد فراغ حج کے جیسے آبا کی شجاعت سخاوت بیان کرتے ہو ایسی اللہ کی کرو یا سخت تر اُس سے از روے ذکر کے
یا یہہ کہ جاہلیت مین جیسا ود کرتے تھے ایسا اب اسلام مین یہہ کرو یا یہہ خدا کو یاد کرو بعد حج کے جیسا لڑکپن مین جب زبان کھلی تھی تو ذکر
آبا کا کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ فاذکروا اللہ بالوحدانیۃ پس ذکر کرو اللہ کا ساتھ وحدانیت کے جیسا باپون اپنے کا ذکر بوحدانیت
کرتے ہو اور جانتے ہو کہ کوئی اور پدری مین شریک نہین پس شرکت پدر مین روا نہین رکھتے خدا کے لا شریک مین بطریق اولی شرکت
روا نہ رکھو ذکر وحدانیت خدا کا اور نفی شرکت کبریا کا زیادہ تر چاہئے اسیواسطے اشد ذکرا کہا اور تشبیہہ ذکر خدا کو کہ مطلوب ہی اور اعلا
ہی ساتھ ذکر آبا کے کہ غیر مطلوب ہی اور ادنی ہی ایسی تشبیہہ ہی جیسی مطلوب کو ساتھ غیر مطلوب کے بیچ درود کے اللھم صل علی محمد
کما صلیت علی ابراہیم اور یہہ محاورہ عرب مین درست ہی فَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا پس بعضے لوگونمین سے وہ شخص
ہی کہ کہتا ہی ای پروردگار میرے دے ہمکو بیچ دنیا کے یعنے حق تعالی سے متاع محقرہ دنیا طلب کرتا ہی جب موقف مین حاضر ہوتا ہی
وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ اور نہین ہی واسطے اس طالب دنیا کے بیچ آخرت کے کچھ حصہ اگر کافر ہی تو بے نصیب محض ہی اور اگر مومن
ہی تو اور مومنونکی طرح سے بہرہ مند نہین بحر مواجمین لکھا ہی کہ یہہ بیان حال کافران ہی کہ مقصود انکی دنیا ہی اور محروم ہین عقبی سے
کہ عقبی کے قائل نہین تا دعا واسطے ان کے کرین اور ذکر کافرونکا اس محل مین اسواسطے کیا کہ حج مین کافر مسلمان ایک جگہہ ہوتے تھے اور
دونون فریق بیچ تعظیم خانہ کعبہ کے اہتمام کرتے تھے وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اور بعضا انہین سے وہ ہی کہ کہتا ہی ای پروردگار ہمارے دے ہمکو بیچ دنیا کے بھلائی اور بیچ آخرت کے بھلائی اور بچا ہم کو عذاب
آگ سے حسنہ دنیا توفیق طاعت روزی حلال ختم نیکبختی پر ہونا ہی اور حسنہ آخرت ساتھ مغفرت کے پہنچنا اور طرف نعمت جاودانی
بہشت کے جانا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حسنہ دنیا عیش باسعادت اور مردن باشہادت ہی اور حسنہ آخرت اٹھنا گور سے بمژدہ و مسرت
ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حسنہ دنیا ایمان اور حسنہ آخرت امان ہی نیران سے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حسنہ دنیا زن صالحہ ہی
اور حسنہ آخرت حور پسندیدہ اور عذاب نار زوجہ ناشائستہ زشت خو سخت گو ہی رباعی زن جسے یہان ملی ہی اطراف بدروش بدسلیقہ
بداطوار یہین اُسکو عذاب دوزخ ہی وقنا ربنا عذاب النار اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ نَصِيۡبٌ مِّمَّا كَسَبُوۡا ‌وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ یہہ لوگ جنھون نے
خیر دنیا و آخرت طلب کی ہی واسطے اُنکے حصہ ہی اس چیز سے کہ کمایا ہی اور اللہ جلدی لینے والا ہی حساب ایک لمحے مین حساب تمام مخلوقات
کا کریگا یہہ سرعت حساب اعمال باکثرت خلائق اور بسیاری اعمال دلیل ہی اوپر کمال قدرت اسکی کے معلوم کیجے کہ تیتیسوین آیت آیات مسائل
سے کہ جس سے مسئلہ تکبیرات تشریق کا اور رمی جمار کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ فِىۡۤ اَيَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ‌ اور یاد کرو اللہ کو ساتھ نصف
تکبیرات کہنے کے بیچ دنون گنے ہوؤنکے عطف اسکا اوپر اوامر سابقہ کے ہی ذکر کیا ہی صاحب مدارک وغیرہ نے کہ ایام معدودات ایام
تشریق ہین اور زاہدی مین لکھا ہی کہ یوم نحر اور ایام تشریق ہین اور ایام معلومات عشرہ ذی الحجہ ہی اور آخر اسکے ایام معدودات ہین
اور مراد ذکر سے تکبیر ہی پیچھے نماز مفروضہ کے کہ ادا کی ہو بجماعت اور وقت رمی جمار کے اور پھرنے مین منا سے طرف خانہ کعبہ کے اور

Marfat.com

طواف سے لکھا ہے تفسیر احمدی مین کہ اگر مراد ذکر سے تکبیر ادبار صلوٰۃ ہے تو امر للوجوب ہے اور اگر تکبیر رمی جمرہ عقبہ کی بطن وادی سے یوم نحر اور رمی جمار ثلثہ بعد اُسکے تین دن ہے تو امر واسطے استحباب کے ہے اسواسطے کہ یہہ رمی جمار اگرچہ واجب ہے لیکن تکبیر کہنا وقت ہر رمی کے سنت ہے اور ایام تشریق تین دن ہین بعد روز عید کے اور تکبیرات واجب ہین بعد اس نماز مفروضہ کے کہ ادا کی ہو بجماعت نزدیک امام اعظم کے بیچ روز عرفہ سے تا عصر روز عید مین اور نزدیک امام ابی یوسف اور امام محمد کے صبح روز عرفہ سے تا آخر ایام تشریق ہین بعد تیس نماز ونکے اور امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہے موافق صاحبین کے فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ پس جو کوئی جلدی کرے بیچ دو دن کے تفضلے مناسک حج ہین اور اتمام رمی جمار مین یعنی دسوین اور گیارھوین اپس نہین گناہ اوپر اُسکے وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اور جو کوئی پیچھے رکھے رمی جمار کو تا دو روز یعنی بارھوین اور تیرھوین اپس نہین گناہ اوپر اسکے بعضے اہل عرب جاہلیت مین تعجیل کو نہین پسند کرتے تھے اور تاخیر بارھوین تیرھوین تک لازم جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو منع کرتے تھے اعمال جو کرتے ہین دو روز پہلے ہی کرتے تھے حق تعالیٰ نے درمیان تعجیل اور تاخیر کے تخییر دی اور دونونکو مظنہ گناہ سے نکالا سوال تخییر درمیان دو چیز کے مقتضی تسویہ کی اور موجب برابری کی ہوتی ہے اور کتب فقہ مین فضلیت تاخیر رمی جمار تا دو روز آخر بیان کئی ہے اور اولویت پھر آئی ہے جواب تخییر مین درمیان دو چیز کے لزوم تسویہ مسلم نہین ہے اسواسطے کہ مسافر میان صوم و افطار مخیر ہے باوجودیکہ صوم افضل و اولیٰ ہے لِمَنِ اتَّقٰى واسطے اسکے جو پرہیزگاری کرے خبر ہے مبتدا محذوف کی ای ذٰلک لمن اتقی اور یہہ جملہ معترضہ ہے بیچ بیان اختصاص امور مذکورہ کے واسطے متقین کے اور اشارہ ہے اوپر نفی اثم کے بر سبیل عموم بیچ حق متعجل اور متاخر کے تحقیق اس مقام کی بحر مواجین خوب لکھی ہے جسے منظور ہو دیکھ لے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو تم اللہ سے اور جانو یہہ کہ تم طرف خدا کے اکٹھے کئے جاؤگے اور جزائے اعمال اور سزائے کردار پاؤگے سمجھ لیجے کہ حق تعالیٰ نے پہلے امر فرمایا نماز کا پھر زکوٰۃ کا پھر صوم کا پھر سب کے بعد حج کا اسمین اشارہ کنایت محبوبانہ ہے کہ اُسے منافی سیخانہ محبت کے اور دیوانہ خمخانہ عشق کے سمجھے ہین وہ یہہ ہین کہ اعمال سب تقرب بارگاہ کے اور موجب درجات کے یہہ ہین جو بیان فرمائے لیکن ولولہ عشق اور سوزش محبت سے ایک یہہ بات ہے اسے بھی بجالاؤ وہ کیا ہے کہ میری راہ مین آؤ سر برہنہ اور پابرہنہ میرا نام لیتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے صدقے ہو نیکو خانہ کعبہ کے کہ مورد ہے تجلیات میرے کا ؎ فرض کیا نمبر ہے صوم وصلوٰۃ ؛ اور ہو گر مال تو دینا زکوٰۃ ؛ لیک سوا انکے ہے ایک اور چیز ؛ چیز وہ یہہ سمجھو اگر ہے تمیز ؛ خانہ کعبہ کے طرف آئیے ؛ ولولہ عشق بھی دکھلائیے ؛ شوق کے میدان مین دیوانہ وار ؛ دوڑے کرتے ہوئے جی کو نثار ؛ پھیرے میرا نام کو لیتے ہوئے ؛ جان میری راہ مین دیتے ہوئے ؛ فرض ہے آخر کو یہی پوچھ لو ؛ خاتمہ اسبات پر اپنا کرو ؛ اور ایک نکتہ موخر لانے مین حج کے یہہ بھی ہے کہ جب نماز سے یک نیاز پیدا ہوا اور زکوٰۃ دیکر مال مزکّی کیا اور صوم سے تمام بدن مصفا ہوا تب ارادہ حج کیا چاہئے کہ طواف خانہ یار ہے اسے طہارت تمام درکار ہے ؎ لیاقت وہان کے جانے کی کہان ہے ؛ صفا کی جا کدر کیا یہان ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ اور بعضے لوگونمین سے وہ ہے کہ خوش آتی ہے تجھ کو بات اُسکی سبب نزول کا اُسکے یہہ ہے کہ اخنس ثقفی بڑا لسان تھا تقریر فصیح اور شکل ملیح رکھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور مضمون اس کلام کا عرض کیا کہ مین آیا تا حلقہ بیعت اسلام کا بیچ گوش ارادت کے ڈالون اور غاشیہ خدمت سید انام کا اوپر دوش اطاعت کے رکھون اور ان باتونکو مقید ساتھ قسم کے کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ باتین خوش آئین جب رخصت ہوا تو شہر سے باہر جاکر کھیتونکو مسلمانون کے جلادیا اور مواشی کو قتل کیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ بعضے لوگونمین سے وہ ہے کہ خوش لگتی ہے تجھ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکی بات کہ وہ کہتا ہے فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ مصالح زندگی کے

Marfat.com

وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ اور گواہ کرتا ہی اللہ کو اوپر اس چیز کے کہ بیچ دل اسکے ہی کہ دل اور زبان میری ایک ہی اور حال یہہ ہی کہ وہ بڑا جھگڑالو ہی جھگڑنے والون سے خصام جمع خصم کی ہی جیسی صعاب جمع صعب کی یا جمع خصیم کی جیسی کرام جمع کریم کی اور یا خصام مصدر ہی بمعنی مخاصمت گفتار اور اضافت الد کی طرف خصام کے بمعنی فی ہی ای اشد فی المخاصمة وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ اور جب پھرتا ہی درگاہ تیری سے ای محمد کوشش کرتا ہی بیچ زمین کے تو کہ فساد کرے بیچ اسکے اور ہلاک کرے کھیتونکو اور جانورونکو اور یا یہہ معنی ہین کہ جب حاکم ہوتا ہی تو یہہ امور کرتا ہی اس تقدیر پر یہہ آیت خاص کسی کے شان نہین ہین بلکہ بیچ حق سب منافقون کے ہی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ اور اللہ نہین دوست رکھتا فساد کو وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جب کہا جاتا ہی واسطے اس منافق کے ڈر اللہ سے پکڑتی ہی اسکو حمیت جاہلیت کی ساتھ ارتکاب گناہ کے پس کفایت ہی اسکو جہنم کہ گھر انکا ہی آگ کا دوزخ مین اور البتہ برا ہی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اور بعضے لوگونمین سے وہ ہی کہ بیچتا ہی جان اپنی کو واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے سبب نزول کا اسکے یہہ ہی کہ زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود رض مکہ سے مدینے کو چلے اور حبیب رض کو کہ جنگ رجیع مین کفار مکہ نے گرفتار کر کر سولی پر کھینچا تھا سولی سے اتار کر ساتھ لیا سوار قریش کے پیچھے ان کے دوڑے انھون نے حبیب کو تو گھوڑے پر سے پھینک دیا زمین نے اسے نگل لیا اسواسطے بلیع الارض کہتے ہین اور دونون بہادر ستر کافرون سے لڑنے کو تیار ہوئے آخر کار کفار تاب کہ لائے بھاگ گئے حق تعالی نے انکے حق مین یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان صہیب رومی کے ہی کہ سو برس کی عمر تھی اور بڑے تیرانداز تھے مکے سے ہجرت مدینے کو انھون نے کی راہ مین کفار مکہ نے گھیر لیا اور بعضے ہمراہیونکو انکے شہید کیا یہہ بلندی پر چڑھ گئے اور کمان ہاتھ مین لیکر کہنے لگے کہ سو تیر ترکش مین رکھتا ہون ایک ایک تیر سے ایک ایک شخص کو گرا دونگا جاؤ اگر سلامتی اپنی چاہتے ہو تو مین ہرگز کلمہ اسلام سے نہین پھرونگا مجھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے دو اور مال میرا جو مکے مین ہی فلانے جگہہ وہ لے لو کفار نے بطمع مال انکو چھوڑ دیا اور اکرامی مکان مین کہ نشان بتایا تھا مال پایا پس یہہ راہی مدینے ہوئے قبل انکے پہنچنے کے یہہ آیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی امیرالمومنین عمر رض نے استقبال انکا کیا اور بشارت ساتھ اس مژدے کے دی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ عام مومنین کے ہی کہ اپنے تئین بسر کرتے ہین ساتھ رضاے الہی کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان امیرالمؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کے آئی ہی کہ شب غار مین فرش پر سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کے سوئے تھے اور جان اپنی فدائی جناب نبوی کئی تھی وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ شفقت کرنیوالا ہی ساتھ بندون کے کہ طلب رضا اسکی ہین جان اپنی فدا کرتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً اى لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو بیچ اسلام کے سلم کسر سین اور بفتح سین دونون درست ہین آیات سابقہ مین صور عبادات حج بتفصیل بیان فرمائی اور آیت ثم افیضوا من حیث افاض الناس مین ہونا سب آدمیونکا موقف مین ارشاد فرمایا پھر آیت فمن الناس من یقول مین ساتھ معطوف اسکے کے تقسیم حاضران کی اوپر طالبان دنیا اور آخرت کے مذکور کی پھر آیت ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوة الدنیا مین ساتھ معطوف اسکے کے کہ آیت ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ ہی تقسیم دوسری منافقون اور مخلصون کی بیان کئی پھر یہہ آیت یا ایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافة ارشاد فرمائی پس اس آیت کا اگر بیچ شان عبد اللہ ابن سلام کے نزول کہئے چنانچہ اکثر تفاسیر مین لکھا ہی کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب انکے بعد قبول دین اسلام کے احکام شرائع توریت بھی ملحوظ رکھتے تھے اور تعظیم شنبے کی کرتے گوشت اور شیر شتر کا نہین کھاتے تھے

Marfat.com

حق تعالی نے انکو فرمایا کہ داخل ہو اسلام مین سارے یعنے بعضے چیز اسکی بعضے ور دین کی مت کرو تو بخصوص انکے حق مین اور بعموم متناول ہے سب
مومنان مخلص کو پس ربط اسکا آیت پہلی سے ہو گیا کہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء ہے کہ قسم دویم ہے تقسیم دویم کی وہان غیب تھا یہان خطاب
ہے التفات غیب سے طرف خطاب کے ہے اور اگر خطاب اس آیت کا بیچ حق منافقون کے کہئے کہ منافق ایمان بہ ظاہر رکھتے تھے دل
مین تصدیق نہ تھی انکی حق مین ارشاد فرمایا کہ داخل ہو اسلام مین سارے یعنے جیسا زبان سے اقرار کرتے ہو ویسی تصدیق دل سے بھی
کرو تو ربط اس آیت کا ومن الناس من یعجبك قولہ سے ہے کہ قسم اول ہے تقسیم دویم سے اور اگر اس آیت کا خطاب بیچ حق اہل کتاب
کے کہئے اور معنی کلام کی یون ٹھہرئیے کہ یا ایہا الذین آمنوا بکتاب ورسول دخلوا فی السلم وامنوا بمحمد والقرآن تو یہہ جملہ بعد اتمام
ذکر عبادات مومنان انتقال ہوئے ذکر کافران ہے کشاف مین لکھا ہے کہ پڑھا ہے اعمش نے سلم بفتح سین اور لام کو وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ
الشَّيْطٰنِ اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی اور احکام منسوخہ پر قیام نکرو اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ شیطان واسطے تمہارے دشمن
ہے ظاہر متزلزل کرنیوالا ہے وسوسہ ڈالکر تمہارے خاطر فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ پس اگر لغزش
مین آؤ تم جادہ شرع اور احکام قرآن سے پیچھے اسکے کہ آئین تمہارے پاس دلیلین اور احکام حلال اور حرام پس جانو تم یہہ کہ اللہ قادر اور غالب
ہے اوپر عذاب کرنے مخالفونکے اور محکم کار ہے انتقام نہ لیگا مگر بحق نقل ہے کہ ایک قاری نے بوقت تلاوت بجائے ان اللہ عزیز حکیم کے ان اللہ
غفور الرحیم پڑھا ایک اعرابی نے کہ ہرگز قرآن نہ پڑھا تھا سنکر کہا کہ وقت ممانعت اتباع اعدائے دین اور بیان مضرت اسکے مین غفور الرحیم کہنا
کہ دلیر کرنا ہے اسپر ملائم نہین اور ہنگام تخویف اور ترہیب کے عزیز حکیم کہنا کہ متضمن قوت اور غلبہ ہے مناسب نہین هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ
يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ آیا انتظار کرتے مین یعنے نہین انتظار کرتے کافر مگر یہہ کہ لاوے ان پاس عذاب اللہ بیچ سایونکے بادل سفید رقیق سے
چنانچہ قوم شعیب پر یوم الظلہ مین ظلل جمع ظلہ ہے جیسے خُلل جمع خلہ ہے وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ اور آوین فرشتے کہ موکد مین اوپر عذاب کے اور تمام کیا
بتا وسے کام ہلاک ان کے کا یعنے جزا ہر شخص کی ساتھ اسکے پہنچائی جائے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کے یعنے طرف جزا اسکی کے
پھرے جاتے ہین سب کام یا یہہ کہ آج سلاطینونکے حکم مین قیامت کو سب کے منقطع ہو جاوین گے امر فرمان سوائے ملک رحمان نرہیگا والامر
یومئذ للہ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ سوال کر یہود مدینہ سے یا مومنان بنی اسرائیل سے کہ مقصود فرزندان یعقوب
سے ہین کتنی عطا کین ہم نے آبا ان کے کو نشانیاں روشن اور پیغام نیک بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یا معجزات ہویدا جون عصا اور ید بیضا
اور امثال اسکے مثل من وسلوی مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا جو کوئی صلاحیت خطاب کی رکھے وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی بدل ڈالے یہود سے نعمت اللہ کی کو کہ نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے پیچھے اسکے کہ آئی
اسکے پاس توراۃ پس تحقیق اللہ تعالی سخت عقوبت کرنے والا ہے اسکو دنیا مین ساتھ قتل اور اجلاکے اور آخرت مین ساتھ عذاب بے
منتہی کے زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا زینت دی گئی ہے واسطے ان لوگونکے کہ کافر ہوئے زندگانی دنیا کی سے تاکہ اسپر فریفتہ ہون اور
مغرور ہون وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور ٹھٹھا کرتے ہین ان لوگون سے کہ ایمان لائے ہین سبب نزول کا اس کے یہہ ہے کہ دولتمند قریش
کے فقیر اصحابون پر جیسے بلال اور عمار تھے ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو محمد ان کنگالون سے انتظام جہان کا کیا چاہتا ہے اور بنیاد اشراف
عرب کی اکھیڑا چاہتا ہے اگر دعوی اسکا سچ ہوتا تو اشراف اور سادات عرب اسکے تابع ہوتے حق تعالی نے فرمایا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور جو لوگ کہ پرہیز کرتے ہین شرک اور عصیان سے یعنے یہہ درویش اور گدا جنسے ٹھٹھا کرتے ہین اوپر ہین انکے از روے

کرنے سے بچایا اور قرآن پر اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر سابقہ ایمان لانے کے مشرف فرمایا وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور اللہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے روز خندق جو کفار یک دل ہوئے اور منافقون نے اپنا نعلق اظہار کیا اور ضعفائے مسلمین متردد ہوئے اور خطر عظیم پیدا ہوا تو واسطے تقویت مسلمانونکے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ آیا گمان کیا تم نے ای مہاجر کہ ترک خانمان کیا اور محنت فاقہ اور غربت کربت اختیار کی وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ اور ابھی نہین آئی تمھارے تئین مانند محنت اُن لوگونکے جو گذرے پہلے تم سے پیغمبر اور صدیق اور متابعین انکے حاصل یہہ ہے کہ ای مسلمانو سہل نہ جانو بہشت مین جانا ابھی وہ مصیبتین تمپر نہین آئی ہین جو دوستان خدا پر قبل تم سے گذری تھین مَسَّتْھُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ لگا انکو فقر اور مرض یا سختی اور ناکامی یا شکستگی اور گرسنگی لکھا ہے کہ درمیان طائف اور مکہ کے ستر ہزار پیغمبر الجوع الجوع کہہ کے مر گئے حدیث مین ہے کہ صعب ترین بلا انکی متوجہ بانبیا ہوتی ہے غرض جسپر انعام ہوا ہے اسپر ایلام زیادہ ہے فرمایا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت نہین ایذا دیا گیا کوئی نبی مثل اس چیز کے کہ مین ایذا دیا گیا ہون پس انبیا اور مومنین نے ساتھ محنت کے گذارا کیا وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ اور ہلائے گئے یہان تک ساتھ بلا اور محنت کے کہ کہا پیغمبر نے انکے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ اور ان لوگون نے کہ ایمان لائے تھے اُنپر یعنے کہا یا تفاق کب ہوگی مدد اللہ کی ہمارے اوپر اور کب فتح یاب ہونگے ہم دشمنونپر غرض عرض کرتے تھے جناب الٰہی مین کہ شتاب یاری فرماوے اور اس بلا سے چھڑاوے نہ یہہ کہ بر سبیل شک کہتے تھے پس حق تعالیٰ نے رسول اپنے پر پیغام بھیجا اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ آگاہ ہو تحقیق مدد اللہ تعالیٰ کی نزدیک ہے مسلمانونکے یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ سوال کرتے ہین تجھ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا خرچ کرین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ عمرو بن جموح رض نے کہ مرد بزرگ اور دولتمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مال رکھتا ہون کیا نفقہ کرون یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین ابن عباس سے روایت لکھی ہے اور حکم تخصیص مصارف صدقہ کا کہ اسمین ہے منسوخ ہے ساتھ اس آیت کے کہ سورۂ توبہ مین آئیگی اور کشاف مین لکھا ہے کہ عمن الحسن ہے فی التطوع اور سوال نفقی کا تھا اور بیان مصارف نفقہ کیا اسواسطے کہ مہم تر تھا اسکا معلوم کرنا کہ نفقہ اسوقت معتد بہ ہوتا ہے کہ اپنے محل مین واقع ہوا اور محل دینے کا والدین سے بہتر اور نہین ہے بعد اسکے اور قرابت والے لوگ ہین کہ صلۂ رحم ہین والصلۃ متعلقۃ بالعرش یقول من وصلنی وصلہ اللّٰہ من قطعنی قطعہ اللّٰہ اسیواسطے فرمایا حق تعالیٰ نے کہ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرو تم مال سے پس واسطے ماباپکے اور قرابت والونکے وَالْیَتٰمٰی اور بے پدرون خورد سال کے کہ قادر نہون اوپر اکتساب نفقات کے وَالْمَسٰکِیْنِ اور درویشونکے کہ چارہ معاش کا نہین جانتے وَابْنِ السَّبِیْلِ اور مسافرون کے سمجھ لیجیے کہ وابن السبیل کو بصیغہ مفرد ذکر فرمایا اسمین ایک نکتہ ہے اور وہ یہہ ہے کہ مسافر اگر رفیقون کے ساتھ ہوگا تو اغلب یہہ ہے کہ بے توشہ نہوگا چورون سے لٹیرون سے مال اسباب امن مین ہوگا کہ ہمراہ ہے حامی مددگار اُسکے ہونگے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ اور جو کرو گے تم بھلائی سے پس تحقیق اللہ ساتھ اسکے ہے جاننے والا جزا اُسکی تمہین دیگا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ وَھُوَ کُرْہٌ لَّکُمْ لکھی گئی اوپر تمھارے لڑائی اور وہ مکروہ ہے واسطے تمھارے اور شاق ہے اوپر نفس تمھارے کے اور یہہ کراہیت مخالفت فرمان خدا سے ہے بلکہ بمقتضائے بشریت ہے کہ تالف مال اور ہلاک نفس البتہ کارہ ہوتا ہے سمجھ لیجیے کہ پہلے آیت ام حسبتم مین آنا مخاطب کا بہشت مین ساتھ حال گذشتگان کے متعلق کیا کہ بہشت ساتھ ایسے ایسے محنتون کے ملتی ہے پھر مصارف نفقے کے بیان فرمائے کہ یہہ عمل بھی سبب مثوبات عظیمہ ہے پھر یہہ آیت فرمائی کہ قتال باکفار اور جہاد با عداے کردگار تمپر لازم ہے

Marfat.com

کرنے سے بچایا اور قرآن پر اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھ ایمان لانے کے مشرف فرمایا وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور اللہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے روز خندق جو کفار یک دل ہوئے اور منافقوں نے اپنا تعلق اظہار کیا اور ضعفائے مسلمین متردد ہوئے اور خطر عظیم پیدا ہوا تو واسطے تقویت مسلمانوں کے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ آیا گمان کیا تم نے اے مہاجرو کہ ترک خانمان کیا اور محنت فاقہ اور غربت کربت اختیار کی وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ اور ابھی نہیں آئی تمہارے تئیں مانند محنت اُن لوگوں کے جو گذرے پہلے تم سے پیغمبر اور صدیق اور متابعین انکے حاصل یہ ہے کہ اے مسلمانو سہل نہ جانو بہشت میں جانا ابھی وہ مصیبتیں تم پر نہیں آئی ہیں جو دوستان خدا پر قبل تم سے گذری تھیں مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ لگا انکو فقر اور مرض یا سختی اور ناکامی یا شکستگی اور گرسنگی لکھا ہے کہ درمیان طائف اور مکہ کے ستر نبی بسبب الجوع کے مر گئے حدیث میں ہے کہ صعب ترین بلاؤں کی متوجہ بانبیا ہوئی ہے غرض جس پر انعام ہوا ہے اس پر ایلام زیادہ ہے فرمایا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت نہیں ایذا دیا گیا کوئی نبی مثل اس چیز کے کہ میں ایذا دیا گیا ہوں پس انبیا اور مومنین نے ساتھ محنت کے گذارا کیا وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ اور ہلائے گئے یہاں تک ساتھ بلا اور محنت کے کہ کہا پیغمبر نے انکے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اور ان لوگوں نے کہ ایمان لائے تھے انپر یعنے کہا یا تفاق کب ہوگی مدد اللہ کی ہمارے اوپر اور کب فتح یاب ہونگے ہم دشمنوں پر غرض عرض کرتے تھے جناب الٰہی میں کہ شتاب یاری فرماوے اور اس بلا سے چھڑاوے نہ یہ کہ بر سبیل شک کہتے تھے پس حق تعالیٰ نے رسول اپنے پر پیغام بھیجا اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ آگاہ ہو تحقیق مدد اللہ تعالیٰ کی نزدیک ہے مسلمانوں کے يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ سوال کرتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا خرچ کریں سبب نزول اس آیت کا یہ ہے کہ عمرو بن جموح رض نے کہ مرد بزرگ اور دولتمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مال رکھتا ہوں کیا نفقہ کروں یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ کشاف میں ابن عباس سے روایت لکھی ہے اور حکم تخصیص مصارف صدقہ کا کہ اسمیں ہے منسوخ ہے ساتھ اس آیت کے کہ سورۂ توبہ میں آئیگی اور کشاف میں لکھا ہے کہ عن الحسن ہے فی التطوع اور سوال نفقے کا تھا اور بیان مصارف نفقہ کیا اسواسطے کہ مہم تر تھا اسکا معلوم کرنا کہ نفقہ اسوقت معتد بہ ہوتا ہے کہ اپنے محل میں واقع ہو اور محل دینے کا والدین ہیں بہتر اور نہیں ہے بعد اسکے اور قرابت والے لوگ ہیں کہ صلہ رحم میں والصلة متعلقة بالعرش یقول من وصلنی وصله اللہ ومن قطعنی قطعه اللہ اسیواسطے فرمایا حق تعالیٰ نے کہ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرو تم مال سے پس واسطے ماں باپ کے اور قرابت والوں کے وَالْيَتٰمٰى اور بے پدروں خورد سال کے کہ قادر نہوں اوپر اکتساب نفقات کے وَالْمَسٰكِيْنِ اور درویشوں کے کہ چارہ معاش کا نہیں جانتے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور مسافروں کے سمجھ لیجیے کہ وابن السبیل کو بصیغہ مفرد ذکر فرمایا اسمیں ایک نکتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسافر اگر رفیقوں کے ساتھ ہوگا تو اغلب یہ ہے کہ بے توشہ ہوگا چوروں سے لٹیروں سے مال اسباب امن میں ہوگا کہ ہمراہ ہے حامی مددگار اسکے ہونگے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ اور جو کروگے تم بھلائی سے پس تحقیق اللہ ساتھ اسکے ہے جاننے والا اجر اسکی تمہیں دیگا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ لکھی گئی اوپر تمہارے لڑائی اور وہ مکروہ ہے واسطے تمہارے اور شاق ہے اوپر نفس تمہارے کے اور یہ کراہیت مخالفت فرمان خدا سے ہے بلکہ بمقتضائے بشریت ہے کہ تالف مال اور ہلاک نفس البتہ کارہ ہوتا ہے سمجھ لیجیے کہ پہلے آیت ام حسبتم میں آنا مخاطب کا بہشت میں ساتھ حال گذشتگان کے متعلق کیا کہ بہشت ساتھ ایسے ایسے محنتوں کے ملتی ہے پھر مصارف نفقے کے بیان فرمائے کہ یہ عمل بھی سبب مثوبات عظیمہ ہے پھر یہ آیت فرمائی کہ قتال با کفار اور جہاد با عداے کردگار تم پر لازم ہے

Marfat.com

اور حال یہہ ہی کہ تمپر دشواری ہی یعنے خداوند دشواری ہی یا قتال نفس دشواری بوجہ مبالغہ جیسے زید عدل حاصل یہہ ہوا کہ محنتین یہان
کی اختیار کرو تو وہان عیش پائدار کرو شعر رفت لسے ڈھونڈھوکے بیخود یکچہ کھویگا تب تو پاویگا وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ اور شاید کہ مکروہ رکھو تم ایک چیز کو بہ نفرت طبع اور حال آنکہ وہ بہتر ہو واسطے تمہارے جیسے غزا کہ مکروہ جانتے ہوا اور نیک ہی واسطے
تمہارے دنیا مین بھی بجہت فتح یابی اور حصول غنائم اور مقہور اعداے دین اور آخرت مین بھی بواسطہ آیت شہادت اور نعیم مخلد درجات
علیین وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ اور شاید کہ دوست رکھو تم ایک چیز کو از روی کسالت نفس کہ وہ بچنا جہاد کا ہی اور حال آنکہ
وہ بری ہو واسطے تمہارے دنیا مین بسبب تحمل ایذا کے غلبہ عدا سے اور آخرت مین بجہت حرمان کے ثواب غزا سے اور بعد درجہ شہدا سے وَ
اللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور خدا جانتا ہی مصلحت تمہاری اور تم نہین جانتے يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ سوال کرتے ہین تم سے
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مہینے حرام سے لڑنے سے بیچ اسکے کشاف مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن جحش کو ساتھ اور
اصحابون کے جمادی الآخر مین دو مہینے پہلے غزوۂ بدر سے بطن نخلہ کو بھیجا درمیان انکے اور قافلہ قریش کے کہ طائف سے آتا تھا لڑائی ہوئی
عمر بن عبد اللہ الحضرمی اور تین آدمی ساتھ اُسکے کفار سے قتل ہوئے شام کے وقت چاند رجب کا دکھلائی دیا معلوم نہوا کہ وہ دن سلخ جمادی
الاخری کا تھا یا غرہ رجب کا جب یہہ خبر مشہور ہوئی کفار طعن کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارونکو کہہ دیا کہ حلال ہی خونریزی
اور فتنہ انگیزی کر دیج ماہ رجب کے اور حال آنکہ اس چاند مین حرام ہین یہہ باتین مسلمانون نے حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی یعنے
اس سوال کا جواب فرمایا حق تعالی نے کہ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لڑنا بیچ اسکے بڑا گناہ ہی اسوقتمین قتال ماہ حرام
مین حرام تھا پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہو گیا ساتھ آیت سیف کے وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور بند کرنا آدمیونکو راہ اللہ
کی سے یعنے ایمان سے اور کفر کرنا ساتھہ اللہ کے اور کفر کرنا ساتھہ مسجد حرام کے یا بند کرنا آدمیونکو مسجد حرام سے یا نماز پڑہنے سے بیچ اسکے بعضون
نے کہا ہی کہ واو والمسجد الحرام مین قسم کی ہی وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ اور نکال دینا اہل مسجد حرام کا یعنے پیغمبر علیہ السلام اور اصحاب انکے
کا مسجد حرام سے بلکہ مکہ سے کہ مشتمل ہی اوپر مسجد کے بہت بڑا ہی نزدیک خدا کے قتال رجب سے اور عقوبت اسکی زیادہ تر ہی وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ
مِنَ الْقَتْلِ اور کفر بڑا ہی قتل سے کہا ہی کہ مراد قتل سے عمر بن عبد اللہ حضرمی کا ہی چنانچہ بحر مواجین لکھا ہی کہ زبردستی کرنی مسلمانون پر اور باکراہ
ان کو دین سے پھر اکر مرتد کرنا کہ کافر کرتے تھے بڑا ہی بیچ رتبے برائی گناہ عصیان کے قتل عمرو بن عبد اللہ حضرمی سے کہ عبد اللہ بن جحش وغیرہ
اہل اسلام کے ہاتھہ سے واقع ہوا تھا لام القتل مین عہد کا ہی وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا اور نہ
تھمینگے مشرک بتعصب اور عناد اور عناد کرنے جاوینگے تم سے ای مسلمانو یہانتک کہ پھیر دین تمکو دین تمہارے سے اسلام اگر کرسکین اور قادر ہون وَ
مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ اور جو کوئی پھر جاوے تم سے دین اپنے سے اور مرتد ہو جاوے فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ پس مر جاوے اور حال آنکہ
وہ کافر ہو یعنے حالت ارتداد مین مر جاوے فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پس یہہ لوگ کھوے گئے عمل انکے بیچ دنیا کے
اور آخرت کے کہ دنیا مین ایمان نہ رہا قبیلہ جدا ہوا مال گیا میراث منع ہوئی اور عاقبت مین مستحق ثواب نہ رہے وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور یہہ لوگ رہنے والے ہین دوزخ کے وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھہ لیجے کہ کھوئے جانا عمل کا اور نہ
ہونا ثواب کا نزدیک امام اعظم رح بمجرد ارتداد کے ہوتا ہی اگرچہ پھر اسلام لے آوے لیکن ثواب عمل کا پھر نہین آتا اور نزدیک امام
شافعی بمجرد ارتداد اعمال حبط نہین ہوتے جب تک کہ حالت ارتداد مین نہ مرے اگر مرتد ہو گیا پھر اسلام لایا تو ثواب اعمال گذشتہ کا

Marfat.com

پاویگا اور اگر اسلام نہ لایا اور اسی حالت پر نعوذ باللہ منہا مر گیا تو ثواب اعمال کا نہ پاویگا اور تمسک انکا یہی آیت ہے اسواسطے کہ اسمین موت حالت کفر پر شرط ہے جب یہہ ثابت ہوا تو جزائے ابطال اعمال اور زوال ثواب اسپر مرتب ہوا اور امام اعظم رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ اس کلام مین دو شرطین ہین دو جزا ہین ہر جزا اپنے شرط پر مترتب ہے ابطال اعمال مترتب ہے ارتداد پر اور خلود نار مترتب ہے موت حالت کفر پر اور دلیل انکی یہہ آیت شریفہ ہے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ کہ اسمین صریح حق تعالی نے فرمایا ہے کہ جو شخص کفر کرے ساتھ ایمان کے یعنے مرتد ہو جاوے پس تحقیق حبط ہو جاتے ہین عمل اسکے اسمین کچھہ قید موت کی نہین ہے مطلق ارتداد موجب ابطال اعمال ہے پس حبط ہونا عمل کا کہ مطلق آیا ہے مقید بموت کیونکر ہو اطلاق اور قید جمع نہین ہوتی اور مطلق محمول اوپر مقید کے نہین ہوتا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین بخدا و رسول اور جنھون نے وطن چھوڑا اور محنت کی لڑے کافرون سے بیچ راہ خدا کے یعنے عبد اللہ بن جحش اور یار اسکے رضؓ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ یہہ لوگ امیدوار ہین مہربانی اللہ کی کے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا سلمانونکا اور مجاہدونکا اور مہاجرونکا ہے اور انپر مہربان ہے معلوم کیجے کہ تینتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت گناہ خمر کا اور میسر وغیرہما کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ پوچھتے ہین تجھہ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شراب سے اور جوئے سے قصہ اس کا یون ہے کہ جب نازل ہوئی آیت ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا تو مسلمان شراب پیا کرتے تھے اور یہہ واسطے انکے حلال تھی پھر بعد مدت کے حضرت عمر ابن الخطاب نے اور معاذ بن جبل وغیرہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوی دو ہمین بیچ شراب کے کہ زائل کرنے والی عقل کی ہے اور بیچ جوئے کے سبب ضایع ہونے مال کا ہے یہہ پس فرمایا حق تعالی نے قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیچ اُن دونونکے گناہ بڑا ہے اور فائدے ہین واسطے لوگون کے منافع خمر کے یا بدنی ہین جیسے ہضم طعام اور اشتعال حرارت غریزی اور یا خلقی ہین جیسی تواضع متکبران اور سخاوت ممسکان اور جرأت بیدلان اور یا مالی ہین جیسی منفعت بیع شراء مین اور فائدہ جوئیکا توسیع ہے اوپر درویشون کے کہ رسم جاہلیت تھے جو کوئی کچھہ جیتتا جوئے سے وہ مساکین کو تقسیم کرتا تھا بعد نزول اس آیت کے بعضے صحابہ نے چھوڑ دیا پینا اسکا اور بعضے پیتے تھے بعد اسکے ایکروز عبد الرحمن بن عوف نے پی کر ایک جماعت صحابہ کی امامت کی قل یا ایہا الکافرون نماز مین پڑھی لا اعبد کی جگہہ اعبد بغیر لا کے پڑھہ گئے پھر یہہ آیت نازل ہوئی کہ لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری بعد اسکے صحابہ نے وقت نماز کے اسکا پینا چھوڑ دیا بعضون نے وقت طلوع شمس سے زوال تک وقت پینے کا اسکے مقرر رکھا تا آنکہ عتبان بن مالک نے ایکروز جمع کرکے لوگونکو محفل نشاط کی اور بادہ خواری لگی جب مدہوش ہوئے تب سعد بن وقاص نے حالت مستی مین شعر ہجو انصار کی پڑھا انصاریون نے اُسکو مارا اور زخمی کئے اور اپنا پہنچائے سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور انصار مذکور سے گلہ گو ہوئے حضرت عمرؓ نے دعا کی کہ اللہم بین لنا فی الخمر بیانا شافعا پھر دعا انکی قبول ہوئی اور یہہ آیت حرمت خمر مین نازل ہوئی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ الخ کہ سورۂ مائدہ مین آویگی انشاء اللہ تعالی صحابہ نے کہا سبحان اللہ کیا مہربانی فرمائی حق تعالی نے اوپر بندون کے کہ شراب یکبار حرام نکی درجہ بدرجہ حکم فرمایا تو کہ نہ شاق ہو لوگون پر پہلے حلال تھی تو عادی تھی پھر فرمایا کہ اسمین اثم ہے نہ حرمت پھر حرام فرمائی وقت نماز کے نہ اور وقت پھر حرام مطلق کی پس اس آیت شریفہ سے اثم اسکا ثابت ہے اور حرمت اسکی آیت جو سورۂ مائدہ مین آویگی اس سے ثابت ہوئی ہے سوال جب اسکا پینا اثم ہوا تو ہر اثم حرام ہے پھر احتیاج طرف

مائدہ کے کیا ہی جواب پہلے حلال تھی پھر اثم جو اسکا بیان فرمایا مع منافع تو لوگ سمجھے کہ حرام نہین ہی یہہ مگر اثم اس مین تضییع وقت
اور مال کا اور فوت صلوۃ کا ہی اور یہہ کہ شرب اسکا سبب زوال عقل ہی اسواسطے احتیاج اس آیت کی ہوئی سوال منافع
خمر سے شفاء بیماری تھی اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم پس کیونکر توفیق ہو
درمیان آیت اور حدیث کے جواب یہہ نفع اسکا جب تک تھا کہ پینا اس کا اثم تھا بسبب عوارض کے نہ حرام محض اور جب نازل
ہوئی آیت سورہ مائدہ کی تو حرمت اسکی نے دور کر دیا منفعت اسکے کو کہ للناس تھی اور معلوم کر لیا ہی آپ نے کہ حدیث محرمات مین واقع ہی
پس تخالف آیت اور حدیث مین کہان واقع ہوا سمجھ لیجے کہ نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے شیرہ انگور خام کا جب آگ مین پکا دین اور
جوش آکر کف اسکی اوپر کی دور ہو پھر بیہوشی لائے وہ تو حرام ہی اسیکا نام شراب ہی اور صاحبین کے نزدیک جوش آکر کف دور ہو یا نہو
خمر ہی امیر المومنین حضرت علی مرتضی رض نے فرمایا ہی کہ اگر ایک قطرہ خمر کا کنوین مین پڑے اور اسپر منار بنا دین تو واسطے بانگ نماز کے قدم
اس منار پر نرکھون اور اگر دریا مین پڑے اور دریا خشک ہو کر گھاس اسپر اوگے تو چارپایونکو نچراؤن کہ عین خمر حرام قطعی ہی اور پلید
محض جیسے خون خوک اور بول سگ حلال کہنے والا اسکا کافر ہی تھوڑی بہت حرام ہی اور باقی تحقیق خمر کی اور میسر کی سورہ مائدہ مین
لکھی جاویگی انشاء اللہ تعالی وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا اور گناہ شراب اور جوئے کا بہت بڑا ہی فائدے انکے سے
وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ اور پوچھتے مین تجھ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتنا خرچ کرین عمر بن جموح نے اول بار جو سوال
نفقے کا کیا تھا تو جواب مصارف نفقہ مین نازل ہوا تھا پھر سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہچانا مین نے کہ صدقہ دیا
چاہیے لیکن نہین جانتا مین کہ کتنا دیا چاہیے جواب آیا کہ قُلِ الْعَفْوَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حاجت سے یعنی جو اہل
وعیال کے خرچ سے زیادہ ہو وہ اللہ کی راہ مین دو اور حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت زکوۃ کے کہ سورہ توبہ مین آویگی بحر
مواجین لکھا ہی کہ ما مبتدا ہی اور ذا بمعنی الذی ہی اور ینفقون صلہ اسکا ہی ضمیر موصول کی محذوف ہی ای ما الذین ینفقونہ یا ما
محل نصب مین ہی مفعول ینفقون کا بمعنی ای شیء ینفقون كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
جیسا بیان نفقے کا فرمایا اس طرح بیان کرتا ہی حق تعالی واسطے تمہارے نشانیان مہربانی اپنے کی تو کہ تم فکر کرو بیچ کامون اس جہان کے
اور اس جہان کے یعنے دل اس جہان مین نہ باندھو اور اس جہانکو ہاتھ سے نکھو ملا حسین واعظ نے لکھا ہی کہ سلمی نے کہا ہی کہ تفکر بیچ دنیا
اور آخرت کے یہہ ہی کہ سمجھے آدمی یہہ دونون قاطعان راہ مین فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے الدنیا حرام علی اہل الآخرۃ والآخرۃ علی
اہل الدنیا وہما حرامان علی اہل اللہ دنیا حرام ہی طالب عقبی کو اور عقبی حرام ہی طالب دنیا پر اور یہہ دونون حرام مین طالب مولی پر قطعہ
عقبی مین وہ نہ مانگتا ہو جب کچھ ؛ دنیا کی ہوس پھر اسکو ہو کب کچھ ؛ تو اسکو ملے تو سمجھے کو مین ملا ؛ سمجھی ہی تجھی کو تیرا رفت سب کچھ ؛
نقل ہی کہ ایک بزرگ کا انتقال ہونے لگا بہشت انکے استقبال کو آئی مکان مہک گیا خوش بو سے لوگ خوش ہوئے وہ روئے
پوچھا کہ سبب گریہ کیا ہی حق تعالی نے یہہ عنایت کی کہ بہشت کو تمہارے لینے کو بھیجا کہا اسواسطے روتا ہون کہ بہشت آئی جسکا مین
طالب ہون اسنے جلوہ نہ دکھایا اور ندا ہوئی غیب سے کہ تو کیا چاہتا ہی عرض کیا انہون نے کہ مین تجھے چاہتا ہون پس تجلی واقع ہوئی
اور جان نکل گئی ؛ واہ عجب موت پائی الہی ایسا ہی مرنا مجھے بھی دیجو ؛ تیرے مشاہدہ مین جان تن سے جائے میری ؛ الہی موت بھی
آوے تو ایسی ہی آوے میری وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى اور سوال کرتے مین ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو یتیمون سے یعنے کس طرح سے

Marfat.com

معیشت ساتھہ یتیمون کے کرین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ جو تاکید تہدید کھانے مال یتیمونکے بیچ باتھہ نزول اس آیت کے
ولاتقربوا مال الیتیم وارد ہے وہ لوگ کہ انکا کاربار کرتے تھے اور اُنکے معاملات بین تصرف کرتے تھے کنارہ کش ہونے لگے
یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک مین پہنچی حق تعالی نے فرمایا قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنوارنا
اور محافظت کرنی یتیمون کے مال کی واسطے اُنکے بہتر ہے اجتناب کرنے سے بحر مواجین لکھا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی ان الذین
یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا عبد اللہ بن رواح انصاری نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر
عرض کیا کہ یا رسول اللہ علاحدہ آٹا خمیر کرنا اور سالن پکانا دشوار ہے کس طرح معاملہ کرین حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اور
بعضون نے کہا ہے کہ بعضے لوگ کھانا یتیمونکا جدا ہی پکانے لگے اور انکے بچھونے پر بیٹھنے سے اجتناب کرنے لگے کسی نوع سے مخالطت ساتھہ انکے روا
نرکھنے لگے اعراض کلی ان سے کرنے لگے حق تعالی نے فرمایا وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اور اگر ملا لو تم ان کو اور طعام اپنا ساتھہ طعام انکے
کے خلط کرو پس بھائی تمہارے ہین بیچ دین کے معاملہ برادرانہ ساتھہ ان کے رکھو خرچ اور وزن انکی جنس کا حساب بین رکھو اور
زیادتی اور کمی کھانے کی پر مت خیال کرو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اور اللہ جانتا ہے بگاڑنے والون اور تباہ کرنے والونکو انکے
مال کے سنوارنے والون سے وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ محنت اور رنج دیتا تم کو اور تنگ کرتا تمکو ساتھہ اسباب کے
کہ مخالطت ساتھہ یتیمون کے حرام کر دیتا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ تعالی غالب ہے حکمت والا جو کرتا ہے ساتھہ حکمت کے کرتا ہے سوال
یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم اور یسئلونک عن الشہر الحرام اور یسئلونک عن الخمر والمیسر ان تینون آیتون کے درمیان بجہت تباعد
معنی فصل کیا اور واو عطف کا درمیان نہ لایا اور یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو اور یسئلونک عن الیتمی اور یسئلونک عن المحیض ان
تینو نمین بھی ویسا ہی تباعد معنی ہے پس اُنمین کیون وصل کیا ساتھہ واو عاطفہ کے وہی فصل جو پہلے آیات ثلثہ مین تھا یہان بھی کرتے
جواب لکھا ہے تفسیر وہمین کہ سوال تینون پہلے کہ مفصولہ ہین اینین سے آخر کا سوال کہ یسئلونک عن الخمر والمیسر ہے یہہ اور تینون سوال
پچھلے کہ موصولہ ہین ایک وقت بین واقع ہوئے مین اتحاد وقت کا درمیان اُنکے موجب وصل ہے اور تینون سوال پہلے اوقات مختلفہ
مین وارد ہوئے ہین اتحاد زمانی بھی اُنمین مفقود ہی سبب فصل ہے معلوم کیجے کہ چونتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدم جواز نکاح
مشرکین اور مشرکات کا ساتھہ مومنین اور مومنات کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ اور مت نکاح کرین لاؤ عورتین
مشرک والیونکو یہان تک کہ ایمان لاوین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید غنوی کو کہ بڑا بہادر دلاور
مردانہ تھا مکے کو بھیجا تا کہ ضعفائی اہل اسلام کو کفار سے مخفی کر کر لے آوے جب مکے بین پہنچا تو ایک عورت مشرکہ عناق نام نے کہ تعلق باطن
ساتھہ اسکے رکھتی تھی اسکے پاس آکر کہا کہ خلوت کرو الا فریاد کر کر تجھے ایذا دلواؤنگی اسنے کہا حرام بین تجھہ سے کرون یہہ محال ہے اسنے کہا
نکاح کر اسنے کہا نکاح بغیر اجازت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کرون میری کیا مجال ہے پس مزید نے بعد مراجعت کے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور اُنہین روزونمین عبد اللہ بن رواحہ نے ایک طمانچہ اپنے لونڈی کو مارا تھا وہ آکر پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس دادخواہ ہوئی حضرت نے مہربانی فرما کر عبد اللہ سے اُسکا احوال پوچھا عبد اللہ نے عرض کیا کہ نماز پڑھتی ہے روزہ رکھتی
ہے تصدیق آپ کے رسالت کا کرتی ہے لیکن نافرمان ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ مومنہ ہے اس سے نیکی کر عبد اللہ نے اُسے ازاد کر کر نکاح
کر لیا لوگ طعنہ کرنے لگے کہ ابن رواحہ نے کنیزک سیاہ سے نکاح کیا اور عورت حسین خوبصورت مشرک دیتے تھے اُسنے نہ قبول کیا حق تعالی نے

Marfat.com

نے یہہ آیت بھیجی وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر ہے عورت آزاد مشرکہ سے اگرچہ تعجب مین
لاوے تم کو وہ عورت حسن اور جمال اپنے سے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا اور مت نکاح کر دو تم عورات مومنات کا ساتھ مردون
مشرک کے یہانتک کہ ایمان لاوین وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اور البتہ غلام ایمان والا بہتر ہے عورت
کافر آزاد مشرک لانیوالے سے اور اگرچہ خوش آوے تم کو وہ مشرک بواسطہ صورت یا ثروت کے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ یہہ مشرک
ولے اور مشرکہ والیان بلاتی ہین تم کو طرف آگ کے یعنے طرف کفر کے کہ ارتکاب اُسکا سبب ہے دوزخ کے جانے کا وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا
اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ اور اللہ بلاتا ہے تم کو بواسطہ رسل طرف جنت کے اور بخشش کے یعنے وہ اعمال تم کو تعلیم فرماتا ہے کہ جنکے
ادا کرنے سے بخشے جاوٴ تم اور بہشت مین پہنچو ساتھ قضا اور ارادت اسکے کے وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ اور بیان
فرماتا ہے نشانیان اپنی اور ظاہر کرتا ہے احکام اپنے حلال اور حرام سے واسطے آدمیون کے تو کہ نصیحت پکڑین وہ حاصل یہہ ہے کہ
نکاح مؤمنین کا زن مشرکہ سے جب تک کہ ایمان نلاوے حرام ہے لیکن اشکال یہہ ہے کہ جائز رکھا فقہانے لانا زن کتابیہ کا نکاح مین باوجود
شرک انکا قرآن سے ثابت ہے کہ قالت الیهود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ پس بیضاوی مین لکھا ہے کہ حرمت
اگرچہ شامل تھی کتابیہ کو بھی لیکن خاص کر دیا اس آیت نے والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب کہ سورہ مائدہ مین ہے پس جائز
ہوگیا نکاح اس سے اور کشاف مین لکھا ہے کہ یہہ حکم منسوخ ہے ساتھ آیت سورهٔ مائدہ کے اور عدم جواز نکاح مؤمنات کا ساتھ
مشرکین کے آیت ولا تنکحوا المشرکین سے ثابت ہے اور تفسیر احمدی مین لکھا ہے کہ ولا تنکحوا المشرکین مین لا تنکحوا بالضم ہے باب افعال سے
خاصۃ نہ بالفتح ثلاثی مجرد سے بخلاف ولا تنکحوا المشرکات کے کہ اس مین دونو قرائتین ہین معلوم کر لیجیے کہ پینتیسوین آیت آیات مسائل سے
کہ جس سے مسئلہ حرمت مباشرت کا ساتھ زنان حائضہ کے اور حرمت لواطت کرنے کا ان سے نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَيَسْـَٔلُوْنَكَ
عَنِ الْمَحِيْضِ اور سوال کرتے ہین تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حیض سے سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ یہود حالت حیض مین اپنی جورون سے
جدے ہو جاتے تھے اور نگاہ انکی طرف نہین کرتے تھے کھانا طعام انکے ساتھ حرام جانتے تھے اور کرنا کلام ان سے منع سمجھتے تھے اور
نصاری برعکس اسکے کرتے تھے کہ حالت حیض مین کلام طعام وطی جماع سب مباح جانتے تھے ثابت ابن ابو حداح رح نے حضرت سے
پوچھا کہ عورت اپنی سے حالت حیض مین کیا معاملہ کرین ہم جواب آیا کہ قُلْ هُوَ اَذًى کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ حیض ناپاکی ہے
کراہت طبع اور نفرت دل اس مین ہوتی ہے فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ پس چھوڑ دو عورتونکو حالت حیض مین یعنے مجامعت سے
بچو اور مکالمت مواکلت مخالطت شوق سے کرو پھر حق تعالی نے واسطے تاکید کے فرمایا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ اور مت پاس جاوٴ انکے یعنے
مباشرت نکرو حَتّٰى يَطْهُرْنَ یہان تک کہ پاک ہون یطہرن بسکون طا اور ضم ہا امام حفص کی قرات ہے یعنے جب خون آنا منقطع ہو
بعد اکثر ایام حیض اگرچہ غسل نکیا ہو مجامعت روا ہے اور اگر انقطاع دم کا ہوا قل مدت حیض مین تو قبل غسل کے وطی ناروا ہے چنانچہ قول
امام اعظم کا ہے اور جب غسل کرے بعد انقطاع دم تب وطی کرے یہہ مذہب امام شافعی کا ہے فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ
اللّٰهُ جب نہالین بعد انقطاع دم پس جاوٴ انکے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا اللہ نے کہ فرج ہے نہ غیر اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
تحقیق حق تعالی دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالونکو گناہون سے اور دوست رکھتا ہے پاکونکو سمجھ لیجیے کہ آدمی بیچ مخالطت حائض کے افراط
اور تفریط کرتے ہین ترسا کچھ حیض غیر حیض مین فرق نہین کرتے وہی جماع خلطہ جو تھا حالت حیض مین بھی کرتے تھے اور یہود اور مغان

Marfat.com

بکلی تارک تھے کچھ آمیزش کسی امر مین انکے ساتھ نرکھتے تھے حق تعالی نے مسلمانونکو راہ میانہ روی کا عنایت فرمایا مضاجعۃ اور مواکلہ اور مشاربۃ
اور معانقہ جائز رکھا اور مس کرنا ناف سے تا زانو حرام کیا چنانچہ یہی قول امام ابحنیفہ اور ابی یوسف کا ہی اور امام محمد مس غیر فرج روا رکھتے ہین
اور مدت حیض کی اقل تین روز ہین اور اکثر دس دن اور مسائل حیض کے کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہین یہان بیان کرنا موجب طوالت
کتاب ہی لہذا محرر نہوے نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ بی بیان تمہاری کھیتیان ہین واسطے تمہارے یہود کہا کرتے تھے کہ اگر پیٹھ کی طرف سے
مجامعت کرے تو فرزند احول پیدا ہوتا ہی لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جواب حق تعالی نے نازل کیا کہ بی بیان
تمہاری کھیتیان ہین کہ ان سے اشجار اطفال اور نبات بنات پیدا ہوتے ہین فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ پس جاؤ کھیت اپنے مین جس
طرح سے چاہو یعنے جماع کرو ساتھ ان کے جس نہج سے لٹا کے بٹھا کے اٹھا کے الٹ کے پلٹ کے موضع حرمت مین نہ محل فرث مین یعنے مقام
جماع مین جماع کرو کہ قبل ہی نہ محل سرگین مین لواطت کرو کہ دبر ہی سمجھ لیجے کہ انّی کی دو معنی آتی ہین من این کی چنانچہ آیتمین انی لک ہذا
اور کیف کی چنانچہ اس آیتمین انی یکون لی غلام یہان من این نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اسمین صفت تعمیم مکان ہی اس آیت کی معنی
ہوجاوین کی کہ جس مکان سے چاہو قبل سے یا دبر سے چنانچہ اہل روافض کہتے ہین اور یہہ معنی اس آیت کی درست نہین اسواسطے کہ حق تعالے
نے فرمایا کہ بی بیان تمہاری کھیتیان ہین ان سے اولاد پیدا ہوگی تمہاری تم اپنے کھیت کو جو تو بو جیسے چاہو اور اولاد نہین پیدا کرتی
مگر جماع سے لواطت سے اولاد کہان ہوتی ہی پس کھیت وہ ٹھہرا کہ جو منبت نخیل اولاد ہو نہ وہ کہ جسمین تخم ضایع جاوے پس کسی طور
سے یہہ معنی انی کی بنتی ہی نہین پس یہان انی بمعنی کیف ہی جیسا کہ مذہب ہمارا اہل سنت جماعت کا ہی یعنے کیف شئتم قائما وقاعدا
او مضطجعا چنانچہ اول تقریر کر آئے ہیم وَقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ اور پہلے بھیجو واسطے جانون اپنی کے خلوص نیت سے اور اعمال نیک سے کہ اتباع اوامر
اور اجتناب نواہی ہی جماع حلال ہی اسے کرو اور لواطت حرام ہی اس سے بچو یا یہہ کہ مقدم کرو نفسون اپنے پر جماع سے طہارت اور دعا
اور طلب ولد صالح کہ موجب تقویت دین اور سبب تکثیر امت سید المرسلین ہووے وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّکُمۡ مُّلٰقُوۡہُ اور ڈرو اللہ سے بیچ
مخالفت امر کے اور مباشرت نہی کے جماع کا امر کیا ہی وہ کرو لواطت کی نہی کی ہی وہ نکرو اور جانو یہہ کہ ملنے والے ہو تم اس سے جو پہلے بھیجا
اچھا یا برا اچھا تو اچھے درجے بہشت مین ملین گے برا ہی تو برے درجے دوزخ مین ملین گے یا ملاقوہ کی ضمیر طرف اللہ کے ہی یعنے ملوگے اللہ سے
بے پردہ دیدار پروردگار سے مشرف ہوگی یا مراد ملاقات سے عرض بندگان ہی بجناب عز وجل چنانچہ اور آیت شریفہ مین وارد ہی وعرضوا
علی ربک صفا وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اور خوش خبری دے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والونکو ساتھ بہشت اور رویت کے معلوم کیجے کہ چھتیسوین آیت ۳۶
آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ قسم معصیت پر کھانے کا اور بہت قسمین کھانے کا اور تقسیم اقسام کا اور وجوب کفارت کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی
وَلَا تَجۡعَلُوا اللّٰہَ عُرۡضَۃً لِّاَیۡمَانِکُمۡ اور مت کرو اللہ کے نام کو نشانہ دست آویز اور بہانہ واسطے قسمون اپنی کے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ
اپنے بہنوئی سے کہ بشر بن نعمان تھے ناخوش ہوگئے اور قسم کھائی اسم اعظم الہی کی کہ اس سے بات نکرونگا اور اسکے حق مین کچھ نیکی نکرونگا اور
اسکے اور کسی اور کے درمیان جو جھگڑا ہوگا تو صلح مصالحت نکرونگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ مت کرو نام خدا کو مانع اَنۡ تَبَرُّوۡا وَ
تَتَّقُوۡا اس سے کہ نیکی کرو ساتھ اقربا اور احبا کے اور پرہیزگاری کرو مروت یارون دوستدارون کے سے اور ان سے قطع کلام کرو
وَتُصۡلِحُوۡا بَیۡنَ النَّاسِ اور صلح کرو درمیان لوگونکے وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ اور اللہ تعالی سننے والا ہی قسم تمہاری جاننے والا ہی جو دل مین
قسم کھانے والونکے ہوتا ہی عبد اللہ بن رواحہ رضہ نے بعد استماع اس آیت شریفہ کے جو دل مین ٹھہرایا تھا بشیر بن نعمان کے ساتھ

Marfat.com

عدم نیکوئی سے چھوڑ دیا اور بشیر سے بشیر مقام رحمت اور شفقت مین آیا لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ نہین پکڑتا تم کو اللہ ساتھ لغو کے
بیچ قسمون تمھاری کے کہا ہے صاحب کشاف نے لایواخذکم اللہ ای لایعاقبکم بلغو الیمین اور دوسری معنی کہتے ہین کہ لایلزمکم الکفارۃ بلغو
الیمین لغو بقول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وہ ہے کہ مظنہ راست پر قسم کہائی چاہیے اور وہ جہوٹہہ نکل آوے اور بقول امام شافعی لغو وہ ہے کہ بے
اختیار کسی شخص کی زبان پر قسم بطور عادت جاری ہو ہر باتمین کہے واللہ آؤنگا واللہ جاؤنگا واللہ بیٹھونگا واللہ اٹھونگا اور ایسے
اس قسم مین قصد قسم کہانیکا نہو خیر بہر تقدیر یمین لغو کی کفارت نہین ہے اور حق تعالی اسپر مواخذہ نفرماویگا وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ
قُلُوْبُکُمْ اور لیکن پکڑتا ہے تم کو ساتھ اس چیز کے کہ کماتے ہین دل تمہارے یعنے جو عمدًا قسم کہاؤ ارادہ کرکر دل مین ایک کام کا اور خلاف
اُسکے کرو تو حانث ہوگے کفارت لازم آئیگی اور بیان کفارت یمین کا سورۂ مائدہ مین آویگا انشاء اللہ تعالی وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ
اور اللہ تعالی بخشنے والا ہے بندیکو ساتھ قسم لغو کے اور بردبار ہے سوگند عمدًا مین بھی شتابی عذاب کرنمین نہین فرماتا سمجھ لیجے کہ اختلاف
ہے بیچ یمین غموس کے غمس کے معنی لغت مین نیچے لیجانا اور غوطہ کہانا ہے اور اصطلاح اہل شرع مین یمین غموس وہ ہے کہ ایک شخص نے زمانہ گذشتہ
مین کام کیا ہوا اور قصدًا جان بوجھ کے قسم کہائی جہوٹھی کہ مین نے نہین کیا یا بالعکس پس بقول امام اعظم اور ایک روایت مین امام احمد کے ہے
کہ اسپر کفارت نہین ہے کہ اسکا گناہ بڑا ہے کفارے سے نہین بدلا جاتا اور بقول امام شافعی اور ساتھ ایک روایت امام احمد کے کفارت ادا
کرے اور اگر قسم کہائی کہ زمانہ آئندہ مین یہہ کام کرونگا اور خلاف اسکے کرے یا بالعکس تو حانث ہوگا اور کفارت لازم آویگا بالاجماع معلوم
کیجے کہ یہان سے آیات متعددہ بیان طلاق اور عدت مین شروع ہوئین ہین اور ستائیسون آیت آیات مسائل مین کہ جس سے مسئلہ ایلا کا نکلتا ہے
وہ یہہ ہے لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِہِمْ واسطے ان لوگون کے کہ قسم کہاتے ہین بی بیون اپنی سے جدائیکی سمجھ لیجے کہ کوئی مسئلہ کلام اللہ مین ایسا
مشروح مفصل نہین ہے جیسا مسئلہ طلاق کا اور عدت کا ہے کہ طلاق باحکامہ واقسامہ رجعی و بائن غلیظ ایلا وغیرہم اور ایسے ہی عدت باحکامہا
اور اقسامہا ذکر فرمائی ہے اور تمام یہہ دو سورتون مین بیان کیا ہے ایک تو یہان سورہ بقرہ مین دوسری سورہ طلاق مین کہ آخر قرآن
مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور یہان ابتدا کی ہے ساتھ مسئلہ ایلا کے کہ فرمایا والذین یولون من نسائہم لکہا ہے امام زاہدی نے اور حسینی والے نے
کہ سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ جاہلیت مین جب مرد کو اپنی جورو سے میل نہوتا تہا اور غیرت رکہتا تہا کہ اگر اسکو چہوڑونگا تو اور سے
نکاح کرلیگی تو قسم کہالیتا تہا کہ اتنے روز ون اس سے مباشرت نکرونگا پس اتنی مدت وہ بیچاری پابستہ دل خستہ بیٹھی رہتی تہی نہ بیوہ ہوتی
نہ سہاگن حق تعالی کو ناپسند آئی یہہ بات اور یہہ آیت نازل کی اور تطبیق اس آیت کی آیت سابق سے یہہ ہے کہ اسمین مذکور یمین کا فرمایا
تہا اس مین حکم ایک صفت یمین کا کہا پس کلام از باب ذکر خاص بعد عام واقع ہوا حاصل معنی کا یہہ ہوا کہ حق تعالی نے فرمایا واسطے
ملاحظہ احوال اول لوگون کے کہ ایسی قسم کہاتے ہین تَرَبُّصُ اَرْبَعَۃِ اَشْہُرٍ انتظار کرنا چار مہینے کا فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
پس اگر پہر آوے سوگند کہانیوالا طرف جورو اپنی کے اور مباشرت کرے پس تحقیق حق سبحانہ تعالی بخشنے والا ہے گناہ شکنندگان قسم کا اور
مہربان ہے کہ مباح کو مخالفت قسم کیا اور کفارت مقرر فرمائی سمجھ لیجے کہ شریعت مین یہہ ہے کہ اگر ایلا والا چار مہینے کے اندر رجوع
کرے تو حانث ہوتا ہے کفارت لازم آتی ہے اور نکاح ثابت رہتا ہے چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہے اور ایک قول امام احمد کا
بھی یہی ہے اور بقول امام شافعی رح اور مالک اور بروایت مشہور امام احمد کے حانث نہین ہوتا اور اگر مدت چار مہینے کی گذر گئی
اور وطی نکیا اسنے بغیر عذر کے تو طلاق بائن واقع ہوتا ہے نزدیک امام اعظم کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے کہ ان کے نزدیک موقوف

Marfat.com

ہے چاہے طلاق دے چاہے نہ دے اور سرکشی کرے اگر ایلا والا تو حاکم کو چاہیے کہ طلاق دلوا دے یہہ قول امام مالک اور احمد اور شافعی کا
ہے اور امام احمد اور شافعی سے یہہ بھی روایت ہے کہ تنگی کی جائے اسپر تا کہ طلاق دیوے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ
اور اگر تقید کریں طلاق کا پس حق تعالی سننے والا ہے کلام طلاق دینے والے کا جاننے والا ہے قصد اسکا اختلاف ہے بیچ اسکے کہ اگر
قسم کھائی کسی نے بغیر اسم اللہ کے تو ایلا والا ہو گیا نزدیک امام اعظم کے برابر ہے کہ قصد ضرر پہنچانے کا اپنی جورو کے کیا یا ارادہ ایذا دو
کرنیکا اسکے کیا کہ دودھ پلانے والی ہے یا بیمار ہے یا قصد اپنے جان کے ضرر دفع کرنیکا کیا اور بقول امام مالک کے مولی نہیں ہوتا مگر
حالت غضب میں قسم کھائی یا ارادہ ضرر رسانی کا ہو زوجہ کے اور اگر نیکی اور سازکاری کا یا اور نفع زوجہ کا قصد ہو تو مولی نہیں ہوتا اور بقول
امام محمد قصد ضرر زوجہ ہی مولی ہوتا ہے فقط اور امام شافعی کے دو قول ہیں صحیح تر ان سے قول موافق امام اعظم ہے اور اگر بنام خدا قسم کھا کر
چار مہینے کے اندر وطی کرے تو کفارت باتفاق لازم ہوتی ہے مگر قول قدیم شافعی میں اور کسی نے وطی کرنا ترک کیا اپنی زوجہ سے بغیر قسم
کے چار مہینے سے زیادہ تو بقول امام اعظم اور شافعی مولی نہیں ہوتا اور بقول امام مالک اور ایک روایت احمد کی میں ہوتا ہے اور اختلاف
ہے مدت ایلا ئی بندی میں بقول مالک دو مہینے میں آزاد ہو جورو اسکی یا لونڈی ہو اور امام شافعی کے نزدیک چار مہینے میں مطلق اور نزدیک امام
اعظم اعتبار مدت ایلا میں عورت پر ہے اور اگر جورو آزاد ہے چار مہینے میں اور اگر لونڈی ہے دو مہینے میں خاوند کوئی ہو غلام ہو یا میان
ہو اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ایک موافق امام مالک کے دوسری مطابق امام اعظم کے اور اختلاف ہے ایلا ئی کافر میں بقول
ائمہ ثلثہ صحیح ہے اور بقول امام مالک صحیح نہیں اور فائدہ صحت ایلا کا اسوقت ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام لے آیا اگر درمیان چار مہینے کے
وطی کیا کفارت لازم آئی والا مولی ہوا معلوم کیجے کہ آٹھ تیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدت مطلقہ کا اور بیان رجعت
کا بیچ طلاق کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ اور طلاق والیاں انتظار کریں ساتھ جانوں اپنی کے تین
قروء تک اور قرء لفظ مشترک ہے حائض ہونے کو زن کے اور پاک ہونے کو دونو کہتے ہیں لیکن یہاں قرء نزدیک امام اعظم کے حیض ہے اور
نزدیک امام مالک اور شافعی کے طہر ہے اور امام محمد سے دونوں روایتیں ہیں اور فائدہ اختلاف کا ظاہر ہوتا ہے اسوقت کہ عورت کو حیض
تیسرا شروع ہو کہ امام اعظم کے نزدیک مدت عدت کی پوری ہو جاتی ہے اور نزدیک امام مالک اور شافعی بعد انقضاے حیض ثالثہ کے جو پھر طہر
ہو تب پوری ہوتی ہے اور متفق ہیں ائمہ کہ عدت زن حاملہ کی مطلق بوضع حمل ہے طلاق دادہ ہو یا خاوند مر گیا ہو اور ایسی ہی باتفاق عدت
اس عورت کی کہ جسے حیض نہوتا ہو بسبب بوڑھاپے کے حیض منقطع ہو گیا ہو تین مہینے ہیں اور اسیطرح سے حیض ہوتا ہے عدت اسکی تین قروء ہیں
باتفاق لیکن معنوں میں قروء کے اختلاف ہے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے مگر بقول داؤد تین مہینے ہیں اور اگر کوئی عورت رانڈ ہو جاوے رستے میں
حج کے تو بقول امام اعظم مدت عدت کی وہیں اقامت کرکے پوری کرے بیچ شہر کے ہو یا قریب شہر کے اور بقول ائمہ ثلثہ کے اگر خوف ہو فوت ہونیکا
حج کے تو عدت توڑنا جائز ہے بیچ عدت میں نکل کر سفر اختیار کرے اور حج ادا کرے اور اگر خاوند گم جاوے تو بقول امام اعظم اور بقول جدید راجح امام شافعی اور از
روایتیں امام احمد کے حلال نہیں ہے اسکو اور کسی سے نکاح کرنا اس مدت تک کہ غالباً اسکی امید زندگی کی ہو اور حد اس مدت کی نزدیک امام اعظم کے
ایک سو بیس برس ہیں اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک نوے برس ہیں اور بروایت جدیدہ امام شافعی کے خاوند کے مال میں سے نفقہ پایا کرے ہمیشہ اور اگر
دشوار ہو نفقہ اسکے میں سے پانا تو فسخ کرے نکاح بنا بر روایت ظاہر دو قول امام شافعی کے سے اور بقول امام مالک اور مختار ہے متاخرین اصحاب
انکے کا اور یہی روایت قوی ہے کہ حضرت عمر رض نے کیا ہے اور انکار نہیں کیا کسی نے صحابہ سے اور نزدیک امام احمد کے بروایت اخری یہہ ہے

Marfat.com

کہ توقف کرے مدت چہار سال کہ اکثر مدت حمل کی ہی اور چار مہینے اور دس روز کہ مدت عدت وفات زوج اسکے کی ہی پھر حلال ہی اسے ازدواج
اور سے اور اختلاف ہی حکم ہوے مین پس بقول جدید امام شافعی مفقود وہ ہی کہ معلوم نہو کہان گیا اور قطع ہو جاوے خبر اسکی اور غالب گمان ہو کہ مرگیا
اور بقول امام مالک اور بقول قدیم شافعی وہ ہی کہ قطع ہو خبر اسکی اسباب ظاہر ہلاکت کا ہو یا نہو اور بقول امام احمد مفقود وہ ہی کہ منقطع ہو خبر اسکی
اور سبب غالب ہلاکت کا ہو چنانچہ جنگ مین گم گیا ہو درمیان دو صف کے یا سوار جسپر تھا وہ کشتی غرق ہو گئی اکثر لوگ اس کے ڈوب گئے بعضے سلامت
رہے اور اگر سفر تجارت کو گیا تھا کہ خبر منقطع ہو گئی معلوم نہین کہ زندہ ہی یا مردہ اس حالت مین اور سے نکاح کرنا درست نہین یہان تک کہ متعین ہو
موت اسکی یا ایسی مدت گذر جاوے کہ اس قدر مدت مین زندہ نرہتا ہو کوئی اور بقول امام اعظم رح مفقود وہ ہی کہ غائب ہو جاوے اور معلوم نہوے
خبر اسکے جینے کی اور مرنے کی اور اختلاف اسمین ہی کہ جو پھر آوے خاوند گم ہوا اور یہان نکاح کر لیا ہو اسکے جورو نے اور سے بعد توقف مدت گم شدگی
کے پس بقول امام اعظم باطل ہو جاویگا نکاح دوسرا اگر وطی کیا اسکے ساتھ تو مہر مثل لازم ہوگا اور عدت کچھ لازم نہین کہ دوسرا نکاح باطل تھا اور جورو
پہلے خاوند کی ہی اور بقول امام مالک اگر دخول کیا اُسکے ساتھ زوج دوسری نے تو جورو اُسیکی ہو گئی اور زوج اول نے جو مہر دیا ہو تو واجب ہی کہ جورو
پھرا دے مہر اور اگر دخول نہین کیا تو جورو پہلے خاوند کی ہی اور امام مالک سے دوسری روایت یہہ ہی کہ جورو پہلے ہی خاوند کی ہی بہر حال وطی
کرے دوسرا یا نکرے اور امام شافعی رح سے دو قول ہین ایک مین باطل ہی نکاح دوسرا دوسرے مین باطل ہی نکاح پہلا بہر حال اور بقول امام احمد اگر دخول
نکیا ہو ساتھ اُسکے زوج دوسرے نے تو جورو پہلے کی ہی اور اگر دخول کیا ہی تو پہلے زوج کو اختیار ہی اسمین چاہے اپنے نکاح مین رکھے اور مہر اگر
دوسرے زوج نے دیا ہی تو جورو سے دلواوے یا جورو دوسرے کو دے دے اور اگر مہر دیا ہو تو لے لے اور جائز رکھتے ہین قسمت مال مفقود کی امام اعظم
اور امام احمد اور نہین جائز رکھتے امام مالک اور امام شافعی تا آنکہ متیقن ہو موت اسکی اور اختلاف ہی ام ولد مین کہ مرگیا مولی اُسکا یا آزاد کر دیا اُسے
دونون حال مین بقول امام اعظم عدت اسکی تین حیض ہین اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ایک حیض اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک تو ایک حیض
کی اسیکو امام خرقی نے اختیار کیا ہی دوسرے آزاد میں ایک حیض اور وفات مین چار مہینے دس دن سمجھ لیجے کہ پہلے حق تعالی نے مطلق احکام قسم کا
مذکور فرمایا پھر اقسام اقسام مین سے کہ ایلا ہی اسکا ذکر کیا پھر ایلا سے کہ مناسب طلاق سے رکھتا ہی مذکور طلاق کا کیا بعد اسکے احکام مطلقات بیان
فرمائے کہ والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثة قروء کہ قروء سے مراد تین حیض ہین کہ اُن مین جہان طلاق دیا ہو وہین رہے اس مکان سے بغیر
عذر شرعی کے نہ نکلے اور اس مدت حد تین جو قیود دین کہ دلیل شرعی سے ثابت ہوئین ہین چنانچہ کتب فقہ مین بتشریح اور توضیح مسطور ہین بجا لاوے
سوال انفس جمع قلت ہی اور نفوس مطلقات بہت ہین پس مقام جمع کثرت مین جمع قلت کیون لائے باوجود نفوس کہ جمع کثرت ہی اسکو چھوڑ
کر انفس کو کہ جمع قلت ہی کیون اختیار کیا جواب تو کہ استعمال جمع قلت کا دلالت کرے اوپر اسکے کہ شان عورت سے کہ میل طرف ازواج کے
بیشتر رکھتی ہین تربص اور انتظار قلیل ہی اور امام شافعی جو قروء سے تین طہر مراد لیتے ہین انکی دلیل یہہ ہی کہ زمان رغبت زنان زمانہ طہر ہی
نہ حیض پس قروء کی تاویل بطہر کرنا مناسب ہی اور سیاق کلام کا بھی اسیکو چاہتا ہی وبعولتہن احق بردہن فی ذلک ان ارادوا اصلاحا کہ
ارادت باشارت طہر ہی اور امام اعظم کہتے ہین کہ صریح آیت واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتہن ثلثة اشہر سے معلوم ہوتا ہی
کہ تین ماہ بدلے تین حیض کے مقرر کئے اور اعتداد ساتھ اُس کے بتقدیر انقطاع حیض لائے یہہ اشارت کافی ہی اوپر اسکے کہ عدت ساتھ حیض کے
ہی اور سوا اسکے اور بھی ادلہ ان کے ہین یہان واسطے طوالت کلام کے مسطور نہوے وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ اور نہین حلال
ہی واسطے عورتون کے یہہ کہ چھپاوین جو کہ پیدا کیا ہی اللہ نے فِي أَرْحَامِهِنَّ بیچ رحمون اُنکے کے فرزند سے یا خون حیض سے اور جو کتمان ولد

Marfat.com

سبب ابطال حق رجعت ہے پس عورتون کو روا نہین ہے لکھا ہے کشاف مین کہ عورت جب ارادہ کرتی تھی جدائی کا اپنے خاوند سے تو چھپاتی تھی
حمل کو تو کہ منتظر نہو وضع حمل کا اور جو حائض ہوتی تھی تو ظاہر کرتی تھی کہ طہر مین ہون استعجالاً للطلاق پس حق تعالی نے فرمایا کہ نہین حلال یہہ تمہارے
واسطے اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اگر ہین ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا
اِصْلَاحًا اور خاوند انکے سزاوارتر ہین ساتھ پھیر لینے اُن کے کے بیچ زمانہ تربص اور انتظار کے اگر چاہین خاوند صلاح مین لانا کا ملہو نکا نہ ضر پہنچانا
انکو لکھا ہے کہ ابتدائے اسلام مین طلاق رجعی دیتے تھے اور جب مدت عدت کی تمام ہونے کو آتی تھی تو رجوع کرتے تھے اور عورت کو پاس بلا کر پھر
طلاق دیتے تھے غرض انکی تمام فساد تھا نہ اصلاح حق تعالی کو یہہ بات ناپسند آئی آیت نازل فرمائی وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
اور واسطے بی بیون کے ہین اوپر مردون کے حقوق جیسے کہ مردون کے اوپر ہین ساتھ اچھی طرح کے کہ خوبی معیشت ہے اور حسن معاشرت ہے
سمجھ لیجیے کہ حق خاوند کا جورو پر یہہ ہے کہ فرمانبرداری کرے اسکی اور ننگ ناموس شوہر کا نگاہ رکھے اور قدم دائرہ عفت سے باہر نہ نکالے
اور نگہبانی گھر کی کرے اور تعظیم تکریم ساس کی خسر کی کرے اور اپنی آپ کو آراستہ رکھے واسطے شوہر کے اور مکان کو مصفی اصاف ستھرا کرتی رہے
اور خاوند کے بچھونا بچھانی مین اور کھانا پکا کر کھلانے مین اور پانی پلانے مین پانو دبانے مین چست چالاک رہے اور حق بی بی کا اوپر خاوند کے
یہہ ہے کہ ساتھ اسکے زندگانی بوجہ احسن کرے اور علم دین سکھاوے اور اسکے واسطے مکان بناوے خبر گیری خرچ ضروری کی رکھے طعام لباس
اسکے سے غافل نہو وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ اور واسطے مردون کے اوپر بی بیون کے زیادتی اور بلندی ہے کہ مہر انپر ہے اور نفقہ کسوت بھی دیتے ہین
یا درجہ عظیمہ اور مرتبہ جلیلہ یہہ ہے کہ سر رشتہ طلاق اور رجعت انہین کے ہاتھ مین ہے یا برای رجال کی بنا پر یہہ ہے کہ نبوت خاصہ انکا ہے کوئی نبی
عورت نہین ہوئی اور ولایت اکثر یہ انہین کو ہوتی ہے کم عورات بقرب ولایت مشرف ہوئی ہین چنانچہ حدیث مین ہے کہ عورتون سے دو بی بیان
کامل ہوی ہین ایک تو آسیہ دوسری مریم اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوة والتسلیمات مین البتہ بہت عورات بدرجہ ولایت پہنچی ہین لیکن نسبت
رجال کی قلیل ہی ہین بلکہ اقل چنانچہ ایک رابعہ بصری ہین کہ ایک ہاتھ مین آگ دوسرے مین پانی لیکر اُٹھین کسی نے سبب پوچھا فرمایا کہ بہشت کے جلانے کو
اور دوزخ کے بجھانیکو تاکہ دنیا مین عبادت خاص واسطے اللہ کے ہو اب لوگ دوزخ کے خوف سے اور بہشت کی امید سے عبادت کرتے ہین اللہ کے
واسطے کم کرتے ہین قطعہ جان و تن برہ خدا شہادت وہ ہے ؛ لوا سکے ہی دل مین ہو سعادت وہ ہے ؛ راحت وہ خوش ہو جسمین عادت وہ ہے
نیت مین خلوص ہو عبادت وہ ہے ؛ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور اللہ غالب ہے کہ عزیز کرتا ہے مردونکو اور فضل دیتا ہے عورتون پر حکمت والا ہے
جو حکم کرتا ہے بندگان پر ساتھ حکمت کے کرتا ہے سمجھ لیجیے کہ آدمی چار قسم ہین ایک تو نامرد ہین کہ طالب دنیا ہین ایک مرد ہین کہ طالب عقبی ہین ایک
جوانمرد ہین کہ طالب عقبی و مولی ہین ایک فرد ہین کہ صرف طالب مولی ہین دنیا و آخرت کو بھلائے بیٹھے ہین مطلع کو نین سے کام کیا رہا
ہے ؛ نقشہ ترا دل مین چھا رہا ہے ؛ نہ دنیا کی ہوس ہے اور نہ خواہش جنت عقبی کی ؛ نقوش ماسوی دل سے مٹانا اسکو کہتے ہین ؛ معلوم کیجیے
کہ انتالیسوین آیت اور چالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ طلاق رجعی اور خلع اور مغلیظ کا نکلتا ہے اور یہہ دو آیتین ہین
یعلمون تک اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ طلاق شرعی کہ جسمین رجعت ہے دو بار ہے سمجھ لیجیے کہ عرب مین ایام جاہلیت مین طلاقکی مقرر نہ تھی اگر فرضاً دس بار طلاق
دیتے تو پھر رجوع کر لیتے تھے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے ایک روز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی اور جور شوہر اپنے کی کہ ہمیشہ
طلاق دیتا تھا اور اسکے ضرر کے واسطے پھر مراجعت کرتا تھا بیان کی یہہ احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سماعت مین پہنچا حق تعالی نے یہہ آیت
نازل کی کہ طلاق رجعی دو بار ہے یہی توجیہہ مذکور ہے حسینی مین زاہدی مین بیضاوی مین تلویح مین اور موافق ہے مذہب امام اعظم کے اور شافعی کے

Marfat.com

اور ایک اور توجیہہ یہہ ہی کہ موافق ہی مذہب امام ابوحنیفہ کے فقط چنانچہ اختیار کیا ہی اسکو فخرالاسلام نے اور یہہ مدارک اور کشاف مین لکھی ہی کہ طلاق بمعنی تطلیق ہی جیسے سلام بمعنی تسلیم یعنے تطلیق شرعی تطلیق ہی بعد تطلیق کے اوپر تفریق کے نہ جمع کے جس طرح ثم ارجع البصر کرتین ای کرۃ بعد کرۃ نہ کرتین اثنتین مرۃ واحدۃ اسیواسطے الطلاق مرتان کہا الطلاق اثنان نہکہا تمام کلامہ اور بعد دو طلاق کے فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ پس بند کرناہی یعنے اپنے پاس رکھنا ہی ساتھہ رجعت کے یا نکال دینا ہی ساتھہ نیکی کے یعنے عدت تک چھوڑے پھر بعد عدت کے اگر چاہے آپ نکاح تازہ کرلے چاہے بار دیگر طلاق دے سمجھہ لیجیے کہ مشروع طلاق مین یہہ ہی کہ جب کسی سبب سے چاہے کہ طلاق اپنی عورت کو دے تو بیچ اسی طہر کے کہ جماع نکیا ہو ایک طلاق کہے اور اگر دوسری طلاق مطلوب ہو تو دوسری طہر مین کہے لیکن جمع کرنا درمیان دو طلاق کے یا تین طلاق کے بدعت ہی اور مکروہ اور اگر طلاق مذکور سے طلاق رجعی مراد ہی کہ بعولتہن احق بردہن سے مفہوم ہوتا ہی تو معنے یہہ ہوویںگے کہ طلاق رجعی دو طلاق ہین چنانچہ منصل تین کے یہہ معنی لکھی گئی ہین اور جب تین ہوں تو محل رجعت کا نہین رہتا اور بایں معنی مرتان سے تثنیہ ہی مراد ہی اور اگر دوسری معنی مرادلیجے تو مرتان سے غرض تکریر ہی وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا اور نہین حلال واسطے تمہارے اے مردو یہہ کہ لے لو مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اس چیز سے کہ دیا ہی تم نے جوروں اپنے کو شَيْـًٔا کچھہ چیز زمان طلاق مین طلب کر کر اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ مگر یہہ کہ ڈرین دونوں یہہ کہ نہ قائم رکھین گے حدین اللہ کی یہہ جملہ معترضہ ہی بیان حکم خلع مین درمیان معطوف اور معطوف علیہ کے روایت ہی کہ جمیلہ بنت عبداللہ ابی بن سلول منافق کی کہ نہایت جمیلہ تھی اور منکوحہ ثابت بن شماس انصاری کی تھی اپنے خاوند سے کمال ناخوش رہتی تھی اور خاوند اسے بہت چاہتا تھا ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین آکر اس جمیلہ نے اپنے خاوند کی کہ ثابت تھا شکایت کی اور جیسی جمیلہ حسن مین جمیلہ تھی ویسا ہی ثابت محبت مین اسکے ثابت تھا اس نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تمام مخلوق مین تمہارے برابر کسی کو دوست نہین رکھتا ہون اور بعد آپ کے جمیلہ کے برابر مجھے کوئی دنیا مین دوست نہین جمیلہ نے عرض کیا کہ یہہ سچ کہتا ہی لیکن ایکدن دامن خیمہ اٹھا کر دیکھتی تھی مین ایک گروہ مین لوگون کے یہہ ثابت جاتا ہی رنگ اسکا سب سے سیاہ اور قد سب سے کوتاہ تھا جبسے یہہ مجھے ایسا برا معلوم ہوا ہی کہ کسی طرح رنجش اسکی دل سے میرے زائل نہین ہوتی اسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم خلع کا فرمایا ثابت نے ایک باغ مہر مین جمیلہ کو دیا تھا وہ باغ اس سے طلب کرنے لگا جمیلہ راضی ہوگئی بلکہ اس نے چاہا کہ سوا باغ کے کچھہ اور بھی اگر لے تو لے لے لیکن مجھے چھوڑے ثابت نے دیکھا کہ باغ پھر ہاتھہ آتا ہی خلع پر راضی ہوگیا لکھا ہی کہ اول خلع اسلام مین ثابت اور جمیلہ ہی کا واقع ہوا ہی اب سمجھہ لیجیے کہ یہان ایک خدشہ واقع ہی وہ یہہ ہی کہ اگر خطاب لایحل لکم کا ازواج کے طرف ہی تو خطاب اِنْ خِفْتُمْ کا کہ متصل اسکے ہی مطابق نہین ہوتا کہ وہ حکام کو ہی اور اگر یہہ بھی حکام کو کہے تو خطاب تاخذوا مما اتیتموہن کا موافق نہین بیٹھتا اسیواسطے کہ حکام دلوانے والے ہین لینے والے تو نہین جواب اسکا یہہ ہی کہ خطاب لکم کا اور ان تاخذوا کا اور آتیتم کا ازواج کو ہی اور خطاب ان خفتم کا حکام کو اور اسطرح سے کلام واحد مین ایک خطاب کسی کو ایک کسیکو ہوتا ہی چنانچہ اس آیت مین یوسف اعرض عن ہذا واستغفری لذنبک اور وان کنتم فی ریب مین وبشر الذین تک اور یہہ بھی ہوسکتا ہی اور خطاب سب حکام کو کہئے اور این این کو بواسطہ سببیت اور حکم منسوب طرف انکے ٹھہرائے فَاِنْ خِفْتُمْ پس اگر ڈرو تم اے حکام کہ امر خذ کا اور اعطا کا تمہارے ہاتھہ مین ہی اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ یہہ کہ نہ قائم رکھینگے خاوند اور جوروں حدین اور احکام اللہ کے تو پس نہین گناہ اوپر دونوں کے بیچ اس چیز کے کہ بدلا دے ساتھہ شوہر کے اور بسبب اس بدلے کے اپنے آپکو شوہر سے چھوڑا لے جیسے ثابت کی جورو نے کیا تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا یہہ امور مذکورہ اور احکام

Marfat.com

مسطورہ کہ طلاق اور رجعت اور خلع ہی اندازہائے الٰہی ہین واسطے مصلحت بندگان کے مقرر فرمائے پس مت گذرو ان حدو دسے اور تجاوز ان سے نکرو
وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی تجاوز کرے اندازہائے الٰہی سے بس وہ لوگ وہی ہین ستم کرنے والے نفسون اپنے
یہان سمجھ لیجے کہ معتزلہ تمسک کرتے ہین ساتھ اس آیت کے کہ جسنے تجاوز حد الٰہی سے کیا کچھ حکم الٰہی مین کم کیا یا زیادہ کیا وہ ظالم ہی اور ظالم بمعنی
کافر کلام اللہ مین آتا ہی پس مرتکب گناہ کبیرہ کا کافر ہوا جواب انکا یہہ ہی کہ کلام اللہ مین ظالم جو مقابل مومن کے وارد ہی وہ بمعنی کافر ہی سب
مقام پر مفسرین ظالم کو بمعنی کافر نہین ٹھہراتے بس یہان بمعنی کافر ممنوع ہی اور تمسک انکا باطل ہی سمجھ لیجے کہ خلع یہہ ہی تا زن کو ہی عوض مین مہر کے
یا غیر مہر کے اور حکم اسکا مستمر ہی بالاجماع مگر عبد اللہ المزنی کے نزدیک حکم اسکا منسوخ ہی لیکن قول عبد اللہ کا غیر معتبر ہی اور متفق ہین ائمہ اسپر کہ جو
زن کہ شوہر اسکا مکروہ رکھے ساتھ نظر بد کرنے کے یا ناخوشی رکھے ساتھ اسکے جائز ہی اس عورت کو کہ خلع کرے ساتھ اسکے اور اگر کچھ چیز مخالفت کی نہو
تو بھی خلع کرنا بغیر سبب کے جائز ہی بلا کراہت لیکن زہری اور عطا اور داؤد کہتے ہین کہ خلع کرنا اس حالت مین صحیح نہین اور خلع طلاق بائن ہی نزدیک
امام اعظم اور امام مالک کے اور ایک روایت مین امام احمد کے اور صحیح قول جدید راجح امام شافعی کا مثل قول ائمہ ثلثہ ہی اور ظاہر تر روایت امام احمد سے
یہہ ہی کہ خلع فسخ ہی ناقص نہین کرتا عدد طلاق کو یعنے بعد خلع کے اگر پھر نکاح کرے تو زن مالک تین طلاق ہی اور خلع طلاق نہین ہی قول قدیم
قول امام شافعی کا ہی اور اختیار کیا اسکو بہت اصحابون انکے نے بشرطیکہ لفظ خلع کا کچھ چیز نہین ہی کہ طلاق ہوا اور اما خلع کرنا بزیادت مبلغ مہر مسمی کے مکروہ ہی
یا نہین پس بقول امام مالک اور امام شافعی مکروہ نہین اور اگر ناسازگاری مرد کی طرف سے ہو تو مکروہ ہی لیکن خلع صحیح ہی بکراہت اور امام احمد کے
نزدیک زیادت مہر مسمی سے مطلق مکروہ ہی اور اگر کیا تو صحیح ہی چنانچہ اختلاف الائمہ مین مذکور ہی فَاِنْ طَلَّقَھَا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ مِنْۢ بَعْدُ پس اگر
طلاق دے مرد بعد طلاق ثانی کے تیسری طلاق عورت اپنی کو پس وہ عورت نہین حلال ہوتی واسطے اسکے پیچھے طلاق ثلثہ کے عطف اسکا الطلاق
مرتان پر ہی حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ یہان تک کہ ملے خاوند سے سوا اسکے یعنی نکاح مین آوے شوہر دوسرے کے اور وہ شوہر دوسرا مباشرت اسکے
سے محفوظ ہوا اور یہہ اس سے ملتذ ہو چنانچہ حدیث عسیلہ کی کہ مشہور ہی مؤید اس معنی کی ہی کہ دختر عبد الرحمن قرظی کہ مطلقہ ثلثہ تھی ایک اور شوہر کے
عقد نکاح مین آئی پھر اسنے چاہا کہ شوہر اول سے آشتی کرے قبل مباشرت شوہر دوسرے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاحتی تذوقی عسیلتہ
ویذوق ہو من عسیلتک فَاِنْ طَلَّقَھَا پس اگر طلاق دے شوہر دوسرا بطوع و رغبت نہ ساتھ کرہ کے بعد مباشرت کے اسکو فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَآ پس
نہین گناہ اوپر شوہر اول کے اور اس مطلقہ کے اَنْ یَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ یہہ کہ رجوع کرین آپسمین ساتھ نکاح جدید کے بعد مدت عدت
شوہر ثانی کے اگر جانین کہ قائم رکھین گے احکام الٰہی کو اور حق ایک دوسرے کا پہنچاوینگے وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ یُبَیِّنُھَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ اور یہہ باتین کہ
تو پیچھے مذکور ہوئین تحریم اور تحلیل سے اندازہ احکام الٰہی ہین کہ حق تعالی بیان فرماتا ہی انکو واسطے ان لوگون کے کہ جانتے ہین سمجھ لیجے کہ اس آیت
سے وطی کرنا شوہر دوسرے کا نہین نکلتا مگر حدیث مشہور سے کہ عسیلہ کی ہی ثابت ہی لیکن بعضے مفسرین نکاح مذکور سے وطی مراد رکھتے ہین اور عقد
نکاح زوج سے مستفاد کرتے ہین اس طرح سے اثبات وطی کا بھی کتاب سے ہو سکتا ہی لیکن یہہ تاویل بہت بعید ہی اولی یہی ہی کہ نکاح کو حمل
اوپر عقد کے کرین اور تسمیہ زوج باعتبار مآل کے جانئین اور قید دخول اور اشتراط وطی حدیث مشہورہ مذکورہ سے سمجھین کہ کتب اصول فقہ مین
مسطور ہی معلوم کیجے کہ اکثر ایسی آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ رجعت کا بیچ عدت کے طلاق رجعی مین نکلتا ہی وہ یہہ ہی اور یہہ مضمون
اکثر آیات مین وارد ہی چنانچہ سابق ہی مذکور ہو چکا ہی وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتون کو پس پہنچنے لگین
مدت عدت اپنی کو فَاَمْسِکُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ پس بند کر رکھو انکو ساتھ اچھی طرح کے یعنے مراجعت کرو ساتھ ان کے اور نگاہ رکھو انہین بطریق صلاح

Marfat.com

نہ بوجہ اضرار اَوْ سَرِّحُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا چھوڑ دو انکو ساتھ اچھی طرح کے تاکہ مدت عدت کی منقضی ہو جاوے اور مالک نفس اپنے کے ہوں ثابت
ابن یسار رض نے اپنی بی بی کو طلاق دی جب مدت عدت تین روز باقی رہے پھر رجعت کی ساتھ اسکے پھر طلاق دی اسیطرح نو مہینے میں تین
مرتبے طلاق دی اور تین بار رجعت کی حق تعالی نے اس آیت شریف میں اسبات سے نہی فرمائی وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا اور مت بند رکھو
تم انکو اور مراجعت نکرو ساتھ ان کے از روی ایذا دینے کے اور رنج پہچانے کے انکو کہ ستم کرو اوپر ساتھہ درازی مدت عدت کے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ
نَفْسَهٗ اور جو کوئی یہہ کریگا کہ مسلمانکو ضرر پہچاوے پس تحقیق ستم کیا اس نے اوپر نفس اپنے کے کہ غیر کو آزار پہچا کر اپنے نفس کو معرض غضب آلہی
مین ڈالا اور طوق بمقتضائے شریعت اپنی جانکو پہنا کر رحمت نامتناہی سے نکالا سہ آزار مدیحو کسیکو ملعون نکیجے اپنے جی کو وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ
هُزُوًا اور مت پکڑو احکام آلہی کو ٹھٹھا یعنے سہل جانکر اعراض مت کرو اور ہنسی سمجھ کر سستی نلاؤ بیچ عمل کے بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان ایک
جماعت کے نازل ہوئی ہی کہ وہ کہتے تھے نکاح اور طلاق ٹھٹھے بازی اور کھیل ہی وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو تم نعمت آلہی کو کہ فائض ہی
اوپر تمہارے خصوصًا نکاح کے حق مین کہ شرائع امم سابقہ مین زیادہ ایک عورت سے بیچ نکاح کے لانا ایک وقت مین روا نہ تھا مگر پیغمبر ونکو
اور یہان شریعت محمدیہ مین علیہ الصلوۃ والتسلیمات چار بی بیان اکٹھی جائز مین اور لونڈیونکا کچھہ شمار ہی نہین اور پہلی شریعتون مین بعد طلاق
کے مراجعت جائز تھی اور اسمین روا ہی اور جبتک زن مطلقہ زندہ ہوتی تھی مرد کو درست نہ تھا اور قبیلہ کرنا اور یہان حلال ہی چنانچہ زاہدیہ
اور حسینی مین مذکور ہی اور تفسیر احمدیہ مین منقول ان سے مسطور ہی وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ اور یاد کرو اس چیز کو کہ اُتاری اوپر
تمہارے کتاب اور حکمت اور احکام اور حدود اسکے سے يَعِظُكُمْ بِهٖ نصیحت کرتا ہی تمکو خدا ساتھہ قرآن کے اور منع کرتا ہی ضرر پہچانے سے اور انجان
ہونے سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور ڈرو تم اللہ سے بیچ مخالفت احکام کے اور جانو تم کہ تحقیق خدا ساتھہ ہر چیز کے اعمال
تمہارے سے یا مصالح روزگار تمہارے سے دانا ہی معلوم کیجے کہ بیالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جسمین مسئلہ نکاح بعد العدت کا ہی وہ یہہ ہی
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتون کو پس پہنچ جاوین انتہائے مدت عدت اپنی کو فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ پس مت منع
کرو انکو اور باز نرکھو اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ یہہ کہ نکاح کرین پہلے خاوندون اپنے سے یہہ خطاب نہی کا عام ہی سب لوگونکو کسی کو نچاہیے کہ منع
کرین لکھا ہی تفسیر حسینی مین کہ معقل بن یسار نے خواہر اپنی عبد اللہ عاصم رض کے نکاح مین دی تھی عبد اللہ نے اسے طلاق دی اور ہنوز عدت تمام
نہوئی تھی کہ پشیمان ہوا چاہا کہ رجوع کرے معقل نے پچھوڑا اور کہا کہ پہلے مین نے نکاح کر دیا تھا تونے چھوڑ دی اب پھر چاہتا ہی لینا قسم خدا کی
ہرگز ندونگا حق تعالی لئے یہہ آیت نازل کی کہ مانع مت ہو عورتونکو رجوع سے طرف ازواج ان کے کے اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ جب
رضامند ہون آپس مین ساتھہ نکاح حلال کے اور مہر جائز کے اور قبول حسن معاشرت کے ذٰلِكَ یہہ نہی کہ کی تھی يُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہی
ساتھ اسکے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ جو کوئی کہ ہی تم مین سے بوجہ اخلاص ایمان لاتا ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے
کہ آخری دن ہی سب دنونمین ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ یہہ باز رہنا تمہارا باز رکھنے عورتون کے سے اور ضرر دینے سے پاکیزہ تر ہی واسطے
تمہارے از روی معاش اسواسطے کہ یہہ میان بی بی آپسمین جانے پہچانے مین رجوع انمین انسب ہی نکاح اور غیر کے ساتھہ کرنے سے کہ
وہ جان پہچان نہین اور بہت پاک ہی یہہ بات اس سے کہ حرام کا اندیشہ آوے اور فجور کا خطرہ دل مین سماوے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ اور اللہ جانتا ہی کہ میان بی بی آپسمین خواہان ایک دوسرے کے ہین اور تم نہین جانتے یہہ جملہ حال ہی اور یا یہہ معنی ہین کہ خدا
جانتا ہی منافع اور مضار خفیہ بیچ ہر کام کے کہ تم کرتے ہو اور تم امور مخفی نہین جانتے معلوم کیجے کہ تیتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس

Marfat.com

مسئلہ رضاع اور وجوب نفقے اور کسوت وغیرہ کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَالْوَالِدَاتُ اور مائین یعنے وہ عورتین جننے والیان کہ جدائی ہوگئی ہوں اُنکے شوہرون سے ساتھہ طلاق کے اور کچھہ بچہ بچی رہ گیا ہو خواہ طلاق سے پہلے پیدا ہوا ہو خواہ بعد طلاق کے حکم انکا یہہ ہے کہ وہ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ دودھہ پلاوین اولاد اپنی کو حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ دو برس پورے لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ واسطے اسکے کہ ارادہ کرے یہہ کہ تمام کرے دودھہ پلانا فرزند کو کاملین صفت موکدہ ہے حولین کی تاکہ اطلاق حولین محتمل کم پر نہو چنانچہ تلک عشرة کاملة ہے اور جار مجرور متعلق یرضعن کے ہین اور ہوسکتا ہے کہ لمن اراد خبر مبتداء محذوف کی ہوا ہے هذا الحكم لمن اراد ان يتم الرضاعة دون من اراد النقصان والزيادة اور یہہ جملہ جواب مین سوال مقدر کے واقع ہے کسی نے کہا کہ دو سال کامل کس کے حقین ہین پس جوابمین کہا لمن اراد ان يتم الرضاعة اور یہہ حکم یعنی وجوب دودھہ پلانا دو سال پورے واسطے باپ کے ہے کہ نہین چاہتا اتمام رضاع کو اور مدت رضاع کی بیچ اختلاف ہے ائمہ کا امام شافعی کے نزدیک دو برس کامل ہین سب فرزندونکے حق مین چنانچہ اور آیت مین ہے وفصاله فی عامین اور بعضے کہتے ہین کہ پوری مدت رضاع کی اسکے حق مین کہ مدت حمل کی جسکے چھہ مہینے ہون دو برس پورے ہین اور جو ساتمین پیدا ہوا ہو بائیس ۲۲ مہینے ہین اور جو نو مہینے مین پیدا ہوا اکیس ۲۱ مہینے ہین اور جو دس مہینے پیٹ مین رہا ہو مدت دودھہ کی اسکے بیس مہینے ہین چنانچہ آیت شریفہ مین وارد ہے وحمله وفصاله ثلثون شهرا اور بعضے تیس مہینے یعنے اڑھائی برس مدت رضاع کی کہتے ہین چنانچہ مذہب امام اعظم کا یہی ہے اور تمسک انکا یہی آیت ہے وحمله وفصاله ثلثون شهرا کہ سورۂ احقاف مین وارد ہے اور حمل کی معنی اٹھانا ہاتھہ مین واسطے دودھہ پلانیکے کہتے ہین وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ اور اوپر اس شخص کے کہ لڑکا اسکا ہے یعنے اوپر باپکے کہ ولادت اسکی جہت سے واقع ہوئی ہے رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کھلانا ہے دودھہ پلانے والیون کا اور پہنانا ہے انکا جب طلاق سے جدا ہوئین ساتھہ انصاف اور عدل کے کہ محبوب شرع اور مرغوب طبع ہو سمجھنا چاہیے کہ ایسی قرینے پر والدات مذکورہ سے مطلقات مراد لین نہین اور امہات اطفال کہ منکوحات ہین واگذاشت کین نہین کہ استجارہ مادران اطفال کا اوپر رضاع کے روا نہین اور اگر طلاق سے اجنبیہ ہوجاوین تو اجرت لیکر دودھہ پلانا درست ہے چنانچہ مذہب امام اعظم کا یہی ہے اور علاوہ اسکے یہہ ہے کہ کلام بیچ مطلقات کے ہے کہ پہلے ذکر مطلقات کا واسطے وجوب عدت کے کیا پھر ذکر مطلقات رجعیہ کا واسطے بیان حکم رجعت کے لائے پھر ذکر مختلعات کہ مطلقات بمال ہین فرمایا پھر حکم مطلقات ثلثہ کا اظہار کیا پھر حکم مطلقات کا بیچ ہنگام رجعت کے قرب انقضائے عدت مین مذکور کیا پھر حکم مطلقات کا بعد انقضائے عدت کے ارشاد فرمایا پھر اس آیت مین مذکور مطلقات کا کہ اولاد دیشر خوارہ رکھتے ہین مناسب سیاق کلام کے آیا اور بعضے والدات مذکورہ سے منکوحات مراد لیتے ہین اور تطبیق الفاظ کو معانی سے ساتھہ دو طرح کے دیتے ہین یا تو امر ارضاع کا واسطے استحباب کے جانتے ہین اسواسطے کہ منکوحات پر دودھہ پلانا فرزندونکا اپنے واجب نہین ہے وجہ یہہ ہے کہ اسمین کفایت مال کی ہے اور قیام اولاد کا ہے اور یہہ باپ پر واجب ہے نہ ماں پر کہ اپنا مال خرچ کرکے پرورش اولاد کی کرے یا امر ارضاع کا واسطے وجوب ہی کے کہتے ہین لیکن محمول اوپر تقدیر خوف ہلاک فرزند کے سمجھتے ہین کسی صورتمین ان صورتونمین سے یا دائی دودھہ پلانے والی نہین ملتی یا دائی ملتی ہے لیکن بچہ دودھہ اس کے پستان سے نہین لیتا اسوقت مین واجب ہے ماں ہی کو دودھہ پلانا باقی رہا یہان ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہے کہ مراد مولود لہ سے باپ ہے اگر علی الاباء کہتے تو مقصود صریح ظاہر تھا تعبیر کرنے مین اس سے ساتھہ قول علی المولود لہ کے کیا فائدہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اختیار کرنے مین لفظ مولود لہ کے بہت فائدے اور نکتے ہین ایک تو میان عدت لزوم نفقہ ہے ساتھہ ایک تعلق خاص کے کہ وہ انتساب ہے طرف اسکے واسطے اختصاص کے دوسرے تحقق نسبت النسب ہے فرزند کی طرف

Marfat.com

باپکے نہ ماکے تیسرے ساتھ لام لہ کے اشارہ ہی طرف حق ملک اور تصرف کے پدر کو ہنگام احتیاج مین بیچ مال اسپر کے چنانچہ وارد ہی انت
و مالک لابیک لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا نہین تکلیف دیا جاتا کوئی نفس مگر طاقت اپنے کا جتنی جس کسیکو توانائی ہی حق تعالی نے
اتنی اسکو تکلیف فرمائی ہی لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا چاہیے کہ ضرر دے کوئی مان ساتھ بچے شیرخوارہ اپنے کے کہ اپنے سے بچے کو جدا
کر کر باپکے حوالے کرے یا چاہیے کہ نہ ضرر دی جاوے مان بسبب فرزند کے کہ اُسے رضاع مین اکراہ کرین یا بعد قبول رضاع نفقہ
اور کسوت اُسے نہ دین اختیار فعل معلوم اور مجہول دونون روایتین وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ اور چاہیے کہ ضرر نہ پہنچاوے مولود لہ یعنی
باپ ساتھ بچے اپنے کے کہ اُسے ایام شیرخوارگی مین مان سے جدا کرے اور چاہیے کہ ضرر نہ پہنچایا جائے باپ بواسطے فرزند کے کہ اُس سے
زیادہ کہلانے پینے سے طلب کرین وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ اور اوپر وارث مولود کے ہی جو مولود کہ مرگیا ہو مثل اسکے کہ اوپر مولود لہ کے
تھا نفقہ اور کسوت بعد اضرار عطف اسکا اوپر علی المولود لہ کے ہی حاصل یہہ ہی کہ نفقہ اور کسوت دودھ پلانے والیونکا اچھی طرح سے باپ
پر ہی اور جو باپ مرگیا ہو تو وارث جو باپکا ہو اُسپر ہی اور بعضے وارث مذکور سے وارث صبی کے مراد رکھتے ہین یعنی ایسی قرابتین کہ
بعد مرنے صبی کے وارث اُس کے ہوین انپر واجب ہی جو باپ پر واجب تھا اور اگر وارث بہت ہون نفقے کو اوپر اندازہ میراث کے قسمت
کرلین مثلاً اگر مان ہی اور جد ہی تو نفقہ اور کسوت دائی کا ایک حصہ مان پر دو حصے جد پر فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا پس اگر چاہین ماباپ
دودھ چھڑانا دو برس سے پہلے عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ رضامندی سے آپسمین اور مشورت سے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین
گناہ اوپر ماباپکے اس جہت سے وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ اور اگر ارادہ کرو تم ای آباء یا وہ کوئی جو محتاج ہو باسترضاع
یہہ کہ دودھ پلواؤ دائی سے اولاد اپنی کو خواہ ماکو دودھ پلانے سے منع کرو خواہ نکرو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین گناہ اوپر تمھارے دائی رکھنے
مین إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ جب سونپ دو تم دائیون کو جو کچھ کہ دینا کہا ہی ساتھ نیکوئی کے اور خوش خوئی کے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو
اللہ سے حق تلفی نکرو اور مزدوری کسی مزدور کی نہ دبا رکھو وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور جانو تم کہ تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے
کہ کرتے ہو تم رضاع اور فصال اور استرضاع سے دیکھنے والا ہی معلوم کیجے کہ چوالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدت کا
عورتونکے جنکا خاوند مرجاوے نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا اور جو شخص مرجاتے ہین تم مین سے
اور چھوڑ جاتے ہین جورون اپنی کو يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا چاہیے کہ انتظار دین بی بیان جانون اپنونکو چار مہینے اور دس
راتین اگر حاملہ نہون اور اگر حاملہ ہون تو عدت انکی بوضع حمل ہی اور عدت لونڈیونکی دو مہینے پانچ راتین ہین عرب مین تاریخ کا شمار رات
سے ہی اسواسطے یہان بھی مدت عدت کی ساتھ راتونکے بیان فرمائی اور تذکیر لفظ عشر واسطے تانیث لیالی کے لائے کہ لیل مؤنث سماعی ہی
اور دن راتون مین داخل ہین اور بعضے تقدیر کرتے ہین کہ اربعۃ اشہر وعشرۃ ایام چار مہینے اور دس دن چنانچہ کشاف والے نے اول ہی معنی
لکھی ہین دس دن بجای دہ شب مقرر کئے ہین اور اول حذف مضاف کہا ہی کہ ازواج الذین یتوفون منکم جن عورتون کے شوہر مرجاوین اُن
وہ رانڈین ہو جاوین چاہیے انکو کہ مدت عدت کی کہ مذکور ہوئی پوری کرین اور اتنی مدت گھر سے باہر نہ نکلین اور اپنے آپ کو نہ آراستہ کرین
لباس پوشاک کے سے گوٹہ کناری لگے سے اور نہ مزین کرین زیور سج کر سرمہ کھلا کر مہدی رچا کر چوڑیان پہن کر خوشبو لگا کر فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
پس جب پہنچین رانڈین انتہاے مدت عدت اپنی کو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین ہی گناہ اوپر تمھارے ای امامو اور مسلمانو چنانچہ
کشاف والے نے لکھا ہی اور یا ای وارثو اور اولیا ازواج اور یا ای حکام چنانچہ لکھا ہی بحر مواج مین فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بیچ اس چیز کے

Marfat.com

کہ کرتی ہین وہ عورتین راہ دین بیچ حق جانون اپنی کے پیغام نکاح سے یا آراستگی تن سے یا تلاش متاملہ سے کہ شوہر ڈھونڈھہ لائے موافق طبع کے بالمعروف
ساتھہ اچھی طرح کے یعنے موافق شرع کے سمجھ لیجے کہ بعد عدت خاوند کے یہہ امور مسطور عورتکو منع نہین جو واسطہ نکاح شرعی کے کرے اگر منع ہوتے
تو اولیا اور حکام کو زجر کرنا لازم ہوتا باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ فعلن صیغہ ماضی کا ہی اور اس مقام پر نشست بمعنی مضارع
کی پائی ہی وجہہ کیا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ یہان بڑی بلاغت کلام ہی فعلن جو بمعنی یفعلن کے آیا ہی اس لحاظ سے کہ یہہ امر نکاح بیچ
طبیعت عورات کے تیقن الوقوع ہی تعبیر مستقبل کو بصیغہ ماضی کیا ہی حسینی مین لکھا ہی کہ مراد بالمعروف سے صیغہ ایجاب و قبول ہی اور حضور
شہود عدول وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ای مردو اور عورتو خبردار ہی معلوم کیجے کہ پچیسوین آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے مسئلہ جواز کنایے ساتھہ پیغام نکاح کے بیچ عدتین نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور نہین گناہ اوپر تمہارے
ای راغبان نکاح فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ بیچ اس چیز کے کہ پردہ کیا تم نے ساتھہ اسکے اور اشارے کنایے مین خبر دی پیغام نکاح عورتون کے
سے یعنے پیغام اس کلام سے ادا کیا کہ وہ آگاہ ہو گئین رغبت نکاح تمہارے سے مثلاً اسطور کسی عورت سے عدت مین کہا کہ بعد عدت کے مجھے خبر کیجو یا مجھے
تجھہ سی عورت چاہئے یا تو بغیر شوہر کے رہ سکیگی اور تصریح ساتھہ نکاح کے نکرے پس اس کنایت کرنے مین کچھ گناہ نہین اور صراحۃ پیغام نکاح دینا
عدتین کہ پیش از ہنگام موجب ایذا و آلام ہی اچھا نہین بلکہ لازم الاحتراز ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے منگنی ہی اور ابن عباس نے کہا ہی کہ
تعریض یعنے کنایہ پیغام نکاح بیچ یہہ ہی کہ کہے مین ارادہ رکھتا ہون کہ بیاہ کرون اور سعید بن جبیر نے کہا ہی کہ کہے مین راغب ہون طرف تیرے
أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ یا چھپا رکھو تم اس اندیشے کو بیچ دلون اپنے کے اور ان سے ظاہر نکرو عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ جانتا ہی اللہ ساتھہ علم
قدیم اپنے کے یہہ کہ تم نزدیک ہی کہ ذکر کروگے ان عورتون سے ساتھہ تزویج کے بعد تزویج کے وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا اور لیکن مت وعدہ
دو انکو اس عمل کا کہ جسکو چھپاتے ہو یعنے مباشرت کا حاصل یہہ ہی کہ کثرت مجامعت کا وعدہ نکرو اور سب اشارے کنایے برغبت نکاح کی ساتھہ
ذکر حسب نسب مناقب شمائل حسن جمال اور نیکوئی خصال اپنی کے کرو بحر مواجین لکھا ہی کہ سر بمعنی جماع ہی إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا
مگر یہہ کہ کہو انکو بات نیک ساتھہ رمز اور اشارت کے نہ تصریح عبارت سے چنانچہ کہے کوئی کہ مین قوی تن ہون یا کہے گلہ عورت نے نہین کیا
جسکا وہ مین ہون جائز ہی اور یہہ استثنا منقطع ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ استثنا محذوف سے ہی ساتھہ اس تقدیر کے لیس لکم الا ان تقولوا
قولا معروفا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ اور مت قصد کرو تم عقد نکاح عورات کا حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ یہان تک کہ پہنچے کتاب وقت اپنے
کو یعنے جو کچھ کہ لکھا ہی خدا نے اور فرض کیا ہی عدت سے مدت اسکی پوری ہو جائے وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ اور جانو کہ
تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچھ کہ بیچ دلون تمہارے کے ہی ارادے اس کام کے سے کہ جائز نہین ہی پس ڈرو اس سے اور بچو عقاب اس کے سے وَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ اور جانو کہ تحقیق خدا بخشنے والا ہی کہ ڈرتا ہی عقوبت اس کے سے اور بردبار ہی کہ عذاب دینے مین جلدی نہین
کرتا معلوم کیجے کہ چھبیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب مہر اور عدم اسکے کا اور یہان متعہ کا بیچ طلاق غیر مدخول بہا کے
نکلتا ہی وہ یہہ ہی لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ اور نہین گناہ اوپر تمہارے اگر طلاق دو تم عورتون کو جب تک کہ نہین
ہاتھہ لگایا انہین حضرت امام اعظم خلوت صحیحہ کو موجب مس کا جانتے ہین ساتھہ شرط عدم مانع کے اور امام شافعی مس سے کنایت طرف جماع کے
پہچانتے ہین لہذا بواسطہ خلوت التزام مہر نہین کرتے أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ اور ڈر نہین اوپر تمہارے طلاق دینے مین عورتون اپنی کے
جب تک کہ نہین فرض کیا واسطے انکے فَرِيضَةً مہر مقرر پس طلاق دو وَمَتِّعُوهُنَّ اور فائدہ انہونکو یعنے کچھ چیز دو لکھا ہی کہ اکثر انصاری

Marfat.com

نے نکاح کیا تھا اور وقت نکاح کے نام مہر کا نلیا تھا اور قبل دخول کے طلاق دی تھی یہہ آیت نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متعہا ولو بقلنسوتک
عرض یہہ ہی کہ متعہ دیا چاہیے اور وہ موافق حال طلاق دینے والے کے ہی عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ اوپر مرد تونگر کشائش والے کے اوپر
اندازے طاقت اسکی کے ہی اور اوپر مرد درویش تنگدست کے مقدار دسترس اسکی کے اور تفریح کی ہی اسکی ساتھ تین کپڑون کے پیراہن دامنی چادر اوپر اندازے
حال مالدار اور فقیر کے اور لکھا ہی زاہدین کہ کہا ہی ابن عباس نے اعلی اس کا خمار ہی اور ادنی ثوب ہی اور حسینی نے لکھا ہی مروی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
کہ اعلی اسکا ازار ہی اور ادنی مقنعہ اور رنگین کپڑے زیادہ نصف مہر مثل سے نہون اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کرتہ اوپر چادر ہی اور برقع ہی
مگر جب نصف مہر مثل اسکا اقل اس سے ہو تو اقل دے لیکن کم پانچ درہم سے ندے کہ اقل مہر کے دس درہم ہین اور نقصان اسکے نصف مین نکیا چاہیے
اور امام شافعی کے نزدیک مفوض اوپر رائے حاکم شرع کے ہی جو حاکم کہے وہ متعہ دے مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ فائدہ دینا ساتھ اچھی طرح کے موافق شرع اور عرف
کے مفعول مطلق واقع ہوا ہی متاعًا تاکید متعوہن کی بمعنی تمتعًا جیسے کلام بمعنی تکلیم اور سلام بمعنی تسلیم حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ حق ہوا اوپر نیکی کرنے والونکے حق یا
توصفت ہی متاعًا کی یعنے متعہ واجب یا مصدر ہی فعل محذوف کا یعنے خدا نے واجب کیا متعہ واجب کرنا کرکے اور اطلاق محسنین کا شوہرون پر کہ انپر
متعہ واجب ہی قبل وقوع فعل کے باعتبار مآل کے ہی جیسے من قتل قتیلا فلہ سلبہ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ اور اگر طلاق دو انکو پہلے اس سے کہ
ہاتھ لگاؤ انکو وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً اور تحقیق مقرر کر لیا ہی تم نے واسطے ان کے مہر فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پس اوپر تمہارے ہی آدھا اس چیز کا جو
مقرر کیا ہی تم نے مہر سے پہلے نزول اس آیت کے سے جو شخص اپنی عورت کو پیش از دخول طلاق دیتا تھا مہر سے کچھ اوپر اسکے لازم نہوتا تھا بلکہ متعہ
دیتا تھا چنانچہ سورۂ احزاب مین فمتعوہن وسرحوہن وارد ہی جب یہہ آیت نازل ہوئی تو حکم اسکا منسوخ ہوگیا اور نصف مہر لازم ہوا إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ
مگر یہہ کہ معاف کردین وہ عورتین کہ اہل عفو ہون عقل اور بلوغیت رکھتی ہون أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ یا معاف کرے وہ شخص کہ بیچ
ہاتھ اسکے کے ہی عقد نکاح امام شافعی کا قول قدیم یہہ ہی کہ مراد اس سے ولی ہی اس زنکا کہ باکرہ اور نابالغہ ہوا اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ خاوند ہی کہ اسکے اختیار مین ہی چاہے تفضل کرے اور سارا مہر ادا کرے اور مؤید اس قول کے بقیہ آیت ہی وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى
اور یہہ کہ معاف کرو تم کہ شوہر ہوا اور تمام مہر دو یہہ اعطا نزدیک تر ہی واسطے پرہیزگاری کے یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے فضیلت عفو کے اور یہان اقرب من التقوی کہنا
حال آنکہ اقرب بفہم تھا کہ مقصود بیان قرب عفو ہی تقوی سے کہ قرب تقوی عفو سے مستلزم قرب عفو تقوی سے ہی پس یہہ عبارت اختیار کی نہ برعکس اسکے تا کہ مقصود کنایۃً سمجھا جاوے
نہ صراحۃً کہ کنایت بلیغ تر ہی صریح سے اور تلویح ادنی تر ہی تصریح سے اور یہہ خطاب ازواج اور زوجات کو شامل ہی اور ان یعفوا کہ صیغہ جمع مذکر ہی
بر سبیل تغلیب واقع ہی اور عفو ازواج کا یہہ ہی کہ زیادہ نصف سے کہ مہر دیا ہو طلب نکرین اور عفو زوجات کا یہہ ہی کہ آدھا کہ مہر واجب
ہوا ہی نلین حق دینا شوہرون سے ساقط کرین یہہ بات قریب تر ہی تقوی اسے اور تقوی کا بیان یہان بطریق اجمال سن لیجے کہ یاد رکھنا
اسکا ضرور ہی تقوی انکے تین مرتبے مقرر کیے ہین مرتبۂ اول یہہ ہی کہ اپنے آپ کو عذاب جاوید سے بچاوے اور یہہ ادنی مرتبہ ہی تقوی کا کہ بہ
سبب دور رکھنے نفس اپنے کے انواع شرک سے حاصل ہوتا ہی اسی معنو نمین ہی آیت شریفہ والزمہم کلمۃ التقوی اور مرتبہ دوسرا اپنے آپ کو
گناہون سے دور رکھتا ہی اسی معنو نمین ہی ولو ان اہل القری امنوا واتقوا اور اصطلاح اہل شرع مین اس مرتبے کا تقوی نام ہی اور مرتبہ تیسرا یہہ ہی
کہ شبہات سے بھی اپنے آپ کو بچاوے اور بعضے مناجات کہ منجر بارتکاب گناہ ہون ان کے پاس بھی نجاوے اور باطن اپنے کو میل ماسوی اللہ سے
چھڑاوے اور بالکلیہ طرف معبود حقیقی کے توجہ بجمیع اعضاء جوارح لاوے اس مرتبے کو تقوی حقیقی اور مرتبۂ ولایت کہتے ہین ایسی مرتبے کی اشارت
ہی واتقوا اللہ حق تقاتہ کہ کلام اللہ مین وارد ہی اب تھوڑی سی علامات اور شرائط متقیون کی کہ احادیث صحیحہ مین اور آثار صحابہ و تابعین

Marfat.com

مین وارد ہین مذکور ہوتی ہین تا معنی تقوی کی ذہن نشین ہوجاوین ابن حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ آدمیون کو قیامت کے دن
میدان فراخ مین بٹھاوینگے پھر ایک ندا کرنیوالا آواز کریگا کہ متقی کہان ہین سنتے ہی یہہ ندا متقی اٹھینگے اور سایہ پروردگار مین ایسے متصل مقام
تجلی آلہی مین جاوینگے کہ شان اس تجلی کی ایک لحہ ان سے مستور اور محجب ہوگی لوگون نے پوچھا کہ متقی کون سے لوگ ہین معاذ بن جبل نے فرمایا کہ
وہ ہین جو انواع شرک سے اور بت پرستی سے اپنے تئین بچاتے ہین اور عبادت خالص واسطے خدا کے بجا لاتے ہین امام احمد اور ترمذی اور سوا
انکے محدثین معتبر نے عطیۂ سعدی سے کہ صحابی ہین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اس درجہ کو نہین پہنچتا کہ متقیون سے
گنا جاوے تا آنکہ چھوڑ دے ان چیزونکو کہ کچھ خطرۂ شرعی جنمین نہووے بسبب خوف کے وقوع حرام سے ایکروز حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا کسی شخص نے
کہ معنی تقوی کرنیوالونکی کیا ہین کہا انھون نے کہ کبھی راہ پرخار مین گیا ہے تو کہا اسنے گیا ہون کہا کیا کیا تھا تو نے کہا جہان کانٹا دیکھا مین نے وہان
سے کنارہ پکڑکر صاف رستے مین جانے لگا کہا یہی حقیقت تقوی کی ہے جب مقدمات دین مین ایسے ہی احتیاط کرے گا تو متقی ہوگا اس حکایت کو ابن
ابی الدنیا نے کتاب التقوی مین روایت کی ہے اور یہہ بھی اسی کتاب مین لکھا ہے حضرت حسن بصری رح سے کہ ما زالت التقوی بالمتقین حتی ترکوا کثیرا
من الحلال مخافۃ الحرام اور عبد اللہ بن مبارک سے بھی روایت کی ہے کہ کہا اگر شخص سو گناہون سے بچے اور ایک گناہ سے نہ پرہیز کرے متقیون سے
نہین اور عون بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ تمام تقوی یہہ ہے کہ ہمیشہ آدمی جویاے شرائط تقوی ہو اور دانست اپنی پر اکتفا نکرے جیسے حافظ صحت
اور خائف مرض ہوتا ہے اپنے دانست پر اکتفا نہین کرتا امام مالک سے روایت کی ہے کہ وہب بن کیسان نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک
شخص کے واسطے بطریق پند یہہ عبارت لکھی ہے اما بعد فان لاہل التقوی علامات یعرفون بہا ویعرفونہا من انفسہم صبر علی البلاء ورضی بالقضاء وشکر
للنعماء وذل لحکم القرآن اور ابن مبارک سے روایت ہے کہ حضرت داؤد نے حضرت سلیمان علیہما السلام کو فرمایا کہ اوپر تقوی آدمی کے تین علامت سے پر استدلال
ہو سکتا ہے اول حسن توکل اسکا اوپر خدا کے ہو جو پیش آوے دوسرے حسن رضا جو عنایت فرماوے تیسرے حسن زہد جو چیز موت ہو سعد مغیری نے کہا ہے
کہ ایک شخص نے حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آکر کہا کہ مجھے بتاؤ کیونکر متقی ہوؤن فرمایا کہ یہہ امر نہایت آسان ہے ساتھ تمام دل اپنے کے محبت خدا کی بجا لا
اور بقدر قوت اور طاقت اپنی کے اللہ کے واسطے عمل کر اور ابنای جنس اپنے پر ایسی رحمت کر جیسی اپنے جان پر کرتا ہے کہا ابنای جنس کون ہین
فرمایا کہ سب بنی آدم اور جس چیز کو تو دوست نہین رکھتا کہ ساتھ تیرے کرین وہ چیز تو کسی کے ساتھ نکر جب یہہ کام کئے تو نے تو حق تقوی کا بجا لایا ہیثم
بن مخاب نے کہا کہ تقوی یہہ ہے کہ زبان تیری ہمیشہ ذکر خدا سے تر رہے عون بن عبد اللہ نے کہا ہے کہ تقوی کی ابتدا حسن نیت ہے اور اللہ سے
توفیق اور بندہ کو درمیان اس ابتدا اور انتہی کے مہلکے اور شبہات بہت پیش آتے ہین نفس ایکطرف سے اپنی ہی جانب کو کھینچتا ہے شیطان کہ
دشمن مکار ہے ایک آن غفلت نہین رکھتا محمد بن یوسف فریابی نے کہا کہ مین نے ایکروز سفیان ثوری کو کہا کہ نام تمہارا لوگون مین ایسا مشہور ہے کہ سب
سفیان ثوری کہتے ہین اور تمھین دیکھا ہین نے کہ تمام رات سوتے ہو فرمایا انھون نے کہ خاموش ہو مدار اس امر کا اوپر تقوی کے ہے روایت ہے ایک
حکماء عصر سے نزدیک عبد الملک بن مروان کے آیا عبد الملک نے اس سے پوچھا کہ وصف متقی کا کیا ہے اس حکیم نے کہا متقی وہ شخص ہے کہ خدا کو اوپر خلق کے
اور آخرت کو اوپر دنیا کے اختیار کر کر مطالب اور مطامع سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور دیدۂ دل سے بمراتب عالیہ روح نظر کر کر متوجہ طرف اس مراتب کے
رہتا ہے آدمی سوتے ہین اور وہ عزم ترقی مین بیدار ہے شفا اسکی قرآن اور دوا اسکی سخن حکمت اور رہتا ہے دنیا کو عوض اسکے مین پسند نہین کرتا اور
کچھ لذت ہوا اسکی نہین جانتا حاضران مجلس نے کہ اکثر تابعین تھے بات اسکی پسند کی اور قتادہ سے مروی ہے کہ جب حق تعالی نے بہشت کو پیدا
کیا ارشاد کیا کہ کچھ کہہ بہشت نے کہا طوبی للمتقین مالک بن دینار سے مروی ہے کہ تمام قیامت شادی کنندائی متقیان ہے ابو الدرداء سے

Marfat.com

کسی نے پوچھا کہ سب شعر کہتے ہین تم کیون نہین کہتے اُنھون نے کہا کہ مین بھی شعر کہتا ہون لیکن قابل نہین ہی کہ مجلس شعرا مین پڑھون اُسنے کہا
کچھہ تو مجھے سُناؤ یہہ دو بیت پڑھین شعر یرید المرء ان یعطی مناہ ؛ ویاتی اللہ الا ما ارادا ؛ یقول المرء فایدتی وذخری ؛ وتقوی اللہ افضل ما استفادا
یعنے چاہتا ہی آدمی کہ دے جاوے آرزو اُسکی اور خدا نہین دیتا مگر اس قدر کہ آپ چاہتا ہی آدمی کہتا ہی کہ ہر چیز مین بیفائدہ اور بس انداز میرا
اور حال اُلکہ تقوی خدا بہترین فائدہ ہی ابن ابی حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہی کہ مدار کار و بار بہشت اوپر چار فرقہ کے ہی اوّل
متقی دوسرے شکر گذار تیسرے ڈرانے والے چوتھے اصحاب یمین ابن ابی شیبہ نے اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین میمون بن مہران سے روایت
کی ہی کہ کوئی شخص متقین کے مرتبے کو نہین پہنچتا یہان تک کہ ساتھہ نفس اپنی نفس اپنے کے ہر روز محاسبہ شدید نہین کرتا مانند اُس محاسبہ کے
کہ ساتھہ شریک اپنے کے کرتا ہی تا کہ سمجھے کہ کھانا میرا کہان سے ہی اور پینا میرا کس جگہہ سے ہی حلال سے ہی یا حرام سے وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ
اور مت بھول جاؤ بزرگی درمیان اپنے یعنے ترک تفضل مت کرو آپسمین مرد اندیشہ کرے کہ عورت نکاح مین میرے اگر محبوسی ہوئی اور وصال
میرے سے محروم اور مایوس ہوئی اُن سے تمام مہر دیکر شاد ان کرون اور عورت تفکر کرے کہ یہہ مرد مجھہ تک نہین پہنچا اور وصل میرے سے
بہرہ مند نہین ہوا اولی یہہ ہی کہ اُس سے کچھہ نلون اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق اللہ تعالی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم جور اور فضل سے دیکھنے
والا ہی معلوم کیجیے کہ سینتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوٰۃ خمسہ کا اور قیام کا بیچ انکے نکلتا ہی وُہ یہہ ہی حَافِظُوْا
عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى محافظت کرو اوپر سب نمازون کے جو فرض ہین ساتھہ وقتون انکے کے اور حدود اور حقوق ان کے کے اور نماز بیچ
والی کے سمجھہ لیجے کہ جابجا قرآن شریف مین تاکید اقامت صلوٰۃ ہی اور یہان امر محافظت ہی اور اقامت بیچ لغت کے ماخوذ قیام سے ہی یعنے
سیدھا کھڑا کرنا اور قاعدہ ہی کہ جب چیز کو سیدھا کھڑا کرو تو ہر جزء جزء اُسکے سے اوپر موضع مناسب کے کہ وضع طبعی اسکا ہی راست اور درست بیٹھتا ہی
پس معنی اقامت صلوٰۃ کی بھی یہی ہوئی کہ نماز کو ہر خلل اور کجی سے محافظت کرو خواہ وہ کجی اور خلل انکا کام ہو خواہ زبانکا خواہ جوارح اور اعضا کا
اور یہہ محافظت بیچ فرضون کے ہو یا بیچ شرائط کے یا سنن کے یا مستحبات کے لہذا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ اقامت صلوٰۃ اتمام رکوع اور سجود
اور تلاوت اور خشوع اور اقبال اوپر اسکے اور بیچ اسکے ہی اور قتادہ نے کہا ہی کہ اقامت صلوٰۃ محافظت صلوٰۃ ہی اور محافظت اوپر اوقات نماز
کے ہی اور اوپر رکوع سجود کے ہی اور صوفیہ کے نزدیک محافظت صلوٰۃ کے اور اقامت صلوٰۃ کے سواے ادائے ارکان اور آداب نماز کے یہہ بھی ہی
کہ سر ہر ایک کا دریافت کرے اور قصد کرے کہ اپنے آپ کو ساتھہ اس سر کے متحقق کرے اور دریافت کرنا اسرار نماز کا بقصد تحقیق ساتھہ اس اسرار کے
مختلف ہی باختلاف مراتب اور استعداد مصلی کے جو مناسب بحال مبتدی ہی وُہ یہان تحریر ہوتا ہی فرمایا ہی عرفا نے کہ طہارت نجاست حکمی
سے کہ حدیث اصغر اور اکبر ہی اور نجاست حقیقی سے کہ بول اور براز اور خون اور ریم وغیرہم ہی اسواسطے نماز مین مقرر کی ہی تا کہ دلالت کرے
اوپر تحصیل طہارت کے علائق دنیوی سے کہ سب حادث اور نو پیدا ہین اور نوع خبث سے خالی نہین تا کہ وقت توجہ ایک مناسبت ساتھہ اس جناب
منزہ کے حاصل ہو اور قابلیت حضور کی بیچ جناب مقدس کے اور قیام بخدمت مامورہ میسر آوے جیسے حضور بادشاہان مین بدون تقدیم حجامت
اور غسل اور استعمال عطریات اور تنظیف جامہ اور بدن نہین جاتے اور قیام انکی خدمت مین نہین کرتے اور توجہ ظاہر کی طرف قبلے کے کہ زمین
اس بقعہ پاک کی منشا جسمیت آدمی ہی اسواسطے کہ تمام زمین اُسی بقعہ سے منبسط ہوئی ہی دلالت کرتی ہی اوپر اسکے کہ باطن کو بھی توجہ
بجناب حق کہ منشاء وجود آدمی ہی کیا چاہئیے ۔ اور تکبیر تحریمہ ساتھہ رفع یدین کے اشارہ ہی کہ مصلی کہتا ہی مین نے دونو عالم سے ہاتھہ
اٹھائے اور جناب حق تعالی کو جمیع اکوان سے بزرگتر جانا اور مؤید اس اعتقاد کے دعائے استفتاح ہی کہ اوپر زبان کے جاری کرتا ہی اور

Marfat.com

کھڑے ہونا دلالت کرتا ہے اوپر استقامت کے بیچ اس راہ کے اور قرات فاتحہ کی کہ متضمن ثناے زبانی ہے اور زبان ترجمان دل ہے دال ہے اوپر اسکے
کہ دل میرا بالکلیہ طرف اس کے مائل ہے اور اس سورہ میں الفاظ خطاب کے مثل ایاک نعبد و ایاک نستعین ہیں اور تخصیص عبادت اور استعانت
دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ بسبب کمال توجہ اور میل کے رتبہ مشاہدہ کا اور مخاطبہ کا پایا میں نے اور سوال ہدایت کا اور فرار راہ اہل غضب اور ضلالت
کے سے دلالت کرتا ہے اوپر اسکے کہ جب اور نقص اور میل دور نفرت میرے سب تابع جناب مقدس تیرے کا ہے پھر رکوع دلالت کرتا ہے کہ بسبب مشاہدہ
عظمت الٰہی کے پشت میری خم ہوئی پھر قومہ دلالت کرتا ہے کہ اس انکسار میں استقامت کی میں نے پھر سجود کہ کمال تذلل ہے بعد انکسار کے اشارہ
اور کمال تقرب کے کرتا ہے اسواسطے کہ تقرب بقدر رتبہ اسیقدر ہے کہ اجزا اپنوں کو یہاں تک پست کرے کہ ساتھ اصل خاکی اپنے کے پیوست
کرے اور سجدہ دوسرا دلالت کرتا ہے اوپر دفع تکبر کے بحضور قرب پھر قعود اشارہ کرتا ہے بحصول اعزاز اور اکرام اس جناب سے کہ تجرا
قبول فرماکر پروانگی بیٹھنے کی دی پھر سلام دلالت کرتا ہے اوپر رجوع کے اس سفر باطنی سے پس اسقدر محافظت نماز کی اور لحاظ ان اسرار کا
چاہیے ہر موضع کو فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول فرماتا ہے اللہ نماز بندیکی جب تک کہ نہ شاہدی دے بیچ نماز کے دل اسکا
جیسا شاہدی دیتا ہے بدن اسکا اور تحقیق آدمی ہمیشہ نماز پڑھتا ہے اور نہیں لکھا جاتا دسواں حصہ اسکا حسب دل غافل ہوتا ہے اور
حدیث میں ہے جب کھڑا ہوتا ہے مصلی نماز کو اٹھالیتا ہے اللہ حجاب درمیان سے اپنے اور اسکے اور موہنہ اسکا بوجہ اللہ ہوتا ہے اور
حدیث میں ہے کہ بندہ جب نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو روبرو رحمن کے ہوتا ہے جب اور کی طرف التفات کرتا ہے تو حق تعالی فرماتا ہے کسکی طرف
متوجہ ہوتا ہے تو اے ابن آدم کیا کوئی مجھہ سے بھی بہتر ہے میری طرف متوجہ ہو حضرت جنید بغدادی نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کی ایک صفوت
ہے اور صفوت خلوت کی تکبیر اولی ہے اور کہا ہے بعضے اہل قلوب نے کہ النیۃ باللہ من اللہ الی مشاہدۃ اللہ خالصۃ للہ صادرۃ
من اللہ اور جب ہاتھہ اٹھاوے دنیا اور آخرت کو پس پشت ڈال دے اور دل سے ماسوے اللہ نکال دے چنانچہ حدیث میں
وارد ہے نماز پڑھہ ایسی جو دور کرے ہوا تیری اور خواہش تیری عوارف المعارف میں لکھا ہے کہ جب بندہ وضو کرتا ہے واسطے نماز کے
بھاگتا ہے اس سے شیطان بیچ کنارہ زمین کے ڈرکر کہ اسنے تیاری کئی دربار پروردگار کے جانے کی جب اسنے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پردہ
ہوگیا درمیان اسکے اور شیطان کے ایسا کہ اسے دیکھتا ہی نہیں اور توجہ فرمائی طرف اسکے بلکہ جبار نے جب اسنے تکبیر اولی کہی اسنے دیکھا کہ
کوئی چیز اسکے دل میں بڑی بزرگ نہیں ہے مجھہ سے کہا سچ کہتا ہے تو میں ہی اکبر ہوں بیچ دل تیرے کے جب کہتا ہے تو تا آخر حدیث اور ستر
اللہ اکبر میں بحسب رکن یہہ ہے کہ غفلت سے نکلے یا ترقی کرے پس اللہ اکبر کو ساتھہ لحاظ کبریائے اسکے کے اسطرح کہے کہ آپ نہ رہے عوارف میں لکھا
ہے حدیث سے کہ نماز میں چار ہیئت اور چھہ ذکر ہیں قیام رکوع سجود قعود تلاوت قرآن تسبیح حمد استغفار دعا درود یہہ دس چیزیں اوپر دس قسم
ملائکہ کے منقسم ہیں ہر ہر قسم کے فرشتے دس دس ہزار ہیں پس مصلی دو رکعت نماز میں لاکھہ فرشتوں کی عبادت کرتا ہے کہا ہے بعضے کبرا نے کہ نماز اجل
عبادات بدنی ہے اسواسطے کہ مشتمل ہے اوپر طہارت اور استقبال قبلے کے اور اوپر ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور شہادتین اور درود اور دعا کے کہ
اصول عبادات زبانی ہیں اور مشتمل ہے اوپر معنی صوم کے کہ عبارت حبس نفس سے ہے مشتہیات سے بلکہ نماز میں بہ نسبت صوم کے زیادتیاں
بہت میں اسواسطے کہ آنکھہ کو بھی التفات غیر سے نگاہ رکھتا ہے اور زبان کو بھی سوا ذکر تمام اسکے کے اور تلاوت کلام اسکے کے بند کرتا ہے
اور پانؤنکو بھی حرکت سے طرف مقصد دوسرے کے ٹھہراتا ہے اور ہاتھونکو بھی داد وستد سے کھینچتا ہے علی ہذا القیاس قوت خیالیہ اور فکریہ کو بھی محرمات
سے بچاتا ہے اور یہہ معنی صوم میں تحقیق نہیں اور اوپر معانی حج کے بھی مشتمل ہے کہ تکبیر تحریمہ اسکی بجائے احرام ہے اور استقبال قبلہ کا بجائے طواف

Marfat.com

اور قیام بجائے وقوف عرفات ہے اور رکوع اور سجود اور حرکات دوریہ رکعات مثل سعی کے ہے کہ درمیان صفا اور مروہ کے بجا لاتے ہیں اور اوس
معانی زکوٰۃ کے بھی شامل ہے اسواسطے کہ بذل مال برائے ستر عورت اور تحصیل آلات طہارت ہمیں واجب ہے اور وقت گواہ ہے اوقات میں سے خالی منافع سے
اگر کر مصروف بحکم خدا رکھنا مثل جدا کرنے مال کے ہے واسطے مصارف الٰہی کے اور متضمن عبادات جمادات کو بھی ہے کہ بیٹھنا ہے اور عبادات چرندہ کو
بھی ہے کہ رکوع ہے اور عبادات جانوران پرندہ کو بھی ہے کہ ذکر اور تلاوت اسما الٰہی ہے بالحان خوش سے الحان خوش سے ہر مرغ لیتا ہے نام تیرا
اللہ ذات تیری   اللہ مقام تیرا ۔ اور شامل ہے عبادات حشرات کو بھی کہ سجود ہے اور عبادات اشجار و نباتات کو بھی کہ قیام ہے اور عبادات جمیع
فرق ملائکہ کو بھی اس قسم سے اور عبادات گروہیں کو بھی کہ استغراق مشاہدہ ہے پس نماز ان سب عبادات کو شامل ہے اسواسطے مرتبہ اسکا جمیع عبادات
سے بلند تر ہے کیونکہ ہیئت جامعہ عبادات بدنی اور نفسی ہے لہذا حدیث شریف وارد ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عمل
اعمال سے افضل ہے فرمایا الصلوٰۃ لوقتہا نماز وقت پر پڑھنا وقت فجر نماز کا صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اور مستحب نصف اخیر ہے اور وقت
نماز ظہر کا زوال آفتاب سے مثلین تک نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے ایک مثل تک اور بہ مثل اور مثلین تک پہنچنا سایہ کا ہے سوا سایہ اصلی کے
اور وقت عصر کا بعد خروج وقت ظہر کے ہے علی اختلاف المذہبین غروب شمس تک اور وقت مغرب کا غروب شمس سے تا غیبوبت شفق کہ سفیدی بعد
سرخی کے ہے یہی مذہب امام اعظم کا ہے موافق قول حضرت ابو بکر اور عمر اور معاذ بن جبل اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے اور صاحبین کے نزدیک شفق
عبارت سرخی سے ہے اور یہہ قول ابن عمر اور ابن عباس کا ہے اور وقت عشا کا اور وتر کا بعد غروب شفق سے علی الاختلاف تا صبح صادق ہے مگر یہہ
کہ تقدیم وتر کی عشا پر جائز نہیں بسبب وجوب ترتیب کے فروض خمسہ میں اب سمجھ لیجے کہ صلوٰۃ خمسہ اس آیت سے کیونکر نکلتے ہیں حافظوا علی
الصلوٰۃ میں کہ صیغہ جمع کا ہے استعمال جمع کا تین پر بھی آتا ہے جائز ہے کہ تین ہی ہوں تشریح اس مقام کی یوں ہے کہ صلوٰۃ وسطی کا عطف اوپر جمع کے ہے اور
عطف مقتضی مغایرت کا ہوتا ہے پس وسطی اول کر ساتھ جمع کے کہ وہ مغایر جمع ہے چاہیے کہ پانچ سے کم نہو اسواسطے کہ اگر تین نمازیں جمع سے لیکر چوتھی
وسطی اسمیں ملا کر چار ٹھہرائیے تو یہہ عدد قابلیت ہے نہیں رکھتی وسطی کی اور اگر اس سے کم لیجے تو مقرون بجمع نہیں ہوتی وسطی پس یہہ آیت دلیل ہے
کہ عدد نماز شبانروزی کی پانچ سے کم نہیں باقی رہا یہاں ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہے کہ عطف ہرچند مقتضی مغایرت کا ہے لیکن اقتضاً
اسکا نہیں کرتا کہ معطوف جمع کا داخل بیچ جمع کے نہو اسواسطے کہ بہت جگہہ اس طرح وارد ہے جیسے اس آیت میں من کان عدوا للہ وملائکتہ ورسلہ
وجبریل اور اللہم صل علی محمد وآلہ وصحبہ کہ جبریل ملائکہ میں داخل ہیں اور اصحاب آل میں یہاں بھی اسیطرح ہو کہ حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطی
صلوٰۃ وسطی کو داخل صلوٰتین کہئے بلکہ وسطی امونث اوسط کی ہے اور اوسط افعل التفضیل ہے اور افعل التفضیل کی جو اضافت طرف جمع کے کرتے
ہیں تو بعض اس سے مراد لیتے ہیں جیسے افضل القوم اور اکمل الناس اسطرح پر عطف وسطی کا اوپر تین کے بھی ہو سکتا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ ہولاء
الثلثۃ واوسطہم پس اس توجیہ سے یہہ آیت دلیل نہیں ہے کہ عدد صلوٰۃ کی پانچ سے کم نہوں جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ اعتراض جب وارد ہوتا کہ
وسطی جمع مذکور کی ہوتی اور اس میں داخل ہوتی جیسے جبریل ملٰئکہ میں اور اصحاب آل میں داخل ہیں بخلاف یہاں کے کہ صلوٰۃ وسطی داخل ہی
نہیں ہے بیچ صلوٰۃ کے یہہ وہی نماز ہے کہ واو عاطفہ لاکر ان نمازوں میں ملا دیا ہے اور اضافت افعل التفضیل کا جواب یہہ ہے کہ وسطی کی
اضافت طرف جمع کے کہ صلوٰۃ مفروضہ میں کب ہے اسواسطے کہ سب افراد مفروضات کے متصف بتوسط کہاں ہو سکتے ہیں جو وسطی بہ نسبت
مفروضات کے اشد توسطا ہو اور صلوٰۃ وسطی نماز درمیان والی کو کہتے ہیں اور درمیان کی چیز افضل ہوتی ہے پس فاضلترین نمازہا نماز وسطی ہے
اسیواسطے محافظت میں بخصوصیت اسکا مذکور فرمایا اور اختلاف ہے اسمیں کہ وسطی کون سی نماز ہے کہا ہے حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت

Marfat.com

عائشہ اور حضرت ام سلمہ اور حضرت حفصہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے اور سوا ان کے اکابر صحابہ نے کہ نماز عصر کی ہے اور امام اعظم کا بھی یہی قول ہے بموجب حدیث شریف کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الاحزاب مین شغلونا علی الصلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر اور وسطی واسطے اسکے فرمایا کہ دو نمازین دن کی ایکطرف اسکے مین کہ ایک طرف مین قصر ہے اور دوسرے مین نہین اور دو نمازین رات کی دوسری طرف اسکے مین اسیطرح کی کہ شام اور عشا کی مین ایک مین قصر ہے دوسرے مین نہین اور فضل اس نماز کو اسواسطے ہے کہ وقت ادا مین اسکے شغل آدمیونکو تجارت کا اور کسب معاش کا اور بازار جانے کا اور ملنے چلنے کا ہوتا ہے لہذا تاکید اسکی فرمائی اور حدیث مین آیا ہے کہ من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عملہ اور بعضے کہتے ہین صلوٰۃ مغرب کی ہے چنانچہ ابن عباس اور ابن زبیر سے روایت ہے اور وجہ وسطی ہونے کی اسکے یہہ ہے کہ یہہ نماز درمیان مین ہے دو دن کی نمازونکے کہ ظہر اور عصر ہین اور دو رات کی نمازونکے کہ عشاء اور فجر مین یا یہہ وجہ ہے کہ نماز فرض کی یا چار رکعات ہین یا دو اور یہہ درمیان مین ہے چار اور دو کے تین رکعات یا یہہ وجہ ہے کہ درمیان دو نماز سریہ کی کہ ظہر اور عصر ہے اور دو نماز جہریہ کی کہ عشا اور فجر ہے واقع ہے اور بعضے کہتے ہین نماز عشا کی ہے اسواسطے کہ درمیان وترین کے واقع ہے تین رکعات مغرب کے ادھر ہین اور تین رکعات وتر ادھر ہین یا یہہ وجہ ہے کہ درمیان دو نماز جہریہ کے واقع ہے ادھر مغرب ہے اودھر فجر ہے یا درمیان ایسے نمازون کے واقع ہے کہ جس مین قصر نہین ایک طرف مغرب ہے دوسری طرف فجر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نماز فجر کی ہے چنانچہ انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور جابر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ صلوٰۃ وسطی ایہی ہے کہ درمیان سواد لیل اور بیاض نہار کے واقع ہے یا درمیان دو نماز لیلی کے اور دو نہاری کے ہے یا درمیان ایسے نمازون کے ہے کہ جن مین قصر واقع ہے عشا اور ظہر اور بعضے کہتے ہین کہ نماز ظہر کی ہے چنانچہ ابن عمر اور زید بن اسامہ سے روایت ہے اور وجہ وسطی ہونے کی یہہ ہے کہ اوسے وسط نہار مین پڑھتے ہین یا درمیان ہے صلوٰۃ نہاریہ کی کہ ادھر فجر ہے اُدھر عصر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ صلوٰۃ وسطی غیر معین ہے مثل شب قدر کے تاکہ محافظت سب نمازون کی کرین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز وسطی اور عصر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وسطی ان چارون نمازون مین سے ایک ہے کہ عصر کو اور اسکے واسطے فضل کے بیان فرمایا پس نماز وسطی درمیان اُنہین پانچ نمازون کے ہے جیسے اسم اعظم اسماء الٰہی مین اور شب قدر لیالی مین اور ساعت اجابت روز جمعہ مین اور کیمیا کوئی نباتات مین اور سنگ پارس احجار مین کہ بمقتضائے حکمت اس حکیم مطلق نے علی العموم فاش نہین فرمایا پس آدمی کو چاہئے کہ بمقتضائے اختلاف روایات ہر نماز کو وسطی سمجھ کر محافظت وقت کی اور شرائط اور ارکان اور واجبات اور سنن اور مستحبات اسکے کی کرتا ہے اور بہزار خشوع اور خضوع اور تذلل اور انکسار اور عجز اور افتقار ادا کرے وَقُومُوا لِلّٰہِ قَانِتِینَ اور کھڑے ہو بیچ نماز کے واسطے خدا کے چپکے یعنے اس حالتمین کہ چپکی لگ جاوے خوف الٰہی سے اور دیدۂ بادشاہی سے تمسک کیا ہے صاحب ہدایہ نے اسی آیت کو اوپر فرضیت قیام نماز کے چنانچہ کہا ہے والقیام لقولہ تعالی وقوموا للہ قانتین اور قانتین کی معنی تفسیر احمدی والے نے مصلین کے لکھی ہین یعنے درحالیکہ دراز کرنے والے ہون قیام کے تئین بعضون نے کہا ہے درحالیکہ زاری کرنے والے ہون بعضون نے کہا ہے درحالیکہ ڈرنے والے ہون بعضے کہتے ہین مطیعین کی معنی ہین بعضے کہتے ہین قانتین کی معنے ذاکرین کی ہین چنانچہ کشاف والے نے ذاکرین کی معنی کہے ہین اور بحر مواجین لکھا ہے کہ یحیی بن یحیی نے باسناد صحیح زید بن ارقم سے روایت

Marfat.com

کی ہے کہ اُنھوں نے کہا ہم کلام کیا کرتے تھے نماز مین لوگون سے جب یہہ آیت نازل ہوئی قوموا للہ قانتین امر کیا ہمین ساتھ سکوت کے اور نہی فرمائی کلام سے اور صاحب کشاف نے عکرمہ سے روایت لکھی ہے پس اس صورت مین کہ قانتین بمعنی ساکتین کی کہئے تو حرمت تکلم کی نماز مین اس آیت سے نکلتی ہے بعضے کہتے ہین قنوت سے مراد دعاے قنوت ہے بیچ صلوٰۃ صبح کے چنانچہ بیضاوی مین اس سبب سے روایت ہے اس قول پر تائید واسطے اُن کے ہے جو دعاے قنوت نماز فجر مین واجب کہتے ہین لیکن اشارہ طرف نماز وتر کے خوب ہو سکتا ہے کہ پانچوین نماز مین پہلے بیان فرمائی پھر ارشاد کیا کہ کھڑے ہو بیچ نماز وتر کے للہ دران حالیکہ دعاے قنوت پڑھنے والے ہو معلوم کیجیے کہ اٹھاسیوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ سقوط قیام اور سقوط توجہ الی الکعبہ وقت خوف کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا پس اگر ڈرو تم کسی دشمن سے یا آدمی کشندہ سے یا جانور درندہ گزندہ سے پس نہین فرض اوپر تمھارے قیام اور توجہ بقبلہ بلکہ ہو تم مختار درمیان اسکے کہ نماز پڑھو پیادہ یا سوار مرکب پر فرمادی ساتھ اشارہ کے جس سمت کو کہ میسر ہو قبلہ کی طرف رو ہو یا پشت ہو چنانچہ مدارک مین ہے اور یہی ہدایہ مین ہے کہ اگر خوف شدید ہو تو نماز پھر پڑھو سوار فرادی جس طرف چاہو یا تمامی رکوع اور سجود جب قادر نہو طرف توجہ قبلے کے بدلیل آیت مذکورہ کہ ساقط ہو گئی توجہ الی الکعبہ بضرورت اور امام محمد سے ہے کہ پڑھے بجماعت اور اختلاف ہے حال مسابقت اور مشی مین پس نزدیک ہمارے نہین جائز اور نزدیک شافعیہ کے جائز ہے ہمارے نزدیک رجال کی معنی قائمین علی الرجل ہین اور امام شافعی کے نزدیک ماشین علی الرجل مین چنانچہ ملاجیون نے تفسیر احمدیہ مین لکھا ہے اور حاصل تفسیر حسینی والے کا یہہ ہے کہ پڑھو نماز حال خوف مین پیدل راہ چلتے ہوئے اگر ٹھہر نہ سکو یعنے امکان نہو قیام کا ایک مکان مین بقول امام اعظم اور بقول شافعی حالت مشی مین باوجود خوف نماز پڑھو ٹھہرنا ممکن ہو یا نہو اور سوار نماز پڑھو جنگ مین جسطرح ہو سکے رو بقبلہ یا پشت بکعبہ اور رجال جمع راجل کی ہے جیسے قیام جمع قائم کی اور نیام جمع نائم کی اور رجالًا منصوب ہے ساتھ حال ہونے کے اور رکبانًا کا عطف ہے اوپر اسکے فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ پس جب امن مین آؤ پس یاد کرو تم اللہ کو اکثر مفسرین ذکر سے مراد نماز لیتے ہین یعنے نماز پڑھو تم جیسا سکھایا ہے تمکو بعضون نے کہا ہے مراد ذکر سے شکر ہے یعنے جب امن ہو تو شکر ادا کرو اللہ کا جیسے تمھین تعلیم کر گئے مین آداب اور شرائط اسکے جو کچھ نہ تھے تم جانتے اس جملہ شرطیہ کا عطف اوپر شرطیہ پہلے کے ہے کہ فان خفتم ہے اور خوف نسبت امن کے اندک ہے اسواسطے ان خفتم مین ان کا استعمال کیا اور جو امن نسبت خوف کے بیشتر تھا اسی جہت سے فاذا امنتم مین اذا لائے اور حاصل معنون کا یہہ ہے کہ جب خوف زائل ہو تم سے تو نماز پڑھو جسطرح تعلیم کی ہے تمکو اور تم نہین جانتے تھے کیفیت اسکی یعنے نماز امن جیسے پہلے پڑھتے تھے خوف سے حالت امن مین کھڑے ہو کر متوجہ طرف قبلہ کے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ تعلیم اس چیز کی ہوتی ہے کہ معلوم نہووے پس علمکم سے نکلتا تھا کہ قبل تعلیم کے نہین جانتے تھے پھر مالم تکونوا تعلمون کے لانے کا کیا فائدہ ہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ فائدہ اسکا تتمیم ہے اور تتمیم اسے کہتے ہین کہ کلام مین فضلے لاوین واسطے دفع ایہام ماسبق کے چنانچہ یہان مالم تکونوا تعلمون ارشاد کر کر تصریح کر دی ساتھ نجاننے انکے کے پیش از تعلیم اور تشریح فرمادی ساتھ عجز انکے کے قبل از تلقین اور پھر رجوع کی یہان سے طرف مسائل عدت اور طلاق کے معلوم کیجیے کہ انچاسیوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ بیان وصیت نفقے کا عدت والیونکے نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ اور جو لوگ کہ مر جاتے مین تم مین سے وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور چھوڑ جاتے ہین جورو عرب مین پہلے رسم تھی کہ جو عورتین رانڈ ہو جاتی تھین تو ایک برس تک لباس کہنہ مین بے تزیین اور تجمل اپنے گھر مین بیٹھین رہتین تھین اگر شہر والیان ہوتی تھین تو شہر مین وارث شوہر کے انکے واسطے مکان علاحدہ بنا دیتے تھے

Marfat.com

اس مین سال تمام کرتی تھین اور اگر جنگل والیان ہوتی تھین تو خیمہ علاحدہ مین بسر کرتی تھین اور ایک برس تک باہر اس سے نہین نکلتی تھین اور نفقہ اولیائے شوہر سے لیتی تھین اور جب گھر سے باہر نکلتین تو نفقہ ساقط ہوجاتا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے ایک مرد طایفی مرگیا اور اسکی عورت اور پسر اور ماباپ رہ گئے آنحضرت نے ترکہ پسر اور والدین پر تقسیم کردیا اور جورو کو کچھ نہ دلوایا مگر حکم فرمایا کہ ایکسال ترکے مین سے نفقہ اُسے پہنچاوین یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم صادر ہوا کہ جو تم مین سے مرجاوین اور جورو مین انکی رہ جاوین وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ وصیت کرجاوین واسطے بی بیون اپنی کے وصیت منصوب علی المصدر یہہ ہی بفعل محذوف ای یوصون وصیۃً اور بعضون نے برفع پڑھا ہی اور مبتدا خبر محذوف کا کہا ہی اے فعلیہم وصیۃ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فایدہ دینا ساتھ نفقے اور کسوت کے اور سکن کے ترکہ شوہر سے ایک برس تک نہ نکالدینا مسکن مقرر سے اور اگر خود نکل جاوے قبل انقضائے سال کے نفقہ اور کسوت انکا نہین ہی فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس اگر نکل جاوین بعد ایک برس کے یا درمیان ہی مین برس کے نکل جاوین لیکن بسبب ایسے عذر کے کہ سوا باہر نکلنے کے چارہ نہو پس نہین گناہ اوپر تمہارے ای اولیائے شوہر فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بیچ اس چیز کے کہ کیا انھون نے بیچ جانون اپنی کے آرستگی اور زیبائش اپنی لباس و زیور سے اور طلب شوہر سے مِنْ مَّعْرُوْفٍ اس چیز سے کہ موافق شرع اور مطابق طبع ہی وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور اللہ غالب ہی انتقام لیتا ہی جو کوئی مخالفت امر اسکے کی کرے اور حکمت والا ہی جو فرماتا ہی اسمین حکمت ہوتی ہی حکم اس آیت کا ترکہ شوہر سے عورت کو دینا اور ایک برس تک عدت مین بیٹھانا ہی منسوخ ہی ساتھ آیت میراث کے کہ پہلے مذکور ہوئی ہی کہ چار مہینے اور دس روز عدت کے ہین اگر یہان کوئی سوال کرے کہ یہہ آیت جسے منسوخ کہتے ہو پیچھے ہی اور آیت ناسخ جسے ٹھہراتے ہو وہ پہلے مذکور ہی جسمین اربعۃ اشہر وعشرا ہی پس کیونکر ہوسکے کہ منسوخ ابھی آئی نہین کہ ناسخ پہلے ہی آگئی جواب ایسا یہہ ہی کہ کتاب مصحف مین منسوخ بعد ناسخ کے ہی اور نزول مین تقدیم منسوخ کی اوپر ناسخ کے ہی اور اعتبار ناسخ اور منسوخ ہونے مین نزول کا ہی نہ کتابت کا معلوم کیجے کہ پچاسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب نفقہ عدت مطلقات کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ اور واسطے طلاق والیون کے فایدہ دینا ہی ساتھ اچھی طرح کے معمول شرع اور مقبول طبع ہی عطف اس آیت کا اوپر آیت والذین یتوفون منکم کے ہی اسمین بیان نفقہ عدت وفات تھا لیکن وہ حکم منسوخ ہی اب اور اسمین بیان نفقہ عدت مطلقات ہی اور یہہ حکم غیر منسوخ ہی بالاتفاق اور متاع کی معنی نفقے کی ہین اور یہی مختار ہی صاحب مدارک کا پس معنی آیت کی یہہ ہین کہ واجب ہی نفقہ مطلقات کا ازواج پر جب تک وہ عدت مین ہون اور مدت عدت کی چار مہینے دس دن مین برابر کہ طلاق رجعی دیا ہو یا باین یا سوا اسکے اور طلاق دیا ہو اور خلاف ہی امام شافعی کا طلاق باین مین اور بعضون نے کہا ہی کہ متاع سے مراد متعہ ہی جیسی آیت متعوہن علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعًا بالمعروف سے مفہوم ہوتا ہی باین معنی یہہ آیت بیان متعہ مستحبہ مین ہی کہ بیچ حق تمام مطلقات کے ثابت ہی اور اگلی آیت حقًا علی المتقین لزوم اعتقاد مین ہی والا استحباب مین لزوم کہان اور یا بیچ حق ان طلاقون کے ہی کہ ماسبق مین مذکور نہین پھر تقدیر آیت ومتعوہن آہ بیان وجوب متعہ مین تھی اور یہہ بیان استحباب متعہ مین نزدیک ہمارے حنفیہ کے ہی اور امام شافعی کے نزدیک مراد مطلقات سے اعم ہی اور آیت محمول اوپر وجوب کے ہی جب کہ ایک دو قول انکے کا ہی لہذا کہا ہی صاحب بیضاوی نے مناسب تر یہی متعہ واسطے تمام مطلقات کے بعد وجوب متعہ کے واسطے ایک کے اُن مطلقات سے کہ وہ مطلقہ غیر مدخول بہا ہی تفسیر احمدی والے نے لکھا ہی کہ نہین پوشیدہ رجحان توجیہ متعہ کا اور ضعف توجیہ نفقہ لہذا اختیار کیا ہی اسکو صاحب کشاف نے اور نہین ذکر کیا اسکا امام زاہد نے اور بحر الاسلام نے اور صاحب ہدایہ نے باوجودیکہ حنفی تھے یہہ تتمہ مسائل عدت اور طلاق کا ہی کہ سورہ بقرہ مین مذکور ہین اور

Marfat.com

باقی مسائل اسکے سورہ طلاق مین آوینگے انشاء اللہ تعالی حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِینَ لازم ہوا اعتقاد کرنا اسکا اوپر پرہیز گارونکے یا لازم کیا اللہ نے لازم کرنا کرا اوپر مؤمنین کے بعضے اسکو متصل ہیہ اوامر اور نواہی ما سبق جانتے ہین متعلق بیان استحباب متعہ کا نہین پہنچتے ہین اس تقدیر پر اشکال مذکور وارد نہین ہوتا اور احتیاج اوپر لزوم اعتقاد کے حل کرنیکی طرف نہین پڑتی حاصل معنونکا اوپر تقدیر اول کے یہہ ہی کہ ثابت ہی یہہ قول ثابت ہونا کرا اوپر پرہیز گارون اور خدا ترسون کے کہ واجب کو واجب جانتے ہین اور مستحب کو مستحب اور حدود خدا سے تجاوز نہین کرتے اور اپنے تئین بد اعتقادی مین نہین ڈالتے اور بتوجیہ ثانی یہہ معنی ہوئی کہ ثابت ہین سب اوامر و نواہی مذکورہ اور تمام تکلیفات مسطورہ ثابت ہونا کرا اوپر مؤمنین کے کَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ اسیطرح جیسے یہہ احکام بیان فرمائے روشن کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے احکام اپنے جن جن مین تم محتاج ہو توکہ سمجھو تم اور قبول مین انکے عقل کو کام فرماؤ اور چھوڑو باطلہ توہم کو معلوم کیجے کہ اگلا دونوین آیت آیات مسائل سے کہ جن سے مسئلہ عدم فرار کا وبا اور طاعون سے نکلتا ہی وہ یہہ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ آیا نہین دیکھا تونے یا نہین جانا تونے اور بنگاہ تعجب نہین نظر کی طرف ان لوگون کے کہ نکلے گھرون اپنے سے وَهُمْ اُلُوْفٌ اور وہ ہزارون تھے حَذَرَ الْمَوْتِ ڈر موت کے سے پہلے آیت سل بنی اسرائیل مین حکایت اور شکایت بنی اسرائیل کی تھی اور اس آیتمین حکایت اور شکایت انہین کی ہی اور درمیان مین دونون کلام کے اتصال معنوی ہی حاصل معنوی ہی کہ حاصل دونو کا شناعت احوال و قباحت اعمال بنی اسرائیل ہی اور جملہ معترضہ درمیان کلام مین مناسب موقع موقع پر واقع مین اور یہان خطاب مخاطب غیر معین کو ہی کہ جس نے یہہ قصہ سنا ہی بورے بورے لوگونکی زبانی یا اخبار یہود و نصاری کہ اخبار گذشتگان پڑھتے تھے ان سے معلوم کر رکھی ہی یہہ کہانی اس وجہ پر استفہام واسطے تقریر کے ہی کہ مخاطب اقرار کرے اور اگر خطاب ان لوگونکو کہئے کہ نہین جانتے یہہ قصہ تو اس تقریر پر استفہام واسطے تعجب کے ہی کہ نہ سنتا اور نہ جانتا اس قصہ مشہور کا ایک امر عجیب ہی اور ہم الوف حال ہی اور حذر الموت مفعول لہ ہی خبر جواب کا بعضے مفسرین نے قصہ اسکا یون بیان فرمایا ہی کہ قریہ داوردان مین کہ حوالی واسط مین واقع ہی طاعون ظاہر ہوتے بعضے جو نکل گئے وہان سے اکثر ان مین سلامت رہے اور جو لوگ وہان رہے اغلب ان مین سے مرگئے پھر دوسرے برس وبا نے عود کیا تمام لوگ اس دیہ کے کہ آٹھ ہزار تھے یا چالیس ہزار تھے یا ستر ہزار تھے یکبارگی سب کے سب دیہ سے نکل گئے مرنے سے ڈر کر جب وادی مین درمیان دو پہاڑ کے پہنچے فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا پس کہا واسطے انکے اللہ نے مرجاؤ معالم لکھا ہی کہ دو فرشتے بھیجے اللہ نے ایک نے اعلاے وادیمین دوسرے نے اسفل وادی مین کھڑے ہوکر ندا کی کہ مرجاؤ سب کے سب یکبارگی مرگئے لوگ اطراف اور جوانب سے دفن کرنے کو آئے پس عاجز ہوگئے بسبب کثرت مردون کے دفن کرنے سے آخر الامر ایک دیوار گرد انکے کھینچ کر چلے گئے مدت گذر گئی انکے سڑے ہوئے اور سوا استخوان کے انکا کچھ باقی نرہا ثُمَّ اَحْیَاهُمْ پھر زندہ کیا انکو اللہ نے اور صورت اسکی یون ہوئی تھی کہ بکر و حزقیل بن بوزی کہ تیسرے خلیفہ تھے موسی علیہ السلام کے اوپر اس مکان کے گذرے اور تودہ استخوان کا مشاہدہ کیا کہا الہی جیسا اثر ہیبت کا انکو دکھایا ہی نظر رحمت کی بھی انکے حال پر فرما خطاب جناب الہی سے پہنچا کہ فلان کلمہ کہہ تاکہ زندہ کرون مین انکو حزقیل نے وہ کلمہ کہا حق تعالی نے انکو زندہ کیا اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ تحقیق اللہ تعالی البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہی اوپر بندون کے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ اور لیکن بہت آدمی نہین شکر کرتے خصوصًا بنی اسرائیل کہ ایسے معجزے دیکھتے تھے اور متابعت نہین کرتے تھے بعضے مفسرین نے قصہ اسکا اسطرح بیان کیا ہی کہ یہہ قوم بنی اسرائیل سے تھی بادشاہ نے انہین جہاد

Marfat.com

کو بھیجا تھا یہ بھاگ گئے خوف قتل سے پس مار ڈالا ان کو اللہ نے آٹھ روز پھر زندہ کیا انکو اور الوف کے معنی بعضے متابعون کی کہتے ہین اور الف کی جمع جانتے ہین جیسے قاعدہ کی جمع قعود اور جالس کی جمع جلوس اور یہہ معنی کہتے ہین کہ وہ آپسمین الفت کرنے والے تھے اور موتوا کہنے مین کنایت ہی مار ڈالنے سے اور اشارہ بغنا وہلاکت پہنچانے سے اور اماتہ اللہ نکہا تعبیر بکنا یہ کیا کہ ابلغ ہے صریح سے اور یہہ مارنا اور ہلاکت کرنا تنبیہ ہی واسطے ان لوگون کے کہ موت سے بھاگتے ہین تاکہ سمجھین کہ مرگ سب جگہہ پہنچتی ہی کہین جائے بند نہین اور بھاگنا اس سے مطلق سود مند نہین چنانچہ اور جگہہ حق تعالی فرماتا ہی اینما تکونوا یدرکلم الموت جہان تم ہو گے پہنچیگی تمہین موت اور تحمل و تباہی غازیون اور پر دلاوری کے میدان جنگ مین اور محاربون کو اور پر شجاعت کے عرصہ مصاف مین تاکہ معلوم کرین کہ موت آنے والی ہی جہان ہو گے اگر بکار خدا آوے تو بہتر ہی اور جو برای خدا مرے تو خوشتر ہی مطلع سپئے دلدار مرجا ہین جو مرنا ہو تو ایسا ہو: وہ گذرے لاش پر جیسے گذرنا ہو تو ایسا ہو: سمجھ لیجے کہ وبا سے بھاگنا اور جنگ کفار سے بھاگنا دونون منع ہین چنانچہ مؤیدانکی حدیث شریف ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الفار من الطاعون کالفار من الزحف بھاگنے والا وبا سے مثل بھاگنے والے کے ہی حرب سے پس اے مسلمانو عبرت پکڑو وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ اور کارزار کرو بیچ راہ خدا کے واسطے آشکار کرنے دین کبریا کے وَاعْلَمُوا اَنَّ اللهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور جانو کہ خدا تعالی سننے والا ہی قول متخلفان جہاد کا کہ عذر ناپسندیدہ پر تمسک کرتے ہین جاننے والا ہی مافی الضمیر کو ان کے سو گنہ سے باز رہین بندگان یہہ ہی تعلیم جگہہ جگہہ جو کہا ہی کہ ہون سمیع و علیم: مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ کون ہی وہ شخص کہ بخلوص نیت قرض دے خدا کو یعنے بندگان درماندہ خدا کو کہ قرض مانگین قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک یعنے قرض دینے مین تعجیل کرے یا منت نرکھے یا طلب عوض کی نہو حدیث صحیح مین وارد ہی کہ ثواب قرض دینے کا صدقے سے زیادہ ہی اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ مراد قرض سے صدقہ ہی کہ تشبیہہ دی اسکو جو وقت فی سبیل اللہ واقع ہو ساتھہ قرض کے لزوم جزا مین کہ بے شبہہ اعطا عوض اُسکا لازم ہی پس اس تقدیر پر قرض حسنہ وہ ہی کہ خالص برائے خدا ہو یا مال حلال سے تصدق کرے عاصم رحمۃ اللہ علیہ من کو حمل اوپر معنی استفہام کے کرتا ہی یعنے ہی کوئی کہ قرض دے فَيُضَاعِفَهُ پس حق تعالی دوچند کرے اور دو گنا کرے اجر اُسکا لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً واسطے اس شخص کے ہین زیادتیون پر زیادتیان بہت یہان مبہم چھوڑا ہی حق تعالی نے تاکہ اضعاف کثیرہ کو زیادہ حیز شمار سے تصور کرے جب یہہ آیت نازل ہوئی یہود ساتھہ طعن کے کہنے لگے کہ مگر حق تعالی کچھہ چیز نہین رکھتا کہ ہم سے قرض طلب کرتا ہی اور مسلمانون نے جو بوعدۂ الٰہی یقین لانیوالے تھے معاملے مین ایسے قرض کے مبارزت شروع کی اول ابو الدحداح انصاری رضی اللہ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ خدا تعالی یہہ قرض کسواسطے طلب کرتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہتا ہی کہ تمھارے تئین بواسطے اسکے بہشت مین لیجائے ابو الدحداح نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو باغ خرمون کے ہین بہتر ان دونون باغون مین سے جو ہی سے اگر بقرض خدا دون مین تم ضامن میرے بہشت کے ہوتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ضامن ہوتا ہون کہ حق تعالی دوچند اس سے بیچ ریاض بہشت کے تجھے کرامت فرماویگا عرض کیا اُسنے کہ ای سید عالم صلعم ساتھہ اس شرط کے کہ فرزند میرا اور مانکی میرے ساتھہ بہشتین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی ہوگا پس ہاتھہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پکڑ کر اس باغ کو براہ خدا تصدق کیا اور اسوقت دروازے پر بستان خرمے کے آیا اور کہا ای ام الدحداح اس حدیقے کو صدقہ کیا مین نے اس شرط پر کہ دوچندان ہوئین جنت مین اور تو اور فرزند تیرے ساتھہ میرے ہون ام الدحداح نے کہا خوب سودا ہی کہ کیا تو نے بارک اللہ لک فیما اشتریت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حق مین اُسکے کم من عذق رداح ودار فیاح فی الجنۃ لابی الدحداح وَاللهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ اور حق تعالی بند

Marfat.com

کرتاہی روزی ساتھہ حکم اور حکمت اپنی کے اوپر بعضون کے اور صلاح انکی ہوتی ہی اور کشادہ کرتاہی رزق کو اوپر بعضون کے ساتھہ تدبیر اور
قسمت اپنی کے اور مصلحت اور منفعت انکی اسیمین ہوتی ہی پڑھاہی یبسط کو ساتھہ سین کے حفص نے اور ابوبکر وغیرہ نے ساتھہ
صاد کے اور رسم کتابت مین ساتھہ صاد کے ہی اور یعنی دونون کی ایک مین یہہ آیت تنبیہ ہی اوپر اسکے کہ صدقہ دینا اور مال
مصارف خیر مین خرچ کرنا موجب فخر کا نہین ہوتا اور حب مال جانیوالا ہوتاہی امساک اور بخیلی سے نہین رہتا کیاہی جو آدمی دے
کہ کم نہین ہوتا اور جو جاوے غم مت رکھہ کہ نہین آویگا ٭ راہ آلہی مین تن و مال صرف کردے نصیحت کاہی اس ہی حرف ٭ وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ اور طرف اللہ کے پھر جاؤگے تم یعنے طرف حسابگاہ آلہی کے عبور ہوناہی اور ظہور جزا اور سزا وہان ضرور ہوتاہی پس چاہئے کہ مال
کو اس جگہہ خرچ کرو کہ حسابگاہ مین شرمندہ نہو جہاد مین اور حج مین اور طلب علم مین اور سوای ان کے امور خیر مین صرف کرو کہ وہان موجب
سرخروئی کا ہو اور قابض اور باسط کی معنو مین نکتے ہین کہ لیتاہی مال اغنیا سے تاکہ جانین کہ کینے والا اللہ ہی اور منت اپنی
اوپر فقرا کے نرکھین اور کشادہ کرتاہی روزی اوپر فقرا کے تاکہ وہ اللہ سے دیکھین کہ باسط وہی ہی اور منت اختیار کی نہ کھینچین ایک
عارف نے کہاہی کہ اللہ قابض اور باسط ہی کسیکو ساتھہ قبض کے زندان خودی مین گرفتار کرتاہی کسیکو ساتھہ بسط کے خودی سے
نکالکر اپنا محرم اسرار کرتاہی ٭ کسی کو قابض کے پرتو سے کیاہی پابند دام غفلت ٭ ظہور باسط سے اور کسی کو چھوڑایا سب سے تجام الفت
ایک بزرگ نے فرمایاہی کہ آلہی جب اپنے آپ کو دیکھتاہون مین کہتاہون کہ مجھہ سے زاز تر کون ہی اور جب طرف تیرے نظر کرتاہون
کہتاہون کہ مجھہ سے بزرگتر کون ہی شعر آپ کو دیکھہ پست ہوتاہون ٭ آپ کو دیکھہ مست ہوتاہون ٭ سالک پر جب تجلی قابض کی وارد
ہوتی ہی بند ہوجاتاہی مقام مین اور خفقان رفع ہوجاتاہی انبساط اور فرح ظہور کرتی ہی یہان سمجھہ لیجے کہ قبض کئی قسم ہی کہ سالک کو پیش
آتاہی یا تو بسبب ارتکاب مکروہات شرعیہ کے ہوتاہی یا بجہت ترک سنن نبویہ کے ہوتاہی یا خلاف امر پیر راہبر کے جو مرشد
سے صادر ہو اس سبب سے قبض باطن مین آجاتاہی ایسی طرحکا قبض توبہ اور استغفار سے دفع ہوجاتاہی اور طریقہ دفع کا اسکے یون
جناب مرشد ہمارے نے تعلیم فرمایاہی کہ جب قبض باطن مین آوے تو غسل کیجو اور دوگانہ ادا کر کر استغفار اور زاری جناب
باریمین کرنا قبض نسبت باطن وارد ہوکر رافع قبض ہوجاویگا لیکن قبض کہ نسبت تجلی قابض کے وارد ہوتاہی دفع اس کا بدون
تجلی باسط کے ممکن نہین اسکے واسطے بھی یہی تضرع اور زاری ہی کہ موجب رستگاری ہی ٭ ابھی چھٹون مین غم دو سرا سے ای رافت
اگر آپکی ادھر التفات واقع ہو ٭ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ آیا نہین دیکھا تو نے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے نہین جانا تو نے
اور علم تیرا منتہی نہین ہوا ساتھہ خبر سردارون فرزندان یعقوب کے نام انکا اسرائیل ہی اور یعقوب اسواسطے کہتے ہین کہ حضرت عیص
اور یہہ ماکے پیٹ سے توام پیدا ہوئے تھے حضرت عیص اول ہوئے تھے پھر حضرت یعقوب ان کو مسمی بہ یعقوب کیا اسواسطے کہ عقب
حضرت عیص کے پیدا ہوئے اور معنی یعقوب کے لغت عبرانی مین پس آئندہ کے ہین اور یہی نام انکا جاری رہا یہان تک کہ قریب بجوانی
پہنچے ایکدن حضرت اسحاق کہ باپ انکے تھے خلوتخانے مین تھے ان کو دروازے پر خلوتخانہ کے بیٹھا یا تھا تاکہ نامحرم اسوقت خاص مین نہ آوے
اور مناجات آلہی مین تشویش نہ لاوے ناگاہ دو فرشتے مقرب درگاہ آلہی بصورت آدمی ہوکر واسطے زیارت حضرت اسحاق کے آئے
اور چاہا کہ خلوت خانے مین جاوین انھون نے ان کو منع کیا اور ہاتھہ پاؤن پکڑ کر انکے وہین روکا اس عرصے مین حضرت اسحاق خلوتخانے
سے باہر آئے دیکھا کہ انھون نے دو فرشتون مقرب کو روکاہی اور عذر آغاز کیاہی ان فرشتون نے حضرت یعقوب کو تحسین اور آفرین

Marfat.com

گئی اور کہا کہ حق خدمت کا یون ہی بجا لایا چاہیے اور حضرت سے اسحاق پوچھا کہ اس بیٹے کا تمھارے کیا نام ہی آپنے فرمایا یعقوب فرشتون نے کہا کہ ہماری
طرف سے اسکا نام اسرائیل مقرر کرو کہ ہماری زبان مین اسرا مرد برگزیدہ کو کہتے ہین اور ایل خدا کو یہہ فرزند تمھارا مرد برگزیدۂ خدا ہی کہ اصلاً پاس کسی کا
نہین کرتا سوا خدا کے جب سے انکا نام اسرائیل جاری ہوا اسواسطے یہہ نام مشابہ ہی فرشتون کے نام سے جیسے جبرائیل او رمیکائیل اور جا بجا کلام اللہ
مین خطاب ساتھ اس نام کے ہی چنانچہ پیچھے بھی کئی جگہہ مذکور ہوا ہی اور یا بنی یعقوب نہین فرمایا ہی اشعار ہی اوپر اسکے کہ تم بیٹے اس مرد خدا کے
ہو کہ برگزیدۂ الٰہی تھا اور واسطے حق فرمان پدر اپنے مین پروا کسی کی نہین کرتا تھا اور پاس کسی چیز کا نہین رکھتا تھا تمھین بھی چاہیے کہ بحکم
الولد سر لابیہ وفا کرنے مین ساتھ عہد خدا کے اور بجا لانے مین فرمان کبریا کے پروا دنیا کے جانیکی نکرو اور زوال جاہ اور ریاست سے نڈرو اور اگر
انکا مومنین قصور کروگے خلاف طریقہ تمھارے کا ہوگا اور صحت نسب تمھاری مین خلل پڑے گا حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ
انبیا مذکورین اور مشہورین سب بنی اسرائیل سے تھے مگر دس شخص حضرت آدم حضرت نوح حضرت ہود حضرت صالح حضرت لوط حضرت شعیب
حضرت ابرہیم حضرت اسماعیل حضرت یعقوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہم السلام اور یہہ بھی نقل کی ہی کہ کوئی شخص پیغمبرون
سے نہین ہی کہ دو واسطے اسکے قرآن مین دو نام ذکر کئے گئے ہون مگر حضرت یعقوب اور حضرت عیسیٰ کہ حضرت یعقوب کو اسرائیل بھی کہا ہی اور
حضرت عیسیٰ کو مسیح بھی فرمایا ہی انتہی لیکن یہہ استقرار ناقص ہی اسواسطے کہ حضرت یونس کے تئین ذوالنون بھی فرمایا ہی مگر یہہ کہئے کہ ذی
النون قبیل علامات اور القاب کے سے ہی نام نہین اور بیان انشعاب اولاد حضرت یعقوب کا یہہ ہی کہ باپ ان کے حضرت اسحاق
ساتھ دختر حضرت لوط کے کتخدا تھے اس قبیلے سے انکے دو بیٹے توام پیدا ہوئے تھے جب وفات حضرت اسحاق کی قریب پہنچی دونون بیٹونکو
اپنے مسجد مین سجادہ نشین کیا اور مال اپنا بھی درمیان دونونکے نصف نصف بانٹ دیا اور حضرت اسحاق حضرت عیص کو بہت دوست
رکھتے تھے اور زوجہ انکی حضرت یعقوب کو دوست زیادہ رکھتی تھی ایکدن حضرت اسحاق نے آخر عمر اپنی مین فرمایا کہ وقت خاص میرے مین
حاضر ہو اور آواز کر تو کہ مین تیرے واسطے دعا کرون یہہ بات زوجہ نے انکی سُن لی حضرت یعقوب کو لباس حضرت عیص کا پہنا کر
بھیجا اور کہہ دیا کہ آواز اپنی کو ساتھ آواز حضرت عیص کے بدل کر کہو کہ مین حاضر ہون واسطے میرے دعاے موعود فرماؤ اور حضرت
اسحاق کو آخر عمر مین ضعف بصارت کا طاری ہوا تھا جو حضرت یعقوب سا یہہ ابن شکل اور لباس کے حضور مین حضرت اسحاق کے
حاضر ہوئے حضرت اسحاق نے واسطے انکے دعا کی اور مضمون دُعا کا یہہ ہی کہ حق تعالیٰ نبوت کو اولاد تیری مین جاری رکھے بعد اس
کے حضرت عیص آئے اور طلب دُعا کی کی حضرت اسحاق نے فرمایا کہ وقت خاص مین آیا تھا تو دعا کی ہی مین نے حضرت عیص نے عرض کیا
کہ مجھے خبر نہین بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب آئے تھے مشرف ببرکت دُعا ہوگئے حضرت اسحاق نے واسطے حضرت عیص کے
اور دعا فرمائی کہ حق تعالیٰ بادشاہون کے تئین نسل تیرے سے کرے جب حضرت اسحاق کی وفات نزدیک پہنچی دونو بیٹونکو وصیت فرمائی
لیکن مسجد اور سجادہ حوالے حضرت یعقوب کے کیا حضرت عیص مکدر ہوئے بعد واقعہ حضرت اسحاق کے تمام مال پر حضرت عیص متصرف ہوئے
اور سب آدمیون نے رجوع طرف عیص کے کی اور حضرت یعقوب فقیر اور بیمایہ رہگئے حاق نے حضرت یعقوب کے جو حال اس وضع پر دیکھا
حضرت یعقوب کو کہا یہان بود و باش تمھاری مناسب نہین میرے بھائی کے پاس جاؤ اُسکی بیٹیان بہت ہین اور مرد مالدار ہی
تمھارا بیاہ کر دیگا ایک اپنی لڑکی سے معاش کی طرف سے فارغ البال ہوجاؤگے جب حضرت یعقوب اپنے مامون پاس پہنچے
کہ انکا نام لایان تھا وہ اُن کے قدوم سے بہت خوش ہوئے اور انکی ماکا بھائی کا احوال پوچھا انھون نے سب ماجرا بیان کیا

Marfat.com

لایان نے کہا کہ بدسلوکی بھائی کے سے مت ڈر کہ تو فرزند میرا ہے تمام امورات خانگی اپنے اُن کے سپرد کئے اور ساتھ دختر کلان اپنے
کے کتخدا کیا چار بیٹے اس لڑکی سے پیدا ہوئے روبیل اور شمعون اور لاوی اور یہودا پھر وہ لڑکی فوت ہوگئی لایان نے لڑکی دوسری
اپنے سے انکی شادی کی دو لڑکے اس سے ہوئے پھر وہ مرگئی بعد اُسکے لایان نے تیسری لڑکی اپنی بیاہ دی دو پسر اور ایک دختر اس سے
وجود میں آئے پھر وہ بھی مرگئی پیچھے اسکے لایان نے چوتھی بیٹی اپنی سے اُنہیں کتخدا کیا اسکا نام راحیل تھا حضرت یوسف اور بن یامین اس
سے پیدا ہوئے اسوقت میں عمر حضرت یعقوب کی چالیس کو پہنچی تھی انپر وحی آئی کہ ہم نے تجھے پیغمبر کیا جا طرف کنعان کے اور وہاں کے
لوگوں کو طرف دین ابا اپنے کے دعوت کر حضرت یعقوب نے یہہ ماجرا لایان سے اظہار کیا لایان سجدہ شکر کا بجا لائے اور کہا کہ ہر چند فراق تیرا
اور فراق دختر کا مجھ پر کمال شاق ہے لیکن رضامندی میری ہے اب جو چاہئے مال میرے میں سے لے حضرت یعقوب نے فرمایا کہ مجھے کچھ مال کی
احتیاج نہیں لیکن قبیلے اور اولاد میری کو میرے ساتھ رخصت کر لایان نے اپنی بیٹی کو معہ فرزندان رخصت فرمایا اور پانچ سو راس گوسفند
اور پانچ سو راس گاو اور پانچ سو راس شتر اور پانچ سو راس اسپ اور پانچ سو راس استر اور غلام بہت سے انکی خدمت کو اور نگاہبانی جانوروں کے کو
اور نقد اور پوشاک بسیار انکو دیا جب یہہ متوجہ کنعان کے ہوئے حضرت عیص کو خبر پہنچی اول جوش و خروش بہت کیا اور مقابلے اور مقاتلے کو اُٹھے آخر
بحسن سلوک پیش آئے اور ساتھ حضرت یعقوب کے ملاقات شائستہ کی اور ساتھ ادب تمام کے ان سے استدعا کی کہ حق تعالی نے ساتھ نبوت کے
تمہیں بزرگی کرامت فرمائی ہے مجھ پر واسطے میرے دعا کرو کہ نسل میری سے بھی پیغمبر پیدا ہو حضرت یعقوب نے فرمایا کہ پشت تمہاری سے ایوب
پیغمبر پیدا ہوگا اور ذوالقرنین بادشاہ نیک بخت مالک مشرق اور مغرب ہوگا پھر حضرت عیص اور حضرت یعقوب آپس میں رخصت ہوئے حضرت
یعقوب نے قصد شہر کنعان کا کیا کنعان میں راحیل سے حضرت یوسف علیہ السلام اور بن یامین پیدا ہوئے اور حضرت یوسف دو سالہ تھے کہ راحیل نے
قضا کی لایان نے یہہ خبر فوت کی سنکر پانچوین بیٹی اپنی کہ سب بیٹیوں میں چھوٹی تھی بہت سے جہیز دیکر انکی خدمت میں بھیجی حضرت یوسف کو اسی نے
پرورش کیا تمام فرزند حضرت یعقوب کے بارہ تھے ہر بیٹے سے سبط عظیم پیدا ہوئے تھے بنی اسرائیل تمام بارہ سبط میں انہیں کی شکایت حکایت
چلی آتی ہے اور یہاں حق تعالی فرماتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حکایت ان کی حکایات سے کہ مشتمل شکایت ہے انکی شکایات سے کہ
کیا نہیں معلوم تجھے قصہ سرداران بنی اسرائیل کا مِنۡ بَعۡدِ مُوسٰی بعد حضرت موسی علیہ السلام سے اِذۡ قَالُوۡا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابۡعَثۡ لَنَا جب کہا اُن
سرداروں نے واسطے نبی اپنے کے کہ انکا تھا حسینی والے نے لکھا ہے کہ بقول اصح وہ نبی اشمویل تھے کہ بعد یسع علیہ السلام کے بنی اسرائیل پر
مبعوث ہوئے تھے بعضے کہتے ہیں کہ وہ نبی یوشع تھے بعضے کہتے ہیں شمعون تھے بہر تقدیر کہا پیغمبر اپنے کو کہ بحکم الہی اٹھا واسطے ہمارے اور معین
فرما درمیان ہمارے مَلِكًا نُّقَاتِلۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بادشاہ کہ اعانت اسکی سے لڑیں ہم ساتھ جالوت اور قوم اسکی کے کہ عمالقہ سے تھے بقیہ قوم
عاد ہمیشہ سے بت پرستی شعار انکا تھا اور شرک کاروبار اور بنی اسرائیل اُنکے ہاتھ سے بہت عاجز آئے تھے اور اُنہیں بادشاہ اور کارفرما نہ تھا
اسواسطے پیغمبر اپنے سے استدعا کی تا کہ ہمراہ ہو کر اس کے اُن سے جہاد کریں قَالَ هَلۡ عَسَیۡتُمۡ کہا اس پیغمبر نے آیا نزدیک ہو تم اِنۡ كُتِبَ عَلَیۡكُمُ
الۡقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوۡا اگر فرض کیا جاوے اوپر تمہارے لڑنا ساتھ دشمنان دین کے یہہ کہ نہ مقابلہ کرو وَقَالُوۡا وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ
کہا انھوں نے اور کیا ہے ہمکو وجہ یہہ کہ لڑیں کے ہم بیچ راہ خدا کے وَقَدۡ اُخۡرِجۡنَا مِنۡ دِیَارِنَا وَاَبۡنَآئِنَا اور تحقیق ہم نکالے گئے ہیں ہم گھروں
اپنے سے اور فرزندوں اپنے سے یعنے مساکن سے دور کیا ہے ہمیں اور ابنا سے مہجور کیا ہے لکھا ہے کہ ابنائے ملوک انکے سے
چار سو چالیس آدمی قید کر کر جالوت لے گیا تھا اور کتنے گروہوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا تھا اسواسطے یہہ خبر میں مبالغہ کرتے تھے

Marfat.com

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ پس جب فرض کیا گیا اوپر انکے جنگ دشمنون سے تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ پھر گئے مگر تھوڑے انہین سے قائم اوپر قتال
کے رہے وہ تین سو تیرہ آدمی تھے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ تعالی دانا ہے ساتھ ستم گارون کے کہ جہاد سے تخلف کیا اور جب پیغمبر نے
انکے اوپر انکے حجت پکڑی انھون نے برسبیل تاکید جواب دیا پھر نبی نے حق تعالی سے استدعا کی کہ بادشاہ اس قوم کے واسطے معین ہو حق تعالی نے
عصا اور شیشہ تیل سے بھرا بھیجا اور فرمایا کہ جو کوئی تیرے گھر آوے اور یہہ روغن اسکے آنے سے جوش مارے اور عصا اسکے قد سے برابر ہووے
اس قوم کا بادشاہ ہے اس پیغمبر نے یہہ خبر قوم کو پہنچائی ہر ایک سرداران بنی اسرائیل سے انکے گھر آتا تھا کسی کے واسطے نہ روغن جوش کھاتا تھا
نہ کسی کے قد کے عصا برابر آتا تھا ایکروز ایکمرد دبغیہ یا دباغ کہ شادل نام تھا بوسطہ طول قامت اسکو طالوت کہتے تھے جب وہ آیا اسوقت روغن نے
بھی جوش کھایا اور عصا بھی اسکے قد کے برابر آیا بحر مواجین لکھا ہے کہ طالوت خربندہ تھا گدھا اس کا گم گیا تھا ڈھونڈھنے کو نکلا تھا جب پیغمبر کے
دروازے پر آیا تو واسطے دعا منگوانیکے کہ گدہا مل جاوے پیغمبر پاس حاضر ہوا تھا ابن پیغمبر نے اسکا طول قد دیکھ کر عصا کو ناپا تو برابر نکلا
اور تیل کو دیکھا تو جوش مار رہا تھا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا واسطے ان کے نبی ان کے نے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا تحقیق
اللہ نے تحقیق بھیجا ہے واسطے تمھارے طالوت کو بادشاہ اور فرمان فرما قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا کہا اسرائیل نے ازروی
استبعاد کیونکر ہو اسکو یعنی طالوت کو بادشاہی اوپر ہمارے وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ اور حال آنکہ ہم سزاوارتر ہین ساتھ بادشاہی کے کہ
سبط یہودا کے سے ہین اور وہ سبط بن یامین کے سے ہے کہ ان مین نہ نبوت ہے نہ مملکت اکمر دسفیہ ہے لکھا ہے بحر مواجین کہ یہودا کی اولاد
مین بادشاہت چلی آتی تھی اور لاوی کی اولاد مین نبوت اور بن یامین کی اولاد مین دونو چیزین نہ تھین وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ اور
نہین دیا گیا فراخی مال دنیا سے یعنی اگر نسبت نسب کے سے عاری تھا تو مال ہی رکھتا ہوتا کہ خزانون سے تیاری لشکر کی اور تہیا اسباب
جنگ کا کرتا فائدہ کہا پیغمبر نے جواب انکے ہین اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ تحقیق اللہ نے پسند کیا اس کو اوپر تمھارے وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ
وَالْجِسْمِ اور افزون کیا اور زیادہ دیا اس کو پھیلاو اور کشادگی علم حرب مین اور بدن مین کہتے ہین کہ دانا با مور سپاہ اور تدبیر ممالک تھا اور مرد
صاحب جمال اور سر گردن اہل زمانہ سے بلند تر رکھتا تھا وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ اور اللہ مالک الملک ہے علی الاطلاق دیتا ہے ملک اپنا
جسے چاہتا ہے اور جانتا ہے اسکو کہ صلاحیت ملک داریکی رکھتا ہے ملک ذو ملک ستان اللہ ہے :: کار مخلوق سے خوب آگاہ ہے :: وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ اور اللہ کشایش عطا کرے زمام اقتدار قبضۂ اختیار اسکے مین ہے دانا ہے مستحق کو خوب جانتا ہے پھر بنی اسرائیل نے موافق عادت
اپنی کے حجت کی اور پیغمبر اپنے سے کہا کہ ہمین بادشاہی پر طالوت کے کچھ اور بھی دلیل اور علامت چاہیے تاکہ دل ہمارے فرمانبرداری
پر اسکے راغب ہون پیغمبر نے اللہ سے درخواست کی حق تعالی نے علامت پادشاہی پر اسکے اعلام فرمایا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا انکو پیغمبر انکے نے اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
التَّابُوْتُ تحقیق نشانی بادشاہی طالوت کی یہہ ہے کہ آوے اوپر تمھارے صندوق لکھا ہے کہ تصاویر انبیا اسمین کھنچین ہین اور
طول صندوق کا تین گز اور عرض دو گز کا تھا بعضون نے کہا ہے کہ چالیس گز کا طول تھا چوب شمشاد سے بنا تھا فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
بیچ اسکے تسکین ہے پروردگار تمھارے سے بعضے کہتے ہین سکینہ ایک جانور تھا بمقدار گربہ کے دونو آنکھین اسکی مانند مشعل کے چمکتی تھین
کسیکو دیکھنے کی اسکے قوت نہ تھی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ منہہ اسکا مشابہ انسان کے تھا اور دو بازو رکھتا تھا جنگ مین
تابوت سے نکل کر مانند ہوائے تند کے روئے اعدا پر جست کر کر صف لشکر کو برہم درہم کر دیتا تھا اسیواسطے بنی اسرائیل اس صندوق کو اپنے لشکر
کے آگے رکھتے تھے وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ دوسری اس صندوق مین بقیہ ہے اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین آل موسی

Marfat.com

اور آل ہارون اور آل لغت مین نفس شخص کو کہتے مین چنانچہ اور مقام پر حق تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ اور
حدیث مین وارد ہی من مزامیر آل داؤد مراد ذات داؤد ہی علیہ السلام اب سمجھ لیجے کہ بقیہ موسی اور ہارون کا اسمین کیا تھا لکھا ہی مفسرین
نے کہ نعلین موسیٰؑ کی تھین اور عمامہ ہارونؑ کا اور خاتم سلیمان علیہ السلام اور ٹکرا ترنجبین کا تھا کہ جنگل مین انپر اترتا تھا اور ریزہ الواح تھے اور اس صندوق
کو عمالقہ اُن سے چھین کر اپنی ولایت کو لیگیا تھا لیکن جہان رکھتا تھا اس موضع پر آفت آتی تھی آخر مزبلے مین دفن کر دیا تھا حق تعالی نے
فرشتونکو حکم فرمایا کہ وہ صندوق نکال کر اُس پیغمبر کے حوالہ کرو چنانچہ فرمایا ہی تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اُٹھا لاوینگے اس صندوق کو فرشتے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ تحقیق بیچ پہنچنے صندوق کے ساتھ تمھارے البتہ حجت ہی واسطے تمھارے اوپر صدق قول پیغمبر کے بیچ بادشاہی
طالوت کے اگر ہو تم ایمان والے پس بنی اسرائیل بعد پہنچنے تابوت کے محکوم طالوت کے ہوے اور تیاری مقاتلے جالوت کی ستر ہزار آدمی ہمراہ
طالوت کے چلے لکھا ہی کہ ہوا نہایت گرم تھی فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ پس اس ہنگام مین کہ جدا ہوا طالوت بفرمان پیغمبر شہر ایلیا سے ساتھ
لشکر ہمراہ کے واسطے لڑائی جالوت کے قَالَ کہا طالوت نے باعلام پیغمبر اپنے کے یا بالہام ربانی کہ اے قوم اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ تحقیق اللہ
آزمانیوالا ہی تمکو بیچ اس ہوائے گرم کے ساتھ ایک نہر پانی کہ درمیان اردن اور فلسطین کے ظاہر ہو گی تاکہ مطیع اور عاصی آپسمین جدا ہو جاوینگے
فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ پس جو کوئی پیے گا اس نہر سے پانی پس نہین ہی مجھ سے اور مذہب میرے سے وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ
اور جو کوئی نہ چکھے اور نہ پیے پانی اس نہر سے پس تحقیق وہ مجھ سے ہی یعنی پیرو میرا ہی اور ہمراہ میرے ہی یہان طعام بمعنی شرب ہی
اور لغت مین بھی یہ معنی آیا ہی چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ مین وارد ہی فیما طعموا اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ مگر جو کوئی اٹھالیوے غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ چلو پانی
ساتھ ہاتھ اپنے کے لکھا ہی کہ حق تعالی نے ساتھ قدرت کاملہ اپنے کے نہر پانی کی انکے راہ مین ظاہر کی جب لشکر اس ہوائے گرم مین پیاسا ہو کر
وہان پہنچا فَشَرِبُوْا مِنْهُ پس پی گئے اس نہر مین سے پانی زیادہ چلو سے اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ مگر تھوڑے لوگ ان مین سے کہ تین سو تیرہ
آدمی تھے جنھون نے ایکہی چلو پر اکتفا کی اور متابعت کی حکم بادشاہ کے حق تعالی نے تشنگی انکی دفع کری اور سیراب ہو گئے اور جنھون
نے زیادہ چلو سے پیا لب انکے خشک ہو گئے اور پیاس نے انپر ایسا غلبہ کیا کہ ہرچند پانی پیتے تھے پیاس نہین بجھتی تھی پانی پیتے پیتے
پیٹ پھول گئے کنارہ نہر کے رہگئے طاقت آگے بڑھنے کی واسطے مقاتلے کے نرہی ۔ شعر ۔ کہنے سے آقا کے کرفی جو عدول ۔ اسکا یہی حال ہی
ای ذی عقول ۔ بعضے عارفون نے اس آیت شریفہ مین نکتہ بیان فرمایا ہی وہ یہہ ہی کہ قوم طالوت سے اشارہ طرف سالکان راہ
الٰہی کے ہی اور جالوت نفس ہی اور لشکر اسکا خصائل رزائل اسکے ہین کہ ہوا اور ہوس اور طمع دنیا اور بخل اور حسد اور تکبر اور کینہ اور غرور
ہی اور جو آب نہر ہے سو مال اور متاع دنیوی ہی پس جب سالک متوجہ بقتال نفس ہوتا ہی نہر کہ عبارت مال و متاع دنیا سے ہی راہ مین پیش
آتی ہی جس کسی نے قدر ضرورت سے زیادہ میل کیا طرف دنیا کے استغنائے حرص مین گرفتار ہوا ہرچند زیادہ ترجمع کرتا ہی رغبت اسکی
جمع کرنے مین زیادہ بڑھتی ہی اطمینان خاطر نہین ہوتا اسواسطے کہ شعر پیٹ اہل حرص کا نہ بھرا نہ بھریگا دیکھہ ۔ دریا مین رہ کے کا
تھی ہی حباب کا ۔ اور ایسا شخص بدولت ہوس وہین کنارہ دنیا کے رہگیا دولت غزا سے محروم ہوا اور جس نے قدر ضرورت بشری
اس دنیا سے لیا اور خورش اور پوشش مالابدی پر خورسند ہوا حق تعالی نے اسے مستغنی کیا اور مشرف بغزا ہو کر فتحیاب ہوا سمجھ لیجے کہ حال
طامع کا وہ تھا اور حال قانع کا یہہ ہی چنانچہ مولانا روم نے فرمایا ہی ۔ کاسہ چشم حریصان پر نشد ۔ تا صدف قانع نشد پر در نشد
فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ پس جب پار اترا اس نہر سے طالوت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے اور اسکے قول کی تصدیق

Marfat.com

گئے تھے ساتھ اسکے قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ کہنے لگے وہ لوگ جنھوں نے خلاف حکم کیا تھا نہیں ہے طاقت ہمین آجکے دن یہہ جملہ لا طاقت
لنا الیوم مقولہ جالوکا ہے اور یہہ قول بعض کا ہے قول بعض کو نسبت طرف کل کے کیا ہے بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ساتھ جالوت کے اور
لشکرون اسکے کے لکھا ہے کہ لشکر اُسکا چھیاسٹھ ہزار کا ڈلہ پاسے نہین اُترا اور چار ہزار پار اُترے جب انھون نے لشکر جالوت پر نگاہ کی تین
ہزار چھہ سو ستّر آدمی بیدل ہوکر ڈرگئے اور کہنے لگے کہ ہم طاقت حرب جالوت کی نہین رکھتے قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ کہا
ان لوگون نے کہ یقین جانتے تھے یہہ کہ وہ ملاقات کرنیوالے ہین ساتھ اللہ کے یعنے دیکھنے والے ہین جزاء الٰہی کے اور یہہ باقی تین سو تیرہ
دلاوران میدان جنگ تھے کہ بقائے الٰہی کی امنگ رکھتے تھے كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ بہت ہوا ہے کہ جماعت
تھوری مومنان صابر کی غالب آئی ہے گروہ بہت کفار کے پر ساتھ نصرت اور مددگاری اور حکم باریکے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور اللہ ساتھ
صبر کرنیوالونکے ہے تائید دینے مین اور قوت بخشنے مین جب خالفون نے لڑنے سے کنارہ کیا اور مخالفون نے اوپر کنارے نہر کے اُتار کیا طالوت نے گروہ
اندک سے مقابلے مین لشکر جالوت کے صف کھینچی بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ لشکر جالوت مین آٹھہ لاکھہ آدمی سپاہی چست چالاک تیغ تیر خنجر
درست تھا اور جالوت خود بنفسہ عظیم الجثہ اور شدید الشوکت تھا حسینی واللہ نے نقل کی ہے کہ اسلحہ جالوت ہزار رطل لوہہ تھا ایک خود اسکے
سر کا تین سو رطل کا تھا وَلَمَّا بَرَزُوْا اور اسوقت کہ مومنین ظاہر ہوئے اور صف سیدھی کھینچی واسطے قتال کے لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا واسطے
جالوتکے اور لشکرون اسکے کہا مومنین نے رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا اے پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت
اور نگاہ رکھہ ساتھ تائید اپنے کے پانون ہمارے کو میدان حرب مین وَانْصُرْنَا اور یاری دے ہمارے تئین عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اوپر قوم کافرون کے
سمجھ لیجے کہ صبر کے تئین ساتھہ ڈالنے کے واسطے ازالہ ضعف اور تحصیل قوت کے اور پر سر اور تن کے بٹوتے مین اور واسطے دور ہونے اضطرار اور خفقان کے
اور حاصل ہونے آرام اور اطمینان کے استعمال کرنے مین تشبیہ دی اور پھر اثبات اقدام کی چاہے کہ معارکہ جنگ مین جنبش نہو حق تعالیٰ نے
دعا انکی قبول فرمائی اور صبر اور اثبات قدم اور نصرت بخشی فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ پس شکست دی مومنون نے کافرونکو ساتھ حکم اللہ کے
اور توفیق اسکی کے وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ اور مار ڈالا داؤد علیہ السلام نے جالوت کو ساتھ سنگ فلاخن کے لکھا ہے کہ ایک پتھر فلاخن کا
انھون نے اوپر خود اسکے کے مارا سر اسکا ٹوٹ گیا مغز نکل آیا لشکر اسکا شکست کھا گیا اور طالوت نے شرط کی تھی کہ جو کوئی جالوتکو ماریگا اپنی بیٹی اوسکے نکاح مین
دونگا اور بادشاہی مین شریک کرونگا چنانچہ ایسا ہی کیا کہ دختر اپنی حضرت داؤد علیہ السلام کو دی اور آدھی مملکت انکے حوالے کی بعد اسکے
تمام مملکت حضرت داؤد علیہ السلام کو پہنچی بحر موّاج مین لکھا ہے کہ داؤد علیہ السلام لشکر طالوتکے ساتھ جاتے تھے دامن کوہ مین جو پہنچے ایک پتھر سے
آواز سنا کہ مجھے لے لے مین تیرے کام کا ہون دشمن کو تیرے زخم پہنچاؤنگا حضرت داؤد نے اسکو اٹھا لیا پھر دوسرے پتھر نے بھی آواز کیا
اسے بھی لیا پھر تیسرے پتھر نے بھی یہی ندا کی اُسے بھی اٹھا لیا جب مقابلہ لشکرونکا ہوا حضرت داؤد نے آگر طالوت کے تئین کہا کہ اگر حکم
دو تو مین مقابلہ جالوتکا کرون طالوت نے کہا کہ طاقت تمھین اسقدر نہین ہے مین اسے مارونگا انھون نے کہا کہ اگر مین مارون تو
مجھے کیا دوگے طالوت نے کہا کہ اپنی لڑکی نکاح مین دونگا اور آدھے ملک مین شریک کرونگا حضرت داؤد پتھر فلاخن مین رکھہ کر
مقابل جالوتکے ہوئے جالوت نے کہا کہ پتھر کتون پر مارتے ہین مجھہ جیسے سے جنگ ساتھہ پتھر کے کیونکر کریگا حضرت داؤد نے فرمایا کہ تو
بھی کتا ہے کتے کو پتھر ہی سے مارا چاہیے آخرش سنگ فلاخن پیشانی پر مار کر گرا دیا لشکر اسکا ہزیمت کھا کر کوہ مقناطیس مین آیا
بسبب آہن نعال اسپان اور آہن اسلحہ مردان کوہ مقناطیس نے کھینچ کر پابند کر دیا ان تین سو تیرہ مومنین نے ساتھ آہستگی کے

Marfat.com

سکو مارا اور غنائم لیکر مظفر اور منصور پھرے وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ اور عطا کی حق تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو بعد قتل جالوت کے
بادشاہی اور نبوت حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ جہان قرآن مین حکمت وارد ہی مفسر بعلم حلال و حرام ہی بعضون نے کہا
ہی کہ حکمت عبارت ہی جاننے سے جیسا چاہیے اور کام کرنے سے انجام سمجھ کر بعضے کہتے ہین حکمت علم ہی کہ منفعت اسکی مخصوص ساتھ
بعض اشخاص کے نہین اور فائدہ اس کا ساتھ بعض اوقات کے مقرر نہین ہی بعضے کہتے ہین حکمت کلام ہی مشحون الفوائد اور مصئون
عن الزوائد اور بعضے کہتے ہین حکمت صنعت نرم کرنے آہن کی ہی کہ حلقے زرہ کے بآسانی درست ہون وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ اور سکھایا
اسکو جو کچھ چاہا یعنے پیغمبرونکو جو علم کہ درکار ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ زرہ بنانا بعضے کہتے ہین زبان مرغون کی اور بعضے کہتے ہین علم
تالیف لغات وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ اگر نہ یا زرکھتا اللہ تعالیٰ لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضونکو بعضون سے یعنے اگر دفع نکرتا خدا ایے
شر کو انکو بسبب مومنان جہاد کنندہ کے لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ ہر اینہ تباہ ہو جاتی زمین بسبب ظلمت کفر کے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ
اور لیکن اللہ تعالیٰ صاحب فضل اور رحمت کا ہی اوپر عالمیان کے تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ یہہ قصہ کہ جسمین معجزات واضحات مین
نشانیان ہین قدرت الٰہی کی کہ پڑھتے ہین ہم اوپر تیرے یعنے جبرئیل اوپر تیرے پڑھتا ہی ساتھ فرمان ہمارے ملک اشارہ ہی طرف آیات
قرآنی کے کہ بیچ ثنای الٰہی کے اور قصص اور امثال اور شرائع اور احکام کے کہ پیچھے مذکور ہوئے ہین یا اشارہ ہی طرف آیات معجزات انبیا کے
چنانچہ معجزات داؤد کے اور اوس پیغمبر کے کہ جسنے خبر کی تھی کہ ان آیت ملکہ کذا اور اس پیغمبر کے کہ ساتھ دعا اسکے کے الوف اموات زندہ ہوئے بیچ اور
بعد جدا ہونے استخوان کے حیات پائی تھی اور مانند معجزات عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم اور آدم علیہم السلام کے کہ پہلے مذکور ہوئے ہین بِالْحَقِّ
ساتھ راستی کے بر وجہ کہ مطابق واقع ہی اور اہل کتاب مسلّم رکھتے ہین وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور بتحقیق تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم البتہ پیغمبر ان سے
ہی لمن المرسلین کی معنی یا لمن اصحاب الکتب ہین یا لمن المرسلین المذکورین فی ہذہ السورت من آدم الی داؤد ہین یا لمن الانبیا
والمرسلین المذکورین فی القرآن یا انک لمن جیش المرسلین ہین اور یہہ جملہ تذئیل ہی تاکید واسطے رد انکار منکران رسالت کے واقع ہوا ہی
تِلْكَ الرُّسُلُ یہہ پیغمبران مذکورہ اوپر وجوہ مسطور کے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ زیادتی دی ہم نے بعض انکے کو بخصائص اور فضائل اوپر
بعض کے تلک مرفوع المحل ہی اوپر ابتدا کے الرسل صفت ہی فضلنا بعضہم علی بعض خبر ہی مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ بعضے انہین سے وہ ہین کہ باتین کی
اُن سے اللہ نے بیواسطہ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو کہا کہ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا انی انا ربک
اور پیغمبر ہمارے کو علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات ارشاد کیا جو کچھ چاہا چنانچہ مشعر ہی اوپر اسکے آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ
دَرَجٰتٍ اور بلند کیا بعضے انکے کو مرتبہ مین تفاوت انبیا مین اس واسطے ہی کہ بعضے انکے مبعوث بیک فرقہ آدمیان ہین اور بعضے کثیر
مردمان اور بعضے تمام زمرۂ انسان اور بعضے بمجموع الانس وجان جیسے پیغمبر ہمارے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسری یہہ ہی کہ بعضون کو
خوابمین پیغمبری دی بعضونکو بیداری مین نبوت عطا کی اور نزدیک بعضے مفسرین کے مراد رفع بعضہم سے ادریس علیہ السلام ہین کہ حق تعالیٰ نے
انکو رتبہ عالیہ کرامت فرمایا چنانچہ ارشاد کیا ورفعناہ مکانًا علیا اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ یہہ اشارہ طرف پیغمبر ہمارے کے ہی چنانچہ
صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ وہ پیغمبر ہمارے ہین کہ اوپر تمام انبیا کے برفع درجات اتارے ہین فضیلت دی ہی انکو حق
تعالیٰ نے اوپر تمام پیغمبرونکے ساتھ خصائص بے پایان کے اور فضائل بیکران کے چنانچہ آیات واحادیث سے ظاہر و باہر ہی محمد سید
کونین صاحب تاج لولاک کہ جسکے فدیہ ہی کیا چست و زیبا خلعت اسری کا نہ دست وہم پہنچے پایۂ اسرار کو اسکے نہ ظہور دو جہان

Marfat.com

سایہ ہے جس شہ کے سراپا کا ٭ مقام عالی اس کا آئے کیونکر فہم مین جبکے ٭ بیان ہے مرتو میں قاب قوسین ایک ادنی کا ٭ قد اسکا کس روشن ہو
سایہ انکن باغ امکانمین ٭ کہ نور انبیا ہے ظل ظل جس سرو رعنا کا ٭ خطاب خلع نعلین آیا موسی کو جہان رافت ٭ پھرے پہنے ہوئے وہانکفش
بندہ میرے مولا کا ٭ اور خصائص اور فضائل آپ کے بہت ہین کہ کتب مطولات مین مذکور ہین از انجملہ چند خاصے کہ آپ ہی مین ہین اور کسی نے
انبیا مین ہین نہ ملائکہ مین اور کتنی فضیلتین کہ پیغمبران اولو العزم پر ثابت ہین تحریر ہوتی ہین خاصہ پہلا روح آپکی خلقت مین سب سے سابق
ہے اور بدن مبارک لاحق متاخر بظہور کہ نحن الآخرون السابقون خاصہ دوسرا حق تعالے نے روز میثاق مین عہد تمام انبیاؤن علیہم السلام سے
لیا کہ اگر زمانہ آپ کا پاوین آپ پر ایمان لاوین اور نصرت دین مصطفوی کرین چنانچہ فرماتا ہے حق تعالی واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما
اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہٖ ولتنصرنہ اگر فرضا انبیاؤن سے اگر ایک نبی زمانہ آپکا پاتا واجب تھا کہ متابعت
آپکی کرتا چنانچہ فرمایا ہے آپنے لو کان موسی حیا لما وسعہ الا اتباعی خاصہ تیسرا حق تعالی نے ہر پیغمبر کو قرآن شریف مین ساتھ نام کے یاد فرمایا ہے
اور آپ کو ساتھ وصف کے چنانچہ یا آدم اسکن انت اور یا نوح اہبط بسلام منا اور یا ابراہیم اعرض عن ہذا اور یا موسی انی اصطفیتک
اور یا داؤد انا جعلناک اور یا زکریا انا نبشرک اور یا یحیی خذ الکتاب اور یا عیسی بن مریم اذکر اور جب نوبت
خطاب کی آپ پر آئی فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول اور اگر نام مبارک آپکا بھی فرمایا تو بطریق ثنا و مدح مقرون بصفت رسالت اور
ذکر نبوت جیسے کہ وما محمد الا رسول اور محمد رسول اللہ اور والذین اٰمنوا بما نزل علی محمد اور ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم
النبیین نقل ہے کہ قیامت کو سب امتون کو ان کے انبیاؤن کے نام پر بلاوینگے کہ یا امت نوح یا امت ابراہیم یا امت موسی اور
آپکی امت کو محمد نکہا جاویگا بلکہ خطاب آئیگا یا اولیائی خاصہ چوتھا امم سابقہ اپنے پیغمبرونکو نام لیکر پکارتے تھے اور اس امت کو جائز
نہین کہ نام لیکر آپ کو بلاوین لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا خاصہ پانچوان مخصوص فرمایا حق تعالی نے آپکو بجوامع الکلم کہ
اوتیت بجوامع الکلم یعنے کلام قلیل اللفظ کثیر المعنی خاصہ چھٹا اموال غنائم کو اوپر آپکے حلال کیا اور امم سابقہ پر حرام تھا اور پیغمبرون کے
زمانو نمین یون حکم تھا کہ جو مال غنیمت لاتے تھے روبرو اپنے پیغمبر کے رکھتے تھے آتش آسمان سے اگر جلا دیتی تھی لہذا آپنے فرمایا ہے
احلت لی الغنائم خاصہ ساتوان تمامی بساط زمین کو مسجد اور معبد واسطے آپ کے کیا اور خاک کو پاک کرتے مین حکم پانیکا دیا بخلاف
پہلے امتون کے کہ اس دولت سے محروم تہین مسجد اور معبد ان کے معین تھے قدم گاہ انبیا انکے کی اور تیمم کی ہرگز رخصت نتھی چنانچہ
فرمایا ہے آپنے جعلت لی الارض مسجدا وترابہا طہورا خاصہ آٹھوان مبعوث کیا آپکو حق تعالی نے اوپر کافہ خلائق کے جن وانس سے اور پہلے
انبیا سب بطائفہ مخصوص مبعوث ہوتے تھے بعضے روایتمین ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام بھی اوپر کافہ برایا کے مبعوث تھے بقرینہ
ہلاکت تمام روئے زمین لیکن بر تقدیر تسلیم اور انس ہی کے تھے نہ جن کے اور آپ سب پر چنانچہ فرمایا ہے بعثت الی الخلق کافۃ خاصہ نوان انبیا
کو ساتھ وجود مبارک آپکے ختم فرمایا کہ بعد آپ کے کوئی پیغمبر نہ پیدا ہوگا چنانچہ فرمایا ہے آپنے ختم بی النبیون اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام
کا اترنا آخر زمانمین واسطے اظہار شریعت غیر نہین ہونیکا بلکہ اسی شریعت کو اجرا کرینگے اور مثل ایک عالم کے ہونگے علمائے امت محمدیہ سے
علی مصدرہا الصلوٰۃ والتسلیمات خاصہ دسوان حق تعالی نے آپکو رحمت عالمین فرمایا کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اس خاصے
مین لطائف بہت مندرج ہین انشاء اللہ تعالی تفسیر مین اس آیت کے تحریر ہونگے خاصہ گیارھوان مختار فرمایا حق تعالی نے
آپکو اوپر تمام پیغمبرونکے دس چیز مین اول یہ ہے کہ پہلے انبیا جب اس جہان سے رحلت فرماتے تھے بساط ان کے پھٹ جاتے تھے

Marfat.com

اور ازواج اُن کی نکاح مین غیر و نکے آتی تھین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بساط تا قیامت مبسوط اور شریعت مضبوط اور دین مربوط
تا بہ انقطاع دنیا رہیگا اور ازواج آپکے کہ امہات المؤمنین ہین دوسری یہہ ہے کہ سب انبیا طالب رضائے خدا تھے چنانچہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وعجلت الیک رب لترضی اور حضرت حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا طلب رضائے مقدس ہوے ہین علیہ
الصلوٰۃ والسلام ولسوف یعطیک ربک فترضی تیسری یہہ ہے کہ سب انبیا نے اللہ کی قسم کھائی ہے اور اللہ تعا آپ کی ہی قسم کھائی
ہے کہ فرمایا ہے لعمرک چوتھی یہہ ہے کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرمایا فقولا لہ قولا لینا تا بسبب اسکے تدارک غلظت اسکیکا کرے
اور اپکو کہا واغلظ علیہم تا تلافی رافت اسکے کی کرے پانچوین یہہ ہے کہ تعظیم اس طرح سے آپکے نام کی فرمائی ہے کہ کسی انبیا کی نہین کہ
قرآن مین سب انبیا کو بنام علامت یاد کیا ہے اور آپکو بنام کرامت چھٹی یہہ ہے کہ کسی پیغمبر کی امت کو خطاب بیواسطہ نہین فرمایا
حق تعالی نے اور اگر جو کچھ ارشاد کرنا بھی منظور ہوا تو اس پیغمبر کو خطاب فرماکر کہا کہ تم یون کہدو چنانچہ قوم نوح علیہ السلام سے جب کہا انا لنرک
فی ضلال مبین تو حق تعالی نے طرف حضرت نوح کے خطاب فرمایا کہ جواب مین انکے کہہ یا قوم لیس بی ضلالۃ ولکنی اسیطرح جس نے جس
پیغمبر کے جناب مین کچھ الفاظ بے ادبانہ ازراہ طعن کہے اس پیغمبر نے اس کے جواب بتعلیم الہی دیا ہے اور جب نوبت نبوت کی ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچی تو حق تعالی نے جواب طاعن کو آپکے آپ فرمایا چنانچہ ابو البختری بن ہسام نے جب آپکو کہا ما اظنک الا ضلالا
تو حق سبحانہ قسم کھا کر نفی ضلالت اپنے حبیب کی فرمائی کہ والنجم اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی اور دوسرے جاہل نے جواب کو مجنون کہا
تو حق تعالی نے قسم کھا کر سخن اس خبطی جاہل کا باطل کیا کہ ن والقلم وما یسطرون ما انت بنعمت ربک بمجنون پھر کسی نے جواب کو شاعر
کاہن کہا اس کے جواب مین فرمایا کہ وما ہو بقول شاعر اور ولا بقول کاہن پھر کسی نے ساحر کہا تو اسکے رد قول مین ارشاد کیا کہ ان ہذا الا
سحر یؤثر اور وہ ولید بن مغیرہ تھا حق تعالی نے ساتھہ دس مذلت کے اسکی نکوہش فرمائی ولا تطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم
مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم پھر اسنے آپکو مقطوع النسل اور ابتر کہا حق تعالی نے سورہ کوثر نازل کیا اور دشمن کو آپکے ابتر کہا اور
نظیر اسکے کلام اللہ مین بہت ہین ساتوین یہہ ہے کہ سب انبیا بعد دعا کے مشرف بعطا ہوے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبل سوال کے
مخصوص ساتھہ اس کمال کے ہوئے وقت قسمت نحن قسمنا بینہم کے جو خیر عوالم عرشی فرشی ملکی ملکوتی سے بہتر اور خوشتر تھی آپکو کرامت
فرمائی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ حق تعالی نے جہات سے جہت کعبہ کی کو انتخاب کر کر فدلے وقت محمدی فرمائی کہ فول وجہک
شطر المسجد الحرام اور صفات سے صفت اپنی انتخاب کر کر آپکو مرحمت کی الا ان محمدا یعطی عطاء من لایخشی الفاقۃ اور عبادات سے جہاد کو انتخاب
کر کر آپکو عنایت کیا وجاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم اور سعادات سے قصر قبول اور حرم وصول کو انتخاب کر کر آپکو بخشی عسی ان
یبعثک ربک مقاما محمودا اور ناموں سے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتخاب کر کر دیا وما محمد الا رسول اور جاموں سے جام عشق
ومحبت دیا یحبہم ویحبونہ اور روزون سے روز جمعہ یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ اور راتون سے شب قدر لیلۃ القدر
خیر من الف شہر اور مہینون سے رمضان شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور شہرون سے مکہ معظمہ لتنذر ام القری ومن حولہا اور
بوڑھے لوگون سے ابو بکر رضی اللہ عنہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اور کہول عمر رضی اللہ عنہ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک
من المؤمنین اور اغنیا سے عثمان رضی اللہ عنہ امن ہو قانت آناء اللیل ساجدا وقائما اور اصفیا سے علی مرتضی رضی اللہ عنہ یبتغون فضلا
من اللہ ورضوانا اور بنات سے فاطمہ رضی اللہ عنہا فاطمۃ بضعۃ منی اور ذریات سے حسنین رضی اللہ عنہما سیدی شباب اہل الجنۃ الحسن والحسین

Marfat.com

اور آیات بینات سے قرآن شریف کو انتخاب کرکر آپکو دیا کتاب انزل الیک مبارک اور ملل و ادیان سے دین خلیل کہ ملت ابیکم ابراہیم اور
پہاڑون سے صفا و مروہ کو اِنَّ الصَّفا والمروۃ من شعائر اللہ اور مکانات سے مساجد کو واَنَّ المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا اور عالم
ایمان سے تقوی کے ولباس التقوی ذلک خیر اور جہان عرفان سے توحید کو والٰہکم الٰہ واحد اور باغون سے بہشت کو اعدت للمتقین
اور گلستانون سے فردوس کو کانت لہم جنات الفردوس نزلا اور علویات سے عرش کو فکان قاب قوسین او ادنی اور سفلیات سے حرم
کو حرما امنا ویتخطف الناس من حولہم اور عورات سے نو عورتونکو یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور اخوان سے صحابہ کو فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور
گھانسون سے جو کو الشعیر قوت الانبیاء اور دواؤن سے شہد کو فیہ شفاء للناس اور خوابون سے خواب صالح کو لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق
اور پانی سے چار انہار بہشت کو فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ اور کردارون سے نماز کو ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء و
المنکر اور گفتارون سے ذکر لا الٰہ الا اللہ کو واذکروا اللہ ذکرا کثیرا اور قولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم اور بنی آدم سے اس امت کو انتخاب کرکر آپ کو دیا
کنتم خیر امت اخرجت للناس اور ہژدہ ہزار عالم سے آپکو انتخاب کرکر ہمین امت والونکو عنایت فرمایا لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم
رسولا **غزل** امام کل انبیا محمد رسول برحق ہے کبریا کا ؛ درود بیحد سلام بیعد ہو ہے پہ نازل سدا خدا کا ؛ نبی اعلی رسول اکرم صفی اصفی شفیع عالم
زکی ازکی رفیق و ہمدم ہمارا یہان اور وہان جزا کا ؛ وہ سب سے ارفع وہ سب سے افضل وہ سب سے اعلا وہ سب سے اکمل ؛ وہ سب سے اکرم وہ سب سے
اجمل وہ تاج ہے فرق انبیا کا ؛ کرے بانگشت شق قمر کو بلائے ہاتھون مین وہ حجر کو ؛ لٹائے للہ مال و زر کو وہی ہے بس فخر اسخیا کا ؛ نہ رافت
اب دلمین کر تو خطر اگنہ بڑین مین ترے تو ہے کیا ؛ یقین ہے میرے پر کہ ہوگا شفیع وہان تجھ سے پرخطا کا ؛ آٹھوین یہہ ہے کہ سب انبیا کے حق تعالے
نے تقصیرات زلات قرآن شریف مین پہلے ذکر فرما کر عطا اپنی ارشاد کی ہے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے حق مین وعصی آدم ربہ فغوی کہکر
فرمایا ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وہدی اور حضرت موسی ع کے حق مین کہکر فوکزہ موسی فقضی علیہ ذکر مغفرت کا فرمایا فغفر لہ انہ ہو الغفور الرحیم
اور حضرت یونس علیہ السلام کے حق مین کہا وذا النون اذ ذہب مغاضبا پھر عذر خواہی ان کی فرمائی فنادی فی الظلمات ان لا الٰہ الا انت
سبحانک انی کنت من الظالمین پھر قبول توبہ اور اجابت دعا انکی اسپر متفرع کی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم اور حضرت داؤد علیہ السلام کے حق مین
کہا وظن داود انما فتناہ فاستغفر ربہ پھر فرمایا فغفرنا لہ ذلک اسیطرح اور انبیا کے حق مین قیاس کیجے لیکن جب نوبت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی پہلے
ذکر عفو کا فرمایا پھر مذکور زلت کا عفی اللہ عنک لم اذنت لہم پھر ذکر زلت کا تعبیر فرما کے خطائے ما تقدم اور ما تاخر کو تحت مغفرت داخل فرمایا
لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر نوین یہہ ہے کہ مراتب نبوت کے پانچ ہین اول صفوت ہے کہ حضرت آدم کو عنایت ہوا ان اللہ
اصطفی آدم دوسرا خلت ہے کہ حضرت ابراہیم کو دیا واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا تیسرا قربت ہے کہ حضرت موسی کو بخشا وقربناہ نجیا چوتھا مرتبہ
اظہار نعمت ہے کہ حضرت عیسی کو کرامت فرمایا واذکر نعمتی علیک وعلی والدتک پانچوان مرتبہ محبت ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی
جمیع الانبیاء وسلم کو ساتھہ اسکے مخصوص فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ چنانچہ روایت ہے ابن عباس رض سے کہ ایکدن
چند صحابہ بیٹھے تھے اور آپسمین کہتے تھے کہ حضرت آدم کو حضرت حق تعالی نے مرتبہ اصطفی عنایت فرمایا اور حضرت ابراہیم کو خلت
مشرف کیا اور حضرت موسی کو نجی کہا اور حضرت عیسی کو روح اللہ ٹھہرایا اس عرصے مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے
کہ کلام تمہارا مین نے سنا سچ ہے کہ آدم صفی اللہ ہین اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسی نجی اللہ اور عیسی روح اللہ لیکن سمجھ لو کہ مین بلا فخر اور
صفوت آدم کی مخروج بمعصیت ہوئی وعصی آدم ربہ فغوی اور خلت ابراہیم کی مخلوط بحاجت آئی والذی اطمع ان یغفر لی خطیئتی

Marfat.com

اور قربت موسی کی معذرت سے ربِّ اِنّی ظلمتُ نفسی فاغفرلی اور نعمت عیسیٰ کی بہ تہدید و توبیخ قیامت ہوئی ءَ انتَ قلتَ للناس اتخذونی وامّی الٰہین من دون اللہ اور محبت میری سشیون بشفاعت ہوئی عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً دسوین یہہ ہی کہ وجود تمام انبیا کا آب وگل سے تھا اور پیغمبر ہمارے کا جان و دل سے زہرۃ الرّیاض مین لکھا ہی کہ جب حق تعالیٰ نے قضیۂ وجود محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم مرتب فرمایا سر مبارک کو کہ سراپا پردۂ سلطان عقل ہی برکت سے ترتیب دیا اور چشم نرگسین کو کہ دو روزن نور گذار اس قصر کے ہین حیا سے پیدا کیا اور کانون کو دو پا و کا نہ اسکو شک رفیع الشان کے ہین عزت سے بنایا اور زبان گوہر فشان کو ذکر سے ظاہر کیا اور دو لب جان بخش کو تسبیح سے تخلیق فرمایا اور چہرۂ رشک مہر کو رضا سے ترکیب کیا اور سینۂ بے کینہ کو اخلاص سے اور دل مقبل کو رحمت سے اور فواد باوداد کو شفقت سے اور دو نو کتف گرامی کو سخاوت سے اور شعرات سنبل صفا کو نبات جنّت سے اور آب وہان بابرہان کو شہد جنّت سے مرتب اور مزیّن فرماکر اس گلدستہ گلستان حسن و ملاحت کو اور اس سرو نورستہ بوستان وجود و سماحت کو آراستہ و پیراستہ کر کر اس چار بازار عالم کو مین بھیجا تاکہ قدر اس نعمت عظمےٰ اور سعادت کبریٰ کی جانکر شکر اس انعام کا بجا لاوین غزل کرو ڑ شکر اس خدا کے جسنے کئے ہین ایسی جناب پیدا ؛ کہ جن کے باعث ہوا ہی ہم پر خطا سے راہ صواب پیدا ؛ امام کل انبیا محمد قیام ارض و سما محمد ؛ گرے ہی سجدے کو جن کے ہر دن جبین نو آفتاب پیدا ؛ نمود عالم کے وہ سبب ہین وجود آدم کے ہین وہ باعث ؛ نہوتے وہ تو نہوتا ماہی سے لے کے تا ماہتاب پیدا ؛ کرین نہ شکل کشائی گروہ تو روئی مقصود پر ہمارے ؛ نقاب پر ہو نقاب پیدا حجاب پر ہو حجاب پیدا ؛ وسیلہ ہم سے نہ حاصی ہونگے اگرچہ ہو وین تو ہم یہ یہان وہان ؛ عقاب پر ہو عقاب پیدا عذاب پر ہو عذاب پیدا ؛ کرم سے انکے یقین ہی شیطان بہ نزع کچھ شک نہ لا سکیگا ؛ کریگا گر یک سوال آکر تو ہونگے لاکھون جواب پیدا ؛ گناہ مین بیحساب رافت اگرچہ اپنے یہ شکر یہہ ہی ؛ کہ کر دئیے مین خدا نے ایسے شفیع روز حساب پیدا ؛ خاصہ بارھوان حق تعالیٰ نے فضیلت دی آپکی امت کو اوپر تمام امم کے دس چیزونمین اوّل خیریت مین کنتم خیر امّۃٍ اخرجت للنّاس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر دوسری اجماع کو اس امت کے حجت قائم کیا اور یہہ بات اور امتونمین نہ تھی تیسری ضلالت اور گمراہی سے محفوظ رکھا چنانچہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تجمع امتی علی الضّلالۃ چوتھی اس امت کو گواہ امم سابقہ کا ٹھہرایا قیامت کے دن وکذلک جعلناکم امۃً وسطاً لتکونوا شہداء علی النّاس پانچوان اس امت کو تمام امتون سے قیامت کے دن زیادہ کیا کہ فرمایا آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعاً یوم القیامۃ چھٹی تین حصے یہہ امت ہوگی بہشت مین ایک حصہ امم سابقہ چنانچہ فرمایا ہی انی لارجوان تکونوا ثلثا اہل الجنّۃ ساتوان اس امت کو بقحط عام ہلاک نہین فرمایا آٹھوان اس امت کو تمام غرق نکریگا نوان دشمن غیر اس امت کے اس امت پر مسلط نہوگا دسوین تکالیف امم سابقہ کی اس امت سے اٹھاوین ویضع عنہم اصرہم خاصہ تیرھوان سید روز قیامت پیغمبر ہمارے ہونگے اور یہہ خاصہ سات امر مین ظہور فرماویگا اول جو شخص کہ پہلے سر خاک لحد سے نکالیگا وہ آپ ہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہی انا اول من تنشق الارض دوسرا مرتبہ شفاعت کا مخصوص آپکو ہوگا اور علما کہتے ہین کہ آپ کی سات قسم شفاعت ہوگی ایک شفاعت عظمیٰ ہی درمیان اہل موقف کے چنانچہ حدیث مین ہی کہ خلائق سب انبیا سے ناامید ہو کر ملتجی آپکے ہونگے اور آپ شفاعت سبکی کرین گے دوسری یہہ ہی کہ شفاعت سے آپکے بہت لوگ بیحساب و عذاب بہشت کو جاوینگے اور بدولت رضا و لقائے الٰہی مشرف ہونگے تیسری جو لوگ کہ مستوجب دخول دوزخ ہونگے آپکی شفاعت سے باہر آوینگے چوتھی جو لوگ کہ بسبب معاصی کے دوزخ مین داخل ہوئے ہونگے

Marfat.com

وہ بھی آپکی شفاعت سے دوزخ سے نکل آوینگے پانچوان جو لوگ کہ بفضل الٰہی بہشت مین داخل ہونے ہونگے آپکی شفاعت سے اُنکے درجات بلند ہونگے چھٹی شفاعت آپکی بعضے کفار کے حق مین بھی واسطے تخفیف عذاب کے مقبول ہوگی چنانچہ ابیطالب کے حق مین ساتوین شفاعت آپکی مقبوران مدینہ کے حق مین چنانچہ فرمایا ہی من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت فانا اشفع لمن یموت بہا سیوم لواء حمد قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین ہوگا چنانچہ فرمایا ہی لواء الحمد یومئذ بیدی اور دوسری روایت وارد ہی کہ انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر و بیدی لواء الحمد ولا فخر و مامن نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا ہو تحت لوائی اور رسل سایہ مین اس لوا کے ہونگے نقل ہی کہ وہ لوا ہزار سالہ راہ بلند ہوگی اور اسمین تین سطرین مکتوب ہونگے پہلی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری سطر الحمد للہ رب العالمین تیسری سطر لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جب اس لوا کو فضلاء عرصات مین حاضر کرینگے ندا کرنیوالا ندا کریگا کہ یا ایہا النبی الامی العربی القرشی المکی الحرمی التہامی محمد بن عبد اللہ خاتم النبی و سید المرسلین و امام المتقین و رسول رب العالمین پھر پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاوینگے اور اس کو دست مبارک مین لینگے پھر تمام انبیا حضرت آدم سے عیسیٰ تک علیہم السلام ساتھ تمام صدیقون کے اور شہدا اور صلحا اور عرفا کے حوالی اس لوا کے مجتمع ہونگے پھر واسطے ہر ایک کے ان فرقے والون سے حلہ اور تاج حاضر ہوگا اور واسطے جناب مقدس سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج لوائے لاکر فرق ہمایون پر رکھینگے اور لباس حریر خضر ابدن مبارک کو پہناوینگے اور ستر ہزار لوا آگے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو مین لیجاوینگے اور لواء الحمد آپ جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عنایت فرماوینگے سرور محبتبر کیون نہ کل عالم کا وہ سردار ہو جسکا ایسا ہو علم ایسا علم بردار ہو اور وجہ تسمیہ کی لواء حمد کے یہہ ہی چنانچہ تفسیر بحر العلوم وغیرہ مین لکھا ہی کہ وقت روح ڈالنے جسم آدم مین حضرت آدم کو عطسہ آیا تو الحمد للہ کہا جواب یرحمک ربک سنا اُسدم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جبین مبین انکے مین متحرک تھا سطح جیسے مروارید کو مروارید پر گھسین حضرت آدم نے کہا الٰہی یہہ آواز کیا ہی خطاب آیا کہ نور فرزند تیرا کا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان ہوگا حضرت آدم کے دلمین تمنائے مشاہدہ نور محمد علیہ الصلوٰۃ مشتعل ہوئی اس نور نے پیشانی سے بسر انگشت مسبحہ انکی کے انتقال کر کر جلوہ دکھایا حضرت آدم نے جو آیت اظفار مین نور سید ابرار مشاہدہ کیا فی الحال انگشت مسبحہ اٹھا کر مبادرت بشہادتین کی کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اور یہہ سنت درمیان اولاد اپنے کے تا قیامت چھوڑی اور برکت انتقال اس نور پاک کے سے کہ یمین آدم واقع ہوا تھا خیر اور یمن اور برکت اور سعادت قرین یمین ہوئی جو اولاد اُن کی کہ جانب یمین مستمکن تھی سعادتمند ملقب باصحاب یمین ہوئی اور جو جانب شمال تھی محروم اس سے رہی القصہ حضرت حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ای آدم جسکا بیٹا غیب سے حضور مین آتا ہی کچھ تحفہ دیتے ہین اس فرزند ارجمند کو کیا تحفہ دیگا تو حضرت آدم نے عرض کیا کہ الٰہی میرے پاس سوا الحمد للہ کے نہین جب روح میرے بدنمین تونے ڈالی ہی زبان سے جاری کیا ثواب اس حمد کا اس فرزند دولتمند کو دیتا ہون حق تعالیٰ نے اس ثواب حمد کو لوا بنائی اور مسمی بلواء الحمد کر کر حوالے سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائی چہارم اول سب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہشت مین جاوینگے چنانچہ فرمایا ہی انا اول من یقرع باب الجنۃ نقل ہی کہ جب آپ دروازہ بہشت کا ٹھوکینگے خازن بہشت پوچھیگا کہ کون ہی آپ فرماوینگے مین ہون محمد صلی اللہ علیہ وسلم خازن کہیگا کہ فرمان الٰہی ہی کہ دروازہ بہشت کا کسی کے واسطے نکھولونگا پہلے تم سے پھر آپکے واسطے دروازہ کھول دیگا آپ بہشت مین رونق افزا ہونگے اور امت آپ کی پہلے سب امم سے بہشت مین جاویگی الحمد للہ علی کل حال پنجم مالک حوض کوثر آپ ہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہی اللہ نے انا اعطیناک الکوثر او تفصیل

Marfat.com

اسکی موجب تطویل ہے کتب سیر مین مسطور ہے ششم مقام محمود ہے کہ مالک اسکے آپ ہی ہونگے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً اور مفسرین اس مقام پر بہت لکھے مین انشاء اللہ تعالیٰ تفسیر مین اس آیت کے بیان ہوگا ہفتم وسیلہ ہے کہ آپ ہی کو عنایت ہوگا اور وسیلہ عبارت ایک درجے سے ہے کہ اعلاے درجات بہشت ہے ابوہریرہ رضؓ نے روایت کی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسئلوا اللہ فی الوسیلہ طلب کرو حق تعالیٰ سے واسطے میرے وسیلہ عرض کیا لوگون نے کہ وسیلہ کیا ہے فرمایا بڑا درجہ ہے بہشت مین کہ اوس درجہ کو کوئی نہین پہنچیگا مگر ایک مرد اور امید رکھتا ہون مین کہ وہ مرد مین ہی ہون سمجھ لیجیے کہ یہان امید بجہت حسن ادب ہے ورنہ آپ ہی متعین مین ساتھ اس مقام کے یہہ تیرہ خاصے آپکے یہان لکھے گئے بجہت اختصار کے ورنہ اور بہت خاصے مین کہ یہہ دفتر گنجائش تحریر کی نہین رکھتا اب بعضے فضائل آپکے کہ اوپر انبیائے کرام کے مین تحریر ہوتے مین غور سے سنئے اور تفضیل آپکی اوپر حضرت آدم علیہ السلام کے بہت وجہ سے ہے ان مین سے انیس وجہین تحریر ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ حضرت آدم آب و گل سے بنے اور آپ جان و دل سے اور اس دعوے کے پانچ دلیلین ہین پہلی دلیل یہہ ہے کہ حضرت آدم کا سایہ تھا اور آپ کا نہ تھا اور یہہ خصوصیت علامت جان اور دل ہے نہ صفات آب و گل دوسری دلیل یہہ ہے کہ شب تار مین نور آپ کا ایسا روشن ہوتا تھا کہ احتیاج چراغ کی نتھی تیسری یہہ دلیل ہے کہ عروج آپکا اطباق سمٰوات پر بقوت جان و دل تھا نہ بشوکت آب و گل چوتھی دلیل یہہ ہے کہ پس پیش راست چپ مساوی دیکھتے تھے یہہ بھی علامت جان و دل سے ہے پانچوین دلیل یہہ ہے کہ خواب اور بیداری مین ادراک آپ کا برابر تھا کہ تنام عینی ولا ینام قلبی یہہ بھی علامت جان و دل سے ہے وجہ دویم یہہ ہے کہ تخمیر طینت آدم علیہ السلام اگرچہ بید قدرت الٰہی چالیس ہزار سال مین مرتب ہوا کہ خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحاً لیکن نور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین سو پچاس ہزار برس قبل خلقت آدم سے نور احدیت اپنے سے پیدا کیا کہ انا من نور اللہ والمومنین من نوری وجہ سیوم یہہ ہے کہ حضرت آدم کو آب جنت سے پیدا کیا اور قالب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آب رحمت سے کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ چہارم یہہ ہے کہ حضرت آدم کے حق مین فرمایا ونفخت فیہ من روحی اور اپنے حبیب کے حق مین ارشاد کیا وکذلک اوحینا الیک روحاً من امرنا روح آدم مین بدن ترتیب پاتا ہے اور روح محمد مین روح نشو و نما مین آتی ہے وجہ پنجم یہہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو اسما تعلیم کئے وعلم آدم الاسماء کلہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقائق دقائق اپنے کلام کے سکھلائے الرحمن علم القرآن وجہ ششم یہہ ہے کہ آدم کو قبلہ فرشتوں کا فرمایا اسجدوا لآدم اور آنحضرت کو مقتدائے فرشتگان اور امام پیغمبران کیا اور سبب کرامت بمبالغہ آنحضرت فرمایا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً وجہ ہفتم یہہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو روز اول السجدہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز آخر مقام محمود اور حوض مورود اور محض مشہود اور لقائے محمود ہوگا وجہ ہشتم یہہ ہے کہ آدم کا تخت عالی بجناح ملائکہ پر رکھا اور سبکو تحت تخت لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روز قیامت کو علم ہوگا کہ سب انبیا و اولیا سایے مین اسکے ہونگے آدم ومن دونہ تحت لوائی وجہ نہم یہہ ہے کہ آدم کو آسمانون سے گذار کر بہشت مین لے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت دکھا کر مقام قدس پر خرامان کیا دنی فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ وجہ دہم یہہ ہے کہ شیطان نے ورغلا کر حضرت آدم کو زلت مین ڈالا فوسوس لہما الشیطان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصرت پائے کہ شیطان آپکا اسلام لایا اسلم شیطانی علیٰ یدی وجہ یازدہم یہہ ہے کہ آدم مبتلا بزلت ہوئے اور آوازہ عصیانکا ان کے عالم مین پہنچایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے صدور گناہ غلغلہ مغفرت اقطار واکناف عالم مین منتشر فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر وجہ دوازدہم یہہ ہے کہ آدم کو عتاب پہلے ہو

Marfat.com

پھر عفو وعصیٰ آدم ربہ فغوی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عفو پہلے پھر عتاب عفی اللہ عنک لم اذنت لہم وجہ سیزدہم یہہ ہی کہ آدم کو بیک زلت بہشت سے
نکالا اور آپکی امت گناہگار کو باوجود ہزار صغائر وکبائر جنت مین داخل کرینگے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ
وجہ چہاردہم یہہ ہی کہ آدم کو بیک زلت برہنہ کیا ینزع عنہما لباسہما لیریہما سوآتہما اور چاکران گنہگار آپکے کہ باوجود ہزارون گناہ کے
پردہ پوشی کرتا ہی اور رسوا نہین فرماتا ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر وجہ پانزدہم یہہ ہی کہ آدم کو دوسو برس رولا کر توبہ قبول
کیا اور آپکے امت کی گناہ دوصد سالہ بیکدم ندم بخشی کہ الندم توبۃ وجہ شانزدہم یہہ ہی کہ آدم کو بیک لغزش حرم کعبہ مین بھیجا تا وہان توبہ
قبول فرماوین اور برکت آپکی سے گنہگاران امت کو حاجت گھر سے نکلنے کی قبول توبہ مین نہین متی قلت اساءت اقول غفرت وجہ ہفدہم
یہہ ہی کہ آدم علیہ السلام کو پدر قوالب بشر کیا اور روز میثاق مین سبکو اس متن متین سے نکالا واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو الارواح گردانا اور تمام اہل فلاح کو نور انکے سے پیدا کیا کہ انا من اللہ والمومنون منی وجہ ہژدہم یہہ ہی کہ زمان
آدم مین قالب غالب آکر جانکو عالم پاک سے طرف ولایت خاک کے کھینچ لایا اہبطوا منہا جمیعا اور دور خوش طور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مین جان غالب قالب پر ہوگئی ولایت خاک سے عالم پاک پر لے گئی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ نوزدہم یہہ ہی کہ وقت آدم
مین فرشتہ نورانی دیو ظلمانی ہوا ابی واستکبر وکان من الکافرین اور زمان سعادت نشان سید دوجہان مین دیو ظلمانی فرشتہ نورانی ہوا اسلم
الشیطان علی یدی اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت ادریس کے بہت وجہ سے ہی انمین سے پانچ وجہین تحریر ہوتی ہین وجہ اول
یہہ ہی کہ ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے اور وہین چھوڑا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کو آسمانون پر لیگئے اور وہان متمکن نفرمایا بلکہ
بلندتر اس سے تا بہ مقام او ادنی پہنچایا وجہ دویم یہہ ہی کہ حضرت ادریس کو بہشت مین لیگئے انھون نے دیکھ کر پسند کی وہین رہگئے اور پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہشت مین داخل کیا بگوشہ چشم بھی آپ نے ملاحظہ نفرمایا مازاغ البصر وما طغی وجہ سیوم یہہ ہی کہ ادریس علیہ السلام کو معرفت سیر کواکب کی
دی اور پیغمبر ہمارے کا قدم مبارک فرق کواکب پر رکھا وجہ چہارم یہہ ہی کہ ادریس علیہ السلام کو علم خیاطت کا دیا اور نبی ہمارے کو علم معرفت اور نور
محبت عطا کیا وجہ پنجم یہہ ہی کہ ادریس کو فن کتابت اور معرفت لوح وقلم دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوح وقلم سے گذار کر کتابت سے مخاطب کر
پہنچایا اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت نوح کے بھی بہت وجوہ سے ہی لیکن انمین چھے وجہین بیان کی جاتی ہین وجہ اول
یہہ ہی کہ نوح علیہ السلام کو کشتی دی کہ بروے آب روان تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو براق عنایت کیا کہ ہوا پر دوان تھا وجہ دوسری یہہ ہی کہ
نوح علیہ السلام کو نجات بخشی بلائے طوفان سے کشتی مین تلقین بسم اللہ مجریہا ومرسہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لطف الٰہی اور فضل نامتناہی
سفر معراج مین دستگیر ہوا کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا وجہ تیسری یہہ ہی کہ نوح علیہ السلام کو سفینہ دیکر انکو اور ان کے اہل کو غرق طوفان سے
نگاہ رکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکینہ مرحمت کر کر آپکو اور آپ کے امت کو حرق نیران سے بچایا وجہ چوتھی یہہ ہی کہ وہ سفینہ حضرت
نوح کو سبب نجات ہوا اور یہہ سکینہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موجب علوی درجات ہوا وجہ پانچوین یہہ ہی کہ اگر کشتی نوح علیہ السلام پانی پر
تیری تو کچھ ایسا نادر نہین عجب تر یہہ ہی کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے وقت قبول ایمان معجزہ طلب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چاہتا ہی
عرض کیا کہ وہ سل اُس کنارے سے پانی پر تیر آوے اس کنارہ تک آپ نے اس پتھر کو بلایا پانی پر تیرتا ہوا آپکی طرف چلا آیا وجہ چھٹی یہہ ہی کہ
نوح علیہ السلام نے واسطے قوم اپنے کے عذاب چاہا کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قوم کی ہدایت
طلب کی کہ اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون واسطے دشمنون کے عذر خواہی کی کہ یہہ نہین جانتے اگرچہ پتھر میرے دانتون پر مارین تو تو شکر نہ ہین

Marfat.com

ان کے دے سبحان اللہ جو دشمن سے یہہ معاملہ فرما دے وہ دوست سے کیا جانے کیا کرے سہ دشمنون سے بھی یہہ کرتا ہو جو محبوب سلوک ؛ دوستون سے کرے کیا جانے کس اسلوب سلوک ؛ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر خلیل الرحمن علیہ السّلام کے بھی بوجوہ کثیرہ ہے انمین بیس وجہین یہان ظاہر ہوتی ہین وجہ اوّل یہہ کہ ابراہیم علیہ السلام کو خلّت عطا کی کہ واتّخذ اللہ ابراہیم خلیلا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوبیت سرفراز کیا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور نکتہ عجیب اسمین یہہ ہے کہ وہان ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کیا یہان چاکران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب فرمایا وجہ دوسری یہہ ہے کہ خلیل نے جو کیا برضائے آلہی کیا یا ابراہیم قد صدقت الرویا اور یہان بلکہ تعالی و تقدس نے جو کیا برضائے حبیب کیا کہ دنیا مین فرمایا فلنولینک قبلۃ ترضیہا اور عقبی مین ارشاد کیا ولسوف یعطیک ربک فترضی وجہ تیسری یہہ ہے کہ خلیل الرحمان کو امام عوام انام کیا انی جاعلک للنّاس اماما اور حبیب اللہ کو شب معراج مین بیت المقدس مین امام انبیا کا اور بیت المعمور مین امام ملائکہ کا فرمایا وجہ چوتھی یہہ ہے کہ خلیل علیہ السّلام کو قوت یقین دی اور حبیب ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت بالتعیین کہ فرمایا لی مع اللہ وقت لایسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل مراد ملک مقرب سے جبرئیل ہین اور نبی مرسل سے ابراہیم علیہما السّلام وجہ پانچوان یہہ ہے کہ خلیل کو وہان پہنچایا کہ جبرئیل نے کہا ہل لک حاجۃ اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ترقی بخشی کہ جبرئیل نے کہا لو دنوت انملۃ لاحترقت وجہ چھٹی یہہ ہے کہ اوپر خلیل علیہ السلام کے آتش نمرود کو بردوسالم کیا کہ نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور واسطے امت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آتش دوزخ کو بردوسالم فرماویگا کہ جز یا مومن فان نورک اطفا لہبی اور کیا تعجب ہے کہ بقدم خلیل آتش نمرود لعین افسردہ ہوئی تعجب یہہ ہے کہ آتش افروختہ غضب آلہی بقدم امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام بجھ جائے اور نازکتر یہہ ہے کہ وہان جب تک خطاب نہ آیا یا نار کونی بردا وسلاما گرد نہوے اور یہان بجرد پانون رکھنے عاصیان امت مصطفویہ کے بغیر اسکے کہ فرمان متوجہ ہو تمام منتفی ہو جاوے گی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان المومن اذا وضع قدمہ علی الصراط تجمد النّار تحت قدمہ کما تجد امالہ علی الطبق یعنے جو بندۂ مومن وقت مرور برزخ دوزخ قدم پل صراط پر رکھے آتش دوزخ زیر قدم محترم اسکے کے ایسی افسردہ و یخ بستہ ہو کہ جیسی زمستان سردین چربی اوپر طبق کے وجہ ساتوین یہہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی نظر اوپر آفتاب اور ماہ اور ستارون کے تھی کہ فلما جن علیہ اللّیل رای کوکبا اور قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر تارک آفتاب اور ماہ اور ستارونکے ہوا کہ وہو بالافق الاعلی وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بواسطہ نظر قرین دوست ہوے وکذلک نری ابراہیم ملکوت السّموت والارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بواسطہ بقرب دوست پہنچے دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ نوان یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے درخواست کی ولا تخزنی یوم القیامۃ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے خواہش ارشاد ہوا یوم لا تخزی اللہ النبی وجہ دسوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے درماندہ ہو کر کہا حسبی اللہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت درماندگی اللہ سبحانہ نے کہا حسبک اللہ وجہ گیارھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا کہ مین خدا پاس جاتا ہون انی ذاہب الی ربی سیہدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے آپ اپنی طرف بلایا سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا وجہ بارھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے ہدایت چاہی سیہدین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناخواستہ ہدایت فرمائی ویہدیک صراطا مستقیما وجہ تیرھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السّلام نے کہا آلہی بندونکو لے کہہ کہ ثنا میری کرین واجعل لی لسان صدق فی الآخرین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے فرمایا کہ ہنوز تو نہ تھا کہ ثنا تیری کہتے تھے ورفعنا لک ذکرک وجہ چودھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السّلام نے اس رات کہ ملکوت انہین دکھایا ہلاکت عاصیان چاہے کہ کہا اللّٰہم اہلکہم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شب کہ بلقائے کبریا مشرف ہوے رحمت اور مغفرت گناہگارونکی درخواست کی کہ کہا واعف

Marfat.com

عنا واغفرلنا وارحمنا وجہ پندرھوین یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام منادی حج اور کعبہ اور بیابان تھے واذن فی الناس بالحج اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
منادی ایمان اور احسان اور عرفان ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان وجہ سولھوین یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مین مطیع کو
چاہتا ہون نہ عاصی کو فمن تبعنی فانہ منی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین پہلے عاصیونکو چاہتا ہون شفاعتی لاہل الکبائر من امتی
وجہ سترھوین یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام کو خطاب عتاب آمیز آیا کہ اولم تومن اور ندا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو سعادت انگیز آئی کہ آمن الرسول
بما انزل الیہ من ربہ وجہ اٹھارھوین یہہ ہی کہ واسطے پسر خلیل کے کہ پیغمبر تھا ایک گوسفند فدیہ بھیجا اور واسطے پدر حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سو گوسفند باوجودیکہ باین مرتبہ تھے قربانی فرمائی وجہ انیسوین یہہ ہی کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مجھے سب عالم سے حق سبحانہ بس ہی فانہم عدولی
الا رب العالمین اور اللہ نے فرمایا کہ مجھے کونین سے حبیب میرا بس ہی لولاک لما اظہرت الربوبیۃ اور وجہ بیسوین یہہ ہی کہ روایت ہی
قیامت کے دن عوض ہر ایک مردان امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہود اور ترسا یونکو تسلیم کرینگے اور کہینگے ہذا فداءک من النار
نار نمرود ہوئی باغ خلیل حق پر ؛ سنکے اسکو یہان کسکو اچنبھا ہوگا ؛ مجرمون کے لئے وہان امت پیغمبر کی ؛ شعلہ آتش دوزخ گل حمرا ہوگا ؛ حشر
کو فدیہ اس امت کے ہر ایک مجرم کا ؛ یا یہودی ہو یا کوئی ترسا ہوگا ؛ یہان بفرزند خلیل ایک ہوا کبش فدا ؛ جزیہ وہان احسن تقدیم سے پیدا
ہوگا ؛ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت یوسف کے بھی بوجوہ متعددہ ہی انمین سات وجہین مکتوب ہوتی ہین وجہ اول
یہہ ہی کہ یوسف علیہ السلام کو تاویل احادیث اور تعبیر خواب انعام فرمائے وکذلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث اور
غلامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحصیل مواریث اور تفسیر کتاب اکرام کی ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا وجہ دوسری یہہ ہی
کہ یوسف علیہ السلام کو تخت بخت اور قصر مصر باسم سلطنت اور رسم حکومت دیا وکذلک مکنا لیوسف فی الارض یتبوا منہا حیث یشاء اور
خاکساران امت محمدیہ کو اوپر تخت بخت بہشت کے درمیان قصر مصر جنت کے کہ ملک موبد اور دولت مخلد ہی بٹھایا اذا رایت ثم رایت نعیما وملکا
کبیرا وجہ تیسری یہہ ہی کہ یوسف علیہ السلام کو جمال دیا کہ بیچ اشتیاق ظہور اسکے کے عورات لائمات مصر نے ہاتھ کاٹے وقطعن ایدیہن وقلن
حاش للہ ما ہذا بشرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال عنایت کیا کہ واسطے استغراق نور اسکے کے اہل مومنات مدینہ نے زنار توڑے ورایت
الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا وجہ چوتھی یہہ ہی کہ حضرت یوسف کو کلید خزائن زمین عطا کین اجعلنی علی خزائن الارض اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو مفتاح کنوز رحمت اور خزائن رموز معرفت دین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ پانچوین یہہ ہی کہ بھائیون نے زمان حشمت
یوسف مین صاع زرین متاع بن یامین مین دہری قالوا نفقد صواع الملک اور عہد سعادت عہد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین متاع با
انتفاع نور یقین صدور ملازمان حضرت سید المرسلین مین رکھی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ وجہ چھٹی یہہ ہی کہ یوسف
علیہ السلام کو نور وبہا عطا کیا کہ جسکے دیکھنے سے گرسنگان مصر کی بھوک بھاگ جاتی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی لوا عنایت
ہوگی کہ محنت رسیدگان قیامت کی جب نظر اسپر پڑیگی بلا اور محنت انکی مبدل بعافیت ہوگی وجہ ساتوین یہہ ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام
نے جو روز وصال حضرت یعقوب علیہ السلام کو بالائے تخت بٹھایا ورفع ابویہ علی العرش تو تمام خلائق مصر کو بلایا اور سبکو کہ حلقہ غلامی کا گردن مین
رکھتے تھے آزاد کیا اور جب دن قیامت کا ہوگا تو سب مسلمان بمقتضائے ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ
بندگان الہی ہونگے حاضر کئے جاوینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر بساط قرب کے تخت شفاعت پر بٹھا کر حق سبحانہ عاصیان
گرفتار اور گنہگاران تبہ روزگار کو بنظر سید الابرار گذار کر آتش دوزخ سے آزاد فرماویگا اور بمژدہ درجات جنات کے سرفراز کریگا

Marfat.com

نظم زقوم ہو سر و آسا برکت سے محمد کے ، ہر خار بنے گل سا شوکت سے محمد کے ؛ امید ہی رحمت کو رحمت سے بدل دیوے ؛ میدان قیامت مین
امت سے محمد کے ؛ کیا دور ہی کر دے اللہ اس امت پر ؛ دوزخ کو حرام اُسدن حرمت سے محمد کے ؛ امید ہی جنت مین حوران ملاحت رو
مِل مِل کے کرین عشرت ملت سے محمد کے ؛ عشق انکار رکھا ای رافت دل مین کب تجھے دیگا ؛ دوزخ سے نجات اللہ الفت سے محمد کے ؛ اور
فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت موسٰی علیہ السلام کے بھی بوجوہ بیشمار ہی اُن مین سے بیس وجہین ظاہر ہوتی ہین وجہ
اول یہہ ہی کہ موسٰی علیہ السلام کو کلیم اللہ کیا وکلم اللہ موسٰی تکلیما اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم راز مین ندیم فرمایا فاوحی الی عبدہ
ما اوحی وجہ دوسری یہہ ہی کہ موسٰی علیہ السلام کو ید بیضا دیا واضمم یدک فی جیبک تخرج بیضاء اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دین
بیضا مرحمت کیا اتیکم بالملۃ الحنیفیۃ السمحۃ السہلۃ البیضاء ید بیضا موسوی قصر فرعون کو روشن کرتا تھا اور دین بیضائے مصطفوی
ساحت قصر الٰہی روشن کرتا ہی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ وجہ تیسری یہہ ہی کہ موسٰی علیہ السلام کو عصا دیا
تا سحر چند ہزار ساحران نابود فرماوین تلقف ما یافکون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت دی کہ لاکھون عاصیون کے گناہونکو
بیکدم ندم محو کرین شفاعتی لاہل الکبائر من امتی وجہ چوتھی یہہ ہی کہ موسٰی علیہ السلام کو بادشاہی اور پیغمبری بنی اسرائیل کی دی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خدمتگار مانند جبرئیل کے اور غاشیہ بردار مثل اسرافیل کے دیا اور خود بنفسہ رب جلیل جل جلالہ متکفل آپکا ہوا وجہ پانچوین
کہ موسٰی علیہ السلام آپ سے گئے ولما جاء موسٰی لمیقاتنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلوائے گئے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً وجہ چھٹی یہہ
ہی کہ موسٰی علیہ السلام نے کوہ طور پر کلام سُنا وکلم اللہ موسٰی تکلیما اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرسی نور پر دیدار پاک دیکھا دنیٰ
فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ وجہ ساتوین یہہ ہی کہ موسٰی علیہ السلام کو چالیس شبانروز آب و نان نہ دیا بعد اُس کے کلام کہا اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر شب خوان قدس سے آب و نان لبسر فرمایا اور دولت وصال سے مشرف کیا ابیت عند ربی وہو یطعمنی و
یسقین وجہ آٹھوین یہہ ہی کہ موسٰی علیہ السلام کو چالیس روز انتظار مین رکھا اور چالیس راتین جگایا جب طور پر ان سے کلام کیا اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بچھونے پر سوتے تھے کہ جبرئیل کے ہاتھ براق بھیجکر بُلایا اور طرفۃ العین مین وہان پہنچایا کہ فہم بشر اور وہم ملک جوالی
نواح اُسکے کسو نہین پہنچا وجہ نوین یہہ ہی کہ موسٰی علیہ السلام نے بہ انبساط تمام عرض کیا کہ ارنی انظر الیک خطاب آیا کہ انظر الی الجبل
اشارت بقدمگاہ نے بعد کلام لنکے کے کیا کہ ابلیس سر نکالے تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قدمگاہ دی کہ جبرئیل نے کہا
لو دنوت انملۃ لاحترقت وجہ دسوین یہہ ہی کہ موسٰی کو بیچ وادی مقدس کے امر بخلع نعلین آیا فاخلع نعلیک اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اوپر فرق فلک اطلس کے بھی خلع نعلین کی آئی کہ یا محمد لاتخلع نعلیک وجہ گیارھوین یہہ کہ جب قرب موسٰی کو یاد فرمایا موسٰی
کی ستائش کی ولما جاء موسٰی لمیقاتنا اور جب قرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرمایا اپنی ستائش کی سبحان الذی اسری بعبدہ
لیلاً یہہ دلیل ہی بقائے موسویت کی صفات موسویہ مین اور فنای مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات احدیت جل وعلا مین
وجہ بارھوین یہہ ہی کہ موسٰی کو بنام علامت یاد کیا جاء موسٰی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنام کرامت بعبدہ لیلاً وجہ تیرھوین
یہہ ہی کہ موسٰی کو آیا کہا اور حضرت کو بردہ فرمایا یعنے وہ آپ آئے بصفت خود اور حضرت کو لے گئے بصفت حق یہان عجب نکتہ ہی
جو آپ جاوے بار پاوے یا نپاوے اور جو بُلایا جاوے وہ ممکن نہین کہ دخل نپاوے سمجھہ لیجے کہ آئندہ طالب ہی اور بردہ
مطلوب اور وہ مرید یہہ مراد اور وہ محب اور یہہ محبوب وجہ چودھوین یہہ ہی کہ حضرت موسٰی اثر تجلی کا کوہ طور پر دیکھہ کر اپنی صفت

Marfat.com

سے فانی ہوئے وخر موسیٰ صعقا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مقامات انبیا کے اور عجائبات ملکوت اور ملأ اعلیٰ کے بلکہ انوار جمال و جلال حق مشاہدے کئے اور جگہہ اپنی سے نہ ہلے یہہ بھی دلیل ہے بقائے موسیٰ کی بیچ صفت اپنی کے اور بقائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیقائے حق تعالیٰ وجہ پندرھوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دیدار چاہا رب ارنی انظر الیک نہ دکھایا لن ترانی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھین بند کین مازاغ البصر وما طغیٰ تسپر تقاضا مشاہدے اسکے کا کیا الم تر الی ربک وجہ سولھوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو وہ مرتبہ کرامت کیا کہ امت ان کی دریا سے اُتری اور دامن خشک انکا تر نہوا واذ فرقنا بکم البحر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فردائے قیامت وہ پایۂ عالی مرحمت ہوگا کہ امت انکی اوپر دوزخ کے گذرے گی اور دامن تر انکا خشک نہوگا جز یا مؤمن فان نورک اطفأ لہبی وجہ سترھوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام دوبار مناجات جناب الٰہی مین کرتے تھے اور امت محمدیہ کی خاکسار ہر پانچ بار مناجات کرتے مین المصلی یناجی ربہ وجہ اٹھارہوین یہہ ہے کہ واسطے موسیٰ کے اور قوم ان کے کے من وسلویٰ بھیجا وانزلنا علیکم المن والسلوے اور واسطے امت محمدیہ کے ایمان اور سکینہ اتارے ہو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین وجہ انیسوین یہہ ہے کہ واسطے امت موسیٰ کے پتھر سے بارہ چشمے جاری کئے فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا اور واسطے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنان انگشتہای حبیب الرحمان سے فوارے حیات بخش بہائے انفجر الماء من بین اصابعہ پتھر سے جو ہون نہرین جاری تو عجب کیا ہے :: انگشت سے دریا کا بہنا یہ اچنبھا ہے :: وجہ بیسوین یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس روز قوم سے باہر رہے تھے قوم گوسالہ پرست ہوگئے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارہ سو تیس برس ہوئے مین کہ قوم سے روپوش ہوئے ہین اور ہر روز اعلائے اعلام شریعت محمدی اور لولے والاے ملّت احمدی بیچ ترقی اور تزائد کے ہے الحمد للہ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت داؤد کے بھی وجوہ متعددہ سے ہے بین وجہین انمین مجر رہوتے ہین وجہ اول یہہ ہے کہ حق تعالیٰ نے داؤد کو خلیفہ اپنا کیا انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرتبہ دیا کہ انھون نے اللہ کو خلیفہ اپنا کہا اللہ خلیفتی من بعدی۔ وجہ دوسری یہہ ہے کہ داؤد علیہ السلام کے ہاتھ مین لوہا نرم کیا والنا لہ الحدید اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست مین قلوب محکم با قساوت کو کہ فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ نشان اسکا ہے موم سے نرم تر کیا فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم وجہ تیسری یہہ ہے کہ داؤد علیہ السلام کو نغمہ اور نوا دیا کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا اور وحوش صحرا اسا نغمہ سرائی انکے کے فریفتہ ہوتے تھے اور پہار معاونت انکے بین مبادرت کرتے تھے کہ یا جبال اوّبی معہ والطیر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صیت اور آوازہ دیا کہ ہنوز نہ عالم کا نام نہ آدم کا نشان تھا کہ کوس دولت و احتشام اور نقارہ عظمت اور خترام انکا اوپر طارم عالم وجود کے بجا کہ اول ما خلق اللہ نوری اور خس و خاشاک ظلمات جہالت میدان نور افشان معرفت کے بیمن مقدم شریف انکے کے دور کی کہ ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ فی ظلمۃ رش علیہم من نوری اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت سلیمان علیہ السلام کے بھی بہت وجوہ سے ہے ان مین سے دس وجہین بیان ہوتے مین وجہ اول یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے لئے باد کو مسخر کی ولسلیمان الریح غدوہا شہر ورواحہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ملٰئکہ مسخر فرمائے یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملٰئکۃ مسومین وجہ دوسری یہہ ہے کہ تخت سلیمان کا ہر رات اور ہر دن ایک مہینے کا راہ جاتا تھا غدوہا شہر ورواحہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا براق پلک مارنے مین فرش سے تا بعرش گیا وجہ تیسری یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو مرغ سایہ کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق سبحانہ ظل ظلیل اپنے مین پرورش فرماتا تھا الم تر الی ربک کیف مد الظل بلکہ

Marfat.com

خدمتگاران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ اپنے مین مقام دیگا سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لاظل الاظلہ الحدیث وجہ چوتھی یہہ ہے کہ سلیمان علیہ
السلام کو سلطنت روی زمین کی دی رب ہب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سایہ لوا مین مملکت عقبی کی
وابستہ کی ولواء الحمد بیدی وجہ پانچوان یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی جن وشیاطین نے فرمانبرداری کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ملکہ مقربین نے وجہ چھٹی یہہ ہے کہ تمام دنیا سلیمان علیہ السلام کو بعاریت دی اور چاکران امت محمدؐ کو علی صاحبہا الصلوٰۃ بہشت مین
برابر دس حصے اس مملکت کے دےسکے واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا وجہ ساتوین یہہ ہے کہ واسطے سلیمان کے ایکروز آفتاب
پھر آیا اور واسطے ایک ملازم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی کہ علی بن ابیطالب ہین کرم اللہ وجہہ آفتاب پھر آیا چنانچہ قصہ اسکا مفصل
حدیثمین وارد ہے وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو انگشتری مملکت دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم نبوت وجہ نوین یہہ
ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو کرسی دی کہ شیطانکا دخل ہو والقینا علی کرسیہ جسدا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت الکرسی عنایت کی کہ
شیاطین بھاگین استخرجت آیۃ الکرسی من کنوز تحت العرش وجہ دسوین یہہ ہے کہ مرغ حضرت سلیمان سے باتین کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوسمار اور آہو اور
شتر اور طیور اور وحوش ہم کلام ہوئے چنانچہ تشریح اسکی کتابون مین باب معجزاتمین مبین ہے اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی بوجوہ متکثرہ ہے سات وجہین ان مین سے نقل کیجاتین ہین وجہ اول یہہ ہے کہ عیسیٰ
علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے اور وہین رکھا اور امت انکی کو ضایع چھوڑا بل رفع اللہ الیہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فوق
العرش پہنچایا اور پھر وہان سے لائے تاکہ امت کو دولت وصال سے محروم نکرین اور خلعت رحمت اور مغفرت سے سرافراز فرمادین
وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ دوسری یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپکے پیدا کیا ان مثل عیسیٰ عند اللّٰہ کمثل آدم اور نور محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم کو بیواسطہ نور احدیت اپنی سے نکالا کہ انا من نور اللہ والمومنون منی وجہ تیسری یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بدن مردہ
کو دم سے زندہ کرتے تھے واحی الموتی باذنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانہاے پژمردہ کو بدم کرم زندہ وفرخندہ فرماتے تھے اومن کان میتا
فاحییناہ وجہ چوتھی یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو وہ یقین دیا کہ جسکے سبب پانی پر جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ یقین
عنایت کیا کہ بروے ہوا خرامان ہوے وجہ پانچوین یہہ ہے کہ واسطے عیسیٰ علیہ السلام کے مائدہ آسمان سے اترا کہ جسمین طعامہاے گوناگون
تھے ربنا انزل علینا مائدۃ اور واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مائدہ پر فائدہ قرآن نازل ہوا کہ علم اولین اور علم آخرین جسمین لا رطب
ولا یابس الا فی کتاب مبین وجہ چھٹی یہہ ہے کہ مائدہ عیسیٰ سبب عذاب قوم ہوا فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العالمین اور مائدہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم موجب رحمت مؤید ہوا وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین وجہ ساتوین یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مامور بمتابعت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ آخر زمان مین نزول فرماوینگے اور موافق شریعت نبوی کے کام کرینگے اور
مثل ایک عالم کے ہونگے علماے امت مصطفویہ سے علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مامور نہین ہین انکی
متابعت پر لوکان موسیٰ حیًا ما وسعہ الا اتباعی اور یہی حال سب انبیا کا ہے جو کوئی نبی آپکے وقت مین ہوتا متابعت آپکی کرنا جب
یہہ خصائص اور فضائل انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مسطور ہوئے معلوم کرلئے تو سمجھ لیجیے کہ رفع بعضہم درجات مین مراد بعض سے پیغمبر
ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ باین درجات بلند اور مقامات ارجمند فیروزمند ہین وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ
اور دئیے ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو معجزات جیسے تکلم بمہد اور احیاے موتی اور بینائی کور اور شفاے ابرص وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

Marfat.com

اور قوت دی ہم نے اُنکو تئین ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام ہین تغیر اسکی پہلے مذکور کر آئے ہین وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ نہ لڑتے اور نہ اختلاف کرتے وہ لوگ جو پیچھے انبیا سے تھے مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بعد اسکے کہ آئین اُن کے پاس نشانیان روشن اوپر نبوت اور پیغمبری اُنکے کے یعنے باتفاق ایمان لاتے اور اختلاف اور اقتتال مین پڑتے وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا اور لیکن اختلاف کیا درمیان اپنے ایک دوسرے نے پس بعضے اُنہین سے وہ تھے کہ ایمان لائے اوپر دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت رہے فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ پس بعضے اُنہین سے وہ تھے کہ ایمان لائے اوپر دین پیغمبر دین اپنے کے اور ثابت رہے اُسپر وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ اور بعضے اُنہین سے وہ تھے کہ کافر ہوئے وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا اور اگر چاہتا اللہ سبحانہ نہ اختلاف کرتے اختلاف کو بلفظ اقتتال ذکر فرمایا ذکر سبب سے ارادہ مسبب کا کیا کہ وقوع قتال بسبب خلاف ہے اور تکرار یہان واسطے تاکید کے ہے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ جملہ مؤکدہ مین جہت کمال اتصال کے واو نہین لاتے یہان جملہ مؤکدہ مین واو کیون لائے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس مقام پر ترکیب اسطرح کہ جیسے جاءنی زید و ذہب عمرو ذہب عمرو معطوف کو تاکید کیا ہے تاکید کو بوجہ عطف نہین لائے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اور لیکن خدا کرتا ہے جو چاہتا ہے یعنے ایجاد کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اتفاق اور اختلاف سے اور اقتتال اور ائتلاف سے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس چیز سے کہ دیتی ہے ہم نے تمکو سمجھہ لیجئے کہ خرچ کرنا مال کا شریعت مین ساتھہ ہفت نوع کے عبادت ہے اول ادائے زکوٰۃ مفروضہ کہ زر و سیم سے بشرط بلوغ حد نصاب کہ چاندی مین بچاہ و دو نیم تولے ہے اور سونے مین ساڑے سات تولے ہے اور گذرنے ایک برس کے چالیسوان حصہ انکا دینا واجب ہے اور مواشی مین اور اموال تجارت مین اور محصول مین دسوان حصہ جیسا کتب فقہ مین مسطور ہے واجب ہوتا ہے دوسرا صدقہ فطر ہے کہ نصف صاع جو عبارت چار رطل سے ہے اور وہ دو سیر شاہجہانی ہوتا ہے گیہون یا آٹا یا ستو ہے اور اگر خرمہ یا جو ہو وین تو ایک صاع دے اور یہہ واجب ہوتا ہے صبح یوم فطر سے اور تقدیم تاخیر اسمین جائز ہے اور جواب اسکا صاحب نصاب پر ہے اپنی ذات سے اور فرزندان صغیر سے اور لونڈی غلام اپنے سے دے اور زوجہ اور پسر کبیر سے لازم نہین تیسرا خیرات ہے کہ عبارت ہے دینے سائلون کے سے اور ضیافت مہمانونکے سے اور اعانت یتیمون کے سے اور ضعیفون کے اور قرضدارونکے سے سوائے قدر زکوٰۃ کے چوتھا وقف ہے جیسے بنانا مسجد کا اور مدرسے کا اور پل کا اور کنوے کا اور مہمان سرا کا پانچوان مصرف حج ہے خواہ اپنے واسطے خواہ اور مسلمانکے واسطے سامان درست کرنا سواری اور خرچ راہ وغیرہ چھٹا مصرف جہاد ہے کہ یکدرم اسمین صرف کرنا برابر سات سو درم کے ہوتا ہے ثواب مین ساتوان ادائے نفقات واجبہ ہے اور وہ نفقہ زوجہ کا اور اولاد صغار کا ہے اور سوا اُسکے اور محارم کا بھی ہے بشرط طاقت اس شخص کے ہے اور احتیاج اُنکے کی یہہ سات قسمین ہین نفقے کی جب یہہ سمجھ لین تو معلوم کیجے کہ آیات سابقہ مین قصہ حضرت داؤد کا اور طالوت کا اور ذکر قتال اور شجاعت کا بیان فرمایا تھا بیان انفاق مال کا مذکور کیا کہ جیسی شجاعت جلائل اوصاف سے تھی ویسی ہی سخاوت بھی مکارم اخلاق سے ہے لیکن جہت تباین مقام کے فصل کیا واو عاطف لاکر وصل کلام مین نفرمایا اور امر کیا کہ نفقہ دو مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ ہول اور ہیبت اُسکے سے لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ نہین خرید فروخت بیچ اس دن کے کہ کوئی کسی کا عذاب مول لیلے یا بیچ ڈالے اور کے ہاتھہ اور نہ یارانہ کہ کوئی کسکی حمایت کرے وَّلَا شَفَاعَةٌ اور نہ سفارش کہ کوئی کسیکی سفارش کر کر عذاب بچا دے وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور کافر یعنے جو لوگ کہ کفران نعمت کرتے ہین اور مال کو مصارف واجبہ مین خرچ نہین کرتے وہی ظالم ہین کہ اپنے نفس پر ستم کرتے ہین کہ مال بمشقت حاصل کرتے اور اس سے بہرہ مند نہین ہوتے کشاف مین لکھا ہے کہ تارکان صدقات واجبہ کو

Marfat.com

کافر کہنا اوپر وجہ تغلیظ کے آیا ہی لیکن یہہ سخن محل نظر ہی اسواسطے کہ مسلمان کو کافر نکہنا چاہیے اور اسیہ تغلیظ مسلمانکے حق مین نہ بیان فرماتی مگر یہہ کہا جاتا ہی کہ کافرون سے یہان مراد کفران نعمت کرنیوالے مین چنانچہ پہلے ترجمے مین ہم لکھ آئے ہین معلوم کیجے کہ باون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ توحید باریکا اور صفات اسکے کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اللہ نہین کوئی معبود بحق لایق پرستش کے بحر و بر مین تمام خلق کے بیچ مکر وہی کہ استحقاق عبادت اسیکو ہی اللہ مبتدا ہی اور لا اسم جنس کا چاہتا ہی اسم اور خبر کو اِلٰہ اسم اسکا ہی اور موجود خبر اسکی محذوف ہی اور یہہ جملہ خبر مبتداء کی ہی اور آیت سابقہ مین امر بانفاق تھا اور آگے آیت مثل اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ تا آخر متضمن فضل انفاق اور لوازم اسکے کے آویگی یہہ جملہ درمیان مین اور چند جملہ اور درمیان دو کلام متصل کے بوجہ اعتراض مذکور فرمائے اور ہر ایک کو یہ اعتبار رکھنے کے لائے ذکر اس جملہ معترضہ کا واسطے ثنائے خدائے عز و جل کے ہی اور ذکر اور معترضانکا اور نکتونکے واسطے ہی باقی رہیے یہان چند خدشے جواب طلب انمین سے ایک یہہ ہی کہ خبر لا کی موجود نکالی ہی اور یہہ معتمد عدم امکان آلہ آخر کو نہین ہی اس طرح سے کہ اسکے یہہ معنی ہوے نہین کوئی الہ موجود مگر اللہ پس اس سے یہہ معلوم ہوا کہ موجود نہین ہی الہ دوسرا اور ہوے تو ہو سکتا ہی ممکن ہی ہونا اسکا اور یہہ باطل ہی اور اگر موجود خبر یہ نکالو ممکن نکالو خدشہ دوسرا لاحق ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ دلالت نہین کرتا اوپر وجود مستثنی کے اسواسطے کہ یہہ معنی ہوے کہ نہین کوئی اللہ ممکن سوا اللہ کے اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ممکن نہین واجب ہی یہہ بھی باطل محض ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اختیار کرتے ہین ہم شق اول کو یعنی خبر اسکی موجود نکالتے ہین جیسے کہ مشہور ہی اور منع کرتے ہین بطلان ثانی اسکے کو اور عدم امکان الہ آخر اگرچہ واجبات عقائد ہمارے سے ہی لیکن یہہ ضرور نہین کہ جو عقائد مین وہ سب اسی کلمے سے نکلین جائز ہی کہ یہان اکتفا فرمایا ہو اوپر اسقدر دلالت کے کہ نہین کوئی ہیچ وجود کے آلہ سوا اسکے کہ یہہ عمدہ مقاصد سے ہی اور اگر کوئی کہے کہ حاجت خبر نکالنے کی کیا ہی لغت بنی تمیم مین لا کے خبر کا ثبوت ہی نہین چنانچہ ابن حاجب نے لکھا ہی تو جواب مین اسکے کہتے ہین ہم کہ یہہ غیر معتمد ہی نزدیک محققین کے اور تحقیق اس مقام کی اور یہہ خدشے اور جواب مفصل رسالہ تہلیلیہ مین حضرت مجدد الف ثانی نے بیان فرمائے ہین اور ارشاد کیا ہی کہ جیسے حیران ہین عقلا بیچ ذات اور صفات اللہ کے بسبب حجاب ہونکے انوار عظمت کے ویسے ہی لفظ اللہ مین جو عکس ان انوار کا اور شعشعان اور لمعان انکا پرتو افکن ہی حیران ہو گئے ہین دیدہ مستقرین پس اختلاف کیا ہی کہ یہہ سریانی ہی یا عبرانی اسم ہی یا صفت مشتق ہی یا غیر مشتق علم ہی یا غیر علم بعضون نے کہا ہی اصل اسکی اَلْاِلٰہ تھی ہمزہ حذف کر کے عوض اسکے الف لام لے آئے اسواسطے کہتے ہین یا اللہ حالت ندا مین ہمزہ قطعی جانکر حذف نہین کرتے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ عجب شان ہی اس ہمزہ کی کہ قطعی ہو جاتا ہی ندا مین اور وصلی ہو جاتا ہی غیر ندا مین جواب اسکا یہہ ہی کہ تجویز کرتے ہین الف لام کو عوضی ندا مین اسواسطے کہ الف لام تعریف کی حاجت نہین ہوتی کہ تعریف بحرف ندا مستغنی ہی تعریف الف لام سے پس قائم مقام ہمزہ اصلی کی جانکر قطعی ٹھہراتے ہین اور غیر ندا مین جو خلو معانی تعریف سے بالکلیہ نہین تو وصلی بتاتے ہین فافہم اور بعضون نے اصل اسکے الالہ نکالی ہی چنانچہ پہلے معنی بسم اللہ مین مذکور کر آئے اَلْحَیُّ زندہ ہی پہلے سب کے زندگانیون سے اور زندہ رہیگا بعد فنائے ہونے سب کے ہمیشہ یہہ بیان ہی صفت الہی کا اور جواب ہی اس شخص کا کہ سنکر اللہ لا الہ الا ہو پوچھا کہ اوصاف اسکے کیا ہین فرمایا الحی الابتہ اور ذکر کرنا اس اسم کا رد ہی ان لوگونکا کہ پرستش اصنام کی کرتے ہین اور عبادات جمادات مین دم بھرتے ہین اَلْقَیُّوْمُ قائم رہنے والا ہی ذات و صفات اپنے مین یا قیوم ہی اقامت

Marfat.com

امور خلائق مین اور حفظ مخلوقات مین یہہ اسم رہی اُن لوگون کا کہ زندہ ناپائندہ کو پوجتے ہین جیسے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت عزیرؑ کو آلہ جانتے
ہین بعضے کتب تفسیر مین لکھا ہی کہ اسم اعظم الحی القیوم تین سورہ مین بیچ کلام اللہ کے مذکور ہی ایک تو سورہ بقرہ مین اس مقام پر دوسری
آغاز سورہ آل عمران مین الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم تیسری سورہ طہ مین وعنت الوجوہ للحی القیوم لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ نہین پکڑتی
اسکو اونگہ اور نہ نیند کہ مبطل ادراک حواس ظاہر ہی یہہ جملہ تاکید جملہ سابقہ کی ہی اسواسطے کہ جو منزہ اونگھنے سے سونے سے ہوگا وہ مرنے سے
فنا ہونے سے بطریق اولی پاک ہوگا بعضون نے کہا ہی کہ سنہ گرانی کو کہتے ہین جو سر مین ہوا ور نعاس ثقل کو کہتے ہین جو چشم مین ہوا ور نوم
گرانی کو کہتے ہین کہ دل مین ہو چنانچہ مدارک مین ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی مبدعات علویہ
سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی کائنات سفلیہ سے یہہ جملہ معللہ ہی لاتاخذہ سنۃ ولا نوم لہ کا اسواسطے کہ جب سب کچھ ملک اور تصرف مین اسکے
ہوا تو اونگھنا اور سونا اُسے نا ملائم ہی کہ یہہ موجب غفلت ہین اور غفلت مین قیام تصرف نہین ہوتا چنانچہ حدیث شریف مین ہی ان اللہ لا ینام
ولا ینبغی ان ینام اور ہو سکتا ہی کہ جملہ لا الہ الا ہو الحی القیوم اور جملہ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور جملہ لہ ما فی السموٰت وما فی الارض ہر ایک مرفوع
ساتھ خبر ہونے بتدا کے ہو بحر مواجین لکھا ہی کہ روایت ہی کہ قوم حضرت موسیٰؑ کے نے جیسا ارنا اللہ جہرۃ کہا تھا ویسا ہی یہہ بھی کہا تھا
کہ آیا سوتا ہی پروردگار ہمارا فرمان ہوا کہ اے موسیٰ دو شیشے مملو ہاتھ مین لے حضرت موسیٰؑ نے دو شیشے دونو ہاتھون مین لئے انکو نیند آگئی دونو
شیشے گر کر ٹوٹ گئے تنبیہ ہوئی انکو کہ اللہ منزہ ہی خواب سے اور مقدس ہی اونگھنے سے اسواسطے کہ وہ اگر سو جاوے عالم کو کون نگاہ مین رکھے
شعر خیال غفلت اُدھر سے اگر تمہارا ہوا ؛ الٰہی معاملہ زیر و زبر ہمارا ہوا ؛ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کون ہی جو سفارش کرے
انبیا اور ملٰئکہ وغیرہم سے نزدیک اُسکے روز قیامت مین کسیکی مگر باجازت اُسکے کے یہہ استفہام ہی واسطے انکار کے اور یہہ جملہ تذییل جملہ سابقہ ہی
کہ جو ایسا ہو کہ تمام آسمان و زمین و ما فیہا کا مالک ہو اسکے روبرو کسکو طاقت شفاعت کی بدون حکم اسکے کے ہو اور یہہ جملہ رد ہی دعوی مشرکان
کا کہ اصنام کو شفعا اپنا جانتے ہین چنانچہ کہتے ہین ہؤلاء شفعاءنا عند اللہ یہہ مضمون بحر مواجین اور زاہدی مین ہی اور ملا جیون نے اقوال
کہہ کے لکھا ہی کہ لازم آتی ہی اس سے جواز شفاعت انبیا و اولیا بعد اذن واسطے مؤمنین کے پس یہہ آیت رد ہی اوپر معتزلہ کے کہ
انکار شفاعت کا کرتے ہین اہل کبائر کے حق مین سمجھہ لیجیے کہ شفاعت یعنے سفارش دنیا مین کئی طرح سے منقول ہی ایک تو شفاعت بالوجاہت
سے ہی کہ کوئی امیر وزیر کسی تقصیر وار کی تقصیر بادشاہ سے سفارش کر کر معاف کروا دے اور بادشاہ ہر چند سمجھے کہ قصور اس شخص سے
لائق قتل کے یا زد و کوب کے ہوا ہی لیکن امیر یا وزیر کے کہنے سے معاف فرمائے اور انکی وجاہت کے سبب سے گناہ اُسکا بخش دے یہہ سمجھہ
کر کہ یہہ رکن سلطنت ہی آزردگی اسکی موجب تباہی مملکت ہی خاطر اسکی ضرور تر ہی دوسری شفاعت بالحب ہی کہ محبوب
بادشاہ کا کسی گنہگار کی سفارش بادشاہ سے کر کر گناہ بخشوا دے اور بادشاہ صریح جانے کہ کام اس شخص نے قابل تعزیر کے کیا ہی
لیکن بپاسخاطر محبوب کے بے معاف فرمائے یہہ سمجھہ کر کہ درگذر نا گناہ سے ایک شخص کے اگرچہ خلاف آئین سلطنت کے ہی لیکن بہتر ہی
اس رنج سے کہ محبوب کے روٹھہ جانے سے ہوگا کیہہ بڑی آفت ہی نہ خفگی یار کی ہی آفت جان آرافت ؛ وہ نرنجیدہ ہو رنج اور جو کچھہ
ہو سو ہو ؛ پس یہہ دونون قسم کی شفاعتین جناب حضرت مالک الملک مین نہین ہو سکتین اسواسطے نہ کسیکے بگاڑنے سے اُسکا ملک
بگڑے اور نہ کسی کے روٹھے سے اُسے رنج پہنچے تیسری شفاعت بالاذن ہی کہ خود بادشاہ کی مرضی ہی کسی گنہگار کے حق مین کہ اسکا
گناہ معاف کردن لیکن بہانہ چاہتا ہی کہ ظاہرا سلطنت مین خلل نہ واقع ہو پس کوئی وزیر یا امیر مرضی بادشاہ کی دریافت کر کر

Marfat.com

سفارشمین اسکے کچھ بصد آداب عرض کرے اور بادشاہ قبول فرمائے یہہ قسم شفاعت سزاوار جناب کبریا ہے چنانچہ اس آیت شریفہ مین یہی
قسم شفاعت کی بیان فرمائی ہے اور وہ جو بعضے منکرین شفاعتکے کج فہمی سے معنی اس آیت کریمہ کے نہ سمجھ کر اور سوا اسکے اور آیتین
کہ بطریق عموم وارد ہین اور آیات عدم قبول شفاعتکی کہ اکثر وہ کفار کے حق مین وارد ہین اور یا مراد اُن سے قبول شفاعت ہے نہ نفس
شفاعت عقیدہ باطلہ اپنے پر استدلال لاتے ہین یہہ نہین سمجھتے کہ درمیان تحقق شفاعت کے جناب پیغمبرؐ اور برگزیدگان حق مین
اور اس آیت اور آیات مین اصلاً تعارض نہین ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ شفاعت اور قبول شفاعت سوا اذن اللہ کے دوسرے کے اختیار مین
نہین لیکن ان اکابر ممدوحہ کے حق مین اذن شفاعت کا دار دنیا مین متحقق ہے اور برزخ مین بھی تا روز قیامت باقی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے حق مین اور برگزیدگان حق کے حق مین خبر دی ہے کہ یہہ اکابر دار دنیا مین اور آخرت مین شفاعت اور دنکی کرین گے اور خبر دینا
حضرت کا محمول ہے اسپر کہ حق تعالی نے آپکو اطلاع فرمائی کہ یہہ کبراماذون بشفاعت ہین اور انکو دار برزخ اور آخرت مین احتیاج اذن جدید نہین
اور حضرت نے جو فرمایا ہے بوحی فرمایا ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اپنے خواہش سے نہین کرتے کلام وحی سے کرتے ہین وہ باتین
تمام صحیح بخاری مین ہے حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا ہشیم حدثنا یسار ھو ابو الحکم قال حدثنا یزید الفقیر حدثنا جابر بن عبد اللہ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا فای رجل من امتی
ادرکتہ الصلوۃ فلیصل واحلت لی المغانم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث الی الامۃ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ اور بیچ ہے
صحیح مسلم مین لکھا ہے اور ترمذی مین بیچ شرح اس حدیث کے مذکور ہے کہ المراد منھا الشفاعۃ العامۃ لان الشفاعۃ الخاصۃ جعلت
لغیرہ ایضا اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ المراد بھا الشفاعۃ لاثر وسنن ابن ماجہ مین ہے عن عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء عاصیون کی جو شفاعت یہہ مین باذون خدا انبیاء یعنی
وہ ہین پھر علما پھر شہدا یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ جانتا ہے حق تعالی جو کچھ آگے اہل آسمان اور زمین کے ہے امورات اس جہان کے سے
وَمَا خَلْفَھُمْ اور جو کچھ پیچھے اُن کے ہے معاملات اس جہان کے سے یہہ جملہ دوسری تذئیل ہے مفہوم کلام سابقہ کی سمجھ لیجے
کہ صفت حیات لازم ہے اور قدرت اور علم ملزوم ہین لیس لہ ما فی السموت وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ مین
کمال قدرت بیان فرمائی اور یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم مین علم ارشاد کیا مذکوران دونو ملزومیون کے سے لازم انکا کہ جملہ الحی
القیوم ہے متحقق ہو گیا وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ اور نہین گھیرتے مخلوقات ساتھ کسی چیز کے معلومات اسکے سے
مگر ساتھ اسکے جو وہ چاہے حاصل یہہ ہے کہ کوئی مخلوق چاہے کہ احاطہ علم خالق کرے نہین کر سکتا مگر جس قدر وہ چاہے اسقدر پر محیط
ہو سکتا ہے وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سما لیا ہے کرسی اُسکے نے آسمانون کو اور جو انمین ہے اُسکو اور زمین کو اور جو اسمین ہے
کرسی نام فلک ہشتم کا ہے کہ محل ثوابت انجم کا ہے سوائے ہفت کواکب سیارہ کہ دائر ہین اوپر سات فلک دوار کے اور اضافت
کرسی کی طرف خدا واسطے تعظیم مضاف کے ہے جیسے بیت اللہ اور ناقۃ اللہ بعضے مفسرین کرسی کو بمعنی علم کے کہتے ہین کہ کرسی نشستگاہ
علما کی ہوتی ہے اس اعتبار سے درمیان کرسی کے اور علم کے مناسبت جانتے ہین اور بعضے کرسی سے ملک مراد لیتے ہین اور بعضے عرش
عظیم اور اس جملہ کو بیچ بیان عظمت اور قدرت آلہی کے کہتے ہین وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا اور نہین تھکاتی اسکو نگہبانی اُن دونو چیزون
کی یعنے آسمانکی اور زمین کی اس جملہ کا عطف اوپر جملہ سابقہ کے ہے یا حال ہے وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اور وہی ہے برتر اور تمام سے

Marfat.com

اور بزرگتر اندیشہ افہام سے یا برتر ہی صفت نقص اور زوال سے اور موصوف ہی ساتھ عظمت اور کمال کی یہہ جملہ متضمن ہی صفات سلبیہ
اور ثبوتیہ کو بطریق لف ونشر مرتب سمجھیئے کہ یہہ آیت شریفہ کہ مسمی ہے آیۃ الکرسی مشتمل اوپر توحید آلہی کے اور تعظیم اور تمجید اور صفات
باریکے اور کوئی مدلول اعظم اس سے نہین اور شرف عالم نہین ہوتا مگر شرف معلوم پس یہہ آیت ہوئی اعظم آیات وسور کلام
اللہ کی اسیواسطے اسکے حق مین بہ احادیث صحاح وارد ہی کہ جو کوئی اس آیت کو بعد ہر نماز مفروضہ کے پڑھے درمیان اسکے اور دخول
بہشت کے سوا موتکے حائل نہین ہوتا اور نہین مواظبت کرتا اوپر اسکے مگر صدیق اور عابد اور جو کوئی وقت خواب کے پڑھے امن مین
رکھتا ہی اسے اللہ اور ہمسایہ اسکے کو اور ہمسایہ کے ہمسایہ کو اور گھرونکو جو گرد اگرد اسکے ہین اور جس گھر مین یہہ آیت پڑھی جاوے
تیس راتین شیطان وہان نہین آتا اور چالیس شب ساحرونکا دخل نہین ہوتا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سید بشر آدم
ہین اور سید عرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین فخر اور سید فرس سلمان اور سید روم صہیب اور سید حبشہ بلال اور سید جبال عرفات اور
سید ایام جمعہ اور سید کلام قرآن اور سید قرآن سورہ بقرہ اور سید بقرہ آیۃ الکرسی اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے آیۃ الکرسی
وقت خواب کے حق تعالی مبعوث کرتا ہی طرف اسکے فرشتہ کہ نگہبانی کرے صبح تک اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے
دو آیتین شام کو محفوظ رکھتا ہی بلیات سے بسبب انکے صبح تک اور صبح کو پڑھے تو شام تک ایک آیۃ الکرسی دوسری حم الیہ المصیر تک
اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعظم آیت قرآنین آیۃ الکرسی ہی جو کوئی پڑھے اسکو بھیجتا ہی اللہ طرف اسکے فرشتہ کہ لکھتا ہی
واسطے اسکے حسنات اور محو کرتا ہی سیئات جس وقت پڑھے دوسرے دنکے اسوقت تک یہہ سب روایات تفاسیر اور احادیث مین ہین
چنانچہ ملا جیون نے سب نقل کئین ہین بیچ تفسیر احمدیکے اور حسینی والے نے نقل کیا ہی کہ اس آیت کی زبان ہی کہ تقدیس کرتی ہی حق سبحانہ تعالے
کے نزدیک ساق عرش کے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑھے آیۃ الکرسی بعد ہر نماز مفروضہ کے ایکبار اسے عطا کرتا ہی حق تعالی
دل شکر کرنے والونکا اور عمل صدیقون کا اور ثواب انبیاؤنکا اور کشادہ کرتا ہی واسطے اسکے چشم رحمت اور مانع نہین ہوتی کچھ چیز اسکو دخول جنت
سے مگر ملک الموت اگر قبض روح کرے اور جو کوئی کہ مداومت کرے اوپر اسکے فرمایا ہی حق تعالی نے کہ وہ نبی ہوگا یا صدیق یا ایسا
شخص کہ راضی ہون مین اس سے یا ایسا آدمی کہ ارادہ کرے شہید ہونیکا فی سبیل اللہ روایت کی ہی یہہ حافظ یعقوب بن صفیان نے
اور مثل اسکے احادیث اور آثار فضائل مین اس آیت شریفہ کے کتب اور اد مین بسیار وارد ہین تفصیل انکی موجب تطویل ہی لہذا ختم
اور اقتصار اسیقدر پر کرکر تحریر ایک نکتہ عجیبہ کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ آیۃ الکرسی بمنزلہ دل کے اس سورہ کے ہی اور فی الواقع
بعد تامل کے دریافت ہوتا ہی کہ جمیع مطالب اس سورہ بقرہ کے گرد اگرد اسی آیت کے دورہ کر رہے ہین اور جو اس سورہ کا کہ
بمنزلہ جان ہی وہ لفظ الحی القیوم ہی وہ اسی آیتین واقع ہی اور تمام آیات سور شیون ومظاہر اسی کلمے کے ہین جیسے کہ تمام
اعضائے انسانی شیون ومظاہر جان پاک کے ہین تفصیل اس مقام کی ایسی تطویل ہی کہ یہہ تفسیر تحمل گنجائش اسکیکا نہین رکھتی
لیکن بحکم مالایدرک کلہ لایترک کلہ بطریق نمونہ کچھ لکھنا ضرور ہی غور سے سنئے جس چیز کا کہ افادہ اس سورہ مین منظور ہی
وہ حیات اور قیومیت باریکے ہی کہ اوپر رنگا رنگ ظہور کے عالم مین جلوہ گر ہو رہی ہی اول حیات ہر ہر فرد انسانکی ہی
کہ ساتھ کنتم امواتا فاحیاکم کے اشارہ فرمایا ہی پھر حیات اور قیام تمام نوع انسانکا ہی ساتھ ایجاد ابوالآبا کے اور عطا کرنے
منصب خلافت کے انکو اور استقرار اور تمکین انکے کی اوپر زمین کے کہ اذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ تا آخر قصہ شرح

Marfat.com

اسکی ہی پھر حیات ورقیام یک خاندان ہی خاندانون اس نوع کے سے کہ مانند اس خاندان کے کوئی خاندان عظمت اور وجاہت
مین عند اللہ اور پائداریمین دوسرا تا وقت نزول اس سورہ کے موجود نہو انہا ابتدائے اشرح اس حیات ورقیام کی نے آغاز رکوع یا بنی اسرائیل اذکروا سے تا انجام ہی
اسرائیل تیسیرے کے کہ آخر سیپارہ مین واقع ہی امتداد کھینچا اور تمام اقسامون حیات کے سے بیچ اس خاندان عالیشان کے ظہور فرمایا ہی اول
اس قسم کو بیان کیا کہ عہد فرعونیین جو قصد ازالہ حیاتکا اس خاندان کے کیا تھا ساتھ ذبح ابنا کے اور ابقائے نسا کے پھر حیات قلوب اس
خاندان کے کا ساتھ دینے تورات کے بوصف اسکے کہ جاہل اس خاندان کے ساتھ گوسالہ پرستی کے فکر ازالہ اس حیات کا کرتے تھے ارشاد
ہوا اور طریقہ دفع مضرت گوسالہ پرستی کا بھی کہ بصورت قتل اور یعنے احیاے خاندان تھا مانند عضو متاکل کے ضمن مین اسکے فرمایا پھر جماعت
دیگر نے کہ بے ادبانہ سوال رویت کا کر حیات اپنی برباد کی تھی ساتھ دعائے موسیٰ علیہ السلام کے خلعت حیات سرنو پہنی پھر تمام بنی
اسرائیل جو سبب نافرمانی سکے حضرت موسیٰ کہ صحرائے لق و دق مین گرفتار ہوئے تھے قریب تھا کہ مرجاوین جانب غیب سے اول اسباب
حیات اور قیام اُن کے سے سایہ ابر کا نمودار کیا اور من وسلوے نازل کیا پھر وادی سے نشان آبادی دیا پھر چشمے آب روان کے
پتھر سے بہائے تا صورت حیات انکی برہم نہو اور جب اس خاندان مین ایک فرقہ بسبب ہتک حرمت سبت مستحق ازالہ حیات انسانیہ
ہوکر حرم حیات خبیثہ حیوانیہ عوض مین خلعت حیات طیبہ انسانیہ کے پہن کر مسخ ہوگیا عنایت آلہی نے شر اسکی کو سریان سے باز رکھا
اور اس قصہ کو واسطے اور ونکے عبرت کیا تاکہ آئندہ حیات اور قیام اس خاندان کا ساتھ امثال ان معاصی کے مختل نہو پھر قصہ بقرہ
مین حیات عجیبہ غلیبیہ نمودار فرماکے دستور العمل واسطے لنکے ارشاد کیا اور باوصف ان سب باتون کے قسوۃ قلب کی اُنکے اور تقاتل
اور تشاجر انکا اور بسبب نفاق فیمابین کے نقض عہود مواثیق آلہی کرنا اور بیچ فکر ازالہ قیام اس خاندان کے ہونا اور ظہور عنایت آلہی
پی درپی ارشاد ہوا تا آنکہ کلام منتجر ہوا ساتھ بیان حرص انکے کے اوپر حیات کے اور فرار موت کے باوجود اسکے کہ اسباب حیات کو جڑ سے
اکھیڑتے تھے اور دواعی موت کے ہر طرف سے اوپر اپنے جمع کرتے تھے پس فعل انکا مناقض خواہش انکے کا تھا اور عجب تر یہہ ہی کہ باوجود
حرص کے اوپر حیات اور قیام خاندان اپنے کے ساتھ اس فرشتے کے کہ اوپر اس کلام کے موکل ہی اور حیات اور قیام خاندان بامداد اور اعانت
اسکے ہی دشمنی رکھتے تھے چنانچہ آیت قل من کان عدو الجبریل مین مذکور ہی اور بطریق تتمہ اس کلام کے اشتغال اس فرقے کا ساتھ
سحر اور دیگر کلمات کفر کے کہ مزیل حیات غلیبیہ آلہی مین معرض بیا نین آیا تا آنکہ قصہ اس خاندان کا تمام ہوا من بعد بیان حی و قائمی
خاندان دوسرے کے بنی اسمعیل سے شروع فرمائی اور ابتدا اُسکے آیت واذ ابتلی ابرٰہیم ربہ بکلمات سے آغاز کی اول قیام خاندان اسماعیلی
کا ساتھ بنائے خانۂ کعبہ معظم کے اور بقا کا اس خانہ تجلی آشیانہ کے بیچ اس بقعہ مبارکہ کے ارشاد ہوا پھر امر باستقبال اس خانے کے بیچ عبادتکے اور تعظیم اور
حرمت اسکے کی کہ سبب قیام کا اس خاندان کے تھا اشعار فرمایا اور جب بیان حی او رقائمی ان دونو خاندان عمدہ کے سے فراغت پائی چند قسمین
حیات سے کہ بظاہر منافی حیاتکی معلوم ہوتے ہین اور حقیقت مین خلاصہ اقسام حیات نہین بطریق تنبیہ ادا فرمائین از انجملہ شہادت فی سبیل اللہ
ہی کہ بمقتضائے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون بہترین انواع حیات ہی لہذا اوپر اسباب اس نوع
حیاتکے تشجیع فرمائے اور دلیر گردانا ہی اور ساتھ صبر کے اوپر مصائب کے وعدہ اجر جزیل کا کیا اور بشارت عمدہ کا عنایت فرمایا اور
از انجملہ مقدمہ قصاص کہ بظاہر سلب حیات ہی قاتل سے اور حقیقت مین ایک عالم کی زندگی کا سبب ہی اور انہین سے ہی حیات معنوی
ہر میت کے ساتھ الفاظ وصیت اسکے کی بے تبدیل و تغییر اور انہین سے ہی حیات روح کے ساتھ گرسنہ اور تشنہ رکھنے کی بدن کے

Marfat.com

صوم مین اور اُنہین سے ہے حیات دین کی ساتھ جہاد اور قتال کے کہ با اعداے دین ہو کہ آیت وقاتلوا فی سبیل اللّٰہ مین تا آخر قصہ مذکور ہے اور ان
مین سے ہے حی اور قائمی ملت کی ساتھ اقامت شعائر حج کے ایام حج مین بیچ اس مکانکے کہ منشا اس خاندان عالی کا ہے پھر حی اور قائمی پرہیزگانی
کے ساتھ بیان آداب نکاح کے اور منع کے قریب ہونے سے حالت حیض مین کہ موجب ابقاے حیات خبیثہ فاسدہ ہے اور منع اتلاف حقوق
زوجیت کے سے ساتھ بہانہ قسم کے کہ اُسکو عرف شرع مین ایلا کہتے ہین اور پرورش یتیمونکی اور کیفیت اتفاق کی اوپر اُنکے بھی ضمن خانہ داری مین
مذکور ہوئے پھر اگر نوبت ساتھ انفساخ عقد نکاح کے اور برہمی خانہ داریکے واقع ہو کہ اُسکو عرف شرع مین طلاق کہتے ہین تو واسطے بقاے آثار
نکاح کے اور قائم رکھنے حقوق خانہ داریکی محافظت عدتکی اور دینا متعہ کا اور ارضاع اولاد کی تقیید قائمی تا حی اور قائمی اس عقد کی بلکلیہ برہم نہو اور یہ
مضامین تا آیۃ الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم ممتد ہین اور جوان سب سے فراغت ہوئے چند قصہ عجیبہ جنس در ورد حیات غیبیہ سے بے اسباب ظاہر
ارشاد فرمائے تاکہ معنی حی اور قیوم کی قبل نزول اس کلمہ کے اور بعد نزول اسکے کے اذہان سامعان مستقر پذیر ہون وہ جو قبل نزول اس کلمہ کے ہین
وہ دو قصے ہین پہلے قصہ حیات ایک جماعت کا ہے بنی اسرائیل سے کہ وبا سے بھاگ کر مر گئے تھے پھر دعا سے حضرت حزقیل ؑ کے زندہ ہوئے دوسرا قصہ
حضرت شمویل اور طالوت کا ہے کہ بعد زوال قیام خاندان بنی اسرائیل کے اعادہ قیام خاندان مسطورہ کا ہوا اور حضرت داؤد ؑ کے ہاتھ
مین تابوت سکینہ اگر قومیت ثم اور اقربی ظہور کیا اور جو بعد نزول اس کلمے کے ہین وہ چند قصے ہین اور قصہ نمرود کا ساتھ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے ہے کہ احیا اور اماتت الٰہی کو نہ سمجھا اور اپنے آپ کو حی بحت قرار دیا دوسرا قصہ حضرت عزیر ؑ کا ہے کہ حیات اور قیام شہر
ویران کا مستبعد جانتے تھے تا انکہ اوپر اپنے اور سواری اپنے کی اعادہ حیات اور قیام کا ساتھ حق الیقین کے معلوم کیا تیسرا قصہ ابراہیم علیہ السلام
کا ہے کہ کیفیت احیاے موتی مین توقف رکھتے تھے یہانتک کہ ساتھ عین الیقین کے کیفیت اسکی اوپر مرغان سر بریدہ و پراگندہ کے دیکھ
لی اور یہہ مضمون تا آیت مثل الذین ینفقون ختم ہوئے پھر نوبت ذکر حی اور قائمی اموال کے شروع ہوئی اور وہ چیز کہ موجب حی اور قائمی
اموال کے اذہان مین لوگونکے ہے رباخواری سے اور حقیقت مین موجب اتلاف اموال ہے عند اللہ مفصل ارشاد ہوا اور بالعکس اسکے انفاق
اور صدقہ ہے فی سبیل اللہ کہ اذہان مردم مین موجب تلف اموال ہے اور عند اللہ سبب حیات اور تضاعف اسکا ہے تفصیلوار بیان
ہوا اور واسطے حی اور قائمی اموال کے اور معاملات مشروعہ مین مبایعات اور مداینات ـــــ سے دستور العمل بیچ باب کتابت
اور شہادت کے عنایت کر کر سورہ بقرہ کو ختم فرمایا پس معلوم ہوا کہ مطالب اس سورہ کی سب شرح اور بسط حی اور قیوم کے ہین اور یہہ کلمہ بمنزلہ
جان کے ہے اس سورت مین اور آیت الکرسی بمنزلہ دل کے ہے اور تمام یہہ سورہ بمنزلہ اعضا اور جوارح کے ہے واللہ اعلم اور واسطے مہمات دینی
اور دنیوی کے اور ترقی صوری اور معنوی کے اور بر آنے حاجاتکے اور آسان ہونے مشکلاتکے عمل اس آیت شریفہ کا کمال مجرب ہے لیکن اجازت
مرشد شرط ہے اور کتمان اس عمل مین ضرور ہے کہ سر عظیم ہے اور طریقہ اسکا یہہ ہے کہ اول و آخر درود تین تین بار پڑھ کر شروع کرے اس
آیت شریفہ مین دس وقف ہین جب اللہ لا الہ الا ہو کہے خنصر دست راست کو بند کرے جب الحی القیوم کہے تو بنصر کو دست راست کے بند کرے
جب لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کہے تو وسطی کو اور جب لہ ما فی السموات وما فی الارض کہے تو سبابہ کو اور جب من ذا الذی یشفع عندہ الا
باذنہ کہے تو ابہام کو بند کرے اور جب یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم کہے تو خنصر دست چپ کو بند کرے اور جب ولا یحیطون بشیء من
علمہ الا بما شاء کہے تو بنصر کو اور جب وسع کرسیہ السموات والارض کہے تو وسطی کو اور جب ولا یؤدہ حفظہما کہے تو سبابہ کو اور جب وہو
العلی العظیم کہے تو ابہام دست چپ کو بند کرے پھر دس بار وہو العلی العظیم کو تکرار کرے اور ایک ایک انگلی کھولتا جاوے

ابہام سے دست چپ کے شروع کرے خنصر تک پھر ابہام دست راست سے لیکے خنصر تک بعد اس کے ساتھ اشارہ ابہام مین کے آیت
والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اور آیت الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم اور آیت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
ہر ایک کو تین بار کہے بعد اسکے اللہم یا دیاب ساتھ اشارہ ابہام کے پانچ بار کہے اور دست راست کی انگلیان بند کرتا جاوے خنصر
سے بند کرنا شروع کرے پھر پانچ بار باشارہ ابہام راست کے اور دست چپ کے انگلیان اسیطرح بند کرے اسی طرح یا فتاح یا رزاق یا غنی
یا کافی یا بدوح یا حفیظ یا لطیف یہہ ساتون اس عمل مین لاوے بعد اسکے بعظمۃ ہذہ الآیات وہذہ المقطعات کہہ کر حاجت اپنے دل مین
حق تعالی اسے چاہے بعد اسکے کہیعص کفایتنا کہکر انگلیان دست راست کی کھولے بر ہر حرف ہر ایک انگلی کھولتا جاوے اور اسیطرح
حمعسق حمایتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولی بعد اسکے پس وہ تکرار کرے ساتھ ان عقد کے کہ آیت الکرسی کے وقفون مین عمل مین لایا
تھا تیسوین مرتبہ یس والقرآن الحکیم سار کہے اور انگلیان ہاتھون کی اسی طرح بند رکھہ کر دس بار سلام قولا من رب الرحیم وعنت الوجوہ
للحی القیوم یا حی یا قیوم یا حافظ یا ناصر یا معین برحمتک استغیث کہے پانچ بار ساتھ اشارے ابہام دست راست کے اور پانچ بار ساتھ
اشارے ابہام دست چپ کے بعد اسکے انگلیان اُسے قطع پڑہون کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ
فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاۂم الطاغوت
یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون تحصنت بذی الملک والملکوت واعتصمت بذی العزۃ والجبروت و
توکلت علی الحی الذی لا یموت دخلت فی حذر اللہ وحفظ اللہ وعظمۃ اللہ وکنف اللہ وکہف اللہ وجوار اللہ پڑھے پھر کہیعص کفایتنا
کہکر انگلیان دست راست کی بطریق مذکور کھولے اور حمعسق حمایتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولکر دونون ہاتھ جمع کر کر انگلیان
فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم بسم اللہ بابنا تبارک حیطاننا یس سقفنا لا الہ الا اللہ حصارنا محمد رسول اللہ قفل مسمارہ وصلی اللہ علی خیر
خلقہ محمد وآلہ اجمعین پڑھکر جو مطلب ہو عرض کرے جناب الٰہی سے پھر ہاتھہ منہہ پر پھیر لیوے امید ہے کہ مقرون باجابت ہووے مجرب مشائخ ہے
لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ نہین زبردستی بیچ قبول کرنے دین اسلام کے لانے عرب کے یعنی زبردستی نکرے کسی کو یہود اور نصاری اور مجوس اور صابئین سے
اسلام لانے پر بشرط قبول جزیہ اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ حکم اس آیت کا ساتھ آیت وجاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم کے منسوخ ہے چنانچہ
کشاف مین مذکور ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اہل کتاب کے حق مین ہے خاص کہ اُنھون نے اپنے نفسون پر جزیہ ہے مقرر کر لیا تھا روایت
ہے کہ ابو الحصین انصاری کہ قبیلہ بن سالم بن عوف سے تھا دو بیٹے رکھتا تھا قبل بعثت آنحضرتؐ کے سے دونو نصرانی ہوگئے تھے جب آنحضرتؐ مدینے مین تشریف لائے
زبردستی کرنے لگا انپر کہ قبول کرین دین پیغمبرؐ اور قسم کھائی اُسنے کہ واللہ نہین چھوڑونگا مین جب تک اسلام نلاوین یہہ جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا انصاری نے کہا یا رسول اللہ آیا داخل ہو بعض میرا آگ مین اور مین دیکھون یہہ آیت اسکے شان مین نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین مذکور ہے
اور بحر مواجین اسکا قسم کہانا نہین مسطور اور حسینی مین یہہ قصہ اس طرح لکھا ہے کہ ایک ترسا آیا تھا مدینے مین شام سے اسکے دونون لڑکے
دین ترسائی اختیار کر کر اُسکے ساتھہ شام کو چلے ابو الحصین نے آنحضرتؐ سے اجازت چاہی کہ جا کر باکراہ دین اسلام پر اُنہین لاوے یہہ آیت نازل
ہوئی کہ کسی کو اکراہ نکرو اور زبردستی طرف دین کے لا کر معاملہ اجبار مین نہ ڈالو کام دین کا بہ اختیار مکلف اور رضا اُسکے مین چھوڑ دو باقی رہا
یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ قتال مشرکون سے کرنا یہہ بھی تو اکراہ فی الدین سے ہے کہ جہاد کرنا تیغ اور برچھی لگا کر واسطے قبول دین
کے ہے اور معنی اکراہ کی یہی ہین اور جب قتال ثابت ہوا منع اکراہ سے کیونکر ہوگا جواب اسکا یہہ ہے کہ قتال اس

Marfat.com

اکراہ سے کہ منع ہی نہین ہی اسواسطے کہ جس قتال مین ابتدا کافرون سے ہی وہ تو دفع ہی اور جسمین ابتدا مسلمانون سے ہی بعد دعوت کے وہ سزا کفر ہی اور اکراہ تو اسیر ونکے ذمیونکے اور عاجزونکے حق مین ہی نگہ محاربون مکابرونکے حق مین اور اگر کوئی کہے کہ رفع طور جو بالائے سر قوم موسیٰ علیہ السلام فرمایا تھا وہ بھی تو اکراہ فی الدین تھا نفی اکراہ کی کیونکر ہو سکے تو جواب اسکے کہتے ہین ہم کہ رفع طور کار خدا سے ہی اور کار خدا منزہ چون وچرا سے ہی چنانچہ بحر مواجمین یہہ اعتراض اور جواب مسطور ہی قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ تحقیق روشن ہوئی راہ راست گمراہی سے اور نیکی تباہی سے یعنی کفر ایمان سے اور حق باطل سے متمیز ہوا معرفت ذات اور صفاتکی ہویدا ہوئی اور دلائل ایمان اور ایقان کے واضح ہوئے اب کار دین باختیار مکلفات چھوڑ دیجیے کہ عاقل ساتھ عقل اپنے دریافت کر کر راہ راست اختیار کریگا فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ پھر جو کوئی کافر ہون ساتھ معبودان باطلہ کے خواہ شیطان ہو خواہ بت ہون خواہ ساحر ہون وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور ایمان لائے ساتھ اللہ کے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى پس تحقیق ہاتھ مار ساتھ دست آویز محکم کے اور پکڑ رکھی گرہ مضبوط کہ اُسے شکست نہین عروۃ الوثقی اقبول مضمون لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی یا مراد اُس سے قرآن ہی یا سنت سید الانام ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام مقامات خواجۂ خواجکان قطب انس وجان خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ مین لکھا ہی کہ اس طریقہ مین ہمارے طاغوت ماسوائے حق ہی کفر ساتھ اُسکے اور ایمان ساتھ حق ہر قدم مین شرط راہ الٰہی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بدترین آلہہ باطلہ کہ زمین مین پرستش کرتے ہین لوگ انکی ہوا انکی ہی افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ آیا نہین دیکھا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو کہ جنھون نے مقرر کیا ہی خدا ہوا اپنی کو اور حدیث شریفین وارد ہی کہ لعن عبد الدنیا وعبد الدراہم لعنت کیا گیا ہی بندہ دنیا کا اور بندہ دراہم کا اور صوفیہ کہتے ہین کہ ہر چیزیکہ در بند آنی بندۂ آنی جس چیز کے ساتھ تعلق قلبی ہو اُسیکا بندہ ہی پس چاہیے کہ قطع تعلقات ما سوی اللہ کرکے توجہ دل بجانب معبود مطلق رکھئے اور ہر لحظہ اور لمحہ نگرانی اور التفات دل طرف غیب الغیب کے ہو یہان تک کہ وہ حضور اور نگرانی احاطہ جہات ستہ کو کر کر سراپا کو گھیر لے نسبت نقشبندی عبارت اس سے ہی اور یہی ہی عروۃ الوثقی لَا انْفِصَامَ لَهَا نہین انقطاع اور انفصال واسطے اسکے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہی قول اس شخص کا کہ متوصل ساتھ عروۃ الوثقی کے ہی اور جاننے والا ہی نیت متمسک عروۃ الوثقی کی سمجھ لیجیے کہ یہان ایک خدشہ ہی وہ یہہ ہی کہ کفر بطاغوت کو مقدم لائے اور ایمان بخدا مؤخر وجہ کیا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اثبات معبودیت حق باتفاق ہی کہ لئن سالتہم من خلق السموٰت والارض لیقولن اللہ اسکا مصداق ہی خلاف اس گروہ کا کہ باشراک قائل مین بیچ نفی آلہہ باطلہ کے اثبات معبود برحق ہی اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اللہ دوستدار ہی یا متولی کار ہی اُن لوگونکا کہ ایمان لائے ہین نکالتا ہی اُنکو تاریکی کفر اور ضلالت سے طرف روشنی ایمان اور ہدایت کے یا انکار سے طرف معرفت کے یا شک سے طرف یقین کے یا ظلمت نفس سے طرف نور دل کے یا صفات بشریت سے طرف اخلاق ربوبیت کے یا سیّات سے طرف حسنات کے اور اگر کوئی یہان خدشہ کرے کہ ظلمات کو جمع لائے اور نور کو مفرد وجہ کیا ہی تو کہتے ہین ہم کہ نور سے نور ایمان مراد ہی اور ایمان ایک ہی اسواسطے بصیغہ مفرد لائے اور اضافت ظلمات کی طرف کفر کے ہی کہ ہزارون اقسام رکھتا ہی اس جہت سے بصیغہ جمع ذکر فرمایا لیکن اور ایک شبہ یہان وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ مومنان اصلی جیسے پیغمبر علیہم السلام اور اطفال کہ فطرت اسلام پر پیدا ہون اور اسی پر مرین اُن کے حق مین خروج ظلمات سے کیونکر ہوگا قبل دخول کے خروج غیر ممکن ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ انکے حق مین ثبات اوپر اسلام کے اور نگاہ رکھنا ظلمات سے کہا جاتا ہی اور تفسیر ایمانکی آغاز سورہ بقرہ مین بیچ معانی یؤمنون بالغیب کے مسطور ہوئی ہی مگر بعضے تحقیقات کہ وہان بیان نہین ہوئے اور اظہار اسکا موجب فوائد کثیرہ ہی یہان تحریر ہوتی ہین سمجھ لیجیے کہ ایمان بیچ عرف شرع کے عبادت تصدیق سے

ہی یعنے گرویدہ ہونیکا اور باور کرنے سے ان چیزون کے کہ بیقین معلوم ہین کہ دین محمدی سے ہین صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے کہ ایمان کو قرآن مجید مین جابجا کام دلکا فرمایا ہی چنانچہ کہین فرماتا ہی وقلبہ مطمئن بالایمان اور کسی جگہہ ارشاد کیا ہی کتب فی قلوبہم الایمان اور کسی مقام پر کہا ہی ولما یدخل الایمان فی قلوبہم اور ظاہر ہی کہ کام دل کابھی تصدیق ہی اور بس اور ایمان کو مقرون بعمل صالح بھی فرمایا ہی چنانچہ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اور مقرون بمعاصی بھی کیا ہی جیسے اس آیتین وان طآئفتان من المؤمنین اقتتلوا اور اس آیتین والذین آمنوا ولم یہاجروا پس معلوم ہوا کہ نہ عمل نیک کو ایمان مین دخل ہی اور نہ اعمال بد برہم زنندہ ایمان ہین اور اقرار محض کو بے تصدیق کے مذمت فرمائی ہی چنانچہ اس آیتین ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وماہم بمؤمنین پس معلوم ہوا کہ اقرار محض حکایت ایمان ہی اگر حکایت سابقہ محکی عنہ کے مطابق ہووے فبہا والا اختراع اور زور کے سوا نہین ہی اور محکی عنہ نہین ہی مگر تصدیق اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ چنانچہ ہر چیز کے تین نحو وجود کے ہین وجود عینی وجود ذہنی وجود لفظی اسطرح ایمان کے بھی یہہ تین نحو وجود کے متحقق ہین اور قاعدہ مقرر ہی کہ وجود عینی ہر چیز کا اصل ہی اور باقی وجودات فرع اور تابع اس وجود کے ہین پس وجود عینی ایمان کا نور ہی کہ دل مین حاصل ہوتا ہی بسبب رفع حجاب کے کہ درمیان اسکے اور درمیان حق کے ہین اور یہی نور ہی کہ آیت مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح مین مثل اسکے کی مثال فرمائی ہی اور اس آیت اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور مین بھی اسکا مذکور کیا ہی اور یہہ نور مانند سب انوار محسوسہ کے قابل قوت اور ضعف اور اشتداد اور انتقاص ہی چنانچہ آیت واذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا مین اور آیات کثیرہ مین ارشاد فرمایا ہی اور طریقہ زیادتی اسکے کا یہہ ہی جب حجاب مرتفع ہوا نور زیادہ ہوا ایمان نے قوت پکڑی یہان تک کہ اوج کمال اپنے کو پہنچا اور اس نور نے منبسط اور فراخ ہوکر جمیع قوی اور اعضا کو احاطہ کیا پس اول انشراح صدر کا حاصل ہوتا ہی اور اوپر حقائق اشیا کے مطلع ہوتا ہی اور غیوب الغیب اور مدارک اسکے کے منجلی ہوتا ہی اور ہر چیز کو موضع اسکے مین پہنچاتا ہی اور صدق انبیا علیہم السلام بیچ ہر چیز کے کہ فرمایا ہی انھون نے اجمالاً اور تفصیلاً وجدانی ہوجاتا ہی بقدر نور کے اور بقدر انشراح صدر کے اور ارادہ دل کا بھی ہوتا ہی کہ جو فرمایا ہی امر الہی سے وہ بجالایا چاہئے اور جو نہی کی ہی اس سے اجتناب کیا چاہئے اس حالتین انوار اخلاق فاضلہ کے اور ملکات حمیدہ کے اور اعمال صالحہ متبرکہ کے ساتھ نور معرفت کے ہم ہوکر طرفہ چراغان شبستان ظلماتین طبیعت بہیمیہ اور شہویہ مین روشن کرتے ہین چنانچہ اسی معنون مین اشارہ بآیات قرآنی فرمایا ہی کہ نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم اور نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشآء اور وجود ذہنی ایمان کا وہ مرتبہ رکھتا ہی اول ملاحظہ اجمالی اس معارف منجلیہ کا اور غیوب منکشفہ بوجہ کلی کہ مفاد کلمہ لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور اس ملاحظہ کو تصدیق اجمالی اور گرویدن اور باور کردن کہتے ہین دوسرا ملاحظہ تفصیلی ہر ہر فرد کا افراد غیوب منجلیہ اور حقائق منکشفہ سے ساتھ ربط کے کہ فیما بین رکھتا ہی اس ملاحظے کو تصدیق تفصیلی کہتے ہین اور وجود لفظی ایمان کا بیچ اصطلاح شارع کی شہادتین کا نام ہی پس اور ظاہر ہی کہ وجود لفظی ہر چیز کا بدون تحقق حقیقت اس چیز کے اصلاً فائدہ نہین رکھتا والا تشنے کو نام آب سیراب کرے اور گرسنہ کو نام نان تسلی بخشے مگر یہہ کہ تعبیر مافی الضمیر سے جو بدون واسطہ نطق اور تلفظ کے عالم بشریت مین امکان نہین ناچار تلفظ کو ساتھ کلمہ شہادت کے دخل عظیم دیا ہی حکم ایمان شخص مین کہ فرمایا ہی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا آلہ الا اللہ فاذا قالوا عصموا منی دماہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ اور اسی تحقیق سے معلوم ہوئی کیفیت زیادتی اور کمی ایمانکی اور قوت اور ضعف اسکا اور یہی واضح ہوا کہ جو حدیث مین وارد ہی لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مؤمن اور الحیاء

Marfat.com

من الایمان اور لایؤمن احدکم حتی یامن جارہ بوائقہ اور لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ یہہ سب محمول ہین او پر کمال ایمان کے بیچ وجود عینی
اُسکے کے اور جس نے نفی زیادت اور نقصان کی کری ایمان بین مراد اسکی مرتبہ اول ہے وجود ذہنی ایمان کے ہین پس نزاع اور خلاف کچھ
کسی کا اسمین نہین ہے اور ایمان دو قسم ہے ایمان تقلیدی ہے اور ایمان تحقیقی اور ایمان تحقیقی بھی دو قسم ہے استدلالی اور کشفی اور ہر ایک ان
دو قسم سے یا انجام رکھتا ہے کہ اس حد سے تجاوز نہین کرتا یا انجام نہین رکھتا جو انجام رکھتا ہے اسے علم الیقین کہتے ہین اور جو انجام نہین رکھتا وہ بھی دو
قسم ہے یا مشاہدہ ہے کہ مسمی بعین الیقین ہے یا شہود ذاتی ہے کہ مسمی بحق الیقین ہے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ
مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے دوست اُنکے شیطان ہین نکالتے ہین اونکو روشنی سے طرف اندھیرونکے طاغوت
اسم ہے اُسکا جو عبادت کیا جاوے سوا خدا کے اور ضمیر یخرجونکی جو عاید ہے طرف طاغوت کے بارادہ جنس یعنی جمع ہے سمجھہ لیجے
کہ آمنوا بیچ اللہ ولی الذین امنوا کے صیغہ ماضی کا ہے کہ دلالت کرتا ہے او پر تحقیق ایمان کے خروج طرف ایمانکے ممکن نہین اور ایسی
ہے والذین کفروا مین بعد تحقیق کفر کے خروج طرف کفر کے حاصل نہین ہوتا اسواسطے بعضے ائمہ تفسیر نے دفع اس شبہے کے لئے آمنوا کو
بمعنی ارادوا الایمان اور کفروا کو بمعنی صمموا علی الکفر کہا ہے اخراج کفر سے طرف ایمان کے بعد تحقیق ایمانکے اور اخراج ایمان سے طرف
کفر کے بعد تحقیق کفر کے نہین ٹھہرایا ہے اور بعضون نے اخراج کو مؤل بسببات کیا ہے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے اور بعضون نے آمنوا اور کفروا
کو فی علم اللہ کہا ہے اور یخرجہم کو بمعنی حال بعضون نے مراد الذین آمنوا سے مؤمنان بالفعل اور الذین کفروا سے کافران بالفعل لئے ہین
اور یخرجونہم سے کہ صیغہ مضارع کا ہے بطریق اللہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا معنی ماضی کی مراد لئے ہین اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ
فِیْهَا خٰلِدُوْنَ یہہ لوگ یعنی کافر ساتھہ طاغیت اپنے کے رہنے والے آگ کے ہین دوزخ مین وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہین یہہ جملہ جواب
سوال مین واقع ہوا ہے جب مذمت کافرونکی سُنکر سامع نے سوال کیا کہ ماشانہم فی الآخرۃ ارشاد ہوا اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖٓ آیا نہین دیکھتا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرف اس شخص کے کہ جھگڑا ابراہیم سے بیچ پروردگار اسکے
کے سمجھہ لیجے کہ جھگڑنے والا نمرود تھا اور رویت (دیکھنا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر ربوبیت مجازا اور تقدیر کلام کی یون ہے الم تعلم بحال من
حاج اور پہلے مذکور تھا کہ اللہ دوست ہے اُن لوگونکا کہ ایمان لائے ہین نکالتا ہے انکو اندھیرون سے طرف روشنی کے پس یہان
فرمایا کہ نہین جانتا تو حال اس شخص کا کہ از روئے عناد کے جھگڑا ابراہیم سے بیچ دین پروردگار اسکے کے یا بیچ اثبات ربوبیت
اسکے کے یا وحدانیت اسکے کے اور کس طرح فتح دی ابراہیم کو اور نکالا ظلمات شبہ سے جو نمرود کی طرف سے تھا طرف نور یقین کے
اور یہہ جھگڑا کیون تھا اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْکَ اسواسطے کہ دی اسکو خدا نے بادشاہی یا اسوقت مجادلہ کیا کہ عطا کی حق تعالی نے اسکو بادشاہت اور
سر پر رکھا اُس کے تاج سلطنت لکھا ہے کہ اول افسر سر پر رکھہ کر دعوی خدائیکا جسنے کیا ہے وہ نمرود ہی تھا اور روایت ہے کہ ملک تمام
دنیا کا چار شخصون کو اللہ نے عنایت کیا ہے دو مسلمانونکو کہ حضرت سلیمان اور حضرت سکندر ذوالقرنین تھے اور دو کافرونکو کہ نمرود
اور شداد تھے غرض جب نمرود کے تمام روئے زمین قبضہ تصرف مین آئی اور حویلی اپنی سونیکی اینٹین اور چاندی کی چھت لگا کر بنائی اور
تخت مکلل مرصع پر بیٹھا کبر و تکبر کا گریبان عصیان سے نکالا اُسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتونکو توڑا اور ارکان دولت اسکے کے
اوپر جلانے آپکے کے آئے نمرود لعین نے آپکو بلا کر کہا کہ ہمارے خداؤنکو باطل کیا تم نے بتاؤ تو تمہارا خدا کون ہے اور بنیاد مناظرہ کی
رکھی اور یہہ کسوقت تھا اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ جسوقت کہا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے جواب سخن نمرود مین رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ

Marfat.com

پروردگا میرا وہ ہی کہ قدرت کاملہ اپنے سے زندہ کرتا ہی اور عدم سے وجود مین لاتا ہی اور مارتا ہی اور منزل بقا سے بادیہ فنا کو پہنچاتا
ہی بعضے کہتے ہین کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب بتونکو توڑا نمرود نے آپکو قید کیا بعد چند روز کے مجلس مین بلا کر بنیاد مناظرہ شروع کی زمانہ
نمرود مین قحط شدید ہوا لوگ غلہ خریدنے کو اسکے پاس جاتے تھے جو کوئی اُسے سجدہ کرتا تھا اُسکو غلہ دیتا تھا جب ابراہیمؑ کی نوبت آئی
آپ نے سجدہ نکیا اس لعین نے کہا کہ سجدہ کرو اور غلہ لو آپ نے فرمایا کہ مین بغیر پروردگار اپنے کے کسی کو سجدہ نہین کرتا اسنے کہا
کہ پروردگار تمھارا کون ہی کہا ربي الذي يحيي ويميت قَالَ اَنَا اُحْيِي وَاُمِيْتُ کہا نمرود لعین نے مین جلاتا ہون اور مارتا ہون پس ایک قیدی
واجب القتل کو کہ رشتۂ امید زندگی کا اُسکے منقطع تھا بلا کر آزاد کیا اور کہا کہ یہہ ہی دیکھہ لو مردیکو جلایا مین نے اور دوسرے بیگناہ کو مروا ڈالا
اور کہا کہ یہہ ہی کہ زندیکو مارا مین نے حماقت اس نادان لعین کی سوچو کہ اپنے اعتقاد مین احیا اور امانت ساتھ عفو اور قتل کے جانی ہی
نہ سمجھا کہ احیا اور اماتت خلق موت وحیات ہی بیچ اجساد کے کہ خاصہ قادر مختار ہی یا جان بوجھہ کر حضار مجلس کو تلبیس کے بہر نوع حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے جو سخن باطل اسکا سُنا طرف اور دلیل روشن کے انتقال فرمایا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی قَالَ اِبْرَاهِيْمُ کہا ابراہیم نے ای
نمرود جواب باطل دیا تو نے ایک بات کہتا ہون مین کہ خاموش کر دے تجھے وہ یہہ ہی کہ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ
الْمَغْرِبِ پس تحقیق اللہ تعالی لاتا ہی سورج کو ہر روز مشرق سے بس تو نے لا اسکو مغرب سے فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ پس مبہوت ہوا وہ جو کافر تھا
یعنے نمرود اور چپ ہو رہا کہ جگہہ دم مارنیکی نرہی مفسرین نے لکھا ہی کہ اول ظالم جبار کہ جہان مین پیدا ہوا ہی اور تمام عالم تحت تصرف مین
لا کر دیہیم خسروی سر پر رکھہ کر اپنے تئین آلہ عالم جانا ہی وہ یہی نمرود تھا اور بادشاہت مین اسکے استدراج عجیبہ غریبہ نے ظہور کیا تھا
چنانچہ جو شہر کہ تخت گاہ اسکا تھا اسمین جانور موذی حتی کہ مچھر اور مکھی نہین دخل پاتی تھی اور اپنے مملکت مین ایک شہر کے دروازے پر حوض
بنایا تھا ہر برس مین ایکروز معین اہل مملکت اپنے کے ضیافت کرتا تھا کھانا پکواتا تھا راگ سنواتا تھا اور خلق کو کہہ دیتا تھا کہ مشروبات سے
جو جسکو میسر آوے ور لے آوے اس حوض مین ڈال دے کوئی پانی کوئی دودھ کوئی شربت کوئی کچھہ لاتا تھا اور اس حوض مین ڈالتا
تھا سب چیزین مل جل کر ایک نسخہ عجیبہ بن جاتا تھا بعد طعام و سرود کے ساقیونکو حکم کرتا تھا کہ جو جس نے ڈالا ہی وہی اسکے واسطے نکالدو ساقی اس حوض سے پیالی جس جسکے نیت پر
بھرتے تھے جو جس نے ڈالا ہوتا تھا وہی اسکے واسطے نکلتا تھا بے آمیزش چیز غیر اور ایک شہر کے دروازے پر بط بنا تھا جو کوئی کہین سے مسافر وارد ہوتا تھا وہ بط بآواز بلند پکارتے تھے سب
شہر والونکو خبر ہو جاتی تھی دربان سنکر اس غریب سے بازپرس کرتے تھے کہ کہان سے آیا ہی تو اور کہان کو جاویگا مقصود تیرا کیا ہی اور
مطلوب تیرا کس جگہہ ہی اور ایک شہر کے دروازے پر ایک طبل رکھتا تھا اس سے احوال چور کا دریافت ہوتا تھا جس کسی کی کچھہ چیز
گم ہو جاتی تھی وہ اسپر ڈنکا مارتا تھا آواز اُسمین سے نکلتا تھا کہ چور کا تیرے نام یہہ ہی اور چیز گم ہوئی تیری اس جگہہ ہی وہ وہان
جا کر لے لیتا تھا اور ایک شہر کے دروازے پر طلسم بصورت زن تعبیہ کیا تھا کہ اس سے خبر غائب کی معلوم ہوتی تھی ایکدن معین تھا برس
مین یا مہینے مین کہ جو شخص گم جاتا اور مکان اسکا معلوم نہوتا تو اس سے اسدن اگرچہ پوچھتے تھے وہ مکان اور حال اسکا بتا دیتے تھے القصہ
اس طرح کے طلسمات نمرود کو بہت یاد تھے باوجود اسکے مقابلے مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متحیر رہگیا اور ملزم ہوا اور سفہا کی دستور
ہی کہ جو حجت سے عاجز آتے ہین تو عقوبت کی طرف میل کرتے مین پس آگ جلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق مین بٹھا کے آگ
مین ڈالا حضرت حق سبحانہ نے نار گلزار کر دی قصہ اسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالی شعر لطیف محبوب بکاگر پر تو افگن ہو جاے آتش ہجر
نکیون وصل کا گلشن ہو جاے ۞ بعد اسکے نمرود مردود کا احوال سُنئے کہ بھیڑ لہی اور تباہی اسکی یہانتک پہنچی کہ مالیخولیا ہو گیا

Marfat.com

پراگندہ گی دماغ نے غلبہ کیا کہنے لگا کہ ملک تمام زمین لیا مین نے اب آسمان پر چڑھ کر سلطنت ملأ اعلی کیجے چار گرگس گرسنہ کو چارون پایون تخت کے سے باندھ کر تخت پر بیٹھ کر گوشت اٹھایا گرگس بھوکھے بیچارے ہوئے گوشت مین ہوا پر اڑے تخت اس مجہول پر ہوا کا ہوا پر لیچلے جب بلندی پر پہنچا کمان کھینچ کر تیر آسمان کو پھینکا تیر اُسکا باستدراج خون آلودہ روبرو اسکے گرا پھر گوشت کو نیچے لٹکایا گرگس گرسنہ لاچار متوجہ زمین ہوے وہ مردود زمین پر اتر کر اور لاف زنی کرنے لگا القصہ جب تکبر اور غرور اسکا حد سے متجاوز ہوا بفرمان الٰہی لشکر پشہ نے ظہور کیا کثرت ہجوم اسکا ایسا تھا آفتاب چھپ گیا آخر ش اسکے لشکر پر گر کر تاراج کر دیا گوشت کھا گئے خون پی گئے سوائے استخوان کے کچھ جسم سے کسی لشکر والے کا اسکے باقی نرہا آپ اکیلا یہہ بھاگ کر شہر مین گھسا اور محل مین جا چھپا ناگاہ ایک مچھر لنگڑا اُسکے ناک مین گھس گیا اس نے حال اسکا یہانتک پریشان کیا کہ کسی صورت آرام ندیا سبحان اللہ چار سو برس ایسا استدراج عنایت کیا کہ ہیبت اسکی دلونمین جانورونکے سمائی یہانتک کہ شہر تختگاہ اسکے مین مچھر پر نہاین مار سکتا تھا پھر ایکدم مین جب گرفت کی تو پشہ لنگ نے زندگی سے بتنگ کیا اور معاملہ یہانتک اسپر تنگ کیا کہ جو امر کر کر اپنے سر آپ جوتیان لگواٰین جب تک کہ کفش زنی ہوتی تھی کچھ صورت افاقہ کی نظر آتی تھی چار سو برس اسی حالتمین جیتا رہا لیکن اس مردود بے شرم کو ندامت نہ آئی جب اجل پہنچی خاک پر لوٹتا تھا اور سر زمین سے پٹکتا تھا حتی کہ واصل بجہنم ہوا سمجھ لیجے کہ یہہ قصہ تنبیہ ہی واسطے سرکشون کے کہ عاقبت ظالم کو شرمساری ہی اور نہایت سرکشی سے خواری ہی وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا بطریق احتجاج قوم ظالمون کو اور نہین نکالتا مہلکے سے گروہ ستمگارونکو اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ یا مانند اس شخص کے کہ گذرا اوپر ایک گانٗون کے بحر مواجین لکھا ہی کہ او حرف عطف ہی اور کاف زائدہ ہی اور عطف الذی حاج ابراہیم پر ہی یعنے نہین دیکھا تو نے حال اسکا کہ مباحثہ کیا جسنے ابراہیم یا حال اس شخص کا کہ گذرا ایک گانٗون پر وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اور وہ گانٗون گرا ہوا تھا اوپر چھتون اپنے کے یعنے پہلے چھتین گرین تھین پھر دیوارین بحر مواجین لکھا ہی جملہ حال ہی قریہ سے اور خاویہ بمعنی خالیہ ہی اور علی بمعنی مع ہی ای وہی خالیۃ مع عروشہا یعنے لم یبق فیہا رعیتہ ولا امیر حال یہہ ہی کہ وہ گانٗون خالی تھا ساتھ تختون اپنے کے کوئی سردار اور رعیت باقی نرہا تھا یہان سمجھ لیجے کہ وہ کونسا گانٗون تھا اور گذرنے والا کون تھا بعضے کہتے ہین کہ کنارے دجلہ کے ہرقل نام ایک قریہ تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گانٗون تھا جسمین وباپڑی تھی آدمی اسکے ترس مرگ سے نکل گئے تھے سب کے سب مر گئے تھے بعد چند مدت کے بدعا پیغمبر زندہ ہوئے بعضے کہتے ہین کہ بیت المقدس تھا کہ بخت نصر نے اسے خراب کیا تھا ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا تھا اور باقی کو قید کر کر ہلاک کیا تھا اور گذرنیوالے مین بھی اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ کافر تھا اور دلیلین انکی کئی ہین ایک یہہ ہی کہ بعید جانا اس نے زندہ کرنا بعد موت کے چنانچہ کہا کیو جلاویگا اللہ بعد موتکے دوسری حدوث یقین ہی کہ فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر سے ظاہر ہی تیسری سلک نمرود مین واقع ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ خضر علیہ السلام تھے اور بعضے کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام تھے لیکن صحیح یہہ ہی نزدیک مفسرین کے کہ حضرت عزیر تھے علی نبینا وعلیہ السلام اور یہہ قصہ سلک نمرود مین نہین ہی ذیل ابراہیم علیہ السلام مین واقع ہی اور جملہ اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر اخبار ہی نوع علم سے کہ مقرون باطمینان قلب ہی اور ثبوت حدوث اطمینان منافی ایمان تحقیقی نہین ہوتا چنانچہ حضرت ابراہیم کے قصے مین ولکن لیطمئن قلبی وارد ہی غرض حضرت عزیر علیہ السلام کہ حافظ توریت تھے بخت نصر بعد خرابی بیت المقدس کے انکو اسیر کر کر بابل مین لے گیا تھا حق تعالی نے قید کفر سے انکو مخلصی دی وہ پھر بیت المقدس کو چلے راہ مین ایک گانٗون مین

Marfat.com

پہنچے کہ دو فرسنگ شہر ایلیا سے تھا ویران پڑا ہوا درخت میوون سے لدے کھڑے جھوم رہے تھے اسمین انکو ہوا وہان کی پسند آئی بیٹھ گئے انجیر توڑ کر کچھ کھائے کچھ زنبیل مین رکھے اور انگور توڑ کر کچھ نچوڑ کر عرق نوش فرمایا کچھ افشردہ انکا مشک مین بھر لیا اور دراز گوش کہ جس پر سوار تھے اُسے سامنے باندھکر تکیہ دیوار سے لگا کر اس دیہہ ویران کو جو نہایت خراب دیکھا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا کہا کیونکر اور کسطرح جلاویگا یعنی آباد کریگا اس گانون کو خدا انکو اللہ بعد موت اسکے کہ یعنے پیچھے خرابی اسکے کے یا اہل اسکے کے اور یہہ کہنا انکا بطریق استبعاد نہ تھا بلکہ طلب اطلاع تھا بکیفیت احیاء سوال اللہ فاعل یحیی کا ہی اور ہذہ مفعول ہی پس تقدیم مفعول کی اوپر فاعل کے کسواسطے فرمائی جواب احوال اس قریہ کا منشاء انکار احیا ہی کافر کے لئے اور استعجاب ہی مومن کے واسطے اس سبب سے تاخیر فاعل کی اور تقدیم مفعول کی مناسب ہوئی القصہ جب حضرت عزیرؑ نے یہہ بات کہی فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ پس مار ڈالا انکو حق تعالی نے بیچ وقت اس تامل اور تفکر کے سو برس اور گدھے کو اُنکے بھی ثُمَّ بَعَثَهٗ پھر زندہ کیا انکو جس شکل اور صورت پر کہ پہلے تھے لکھا ہی بعضے مفسرین نے کہ عمر حضرت عزیرؑ کی چالیس برس کی تھی کہ یہہ واقعہ پیش آیا حق تعالی نے انکو اور ان کے کھانے پینے کو اور دراز گوش کو نظر خلق سے چھپا دیا جب ستر برس انکے مرگ کو گذرے بخت نصر ہلاک ہو گیا حق تعالی نے توشک فارسی کو بادشاہ کیا تیس برس کے عرصے مین اسنے ولایت بیت المقدس کی آباد کی اور یہہ گانون جیسا پہلے آباد تھا اس سے زیادہ تر ہوا پس حضرت عزیرؑ کو اللہ نے زندہ کیا وقت چاشت کے مارا تھا اور جس روز کہ جلایا غروب آفتاب ہوا تھا یہہ آنکھین ملتے ہوئے جیسے کوئی سوتا ہوا اُٹھتا ہی چونکے تھے کہ فرشتے نے بحکم الہی انکے پاس آکر قَالَ كَمْ لَبِثْتَ کہا انکو یہان کتنی دیر رہا تو یعنے کتنی مدت مرا رہا تو یا کتنی مدت سوتا رہا تو بعضوں نے امات کی معنی انام کے لئے ہین قَالَ کہا عزیر علیہ السلام نے لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ دیر کی مین نے یہان ایکدن یا تھوڑے دن سے جب لحاظ کیا حضرت عزیرؑ نے کہ وقت چاشت کے سویا تھا اور قبل غروب کے اُٹھا تو خیال کیا کہ ایکدن سویا اور او بمعنی بل ہی بلکہ کم دن سے اور یہہ لفظ بایمعنی اور جگہہ بھی کلام اللہ مین ہی چنانچہ الفا و یزیدون ای بل یزیدون قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ کہا اس فرشتے نے ایسا نہین ہی جو گمان کرتا ہی تو بلکہ دیر کی تو نے بیچ اس حال کے یہان سو برس اور ان سو برس مین تو مردہ تھا حضرت عزیرؑ نے جو ہوش مین آکر نظر کی اوضاع اس گانون کی اور نہج پر پائی حیران رہگئے پھر فرشتے نے دوسرے بار کہا فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ پس نظر کر طرف کھانے اپنے کے یعنی انجیر کے کہ زنبیل مین رکھے تھے اور پینے اپنے کے یعنے افشردہ انگور کا کہ مشک مین بھرا تھا لَمْ يَتَسَنَّهْ نہین سڑا یتسنہ بمعنی تغیر کی مین ہی ہا اسمین اصلی ہی یا سکتہ کی ہی اور جو کوئی ہاے سکتہ کہتے ہین وہ لم یتسن باسقاط ہا بھی پڑھتے ہین اور یہہ جملہ حال طعامک و شرابک سے ہی اور افراد ضمیر اسکی باوجود تعدد ذوالحال بتاویل کل واحد ہی وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ اور دیکھ طرف دراز گوش اپنے کے کہ استخوان باقی رہ گئے ہین اور اجزا متفرق ہو گئے ہین پھر خطاب ہوا کہ تجھے بعد مرگ کے زندہ کیا ہی ہم نے آثار قدرت ہماری اپنے مین دیکھ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ اور تو کہ کرین ہم تجھ کو نشانی اور عبرت واسطے لوگونکے کہ حشر اجساد مین شک لاتے ہین وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ اور نگاہ کر طرف ہڈیون چار پایہ اپنے کے تو دیکھے تو بقدرت بے علت كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا کسطرح جوڑتے ہین ہم انکو بعضے کو اوپر بعضے کے ہٹاتے ہین ہم انکے گوشت حضرت عزیرؑ نے استخوان حمار اپنے کو جو دیکھا ہنوز سنی کہ ای گوشت اور پوست اور اجزاے متفرق جمع ہو بقدرت کاملہ الہی سب جمع ہو گئے اور وہی صورت پہلی بن بنا کر جان پڑ گئی دراز گوش کھڑا ہو گیا نعرہ مارتا ہوا بعضے روایتین ہی کہ اول انکے سر مین جان پڑی انھون نے بچشم دیکھا کہ استخوان حرکت کر گئی اسمین اپنے اپنے مقام پر آرہے اور بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ حضرت عزیرؑ زندہ ہو کر دراز گوش پر سوار ہو کر اپنے گھر آئے بیٹی انکی

Marfat.com

سفر ہو گئی تھی اور یہہ وہی چہل سالہ تھے انکو کسی نے نہ پہچانا انھون نے ہر چند کہا کہ مین عزیر ہون نہ مانا آخر کو صدق دعوے پر دلیل طلب کی انکو توراۃ حفظ تھی جب یاد پڑھی یقین کیا کہ یہہ عزیر ہی ہین اسواسطے کہ کتاب توراۃ سوا ان کے کسی کو حفظ نہ تھی بعضے لوگ کہ عزیر کو اللہ کہنے لگے گمراہ ہوئے بعضے ابن اللہ کہنے لگے مردود درگاہ ہوئے فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ پس جب ظاہر ہوا عزیر کو اثر قدرت الٰہی بیچ احیاے موتی کے بطریق معائنہ قَالَ اَعْلَمُ کہا جانتا ہون مین اب بمشاہدہ وعیان جب کہ سمجھتا تھا مین پہلے باستدلال وبیان اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے جلانے اور مارنے سے قادر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اعلم بصیغہ امر ہی خطاب اپنے نفس کو کیا ہی یا اسی فرشتے نے انکو امر کیا یا سب خطاب اللہ کی طرف سے ہین اول سے یہانتک بیواسطہ فرشتہ یا بواسطہ فرشتہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کہا ابراہیم نے یہہ دوسرا جملہ معترضہ ہی بیان کمال قدرت خدا اور اظہار احیاے موتی مین رَبِّ اَرِنِیْ اے پروردگار میرے دکھا مجھے قدرت کاملہ اپنی كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو یہہ سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا واسطے شہود کیفیت احیا کے بسبب شک قدرت احیاے موتیٰ کے قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ فرمایا حق تعالیٰ نے کیا تو نہین ایمان لایا کہ مین مردونکو جلاتا ہون یہان استفہام واسطے ایجاب کے ہی یعنے ایمان رکھتا ہی تو اوپر قدرت کاملہ میری کے کہ احیاے موتیٰ ہی اور تمام احیا ہی کہ نمرود کو کہا تھا ربی الذی یحیی ویمیت قَالَ بَلٰى عرض کیا ابراہیم نے بلی ایمان رکھتا ہون مین کہ تو قادر ہی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ اور لیکن طلب کرتا ہون مین مشاہدہ اور جانتا ہون مین معائنہ تاکہ آرام پاوے دل میرا سمجھ لیجے کہ یہان کئی خدشے ہین انکو بطور سوال وجواب لکھتا ہون سوال ائمہ اصول فقہ خبر متواتر کو موجب علم یقین جانتے ہین اور خبر مشہور کو سبب علم طمانیت اس سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ علم طمانیت فروتر ہی علم یقین سے اور اس آیت شریفہ سے ثابت ہوتا ہی کہ طمانیت فوق یقین ہی جواب طمانیت کہ اصول فقہ مین مذکور ہی طمانیت ظن ہی اور آرام پانا گمان سے ہی اور یہان اطمینان اوپر یقین کے ہی کہ فوق یقین ہی سوال امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ لو کشف الغطا ما ازددت یقینا یعنے اگر دور کیا جاوے پردہ یقین میرا نہ زیادہ ہو یقین غلبی میرا مشاہدہ غلبی پر فضل رکھتا ہی پس جب ولی کو یہہ مرتبہ میسر ہو حضرت خلیل اللہ کے حق مین کہ اجلہ انبیا سے ہین انتفائے اطمینان کیونکر متصور ہو جواب بدلیل عقل کمال یقین اسیکا نام ہی کہ کشف غطا اور حصول مشاہدہ سے نہ بڑھے لیکن بعد حصول کمال یقین اگر خواہش مشاہدہ مطلوب کرے اور حصول مشاہدہ سے کہ برترین دلائل ہی آرام دل طلب دلائل سے چاہیے کہ اطمینان عبارت اس سے ہی کیا مضائقہ ہی حضرت محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ احیاے خلق متنوع ہی کسی کو ابتداء وجود مین لایا کسی کو بسبب مخلوق کے موجود کیا حضرت ابراہیم نے سمجھا کہ احیا موتی اور وجود دنیا بھی متنوع ہوگا عرض کیا کہ مجھے دکھا کس نوع سے زندہ فرماتا ہی تو تا دل میرا حصول سے اس علم کے آرام پذیر ہو بحر مواجین لکھا ہی کہ جب نوبت محاجہ نمرود مردود بحضرت ابراہیم علیہ السلام واقع ہوا تو بعضون نے کہا ہی کہ حمار مردہ کو آپ نے دیکھا کہ بعضے سباع گوشت اس کا کھاتے ہین اور بعضے طیور بوٹیان اسکی نوچ رہے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ کوئی آدمی مرا ہوا تھا آدھا دریا مین آدھا خشکی مین پڑا تھا ایک طرف سے خشکی کے جانور گوشت اسکا کھاتے تھے دوسری سے تری کے حیوانات تناول کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ ابلیس لعین نے کنارے دریا کے ایک مردار پڑا دیکھ کر کہ جانور دریا کے اور صحرا کے اسے چیر پھاڑ کر ٹکڑے کر کر چاہتے تھے اپنے دل مین کہا کہ عجب حیلہ گمراہ کرنیکا لوگونکے ہاتھ آیا ہی کو تو نظر و نکو فریب دونگا کہ یہہ اجزاے متفرق اور پلنگ اور مچھلی اور نہنگ کے پیٹونین سے کون جمع کر سکتا ہی

Marfat.com

اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو وہان بھیجا کہ دیکھو ابلیس نے کیا جال اضلال کا بچھایا ہی آپ جب وہان پہنچے شیطان نے حیران ہوکر شبہ اپنا اظہار
کیا حضرت ابراہیم نے فرمایا محل تحیر کیا ہی جوان اعضا کو کتم عدم سے فضاے صحراے وجود مین لایا تھا وہ جمع کرنے پر اجزاے متفرق کے
بھی قادر ہی ع کوزہ گر توڑ کر اگر کوزہ ٭ پھر بناوے تو سہہ قادر ہی ٭ جسنے پہلے بنایا ای رفیق اُس سے پھر کیا عجیب و نادر ہی ٭ پھر
حضرت ابراہیم نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ زندہ ہونے پر اُس مُردہ کے ایمان رکھتا ہون اور جمع ہونا ان اجزاے متفرق کا یقین جانتا
ہون لیکن یہہ صورت عجیبہ کہ عین ایمان میرا ہی اگر مشاہدہ کرون حجت عظیم ہو دکھا مجھے کہ کیونکر جلاتا ہی تو تا کہ یہہ دشمن لعین شرمندہ ہو اور
دل میرا اطمینان تام پاوے قَالَ فرمایا حق تعالی نے کہ اگر اس حال کے مشاہدہ کی آرزو رکھتا ہی تو کہ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ پس پکڑلے چار جانورون
سے وہ چار جانور کبوتر اور خروس اور زاغ اور طاؤس تھے بعضون نے کبوتر کی جگہہ بط بعضون نے کرکس کہا ہی فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ پس جمع کر انکو طرف
اپنے اور ہاتھہ مین لیکر شکل صورت انکی خوب تامل کرکے پہچان رکھہ اور دقائق ہر ایک کے بنظر دقیق معلوم کرلے تا بعد زندہ ہونے کے تجھے شبہہ نہو
یا مجتمع کر اجزاے ابدان انکے بعد ٹکڑے کرنیکے اور سر انکے اپنے ہاتھہ مین رکھہ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ پھر وضع کر اوپر پہاڑ کے کہ ممکن ہو اور جز اجزا
انکے سے جس جس پہاڑ پر کہ رکھہ سکے کیونکہ قسمت ان اجزا کی اوپر جمیع جبال کے متعذر ہی پس یہان ارادہ عام بارادہ خاص ہی مِّنْهُنَّ جُزْءًا اور
مرغون پارہ پارہ کیے ہوئے باہم آمیختہ سے ٹکڑا حاصل یہہ ہی کہ جو پہاڑ تیرے نزدیک ہون انپر ان مرغونکا ٹکڑا متفرق الحال پھینک دے
ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر بلا انکو نام لے لیکر وہ يَأْتِينَكَ سَعْيًا آوینگے تیرے پاس دوڑتے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ اور جان از روی یقین کہ
تحقیق اللہ غالب ہی جو چاہے وہ کرے مردیکو زندہ کرتا ہی زندہ کو مارتا ہی حکیم ہی مارنا اور جلانا اسکا دونون حکمت مین اور دونون اظہار
قدرت ہی القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مرغونکو ذبح کیا اور انکا گوشت پوست ہڈی پسلی رگ ریشہ پر پاؤن بازو دم سب کو ٹکڑے
ٹکڑے قیمہ قیمہ کر ملا جلا ہاون دستے مین کوٹ کر کوفتے سے بنا کر چار پہاڑ پر یا سات پہاڑ پر پھینک دیئے اور سر ان چارون جانورونکے
اپنے ہاتھہ مین رکھے پھر آواز کیا کہ ای کبوتر ای طاؤس ای زاغ ای خروس آؤ اپنے اپنے سر کے طرف پس بفرمان الٰہی اجزا ہر ایک جانور
دوسرے سے جدا ہوکر آپسمین مل گئے اور بدن ہر ایک کا درست ہوکر طرف سر اپنے کے دوڑنے لگا اوپر زمین کے اور یہہ صورت ابلغ ہی
حجت مین اور دور ہی شبہہ سے اسواسطے کہ اگر زمین پر نہ دوڑتے تو توہم ہوتا کہ شاید پاؤن انکے درست نہین ہوئے یا یہہ مرغان پرندے
وہ نہین اور ہی ہین دوسرا ادراکہ قوت باصرہ کیفیت مرغ من زمین پر چلنے مین زیادہ تر ہی ہوا پر اوڑنے سے غرض ابدان جانوران پیش
آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوڑ دوڑ کر پرواز کرکے سرون اپنے سے متصل ہوے پس چارونکے چارون جیسے تھے ویسے ہی زندہ ہوکر
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھہ سے اڑکر مالائے کوہسار مذکور جا بیٹھے پھر آپ نے بلایا بہ نشاط تمام اُڑ آئے سمجھہ لیجے کہ اس آیتمین بھی تاکید
اللّٰہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور کی ہی کہ کسطرح سے نکالا اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ظلمات عروض وساوس سے
طرف نور اطمینان کے بعضے عرفا نے اس آیت شریفہ سے یہہ نکتہ نکالا ہی کہ جو کوئی چاہے نفس اپنے کو بحیات ابدی زندہ کرے پہلے قواے بدنی
کو تیغ ریاضت سے بسمل کرے اور بعض کو ساتھہ بعض کے آمیزش دے تا صولت انکی شکستہ ہوکر منقاد فرمان ہوں پھر بدعیہ شرعیہ بلاوے تا بطریق
محل اطاعت دوڑتے آوین بعضے محققون نے کہا ہی کہ ذبح طیور اربعہ مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ کبوتر کو کہ مدام لوگون سے انس و موانست
ہی مارے یعنے رشتہ الفت جلی توڑ اور خروس کو کہ ہمیشہ مائل بشہوت ہی ذبح کر یعنے خواہش اور شہوت چھوڑ اور زاغ کو کہ منبع حرص ہی قتل کر
یعنے مال اسباب دنیا کی جمع کرنہ چھوڑ اور طاؤس کو کہ مجمع زینت ہی سر بریدہ کر یعنے زیور آرایش دنیوی چھوڑ پس جو کوئی ان چار صفتون کو

Marfat.com

بہ تیغ مجاہدہ ذبح کرے حیات جاودانی پاوے بعضون نے کہا ہی کہ چار طبع ارکان اربع سے آدمی مین ظاہر ہوتے ہین ذبح کرنا انکا شمشیر مخالفت سے لازم ہی اول صولت کبر ہی کہ نتیجہ آتش ہی دوسرے داعیہ شہوت ہی کہ ثمرہ ہوا ہی تیسری تکاپوے حرص ہی کہ عادت آب ہی چوتھی تیرگی امساک ہی کہ صفت خاک ہی حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ باینمعنی فرمایا ہی جہان مضمون ان ابیات کا لکھا ہی قطعہ چار ہست مرغ چار طبع بدن ؛ بہر دین سب کے توڑ اگردن ؛ پھر بایمان وعشق وعقل و دلیل ؛ زندہ چارونکو کر برنگ خلیل ؛ سمجھہ لیجے کہ بعد تصفیہ قلب اور تزکیۂ نفس کے معاملہ سالک کا ساتھہ اربع عناصر کے پڑتا ہی فنا انکی کہ عبارت دور ہونے خصائل رزائل انکے سے ہی کمال دشوار ہی اگر جذب عنایت غیبی تائید فرماوے اور عروج سالک کا دائرہ ولایت علیا کہ ولایت ولاء اعلی ہی واقع ہو تو عناصر ثلثہ سوا ے عنصر خاک فنا ہوتے ہین پھر وہان سے اگر کشش محبوب حقیقی دستگیری کرے اور سیر وسلوک سالک دائرہ کمالات نبوت مین واقع ہو تو وہان فناے لطیفہ خاک میسر آتی ہی اور یہہ مقام بالاصالت انبیاے کرام کا ہی علیہم السلام اور بہ تبعیت اور وراثت انبیا جسکو حق تعالی چاہے نصیب فرماوے اولیاے امت محمدیہ سے علیہ من الصلوۃ افضلہا ومن التسلیمات اتمہا واکملہا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم پس جب بندیکا عروج یہانتک واقع ہو کہ کمال ایمان اور اطمینان اور ایقان اور احسان حاصل ہوا سواسطے کہ موانع مرتفع ہوے اور حجاب اٹھہ گئے حجت نورانی اور ظلمانی کہ بمصداق ان للہ تعالی سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ ستر ہزار کہ عبارت کثرت سے ہی کچھہ حجاب نورانی دائرہ ولایت صغری مین کہ دائرہ ظلال ہی اور کچھہ دائرہ ولایت کبری مین کہ دائرہ اسماء وصفات ہی دور ہوئے اور ضمن مین اسکے کہ تصفیہ قلب کا اور تزکیہ نفس کا ہوا کچھہ حجب ظلمانی بھی مرتفع ہوئے باقی تمام حجاب ظلمانی بیچ سیر وسلوک دائرہ ولایت علیا اور کمالات نبوت کے اٹھہ گئے رعونت اور تکبر کہ خاصہ آتش تھا جل گیا اور شہوت اور آرزو کہ خاصہ ہوا تھا اڑگیا اور حرص اور آز کہ خاصہ آب تھا بہہ گیا اور خست اور دنائت کہ خاصہ خاک تھا خاک ہوگیا پس جب حجاب سب اٹھہ گئے کہ فنا انکی عبارت اسی سے ہی اور ان خصائل رزائل کے جگہہ حماید متحقق اور متاصل ہوئے کہ بقا اسیکو کہتے ہین اگرچہ یہہ معاملہ ولایتی فنا وبقا ہی کہ فنا وبقا اصطلاح اہل ولایات ہی لیکن حقیقت فنا وبقا مین حاصل ہوتی ہی پس مراتب اربعہ کہ عبارت کمال ایمان واطمینان وایقان واحسان سے ہی لشہود واعیان حاصل ہوئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بعد فنا وبقاے طیور اربعہ ظاہری بہ نہج کمال متجلی ہوئے تھے مَثَلُ الَّذِيْنَ نمونہ نفقہ کرنیکا ان لوگون کے کہ بے شائبہ غرض اور داعیہ عرض يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خرچ کرتے ہین مال اپنے کو بیچ راہ خدا کے چنانچہ جہاد مین اور طلب علم مین اور دفع حوائج محتاجین مین اور امورات خیر اور مقامات نیک مین كَمَثَلِ حَبَّةٍ جیسی مثال ایک دانیکے ہی کہ اچھی زمین مین بووین اور وہ دانہ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ اگاوے ساتھہ بال بیچ ہر بال کے سو دانے یعنے ایک دانے سے سات سو دانے حاصل ہون اور اسناد اگانے کی طرف دانیکے مجازی ہی کہ طرف سبب کے واقع ہی اور حقیقت مین اگانیوالا اللہ ہی وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ اور اللہ تعالی دونا کرتا ہی واسطے جنکے کہ چاہتا ہی نفقہ دینے والونمین سے موافق نیت ان کے کے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشائش والا ہی کہ ایک کو سات سو کرتا ہی بلکہ دوچند کرتا ہی اس سے اور جاننے والا ہی نیت صدقہ دینے والے کی یہہ جملہ جواب ہی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ کے جو پہلے مذکور ہوا ہی کہ سننے والے نے اسے سنکر کہا کیا شان ہی نفقہ دینے والونکی ارشاد ہوا مثل حبۃ الخ اور درمیان مین جملہ معترضہ مفید واقع ہوے اور غرض اس تمثیل سے ترغیب ہی لوگون کو کہ اجر ایک کا سات سو جانکر مشغول بصدقات ہون سو خرچ کر مال کو نہ ای رافت ؛ از پئے نفس وخواہش دنیا ؛ صرف راہ خدا مین کر کہ تجھے ؛ سات سو ایک کے عوض دیگا ؛ اور جو چاہے گا

تو دو چند اسکے ؛ بچہ کو بخشیگا فضل سے مولی ؛ اور نہین ہی دو چند پر بھی حصر ؛ دیگا بیحد بھی واسع الاعطا ؛ امام ثعلبی نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہی کہ جو کوئی ایکدرم مال اپنے مین سے صرف کریگا حق تعالی دنیا مین دہ درم اسے دیگا صرف کرنے سے مال اسکا کم نہین ہوگا چنانچہ
اور روایت مین بھی آیا ہی کہ ماینقص مال من صدقة اور ہزار درم آخرت مین عنایت کریگا اضعافا مضاعفہ پایگا روایت کی ہی سیوطی نے بیچ
خاصیات اپنی کے منقول صحاح سے کہ ثواب صدقے کا پانچ قسم ہی ایک یہہ ہی کہ ایک کے عوض دس پاویگا وہ صدقہ صحیح الجسم کو دینا ہی
دوسری یہہ ہی کہ ایک کے عوض نود پاویگا وہ اندھے اور اپاہج کو دینا ہی تیسری یہہ ہی کہ ایک عوض نوسو پاویگا وہ ذی قرابت اور محتاج
کو دینا ہی چوتھی یہہ ہی کہ ایک کے عوض لاکھہ پاویگا وہ مان باپ کو دینا ہی پانچوین یہہ ہی کہ ایک بدلے نو لاکھہ پاویگا وہ عالم فقیہ
کو دینا ہی شان نزول مین اس آیت کے بحر مواجین لکھا ہی کہ غزوہ تبوک مین لشکر اسلام پر سختی یہانتک آئی کہ ایک خرمہ دو آدمیونکو
کھانیکو ملتا تھا بعضے اوقات ایک خرمے کو گروہ کا گروہ چوسکے رہتا تھا اور سوارونکی یہہ قلت ہوئی کہ ایک ایک شتر پر دس دس
آدمی نوبت بنوبت سوار ہوتے تھے اور پانیکی کمی تھی کہ اونٹ کو نحر کر کر بیٹھے اسکے نچوڑکر لب تر کرتے تھے ہوا گرم تھی جب تشنگی سے ہلاک
ہونے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشتان مبارک سے پانی فوارے کیطرح جاری ہوا سب نے پیا اور مرکب کو پلایا اور ذخیرہ کیا امیر
المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا جو کوئی اسباب نرکھتا ہو مین اسے اسباب تیار کر دون اور جو خرچ نرکھتا ہو اسے خرچ دون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من جہز جیش العسرة فلہ الجنة جو کوئی ساختگی لشکر عسرت کی کرے پس واسطے اسکے جنت ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
سو اونٹ رستے میخ جھول پہلاز سے درست کر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر گذرانی پھر آپ نے فرمایا من جہز جیش العسرة فلہ الجنة انھون نے
دوسو اونٹ اور تیار کر کر حضور مین تسلیم کیے پھر آپ نے تیسرے بار کلام مذکور تکرار فرمایا انھون نے فرمایا تین سو شتر اور حاضر کیے اور ایک
روایت مین ہی کہ ہزار دینار اور لاکر نذر کیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال مہربانی فرمائی اور انکی تعریف لوگونمین کی اور ارشاد کیا
کہ ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم اور تفسیر مغنی مین لکھا ہی کہ ہزار اونٹ اور ہزار دینار یہہ لائے اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ چار ہزار
دینار صرف لائے اور نذر گذرانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تجہیز لشکر کے حق تعالی نے یہہ آیت ان دونوںکے شان مین نازل
فرمائی اور اجر ایک کی سات سو تک بلکہ مضاعف سمجھائی اور بعضے کہتے ہین کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک کنوا خراب
تھا اسے اپنے مال سے خرید کر کر درست کیا پھر براہ الٰہی وقف کر دیا حق تعالی نے عمل انکا قبول کیا اور یہہ آیت ان کے حق مین نازل فرمائی
اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وہ لوگ کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے بیچ راہ خدا کے ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا پھر پیچھے نہین لاتے
اس چیز کے کہ نفقہ کرتے منت یعنے احسان کسی پر نہین رکھتے صدقہ دینے مین کہ اسپر احسان اپنا جتاوین یا اور سے کہین کہ فلان شخص
ہمارا ممنون احسان ہی ہم نے اس سے یہہ سلوک کیا اور یہہ یہہ کچھہ دیا وَّلَآ اَذًى اور نہ ایذا یعنے بعد نفقہ دینے کے کسی فقیر کو آزار نہین
دیتے قولاً اور فعلاً لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے انکے ہی ثواب صدقہ دینے انکے کا نزدیک پروردگار ان کے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ
وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر اوپر انکے ثواب کم ہونیکا اور نہ وہ غمگین ہونگے فوت ثواب سے قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ بات نیک اور وعدہ اچھا کہ
پسند شریعت اور قبول طبیعت ہو سائل سے کرنا چنانچہ کہنا نظر اوپر عیب میرے کے نفرمائے اور عذر میرا قبول کیجے یا اب دسترس نہین رکھتا
ہون کہ حق آپکے آپکا بجا لاؤن انشاء اللہ تعالی اس تقصیر کو بتوفیر بدل کرونگا یا آپ نے مجھہ پر کرم فرمایا یہہ آپکا گھر ہی پھر تشریف
لائے خدمت بجا لاؤنگا علی ہذا القیاس اسیطرح کا کلام کہ موجب ملال درویش نہو وَّمَغْفِرَةٌ اور عفو کرنا اور بخش دینا اس رنجش اور آزار کا

Marfat.com

کہ سائل سے بتکرار سوال اور تشدید مقابل دل مین واقع ہوا ہو اور دعا کرنا واسطے اسکے بہ آمرزش خدا خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى بہتر ہے
واسطے سائل کے بیچ نفع کے اس صدقے سے کہ پیچھے اسکے ہوا ایذا یعنے ایسا قول یا فعل واقع ہو کہ موجب آزار اور رنجش فقیر ہو چنانچہ کہے ای بے شرم
حیا یا ای بے ننگ اب تک نہ بچا وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ۝ اور اللہ تعالی بے پرواہ ہے صدقے سے ایسے لوگون سے کہ مشرب نفقات ساتھ خس و خاشاک
منت اور آزار کے مکدر کرتے ہین تحمل والا ہے جلدی عقوبت منان و موذی مین نہین فرماتا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم
ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت باطل کرو ثواب صدقے اپنے کو بِالْمَنِّ ساتھ منت رکھنے کے اوپر درویش کے کہ اللہ سبحانہ کا ہے تمام مال اور تم
نہین ہو مگر حال پس احسان صاحب مال کا ہے وَالْأَذَىٰ اور نہ تباہ کرو صدقے کو ساتھ ایذا دینے درویش کے بکہ ایسی سرزنش کرو یا ترش
رو ہوکر دو یا چین بجبین ڈالکر خیرات کرو كَالَّذِي مانند ابطال اس شخص کے کہ طریق اخلاص سے منحرف ہوکر يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ خرچ
کرتا ہے مال اپنے کو واسطے دکھانے لوگون کے وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ حقیقت مین نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے
اسواسطے کہ اگر ایمان اللہ پر رکھتے صدقہ اسکے واسطے دیتے نہ واسطے اور دنکے اور اگر اعتقاد رکھتے اوپر روز جزا کے تو عمل واسطے وہان کے
ثواب کے کرتے نہ واسطے ریا کے فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ پس نمونہ صدقہ اس منافق مرد کا مانند مثال سل کے ہے کہ خوارہ اور ہموارہ ہو عَلَيْهِ
تُرَابٌ اوپر اسکے مٹی ہو فَأَصَابَهُ وَابِلٌ پس پہنچی اس سل کو باران بزرگ قطرہ فَتَرَكَهُ صَلْدًا پس چھوڑ دے اسکو صاف یعنے خاک
اسکی پانی سے بہہ کیچڑ سے پتھر صاف رہ جاوے سمجھ لیجے کہ سل مثل منافق کے ہے اور خاک جو اسپر نمودار ہے وہ نفقے اسکے ہین جو بر باد ہین جب
باران عدل سحاب حساب زمانے سے برسا آثار تمام نفقونکا انکے محو ہوکر سنگ بیحاصل رہ جاوینگے اور تمام اعمال اہل ریا کے یہی
حال رکھتے ہین پس مومنونکو چاہیے کہ جو عمل کرین اللہ واسطے کرین کسی کے دکھانے کو یا اپنے اچھے کہلانے کو نگاہ مین نرکھین شعر
خدا کے واسطے جو ہو ثواب اسمین ہے حاصل ہے ۔ وا لا خاک مین سب کام اور سل انکا حامل ہے ۔ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا
نہین قدرت پاینگے یہہ نفقہ کرنیوالے ریائی اوپر ثواب کسی چیز کے اس سے جو تصدق کیا ہے بریا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝ اور اللہ تعالی نہین راہ دکھاتا یعنے عزم ہدایت
دلمین نہین ڈالتا قوم کافرونکے تئین وَمَثَلُ الَّذِينَ اور مثال نفقہ کرنیکی ان لوگونکے کہ بہ اعتقاد و اخلاص يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
خرچ کرتے ہین اموال اپنے کو واسطے چاہنے رضامندی خدا کے وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ اور واسطے ثبات و یقین کے کہ صادر ہو نفسون
انکے سے ساتھ پانے ثواب صدقے کے كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ مانند مثال میوجات باغ کے ہے کہ واقع ہو بموضع بلند کہ تابش آفتاب کی جلد تر
پہنچے اور ہوا بیشتر لگے اور ابر سے نزدیکتر ہو اور آفت سیلاب سے دور ایسے زمین پر ایسا باغ ہو أَصَابَهَا وَابِلٌ پہنچا اسکو باران بزرگ
قطرہ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ پس لایا میوہ اپنا دونا جو اور باغ دو برس مین میوہ لاتے تھے وہ اسقدر ایک برس مین لایا فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ
فَطَلٌّ پس اگر نہ پہنچا اس باغ کو مینہ موسل دھار بڑے بڑے بوندونکا بس ہے اور شبنم کافی ہے یعنے اثر بار انکا اسے ضایع نہین کرتا مینہ تھوڑا
ہو یا بہت ہو پھل لاتا ہے مقصود اس مثال سے حصول جزاے مخلصان ہے کہ جو کچھ واسطے خوشنودی خدا کے تصدق کرینگے ثواب اسکا پاوینگے
خواہ صدقہ تھوڑا ہو خواہ بہت وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنے درویشون کو جو دیتے ہو تم صدقہ براے خدا
یا از روی ریا بینا ہے مناسب ہر ایک کے جزا دیگا أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ یہہ تمثیل دوسری واسطے صدقہ اہل ریا کے ارشاد ہوتی
کہ آیا چاہتا ہے ایک کوئی تم مین سے یہہ کہ ہووے واسطے اُس کے باغ یہان استفہام انکاری ہے یعنے نہین چاہتا مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ کھجورون
سے اور انگورون سے تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ بہتے ہون نیچے درختون اس باغ کے نہرین پانی کے لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ واسطے مالک

Marfat.com

باغ کے ہو ہیج اُسکے سب میوون سے وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ اور حال آنکہ پہنچے صاحب باغ کو بڑھاپا وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ اور واسطے اُسکے اس پیری مین اولاد ہو
ناتوان اور خورد سالہ اور معیشت باپکے اولاد کی بھی گلستان ہے فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ پس پہنچا اس گلستان کو بگولا ہوئے اگرم کا بیچ اسکے اگ تھی
فَاحْتَرَقَتْ پس جل گیا باغ بواسطہ بادسموم اڑگیا صاحب باغ تحیر اور مہموم سمجھہ لیجے کہ یہہ مثال عمل منافق ریا والے کی ہی کہ باغ ریا کو صدقہ سے تیار
کیا اور یکبار سموم عدل الٰہی کے جھوکے نے اکر جلا دیا نہ اشجار اسکے سے ثمر اور شاداب ہوا اور نہ انہار اسکے سے سرسبز اور سیراب سر گشتہ بڑے
سنرہی تو کیا برق ساحت آویگی بکرکے عمل اعمال کا انکے باغ باغ جلا ویگی كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ اسیطرح بیان
فرماتا ہی حق تعالیٰ واسطے تمہارے نشانیان الطاف واحسان اپنے کی توکہ تم فکر کرو اور کسی عبادتمین ماننداسکی معبود وحدہ کے شریک کسی کو
نکرو باقی رہے یہان کئی خدشے جواب طلب سو وہ بطور سوال وجواب لکھے جاتے ہین سوال بوستان خرما وانگور مین سب میوے
کیونکر حاصل ہون جواب اسکا تین طور پر دیا جاتا ہی ایک تو یہہ کہ ثمرات سے مراد منافع ہین نہ میوے دوسرے ہم کہتے ہین کہ سب ثمرات اس
بوستان کے نہ تمام میوے جہان کے تیسرے ہو سکتا ہی کہ سب قسم کے میوے ہون فرضا اور تعیین خرمہ وانگور واسطے بزرگی کے ہو سوال
من کل الثمرات مین من تبعیضیہ مناسب مقام نہین ہی کہ اور اگر زائدہ کہین تو زائدہ ہونا من کا بقول اخفش ضعیف ہی پس یہہ کس معنی مین
ہی جواب ہو سکتا ہی کہ من ابتدائیہ ہو بتقدیر حظ من کل الثمرات اور بیانیہ بھی ہو سکتا ہی بتقدیر لہ فیہا منافع من کل الثمرات اور حمل اوپر
زیادتکے بھی بنتا ہی اور بقول صحیح اسے شاذ کیا جاتا ہی اسواسطے کہ جو کلام قبل وضع قاعدہ نحو کے ہو اگر وہ مخالف قاعدہ کلی نحویون کے ہو یا جمہور کے
ہو اُسے شاذ کہتے اور جو کلام بعد وضع قواعد نحو ہو اور مخالف کل کے ہو تو وہ ممتنع ہی اور اگر مخالف جمہور کے ہو تو ضعیف ہی معلوم کیجے کہ تیرہوین
آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ زکوۃ تجارت اور عشر خارج اور خمس معادن نکلتا ہی وہ یہہ ہی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ
مَا كَسَبْتُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو بیچ راہ خدا کے پاکیزہ سے اس چیز کے کہ کسب کیا ہی تم نے سوداگری سے یا اور صفت حرفت سے
وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ اور اس چیز سے کہ نکالا ہی ہمنے واسطے تمہارے زمین سے غلے میوے لکھا ہی کہ اغنیا انصار واسطے فقراے
مہاجرین کے موسم خرمے مین اچھے اچھے خرمے مسجد مین نبوی کے کونے مین چھپا چھپا کر رکھہ جاتے تھے ایکروز ایک مالدار دو سو صاع خرمے ردی
ناکارے ظاہر لایا اور درمیان اول اچھے خرمونکے ملا گیا ارشاد ہوا کہ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ اور مت قصد کرو خبیث کا کہ بری ردی
چن کی دو اسمین سے کہ خرچ کرتے ہو وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اور حال آنکہ نہین ہو تم لینے والے اُسکے اگر تمہین دین تمہارے حقوق مین اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا
فِيْهِ مگر یہہ کہ آنکھ چرا جاؤ بات ٹل جائے دینے مین اسکے وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور جانو کہ اللہ بے پرواہی اس شخص سے کہ تصدق
بمال خبیث کرے اور تعریف کیا گیا ہی ساتھہ اسکے کہ مال طیب سے صدقہ قبول فرماتا ہی سمجھہ لیجے کہ مراد طیب سے وہ مال جید ہی کہ محبوب
الطبع ہو چنانچہ آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون سے ظاہر ہی اور مراد خبیث سے مال مکروہ الطبع ہی چنانچہ میوہ گندہ اور غلہ اگندہ اور یہی
مختار عند الاکثر ہی یا طیب سے مراد حلال ہی اور خبیث سے ضد اسکے علی ما نص القاضی اور تصریح کی ہی صاحب مدارک نے کہ انفقوا
من طیبات ما کسبتم دلیل وجوب زکوۃ ہی اموال تجارت مین کہ کسب ہمارا تجارت ہی اور طریقہ ادا کا اسکے اور مسائل متعلقات اسکے
تمام کتب فقہ مین مسطور ہین اور تخریج کی امام زاہدی نے کہ مما اخرجنا لکم من الارض دلیل وجوب عشر ہی اور کلام باقی مفسرین سے نکلتا
کہ ما اخرجنا حبوب اور اثمار اور معادن وغیرہا ہین اسوقت مین یہہ آیت شامل ہی عشر خارج اور خمس معادن سب کو کہ مسائل انکے فقہ مین
مفصل مسطور ہین معلوم کیجے کہ چودہوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فضل انفاق کا اعم اس سے کہ فرض ہو یا نفل نکلتا ہی

Marfat.com

اور فضل علم اور عمل بھی ظاہر ہوتا ہی وہ یہہ ہی اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ شیطان وعید دیتا ہی تکو نفقہ دینے مین
فقر کا اور ڈراتا ہی کہ مال خرچ کیا اور کنگال ہوئے اور حکم کرتا ہی تم کو ساتھہ بخل اور امساک اور منع صدقات کے وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً
مِّنْہُ وَفَضْلًا اور اللہ تعالی وعدہ فرمایا ہی تم کو اوپر صدقہ دینے کے بخشش کا تمھارے گناہونکے روز قیامت مین اور زیادتی روزی
دینے کا دنیا مین پس چاہیے کہ شیطانکے وسوسہ ڈالنے سے صدقہ دینا موقوف نکرو وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ اور اللہ کشائش والا ہی جو کوئی
اسکے راہ مین صدقہ دیتا ہی روزی اسکی کشادہ کرتا ہی جاننے والا ہی کہ یہہ میرے واسطے دیتے مین یا اور کے اور پہچاننے والا ہی
مستحقونکو وسعت اور فضل اور مغفرت کے یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ دیتا ہی حکمت انفاق کی جسے چاہتا ہی تا کہ جانین کہ کیا دیا چاہیے اور
کسے دیا چاہیے یا عطا کرتا ہی دانش کہ درمیان القاء رحمانی اور خطرہ شیطانی کے تمیز کرے اور وعید شیطانی سے نہ ڈرے اور وعدہ
رحمانی پر امیدوار رہے وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا اور جو کوئی دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا بھلائی بہت سمجھہ لیجے
کہ حق تعالی نے مال و متاع دنیا کو اندک فرمایا کہ قل متاع الدنیا قلیل اور دانش کو ساتھہ خیر کثیر کے موصوف کیا کہ فقد اوتی خیرا کثیرا پس عالم
کو چاہیے کہ ملازم خدمت اغنیا ہووے اور رتبہ علم کو کہ متضمن خیر کثیر ہی ساتھہ طلب متاع قلیل کے نکھووے شعر علم پڑھہ دنیا کو چھوڑ در پس
قارونکو تو دیکھہ؛ کون ہی فوق السما اور کون ہی تحت السمک وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور نہین پند پذیر ہوتے ساتھہ اس نصیحت کے مگر
صاحب عقل کے باقی رہا یہان ایک سوال جو اہل معانی کیا کرتے ہین سوال کتب علم معانی مین قاعدہ بیان یون کرتے ہین کہ اصل استعمال
نفی اور استثنا کا وہان ہی کہ جہان سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار ہو اور اصل استعمال انما کا یہہ ہی کہ سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار نہو پس یہان جو قصر
کیا ہی نصیحت قبول کرنے کو اوپر ارباب عقول کے اس قصر کا منکر کوئی عاقل نہین اس جگہہ استعمال اسکا کس معنی سے ہی اور علاوہ اسکے یہہ بھی
کہ یہان نفی اور استثنا کا استعمال کیا ہی اور دوسرے مقام پر انما فرمایا ہی کہ انما یتذکر اولوا الالباب ہی پس جمع حکم واحد مین ما ولا اور انما کیونکر
ہو سکین گے جواب مقصود اس کلام سے مفہوم ظاہر اسکا کہ قصر ہی نہین ہی بلکہ مقصود یہان تعریض مذمت کفار سے ہی اسطرح سے کہ
نصیحت قبول نہین کرتے اولوا الالباب سے نہین ہین اور فرق مذکور ما ولا اور انما مین بیچ قصد قصر کے ہی پس لازم نہین کہ جو حکم صورت قصد
قصر مین ہو صورت قصد تعریض مین بھی ہو سمجھہ لیجے کہ تحقیق تمسک کیا ہی امام فخر الاسلام بزدوی نے ساتھہ اس آیت کے اوپر اسکے کہ عمل
داخل ہی فقہ مین اسواسطے کہ حکمۃ لغت مین اتفاق علم و عمل کو کہتے ہین اور تفسیر کی ہی حضرت ابن عباس نے کہ حکمت علم شریعت اور حلال اور
حرام ہی بیچ کلام الہی کے کہ فرمایا ہی یؤتی الحکمۃ من یشاء پس دلالت کرتا ہی کہ عمل داخل ہو بیچ فقہ کے چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی ادع
الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ اور اشارہ کیا ہی طرف اسکے صاحب مدارک نے کہ کہا ہی حکمت علم قرآن اور سنت اور علم
نافع موصل الی رضاء اللہ ہی اور عمل کرنا ساتھہ اسکے ہی اور حکیم عند اللہ عالم عامل ہی اور حکمت کو درمیان مسائل انفاق کے ذکر فرمایا اس
مین نکتہ یہہ ہی کہ دلالت کرے اوپر اسکے کہ زکوۃ فی العلم بھی واجب ہی غنی کو اور درس کہنا اسکا ضرور ہی کہ علم بے نفع خزانہ مدفون ہی
یا یہہ ہی کہ علم مسائل انفاق کا اور فرائض کا اور عمل کرنا انپر واجب ہی اوپر تمام مسلمانون کے معلوم کیجے کہ بچھپنوین آیت آیات مسائل سے
کہ جس سے مسئلہ فضائل نفقے کا اور نذر کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَۃٍ اور جو کچھہ خرچ کرو تم ای مسلمانو نفقے سے تھوڑا بہت
ظاہر یا پنہان بطریق قرض یا بطوع اخلاص سے یا ریا سے خدا کے واسطے یا غیر کے اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ یا منت مانو تم کچھہ منت معین یا غیر
معین سے طاعتین یا معصیت مین فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ پس تحقیق اللہ تعالی جانتا ہی اسکو اور فراموش نہ فرمائیگا وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

Marfat.com

اور نہین ہی واسطے ظالمونکے کہ نفقہ بیجا کرتے ہین یا نذر معصیت مین مانتے ہین یا منت طاعت مین مان کر وفا نہین کرتے مدد دینے والو سے بیچ آخرتکے کہ عذاب سے چھڑاوے انکو اس آیت سے وجوب ایفاے نذر غیر معاصی مین نکلتا ہی بحر مواجین لکھا ہی کہ من زایدہی اور معنی یہہ ہین کہ نہین ہین واسطے ظالمونکے یاری دینے والے کہ عذاب الٰہی سے آخرتمین بچاوین معلوم کیجے کہ چھٹوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ظاہر خیرات دینے کا اور چھپاکے دینے کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ اگر تم ظاہر کرو خیراتکو وقت دینے کے پس اچھا ہی یہہ کہ اور لوگو رغبت ہو دینے کی وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر چھپاؤ تم صدقے کو اور دو اسکو درویشونکو خفیہ پس یہہ چھپانا بہت اچھا ہی واسطے تمھارے اسواسطے کہ صدقہ ریا اور سمعہ سے پاک ہوگا اور فقیر لینے کی ذلت سے بچینگے بعضے علما نے صدقہ مخفی کو عام کہا ہی فرائض مین ہو یا نوافل مین کہ صحابہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اخفا کے مبالغہ تمام رکھتے تھے ہر طرح کے صدقے مین اور بعضے کہتے ہین کہ اخفا متعلق ساتھ نوافل کے ہی اور فرائض مین اولی ظاہر دینا ہی تاگمان تارک کا کوئی نکرے اور دوسرے اور لوگ اغنیا دیکھکر رغبت کرین صدقے دینے پر اور اس مین دلیل مسارعت بامر خدا بھی ہی لیکن صدقہ نفل مین ہر طرح اخفا اولی ہی چنانچہ حضرت ابن عباس سے منقول ہی کہ صدقہ نفل چھپاکے دینا ستر مرتبے بہتر ہی ظاہر دینے سے اور صدقہ فریضہ ظاہر دینا بہتر ہی پچیس درجہ چھپاکے دینے سے وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ اور دور کریگا تم سے بعضے گناہ تمھارے یعنے سوا ظلم کے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ تعالی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ظاہر خیرات یا چھپاکے خبر رکھنے والا ہی جزا دیگا موافق اعمال تمھارے کے یکفر اور نکفر ساتھ نون کے دونو قرائتین آئین ہین لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ نہین اوپر تیرے محبوب میرے ہدایت کرنا ہود کا بلکہ اوپر تیرے دعوت ہدایت کی ہی فقط اور لیکن خدا ہدایت کرتا ہی ساتھ عنایت اپنی کے طرف ایمانکے جسے چاہے روایت ہی کہ اسما بنت امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے انکے ماں نے کہ مشرکہ تھی کچھ چاہا مجھے دے اسمانے بہت کفر ندیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دو سب ادیان والونکو ہدایت اللہ کی طرف سے ہی جسے چاہے کرے اور بعضے کہتے ہین کہ ماں اسماکی مدینہ آئی اور کچھ تحفے اسماکے واسطے لائی اسمانے بہت کفر کے اسکے لینے مین توقف کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حضرت جبرئیل یہہ آیت لائے روایت اولی ساتھ ذکر صدقاتکے موافق ہی اور روایت ثانیہ غیر مطابق اور بعضے کہتے ہین کہ آغاز اسلام مین مسلمان فقراء اہل کتابکو خیرات دیا کرتے تھے بعد قوت اسلام کے دینا موقوف کیاتھا واسطے تجویز صدقات کے اوپر کفار کے یہہ ارشاد ہوا سمجھ لیجے کہ باتفاق علما صدقہ نفل دینا غیر مسلم کو جائز ہی لیکن زکوۃ دینا نہین درست بحر مواجین ہی کہ کتے بلی کو کھلانا جب روا ہو تو آدمی محتاجکو کیونکر روا نہو حدیث مین ہی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جگر تشنے مین اجر پانی دینے کا اور سیراب کرنیکا ثابت ہی غرض جسکو نفع پہنچاے بہتر ہی وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ اور جو کچھ خرچ کرو تم مال سے پس واسطے جانون تمھارے کے ہی کہ ثواب اسکا تمھین ملیگا خواہ کافر کو دو خواہ مسلمانکو وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ اور نہ خرچ کروگے تم کہ مسلمان ہو مگر واسطے طلب ثواب اور خوشنودی الٰہی کی وجہ کی معنی ثواب کی ہین چنانچہ اور آیتمین وارد ہی کہ ما اوتیتم من زکوۃ تریدون وجہ اللہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ اور جو کچھ خرچ کرو تم مال اپنے سے پورا پہنچایا جاویگا ثواب اسکا طرف تمھارے وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور تم نہ ظلم کئے جاؤگے یعنے ثوابین سے تمھارے پس تم کچھ چیز کم نکرینگے لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یہہ صدقہ اور نفقہ تمھارا واسطے درویشونکے ہی جو بندگی کیلئے مین بیچ راہ خداکے کہ گوشہ نشین ہوکر

Marfat.com

طاعت الٰہی مین مصروف ہین یا جہاد ما لوف مین لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ نہین کرسکتے بواسطہ دوام طاعت کے یا اشتغال غزا کے سیر کرنا بیچ
زمین کے واسطے تجارات اور طلب رزق کے یہہ اصحاب صفہ تھے کہ مہاجران قریش سے چار سو آدمی مانند بلال و عمار اور ابن مسعود وغیرہم
کے کہ خدا کے واسطے دنیا چھوڑکر رشتہ الفت خویش و اقربا توڑکر گھر بار سے منہہ کو موڑکر مدینہ منورہ آرہے تھے رات کو سونیکی جگہہ نتھی مسجد نبوی کے
کونے مین پڑ رہتے تھے اور تمام دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارک مین بسر کرتے تھے قوت انکا خرمے ردی افتادہ راہ تھے کہ چن کر
دھوکر کوٹ کر پانی سے ترکر کے شدت گرسنگی مین کھاتے تھے اور لباس انکا چھڑے گھوڑونکے پڑے ہوئے انکو پاک کرکر عورت چھپاتے تھے سوال
کرنے کے سبب سے بچاتے تھے اسی سبب سے ارشاد ہوا يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ جانتا ہی انکو مرد نادان کہ بے خبر ہی انکے حال سے تونگر
بے سوالی سے اور ۔۔۔ علو سے تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ پہچانتا ہی تو اے محبوب میرے انکو ساتھ چہرون انکے کے کہ نشانی اور علامت عشق خدا کی اُن
مین ظاہر ہی سو لب خشک چشم تر ہین رنگت ہی زعفرانی چہرے پہ انکے ہر ایک ہی عشق کی نشانی لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا نہین سوال
کرتے لوگون سے لپٹ کر نہ الحاح و زاری سے نہ بغیر اسکے اسواسطے کہ موصوف ساتھ بے سوالی کے ہین اور نہ مانگنا انکا یہہ بھی شفقت اور
مرحمت انکی ہی کہ مبادا کوئی سوال رد کرے اور گناہ مین پڑے وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ اور جو کچھ خرچ کروگے تم مال اپنے
سے اوپر اصحاب صفہ کے اور سوا انکے اور مستحقون پر پس تحقیق خدا ساتھ اسکے دانا ہی جانتا ہی کسے دیا اور کیون دیا الَّذِينَ
يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ راہ خدا کے مالون اپنونکو بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً رات کو اور دن کو چھپا اور ظاہر
غرض اس سے استغراق اوقات اور انواع ہی باعطائے صدقہ سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہی کہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے چالیس ہزار دینار صدقہ دیئے تھے دس ہزار ظاہر اور دس ہزار باطن رات کو دس ہزار دن کو حق تعالی نے صدقہ انکا قبول فرمایا اور یہہ آیت انکی
شان مین نازل کی چنانچہ کشاف مین مذکور ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے
پاس چار درہم تھے ایک آپ نے ظاہر دیا ایک چھپا کے ایک رات کو ایک دن کو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان سے پوچھا کہ اسطرح سے صدقہ تم نے کیون دیا انھون نے عرض کیا کہ طریقہ صدقہ کا اس چار طرح کے سوا پانچوین طرح مین نے
ندیکھا پس جمع مین اسکے التزام کیا مین نے کہ کاش کوئی کسی نوع سے قبول ہوجاوے فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ پس واسطے انکے
ہی کہ جو اس چار طرح کا صدقہ دیتے ہین ثواب صدقات انکا نزدیک پروردگار انکے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور
نہین ڈر اوپر انکے اور وہ نہ اندوہگین ہونگے معلوم کیجے کہ ستاونوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت ربا کا اور عذاب
اسکا نکلتا ہی وہ یہہ ہی الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا جو لوگ کہ کھاتے ہین سود یعنے نفع زائد محض خالی عوض سے لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا
يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ نہ کھڑے ہونگے قبرون سے بعد موت کے مگر جیسا کہ کھڑا ہوتا ہی وہ شخص کہ باولا کرتا ہی اسکو
شیطان آسیب سے عرب والونکے زعم مین یہہ تھا کہ جب جن آدمی کو مس کرتا ہی عقل اسکی ٹھکانے نہین رہتی دماغ مین خبط آجاتا ہی حق تعالی نے
موافق عرف اور عادت انکے کے سمجھایا کہ قیامت کو دیوانون کی طرح سے کھڑے ہونگے بے ساختہ ہوش و حواس باختہ اور مس کے
معنے لغت مین جنون کے بھی آئی ہین ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا یہہ سراسیمہ کھڑا ہونا انکا کہ عذاب الٰہی ہی اسواسطے
ہی کہ انھون نے کہا سوا اسکے نہین کہ بیچنا مانند سود کے ہی کفار ایک درم کو ساتھ دو درم کے بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ ربا نہین ہی
بیع ہی فرق درمیان ربا اور بیع کی نہین کرتے تھے وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا اور حال انکہ حلال کیا ہی اللہ نے بیچنا او

Marfat.com

حرام کیا ہی سود فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ پس جو کوئی کہ آئی اسکے پاس نصیحت پروردگار اسکے سے کہ نہی سود سے ہی پس باز رہا اور حکم خدا کا بجالایا پس واسطے اسکے ہی جو پہلے لیا یعنے قبل حرمت کے جو سود لیا وہ اس سے نہ پھرا جاوے گا یا مراد فلہٗ ما سلف سے یہہ ہی کہ گناہان گذشتہ مغفور ہوئے وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ اور کام اسکا زمانہ آئندہ مین وابستہ بارادۂ الٰہی ہی چاہیئے توبہ پر ثابت رکھے چاہے نہ رکھے وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جو کوئی بازگشت کرے طرف حلت ربا کے بعد اسکے کہ خدا نے حرام فرمایا پس وہ گروہ اصحاب دوزخ کے وہ بیچ اس آتش کے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھ لیجے کہ ربا لغت مین بمعنی فضل ہی اور مطلق فضل حرام نہین ہی اسواسطے کہ مقصود رنج اٹھانے بیع کے سے فضل ہوتا ہی اگر مطلق فضل حرام ہو بیع موقوف ہوجاوے پس فضل مقید مراد ہی کہ مجہول ہی اور محتاج بیان رسول ہی صلی اللہ علیہ وسلم لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الحنطة بالحنطة والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح والفضة بالفضة والذهب بالذهب مثلاً بمثل یداً بید والفضل ربوا پس یہہ چھ چیزین حدیث مین وارد ہین گیہون جو خرمہ نمک چاندی سونا اور مسائل اسکے کتب فقہ مین اور وجوہ اختلاف آئمہ مفصل مسطور ہین ہر مسلمانکو لازم ہی کہ دیکھکر اس سے بچے کہ حرام قطعی ہی حدیث مین وارد ہی کہ لعن اللہ الرابی والمربی والکاتب والشاهد اور تفسیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین روایت کی ہی کہ کھانیوالا ہی ربا اور کھلانیوالا اور کاتب اسکا اور شاہد ملعون ہین اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حدیثین وارد ہی جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ ایک قوم کے ہلاکت کا ظاہر کرتا ہی بیچ انکے ربا معاذ اللہ چنانچہ بحر مواجمین یہہ روایتین لکھی ہین يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا مٹاتا ہی اللہ مال ربا کو یعنے ہرچند سود دلے اور سود جوڑ سے مال جمع کرے لیکن مال بنقصان اور خسران ہی یا غیر محل مین خرچ ہوتا ہی یا حادثہ مین تباہ ہوجاتا ہی اور اگر رہتا بھی ہی تو وارث اسکے اس سے متمتع نہین ہوتے مال نامبارک ہی اور اگر اچھے مال مین ملے تو برکت اسکی بھی کھوتا ہی حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ اگر سود کے مال مین سے صدقہ دے یا راہ حج مین خرچ کرے یا غزا مین قبول نہین ہوتا یہہ کمال نقصان ہی وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ اور بڑھاتا ہی اللہ تعالی خیرات کو یعنے ہرچند کم ہو ثواب اسکا زیادہ عنایت فرماتا ہی یہانتک کہ صدقہ ایک خرمے کے عوض مقدار پہاڑ کے دیتا ہی سمجھ لیجے کہ ذکر صدقاتکا بعد ذکر سود کے قبیل ذکر ضد بعد ضد کے ہی کہ خوبی شئی کی ضد اسکی سے معلوم ہوتی ہی حسن صدقہ قباحت ربا سے ظاہر ہوتا ہی اور قباحت ربا بحسن صدقہ روشن ہوتی ہی کہ ہرچند مال سود کا ظاہر بڑھتا جاتا ہی لیکن آخرکار کم ہوتے ہوتے نابود ہوجاتا ہی اور صدقہ دینے سے مال اگرچہ ظاہر مین کم ہوتا ہی لیکن واقع مین سبب افزونی کمال ہی دنیا مین عوض اسکا اللہ دیتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ نہین نقصان مال صدقہ سے اور نہین ناقص کرتی مال کو زکوة ہرگز اور آخرت مین اضعاف مضاعف عنایت فرماتا

شعر مال خیرات کرے گاہ سے چون کوہ اللہ ۔ ایسے ہی مال ربا کو وہ کرے کوہ سے کاہ

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ اور اللہ نہین دوست رکھتا ہر کفر کرنے والے گنہگار کو کہ وہ پر ارتکاب ربا کے مصر ہو اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے کہ بموجب اوامر اور نواہی آلہی کے بجالائے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور قائم رکھا نماز اور دیا زکوة مال کو لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے انکے ہی ثواب انکا نزدیک پروردگار انکے کے روز قیامت مین وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر اوپر انکے اس چیز سے کہ آگے بھیجی ہی اور نہ وہ غمگین ہونگے اس چیز سے کہ پیچھے چھوڑ گئے معلوم کیجے کہ اٹھاون اور انسٹھوین آیتین آیات مسائل سے کہ جیسے مسئلہ ترک ربا کا بیچ فرض کے نکلتا ہی وہ یہہ ہین کہ متصل ارشاد فرمائین ہین یٰۤ

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اى لوگو كه ايمان لائے هو ڈرو الله سے وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور دست بردار هو
جو كچهه باقى رها هى سود سے اگر هو تم ايمان لانے والے حرمت ربا پر اور منقاد حكم خدا پر سبب نزول مين اس آيت كے لكها هى كه بنى عمرو ثقفى
اور بنى مغيره مخزومى آپسمين معامله ساتهه ربا كے ركهتے تهے آنحضرت صلى الله عليه وسلم نے فتح مكه كے دن ساتهه حرمت ربا كے فتوىٰ ديا
بنى عمرو نے اس شرط پر كه سود اسكا اور دن پر ثابت رهے اور ونكا سود اس سے موضوع هو جائے صلح كى پس طلب ربا مين بنى مغيره سے
سخت مواخذه كيا بنى مغيره نے قصد اپنا عتاب بن اسيد سے كه حاكم مكه كا تها كها كه كيا بدبختى همارى هى كه ربا سب آدميون سے وضع كرين
اور هم هنوز اسى بلا مين گرفتار رهين عتاب اسيد نے كه حاكم مكے كا تها يهه سب ماجرا آنحضرت صلى الله عليه وسلم كو لكها حق تعالىٰ نے يهه آيت نازل
فرمائى كه سود سے دست بردار هو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس اگر نكرو تم اور بقيه سود سے هاتهه نه كهينچو پس خبردار
هو جاؤ ساتهه لڑائى كرنيكے خدا سے اور رسول اسكے سے يا آگاه كرو ايك دوسريكو اور تيار هو ساتهه جنگ خدا كے كه آتش هى اور ساتهه حرب رسول
كے كه شمشير هى وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ اور اگر توبه كرو سود لينے سے پس واسطے تمهارے هى اصل مال تمهارا لَا تَظْلِمُوْنَ نه ظلم كرو تم
وَلَا تُظْلَمُوْنَ اور نه ظلم كئے جاؤ تم يعنے تم ظلم نكرو مديون پر زيادتى لينے مين راس مال سے اور تم پر ظلم كرے مديون كه اصل مال مين كم دے
بعد نزول اس آيت كے بنى عمرو نے كها كه همين طاقت حرب خدا اور رسول كى نهين هى سود چهوڑ كر سرمايه پر راضى هوئے اور مغيره نے به
سبب افلاس اور تنگدستى كے چاها كه مهلت اداے اصل مال مين بهى هو جائے حق تعالىٰ نے ساتهه مهلت دينے ديندار تنگدست كے حكم فرمايا اور
آيت يهه اگلى نازل فرمائى اور معلوم كيجے كه ساٹهوين آيت آيات مسائل سے كه جس سے مسئله مهلت دينے ديندار تنگدست كا نكلتا هى
وه يهه هى وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ اور اگر هو قرضدار افلاس والا تنگ دست پس حكم اسكا مهلت دينى هى وقت
تونگرى اور فراغت كے تك وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور اگر خيرات كرو قرضدار مفلس كو بهتر هى واسطے تمهارے اگر
هو تم جانتے يعنے اگر اس مال سے بعض يا كل بخش دو تو بهتر هى واسطے تمهارے ثواب مين مهلت دينے سے يا لينے سے وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ
فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ اور ڈرو عذاب اس دن كے سے كه تم سب پهيرے جاؤ گے بيچ اس دن كے طرف جناب خدا كے يا جزا كے كه مقدر كيا هى ثواب اور
عتاب سے ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ پهر پورا ديا جاويگا هر نفس كو جو كمايا هى يعنے جزا اعمال كى جو نيك و بد كئے هين وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
اور وه نه ستم كئے جاوينگے يعنے اگر عمل نيك كئے هين تو ثواب انكے مين نقصان نكرينگے اور اگر عمل بد كئے هين تو زياده ان اعمال سے
عذاب نه دينگے حضرت ابن عباس رضى الله عنه سے روايت هى كه آخرين آيات قرآنى باعتبار نزول كے يهى آيت هى كه تين ساعت پهلے
وفات شريف آنحضرت صلى الله عليه وسلم كے نازل هوئى هى اور بعضے كهتے هين اكيس روز پهلے انتقال شريف كے نازل هوئى هى ليكن
اكثر مفسرين كے نزديك مرجح يهه قول هى كه سات دن پهلے ارتحال جناب نبوى كے عليه افضل الصلوٰة نزول اسى آيت كا واقع هوا هى معلوم
كيجے كه اكسٹهوين آيت آيات مسائل سے كه جسے آيت مداينه كى كهتے هين اطول آيات قرآنى هى اور بهت مسائل اس سے نكلتى هين
چنانچه مسئله بيع سلم كا اور كتابت اسكيكا اور ايلا كا اور گواه كرنيكا وه يهه هى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اى لوگو جو ايمان
لائے هو جب معامله كرو تم آپسمين ساتهه قرض كے يعنے كسى كے هاتهه كچهه چيز بيچو يا خريدو اور مبلغ اسكے قيمت كى قرض ٹهراؤ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
ايك وقت مقرر معين تك كه فلانے مهينے مين فلانے تاريخ ادا كرين گے فَاكْتُبُوْهُ پس لكهه ركهو اسكو بيچ كاغذ كے اسطرح سے كه وصف
معامله كا اور نام دونو معامله كرنے والونكے اور مبلغ حق كے اور مدت وعدے كى مهينه تاريخ اسمين هو تا وقت حاجت كے اسے

Marfat.com

دیکھ لو وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ اور چاہیئے کہ لکھے درمیان تمہارے لکھنے والا ساتھ انصاف کے کہ کم اور زیادتی نکرے مال مین اور مدت
وعدے مین وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ اور چاہیئے کہ نہ انکار کرے کوئی لکھنے والا تنکیر کاتب کے بعد نفی کی افادہ عموم کرتی ہی اور یہہ کتابت ہی بقول
بعضی طرف فرض کتابت کے اور بعضے روایتین فرض عین ہی بشرط فراغ کاتب اور بعضے کہتے ہین فرض تھا منسوخ ہوگیا ساتھ قول ولا
یضار کاتب کے اب مستحب اور اولی ہی کہ جسنے لکھنا آتا ہو وہ ابا نہ کرے جب التماس کرین اَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ یہہ کہ
لکھے کاغذ معاملے کا جیسا سکھایا ہی اسکو اللہ نے یعنے موافق شریعت کے فَلْيَكْتُبْ پس چاہیئے کہ لکھ دے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہی
وہ یہہ ہی سوال ولیکتب بینکم کاتب پہلے فرمایا تھا پھر امر فلیکتب لانے تکرار لازم آیا جواب امر اول راجع طرف متداینونکے ہی یعنی جب
آپسمین ایک دوسرا مداینہ کرے تو لکھے کاتب درمیان انکے ان کے امر سے ساتھ انصاف کے یعنے اے معاملہ کرنیوالو تم امر کرو اور دوسرا
اور امر دوسرا طرف کاتبون کے ہی یعنی جب یہہ التماس کرین تو چاہیئے کہ کاتب انکار نکرے لکھ دے وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ اور چاہیئے
کہ مطالب کہے کاتب سے وہ شخص کہ اوپر اسکے ہی قرض اور زبان سے اپنے قرار کرے وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ اور چاہیے کہ ڈرے مطالب کہنے
والا اللہ سے کہ پروردگار اسکا ہی وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا اور نہ کم کرے وقت اقرار کے اس حق سے کہ ذمے پر اسکے ہی کچھہ چیز اور معاملہ جیسا ہے
ویسا ہی لکھوادے کچھہ جھوٹ نہ ملاوے فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا پس اگر ہو وہ شخص کہ اوپر اسکے کے حق ہی بیوقوف جاہل یعنے
نابالغ دیوانہ اور مرد مبہوت اَوْ ضَعِيفًا یا عاجز ناتوان جیسے بچہ خورد سال یا بوڑھا عمر رسیدہ اَوْ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ یا یہہ کہ مطلق توانائی
نہین رکھتا اسکی کہ مطلب کہے وہ سب بوڑھاپے کے یا بواسطہ مرض کے لکنت زبان ہی یا وہ زبان جو متعارف قوم ہی نہین جانتا فَلْيُمْلِلْ
وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ پس چاہیئے کہ مطلب کہے والی اسکا ساتھ انصاف کے بے کم و زیادہ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ اور شاہد کر لو
اوپر معاملے اپنے کے دو گواہ مردون اپنے سے یعنے مسلمان بالغ آزاد فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ پس اگر نہون دو مرد گواہ اتفاق زمانے سے
فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ پس ایک مرد اور دو عورتین گواہ ہون مین سے اور دو عورتین اسواسطے مقرر فرمائین مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ
اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى اگر بھول جاوے ایک ان دو عورتون مین سے جو گواہ ہین پس یاد دلاوے ایک عورت دونون عورتون
مین کی دوسری کو؛ انکو سمجھہ لیجے کہ بجہت غلبہ رطوبت صفت نسیان کی عورتونکے مزاج پر غالب ہی اسواسطے دو عورتین قائم مقام ایک مرد کے
چاہین کہ ایک بھولے تو دوسری بتادے اور گواہی فقط عورتون کی بغیر مردونکے بکارت اور ولادت اور عیوب نسا مین یعنی مواضع مستورہ کے معتبر
ہی اور ساتھہ مردون کے حدود و قصاص مین تو مطلق مسموع نہین ہی اور سوا اسکے حقوق مالی اور غیر مالی مین مثل نکاح اور طلاق اور عتاق اور وکالت
وغیرہ مین مقبول ہی وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا اور نہ انکار کرین گواہ جب بلائے جاوین واسطے گواہی دینے کے وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ
تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اور سستی کاہلی کرو اور نہ ملول ہو اس سے کہ لکھہ لو اس حق کو یعنے قرض کو کاغذ مین دران حالیکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا
یعنے تھوڑا ہو یا بہت یا خط صغیرہ ہو یا کبیرہ یعنے باختصار یا بتطویل اِلٰٓى اَجَلِهٖ اسکے وقت تلک اسکے کہ مقرر ہوا ساتھہ اقرار مدیون کے ذٰلِكُمْ
اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ یہہ لکھنا فرض کا تمہارے تئین بہت انصاف والا ہی نزدیک اللہ کے وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ اور سیدھا کرنیوالا ہی واسطے
گواہی کے کہ کتابت مین مذکور شاہد ونکا ہی وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اور بہت نزدیک ہی یہہ کہ نہ شک مین پڑو تم مقدار حق مین اور مدت تعین اسکے
اور تعین شہود مین جب رجوع کرو تم طرف کتابت کے اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً مگر یہہ کہ ہو معاملہ سوداگری کا ہاتھون ہاتھ تُدِيْرُوْنَهَا
بَيْنَكُمْ کہ پھراتے ہو اسکو درمیان اپنے حاصل یہہ ہی کہ جب معاملہ دست بدست اور نقد بہ نقد ہو فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا پس نہین

Marfat.com

ہی اور تمہارے گنا وہہ کہ نہ لکھو اسکو وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ اور شاہد کرو جب خرید فروخت کرو تم ساتھہ نقد کے حکم آیت کا منسوخ ہی ساتھہ
آیت فان امن بعضکم بعضا کے وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ اور نہ رنج پہنچایا جاوے لکھنے والا اور نہ گواہ یعنے کسی کاتب سے زبردستی
نہ لکھواؤ اور نہ کسی سے بزور شاہدی دلواؤ یہہ معنے جب ہین کہ یضار کو فعل معروف کہو جیسی کہ قرات حضرت امیرالمومنین عمر رضہ کی ہی تو یہہ
معنی ہونگی کہ چاہیے کاتب نہ ایذا پہنچاوے کسیکو کاغذ درست لکھے خیانت کتابت مین نکرے اور گواہ بھی سچ بولین گواہی چھپاوین
وقت طلب کے ادھر ادھر نہ چھپتے پھرین وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ اور اگر کرو تم اسے معاملہ کرنیوالو یہہ چیزین جو منع کین مین ہمنے تمکو اضرار
کتابت اور شہید کے سے پس تحقیق وہ فعل منع کیا گیا گنہگاری ہوگا لاحق ساتھہ تمہارے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے خلاف فرمان الٰہی کر
وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ اور سکھاتا ہی تمکو خدا تعالی شرایع اسلام اور لوازم تقوی اور مصالح کار ہای دنیا و عقبی وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور اللہ تعالی
ساتھہ ہر چیز کے دانا ہی اعمال تمہارے جانتا ہی سزا اور جزا موافق انکے دیگا معلوم کیجے کہ باسمضمون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسلہ رہن
اور عدم اسکا عند فقدان کاتب نکلتا ہی اور بیان اداے شہادت ہی وہ یہہ ہی وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ اور اگر ہو تم بیچ سفر کے علی یہان
بمعنی فی ہی وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا اور نہ پاؤ تم لکھنے والا یعنے ایسا شخص کہ حقوق تمہارے لکھے یا لکھنے والا تو ہی یعنے دوات قلم کاغذ موجود نہین
فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ پس گروی ہی قبضہ کی ہوئی یعنے واسطے خاطر جمعی اور زوال تردد تمہاری کے یہہ ہی کہ کچھ چیز اسکی اپنے مال کے عوض
مین گروی رکھہ لو سمجھہ لیجے کہ گروی رکھنا مشروع ہی مطلقا قید سفر اور حضر کی نہین ہی یہان مقید بسفر واسطے عذر کتابت کے فرمایا ہی اور
بعضے کہتے ہین کہ رہن مخصوص بسفر ہی فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا پس اگر امین سمجھے بعض تمہارا بعض کو اور اسکی خیانت سے بیلوث رکھے فَلْيُؤَدِّ
الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ پس چاہیے کہ ادا کرے وہ شخص کہ امین جانا گیا ہی یعنے مدیون امانت اس امین کے کو یعنے قرض اسکا ادا کرے سستی
کاہلی درمیان نلاوے سمجھہ لیجے کہ قرض اگرچہ مضمون بامانت سے نہین ہی لیکن یہان واسطے رعایت لفظا و تمن کے امانت ارشاد ہوا اور یہہ کمال
خوبی عبادت ہی کہ ایراد الفاظ بوجہ مشاکلت ہی وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ اور چاہیے کہ ڈرے پروردگار اپنے سے اور امانت مین خیانت نکرے وَلَا تَكْتُمُوا
الشَّهَادَةَ اور مت چھپاؤ گواہی کو کہ چھپانا اسکا گناہ کبیرہ ہی وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ اور جو کوئی چھپاویگا گواہی کو پس تحقیق وہ
گنہگار ہی دل اسکا سمجھہ لیجے کہ یہان اضافت اثم کی طرف قلب کے فرمائی ہی گواہی چھپانے کو گناہ دلکا ارشاد کیا ہی یہ مین تنبیہ ہی اور
وعید شدید کی اسواسطے کہ جو گناہ متعلق بدل ہووے وہ سخت تر ہوتا ہی اس گناہ سے کہ تعلق باعضاے ظاہرہ ہوا اور ظاہر ہی کہ دل بادشاہ
ہی تمام بدنکا جب پادشاہ پر بلا آوے اور رعایا خاک آرام پاوے اسیواسطے صوفیہ بتصفیہ دل مشہور رہتے ہین کہ صفا اسکی موجب
صفائی تمام بدن ہی اور کدورت اسکی سبب تکدر تمام جسم او یہی مقام مورد اسرار ربانی اور مہبط انوار سبحانی ہی بیت دل عجب چیز
ہی جو ہو شفاف ؛ چہرہ یار دیکھہ لو پھر صاف ؛ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اور اللہ تعالی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہی اظہار شہادت
کو اور کتمان گواہی کو جاننے والا ہی لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے خدا کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی کیا ستارے اور کیا
فرشتے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی کیا معادن کیا موالید یا ما فی السموات سے مراد عوالم روحانی ہی اور مراد دل لطائف خمسہ عالم امر کہ آثار
ظلال افعال وجہی ہین اور ما فی الارض سے مراد عوالم جسمانی ہی کہ مظاہر عکوس افعال سبحانی ہی وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اور
اگر ظاہر کرو تم جو کچھہ بیچ جیون تمہارونکے ہی قصد اور نیت بد اَوْ تُخْفُوْهُ یا چھپاؤ اسکو يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ حساب لیویگا تمسے ساتھہ اسکے
اللہ تعالی کہ دانا ہے ضمائر اور سطلع سرایر ہی لکھا ہی کہ حق سبحانہ قیامت کے دن اعمال بندون کے سب کے سب اپنے ظاہر کریگا

ع ۳۹

Marfat.com

کیا گفتار زبان اور کیا کردار اعضا اور کیا اندیشہ دل فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ پس بخشیگا جسے چاہے ساتھہ فضل کے اور عذاب کریگا جسے چاہے ساتھہ عدل کے وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہی چاہے بخشے چاہے عذاب کرے سمجھہ لیجے کہ نزدیک بعضو نکے یہہ آیت ساتھہ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے منسوخ ہی اور بعضے کہتے ہین محکم ہی اسواسطے کہ قول اصح اصولیونکا یہہ ہی کہ نسخ آیات احکام مین ہوتا ہی نہ اخبار مین اور یہہ خبر ہی پس منسوخ نہین تقدیر پر یہہ آیت تر یسٹھوین ہی آیات مسائل سے اور اس سے مسئلہ محاسبہ عزم قلوب بذنوب نکلتا ہی سوال ما فی انفسکم شامل ہی کفر اور معصیت کو پس کفر پر یغفر لمن یشاء کیونکر مترتب ہو کہ قابل مغفرت ہی نہین ہی جواب کافر یغفر لمن یشاء مین داخل ہی نہین ہین اسواسطے کہ انکے حق مین غفران ثابت نہین ہی چنانچہ اور جگہہ فرماتا ہی حق تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس جواز ثبوت غفران مختص بمومن فاسق ہی اور ثبوت عذاب بحق کافر او پر سبیل وجوب کے اور بحق مومن فاسق او پر سبیل جواز کے باقی رہی یہان تشریح اور توضیح عزم قلوب بذنوب کی کہ کس پر محاسبہ ہی اور کس پر نہین معلوم کیجے کہ خیالات فاسدہ دلکے کئی طرح کے ہین ایک تو یہہ ہی کہ خیال بد آیا اور کیا اقرار در تمکن پذیر نہین اسے خطرہ کہتے ہین یہہ بغیر اختیار آدمی کے آتا ہی اور قوت ایمان سے دفع ہو جاتا ہی اسپر مواخذہ نہین ہی اسواسطے کہ یہہ امر اختیاری نہین اضطراری ہی اگر اسپر مواخذہ کرین تکلیف ما لا یطاق لازم آوے کہ عقل کے نزدیک بھی جائز نہین دوسری حدیث نفس ہی کہ جسے فکر کہتے ہین امم پیشینیون پر اسکا مواخذہ تھا لیکن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر معاف فرمایا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالیٰ نے معاف فرمایا امت میری سے مواخذہ حدیث نفس کا جبتک کہ نہ عمل کرین اور نہ کہین چنانچہ بحر مواج مین ہی تیسری قسم عزم ہی کہ خیال بدی کا دلمین آیا اور قصد فعل اسکا دلمین ٹھہرایا اسمین اختلاف علما کا ہی بعضے کہتے ہین یہہ داخل حدیث نفس ہی اسپر بھی مواخذہ نہین ہی بدلیل آیت ولقد ہمت بہ وہم بہا عزم گناہ نہین ہی اور ہم جزیہ نہین اسواسطے کہ اگر عزم گناہ گناہ ہوتا تو یوسف پیغمبر علیہ السلام سے نہ سرزد ہوتا کہ انبیا معصوم ہین اور صحیح یہہ ہی کہ عزم سیئہ پر مواخذہ اس سیئہ کا نہین بلکہ یہہ عزم گناہ علاحدہ ہی مواخذہ اسپر جدا ہی اور قاعدہ ہی کہ مواخذہ عمل پر ہی خواہ تن کا ہو خواہ دلکا ہو اور عزم عمل دلکا ہی جب حدیث نفس ساتھہ عمل دلکے ملی گناہ ہو گیا اگرچہ عمل تن کا نہو مواخذہ ثابت ہوا اور عمل دل پر مواخذہ بہت آیات کلام اللہ سے ثابت ہی چنانچہ ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم اور ظاہر ہی کہ کفر مجرد عمل دل ہی اور اسپر آدمی ماخوذ ہی اور تصدیق محض یقین دل ہی اسپر ماجور ہی اور بلاشبہ انبیا معصوم ہین گناہ سے چنانچہ حق تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہی قصے مین حضرت آدم علیہ السلام کے کہ فنسی ولم نجد لہ عزما نفی گناہ کی فرمائی ہی اور حضرت یوسف علیہ السلام قصے مین جو ولقد ہمت بہ وہم بہا وارد ہی اسکی یہہ معنی نہین کہ ارادہ گناہ کا کیا حضرت یوسف نے اور عزم دفع اسکیگا کیا حضرت یوسف نے ساتھہ زلیخا کے پس خلاصہ کلام یہہ ہی کہ آدمی عزم بالجزم پر البتہ ماخوذ ہوگا اور خطرات اور تفکرات پر مواخذہ نہین کہ خارج طاقت بشری سے ہین اور آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے اور حدیث مسطور سے ظاہر ہی لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرام مضمون اس آیتکے تامل کر کر متالم ہوئے اور حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور معاذ بن جبل وغیرہم کے پاس آکر التماس کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو ان سبنے جا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ تکلیف دی ہمین ایسے کام کی کہ قوت سکی نہین رکھتے ہم بلکہ ایسی خبر پہنچی ہم پر کہ طاقت استماع اسکے کی نہین رکھتے ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر ہی اور وہ کونسا عمل ہی انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ دل ہمارے اختیار مین نہین کبھی خطرہ معاصی کا جی مین آتا ہی کبھی فکر منا ہی کا خاطر مین سماتا ہی حال آنکہ اسے ہم برا جانتے ہین قوت سے

Marfat.com

فعل مین نہین لانے ہین اور حق سبحانہ فرماتا ہی یحاسبکم بہ اللہ اگر ہمین اسپر محاسبہ کریگا سخت دشوار ہوگا ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تم وہ کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کہا تھا سمعنا وعصینا اور بہت بلائین انکے قول پر متفرع ہوئین نہین کہو تم سمعنا واطعنا کلام حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا سنکر دل اصحاب کرام کے نے اطمینان پایا اور کہنے لگے سمعنا قولہ واطعنا امرہ برکت اس کہنے کے سے حق تعالی نے
دشواری انکی مبدل بہ آسانی فرمائی اور سبکباری تمام امت کے تین آیتین نازل کین کہ آمن الرسول سے تا آخر سورۃ ہین اور
اس مین فقرہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کا واسطے مشعر سبکباری پر ہے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ایمان لایا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی ہی طرف اُسکے پروردگار اسکے سے وہ کیا ہی آیات قرآن اور احکام دین اور حقوق شرع وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اور ایمان لائے مسلمان امت اُسکی کے لکن ایمان پیغمبر کا بہ تحمل وتبلیغ ہی اور ایمان اہل امت کا بہ اقرار وتصدیق اور امت کو ساتھ پیغمبر کے
جمع کیا واسطے تعظیم تکریم امت کے كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ہر ایک نے اور متابعون اسکے سے ایمان لایا ساتھ اللہ کے کہ واحد لاشریک
ازلی ابدی ہی وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور ساتھ فرشتون اسکے کے کہ مقربان بارگاہ الٰہی ہین اور مخلوق اسکے ہین وحی لاتے ہین اللہ کی اوپر
رسولون کے وَكُتُبِهٖ اور ساتھ کتابون اسکی کے کہ جو اللہ نے نازل کئی ہین سب حق ہین اور کلام الٰہی ہین غیر مخلوق وَرُسُلِهٖ اور ساتھ رسولون
اسکے کے کہ سب پاک اور معصوم ہین مورد وحی ہین کہ وحی اللہ کی طرف سے اُنپر آتی ہی اور وہ اورونکو سکھاتے ہین اور راہ سیدھی
بتلاتے ہین لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ اور کہتے ہین نبی اور مؤمنین نہین فرق کرتے ہم اصل نبوت ہین درمیان کسی کے رسولون
اسکے سے بلکہ سب پر ایمان لاتے ہین ہم بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ حسد سے کسی پر ایمان لاتے ہین اور کسی کے منکر ہین وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور کہا مؤمنون نے سنا ہم نے قول اللہ تعالی کا اور مانا ہم نے فرمان اسکا پس بطریق التفات غیب سے طرف خطاب کے
اگر کہا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ بخشش مانگتے ہم تیری اے پروردگار ہمارے اور طرف تیرے بازگشت ہی سب کی سمجھ لیجے کہ اگر
اس قول کو کہ سبب نزول مین مذکور ہوا ہی اعتبار کرین تو یہہ آیت مدنی ہی اور اہل حدیث متفق ہین کہ یہہ تینون آیتین مکی ہین اور
بیواسطے شب معراج مین نازل ہوئی ہین چنانچہ صحیح مسلم مین بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ آیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج
مین تین چیزین حق تعالی نے عطا فرمائین نماز پنجگانہ اور خواتیم سورۂ بقرہ اور بخشش گناہان امت بشرطیکہ شرک نلاوین اور ینابیع مین
وارد ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج مین مشرف بقرب الٰہی ہوے حق تعالی نے وصف مین اُنکے فرمایا آمن الرسول بما انزل
الیہ من ربہ پیغمبر خدا نے مناجات کئی کہ آلٰہی مجھے شربت اس کرامت کا بغیر مومنان امت کے گوارا نہین ہی حق تعالی نے فرمایا کہ
والمؤمنون کل آمن باللہ الآیۃ پھر حق تعالی نے پوچھا کہ امت تمہاری قبول احکام مین کیا کہتی ہی پیغمبر خدا نے عرض کیا سمعنا واطعنا
الآیۃ جناب باریکی طرف سے خطاب ہوا کہ ہم نے بھی آسان فرمایا اسپر لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا معلوم کیجے کہ چوسٹھوین آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کہ حق سبحانہ بندون پر تکلیف مالایطاق نہین فرماتا نکلتا ہی وہ یہہ ہی یعنی نہین تکلیف دیتا خدا
سبحانہ کسی جان کو اور نہین فرماتا کسی کو کچھ کام اِلَّا وُسْعَهَا مگر بقدر طاقت اسکے کے کہ حرج بندونکو نہین دیتا اور عجز اور ناتوانی انکی
قبول فرماتا ہی سمجھ لیجے کہ بعضے جو اس آیت کو بیچ حکم مواخذے خطرےکے کہ وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ سے نکلتا تھا ناسخ کہتے
ہین چنانچہ پہلے لکھ آئے ہم اسمین اشکال قوی وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ نسخ اس چیز مین ہوتا ہی کہ جسکا پہلے تحقیق ثابت ہوا اور مواخذہ
خطرات پر یہہ تکلیف مالایطاق ہی عند العقل ممتنع ہی پس جو چیز کہ بحکم عقل ممتنع ہو کسی زمانہ مین جائز نہین ہوتی پس یہہ ثابت

Marfat.com

ہی نہین ہی منسوخ کیونکر کہئے قبل ثبوت کے مرتفع کس طرح سے ٹھہراسئے اور اگر کہئے کہ آیت وان تبدوا ما فی انفسکم سے حدیث نفس مراد ہی اور
مواخذہ اسپر پہلے امت والونپر تھا اس امت سے اٹھا دیا تو یہہ بھی بات نہین بنتی اسواسطے کہ حدیث نفس وسع مین داخل ہی لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعہا کیونکر ناسخ ہوا اُسکا تو ناسخ اسکی تو حدیث ہی ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسہا ما لم تعمل بہ اور تشکلم حل اس اشکال کا یہہ
ہی کہ مراد وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ آہ سے حدیث نفس ہی خطرہ کہ طاقت بشری سے باہر ہی نہین ہی اور وسع کبھی کبھی طاقت
کے آتا ہی اور کبھی مقابل حرج کے یہان مقابل حرج کے ہی اور ظاہر ہی کہ احتراز کرتے مین حدیث نفس کی بڑا حرج ہی پہلے لوگون پر تھا اس
امت سے معاف فرمایا ساتھ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے باقی رہا یہان ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہی جو پہلے مسطور ہوا
کہ آیت وان تبدوا ما فی انفسکم آہ یہہ خبر ہی اور اخبار مین نسخ نہین ہوتا جواب اسکا یہہ ہی کہ خبر محاسبہ خواطر سے متضمن ہی حکم وجوب تحرز کو
اس سے اور جو خبر متضمن ہو بیان حکم کو جیسے کتب علیکم الصیام اور کل مسکر حرام نسخ اسمین واقع ہوتا ہی لَہَا مَا كَسَبَتْ واسطے اس جان کے ہی جو
کمایا اسنے نیکیون سے وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اور اوپر اس کے ہی جو کمایا اُسنے برائیون سے سمجھ لیجئے کہ لام واسطے نفع کے اور علی واسطے زیان کے
کلام عرب مین بہت آیا ہی یہان بھی اسی معنی مین واقع ہی اور ذکر کسبت کا نیکی مین اور اکتساب کا بدی مین دال کمال الطاف پروردگار پر ہی کہ منفعت
نیکی کی متعلق بکسب کے اور زیان بدی کا متعلق باکتساب فرمایا کہ صیغہ مبالغہ ہی پس شب معراج مین پیغمبر خدا نے بالہام الٰہی دعا آغاز کی کہ رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا اے پروردگار ہمارے مت پکڑ ہمکو عقوبتمین اسکے اگر بھول گئے ہم او درعمل نیک فوت ہوا ہم سے یا چوک گئے
ہم اور بے قصد گناہ سرزد ہو گیا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا اے پروردگار ہمارے اور مت رکھ اوپر ہمارے بوجھ كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن
قَبْلِنَا جیسا کہ رکھا اس بوجھ کو اوپر ان لوگون کے کہ پہلے ہم سے تھے یعنے یہود اور نصاریٰ کہ تکلیف شاقہ اُنپر واقع ہوئی تھی رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ اے پروردگار ہمارے اور مت اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہین طاقت واسطے ہمارے ساتھ اسکے سمجھ لیجئے کہ بعض مفسرین کے
نزدیک یہہ آیت مدنی ہی اور ناسخ آیت محاسبہ کی ہی انکے نزدیک مراد ما لا طاقت سے وساوس اور خطرات ہین اور جو کہ کہتے ہین انکے نزدیک
مراد اس سے استیلائے شیطان ہی بواسطہ غلبہ شہوت نفس یا شماتت اعدا یا جو چیز اللہ سے غافل کرے اور فرمانبرداری باری سے پھیرا دے
بعضون نے کہا ہی کہ ما لا طاقۃ لنا سے مراد پھسلنا قدم کا ہی صراط مستقیم سے وَاعْفُ عَنَّا اور معاف کر ہم سے خطا اور فراموشی ہماری
وَاغْفِرْ لَنَا اور بخشش کر واسطے ہمارے گناہ ہماری وَارْحَمْنَا اور رحم فرما ہمپر ساتھ قبول طاعت کے أَنتَ مَوْلَانَا تو دوست کارساز اور ع
مددگار ہمارا ہی فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ پس مدد دے ہمکو اور فتح مند کر ہمکو اوپر قوم کافرون کے لکھا ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب
یہہ سورہ ختم کرتے تھے آمین کہتے تھے اور حدیث مین وارد ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا شب معراج مین جو پڑھتے تھے ملائکہ آمین کہتے
تھے حق تعالیٰ قبول فرماتا تھا خاتمہ مین اس سورہ کے صنعت تشابہ الاطراف ہی اور وہ اُسے کہتے ہین کہ ختم کیا جاوے کلام ساتھ ان چیزون کے
کہ مناسب ہون ساتھ ابتدا کے پس آغاز سورہ بقرہ مین مذکور مومنون اور کافرون کا تھا ختم بھی اسکو بذکر مومنین اور کافرین کیا سمجھ لیجئے
کہ جملہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا مین تکلیف بقدر وسع ذکر فرمائی اور جملہ لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت مین وعدہ نفع کسب کا اور وعید زیان
اکتساب کا ارشاد کر کر بطور تدریب چند دعائین متضمن مطالب ضروریہ کے تلقین فرمائین اول دعا ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا سکھائی
اور اسمین بہم عظیم سے مطلع فرمایا وہ کیا ہی کہ وقت نسیان کے کام یاد رکھنا اور خطا سے بچنا امر دشوار ہی اور ان دونون کی جہت
متضمن تقصیر مواخذہ ہی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو باوجود عذر نسیان کے فنسی ولم نجد لہ عزما سے ظاہر ہی کہ تنت نعمات بہشت سے

Marfat.com

اُتار کر تختہ زمین پر بٹھا دیا اور قتل خطا مین آدمی ماخوذ بکفارت اور دیت ہوتا ہے اور بیچ قتل صید بجہل کے ہنگام احرام مین ماخوذ بجزا ہے لیس یہہ بڑا
سخت کام تھا اور مشکل مقام تھا یہان تضرع اور زاری جناب باری مین کرنا ضرور تھا سو خود اس ہمارے مالک نے ہمین تعلیم کر دیا کہ عاجزی
کرو میری جناب مین مین معاف فرماؤنگا تمہین سے یارب خطا و نسیان ہم سے معاف فرما ؛ رنج مواخذہ سے تن من کو صاف فرما ؛ پھر دعا دوسری
تلقین فرمائی ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا اور اسمین کمال الطاف اپنے سے آگاہ فرمایا کہ دعا دفع تکالیف شاقہ کی
جو پہلے لوگون پر تھین میری جناب مین کرو مین مجیب الدعوات ہون سے یارب وہ بوجھ ہمپہ مت رکھ ؛ پہلے لوگو نپہ جو رکھا تھا ؛ پھر دعا تیسری
تلقین فرمائی ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ اور اسمین تنبیہ فرمائی کہ تحمل ما لا یطاق اشد شدائد سے ہے واسطے دفع اسکے کے دعا کرو تا
قبول فرماؤن سے الٰہی فوق طاقت ہم کو مت تکلیف فرما تو ؛ نوازش لطف رحمت مہر رافت اپنی دکھلا تو ؛ پھر تلقین فرمایا کہ خواہش عفو
اور غفران کی کرو واعف عنا واغفر لنا پھر دعائے جامع انواع خیر مانع اسباب شر کہ وارحمنا انت مولانا سکھا کر ساتھ تلقین دعائے نصرت
پانے کے اوپر دشمنونکے سورہ ختم فرمائی کہ فانصرنا علی القوم الکافرین سے رحم کر مولا ہمارے ؛ دفع کر اعدائے دین ؛ توہی ناصر اپنا فانصرنا علی القوم
الکافرین ؛ آمین سبحان اللہ عجب حسن مقطع اس سورہ کا ہے کہ متضمن دعائے مقصد قصے ہے وہ کیا ہے مقہوری اعدا ہے باقی رہے چند لطائف
مطلع اسکے کے اور وہ اکثر مطالع سور کو شامل تھے وہ یہان لکھ کر سورہ تمام کیجیے اور صورت حسن خاتمہ اپنے کی اور سب مسلمانونکی جناب
الٰہی سے مانگیے سے یارب چھپا گناہ تفضل کے ذیل سے ؛ اعمال وزن فضل کے کر نا تو کیل سے ؛ کر حسن خاتمہ میرا و مومنین کا ؛ قرآن کے طفیل
اور نبی کے طفیل سے ؛ بیان لطائف مقطعات اوایل سور سمجھ لیجیے بیست و نہ سور ہین کہ ابتدا جنکی ساتھ حروف مقطعات کے ہے از انجملہ
سورہ بقرہ ہے کہ مسطور ہوئی اور سورہ آل عمران ہے کہ شروع ہو گی اور وہ حروف باسقاط مکررات چودہ ہین الف لام میم صاد را کاف ہا یا عین طا سین حا قاف نون
کہ لفظ صراط علی حق نمسکہ جامع ان حروف کا ہے اور لانیمین ان چودہ حروف کے ان انتیس سورہ مین اسقدر دقائق اور نکات مرعی ہین کہ عقل
دان ماہر کو رعایت انکی ممکن نہین از انجملہ یہہ ہے کہ مقطعات غیر مکرر چودہ ٹھہرائے ہین اور ضمن مین انکے چودہ ہی حروف لائے مین کہ
نصف حروف ہجا ہین اگر الف کو ہمزہ سے حرف شمار نکرین بیچ بیست و نہ سورہ کے کہ عدد حروف ہجا مین اور وارد کرنے مین آسانی حروف
کو عدد مسمیات مین اشارہ ہے کہ درمیان الف اور ہمزہ کے مشارکت ہے فرق درمیان انکے سکون و تحرک ہے اور از انجملہ یہہ ہے کہ
وارد کرنیمین ان حروف کے اشارہ ہے جمیع اقسام حروف کہ نصف نصف ہر قسم کے لائے مین مثل حروف دو قسم ہین مہموسہ اور مجہورہ
مہموسہ کہ دس ہین انمین سے پانچ حا ہا صاد سین قاف کہ نصف حقیقی انکی ہین لائے اور مجہورہ کا بھی نصف اقل لائے ل ن ی و ط ع ر م
اور دو قسم حروف کی کہ شدیدہ اور رخوہ ہے شدیدہ آٹھ حرف ہین ء ج د ط ت ب ق ک نصف آن حروف کا کہ ا ق ط ک ہے مقطعاتمین
مذکور ہے اور بیس حروف باقی کہ رخوہ ہین دس انمین سے لائے ح م س ع ل ہ ی ن ص ر ہ اور دو قسم حرف کہ مطبقہ اور منفتحہ مین مطبقہ چار ہین
ص ض ط ظ نصف انکا ص اور ط لائے اور باقی حروف کہ منفتحہ ہین نصف انکا بارہ لائے اور حروف قلقلہ کے پانچ ہین قطب جد نصف
اقل اسکا ق ط لائے تا اشارہ ہو کہ قلیل مین یہہ حرف کلام عرب مین اور دو حرف لین کے ی و تھے ی لائے کہ ثقل مین کمتر ہے واو سے اور حروف مستعلیہ
سات تھے ق ص ط کہ نصف اقل ہے اختیار کئے اور حروف منخفضہ کہ اکیس ہین نصف اکثر اسکا لائے گیارہ اور حروف بدل کے گیارہ ہین
موافق مذہب سیبویہ کے اج و ط دی ت م ن ہ و انمین سے نو حرف لائے اور ان حروف مین سے کہ مثل اپنے مین مدغم ہوتے ہین اور قریب
المخرج مین مدغم نہین ہوتے وہ پندرہ ہین ہ م ع ط م ی نصف اقل لائے ء خ ض ف ظ ش ز و کو ترک کیا اور ان حروف سے کہ

Marfat.com

دونون مدغم ہوتے ہین مثل اپنے مین بھی اور قریب المخرجمین بھی وہ تیرہ باقی ہین نصف اکثر انکا لائے ح ق ک ر س ل ن تا کہ اشارہ ہو کہ اسکے حال پر اکثر چاہیے اور ان چار حروف سے کہ قریب المخرج مین اپنے ادغام نہین قبول کرتے اور قریب المخرج انکا انمین ادغام قبول کرتا ہی کہ م س ر ف ہین نصف انکار لائے اور حروف حلقیہ سے دو ثلث لائے تا اشارہ ہو کہ یہہ بہت کلام عرب مین واقع ہوتے ہین اور زائد عشرہ سے کہ سالتمونیہا مین سات حرف لائے تا اشارہ ہو کہ ابنیہ مزید سباعی سے تجاوز نہین کرتے اور وہ بھی اسم ہی مین مثل استفعال اور افعیلال کے پھر ان حروف کو کاہی مفرد لائے مثل ص ق ن کے اور کبھی دوگانہ مثل حم یس طس طہ کے اور کبھی سہ گانہ مثل الم الر طسم کے اور کبھی چارگانہ مثل المص المر کے اور گاہے پنجگانہ مانند کہیعص حمعسق کے اور منقطعاتکو تین جگہہ مفرد لائے ص ق ن تا اشارہ ہو کہ حروف مفرد تین قسم مین ہین اسم فعل حرف اسم مین مانند کاف خطابکے اور فعل مین مانند ق اور ل کے کہ صیغہ امر ہی وقی یقی اور ولی یلی سے اور حرف مین مانند باے جر اور کاف تشبیہ کے اور چار جگہہ دوگانہ لائے طہ طس یس حم تا اشارہ ہو کہ ترکیب دوگانی کبھے حرف مین ہوتی ہی بغیر حذف کے مثل بل اور ہل کے اور گاہے فعل مین ہوتی ہی بحذف مثل قل کے اور کبھی اسم مین ہوتی ہی بغیر حذف مثل من کے اور بحذف ہی مثل دم نو جگہہ مین تا اشارہ ہو کہ ترکیب ہر ایک کے اقسام ثلثہ اسم فعل حرف تین وجہ پر واقع ہوتے ہین ساتھ فتح کسرہ کے پس اسما مین من اذ ذو فعل مین قل بع خف حرف مین ان من مذ اور ترکیب سہ گانے کو تین جگہہ لائے الم الر طسم تا اشارہ ہو کہ یہہ ترکیب اقسام ثلثہ اسم فعل حرف مین واقع ہوئی ہی اور تیرہ جگہہ سورمین اشارہ ہی کہ اصول آیت مستعملہ تیرہ ہین دس واسطے اسم کے مثل فلس فرس کتف عضد حبر عنب ابل قفل صرد عنق اور تین واسطے فعل ماضی کے نصر علم شرف اور ترکیب چہارگانی کو دو جگہہ لائے المر المص اور ایسے ہی ترکیب خماسی کو دو جگہہ لائے کہیعص حمعسق تا اشارہ ہو کہ ہر ایک ترکیب رباعی اور خماسی سے دو قسم ہی اصل مثل جعفر اور سفرجل کے اور ملحق مثل قردد اور اگر جحنفل کے اور اسواسطے کہ ان حروف کو اوپر سور کے تفریق کیا ایک جا قرآن مین نہ لائے واللہ اعلم سورہ آل عمران اس سورہ مین دوسو آیتین اور تین ہزار چار سو اسی کلمے ہین اور چودہ ہزار پانچ سو پچیس حروف ہین اور ربط اس سورہ کا ساتھ سورہ بقرہ کے یہہ ہی کہ ان دونونکا شروع ساتھ الم کے ہی اور ابتدا مین ہر ایک کے مذکور کتابکا اور ہدایتکا اور مومنونکا اور کافرونکا ہی اور ختم بھی ان دونوکا اوپر مذکور مومنونکے اور دعاے مومنونکے اور ذکر غزا و جہاد کی ساتھ دشمنونکے ہی اور یہہ بھی ہی کہ سورہ بقرہ مین مذکور خلقت آدم علیہ السلام کا تھا کہ بن ماباپکے پیدا ہوئے اس سورہ مین ذکر عیسی علیہ السلام کا ہی کہ بغیر باپکے پیدا ہوئے اور فاصلے اس سورہ کی اوپر ان حروف کے ہین الم مدبر قطا اور یہہ سورہ مدنی ہی سبب نزول کا اس کے یہہ ہی کہ ستر سوار یا ساٹھ سوار ترسایون کے کہ چودہ آنمین شریف تھے باقی رفیق انکے حضور نبو مین حاضر ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ملاقات کے دعوت اسلام کی فرمائی انھون نے کہا کہ ہم پہلے سے ایمان رکھتے ہین اب کیا ہمین تلقین کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کئی چیزین تمھین اسلام سے باز رکھی ہین اور کفر مین ڈالتی ہین ایک تو نسبت زن و فرزند کی بجناب الہی کہ منزہ و مقدس ہی کرتے ہو دوسری عبادت صلیب کی بجالاتے ہو تیسری سور پلید کو کہ شرعا طبعا خبیث ناپاک ہی کھاتے ہو انھون نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم حضرت عیسی کے حق مین کیا کہتے ہو حضرت نے فرمایا کہ عیسی بندہ اور پیغمبر برگزیدہ و برگشیدہ خدا مین انھون نے کہا کہ یہہ بات نکہو اور نسبت بندگی کی طرف عیسی کے نکرو کہ وہ استنکاف یعنے ننگ و عار اس شخص سے رکھتے ہین پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہہ محض جھوٹھ ہی بندہ ہرگز بندگی سے ننگ و عار نہین رکھتا اور لاف فرزندگی نہین مارتا اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی لن یستنکف المسیح ان یکون عبد اللہ ولا الملٰئکۃ المقربون اور جھوٹ انکا ظاہر ہوگیا ہم

Marfat.com

انھون نے کہا کہ اگر عیسیٰ بیٹے اللہ کے نہ تھے بن باپ کس طرح پیدا ہوئے حق تعالیٰ نے یہہ سورت نازل فرمائی حضرت جبرئیل نے اسیدم اکرا ابتدائے
سورہ سے تا بہ آیت ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم پڑھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ اَللّٰهُ عجب مطلع الانوار مطلع ہے اس سورہ کا کہ جس سے نور الائی سبحانی درخشان و نور لقائے یزدانی تابان اور نور محبت رحمانی عیان ہے
الف سے اشارہ طرف آلائے عمیم آلہی کے ہے اور لام سے طرف لقائے کریم کے اور میم سے طرف محبت قدیم اسکے کے برکت آلائے آلہی کی دنیا
مین سب کو علی العموم شامل ہے اور نعمت لقا اسکے کے عقبیٰ مین بہ بندگان خاص واصل ہے اور فیض محبت اُسکے کا دونو جہان مین اخص خواص کو حاصل
ہے وہی لائق پرستش کے ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ سمجھہ لیجے کہ نصاریٰ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر مناظرہ
کیا تھا قصہ انکا اسباب نزول مین گذرا ہے وہ تین قسم تھے بعضے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آلہ کہتے تھے بعضے ابن اللہ بعضے ثالث ثلثہ کے قائل
تھے حق سبحانہ نے اس آیتین توحید اپنی بیان فرمائی اور رد انکے اعتقادات کا کیا کہ اللہ یعنے وہ ذات پاک کہ جامع جمیع صفات کاملہ کی ہے اور
منزہ تمام نقصان اور زوال سے ہے لائق پرستش کے وہی ہے یگانہ ہے پاک ہے زن و فرزند سے اور خویش و پیوند سے اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ زندہ ہے
کہ حیات ہر ایک زندہ کی اسی سے اور پایندہ کہ قیام ہر ایک اس سے ہے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا حی یا قیوم کہہ کر مردہ
کو زندہ کرتے تھے سمجھہ لیجے کہ جو شخص دعوت اس اسم اعظم کی بجا لاوے اس سے ایسے تاثیرات عجیبہ ظاہر ہونگے لیکن دعوت اسماء آلہی کو شرائط
شرط ہین از انجملہ اکل حلال اور صدق مقال ہے نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ اتاری اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن ساتھ درستی کے بیچ اخبار
اور راستی کے بیچ دلالات کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ درانحالیکہ سچا کرنے والی ہے یہہ کتاب ان کتابونکو کہ آگے اسکے ہین یعنی توریت اور انجیل اور زبور
اور سوا انکے صحیفے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ بین یدیہ سے پیشی مکانی نکلتی ہے اور یہان پیشی زمانہ مراد ہے یہہ کیونکر ہو جواب اسکا
یہہ ہے کہ پیشی نزول مین مکان مستلزم پیشی زمانہ کے ہے وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ اور اتاری توراۃ اور انجیل پہلے تجھہ سے یا پہلے
نزول قرآن سے هُدًى لِّلنَّاسِ راہ دکھانے والی واسطے بنی اسرائیل کے بطریق حق اور ان دونو کتابون مین نفی معبودیت ما سوا اللہ کے مذکور
ہے اور اس نفی سے جھوٹ یہود کا کہ حضرت عزیر کو بیٹا اللہ کا کہتے ہین اور جھوٹ نصاریٰ کا کہ حضرت عیسیٰ کو بعضے انکے بیٹا اللہ کا کہتے اور
بعضے اللہ کہتے ہین اور بعضے ایک تین مین کا کہتے ہین بعضے جانتے ہین کہ الوہیت بٹی ہوئی ہے تین شخص مین کہ اللہ ہے اور جبریل ہے اور
عیسیٰ ہے ثابت ہوتا ہے وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اور اتارین سب کتابین کہ فرق کرنیوالی ہین درمیان جھوٹ اور سچ کے مثل صحیفونکی کہ حضرت
آدم اور حضرت ابراہیم پر اور سوا ان کے انبیاء و پیغمبر علیہم الصلوۃ والسلام نازل کی کہ ان سب مین بیان توحید باری ہے اور نفی معبودیت غیر
اللہ ہے ذکر انزل الفرقان کا بعد ذکر قرآن اور توراۃ اور انجیل تعمیم بعد تخصیص ہے اور تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ فرقان معجزے ہین کہ ان سے
دعوی جھوٹا سچا ظاہر ہو جاتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھہ نشانیون قدرت آلہی کے اور آیات
قرآنی کے اور پیغمبرونکے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ واسطے اُنکے ہے عذاب سخت اور عقوبت صعب یہہ وعید ہے نصاریٰ کے حق مین بسبب کفر کے
کہ سلطنت آلہی کے رکھتے مین کہ عیسیٰ کو آلہ اور ابن اللہ کہتے ہین وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اور قادر ہے عذاب کرنے پر
کافرونکے بدلا لینے والا کافرون سے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین چھپی اوپر اسکے کوئی چیز سارے جہان سے فِي الْاَرْضِ
وَلَا فِي السَّمَآءِ بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمانکے بلکہ علم اسکا محیط ہے سب پر سمجھہ لیجے کہ یہہ آیت بھی رد ہے اعتقاد نصاریٰ کی کہ عیسیٰ کو آلہ
کہتے ہین کہ علم عیسیٰ کا سارے جہان پر محیط نہین ہے کچھہ غیب کی باتین وحی سے معلوم ہین پس لائق خدائی کے نہین خدا وہ ہے کہ اس سے

Marfat.com

کچھ چیز چھپی نہین هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ وہ کہ علم جسکا محیط ہی سب پر وہ ہی کہ صورتین بناتا ہی تمہاری بیچ
رحمون ماؤن تمہاری کے جس طرح سے کہ چاہتا ہی دراز کوتاہ مرد عورت کالے گورے ناقص کامل خوبصورت بدشکل نیکبخت کمبخت اور عیسی علیہ
السلام کو یہہ قدرت کہان ہی انکے تو شکل جب رحم مریم مین اللہ نے بنائی تب پیدا ہوئے پس مصور اور خالق سب کا اللہ ہی لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
نہین کوئی معبود مگر وہ تکرار اس آیت کا واسطے رد زعم نصاری کے کہ ثالث ثلثہ کے قائل تھے الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ کہ غالب ہی حکمت والا ہی
بے ہمتا ہی هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وہی ہی کہ جسنے اتاری اوپر تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب قرآن شریف مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ
بعضے اسکی نشانیان روشن ہین اور آیتین مفصل مبین ہین کہ لفظون معنون مین انکے کچھ اشکال نہین ہی هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وہ آیتین اصل
کتاب ہین وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ اور دوسری آیتین آپسمین متشابہ ہین ایک دوسرے کی ظاہر مین سمجھ لیجے کہ آیات متشابہات وہ ہین کہ جنکے
کئی کئی معنی ہین کچھ صحیح کچھ غلط کسی کے سمجھ مین کچھ آتی ہین کسی کے سمجھ مین کچھ بخلاف آیات محکمات کے کہ انکی ایک ہی معنی ہوتی ہین اور شیخ
ابومنصور ماتریدی نے کہا ہی کہ عقل سے بیان آیت محکم کا ہو سکتا ہی اور متشابہ کا بغیر نقل کے نہین ہو سکتا جیسے ید اللہ قرآن مین واقع ہی
اور وجہ اللہ اور سوا انکے معیت اسکی اور قرب اسکا اور احاطہ اور استوی عرش پر یہہ سب متشابہات ہین کہ انکی معنون مین عقل حیران ہی اور
بعضے کہتے ہین کہ متشابہات حروف مقطعات ہین کہ اوائل سورتونکے وارد ہین یہود اور نصاری انکے عددون پر مدت اسلام کی سمجھتے
لیکن مقطعات غیر مکررہ عددونمین تفاوت بہت رکھتے ہین چنانچہ الم کے اکہتر عدد ہین اور المص کے ایک سو اکسٹھ اور الر کے دو سو اکتیس اور
المر کے دو سو اکہتر اس سبب سے انپر مشتبہ ہوئی مدت کہنے لگے کہ ہم اسپر ایمان نہین رکھتے حق تعالی نے فرمایا کہ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ
زَيْغٌ پس وہ لوگ کہ بجہت تقلید اور تعصب کے بیچ دلون انکے کجی اور تباہی ہی یا شک بکلام الہی ہی فَيَتَّبِعُونَ پس پیروی کرتے ہین
مَا تَشَابَهَ اس چیز کی کہ شبہ والی ہی لفظ اسکے متشابہ ہین اور اسکے مشکل ہین مِنْهُ قرآن شریف مین سے ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ واسطے چاہنے فتنے کے
کہ شرک ہی یا جھٹانا قرآن شریف کا ہی یا گمراہ کرنا جاہلونکا ہی چنانچہ یہود دیکھتے تھے کہ یہہ حساب مختلف ہمہ مشتبہ ہی غرض انکی یہہ تھی کہ جاہلونکو
اپنے قوم کے شک مین ڈالین وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ اور دوسری پیروی کرتے ہین متشابہاتکی واسطے چاہنے تاویل اسکے کے موافق اپنے مدعا کے
پھر لاوین مخالف دلائل عقلیہ کے ہو واسطے فتنہ انگیزی کی چنانچہ معتزلہ انکار رویت کا کرتے ہین اور اس آیت کو کہ الی ربہا ناظرہ ہی تاویل منتظرہ کرتے
ہین اور مجسمہ کہ قائل بجسم الہی ہین ایسی آیتون سے کہ ید اللہ اور وجہ اللہ اور فی جنب اللہ ہین اللہ منزہ مقدس کو جسمانی کہتے ہین اسیطرح
اور جھوٹے فرقون والے موافق اپنی اپنی خواہشونکی معنی آیات متشابہاتکی ٹھہرلیتے ہین اور اپنے آپکو دوزخی بناتے ہین اور مسئلہ کہ فرقہ نصاری
ہی ایسی آیتون سے کہ جسمین بظاہر صیغہ جمع کا ہی جیسے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اور انا لموسعون اور نظائر اسکے ہر دن اور سوا انکے ہین
تمسک کرکے ثالث ثلثہ کے قائل ہوئے ہین معاذ اللہ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ اور نہین جانتا حقیقت اسکی جو کچھ کہ متشابہ ہی مگر خدا عز
وجل یہان وقف لازم اور وقف جبریل اور وقف منزل ہی پس چاہیے کہ الا اللہ پر وقف کرے تا راسخان علم کہ آگے مذکور ہونگے حقیقت
متشابہات کی جانتے ہین داخل نہون کہ سوا اللہ سبحانہ کے کوئی حقیقت اسکی نہین جانتا یہہ حاصل تفسیر حسینی کا تھا جو مسطور ہوا اور تحقیق
اسکے بعد تمام آیت کے بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ اور ثابت قدم یعنی مضبوط لوگ بیچ علم کے کہ مسلمان عالم باعمل ہین
يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ متشابہ کے سب محکمات اور متشابہات نزدیک پروردگار ہمارے کے سے
ہی وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ اور نہین نصیحت پکڑتے ساتھ ان چیزون کے جو بیان ہوئین مگر صاحب عقل کے سمجھ لیجے کہ علماء راسخین

Marfat.com

حقیقت آیات متشابہا کی جانتے ہین یا نہین اسمین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ نہین جانتے اور وہ الا اللہ پر وقف کرتے ہین اور واو والراسخون کا استیناف کا ٹھہراکر راسخون کو مبتدا اور یقولون کو خبر کہتے ہین لیکن اس قول پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال وضع کلام کی واسطے افہام کے ہوتی ہی جب مراد اس متشابہا کی کسی کے فہم مین نہ آئی فائدہ نزول کا اسکے کیا ہوا جواب متشابہات اسرار قرآنی اور زیور فرقانی مین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہین پس مقصود سمجھنا پیغمبر کا ہی وہ سمجھے سمجھائے ہین اور دوسرے کے نہ سمجھنے سے خلاف وضع کلام کی نہین ہوتی اور بعضے کہتے ہین کہ والراسخون مین واو عاطفہ ہی الراسخون معطوف اور الا اللہ معطوف علیہ ہی علم تاویل متشابہا تکا علمائے راسخون کو ثابت ہی اور اگر کوئی کہے کہ اہل سلف تاویل متشابہا تمین مشغول نہین ہوئے تو کہتے ہین ہم اور وہ الا اللہ پر وقف نہین کرتے کہ اس زمانہ مین مخالفین نہ تھے احتیاج رد کرنیکی کیا ہی بخلاف اس زمانیکے کہ مخالف بہت ہین لازم ہی کہ متوجہ بتاویل ہون اور رد تمسک مخالفون کا کرین اور بعضے کتب اصول فقہ مین لکھا ہی کہ یہہ اختلاف فریقین کا باعتبار ظاہر ہی حقیقت مین کچھ اختلاف نہین ہی اسواسطے شور دو طرحکا ہوتا ہی یقینی اور غیر یقینی اور دونون طرحمین قول تمام امت کا ایک ہی کہ سب کا اتفاق ہی اسبات پر کہ علمائے راسخین کو متشابہا تکا علم یقینی نہین ہی اور اسپر بھی اتفاق ہی سب کا کہ تاویل بوجہ ظن اور اجتہاد کے ممنوع نہین باقی رہے تفسیر راسخین کی سو اسکا بیان یہہ ہی کہ علما کا اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہی جو ثابت اوپر علم کے ہو عمل موافق علم کے کرے لغزش سے بھی سے بچے اور بعضے کہتے ہین راسخ وہ ہی کہ حکایت اسکی راست ہو اور روایت اسکی درست ہو نا محرم سے پرہیز کرے حق بات دست آویز کرے اور بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہی کہ متقی ہو معاصی سے اور زاہد ہو بکار خدا اور بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہی جو پرہیز کرے کار دنیا سے اور ساتھہ خلق کے متواضع ہو اور ساتھہ نفس کے مجاہد ہو اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ راسخ وہ ہی کہ ظاہر جسکا محکوم باحکام صورت شریعت ہو اور باطن جسکا منور بانوار حقیقت شریعت ہو پس علمائے راسخین وہ ہین کہ جن کے شان مین العلماء ورثۃ الانبیاء وارد ہی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدسنا اللہ تعالیٰ باسراره السامی نے مکتوب مکتوبات کی دوسری جلد کی اٹھارہوین مکتوب مین لکھا ہی کہ علم شریعت کی ایک صورت ہی ایک حقیقت صورت اسکی نصیب علما ظواہر ہی شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کہ تعلق ساتھہ محکمات کتاب اور سنت کے رکھتی ہی اور حقیقت اسکی نصیب علماء راسخین ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ متعلق ساتھہ متشابہات کتاب اور سنت کے ہی اور محکمات اگرچہ امہات کتاب ہین لیکن نتائج اور ثمرات انکے متشابہات ہین کہ مقاصد کتاب مین امہات سوا وسائل کے نہین لب کتاب متشابہات ہین اور محکمات کتاب قشر ہین اس لب کے متشابہات ہین کہ ساتھہ رمز اور اشارے کے بیان اصل کرتے ہین اور حقیقت اس معاملے کی سے نشان دیتے ہین علماء راسخین قشر اور لب کو جمع کر کر مجموع صورت اور حقیقت شریعت کو دریافت کرتے ہین ان بزرگوارون نے شریعت کو مثل ایک شخص کے تصور کیا ہی کہ قشر اور لب اسکا صورت اور حقیقت سے ہو علم شرائع اور احکام کو صورت شریعت کی جانی ہی اور علم حقائق اور اسرار کو حقیقت شریعت کی پہچانی ہی اور بعضے بصورت شریعت گرفتار ہین اور حقیقت شریعت سے انکار کرتے ہین اور پیر اور مقتدا اپنا سوا ہدایہ ایزدی کے نہین جانتے اور بعضے دوسرے ہر چند گرفتار حقیقت شریعت ہین لیکن اس حقیقت کو حقیقت شریعت نہین جانتے بلکہ شریعت کو صورت ہی مین حصر قصر سمجھتے ہین اور قشر گمان کرتے ہین اور لب کو دوسرا اسکے تصور کرتے ہین انھون نے بھی حقیقت اس حقیقت کی سے آگاہی نہین پائی اور متشابہات سے نصیب انکے نہین ہوا پس علماء راسخین ہی وارث انبیا ہین بیچ حقیقت کے جعلنا اللہ سبحانہ من محبیہم و

Marfat.com

مقتفی آثار ہم اور کہتے ہین وہ علماء راسخین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا اے پروردگار ہمارے مت پھیر کر دلون ہماری کو دین سچے سے بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا
پیچھے اس سے کہ راہ سیدھی دکھائی ہم کو وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اور بخش ہمارے تئین اپنے پاس سے رحمت یعنے نعمت ثبات کی اوپر ایمان کے
یا نعمت دخول جنانکی اور حصول رضوانکی یا ہر رحمت اور نعمت اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ تحقیق توئی ہی دینے والا ہر عطیہ کا سوا تیرے کون ہی
کہ نعمت دے اور رحمت کرے بحر مواجین لکھا ہی کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے نے رضی اللہ عنہم جب مسلمان ہوئے احوال یاروں اپنوں کا
کہ جو اس نعمت سے محروم تھے یاد کیا واسطے ثبات اس نعمت کے جناب میں اللہ کے دعا کی اور برحمت الٰہی پناہ ڈھونڈھی یہہ آیت بیچ حکایت دعا
انکے کے نازل ہوئی رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ یہہ بھی داخل ہی مقولہ راسخین مین یعنی اے پروردگار ہمارے تحقیق تو اکٹھا کرنے
والا ہی سب لوگونکا بعد موتکے اُسدن کہ نہین کچھہ شک بیچ آنے اُسکے کے بحر مواجین لام کی معنی فی کی لکھی ہین یعنے بیچ اُسدن کے اور حسینی مین
حساب محذوف نکالا ہی یعنے واسطے حسابکے سمجھہ لیجے کہ بعد موتکے حق سبحانہ تعالیٰ سبکو جلاویگا واسطے حسابکے کہ جو دنیا مین اُنھون نے
عمل کئے ہونگے اور یہدن حکم کریگا درمیان انکے جس چیز مین یہہ اختلاف کرتے تھے اور بیان کریگا حق اور باطل انکا اور ظاہر کریگا جھوٹ جھوٹون
کا اور سچ سچونکا اور رد فرماویگا تاویلات باطلہ بدمذہب والونکی اور ان لوگونکی کہ کفر اختیار کیا ہی اور شرک مین قدم دھرا ہی بتونکو سجدہ
کیا ہی یا پیپل تلسی چاند سورج گنگا جمنا آگ پانیکو پوجا ہے یا عیسیٰ کو ابن اللہ کہا ہی یا الٰہ سمجھا ہی یا ثالث ثلثہ مقرر کیا ہی یا اور کسی پر
شہید امام امامزادیکو اللہ کے خاص کاموں مین دخل دیا ہی یا کسی جن پری بھوت خبیث کو اپنا مشکل کشا سمجھا ہی ان سبکو وہ مالک
الملک وحدہ لاشریک لہ جھوٹا کریگا اور یہہ شرمندہ ہونگے اور انسے کچھہ جواب نہ بن آیگا پھر ان سے بدلا لیگا اور سزا کو پہنچاویگا اور نیک کاروں
موحدون مخلصون اپنونکو جزائے نیک دیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین خلاف کرتا وعدے کو پس یقین سمجھو کہ بعد مرنیکے
سبکو اٹھا کر جمع کریگا اور حساب لیگا جسے چاہیگا عذاب کریگا جسے چاہیگا معاف فرماوےگا بعضونکو ہمیشہ دوزخ مین رکھے گا بعضونکو کچھہ عذاب
کر کر بخشے گا بعضونکو بیحساب بہشت مین پہنچاویگا شعر کر ان مین مجھہ کو بھی داخل بالفضل اے وہاب ٭ بہشت کو جو چلے جائین گے بغیر حساب اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یہودی بنی قریظہ اور یا بنی النضیر یا کفار قریش کہ جناب مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بے
ادبانہ حقارت آمیز کہتے تھے کہ درویش ہین اور بیٹا نہین رکھتے اور اپنا فخر ساتھہ مال اور اولاد کے سمجھتے تھے حق تعالیٰ نے رد سخن مین انکے ارشاد
فرمایا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا نہ کفایت کرین گے اُن سے مال انکے کہ جن پر نازان ہین اور نہ اولاد انکی کہ جسپر شادان
ہین عذاب الٰہی سے کچھہ یعنے ذرا بھی نہ دنیا مین عذاب سے بچا سکین کے نہ آخرت مین چھڑا سکین کے وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ اور یہہ لوگ وہی ہین
ایندھن آگ کے کہ دوزخ مین ہمیشہ جلین گے اور عادت ان مشرکونکی یا یہود و نصاریٰ کی بیچ جھٹلانے پیغمبر خدا صلی اللہ وسلم کے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ
مانند عادت لوگون تابعداروں فرعونکے ہی بیچ تکذیب موسیٰ علیہ السلام کے وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مانند عادت ان لوگونکے ہی کہ پہلے ان
فرعونیون سے تھے جیسے عاد اور ثمود كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا جھٹلایا انھون نے نشانیون ہماری کو فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ پس پکڑا انکو اللہ تعالیٰ نے
ساتھہ گناہ اُن کے کے تکذیب اور انکار کرتے تھے وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی ٭ یہ کافرونکے قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگونکے کہ کافر ہوئے ہیں یہود اور شماتت کرتے تھے مابین واقعہ احد مین سَتُغْلَبُوْنَ شتاب مغلوب ہوگے
تم دنیا مین کہ فتح مند ہونگے تمپر مسلمان وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جمع کئے جاؤگے آخرت مین طرف دوزخ کے اور برا بچھونا ہی
دوزخ بحر مواجین روایت لکھی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ بدر مین جو بہتون کو مارا اور بہتونکو اسیر کیا شکست کافرونکی ہوئی

Marfat.com

فتح اہل اسلام کی تو اہل کتاب کہنے لگے یہہ وہی پیغمبر موعود ہی کہ کتب ہمارین احوال جسکا موجود ہی منظفر با عدا ہوتا ہی اور مؤید بخدا اسپر ایمان لایا چاہیے بعضون نے صلاح دی کہ شتابی نکرو اور دوسری فتح کے منتظر رہو بعد چند روز کے جنگ احد واقع ہوا اسمین فتح اہل اسلام کی جو ہوئی سب متردد ہوگئے اور طعن کرنے لگے کہ اگر مؤید انکا خدا ہوتا تو مغلوب نہوتے دشمنونپر ہمیشہ غالب اور فتحیاب رہتے اور کہنے لگے کہ لڑائی بدر کی ساتھ آدمیون صاحب رائے اور کار آزمودہ جنگ کے واقع نہین ہوئی تھی اس سبب سے فتح پائے تھے اگر ہم سے مقابلہ ہو ہزیمت پائین حق تعالی نے یہہ آیت خاص انکے حق مین نازل فرمائی کہ قل للذین کفروا قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا تحقیق ہی واسطے تمہارے نشانی اور علامت درستی اوپر نبوت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ لڑائی دو گروہ کے کہ آپسمین اکٹھے ہوئے اور معرکہ جنگ مین مجتمع ہو کر ایک دوسرے سے حرب کرنے لگے جنگ بدر مین فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ایک گروہ لڑتا تھا بیچ راہ خدا سبحانہ کے کہ لشکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تین سو تیرہ آدمی تھے ہفتاد و ہفت مہاجر اور دو سو چھتیس انصار وَأُخْرَى كَافِرَةٌ اور گروہ دوسرا کافر تھا لشکر ابوجہل کا ساڑھے نو سو آدمی يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ دیکھتے تھے وہ کافر مسلمانونکو دو برابر اپنے دیکھنا آنکھ کا یعنے کافرونکو لشکر اہل اسلام انیس سو آدمیونکا نظر آیا یہہ معنی ہین کہ دیکھتے تھے مسلمان کافرونکو دو چند اپنے سے اگرچہ حقیقت مین وہ سہ چند تھے اور حق تعالی نے کافرونکو انکی نظر مین دو چند اسواسطے کیا کہ وعدہ فرمایا تھا کہ ایک مسلمانکو دو کافرون پر غلبہ دونگا مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین پس مسلمان وعدہ الہی پر دلیر ہو کر مستعد بجنگ ہون یا یہہ معنی ہین کہ دیکھتے تھے مسلمان اپنے آپکو دو چند عدد اپنی کے اس تقدیر پر دونو ضمیر فاعل اور مفعول ہی اور یہہ خصائص افعال قلوب کے سے ہی وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ اور اللہ تعالی قوت دیتا ہی ساتھ مدد اپنی کے جسے چاہے إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ تحقیق بیچ اس تھوڑے دکھلانے مین بہت کے اور بہت دکھانیمین تھوڑے کے البتہ نصیحت ہی واسطے صاحب بینائیون کے مراد بینائی سے یہان بینائی دل ہی کہ بصیرت جس سے عبارت ہی زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ زینت دی گئی ہی واسطے لوگونکے محبت خواہشون کی اور دوستی آرزوئے نفس لوگونکی زین فعل مجہول ہی اور فاعل اسکا اللہ ہی کہ خالق افعال ہی اور تزئین واسطے امتحان بندونکے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مزین شیطان ہی کہ آراستہ کرتا ہی انکے نگاہونمین مشتہیات کو شہوات فرمایا ہی جیسے معلوم کو علم اور مخلوق کو خلق کہتے ہین مِنَ النِّسَاءِ عورتون سے کہ بدترین دام شیطان ہین وَالْبَنِينَ اور بیٹون سے کہ محبوب طبایع والدین ہین وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ اور خزانے اکٹھے ہوئے قناطیر جمع ہی قنطار کی اور عبارت ہی بہت مال سے اور قنطار مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ قنطار بھری پوست گاو ہی دینار درم سے اور بعضے کہتے ہین کہ قنطار قدر دیت یکمرد ہی اور بعضے کہتے ہین کہ قنطار آٹھ ہزار مثقال زر ہی اور بعضے کہتے ہین اسی ہزار درم نقرہ ہی مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ سونے سے اور چاندی سے وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ اور گھوڑے نشان کئے ہوئے عطف اسکا اوپر قناطیر کے ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد مسومہ سے گھوڑے آراستہ خوش شکل مرغوب ہین بعضے کہتے ہین اسپ ابلق مراد ہین کہ اہل عرب کو بھاتے ہین وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ اور چارپائے اونٹ گاو گوسفند اور کھیتی ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا یہہ جو بیان کیا نظر کفار مین آراستہ کئے گئے فائدہ ہی زندگانی دنیا کا وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ اور اللہ سبحانہ کہ معبود حق ہی نزدیک اسکے ہی اچھی جگہہ پھر جانیکی سمجھ لیجے کہ حسن مآب قرب رب الارباب ہی شعر کس لیے پھرتا جا بجا تو بصد اضطراب ہی پاس ہیکے جا کہ عندہ حسن المآب ہی قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خبر دون مین تمہارے تئین اے درویشان صحابہ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكُمْ ساتھ بہتر کے متاع دنیا سے سمجھ لیجے کہ خیر مذکور عبارت ہی حسن مآب مسطور سے کہ للذین عند ربہم جنات بیان اسکا ہی باقی رہے

Marfat.com

یہان کئی خدشے کہ جنکو مفسرین بیان کیا کرتے ہین وہ بطور سوال و جواب لکھے جاتے ہین سوال متاع دنیا ذکر فرما کر حسن مآب ارشاد کیا کہ بہتر ہی متاع دنیا سے پھر آگاہ کرنے سے کہ مضمون اؤنبئکم بخیر من ذلکم ہی کیا خبر حاصل ہوئی جواب واللہ عندہ حسن المآب مین خبر اس چیز سے کہ بہتر ہی متاع دنیا سے بر سبیل اجمال ہی اور اسمین تعیین اور تفصیل اسکی ہی سوال اؤنبئکم بخیر من ذلکم سے تعیین حسن مآب مذکور کہی مقصود ہی اور مضمون معہود ہی پس خبر کو بلام عہد ذکر کیا ہوتا نکرہ کیون لائے جواب مقام عہد مین واسطے افادہ تعظیم کے تنکیر مناسب ہوئی لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ واسطے لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہین شرک سے کہ عامہ مسلمان ہین یا پرہیز معاصی سے کرتے ہین کہ خاص لوگ ہین یا پرہیز متاع دنیا کرتے ہین چنانچہ اصحاب صفہ نزدیک پروردگار انکے کے بہشتین ہین کہ تھوڑی سی جگہہ وہانکی بہتر ہی دنیا سے اور جو دنیا مین ہی اس سے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی بہر حال صفت ان بہشتونکے فرماتا ہی حق تعالی تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ چلتے ہین نیچے مکانون اسکے یا نیچے درختون اسکے کے نہرین خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہین گے بہشتی بیچ اسکے سمجھہ لیجے کہ ذکر خلود کا اسواسطے فرمایا کہ نعمت دخول کی بسبب خوف انقطاع کے منغص نہو وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ اور بیبیان جنس حور کی سے اور انسانکی سے پاک کئے ہوئے قاذورات سے کہ عورت دنیا سے ہوتا ہی یا پاکیزہ خلق اور خلق مین وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ اور رضامندی ہی اللہ تعالی کی طرف سے کہ بہشت اور نعمت بہشت سے بہتر ہی سے اسکی رکاوٹ دوزخ سے بھی بدتر آفت ہی ؛ امد رضائے یار نظر مین عین ریاض جنت ہی ؛ رضوان بکسر اور ضم دونو آئے ہین اور تنکیر رضوانکی واسطے تعظیم کے ہی ای رضوان عظیم من اللہ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالی دیکھنے والا ہی ساتھہ بندونکے اور احوال بندون کے الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا متقی لوگ کہ نازل منازل بہشتین ہونگے وہ ہین جو کمال نیازمندی سے کہتے ہین اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے حکم پر تیرے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہماری شعر خطا کو خط کشن کلک بخشش کرم سے فرما کریم میرے ؛ اسیر بند ہوا ہون مجھہ پر تو رحم کر ای رحیم مرے ؛ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بچا ہمکو قیامت کے دن عذاب دوزخ کے سے یہہ احوال گفتار انکا تھا کہ اس آیت شریفہ مین حق تعالی نے بیان فرمایا اب احوال کردار انکا ارشاد کرتا ہی کہ الصَّابِرِينَ اور صفت متقیونکی کیا ہی کہ صبر کرنیوالے ہین اوپر ادائے فرائض اور سنن کے یا اوپر ترک محرمات اور شبہاتکے یا وقت آفات اور بلیاتکے اور یا یہہ معنی ہین کہ مراد ہماری متقین سے وہ لوگ ہین کہ صبر کرنیوالے ہین وَالصَّادِقِينَ اور سچے ہین بیچ قول کے اور فعل کے اور نیت کے وَالْقَانِتِينَ اور فرمانبرداری کرنیوالے ہین خدا کے حکمونکی ظاہر اور چھپی وَالْمُنْفِقِينَ اور خرچ کرنیوالے مال حلال کے ہین اوپر مستحقونکے برائے خدا نہ بجہت ریا وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ اور بخشش مانگنے والے ہین پچھلی راتکے کہ وقت اجابت دعا کا ہی یا نماز تہجد پڑھنے والے ہین ثلث آخر شب مین چنانچہ سعید بن جبیر اور مجاہد اور ضحاک اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہی المستغفرین ای مصلین بالاسحار یا ادا کرنیوالے ہین نماز صبح کی بجماعت چنانچہ زید بن اسلم نے کہا ہی اور جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ من صلی باللیل ثم استغفر سبعین مرۃ فی السحر کتب من المستغفرین بالاسحار سمجھہ لیجے کہ محققین کے نزدیک متقی وہ لوگ ہین جو صبر کرنیوالے ہین بوجھہ اٹھانے مین ریاضت کے اور سچے ہین بیچ راہ ارادے کے اور فرمانبردار ہین بیچ سلوک الی اللہ اور سیر فی اللہ کے بے قصور و فتور اور خرچ کرنیوالے ہین صفات اور ذات اپنی کو محبت الٰہی مین اور استغفار کرنیوالے ہین ذنوب قلوب سے کہ التفات اور توجہ ہی بغیر حق سبحانہ احوال انکا بموجب اس شعر کے ہی شعر نہین ممکن کہ خطر اغیر کا دلمین کبھی آئے ؛ اسیکے یاد مین سب کچھہ بھلا نا اسکو کہتے ہین ؛ باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ اگر مراد صبر سے اوپر ترک محرمات اور شبہاتکے لیتے ہو تو استغفار کرنیوالے ساتھہ صبر کرنیوالونکے کیونکر جمع ہونگے کہ استغفار صدور معاصی پر ہوتا ہی جب مرتکب گناہ کے نہووے تو استغفار کس لئے کرین گے جواب اسکا

Marfat.com

یہہ ہی کہ صابران ترک معصیت بعد توبہ کے استغفار گناہان ماتقدم کا کرتے ہین یا استغفار بجہت ترقی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ استغفار انکا واسطے
ذنوب کے نہین ہی بلکہ استغفار خلل اور تقصیرات سے ہی کہ واقع ہوتے ہین بیچ طاعات کے اور بعضے علمائے مفسرین نے کہا ہی کہ اس آیت شریفہ
مین متقیون کے پانچ طائفے بیان فرمائے ہین کہ مقتدا ان کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب کرام انکے اول طائفہ صابرین ہی کہ طاعت
انکی صبر ہی سید اس طائفے کے پیغمبر ہمارے ہین علیہ الصلوۃ والسلام کہ اوپر جفائے اعدا کے صبر فرماتے تھے دوسرا طائفہ صادقین کا ہی کہ
سردار اسکے امیر المومنین ابو بکر صدیق ہین رضی اللہ عنہ تیسرا طائفہ قانتین کا ہی کہ امام اسکے امیر المومنین عمر فاروق ہین رضی اللہ عنہ چوتھا طائفہ
منفقین کا ہی کہ سرگروہ اسکے امیر المومنین عثمان ہین پانچوان طائفہ مستغفرین بالاسحار کا ہی کہ پیشوا اسکے امیر المومنین علی مرتضی ہین کرم اللہ
وجہہ یہہ مراتب خمسہ بالترتیب حق تعالی نے ارشاد فرمائے اسباب نزول مین ہی کہ دو شخص روسا شام سے مدینہ منورہ مین آئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بزرگتر کلمہ و شریفتر شہادت کلام الہی مین کون سی ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ گواہی دی
اللہ نے یا حکم کیا یا اعلام فرمایا یا بیان کیا یہہ کہ وہ ہی خدا ہی کہ ازروی تحقیق نہین کوئی معبود بحق لائق پرستش کے مگر وہ وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور گواہی
دی فرشتون نے بھی اسی طرح سے وَاُولُوا الْعِلْمِ اور علم والون نے کہ مومنان اہل کتاب ہین یا جمیع مہاجر اور انصار ہین یا علما امت سید الابرار ہین
قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ دران حالیکہ ہر ایک علماء سے کھڑا ہی ساتھ انصاف کے سمجھ لیجے کہ شاہدی اللہ کی نصب دلائل ہی توحید اور گواہی ملائکہ کی
اقرار بوحدانیت ہی اور شہادت علما کی ایمان لانا اسپر اور حجت پکڑنا ساتھ اس کے ہی فضیلت علما کی اسی آیت سے معلوم کیجے کہ شہادت انکی قرین
ہی ساتھ شہادت حق کے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ مکرر اس جملے کا واسطے تاکید اور مزید اہتمام کے ہی بیچ اثبات وحدانیت کے اور نفی
شرک کے یعنے نہین کوئی معبود مگر وہ کہ غالب ہی حکمت والا ہی غلبے کے توحید کسی موحد کی اور وصف کسی واصف کا اسے نہین پہنچتا مگر
بوجہ امر کہ مامور بکلمہ توحید ہین اور حکیم ہی جاننے والا گواہی اپنے موحدون کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر مین اس آیت کے فرمایا کہ شہد لنفسہ
واستشہد من خلقہ گواہی دی اللہ نے اوپر یگانگی اپنے کے اور فرمایا بندونکو کہ گواہی دین ساتھ یگانگی اسکی کے جیسی حمد لنفسہ واستحمد من خلقہ اور اسیطرح سے
تنزیہ کی اپنی ذات مبارک کی اور چاہا کہ ہم تنزیہ کرین اسکی چنانچہ فرمایا سبحان اللہ اور اسمین نکتہ یہہ ہی کہ تا شہادت اور حمد اور تسبیح عباد
سے خلاف درخواست اسکے کے واقع نہو اور قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ مین نصب علی الحال ہی یا علی المدح اور صفت اللہ تعالی کی ہی نہ صفت اولو العلم
کی اگر صفت اولو العلم کی ہوتی تو قائمین ہوتا مگر ہر واحد کی اہل علم سے ہوسکتی ہی چنانچہ پہلے لکھہ آئے ہین ہم اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ
تحقیق دین پسندیدہ نزدیک اللہ تعالی کے اسلام ہی نہ یہودیت اور نہ نصرانیت وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہین اختلاف کیا اسمین
کہ دین اسلام حق ہی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہین ان لوگون نے کہ دی گئی کتاب توراۃ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر پیچھے
اسکے کہ آیا انکے پاس علم بحقیقت امر یعنے قرآن شریف نازل ہوا کہ موافق ہی اور سچا کرنے والا ہی انکی کتاب کا اسوقت یہہ خلاف آغاز کرنے لگے
بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ از روی حسد کے یا جور کے کہ درمیان انکے ہی یا سرکشی کے یا میل ریاست کے اور بزرگی قوم کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ
اور جو کوئی کہ کفر کرے ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور معجزات پیغمبر آخر زمان ہین پس تحقیق اللہ تعالی جلدی لینے والا حساب کا ہی بعد موت انکے
کے حساب لینے لیکر سزا انکے کفر اور انکار کی پہنچائیگا فَاِنْ حَآجُّوْكَ پس اگر جھگڑین تجھہ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود دین کے مقدمے مین یا نصاری
بو اسطے عیسی علیہ السلام بعد اقامت حجت کے فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ پس کہہ جواب مین انکے مطیع کیا مین نے منہہ اپنا یعنے ذات اپنی اور قول اور فعل اور
ارادہ اور نیت اور جان اور دل واسطے اللہ تعالی کے وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور جنے پیروی کی میری اسنے بھی یہی کیا وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ

النصف

ءَاَسْلَمْتُمْ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگونکے کہ دئیے گئے ہین کتاب جیسے یہود اور نصاریٰ اور ان پڑھونکو کہ کتاب نہین رکھتے جیسے مشرکان
عرب کیا اسلام لائے تم جیسے کہ اسلام لائے ہم یہان استفہام بمعنی امر ہے یعنے اسلام لاؤ تم فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر اسلام لاوین اور اللہ کا
حکم مانین پس تحقیق راہ پائی اور گمراہی سے چھوٹے مقصود کو پہنچے دنیا مین قتل سے بچے آخرت مین عذاب دائمی سے دوزخ کے نجات پائی وَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ اور اگر پھر جاوین اور اسلام نلاوین تو کچھ تجھے ضرر نہین ہے اسواسطے کہ سوا اسکے نہین کہ اوپر تیرے پہنچانا ہے پیغام کا اور
بتانا ہے احکام کا بس وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ بندونکے تصدیق ور تکذیب انکی دیکھتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ
بِاٰیٰتِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور نبی آخر الزمان ہین یا ساتھ دلائل روشن کے کہ اوپر وحدانیت حق تعالیٰ
کے انکی کتابون واقع ہین وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ اور مار ڈالتے ہین پیغمبرونکو ناحق سمجھ لیجے کہ قتل نبی کا حق ہوتا ہے نہین یہان واسطے تاکید
کے بغیر حق فرمایا کہ وہ خود نہین جانتے ہین کہ بغیر حق کے مارتے ہین اور یہہ صورت قبیح تر ہے اس سے حق سمجھ کر قتل کرین روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پڑھکر فرمایا کہ بنی اسرائیل نے تینتالیس پیغمبرونکو ایک ساعت مین اول روز قتل کیا پھر بارہ آدمی زاہد عابد منع کرنے لگے آخر روز
انکو بھی قتل کیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ اور مار ڈالتے ہین ان لوگونکو بھی جو حکم کرتے ہین ساتھ
عدل اور انصاف کے آدمیون سے سوا انبیا کے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ پس خبر دے انکو ساتھ عذاب دردناک کے یعنے وعید دے بجائے بشارت
اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یہہ لوگ وہ ہین کہ بے شبہ ناپید ہوئے عمل انکے کہ کہتے ہین ہم احکام توریت پر چلتے ہین اور
شریعت موسیٰ پر عمل کرتے ہین بیچ دنیا کے کہ کوئی انکو اچھا نہین کہتا اور بیچ آخرت کے کہ ثواب اسپر مترتب نہوگا وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ اور نہین واسطے
انکے مدد دینے والا کہ قیامت کو عذاب سے چھڑا دے من ناصرین مین من زائدہ ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ کیا نہ دیکھا تو نے طرف
ان لوگونکے کہ دئیے گئے ایک حصہ کتاب توراۃ سے یعنے تھوڑی سی چیز توراۃ سے جانتے ہین یُدْعَوْنَ اِلٰی كِتٰبِ اللّٰهِ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ
بلائے جاتے ہین طرف کتاب اللہ کے یعنے توریت کے تو کہ حکم کرے توریت درمیان انکے اس چیز مین کہ یہہ اختلاف کرتے ہین اور انکو ظلمت اشتباہ سے نکالے
بحر مواجین لکھا ہے کہ تنکیر نصیبا کی واسطے تعظیم کے ہے معنے نصیبا عظیما اسواسطے کہ یہہ مذکور علماء یہود کا ہے کہ حفظ الفاظ اور فہم معانی توریت
مین رنج بہت اٹھاتے تھے اور ضبط لفظ اور درک معنی اسکی مین نصیب وافر رکھتے تھے باوجود اسکے حکم توریت سے پھر گئے اور روگردانی کی چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ پھر پھر جاتا ہے ایک فرقہ انمین سے اور وہ ہمیشہ سے منہہ پھیرنیوالے ہین حق سے لکھا ہے
کہ ایکروز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت یہود کو دعوت اسلام کی فرمائی نعمان بن ابی اوفی نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تم سے اپنے
دین کے علما کی حضور مین مناظرہ کرینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جز توراۃ کا جسمین نعت اور صفت میری لکھی ہے لاکر محکمے مین حاضر
کرو یہہ اپنے قول سے پھر گئے اور توراۃ نہ لائے حق تعالیٰ نے احوال انکا اس آیت شریفہ مین بیان فرمایا اور بحر مواجین اور زاہدی مین لکھا ہے کہ
ایک یہودی سے زنا واقع ہوا قصہ اسکا محکمے مین انکے آیا حکم توراۃ کا زانی کے حق مین محض رجم تھا انہنے رشوت علما کو دی تاکہ حکم بدل ڈالین علمائے
یہود نے رجوع طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کی کہ شاید انکی شریعت مین کچھ اور حکم ہو آسان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم رجم کا
فرمایا انھون نے قبول نکیا اور کہا یہہ ظلم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توراۃ مین بھی یہی حکم ہے لاؤ دیکھ لو انھون نے توراۃ لانے مینے
اعراض کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ توراۃ لائی اور ابن صوریا نے کہ بڑا عالم انکا تھا پڑھی جہان حکم رجم کا تھا وہان سے اعراض کر گیا عبد اللہ بن سلام
رضی اللہ عنہ نے کہ دانائے توریت تھے اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے کہا کہ اے ابن صوریا حکم رجم کا کیون چھپاتا ہے اور اثبات باطل

Marfat.com

مین کیون کوشش کرتا ہی پھر ہاتھ سے اسکے کتاب چھین کر آپنے حکم رجم کا مجلس مین پڑھہ دیا ابن صوریا اور جماعت یہود سب شرمندہ ہوئے اور حق
ظاہر ہوا حق تعالی نے انکے حق مین یہہ آیت نازل فرمائی باقی رہا یہان ایک خدشہ کہ مفسرین لکھتے ہین اسے وہ یہہ ہی کہ تولی اور اعراض دونون
ایک ہین فائدہ دو عبارتین لانے کا کیا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ ثم یتولی بصیغہ تجدد اخبار ہی یہہ پھر جانا انکا اور ہی کہ بعد بلانے کے طرف کتاب کے واقع ہوا
اور ہم معرضون اخبار اعراض ہی حق و صواب سے کہ پہلے ہی انکا پس اعراض انکا جو بعد دعوت کتاب کے ہی وہ حادث اور مجدد ہی اور اعراض
حق و صواب سے جو خمیر مین انکے پڑا ہی ثابت اور مستمر ہی چنانچہ لفظ ہم سے ظاہر ہی ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ یہہ اعراض
حکم تیرے سے انکو اسواسطے ہی کہ اُنھون نے کہا ہرگز نہ لگے گی آگ ہم کو دوزخ کی مگر گنتی دن گنے ہوے کہ سات یا چار مین وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا
يَفْتَرُونَ اور فریب دیا ہی انکو بیچ دین انکے کے اُن باتون نے کہ تھے باندھہ لیتے چنانچہ کہتے تھے عذاب سہل ہو جاویگا باپ دادا شفاعت کر لیوینگے
فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ پس کیونکر ہوگا حال انکا جب اکٹھا کرینگے ہم انکو واسطے حساب کے اُسدن کہ نہین شک بیچ آنے اس
دن کے وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور پوری دی جاویگی ہر نفس کو جزا اسکی جو کچھہ کمایا ہی اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھہ
نقصان حسنات اور زیادت سیئات کے عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ غزوہ احزاب مین کہ خندق کھودتے تھے سنگ سخت نمود
ہوا اور ہرچند توڑتے تھے ٹوٹتا نتھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے وہان جاکے اپنے دست مبارک سے ایک ضرب کی کچھہ وہ پتھر
ٹوٹا اور اسسے برق درمیان سے سنگ و آہن کے ظاہر ہوئی کہ روشنی مین اسکے کنگرے ایوان کسری کے نظر آئے پھر بار دوئم ضرب کی اسسے بھی
چمکار ایسا نمود ہوا کہ عمارات یمن کی حاضران مجلس نے دیکھہ لین پھر تیسرے بار جو ضرب فرمائی ایسا لمعہ پیدا ہوا کہ قصور روم ظاہر ہوگئے
صحابہ نے کہا متعجب ہو کر اللہ اکبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہی امت میری مدائن پر ظفر پاوے اور یمن کو تصرف مین لاوے اور روم اور
قسطنطنیہ مین اعلام اسلام کا ہی مسلمان سنکر بہت خوش ہوئے اور شکر الہی بجا لائے اور منافق استہزا کرنے لگے اور طعن کی راہ سے کہنے لگے کہ عجب
معاملہ ہی یہہ مرد خوف سے جنگ مشرکان عرب کے خندق کھودتا ہی طاقت مقابلے کی لشکر اعدا سے نہین رکھتا اور یاران اپنے کو بشارت
فتح روم اور فارس اور یمن کی دیتا ہی حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَاءُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ مالک ملک کے دیتا ہی ملک جسے چاہے اور چھین لیتا ہی ملک جس سے چاہے یعنے تو مالک
ملک کا ہی اگر چاہے ملک یمن اور فارس اور روم کا اہل اسکے سے چھین کر اہل اسلام کو دے تو کون منع کر سکتا ہی اللّٰھم منادی ہی حرف ندا حذف
ہی میم مشدد عوض مین اسکے پیدا ہی بعضے مفسرین کہتے ہین کہ مراد اس سے سلطنت ظاہری ہی اور بعضے محققین کہتے ہین کہ مملکت باطنی بھی
بحر موج مین لکھا ہی کہ ملک سے مراد ملک نبوت یا ملک قناعت اور مانند انکے لینا مناسب مورد آیت نہین ہی لیکن بعضے مفسرین نے لکھا ہی
کہ ملک توفیق ہی جسکو عطا کیا عزیز دونون جہانکا ہوا امام احمد نے کہا ہی کہ ملک قبول دلہا ہی کہ دل سب کا بقبضۂ اقتدار مولی ہی جسے چاہے
مقبول قلوب فرماوے اور نظر عنایت صاحب دلون کی سے مشرف کرے اور جسے چاہے درویشونکے دلون سے گراوے اور مردود ابدی فرماوے
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ اور عزت دیتا ہی جسے چاہے ساتھہ اسلام اور ایمان یقینی کے مثل پیغمبر اور متابعان پیغمبر کے اور ذلت دیتا ہی جسے
چاہے ساتھہ کفر اور بد دینی کے مانند ابوجہل وغیرہ کے یا مراد اس سے عزت اس امت کی ہی ساتھہ فتح عرب عجم کے اور ذلت اہل فارس اور روم وغیرہ
کی ہی یا عزت مومنین کی ساتھہ فتح کے ہی یہود اور نصاری پر اور ذلت یہود اور نصاری کی ہی ساتھہ ضرب اور قتل کے یا عزت بشرف قناعت ہی اور
ذلت بسبب حرص کہ استغنائے قناعت فقرا کو صدرنشین عزت کرتا ہی اور استیلائے حرص تونگر دنکو صف نعال مین بخاک مذلت ڈالتا ہی نقل ہی

Marfat.com

کہ سلطان محمود غزنوی امام مقری غزنوی کی خدمت مین حاضر ہوا کہ وہ درویش صاحب کمال تھے اور صف نعال مین مؤدب کھڑا ہو کر آیت تعز من
تشاء وتذل من تشاء کی معنی پوچھی کہ اسمین کیا نکتہ ہی اُنھون نے کہا کہ روشن تر وجہ یہی دیکھ لے کہ تجھ سے بادشاہ کو مجھ سے گدائے گلیم پوش
کی حضور مین لاکر صف نعال مین کھڑا کیا اور مجھ سے فقیر کو تجھ سے سلطان عالی شان پر بلک قناعت سے عزت بخشی ؎ عزت جو قناعت آشنا
ہی ؛ منصور تعز من تشا ہی ؛ اور حرص مین جو کوئی پھنسا ہی ؛ مقہور تذل من تشا ہی ؛ بِيَدِكَ الْخَيْرُ بیچ ہاتھ تیرے کے ہی بھلائی الخیر مبتدا ہی اور
بیدک خبر ہی اور الف لام استغراق کا ہی یعنے سب خیر بدست قدرت اور تصرف اوامر تیرے کی ہی اگرچہ شر بھی جیسے چھین لینا ملک کا اور ذلیل ملک کا
اور ذلیل کرنا کسی کا ایسے ہی تصرفات سے ہی لیکن یہان تخصیص خیر کی بمقتضائے مقام ہی کہ سبب نزول سے معلوم ہوا ہی کہ کلام واسطے بشارت
اہل ایمان کے واقع ہی ساتھ وعدہ فتح اقالیم اور کثرت غنائم کے یا اکتفا کیا احد الضدین پر کہ اس سے ضد دوسری معلوم ہوتی ہی چنانچہ
سرابیل تقیکم الحر یا رعایت کی ادب کی خطاب مین چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا واذا مرضت فہو یشفین سمجھ لیجے کہ حقیقت یہہ ہی کہ شر خالص
عالم مین نہین ہی بلکہ یہہ امر نسبتی ہی کہ نسبت بعض کے عین خیر چنانچہ مولانا روم نے مثنوی مین کہا ہی ؎ بد بہ نسبت باشد این راہم بدان ؛ پس
بدی مطلق نباشد در جہان ؛ زہر ماران مار را باشد حیات ؛ نسبتش با دیگران باشد ممات ؛ یا خیر وجود ہی اور شر عدم اور عدم کو ساتھ وجود کے
آمیزش نہین اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے ادعیہ ماثورہ مین فرمایا کہ الخیر بیدیک والشر لیس الیک ؎ خاصہ ہی وجود کا خیرات ؛ خاصہ
ہی عدم کا نقصانات ؛ پس اسی سے ہی جو ہی خیر وکمال ؛ اور ہی سلب اس سے شر نقص وزوال ؛ اسی باعث رسول برحق نے ؛ واقف راز ما مطلق نے
کہا الخیر کلہ بیدیک ؛ لکن الشر لا یعود الیک ؛ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہی جسے چاہے ملک دے جسے چاہے چھین لے
جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت عزیز کو ذلیل کرنا اور ذلیل کو عزیز فرمانا متعلق ہی ساتھ رضا تیرے کے اور پیدایش خیر اور شر کی وابستہ ہی ساتھ قضا تیرے کے ؎
الٰہی گرچہ از بس بے تمیزم ؛ عزیزم کن عزیزم کن عزیزم ؛ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ بٹھاتا ہی راتکو بیچ دن کے یعنے وقت کم ہونے ایام سردی سے تا زمان
کمال گرمی کے اجزا رات کے دنین داخل کرتا ہی جس قدر شب گھٹاتا ہی اس قدر روز بڑھاتا ہی وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور بٹھاتا ہی دنکو
بیچ راتکے یعنے کم ہونے موسم گرما سے تا کمال ایام سرما اجزا دن کے راتین ڈالتا ہی جتنا دن گھٹاتا جاتا ہی اتنی رات بڑھاتا جاتا ہی یہہ
جملہ بیان کمال قدرت الٰہی مین ہی اور تاکید ہی جملہ سابقہ کی کہ جو قادر ہو ڈالنے مین راتکو بیچ دن کے اور دنکو بیچ راتکے اور بدل کرنے ظلمت کو
ساتھ نور کے اور نور کو ساتھ ظلمت کے پس کیونکر نہ بدل سکے وہ عزت کو ساتھ ذلت کے اور ذلت کو ساتھ عزت کے سمجھ لیجے کہ دو مقام پر کلام اللہ
مین تقدیم نہار کی اوپر لیل کے وارد ہی ایک تو والضحی واللیل اذا سجی مین دوسری والنہار اذا جلٰہا واللیل اذا یغشٰہا مین اور باقی جمیع
مواضع مین خلاف اسکے ہی اور یہان مقدم کیا ہی لیل کو اوپر نہار کے اسواسطے کہ ظلمت اصل ہی اور نور عارض وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ اور
نکالتا ہی زندہ کو مردے سے جیسے آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور طیور کو بیضے سے اور تمام حیوانات کو نطفے سے اور زمین سے اور نباتات کو دانے سے
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور نکالتا ہی مردے کو زندے سے جیسے انڈے مرغ سے اور دانہ نباتات سے اور نطفہ حیوانات سے یا نکالتا ہی خبیث سے
طیب اور طیب سے خبیث اور کافر سے مومن اور مومن سے کافر اور نادان سے دانا اور دانا سے نادان اور جاہل سے عالم اور عالم سے جاہل
اور طالح سے صالح اور صالح سے طالح وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور رزق دیتا ہی جسے چاہے بیشمار یعنے اس قدر کہ خلق عدد اور مقدار
اسکا نہین جانتے یا بغیر حساب بیچ آخرت کے لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ چاہیے کہ نہ پکڑین مسلمان کافرونکو
دوست سوا مسلمانونکے یعنے دوست اور متولی کار مومنونکے مومن چاہیے ہون کہ دوستان خدا مین نہ کافر کہ دشمنان خدا مین سمجھ لیجے کہ یعنے

Marfat.com

انصار نے بعضے روسا یہود سے یارانگیا تھا حق تعالیٰ نے اس سے نہی فرمائی از رو تہدید ارشاد کیا کہ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اور جو کوئی
کرے یہہ دوستی ساتھ دشمنوں کے پس نہیں وہ شخص دین خدا سے بیچ کسی چیز کے یعنے دین حق کچھ نہیں رکھتا اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً مگر یہہ کہ
بچو تم ان سے یعنے ضرر کافرونکے سے بچنا کر سمجھہ لیجئے کہ تقیہ کہ ابتدائے اسلام میں قبل استحکام امور دین کے تھا اب رخصت تقیہ کی سوا دار الحرب کے
نہیں وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہی تمکو اللہ تعالیٰ بیچ ارتکاب مناہی کے عذاب ذات اپنی سے یعنے اس عذاب سے کہ صادر ہو محض
صفت قہاریہ الٰہیہ سے بیوسطہ غیر اور نفس عبارت ہی ذات چیز کی سے اور حقیقت اور ہویت اسکی سے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ اور طرف جزا الٰہی کے
ہی پھر جانا سب کا قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر چھپاؤ تم جو کچھ کہ بیچ سینوں تمہارے کے ہی دوستی کفار اَوْ تُبْدُوْهُ
یا ظاہر کرو اسکو یعنے ما فی الضمیر اپنے کو یَعْلَمْهُ اللّٰهُ جانتا ہی اسکو اللہ تعالیٰ وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جانتا ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے ہی
اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی وَاللّٰهُ اور خدا تعالیٰ کہ علم ذاتی اسکا ان سب پر محیط ہی عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہی پس جو کچھ تم کرتے
ہو وہ جانتا ہی بدلا اسکا دیگا ڈرو اس سے اور نافرمانی اسکی مت کرو یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ اسدنکو پاویگا ہر نفس عمل کرنیوالونکے سے مَّا عَمِلَتْ مِنْ
خَیْرٍ مُّحْضَرًا جو کچھ کیا ہی بھلائی سے حاضر کیا ہوا نزدیک اپنے حق یعنے صحیفے حسنات کے وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ اور جو کچھ کیا ہی برائی سے تَوَدُّ لَوْ اَنَّ
بَیْنَهَا وَبَیْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیْدًا چاہیگا وہ نفس یہہ کہ درمیان اس نفس کے اور درمیان اس برائی کے ہو دوری یعنے چاہیگا کہ مطلق اپنے عمل بد دیکھے
وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہی تمکو اللہ ذات مبارک اپنی سے تکرار اسکا واسطے تحذیر کے ہی اور تاکید اور تغلیظ کے بیچ وعید کے یا وہاں
امر دنیا کے واسطے ہی اور یہاں امر آخرت کے واسطے فتوحات مکیہ میں لکھا ہی کہ خدا ڈراتا ہی اس سے کہ فکر اسکی ذات میں کرو ما للتراب ورب
الارباب رباعی دیکھیں سے ہی وہ اس لقا سے ہی ورا ؛ ہو جلوہ نما ہی اس ادا سے بھی ورا ؛ جو دید میں وہم میں گمان میں آوے ؛ وہ اسے وراہی بل
ورا سے بھی ورا ؛ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالیٰ شفقت کرتا ہی ساتھ بندونکے کہ مبالغہ فرماتا ہی بیچ تحذیر اُن کے کے نظم بوجہ رافت مونہ
تحذیر میں ؛ سر ہی یہہ رافت بھرے تقریر میں ؛ یعنے پہلے اپنے بندونکو ڈرا ؛ پھر دکھایا راہ سے سو رجا ؛ تاکہ رحمت کے بھی ہوں امیدوار ؛ مر نہ
جاویں خوف سے سب ایکبار ؛ جان لیں یہہ بھی کہ وہ ہی مہربان ؛ لطف فرماویگا ہم پر ناگہان ؛ مہر ہی فرماویگا وہ ہی رؤف ؛ ناامید
اس سے بھی جو ہی ہیوقوف ؛ ہماخود اسنے کیا ہی شاد شاد ؛ کہہ کے واللہ رؤف بالعباد ؛ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہو تم
اے یہود اور نصاریٰ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ چاہتے اللہ کو سمجھہ لیجئے کہ اہل کتاب کہا کرتے تھے نحن ابناء اللہ واحباؤہ حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو فَاتَّبِعُوْنِیْ پس متابعت کرو میری عیسیٰ کو بندہ خدا کا اور رسول اسکا کہو اور پسر خدا کا مت کہو
مشرک مت ہو یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ تو چاہے تمکو اللہ تعالیٰ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بہت
بخشنے والا ہی اُن لوگونکو کہ میری پیروی کریں مغفوط میں مہربان ہی اُنپر ساتھ رحمت خاصہ کے بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ یہہ خطاب قریش کو ہی
کہ کہا کرتے تھے کہ ہم بتونکو واسطے خدا کے دوست رکھتے ہیں اور انکی شفاعت کے نزدیک خدائے آسمان کے امیدوار ہیں اُنھونکو کہا کہ اگر اللہ کو
دوست رکھتے ہو حبیب اسکے کو مانو قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی بیچ اوامر اور نواہی کے اور محمد رسول اللہ کی
بیچ احکام شرع کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ پس اگر پھر جاؤ تم فرمانبرداری سے خدا اور رسول کے پس تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں
چاہتا کافرونکو وضع مظہر کی موضع مضمر میں دلالت کرتی ہی کہ تولی اطاعت خدا و رسول سے کفر ہی اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ تحقیق اللہ
نے برگزیدہ کیا آدم کو ساتھ تعلیم اسما کے اور سجدہ ملائکہ کے اور ابو البشر انبیا اور اصفیا کے وَنُوْحًا اور نوح کو ساتھ درازی عمر کے اور قرب

Marfat.com

سفینے کے اور نسخ شریعت متقدمہ کے وَآلَ اِبْرَاهِيمَ اور نفس ابراہیم کو ساتھ خلت کے اور نجات آتش نمرود کے اور امامت آدمیون کے اور بناء خانہ کعبہ کے
یا آل ابراہیم کو کہ کئی ہزار انبیا ان کی آل مین سے مبعوث ہوئے خصوص خاتم انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو انہین کی آل مین سے پیدا کیا کہ افضل
سب موجودات کے اور اعظم تمام مخلوقات کے ہین وَآلَ عِمْرَانَ اور آل عمران کو کہ موسیٰ اور ہارون تھے ساتھ رسالت اور تکلیم کے بعضے کہتے کہ ابن
عمران پدر مریم تھے پس آل عمران مریم اور عیسیٰ بھی ہوئے کہ برگزیدہ کیا انکو حق تعالیٰ نے ساتھ قدس اور طہارت کے اور ساتھ کتاب اور رسالت کے
عَلَى الْعَالَمِينَ اوپر عالمون کے انکے زمانون کے ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ اولاد ہی بعضے انکے بعضون سے مراد فرزندان پسندیدہ ہین آبا برگزیدہ سے
ذریۃ حال ہی آل ابراہیم سے اور آل عمران سے یا تمیز ہی یعنے اس حیثیت سے کہ ہر دو دونون آلون سے ذریت ہی وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اللہ سننے والا
ہی اقوال باطلہ یہود کے کہ کہتے مین نحن ابناء اللہ واحباؤہ اور مزخرفات النصاری کے کہ نبیرۂ عمران کو ابن اللہ کہتے ہین جاننے والا ہی اغراض
فاسدہ ان کی کو اس واہیات کے بکتے ہین سمجھ لیجئے کہ یہود اصطفائے عیسیٰ کے اور نصاری اصطفائے موسیٰ کے منکر ہین اور موسیٰ اور عیسیٰ
دونون آل عمران ہین کہ موسیٰ پسر عمران ہی اور عیسیٰ پسر مریم بنت ابن عمران ہی حق تعالیٰ نے ان دونونکی برگزیدگی بیان کی اور بطلان
دونون فرقون کا ارشاد فرمایا اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرَانَ یاد کر اے حبیب میرے صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہا بی بی عمران کی نے کہ نام اسکا
بی بی حنہ تھا جب حاملہ ہوئی رَبِّ اِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا اے پروردگار میرے تحقیق مین نے نیاز کیا واسطے تیرے جو کچھ بیچ پیٹ
میرے کے ہی آزاد کیا گیا قید تعلقات دنیا سے تا خاص تجھی کو پرستش کرے اور خدمت مسجد تیری کی کرے اسوقتمین خدمت بیت المقدس کی بزرگ
جانتے تھے اور فرزندونکو واسطے اس کام کے نذر کرتے تھے اور شریعت انکی مین ادا کرنا اس نذر کا کہ والدین کرتے تھے اولاد پر فرض تھا یہ سنکر
حنہ سے عمران نے کہا وحیک یہ کیا ہی کہ کیا تونے شاید تیرے پیٹ مین بیٹی ہو پھر وہ خدمت مسجد کی کیونکر بجا لائیگی حنہ کی زبان سے جاری ہوا
فَتَقَبَّلْ مِنِّي اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پس قبول فرما مجھ سے جو کچھ مین نے نذر کیا ہی تحقیق تو ہی تو سننے والا ہی باتکا کہ نذر کے حق مین کہی
ہی مین نے جاننے والا قصد میری نیکا کہ سوا رضا تیری کے نہین چاہا مین نے سمجھ لیجئے کہ پہلی آیتمین برگزیدگی آل عمران کی ارشاد کی اور اس آیتمین قصہ
آل عمر انکا فرمایا اور عمر انمین اختلاف ہی کہ کون سے عمران تھے اگر عمران باپ حضرت موسیٰ کے کہئے تو مراد عالمین سے عالمین زمانہ انکے
مین جیسے ترجمہ مین گذرا ہی اور اگر عمران سے غیر انکے کہئے تو درمیان ان عمران کے اور حضرت موسیٰ کے باپ کے کہ عمران تھے بقول ابن عباس رضی اللہ
عنہ ایکہزار آٹھ برس کا فاصلہ ہی پس عالمین سے مراد عام ہی اور آل کی آٹھ معنی آتی ہین تابعون کی خویشونکی فرزندکی اہل خانہ کی اہل دین کی ستر کی
چوب خیمہ کی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا پس جب جنا اسکو ضمیر طرف نذیرہ کے ہی یا عاید طرف ما فی بطنی کے ہی بتاویل تسمیہ یا باعتبار تانیث حال قَالَتْ رَبِّ
اِنِّي وَضَعْتُهَا اُنْثٰى کہا عذرا اور حسرت سے ای پروردگار میرے تحقیق مین جنی اسکو لڑکی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی
جو کچھ جنا بکر کی قرأت مین وضعت ہی بصیغہ متکلم وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى کہا حنہ نے اور نہین مرد کہ مانگا تھا مین نے واسطے خدمت مسجد کے
مثل عورتکے کہ دی تونے وَاِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ اور تحقیق مین نے نام رکھا اسکا مریم معنی مریم کی انکی زبان مین امت اللہ کی ہین یعنے لونڈی خدا کی
وَاِنِّي اُعِيذُهَا بِكَ اور تحقیق مین نے پناہ دی اسکو ساتھ تیرے وَذُرِّيَّتَهَا اور اولاد اسکی کو مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وسوسہ دیو سرکش رانده ہوئے سے
یا مس شیطان رجیم کے سے برکت دعاے حنہ سے حق تعالیٰ نے مریم اور عیسیٰ کو مس شیطان سے محفوظ رکھا چنانچہ حدیث شریف مین ہی کہ
جو شخص پیدا ہوتا ہی شیطان اسے مس کرتا ہی وقت ولادت کے اسیواسطے وہ روتا ہی مگر مریم اور عیسیٰ کو نہین مس کیا فَتَقَبَّلَهَا
رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ پس قبول کیا مریم کو پروردگار اسکے نے ساتھ قبول اچھے کے واسطے خدمت خانہ کے وَاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا اور اگایا

Marfat.com

اسکو یعنے نشو و نما نیک کہ پرورش فرمائی ساتھ صلاح اور عصمت کے لکھا ہی کہ جب نو برس کی ہوئین عبادتمین سب پر غالب ہو گئین سمجھ لیجے کہ جب
حضرت مریم پیدا ہوئین تو انکی ماں نے انہین بیت المقدس لیجا کر وہان کے احبار سے کہا کہ لو اس نذر کی گئی کو کہ خدا سبحانہٗ کی ہی بزرگوار نے ان کے
قبول کرنیمین رغبت کی ہر ایک چاہتا تھا کہ مین پالون اور اپنے سر پر بوجھ اسکے پرورش کا لون آخر قرعہ ڈالا بنام حضرت زکریا علیہ السلام پڑا حضرت
زکریا پر کفالت مریم مقرر ہوئی وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا اور سونپ دی حق تعالی نے مریم زکریا کو اور کفلہا مخفف بھی قرأت ہی اس تقدیر پر فاعل زکریا ہی
یعنے زکریا نے تربیت اسکی اوپر اپنے لی پس زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے اور اُن کے دودھ پلانیکو دائی مقرر کی جب لڑکپن سے نکلین مسجد مین
لائے اور بالاخانہ بنا کر اسمین رکھا جب خبر گیری انکی سے فارغ ہوتے تھے تو بالاخانے کو مقفل کر کر کنجی اپنے پاس رکھتے تھے اور حفاظت مین انکے نہایت
کوشش کرتے تھے یہان تک کہ حضرت مریم بڑی ہوئین اور انوار ولایت کے اور صفحات احوال انکے کے لائح ہوئے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا
الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا جب جاتا اوپر مریم کے ذکریا بالاخانے مین پاتا نزدیک اسکے رزق یعنی جاڑونکا میوہ گرمی مین اور گرمی کا جاڑون
مین جب کئی بار یہہ معاملہ دیکھا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا کہا زکریا نے ای مریم کہان سے آیا واسطے تیرے یہہ میوہ خلاف موسم کے قَالَتْ
هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ کہا مریم نے یہہ رزق کہ دیکھتا ہی تو نزدیک سے اللہ کے ہی إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تحقیق اللہ تعالی
رزق دیتا ہی جسے چاہے بے شمار از جہت کثرت یا بغیر استحقاق مرزوق بحر مواج مین لکھا ہی کہ ہنگام قحط مین ایکدن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو
خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گرسنگی کی پہنچی یہہ بہت کڑھین اور دو قرص نان اور پارۂ گوشت طبق مین رکھہ حضور مین بھیجین پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم وہ خوان کا خوان لئے ہوئے حضرت فاطمہؓ کے گھر چلے آئے فاطمہؓ نے جو خوان کھولا نان اور گوشت سے بھرا دیکھا تعجب
کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ای بیٹی میری جانتی ہی کہ یہہ طعام کہان سے آیا ہی حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا یہہ نزدیک اللہ کے سے ہی تحقیق اللہ
رزق دیتا ہی جسے چاہتا ہی بیشمار یعنے وہی جواب دیا جو مریم نے زکریا کو دیا تھا پیغمبر خدا نے کہا الحمد للہ شکر ہی اس خدا کو کہ کیا تجھے مشابہ سیدۃ النساء
بنی اسرائیل کے پھر پیغمبر خدا نے امیر المومنین علی اور حسن اور حسین اور جمیع اہل بیت کو بلایا رضی اللہ عنہم اجمعین سب اس طعام سے سیر ہوئے اور وہ جس قدر
تھا اتنا ہی رہا بعد اسکے حضرت فاطمہؓ نے ہمسایونکو بانٹ دیا هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ اس جگہہ کہ زکریا نے میوے تازے دیکھے باوجود بڑھاپے
کے شوق انکو فرزند کا ہوا پکارا زکریا نے پروردگار اپنے کو اُسی بالاخانے پر ہنالک عبارت حال سے ہی یا مکان سے یعنے نزدیک اس حال کے
یا اس جگہہ کے پکارا قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً کہا ای پروردگار میرے بخش واسطے میرے نزدیک اپنے سے اولاد پاکیزہ آلایش
گناہ سے إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ تحقیق تو کرم سے سنتا ہی دعا اور اجابت کرتا ہی اسکی فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ پس پکارا اسکو فرشتون نے کہتے ہین کہ
ندا کرنے والے فقط جبرئیل تھے واسطے تعظیم کے بصیغہ جمع لائے ہین وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ اور حال آنکہ زکریا علیہ السلام کھڑے نماز پڑھتے تھے
بیچ محراب کے یعنے بالاخانے کے کہ مریم کو جہان رکھا تھا اور پکارا یہہ تھا کہ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ تحقیق اللہ تعالی بشارت دیتا ہی تجھکو ساتھ
فرزند کے کہ نام اسکا یحیی ہی سمجھ لیجے کہ یحیی مشتق ہی حیا سے یا ماخوذ ہی حیات سے کہ نام پدر کا اُن سے زندہ ہوا یا دین پدر نے زندگی پائی روایت
ہی کہ یحیی علیہ السلام کی عصمت یہانتک تھی کہ کبھی شہوت اور ہوا عقل پر انکے غالب نہین ہوئی اور جب تک عقل مغلوب نہین ہوتی گناہ
نہین سرزد ہوتا اور یہہ پیغمبر تھے یکتا علم مین ورع مین صلاحیت مین بعضون نے کہا ہی کہ حضرت یحییؑ کی ما اور حضرت عیسیؑ کی ما دونون بہنین
تھین امام زاہدی نے کہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی جب حاملہ ہوئین ما یحیی کی ساتھ یحییؑ کے اور عیسیؑ کی ساتھ عیسیؑ کے تو ایکروز ایک موضع مین
دونون بیٹھی تھین مقابل آپس مین سجدہ کیا یحییؑ نے پیٹ مین ملکے طرف عیسیؑ کے پھر ام یحییؑ نے بھی یہی عمل کیا ساتھ ام عیسیؑ کے اور کہا کہ بشارت ہو

Marfat.com

بچھے کہ تیرے پیٹ مین جو ہی وہ افضل ہی اُس سے جو میرے پیٹ مین ہی اُس وقتمین سجدہ تحیت کا شروع تھا واسطے عظما کے مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
دران حالیکہ یہہ فرزند ماننے والا ہی اور ایمان لانیوالا ہی ساتھ عیسی علیہ السلام کے کہ کلمہ ہی اللہ سے لکھا ہی کہ اوّل حضرت عیسی علیہ السلام پر
ایمان حضرت یحیی علیہ السلام ہی لائے تھے اور صفت یحیی علیہ السّلام کی یہہ ہی کہ وَسَيِّدًا وَحَصُوْرًا اور سردار ہی علم مین حلم مین تقوی مین طہارت مین
اور بند ہی عورتون سے یا باز رکھنے والا ہی اپنے نفس کو لہو اور لعب سے امام شافعی اس آیت سے نکالتے ہین کہ خلوت واسطے عبادت کے بہتر ہی
نکاح سے کہ اللہ تعالی نے صفت یحیی مین حصور فرمایا ہی اور امام اعظم صاحب کے طرف سے جواب یہ ہو سکتا ہی کہ مدح ساتھہ ایک چیز کے منافی افضلیت
غیر کی نہین ہوتی چنانچہ کوئی علم ظاہری تعریف کرے تو فضل اسکا علم باطن پر نہین ثابت ہوتا یا مدح اغنیا مستلزم فضل فقرا نہین ہوتی قتادہ
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ سید تھے وہ علم مین اور عبادتمین اور ورع مین اور تمام پیغمبرونمین یحیی ہی کو مخصوص بنام سید فرمایا اسواسطے کہ ہمیشہ سید
رہتے وہ اپنے نفس پر کہ ان سے کبھی زلت نہین ہوئی بخلاف اور پیغمبرونکے چنانچہ حدیث مین ہی اور اسیطرح ہمارے پیغمبر سے بھی ہرگز نہین ہوئی
وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور نبی ہی صالحون سے کہ باپ دادا اسکے صالحین ہین جب زکریا علیہ السّلام کو
ایسے فرزند کی بشارت دی قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ کہا زکریا نے ای پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ
اور تحقیق پہنچا ہی مجھہ کو بڑھاپا وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ اور بی بی میری بانجھہ ہی ایشاع بانجھہ تھا پس ہمین جوان کریگا یا اسی بڑھاپے مین اولاد دیگا قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ
يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ کہا اللہ نے یا جبریل نے بامر اللہ اسیطرح اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی موافق عادتکے اور خلاف عادتکے یعنے اسی پیری مین اولاد دیگا
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً کہا زکریا نے ای پروردگار میرے مقرر کر واسطے میرے نشانی کہ جس سے بیٹا ہونا حمل ایشاع سے معلوم ہو قَالَ اٰيَتُكَ
اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ کہا جبریل علیہ السلام نے کہ حق سبحانہ فرماتا ہی کہ نشانی تیری یہہ ہی نبول اسکے لوگوں سے ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا تین دن رات مگر اشارت
سے چشم وابرو کے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا اور یاد کر پروردگار اپنے کو بہت وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ اور تسبیح کہہ اسکی شام کو اور صبح کو باقی قصہ زکریا
علیہ السّلام کا سورۂ مریم مین آویگا انشاء اللہ تعالی وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کو کہ کہا فرشتون نے یا جبریل نے
اور جبریل کو بجمع یاد کیا اسواسطے کہ یہہ تنہا کبھی نہ آیا نہ گیا ہی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا لیعلم یٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰىكِ ای مریم تحقیق اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا تجھہ کو واسطے عبادتکے یا قبول کیا تجھہ کو ساتھہ خدمت کے یا پرورش فرمائی تیری ساتھہ عصمت کے
وَطَهَّرَكِ اور پاک کیا لوث شرک سے یا اُن قاذورات سے کہ عورتونکو ہوتی ہین مثل حیض اور نفاس کے یا خصائل ذمیمہ سے اور عادات قبیحہ سے
وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ تکرار واسطے تاکید کے ہی یعنے بے شبہ برگزیدہ کیا تجھہ کو اوپر بی بیون عالمونکے کہ تجھے بغیر شوہر کے فرزند دیا اور
ساتھہ نفخہ جبریل کے مخصوص کیا يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ای مریم فرمانبرداری کیا کر واسطے پروردگار اپنے کے
اور سجدہ کیا کر اور رکوع کیا کر ساتھہ رکوع کرنیوالونکے سمجھہ لیجے کہ حضرت مریم کو حکم تھا کہ نماز بجماعت پڑھین ساتھہ احبار بیت المقدس کے ذٰلِكَ مِنْ
اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ یہہ چیزین کہ ان آیات شریفہ مین مریم اور زکریا اور یحیی کے بیانمین فرمائین اخبار غیب سے ہین کہ واسطے اظہار
معجزے تیرے کے وحی کرتے ہین ہم اسکو طرف تیرے وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اور نہ تھا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک احبار بیت المقدس کے اِذْ يُلْقُوْنَ
اَقْلَامَهُمْ جب ڈالتے تھے قلمون اپنے کو واسطے قرعہ کے جوے اردنمین تا کہ جانین اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ کون انہین سے پالے مریم کو وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ
اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ اور نہ تھا تو پاس انکے جب جھگڑتے تھے واسطے پالنے مریم کے سمجھہ لیجے کہ جب مریم کو انکی ما بیت المقدس مین لاکر نذر کر گئین تو سب
بزرگ وہان کے آپسمین جھگڑنے لگے ہر ایک چاہتا تھا کہ مین پالون آخر کو قرعہ ڈالا اس طرح سے کہ ہر ایک نے اپنے اپنے لکھنے کی قلم کہ جسے

Marfat.com

توراۃ لکھا کرتے تھے جاکر کنارہ نہر اردن کے دریا مین ڈالے اور کہا کہ جسکی قلم پانی پر تیرے وہی پالے حضرت زکریا کی قلم تیرنے لگی انھونے مریم کو
واسطے پرورش کے لیا اِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرۡيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنۡهُ دوسرے یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہا فرشتون نے
یا جبرئیل نے ایے مریم تحقیق اللہ تعالی خوشخبری دیتا ہی تجھ کو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے مراد اس سے حضرت عیسی ہین اور انکو کلمہ اسواسطے کہا
کہ ساتھ کلمہ کن کے پیدا ہوئے بے پدر اور اگرچہ تمام عالم بنی آدم بواسطہ اسی کلمے کے پیدا ہوا لیکن یہہ سبب متعارف کہ بن باپکے ہون مفقود ہی
اس جہت سے انکی حق مین ظہور کلمہ اتم اور اکمل ہی اسۡمُهُ الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ نام اسکا مسیح عیسی بیٹا مریم کا ہی سمجھ لیجے کہ مسیح لقب ہی
اور عیسی اسم اور ابن مریم کنیت اور تقدیم لقب کی اسم پر واسطے تعظیم کے ہی اور مسیح زبان عبرانی مین مسیحا کے معنی مین ہی یعنے مبارک اور بعضے کہتے
ہین کہ مسیح مشتق سیاحت سے ہی واسطے کثرت سیاحت کے مسیح انکو کہا بعضے کہتے ہین کہ فعیل بمعنی فاعل ہی یہان بخلاف دجال کے کہ مسیح
بمعنی ممسوح ہی دمان ای ممسوح احد العینین وَجِيۡهًا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ آبرو والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے سمجھ لیجے کہ وجاہت دنیا کی اعتبار
طاعت کے ہی یا نبوت کے ہی یا بن باپکے پیدا ہونیکے ہی یا آسمان پر جانے کے ہی یا واسطے نصرت دین محمدی کے بیچ آخر زمان کے یا بقتل دجال
ہی اور وجاہت آخرت کی باعتبار شفاعت ہی یا علو درجات وَمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ اور مقربین سے بکرمت خدا وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الۡمَهۡدِ اور باتین
کریگا یہہ فرزند لوگون سے بیچ گود تیرے کے کہ بمنزلہ جھولے کے ہی یا جھلنے کے دنون مین بیچ جھولے کے یعنے بچپن مین وَكَهۡلًا اور اسوقت کہ ادھیر
ہوگا یعنے باتین کریگا حالت کہولت مین بتبلیغ شریعت وَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ اور انبیاؤن سے ہی صالح اسم انبیا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کل من
الصالحین قَالَتۡ رَبِّ کہا مریم نے از روی استفہام یا بطریق استعظام ای پروردگار میرے اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ وَلَدٌ کسطرح ہوگا واسطے میرے بچا
وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ اور حال یہہ ہی کہ نہین ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور یہہ خلاف عادت کے ہی کہ بغیر شوہر کے عورت سے بچا ہو قَالَ كَذٰلِكِ
اللّٰهُ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ کہا جبرئیل علیہ السلام نے اسیطرح کہ تو ہی بغیر مس کئے مرد کے اللہ پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی اِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا فَاِنَّمَا
يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ جب مقرر کرتا ہی کچھ کام کو پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہی واسطے اُس چیز کے کہ علم مین اسکے ہی ہو پس ہو جاتا ہی زاہدی نے
لکھا ہی کہ جہان کہین کلام اللہ مین یہہ آیت ہی ارادہ کیا ہی ساتھ اسکے خلق عیسی کا یا ایجاد قیامت کا نہ غیر اور مفسرین نے لکھا ہی کہ یہہ لفظ
اخبار ہی سرعت تکون اشیا سے ساتھ تکوین کے یعنے ایک پل مین پیدا کرنا خلق کا اسپر کچھ دشوار نہین جیسا کہ وہ قادر ہی اشیا کے پیدا کرنے پر ساتھ
اسباب اور مواد کے ویسا ہی وہ قدرت والا ہی کہ بے اسباب اور مواد کے پیدا کرے سو اسباب و مواد پر ہی کیا حصر جو بے آلہ بنائے ہی وہ
سو قصر وَيُعَلِّمُهُ الۡكِتٰبَ اور سکھاویگا اللہ اسکو لکھنا وَالۡحِكۡمَةَ اور علم حلال و حرام کا کہ حکمت شریعت ہی وَالتَّوۡرٰٮةَ اور تعلیم فرماویگا اسکو
توراۃ وَالۡاِنۡجِيۡلَ اور انجیل تخصیص ان دو کتابونکی واسطے فضیلت کے ہی وَرَسُوۡلًا اِلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرٰٓءِيۡلَ اور کریگا اسکو پیغمبر طرف فرزندان یعقوب
کے لکھا ہی کہ اول انبیائے بنی اسرائیل سے یوسف تھے اور آخر عیسی علیہما السلام پس کلام کرینگے عیسی علیہ السلام ساتھ بنی اسرائیل کے اَنِّىۡ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ
بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ یہہ کہ تحقیق مین تحقیق آیا ہون مین تمھارے پاس ساتھ ایک نشانی کے پروردگار تمھارے سے اور وہ نشانی گواہی میری پیغمبری
کی ہی سمجھ لیجے کہ مراد نشانی سے جنس ہی نہ فرد اسواسطے کہ نشانیان پانچ مذکور ہین اول نشانی اَنِّىۡۤ اَخۡلُقُ لَـكُمۡ مِّنَ الطِّيۡنِ كَهَیْـئَةِ الطَّيۡرِ
فَاَنۡفُخُ فِيۡهِ فَيَكُوۡنُ طَيۡرًاۢ بِاِذۡنِ اللّٰهِ یہہ کہ تحقیق مین بناتا ہون واسطے تمھارے مٹی سے مانند شکل مرغ کے پس پھونکتا ہون بیچ اسکے پس
ہو جاتا ہی وہ مٹی کا پتلا بنا ہوا جانور زندہ آوازکنندہ ساتھ حکم خدا کے سمجھ لیجے کہ چمگیدڑ یہہ مٹی کے بناتے تھے اور انمین پھونکتے تھے
زندہ ہو کر آسمان کو اڑ جاتے تھے اور جب نظر سے لوگون کے غائب ہو جاتے تھے تو مر کر زمین پر گر پڑتے تھے اور دوسری

Marfat.com

نشانی یہہ ہی وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ اور چنگا کرتا ہون پیٹ کے اندھے کو اور تیسری نشانی یہہ ہی وَالْاَبْرَصَ اور اچھا کرتا ہون داغ سفید والے
کو اور چوتھی نشانی یہہ ہی وَاُحْیِ الْمَوْتٰی اور زندہ کرتا ہون مردونکو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھہ امر اللہ کے تکرار اس کلمہ کا واسطے دفع توہم
الوہیت کے ہی اسواسطے کہ مردیکا جلانا اللہ ہی کا کام ہی مفسرین نے لکھا ہی کہ عیسیٰؑ نے چار مردے جلائے ایک انمین سے سام بن
نوح تھا کہ قریب چار ہزار برس کے اسکی موتکو گذرے تھے اور نشانی پانچوین یہہ ہی وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اور خبر
دیتا ہون تم کو ساتھہ اس چیز کے کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھہ ذخیرہ کرتے ہو تم بیچ گھرون اپنے کے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق بیچ اسکے یعنے بیچ ان پانچ معجزونکے
لَاٰیَةً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ البتہ نشانی ہی واسطے تمہارے اور دلالت اوپر صدق دعا میرے کے اگر ہو تم ایمان والے اس معجزے پر اور میرے
پیغمبری پر وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور آیا مین پاس تمہارے سچا کرنیوالا واسطے اس چیز کے کہ آگے میرے ہی توارت موسیٰ علیہ السلام سے
اور مین تقریر کرنیوالا شبہات اُسکا ہون وَلِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ اور دوسرے اسواسطے آیا ہون تو کہ حلال کرون مین واسطے تمہارے
بعضے وہ چیز کہ شریعت موسیٰ مین حرام کی گئی ہی اوپر تمہارے جیسے چربی اونٹ کی اور گائے کی اور بعضے مرغ اور مچھلی اور تعظیم شنبے کی اٹھا دون وَجِئْتُکُمْ
بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اور آیا ہون تمہارے پاس ساتھہ نشانی کے پروردگار تمہارے سے مراد آیت سے معجزات اور دلائل ہین اور لفظ وحدکے لانے
مین تنبیہ ہی اسپر کہ تمام معجزات اور دلائل حکم ایک آیت کا رکھتے ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت میرے کے وَاَطِیْعُوْنِ اور کہا مانو میرا
دعوت حق مین اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْهُ تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہی پس عبادت کرو اسکو هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ یہہ
ہی راہ سیدھی پہنچانیوالی منزل مقصود کو سمجھہ لیجے کہ جب جبرئیل نے بی بی مریم کو بشارت دی اللہ کی طرف سے بیٹے کی اور بی بی مریم نے کہا کہ
کیونکر ہوگا بیٹا کہ مجھے مس کسی مردنے نہین کیا تو جبرئیل نے کہا کہ اسیطرح خدا پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی پھر جبرئیل انکے گریبان مین پھونکا کہ یہہ حاملہ
ہوگئین حضرت زکریا نے جو آگے دیکھا جنس بچے کی انکے پیٹ مین معلوم کی ڈرے اور اپنی بی بی سے آکر کہا کہ بڑی بدنامی ہی مریم حاملہ ہوگئی
انکی بی بی نے کہا اسے یہان لے آو حضرت زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے جب مریم اور بی بی حضرت زکریا کی ایک جگہہ بیٹھین تو زکریا کی بی بی نے
مریم سے کہا کہ فرزند میرے پیٹ کا فرزند تیرے پیٹ کے کو سجدہ کرتا ہی تو بہتر ہی عورتون مین اور حمل تیرا افضل حملون سے ہی تجھہ پر اتہام خطا ہی
پھر اس بات کی حضرت زکریا کو خبر کی حضرت زکریا نے کہا کہ سوا میرے اور کوئی اس پاس نہین جاتا تھا مین ڈرتا ہون کہ تہمت مجھہ پر نہ آئے القصہ
جب مریم کو درد زہ ہوا تو خلق سے دور چلی گئین اور مارے شرم کے کہتی تھین کہ کاشکے پہلے اس سے مرجاتی بحر مواج مین لکھا ہی کہ حضرت یوسف
بن یعقوب بن ماثان چچا کی بیٹی مریم کی تھی اور بھائی کی بیٹی عمران کی جب حضرت یوسف کو خبر حمل مریم کی پہنچی چاہا کہ مار ڈالین فرشتے نے آکر کہا
کہ مریم بغیر شوہر غیب سے حاملہ ہوئی ہی اور روح پاک اسمین پھونکی ہی اسے نگاہ رکھہ پھر بھی یہہ اس ارادے سے باز نہ آئے تا آنکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
بزیر درخت خرمائے خشک پیدا ہوئے جبرئیل نے کہا کہ اس درخت خشک کو ہلا و میوہ تر گریگا ایسا ہی ہوا پھر حضرت یوسف نے بی بی مریم کو چھپا
رکھا جب چالیس روز گذرے اور عجائبات قدرت خدا مشاہدہ کئے تو قوم مین لے آئی لوگون نے دیکھہ کر کہا کہ ای مریم باپ تیرا بدکار نہ تھا اور مان
تیری بھی مطلق بدکارہ نہ تھی تو نے یہہ کیا کیا بی بی مریم نے اشارت طرف بچے کے کی کہ اس سے پوچھہ لو حضرت عیسیٰ علیہ السلام گویا ہوئے کہ انی
عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوٰة والزکوٰة ما دمت حیا الی قولہ ویوم ابعث حیا پھر چپ ہوگئے
سن کر بعد اسکے تیس برس کی عمر مین تبلیغ وحی فرمائی یعنی ویکلم الناس فی المهد وکہلا کی اس سے عبارت ہی لکھا ہی کہ اس زمانہ مین
کوئی خوش نویس ان جیسا نہ تھا اور علم انکو ایسا تھا کہ جب مکتب خانہ مین انکو پڑھنے کے واسطے بٹھایا معلم نے کہا بسم تو انھون نے کہا

Marfat.com

اللہ اُسنے کہا الرحمن تو انھون نے کہا الرحیم غرض جو وہ پڑھتا تا اس سے آگے عبارت پڑھ دیتے جب معلم نے کہا ابجد تو اُنھون نے کہا معنی ابجد کی کیا ہین معلم نے کہا مین نہین جانتا حضرت عیسیٰ نے کہا کہ الف آلاے خدا اور با بہای خدا اور جیم جلال خدا اور دال دوام خدا ہی معلم نے حیران ہوکر کہا کہ جو مجھ سے زیادہ ہو اسے کیا پڑھاؤن بی بی مریم نے کہا معلم سے کہ عیسیٰ کو مکتب مین بٹھلائے تو رکھو اُسنے کہا بہتر حضرت عیسیٰ وہان بیٹھے رہتے تھے اور جو لڑکے کھاتے تھے وہ بتا دیتے تھے اور جو مائین انکی اُنکے واسطے ذخیرہ کرتی تھین وہ بتا دیتے تھے پھر جب کلان سال ہوئے تو ادر معجزے ظاہر ہوئے چنانچہ پیچھے مذکور ہین وہ سب ظاہر ہونے لگے اور تیس برس کی عمر مین دعوت خلق کو فرمانے لگے فَلَمَّا اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ پس جب دیکھا حضرت عیسیٰ نے یہود سے کفر سمجھ لیجے کہ کفر انکا یہہ تھا کہ جب دعوت کرنے لگے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام تو مشورہ کیا یہودون نے کہ انکو مار ڈالین یہہ ولایت شام سے مصر کو چلے گئے کنارہ دریائے نیل کے ایک جماعت صیادونکی دیکھی کہ مچھلیان پکڑتے تھے انھون نے کہا کہ آؤ اس سے بہتر صیادی کرین صیادون نے کہا کہ وہ کیا ہی فرمایا کہ حضرت عیسیٰ نے دام توجہ کا لجہ توحید مین ڈالین کہ یہہ شکار ماہی ہی اور وہ شکار کمال ہی سے پس کنارہ جو ہو کیون یہانسو ہو ماہی دام مین؛ لاؤ ہی صیاد عرفان الٰہی دام مین؛ معالم مین لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ نے کہا کہ آؤ تا لوگونکو صید کرین صیادون نے کہا تم کون ہو اُنھون نے کہا مین عیسیٰ بیٹا مریم کا بندہ اللہ کا اور رسول خدا کا ہون وہ ایمان لائے انپر بعد اسکے عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ کہا کون ہی مدد دینے والا مجھ کو تم مین سے اِلَى اللّٰهِ طرف کار خدا کے تا وقتیکہ نصرت الٰہی پہنچے قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ کہا حواریون نے یعنے صیادون نے کہ ایمان لائے تھے سمجھ لیجے کہ حواریون عرب مین سفید چیز بے داغ کو کہتے مین جیسے سفید کپڑا یا سفید میدہ کہ اور کچھ اسمین نملا ہو اسواسطے دھوبیون کو کہتے ہین اور یہان مراد مسلمان ہین کہ صاف ستھرے دھوئے دھائے کفر سے شرک سے مین اور با اخلاص خدا و رسول پر ایمان لاکر روشن اور نورانی ہوئے مین اُنھون نے جواب عیسیٰ علیہ السلام مین کہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم ہین مدد دینے والے دین خدا کے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ اور گواہ رہ اے عیسیٰ علیہ السلام شاہد رہ ساتھ اسکے کہ ہم مطیع ہین دین خدا کے پھر دعا کی انھون نے رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ اے پروردگار ہمارا ایمان لائے ہم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی تو نے یعنی انجیل اور پیروی کی ہم نے رسول کی یعنے عیسیٰ کی فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ پس لکھ ہم کو ساتھ قلم کرم عمیم کے بیچ جریدہ احسان قدیم کے ساتھ گواہونکے یعنے جمع کر ساتھ ان لوگونکے کہ شاہد مین وحدانیت تیری کے اور تصدیق کی ہی پیغمبرونکی تیرے مراد شاہدین سے امت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور معنی دعا حواریونکی یہہ مین کہ ہمین اور امت محمدیہ کو جمع کر کہ برکت پیغمبر آخر زمانسے امت انکی افضل تمام امتون کے ہی اور وہ پیغمبر نور اول مین کہ آخر ظہور آوین گے بیچ ہی کہ بحکم نحن الاٰخرون السابقون حلوای پسین وشہد اول ہین سب رسولونمین جو ہووے خوب تر؛ امت اسکی کیون نہو محبوب تر؛ وَمَكَرُوْا اور مکر کیا انھون نے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کفر کیا تھا سمجھ لیجے کہ مکر انھون نے اسطرح سے کیا کہ لوگون کو ورغلا کر بھیجا کہ عیسیٰ علیہ السلام جہان ہون فریب سے مار ڈالو اُنھون نے حضرت عیسیٰ کو پکڑ کر قید کیا رات کو حجرہ مین بند کرکے تمام رات گرد اسکے چوکی دیتے رہے صبح کو مہتر اپنے کو کہ یہودا نام تھا کہا کہ حجرے مین جاکر عیسیٰ کو نکالو وہ جو اندر گیا حضرت عیسیٰ کو نہ پایا کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اور انکو آسمان پر پہنچایا تھا یہہ تمام حجرہ ڈھونڈھ کر جب باہر نکلنے لگا تو حق سبحانہ نے اسکی شکل مشابہ عیسیٰ کے کر دی جب باہر آیا لوگون نے مار ڈالا ہر چند کہتا رہا کہ مین یہودا ہون عیسیٰ مجھے نہین ملے مگر کسی نے نہ مانا دار پر کھینچ کر تیر باران کیا وَمَكَرَ اللّٰهُ اور جزا مکر کی دی اللہ نے کہ انھون نے اپنے یارا ور سردار کو کس خواری اور ذلت سے مارا وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ اور خدا بہتر جزا دینے والون کا ہی مکر کرنیوالونکو اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤى اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ تحقیق مین لینے والا ہون تجھ کو بیچ دنیا کے وَرَافِعُكَ

اِلَيَّ اور اٹھانے والا ہون طرف اپنے یعنی بالا آسمان بمقر ملائکہ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور پاک کرنیوالا ہون تجھکو اور نجات دینے والا
ہون تجھکو ان لوگون سے کہ کافر ہوئے یعنے قصے اور مکر ان کے سے جو کافر ہوئے تجھسے وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ اور کرنے والا ہون ان لوگونکو
کہ پیروی کرین تیری یعنے امت تیری سے فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اوپر ان لوگون کے جو کافر ہوئے دن قیامت تک یعنے زبردست
کرونگا تیری امت کو یہود پر تا قیامت سمجھ لیجیے کہ ترسا یہود پر غالب ہین گے قیامت تک ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پھر طرف میری ہی بازگشت تمھارے
سب کی یعنی عیسیٰ کی اور متابعین اور منکرین اسکے کی فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ پس حکم کرونگا ساتھ راستی کے درمیان تمھارے
بیچ اس چیز کے کہ تھے تم بیچ اسکے اختلاف کرتے سمجھ لیجیے کہ یہود موسیٰ کے معتقد ہین اور عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہین اور نصارے
عیسیٰ کی تصدیق کرتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہین ایمان لاتے اور ثالث ثلثہ کے قائل ہین اور مومنین کہتے ہین کہ اللہ ایک ہی اور موسیٰ اور
عیسیٰ اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہم سب فرستادہ خدا ہین ساتھ حق کے پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ موافق ان گروہونکے حکم فرماونگا فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا
فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا پس جو لوگ کہ کافر ہوئے ہین یعنے یہود اور نصاریٰ پس عذاب کرونگا ان کو بانواع عقوبت عذاب سخت فِي الدُّنْيَا
بیچ دنیا کے ساتھ قتل کے اور اسیر کرنیکے اور بردہ بنانے کے اور جزیہ دلوانے کے وَالْآخِرَةِ اور بیچ آخرت کے ساتھ طرح طرح کے عذابونکے اور ہمیشہ رکھنے بیچ
دوزخ کے وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ اور نہین واسطے ان کافرون کے مدد دینے والون سے بیچ موقوف کرنے عذاب کے یا کم کرنے کے وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ اور جو لوگ کہ ایمان لائے یعنے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل کئے اچھے فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ پس پورا دونگا انکو ثواب انکا یا پورا دیگا
انکو اجر انکی بیچ دنیا کے ساتھ نیکنامی کے اور آخرت مین ساتھ درجات جنات کے اور دیدار پروردگار کے وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ اور خدا نہین دوست
رکھتا ظالمونکو ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ یہہ باتین جو پیچھے مذکور ہوئین قصے انبیاؤن کے پڑھتے ہین ہم اسکو اوپر تیرے علامات نبوت سے اور
دلالت رسالت سے وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ اور ذکر حکمت والی کے سے سمجھ لیجے کہ ذلک اشارہ طرف قصہ یحیی و زکریا اور عیسیٰ اور مریم کے ہی اور مراد
آیات سے معجزات ہین اور ذکر الحکیم سے قرآن مجید ہی لکھا ہی کہ بعد بیان قصہ عیسیٰ علیہ السلام کے نصاریٰ بیوقوف اعتراض کرنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تم کیون عیسیٰ کو گالیان دیتے ہو اور بندگی کا نام انپر رکھتے ہو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ عیاذاً باللہ جو نام عبد اللہ کے سے عیسیٰ کو گالی ہو وہ بندہ
ہی خدا کا بھیجا ہوا اور کلمہ ہی القا کیا ہوا نصاریٰ یہہ سنکر اور پر غضب ہوئے اور کہنے لگے کہ کوئی انسان بن باپکے پیدا ہوا ہی حق تعالیٰ نے یہہ آیت
نازل فرمائی کہ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ تحقیق مثال یعنے صفت اور شان عیسیٰ کی بیچ پیدائش کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنے بیچ علم اور
قدرت اسکی کے کہ انسانکو بن باپ پیدا کرنا مانند صفت آدم کے ہی اور تم سچ جانتے ہو اسکو کہ آدم بن مان باپکے پیدا ہوا تھا اور حال آنکہ اسکو اللہ کا
بیٹا نہین کہتے ہو پس جو شخص بغیر باپکے پیدا ہو وہ کیونکر اللہ کا بیٹا ہوا جب بغیر مان باپ والا خدا کا بیٹا نہوا مان والا کس طور سے خدا کا بیٹا ہو
سمجھ لیجے کہ یہہ تشبیہ حضرت عیسیٰ کی ساتھ حضرت آدم کے ایکطرف سے ہی کہ بے پدر ہوئے بعد اس تشبیہ کے بیان فرماتا ہی اللہ تعالیٰ پیدائش
حضرت آدم علیہ السلام کی خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قالب اسکے کو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَهُ پھر کہا اس قالب کو کہ حکم میرے سے
كُن ہو زندہ ساتھ روح کے فَيَكُونُ پس ہو گیا وہ پتلا خاک کا آدم زندہ سمجھ لیجے کہ تنبیہ فرماتا ہی حق سبحانہ کہ جیسے خاک کو کہا ہم نے
آدم ہو ہو گئی ویسے ہی باد کو حکم کیا ہم نے کہ عیسیٰ ہو ہو گئی الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ یہہ خبر جو حضرت عیسیٰ کی کہی درست اور حق ہی پروردگار
تیرے سے پس مت ہو تو شک لانیوالون سے سمجھ لیجے کہ یہہ تاکید ہی واسطے زیادتی یقین کے اور ثبات کے اوپر اسکے اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ
خطاب اگرچہ بظاہر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی لیکن مقصود خطاب سے امت کے لوگ ہین یعنے اے مسلمانو تم مت ہو ان لوگون سے جو شبہ

Marfat.com

لاتے ہین بیچ عیسیٰؑ کے کہ مثل آدم کے ہی اور گمان نکرو مانند نصاریٰ کے کہ مسیح ابن اللہ کہتے ہین اور ثالث ثلثہ کے قائل ہین کہ جھوٹھے ہین اور گمراہی مین پڑے
ہین فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پس جو کوئی جھگڑے تجھ سے بیچ حق عیسیٰ کے پیچھے اسکے کہ آیا تیرے پاس علم سے عیسیٰؑ کے کہ بندہ
بھیجا گیا اللہ کا ہی فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ پس کہہ انکو کہ آؤ واسطے مباہلے کے بُلاوین ہم بیٹون اپنے کو اور بیٹون تمھارے کو وَنِسَاءَنَا
وَنِسَاءَكُمْ اور بی بیون اپنی کو اور بی بیون تمھاری کو وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ اور جانون اپنے کو اور جانون تمھار یکو یا نزدیکی بی بیون کو اور نزدیکی کو
تمھار ونکو یا مراد انفسنا سے مسلمان ہین چنانکہ سب اوپر حکم المومنون کنفس واحدۃ کے مقام اتحاد ہین ہین چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ مین انفس
بمعنی اہل دین آیا ہی کہ علیکم انفسکم ای اہل دینکم ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ پھر التجا کرین یا جہد کرین تضرع مین اور دعا مین یا
طلب لعنت کرین اوپر ایک دوسرے کے پس کردیوین ہم لعنت اللہ کی اوپر جھوٹونکے یعنے کہین اللّٰہم من کان کاذبا منا فالعنہ سمجھہ لیجے کہ جب یہہ
آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریکو بلا کر کہا کہ جسقدر ہم دلائل وحدانیت خدا پر لاتے ہین تم عناد اور فساد اور منازعت
مین سرگرم ہوتے ہو اور حضرت عیسیٰؑ کو خدا اور بیٹا خدا کا اور ایک تین مین کا کہنے سے باز نہین آتے آؤ مباہلہ کرین تا کہ جھوٹا سچا معلوم
ہوجاوے اور حق باطل آشکارا ہوجاوے نصارا اس بات پر راضی ہوئے اور مکان اور وقت مقرر کیا دوسرے روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موافق وعدے کے
اسی وقت اسی مکان کو چلے داہنے طرف امام حسن بائین طرف امام حسین پیچھے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی مرتضیٰ کو لیکر روانہ ہوئے اور ان
سبکو فرمایا کہ مین دعا کرونگا تم آمین کہیو ترسایون نے دیکھکر ہیبت کھائی اور عالمون نے انکے کہا کہ ای یارو دیکھو اس شخص سے ہرگز مباہلہ نکیجو
یقین جانیو کہ اگر اسنے بد دعا کی ایک ترسائے روزمین پر باقی نرہیگا عام لوگون نے ترسایون کے کہا اپنے علما سے کہ تم کیون روپوشی کرتے ہو حق ظاہر ہو
جاویگا علما نے کہا کہ تم نہین سمجھتے یہہ وقت خاتم الانبیا کے پیدا ہونیکا ہی ہم ڈرتے ہین کہ کہین وہی نہون بعضے علامتین انین ہم انکی پاتے
ہین اور بعضے علامتون مین ہمین تامل ہی اسواسطے توقف کرتے ہین ہم کہ مبادا یہہ وہی پیغمبر ہون تو ہم سب برباد ہوجاوینگے بہتر اسی مین ہی
کہ صلح کرو آخر الامر صلح ٹھہری ہر سال دو ہزار حلہ ہزار رجب مین ہزار صفر مین اور تیس زرہ اور تیس اسپ اور بعضون نے کہا ہی تیس اونٹ بھی مقرر
ہوئے اور صلح نامہ اسی طور پر لکھا گیا اور اپنے اپنے مکانون پر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ترسا صلح نکرتے ایک اس فرقہ مین سے
باقی نرہتا پھر کوئی تا قیامت ترسا کی جنس سے پیدا نہوتا إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ تحقیق یہہ قصے کہ مذکور ہوئے ہر آئنہ وہ ہی بیان سچا یعنے قصہ
عیسیٰ علیہ السلام کا اور سوا اسکے اور ونکا کہ مقصود ان سے اثبات توحید اور نفی شریک درست اور راست ہین وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ اور نہین
کوئی معبود لائق پرستش کے مگر اللہ کہ استحقاق عبودیت اسیکو ثابت ہی وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ وہی ہے غالب حکمت والا
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ پس اگر پھر جاوین ترسا اور مباہلے سے منہہ پھیراوین پس تحقیق اللہ تعالیٰ جاننے والا ہی مفسدونکو
سمجھہ لیجے کہ وضع مظہر بجاے مضمر دلیل ہی اوپر اسکے کہ فساد اعراض ہی طریق توحید سے بلبث توحید سے جو کوئی پھرا ہی مفسد گمراہ ہو
گیا ہی قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ای اہل کتاب سمجھہ لیجے کہ مراد اہل کتاب سے ترسا ہین اور قتادہ نے کہا ہی کہ یہود مدینے
کے بھی اسمین داخل ہین اور کیا کہو یہہ کہو کہ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ آؤ طرف ایک بات کے کہ برابر ہی درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے
یعنے ایسی بات کہ ہم اور تم سب اسمین یکسان ہین اور مراد اس بات سے تین چیزین ہین ایک ان مین سے یہہ ہی کہ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ یہہ کہ
نہ عبادت کرین ہم مگر اللہ کی اسمین تعریض یہود اور نصاریٰ کی ہی کہ عبادت عزیر اور عیسیٰ کی کرتے تھے اور دوسری یہہ ہی کہ وَلَا نُشْرِكَ
بِهِ شَيْئًا اور نہ شریک لاوین ساتھہ اسکے کچھہ اور شرک ان دونون گروہ کا ظاہر ہی اور تیسری یہہ ہی کہ وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا

Marfat.com

اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ پکڑین بعضے ہمارے بعضونکو پروردگار سوا اللہ کے سمجھ لیجے کہ نصارے احبار اپنونکو سجدہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کمال
ریاضت سے اثر حلول لاہوت کا انکی ذات مین ظاہر ہے یہہ پروردگار جاننا انکا تھا اور یہود اطاعت احبار اپنے کی کرتے تھے تحلیل تحریم مین
یہہ اتحاد ارباب تھا ان مین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پھر اگر پھر جاوین اہل کتاب اس کلمہ عدل سے پس کہو تم ای پیغمبر اور صحاب
پیغمبر انکو کہ گواہ رہو تم ساتھہ اسکے کہ ہم مسلمان ہین یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ ای یہود اور نصارے کیون جھگڑتے ہو تم بیچ دین
ابراہیم کے سمجھ لیجے کہ مدعا یہود کا یہہ تھا کہ ابراہیم یہودی تھے اور ترسا کہتے تھے نصرانی تھے حق تعالی نے فرمایا کہ کیون ناحق دین ابراہیم مین مجادلہ
کرتے ہو اور اسکو یہود اور ترسا ٹھہراتے ہو وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ اور حال یہہ ہے کہ نہین اتاری گئی توارت کہ یہود اوپر شریعت اسکے کے عمل کرین
وَالْاِنْجِیْلُ اور نہ انجیل کہ نصارے حکم اسکا گران رکھین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ مگر بعد زمانے ابراہیم کے سے سمجھ لیجے کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے موسیٰؑ سے
تھے ہزار برس اور دو ہزار برس قبل عیسیٰؑ سے تھے پس ان دونون پیغمبرون سے جب وہ پہلے ہوئے اور شریعت اور امت انکی مقدم ہوئی تو اسناد
یہودیت کی اور نصرانیت کی انکی طرف کس طرح لیجاوے کہ یہود امت موسوی ہین اور ترسا یعنے نصاری امت عیسوی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس
نہین سمجھتے اور سوچ اپنی باتین نہین کرتے هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ہان تم وہ شخص ہو کہ جھگڑے تم بیچ اس چیز کے کہ واسطے
تمہارے ساتھہ اسکے علم ہے یعنے نعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توارت اور انجیل مین تم نے پڑھی اور اسکو تغیر دیا فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ
پس کیون جھگڑتے ہو تم بیچ اس چیز کے جو نہین ہے واسطے تمہارے ساتھہ اسکے علم یعنے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا تمہاری کتابین نہین ہے کہ وہ یہودی
تھے یا نصرانی وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور خدا جانتا ہے کہ ابراہیم تمہارے کسی کے دین پر نہ تھا اور تم نہین جانتے حقیقت حال اسکے کی مَا
كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نہ نصرانی اور لیکن تھا پاک موحد منحرف عقائد باطلہ سے اور مائل طرف حق کے
فرمانبردار وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اور نہ تھا شرک والون سے سمجھ لیجے کہ یہہ تعریض اہل کتاب کو ہے کہ شرک رکھتے ہین ساتھہ اعتقاد کرنے الوہیت عیسیٰ اور
عزیر کے اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ تحقیق نزدیکتر لوگونکے ساتھہ دین ابراہیم کے البتہ وہ شخص ہین کہ پیروی کرتے تھے اُسکی اسکے زمانہ مین
وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور یہہ نبی ہے کہ ملت اسکی پر ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے مین سمجھ لیجے کہ بعضے اہل کتاب مسلمانون سے جھگڑتے تھے
کہ ہم ساتھہ تعظیم ملت ابراہیم کے سزاوارتر ہین کہ وہ یہودی اور ترسا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ مین منسوب ملت ابراہیم ہون یہہ آیت نازل
ہوئی اور اصح یہہ ہے کہ یہہ آیت موافق قول نجاشی کے اتری ہے اور قصہ اسکا مختصر یہہ ہے کہ جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ساتھہ جماعت مسلمانون کے
مکے سے حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے قریشیون نے عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو تحفے دیکر نجاشی پاس بھیجا تاکہ مسلمانونکو پکڑ کر انکے حوالے کرے
نجاشی نے مجلس کی اور جعفر رض کا ساتھہ عمرو اور عبداللہ کے مناظرہ ٹھہرایا آخر الامر مناظرے مین عمرو اور عبداللہ نے الزام کھایا نجاشی نے انکو کہا کہ
تمھین قسم ہے اس خدا کی کہ جسنے عیسیٰؑ پر انجیل نازل فرمائی ہے سچ کہیو کہ درمیان عیسیٰؑ کے اور قیامت کے کوئی نبی ہوگا انھون نے کہا کہ ہوگا ہم نے
اپنی کتاب مین پڑھا ہے کہ عیسیٰؑ نے بشارت دی ہے اُسکے پیدا ہونے کی اور کہا ہے کہ جو کوئی اسپر ایمان لایا مجھ پر لایا اور جسنے اس سے کفر کیا مجھ
سے کفر کیا پھر نجاشی نے جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تم کچھ کلام جو تمہارے پیغمبر پر نازل ہوا ہے پڑھو انھون نے پڑھا واذا سمعوا
ما انزل الی الرسول تری اعینہم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق سنتے ہی سب کے سب رو پڑے نجاشی نے کہا کچھ اور پڑھو اُنھون نے سورہ بنی اسرائیل
اور سورہ طہٰ پڑھی نجاشی نے کہا کہ مقرر یہہ کلام الٰہی ہے کیا طاقت ہے کسی کی کہ ایسا بنا سکے اہل بلاغت جو وہان بیٹھے تھے حیران رہ گئے القصہ
نجاشی ایمان لایا اور رئیس عالمون راہبون اپنونکو حضور نبوی مین بھیجا وہ مدینے پہنچکر مشرف باسلام ہوئے اور یہان نجاشی نے کہا جعفر رض کو کہ مت

Marfat.com

ڈرو کوئی حزب ابراہیم پر غالب نہین ہوگا عمرو بن عاص نے کہا کہ حزب ابراہیم کون ہین نجاشی نے کہا یہہ گروہ کہ دیکھتے ہو تم اور پیغمبر جو انکے پاس سے
آیا ہی عمرو کو یہہ بات ناخوش آئی اور دعوی کیا کہ ابراہیم ہمسے تھا ہم حزب ابراہیم ہین حق تعالی نے موافق قول نجاشی کے کہ حبشہ مین کہا تھا مدینہ مین
یہہ آیت نازل فرمائی کہ سزاوارتر ساتھ ابرہیم کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب انکے ہین وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اللہ تعالی دوست اور
کارساز ہی مسلمانونکا لکھا ہی کہ بعد چند مدت کے جبرئیل نے آکر خبر وفات کی نجاشی کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپنے یہان مدینہ منورہ
مین اصحاب سے فرمایا کہ ای یارو نجاشی ایمان لایا تھا اور تم سے احسان کیا تھا اسنے اب وہ مر گیا ہی آؤ اسکے جنازیکی نماز پڑھین پھر آپنے اسکے
جنازہ کی نماز پڑھی اور اگر کوئی کہے کہ وہ حبشہ مین موا تھا اور پیغمبر خدا مدینے مین تھے نماز بغیر حضور جنازیکے کیونکر پڑھی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا کو
بطریق معجزہ حجاب درمیان سے اٹھ گئے ہونگے یا یہہ خصائص پیغمبر سے ہی وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ اور دوست رکھا ایک
گروہ نے یہود سے کہ تمکو گمراہ کردین تم کو سمجھہ لیجے کہ یہہ خطاب ساتھ حذیفہ اور عمار رض کے ہی کہ یہود انکو اپنے دین کی طرف ترغیب دیتے تھے چنانچہ
قصہ اسکا سورۂ بقرہ مین گذرا ہی اور چاہتے تھے کہ راہ راست پر آوین وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین گمراہ کرتے مگر جانون
اپنی کو کہ وبال گمراہی کا انہین پر عاید ہی اور نہین سمجھتے کہ زیان آپ اپنے پر لاتے ہین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ
ای گروہ یہود اور نصاری کیلیے کیون کفر کرتے ہو تم ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور حال یہہ ہی کہ تم شاہدی دیتے ہو کہ توریت
اور انجیل حق ہین اور دونو کتابون مین نعت انکی موجود ہی يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ ای اہل کتاب کے کیون ملاتے ہو سچ کو ساتھ جھوٹ
کے تورات کی آیات کو تحریف کرتے ہو یا چھپاتے ہو اس اقرار کو جو قبل بعثت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے تھے ساتھ انکار کے کہ بعد بعثت کے
رکھتے ہو وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور کیون چھپاتے ہو حق کو کہ وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور حال یہہ ہی کہ تم جانتے
ہو کہ یہہ حق ہی یا یہہ جانتے ہو کہ ہم حسد سے چھپاتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معنی ہین کہ چھپاتے ہو اور جانتے ہو چھپا رہیگا
اسواسطے کہ جو چراغ الٰہی ہی پھونک سے کسی بجھانے والے کے کب بجھتا ہی سہ شکر یاد کر جہان لے ئے شمع خورشید کو بجھا نہ سکے
وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور کہا ایک جماعت نے اہل کتاب سے سمجھہ لیجے کہ یہود سے بارہ آدمی تھے کہ انھون نے آپسمین
مشورہ کرکے مقرر کیا کہ آؤ اول روز تو اُسپر ایمان لاوین اور آخر روز پھر جاوین اور کہین کہ ہم نے اپنی کتابین دیکھا اور علما سے تحقیق کیا تو
معلوم ہوا کہ پیغمبر موعود یہہ نہین ہین شاید اس حیلہ سے مسلمان اپنے دین سے پھر جاوین تردد مین آکر حق تعالی نے مومنونکو اس مکر سے آگاہ
فرمایا اور یہہ آیت نازل کی کہ آپسمین ان بارہ آدمیون نے یہہ مشورہ کیا ہی کہ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ
اكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی ہی اوپر ان لوگون کے کہ ایمان لائے ہین یعنے قرآن اول دن کے اور کافر ہو جاؤ
آخر دن کے یعنے انکار کرو آخر روز اسکا جو اول روز اقرار کیا تھا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ شاید کہ وہ مسلمان بسبب انکار تمہار یکے کہ بعد اقرار کے
واقع ہو شک مین پڑکر پھر جاوین دین اپنے سے سمجھہ لیجے کہ یہودون نے خیبر کے مدینے کے یہودون سے باہم یہہ مشورہ کیا پھر جب خیبر والونے
سمجھہ لیا کہ ہمارا فریب اہل اسلام پر ظاہر ہو گیا تو یہود مدینہ کو وصیت کی کہ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ اور مت تصدیق کرو مگر واسطے اس شخص
کے کہ پیروی کرے دین تمہار یکی کہ یہودیت ہی قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق دین حق دین خدا ہی کہ اسلام ہی
سمجھہ لیجے کہ یہہ جملہ معترضہ درمیان سخن یہود کے ہی رد قول انکے کے ارشاد کر پھر تتمہ انکے سخن کا بیان فرمایا کہ کہا انھون نے کہ تصدیق مت کرو
تم سوا ہم دینون اپنے کے اور باور نکرو اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ یہہ کہ دیا جاوے کوئی شخص مثل اسکے کہ دیے گئے ہو تم علم اور فضل اور حکمت

Marfat.com

سے اَوْ يُحَاجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ یا یہہ مسلمان جھگڑا کرین تم سے نزدیک پروردگار تمہارے کے اسواسطے کہ دین تمہارا درست تر ہی اور حجت تمہاری
قوی تر اور روشن تر ہی سمجھہ لیجے کہ سخن یہود کا یہان تمام ہوا اب حق تعالیٰ فرماتا ہی پیغمبر خدا کو ان کے رد جواب مین کہ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ کہہ؛
تحقیق برتری اور بہتری یا افزونی علم اور حکمت کی بیچ ہاتھہ اللہ کے ہی یعنے تصرف مین اسکے ہی يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ دیتا ہی
جسے چاہی اور اللہ کشایش والا دانا ہی اہل استحقاق کو جانتا ہی اور انہین پر فضل عطا فرماتا ہی يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ خاص کرتا ہی ساتھہ
رحمت اپنی کے کہ اسلام ہی یا قرآن ہی یا نبوت ہی جسے چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہی اوپر مومنون کے
وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اور بعضے اہل کتاب میں سے وہ ہی کہ اگر امانت دے اسکو ایک قنطار ادا کرے اسکو
طرف تیرے سمجھہ لیجے کہ قنطار لغت مین اس قدر مال کو کہتے ہین کہ پوست بھر کر گائی کا ہوا اور یہان کنایہ طرف خزانے کے ہی اور اشارہ طرف
عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ہی کہ ایک قریش نے ایک ہزار دو سو اوقیہ زر کے انکو امانت سپرد کئے تھے انھون نے ادا کئے اور اوقیہ
بضم اول اور کسر قاف چالیس درم کو کہتے ہین وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا اور بعضے انہین سے
وہ شخص ہی کہ اگر امانت دے اسکو ایک دینار نہ ادا کرے اسکو طرف تیرے مگر جب تلک کہ رہے تو اوپر اسکے کھڑا بجہت تقاضا سمجھہ لیجے
کہ یہہ اشارہ طرف فنحاص بن عازورا کے ہی کہ ایک انبار اسے کسی شخص نے امانت دیا تھا اس نے خیانت کی اور بعضے مفسرین نے لکھا ہی
کہ قسم اول عبارت نصاریٰ سے ہی کہ یہہ مشہور دیانت مین تھے اور قسم ثانی عبارت یہود سے ہی کہ یہہ منسوب بخیانت تھے ذٰلِكَ
بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ یہہ خیانت انکی یہود کے اسواسطے ہی کہ کہا انھون نے نہین اوپر ہمارے بیچ اَن
پڑھون کے کچھہ راہ یعنے گناہ اور عقوبت آخرت مین سمجھہ لیجے کہ عقیدہ یہود کا یہہ تھا کہ جو کوئی توارت نجانے وہ اُمی ہی اور مال امی کا اوپر انکے حلال جانتے
تھے اور کہتے تھے کہ توارت نے روا رکھا ہی ہمین کہ ساتھہ مخالفون دین کے خیانت کرین ہم وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ اور
کہتے ہین سیاہ ٹین اوپر اللہ تعالیٰ کے جھوٹھہ اسواسطے کہ کوئی دین اور ملت نہین ہی کہ جسمین ادائے امانت کا حکم نہو اور حال یہہ ہی کہ وہ جانتے
ہین کہ خیانت حرام ہی بَلٰي مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ نہین ایسا کہ تم غنفا کرتے ہو کہ تم سے عہد لیا ہی کہ خیانت
نکرو اور حکم یہہ ہی کہ جو کوئی پورا کرے قول اپنے کو کہ اللہ نے ساتھہ اسکے مقرر فرمایا ہی بیچ توریت کے ساتھہ ادائے امانت اور ترک خیانت کے اور
پرہیزگاری کرے حلال و حرام مین پس اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی پرہیزگارون کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ مول لیتے ہین
بدلے عہد اللہ کے یعنے عوض اس عہد کے کہ اللہ سے باندھا ہی وہ کیا ہی ایمان ہی بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَيْمَانِهِمْ اور قسم
اپنی سے کہ جھوٹھی جھوٹھی تعبیر کرکے وصف مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھاتے ہین ثَمَنًا قَلِيْلًا مول تھوڑا سمجھہ لیجے کہ کئی صاع جو اور
انکی گزرگاہ پاس کعب بن اشرف سے لے کر لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریف کی تھی اور اس اپنے اقرار پر جھوٹھی قسمین عوام کے روبرو
کھاتے تھے انکے حق مین ارشاد ہوا کہ اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِي الْاٰخِرَةِ یہہ گروہ توڑنے والے عہد کے اور کھانیوالے جھوٹھی قسمون کے نہین حصہ
واسطے انکے بیچ آخرت کے ثواب سے وَلَا يُكَلِّمُھُمُ اللّٰهُ اور نہ بولیگا ان سے اللہ ایسا سخن کہ جس سے وہ خوش ہون وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور نہین دیکھے گا نظر رحمت سے طرف ان کے دن قیامت کے وَلَا يُزَكِّيْهِمْ اور نہ پاک کریگا انکو لوث گناہ سے وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے
انکے عذاب ہی درد دینے والا وَاِنَّ مِنْھُمْ لَفَرِيْقًا اور تحقیق بعضے ان یہود مین سے ایک فرقہ ہی مانند کعب اور ابو یاسر اور حیی کے کہ
ناراستی سے يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَھُمْ بِالْكِتٰبِ موڑتے مین زبانون اپنی کو ساتھہ پڑھنے کتاب کے لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ تو کہ جانو تم اسکو کہ یہہ پڑھتے

Marfat.com

ہین کتاب تورات سے وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ اور حال یہہ ہی کہ نہین وہ کتاب تورات سے وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
اور کہتے ہین وہ جہوٹے مفتری وہ نزدیک اللہ کے سے ہی یعنے کلام خدا کا ہی اور حال یہہ ہی کہ نہین وہ نزدیک خدا کے سے وَيَقُولُونَ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور کہتے ہین وہ اوپر خدا کے جہوٹھ کہ اسکا کلام نہین اور اسکا کلام کہتے ہین اور حال یہہ ہی کہ وہ جانتے
ہین جہوٹھ کہتے ہین سمجھ لیجے کہ بعد بیان تعریف یہود کے ذکر افترائے نصاریکا فرماتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین کہتے ہین کہ انہون نے
دعوی الوہیت کا کیا اور امت اپنی کو اپنی عبادت فرمائی پس رد قول مین انکے حق تعالی ارشاد کرتا ہی کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ
الْكِتٰبَ ہرگز نہ تہا اور نہوگا اور نہ ہی سزاوار واسطے کسی بشر کے عیسی ہو یا اور کوئی ہو یہہ کہ دیوے اسکو اللہ تعالی کتاب وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ
اور حکمت اور نبوت ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ پہر کہتے واسطے لوگونکے ہوجاؤ تم بندے واسطے میرے سوا اللہ کے
وَلٰكِنْ كُونُوا رَبّٰنِيّٖنَ اور لیکن کہے کہ ہوجاؤ تم اللہ کے لوگ سچے دین مین اور اچہے آئین مین بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ اسواسطے کہ ہو تم اخلاص
سے سکہاتے ہو کتاب کہ اللہ کی طرف سے اتری ہی اور ونکو وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ اور اسواسطے کہ ہو تم پڑہتے کتاب سمجھ لیجے کہ اس آیت
سے معلوم ہوتا ہی کہ ربانی وہ شخص ہی کہ علم پڑہے اور پڑہاوے نقل ہی کہ محمد بن الحنفیہ نے دفن کے روز عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے
کہا کہ آج مرگیا ربانی اس امت کا اور بعضے اہل معرفت نے کہا ہی کہ ربانین مردان خدا مین تجرید تفرید والے قدم میدان توکل مین گاڑے
ہوئے کونین سے ہاتھ اٹہائے ہوئے بلکہ اپنی آپ کو گمائے ہوئے سوا ایک دوست کے سب کو بہلائے ہوئے صفات نفسانیہ سے منہہ پہیرے
ہوئے توجہ اور التفات طرف ذات مولی کے لائے ہوئے ٭ یاد اسکے مین ایسا جی لگا بیٹہے ہین ٭ سب کچہہ چیز دوست کی بہلا بیٹہے ہین ٭ جنہنے
کہ قدم رہ محبت مین رکہا ٭ رفت دوجہان سے ہاتہہ اٹہا بیٹہے ہین ٭ لطائف قشیریہ مین لکہا ہی کہ ربانین دانا مین بخدا اور بردبار براہ مولی
قائم باللہ اور فانی ماسوی اللہ سے ہین سننا انکا خدا سے ہی اور کہنا انکا ساتہہ حق کے ہی جواس سے سنتے ہین وہ اس سے کہتے ہین وَلَا
يَأْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اور نہین لائق ہی پیغمبر کو کہ حکم کرے تم کو یہہ کہ پکڑو فرشتونکو اور پیغمبرونکو رب سمجھ لیجے کہ
تخصیص فرشتونکی اور نبیونکی اسواسطے ہی کہ مشرک فرشتون کو پوجتے تہے اور یہود اور نصارے پیغمبرون کو کہ عیسی اور عزیر مین باقی رہا اختلاف
قرائتین کا سو اسکا بیان یہہ ہی کہ ولا یامرکم مین رے کا زبر اور پیش دونون قرائتین ہین اگر پیش پڑہتے تو عطف اسکا یقول پر ہی کہ بعد لکن کے
محذوف ہی اہی لکن یقول کونوا ربانین اور لا یہان زائد نہین ہی یعنے کوئی پیغمبر آدمیونکو نکہے کہ کونوا عبادا لی من دون اللہ لیکن کہے
کہ ربانی ہو بعلم اور نکہے کہ پکڑو فرشتونکو اور پیغمبرونکو معبود اور اگر زیر پر پڑہتے تو عطف ہی اسکا اوپر ثم یقول کے اور لا زائد ہی چنانچہ ما منعک ان
لا تسجد مین اور لا اقسم مین اہی ثم یقول ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کیا حکم کریگا وہ
پیغمبر تمہارے تئین ساتہہ چہپانے حق کے اور شرک لانے کے پیچہے اسکے کہ ہو تم مسلمان وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلم جسوقت لیا اللہ نے عہد پیغمبرونکا اور امتین عہد لینے مین تابع پیغمبرونکے ہین پس انبیا سے جب عہد لیا تو امتون سے بطریق اولی
ہوا اور بحر مواجین لکہا ہی کہ اضافت میثاق مین کہ طرف پیغمبرونکے ہی کئی وجہ مین ایک تو یہہ ہی کہ عہد طرف عہد کرنے والون کے
ہوجاوے دوسری عہد طرف عہد لوانے والونکے ہو کہ پیغمبر امت سے عہد لوانے والے ہین تیسری عہد بنی اسرائیل کا مراد ہو کہ یہہ اولاد پیغمبرون
کی ہین بر تقدیر حذف مضاف کا ہی ای اخذ اللہ میثاق اولاد النبیین کہ بنی اسرائیل ہین سمجھ لیجے کہ بڑا عہد ہی یہہ کہ حق تعالی نے پیغمبرون سے لیے
اور امتون سے پیغمبرونکے لیا کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہون تو ایمان انپر لاؤ پس مضمون عہد کا بیان فرماتا ہی کہ

Marfat.com

لَمَا اٰتَيْتُكُمْ مِنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ البتہ جوکچھ دونمین تم کو کتاب سے اور فہم سے یعنے کتاب اُتاردون اور سمجھ بھی اسکی دون ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ پھر آوے تمھارے پیغمبر میری طرف سے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سچا کرنیوالا اس چیز کو جو ساتھ تمھارے ہے
کتاب اور حکمت سے لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ البتہ ایمان لائیو تم ساتھ اسکے اور البتہ مدد دیجیو اسکو ساتھ اپنے تن کے اگر تمھارے زمانہ مین آوے
والا صفتین اور خوبیان اُسکی لوگونکو بیان کیجو اور نصیحت کیجو کہ جسکے زمانہ مین آوے وہ اُسپر ایمان لاوے اور مددگار ہوین اسکے جی کھپاوے
قَالَ کہا اللہ تعالی نے پیغمبرونکو بعد اس کلام کے ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اوپر اسکے کہ کہا
ہین نے بھاری عہد میرا اس طرح سے کہ پورا کرو قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا کہا پیغمبرون نے اقرار کیا ہم نے اور عہد قبول کیا ہم نے قَالَ فَاشْهَدُوْا
کہا اللہ تعالی نے پس شاہد رہو بعضے اوپر اقرار بعضے کے یا ملائکہ کو فرمایا کہ تم شاہد رہو اقرار انبیا پر وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ اور مین ساتھ
تمھارے گواہون سے ہون اس اقرار پر فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ پس جو شخص کہ پھر جاوے اسپر ایمان لانے سے اور
اسکی مدد کرنے سے پیچھے اس عہد و پیمان کے پس وہ لوگ پھرے ہوئے وہین بدکار نکلے ہوئے دائرہ ایمان سے یا مقام عہد و پیمان سے اَفَغَيْرَ
دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ کیا پیمان شکن پس غیر دین اللہ کے چاہتے ہین دین دوسرے کو اور قرات تبغون ساتھ خطاب کے بھی آئی ہے لیکن حفص
کی قرات یبغون ہے ساتھ غیب کے وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے خدا کے مطیع ہوئی وہ چیز جو بیچ آسمانون کے ہے
اور بیچ زمین کے ہے طَوْعًا وَّكَرْهًا خوشی سے رغبت سے اور ناخوشی سے نفرت سے یعنے چاہین نچاہین سر دائرہ حکم سے اسکے باہر نہین نکال سکتے اور بعضون نے
لکھا ہے کہ اہل آسمان تابع فرمان ہین ساتھ رغبت کے اور اہل زمین بعضے برغبت بعضے بکراہیت سمجھ لیجے کہ اہل زمین سے جو مومنان صادق
کہ اہل اسلام کے گھر پیدا ہوئے یا خود اسلام لائے دلائل اس دین کے معلوم کر کر اور حقیقت اس دین کی سمجھ کر وہ رغبت والے ہین اور جو کافر مسلمانونکی
زبردستی سے ایمان لائے اور جو غلام اہل اسلام کے اپنے مالکون کے خاطر سے دین قبول کرتے ہین وہ کراہیت والے ہین وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ اور طرف
اس کے پھر جاوینگے اور ترجعون بھی ساتھ خطاب کے قرات ہے قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایمان لائے ہم اور متابعت
کرنے والے ہمارے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی اوپر ہمارے یعنے قرآن شریف وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اور وہ چیز کہ اُتاری گئی اوپر ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور اولاد اسکے کے سمجھ لیجے کہ کتاب انکی
وہی صحیفے ابراہیم کے تھے اسی پر عمل ان سب کا تھا وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ اور جو دی گئی موسی کہ توریت ہے اور
عیسی کہ انجیل ہے اور سب نبی مانند شیث اور ادریس اور داؤد اور حیقون اور شعیا اور شعیب کے پروردگار اُن کے سے سمجھ لیجے کہ بعد ذکر موسیٰ
اور عیسیٰ کے مذکور نبیین کا ذکر عام بعد خاص ہے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان ایک کے
اُنہین سے کہ بعضے پر ایمان لائیین اور بعضے پر نلائین مانند یہود اور نصاری کے اور ہم واسطے اسکے فرمانبردار ہین بیچ امر اور نہی کے باقی رہا اس
آیت شریفہ مین ایک سوال کہ اہل تفسیر کرتے ہین وہ یہہ ہے سوال سورہ بقر مین یہہ آیت مذکور ہے وہان وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم ہے
اور یہان وما انزل علینا وما انزل علی ابراہیم ہے نکتہ اسمین کیا ہے جواب یہان لفظ قل کا اول آیت مین مذکور ہے اور یہہ خطاب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور وحی وارد ہوتے پیغمبرون پر پس انزل علینا بمنزلہ ورد علینا ہے علی اپنے محل پر واقع ہے اور وہان بقرہ مین کہ
قولوا وارد ہے اور یہہ خطاب مومنون کو ہے اور ورود وحی مومنین پر نہین بلکہ وصول اور بلوغ وحی ہے طرف انکے پس انزل الینا بمنزلہ
وصل الینا ہے الی اپنے محل پر واقع ہے لیکن اس جواب پر ایک اور خدشہ واقع ہوتا ہے وہ یہہ ہے سوال عکس اسکا بہت مقام پر کلام اللہ

Marfat.com

مین وارد ہی چنانچہ بلغ ما انزل الیک مین اور ما انزل لے ابراہیم مین اور امنوا بالذی انزل علی الذین امنوا مین جواب سورہ بقرہ مین انزل الینا
مین اور یہان انزل علینا مین لے اور علی اپنے یعنے اصلی مین واقع ہی اور مقامونپر اگر ایک دوسرے کے معنون مین مستعمل ہو ابوجہ مجاز نوکیا
مضائقہ ہی اس طرح سے کلام عرب مین بہت آتا ہی وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور جو
کوئی چاہے سوا اسلام کے دین دوسرا پس ہرگز نہین قبول کیا جاویگا اس سے اور وہ واسطے ترک اسلام کے بیچ آخرت کے ٹوٹا پانے والون سے ہی سمجھ لیجے کہ
یہہ آیت تہدید واسطے ان سب کے ہی جو طالب غیر دین اسلام مین اور ان لوگونکی شان مین کہ بعد وصول بشرف اسلام مرتد ہو جاوین حق تعالی فرماتا ہی کہ
كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ کیونکر ہدایت کرے اللہ یہان استفہام بمعنی نفی ہی یعنے نہ راہ دکھاوے اللہ اس قوم کو کہ کافر ہوئے
بعد ایمان لینے کے وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور گواہی دی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سچ ہی اور قول اسکا صادق
ہی اور آئین انکے پاس دلیلین روشن کہ قرآن شریف اور معجزات ہین وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم
ستم کرنیوالون کو کہ ایمان کی جگہہ کفر رکھا ہی باقی رہا یہان ایک خدشہ کہ مفسرین لکھتے ہین وہ یہہ ہی سوال اس آیت شریفہ سے معلوم
ہوتا ہی نفی ہدایت مرتدون اور ظالمونکی علی الاطلاق اور حال آنکہ بہت مرتد ایمان لائے ہین اور ہزارون ظالم ظلم سے باز رہے ہین اور لاکھون
کافر مسلمان ہوئے ہین جواب یہہ آیت خاص ایک گروہ کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ بعد اسلام لانے کے مرتد ہو گئے تھے اور اہل مکہ
سے مل گئے تھے حق تعالی نے انکو ہدایت نفرمائی اور حالت کفر ہی پر مرے تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ وہ بارہ آدمی تھے جنکے حق مین یہہ آیت نازل
ہوئی حارث بن سوید اور طعمہ بن ابی رواق اور مقیس بن حبابہ وغیرہم اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت یہود کی شان مین اُتری ہی کہ حق تعالی نے
علم ازلی اپنے مین حالت ارتداد پر مرنا انکا معلوم کرکر فرمایا ہی اور ارتداد انکا یہہ تھا کہ قبل بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ نعت اور
صفت آپکی دیکھکر ایمان رکھتے تھے جب آپ مبعوث ہوئے تو پھر گئے معاذ اللہ ایسے لوگونکو اللہ نہین ہدایت فرماتا اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ
عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یہہ لوگ سزا انکی یہہ ہی کہ اوپر اُن کے لعنت ہی اللہ کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی سبکی
سمجھ لیجے کہ لعنت اللہ کی دور ہونا رحمت سے ہی اور لعنت فرشتون کے بیزاری ہی انکی انسے اور لعنت آدمیونکی مذمت کرنا ہی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ہمیشہ رہین کے بیچ اسکے یعنے لعنت کے یا اثر لعنت کے کہ عقوبت ہی نہ ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب
دوزخ کا اور نہ وہ مہلت دئے جاوینگے واسطے رجوع کے طرف دنیا کے یا بیچ تاخیر عذاب کے ایکوقت سے دوسرے وقت تک اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مگر وہ لوگ کہ پھر آئے طرف اللہ کے پیچھے اسکے کہ مرتد ہوئے تھے اور صلاحین لائے اس چیز کو
کہ جسمین فساد کیا تھا پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہی توبہ کرنیوالون پر سمجھ لیجے کہ یہہ آیتین حارث بن سوید کے بھائی نے ایک امین
کی ہاتھ حارث کے پاس لکھ بھیجین حارث نے کہا بعد پڑھنے کے کہ مین نے ہرگز تجھ سے جھوٹھ نہین سُنا اور بھائی میرا بھی رسول خدا پر افترا نہین
کریگا اور رسول خدا بھی اللہ پر جھوٹھ نہین باندھنے کے اور اللہ تعالی سب سے سچا ہی پس مین کیون ناامید ہوون پس توبہ کرتا ہوا طرف مدینہ
منورہ کے روانہ ہوا اور وقت رجوع کے اُن گیارہ آدمیون سے کہ جنمین کا یہ بارھوان تھا احوال کہا انھون توبہ سے ابا کی اور جواب دیا کہ
ہم اپنے مکہ مین بیٹھے انتظار مغلوب ہونے انکے کا کرتے ہین اگر مطلوب ہمارا حاصل ہوا تو فہو المراد والا ہم بھی دین اسلام قبول کر لیوینگے توبہ ہماری
بھی قبول ہو جاویگی حق تعالی نے انکی شان مین فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ تحقیق وہ لوگ جو کافر
ہوئے پیچھے ایمان اپنے کے پھر زیادہ ہوئے کفر مین یعنے ثابت رہے کفر پر یا ساتھ آیت توبہ کے بھی کافر رہے ہرگز نہ قبول کی جاویگی توبہ انکی

Marfat.com

وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ اور یہہ لوگ کہ قایم رہنے کفر پر وہ ہین گمراہ طریق ہدایت کے سمجھہ لیجے کہ یہان ایک بڑا خدشہ واقع ہوتا ہی کہ آدمی ہزار
طرح سے مرتد ہوجاوے لیکن جب تایب ہوگا توبہ اسکی قبول ہی اور اس آیت سے نفی قبول توبہ مرتد نکلتی ہی یہہ کیونکر کہئے جواب دفع اس خدشے
کا شان نزول مین آیت کے مذکور ہوا ہی کہ یہہ آیت خاص ایک گروہ کی شان مین نازل ہوئی اور بحر مواجین لکھا ہی کہ یہہ آیت یہود
کی شان مین آئی ہی کہ بعد ایمان لانے موسیٰؑ اور توراۃ پر عیسیٰؑ اور انجیل سے کفر کیا اور پھر زیادہ ہوئے کفر مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن
شریف پر بھی ایمان نلائے یا یہود پہلے اپنی کتاب مین نعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھہ کر ایمان رکھتے تھے جب آپ پیدا ہوئے پھر گئے اور
ریاست کی محبت کے سبب سے کفر اختیار کیا اور طرح طرح کی ایذا ئین دین اور فساد مچائے حق تعالی نے انکو مردود اور مطرود کیا اور ورطہ
دوام کفر مین ڈالا ہرگز وہ متوجہ طرف ایمان کے ہونگے اور نفی قبول توبہ سے ہی انتفائے قبول توبہ سے ثبوت توبہ نہین ہوتا اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِهٖ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور مرگئے اور وہ کافر ہے یعنے کفر
مرے ہرگز نہ قبول کیا جاویگا کسی ایک ان مین سے پری زمین کے سونا اگرچہ بدلا دے ساتھہ اسکے یعنے کافر اگر اس قدر سونا دے کہ زمین مشرق
سے مغرب تک بھر جاوے واسطے دفع عذاب دوزخ کے بیفائدہ ہی قبول نہوگا اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ یہہ لوگ کہ کافر
مرین واسطے اُنکے ہی عذاب درد دینے والا اور نہین واسطے انکے کوئی شخص مدد کرنیوالون سے کہ عذاب ان سے دفع کرے بحر مواجین
لکھا ہی کہ وما لهم من ناصرین مین من زائدہ ہی یعنے نہین واسطے انکے مدد دینے والے سمجھہ لیجے کہ ناصرین جمع قلت ہی اور جمع قلت کے لانے
مین یہہ نکتہ ہی کہ واسطے کافرون کے تھوڑے بھی مددگار نہونگے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ہرگز نہ پہونچوگے تم نیکی کو تو کہ سبب
اس نیکی کے بہشت مین جاؤ یہانتک کہ خرچ کرو اور صدقہ دو اس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو تم نظم لن تنالوا البر حتی تنفقوا ، سنکے ای رفیق عمل کر
اسپہ تو ، یعنے اس شی سے جو ہووے دوستر ، واسطے اللہ کے خیرات کر ، مال سے اسباب سے اجناس سے ، صرف راہ حق کر اپنے پاس سے ، نقد ہو
تو نقد دے ای باخبر ، جنس ہو تو جنس دے زر ہو تو زر ، گر نہ ان اشیا سے تیرے پاس ہو ، نی ہو کچھہ نقدی نہ کچھہ اجناس ہو ، صرف تن کو تو طاعت
اسکے کر ، جتنی ہو طاقت عبادت اسکی کر ، دل کو دنت حب خدا مین صرف کر ، الفت کونین کا حک حرف کر ، جانکو اسکے رضا پر چھوڑ دے ، کام
اپنے سب خدا پر چھوڑ دے ، آرزو و خواہش اپنی سب بھلا ، تجھہ سے خوش ہو ویگا رفت تب خدا ، خواہشین جب اپنی سب چھوڑیگا تو ، رشتہ حب
سب سے جب توڑیگا تو ، تب ملیگا تجھہ سے وہ مولی ترا ، اسکا تو اور ہوگا وہ پیارا ترا ، سمجھہ لیجے کہ نظم اس آیت کی ساتھہ ماقبل کے یہہ ہی کہ آیت
ماقبل مین ارشاد کیا کہ اگر کافر پری زمین کے سونا دین ہرگز مقبول نہوگا اور اس آیتین مؤمنون کو رغبت دلوائی ساتھہ نفقہ کرنے کے سبحان اللہ
دشمنون سے جو چیز قبول ہی نہین دوستون سے خواہش ہی اسکی کہ کرین وہ تا قبول فرماوین سب بعد نزول اس آیت کے ابوطلحہ انصاری رضی
اللہ تعالی عنہ پیغمبر خدا کی مجلس مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باغ نہایت خوب ہی اور مجھے کمال مرغوب ہے
اسکو خدا کی راہ مین دیتا ہون مین جہان چاہو وہان صرف کرو پیغمبر خدا نے درمیان اقربا اسکے کے تقسیم کردیا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ
عَلِیْمٌ اور جو خرچ کرو تم کسی چیز سے خواہ تھوڑی ہو خواہ بہت خواہ اموال محبوب سے خواہ اشیائے مردود سے پس تحقیق اللہ تعالی ساتھہ اسکے دانا ہی
موافق نیتون تمہاری کے تمہین اجر دیگا کُلُّ الطَّعَامِ کَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ تمام انواع طعام تھے حلال واسطے بنی اسرائیل کے سمجھہ لیجے کہ جب یہہ آیت
نازل ہوئی کہ فبظلم من الذین هادوا حرمنا علیهم طیبات احلت لهم یعنے شومی ظلم و معصیت یہودون کے سے کھانے پاک حلال مثل گوشت مچھلی
اور گائی اور بکری وغیرہم کے اوپر ان کے حرام کئے ہم نے یہود یہہ آیت سنکر کہنے لگے کہ واہ یہہ تو ہمیشہ سے حرام تھی حق تعالی نے رد قول انکے

Marfat.com

مین فرمایا کہ سب کھانے اولاد یعقوب پر حلال تھے اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآئِیْلُ عَلٰی نَفْسِہٖ مگر جو حرام کیا تھا یعقوب نے اوپر جان اپنی کے سبب لیجے کہ
جب حضرت یعقوب علیہ السلام مریض ہوے تو اللہ تعالی کی نذر مانی کہ اگر مین اس مرض سے اچھا چنگا ہو ؤن تو جو چیز کھانے پینے کی مجھے
بہت مرغوب ہی وہی ترک کرون جب حق تعالی نے انہین اس بیماری سے شفا بخشی تو انھون نے گوشت اور دودھ اونٹ کا کھانے
پینے مین بہت مرغوب الطبع تھا چھوڑ دیا یہود بھی انکی متابعت سے اس سے پرہیز کرنے لگے اور کہنے لگے کہ بحکم توراۃ یہہ حرام ہی حق تعالی نے
فرمایا کہ یون نہین ہی بلکہ یعقوب نے بسبب نذر کے اوپر اپنے حرام کیا تھا مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ پہلے اس سے کہ اُتاری جاوے
توراۃ اور اگر یہہ نہین مانتے تو قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس لاؤ تم توراۃ صحیح کو پس پڑھو اسکو یعنے
جس آیتمین یہہ چیزین حرام لکھی ہین پڑھو اسکو اگر ہو تم سچے سمجھ لیجے کہ یہود نے یہہ سنکر توراۃ لانے سے انکار کیا پھر بہتان انکا سب خاص و عام
پر ظاہر ہوگیا فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس جو کوئی بہتان باندھے توبہ نے اوپر اللہ کے جھوٹھ
بیچ حلال اور حرام کے پیچھے اسکے کہ جان لیا کہ تحریم اسرائیل سے ہی نہ خداوند جلیل سے پس یہہ لوگ وہ ہین ظالم اور کوئی ظلم بے انصافی سے
بدتر نہین ہی قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہا اللہ تعالی نے معاملہ جیسا تھا ویسا بیان
فرما دیا اور یہود جھوٹھے ہین پس متابعت کرو دین ابراہیم کی کہ مستقیم ہی اوپر دین اسلام کے اور بیزار بد دینے سے حنیفا بیان حال
ابراہیم ہی اور معنی اسکی خالص کی ہین وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نتھا ابراہیم شرک کرنیوالون سے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ تحقیق کہ
اول گھر اوپر زمین کے مقرر کیا گیا اور بنایا گیا واسطے آدمیون کے تا زیارت اسکی کرین لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وہی
کعبہ بیچ مکے کے واقع ہی برکت والا اور ہدایت واسطے عالمون کے یا راہ دکھانے والا ہی مسلمانونکو طرف بہشت کے سمجھ لیجے کہ بکا اور مکہ دونون
مرادف ہین نام اس شہر کے کہ جسمین خانہ کعبہ واقع ہی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا اول گھر واسطے عبادت کے یہی بنا ہے
فرمایا کہ نہین پہلے اس سے بھی عبادت خانے تھے لیکن یہہ اول وہ گھر ہی کہ حق تعالی نے مبارک کیا اوپر آدمیونکے اور زیارت اسکی کو سبب
رحمت اور ہدایت کا گردانا چنانچہ خود مبارکا وہدی للعالمین فرمایا ہی اور برکت اس گھر کی یہان تک ہی کہ نظر کرنا طرف اسکے بے
طواف و نماز برابر عبادت یکسالہ ہی کہ غیر مکے مین واقع ہو بحر مواجین لکھا ہی کہ مسجد حرام اول مسجد ہی کہ بنا بیت المقدس کی چالیس برس بعد
اسکے واقع ہوئی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ آدم علیہ السلام نے زمین پر آکر اول گھر یہی بنایا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ گھر یاقوت سرخ
کا تھا آسمان سے اترا طواف آدم کے واسطے پھر طوفان نوح مین حق تعالی نے اٹھا کر آسمان چہارم پر رکھا اسیکا بیت المعمور کہتے ہین
کہ طواف گاہ ملائکہ ہی پھر کعبہ اسکی جگہہ بنایا گیا پس کعبہ معظمہ ایسا مقابل بیت المعمور کے ہی کہ اگر کچھہ چیز بیت المعمور سے گرا دین تو چھت پر کعبہ
شریف کے گرے فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ بیچ اس گھر کے یا حرم کے نشانیان ہین ظاہر ایک انہین سے مقام ابراہیم ہی اور
وہ پتھر ہی کہ اثر قدم حضرت ابراہیم کا اسپر ہی اور اسمین بھی نشانی فقط نہین ہی بلکہ کئی معجزے اس سے ظاہر ہین ایک تو نرم ہونا اسکا دوسرے
در آنا پانوکا آپکے تا کعب تیسرے باقی رہنا نقش پا کا اس مدت دراز تک چوتھی محفوظ رہنا اسکا باوجود ازدحام کے اور ایک نشانی یہہ ہی
کہ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا اور جو کوئی داخل ہو اس گھر مین ہوتا ہی امن مین قتل اور غارت سے یعنے جو گنہگار کہ پکڑنے والا ساتھہ اسکے
خانہ مبارک کے پناہ کا ہی جب تک وہ اس گھر مین ہی دست تعرض اس سے کوتاہ ہی اور کہا ہی کہ جو شخص داخل ہو حرم مین واسطے
اداے حج اور عمرہ کے ایمن ہوتا ہی عقوبات اور مکافات جزا سے کہ قبل حج کے مرتکب اسکا ہوا ہی اسواسطے کہ بقول اصح وہ مغفور

Marfat.com

ہی ابوالنجم صوفی نے کہا ہی کہ ایکرات کعبہ کا طواف کرتا تھا مین اور دقت صاف رکھتا تھا مین عرض کیا مین نے کہ الٰہی تو نے فرمایا ہی
ومن دخلہ کان امنًا داخل حرم کس چیز سے امن مین ہی ہاتف غیب نے آواز دیا کہ آمنًا من النار سمجھہ لیجے کہ جنھون نے مقام ابراہیم کو ایک
آیت گنا ہی اور آمن کو داخل حرم کے دوسری آیت وہ کہتے ہین کہ مجموع آیات بیّنات اسے یہان دو ذکر فرمائین ہین اور باقی کو چھوڑ دین
ہین تاکہ دلالت کرین کہ آیتین بہت ہین مذکور انکا حد وشمار سے متجاوز ہی اور مفسرین نے بعضے ان آیات سے ذکر کین ہین میل قلوب
کی طرف کعبے کے اور خاص ہونا اسکا مسلمانونکا قبلہ اور جو قصد کرے اسکے خراب کرنیکا وہ مخذول ہوتا ہی اور کوئی پرندہ اوپر چھت کعبے کے
نہین بیٹھتا اور ہرگز کعبہ بے طواف کنندہ نہین رہتا اور جو کوئی اسپر نظر کرتا ہی البتہ اشکبار ہوتا ہی اور اولیا شب جمعہ کو گرد اسکے حاضر ہوتے
ہین اور روحانیان اور جنیان ساتھہ طواف اسکے کے مائل ہوتے ہین علیٰ ہذا القیاس اور بہت آیات ہین سہ کسی کے وصف مین تھک جائین
گو شمار سے ہم ؛ یہ کہہ سکین گے نہ یک حصہ بھی ہزار سے ہم ؛ بعضے عارفون نے لکھا ہی کہ مراد مکے سے سینہ انسانکا ہی اور دل گھر جو اسمین
بنایا ہی وہ دل ہی کہ واسطے منظوریت بمصداق ولکن ینظر الیٰ قلوبکم کے موضوع ہوا اور تمام اعضا واجزاے وجود برکت دل کے سے راہ حق پاتے
ہین اسواسطے کہ جب اشعۂ لوامع انظار تجلیات ربانی اوپر دل کے جلوہ گر ہوتے ہین تو انوار اسکے تمام وجود مین سرایت کر جاتے ہین اور
دل جب بصفت سعت کہ لکن یسعنی قلب عبدی ہی متصف ہوتا ہی تو سامعہ و باصرہ بھی کچھہ اور کے اور ہی ہو جاتے ہین رباعے
سُنتے ہین اُسی سے دیکھتے ہین تو وہی ؛ غیر اسکے نہ وہم مین بھی رہتا ہی کوئی ؛ دکھلاتی ہی یعنے سو طرح کے جلوے ؛ بے سمیع رفتار و
بے بصیر بھی ؛ اور اس خانۂ دل مین علامات روشن ہین کہ طالب بسبب ان کے سراغ مطلوب پاتا ہی ازانجملہ مقام ابراہیم ہی کہ مقام
تسلیم ہی شیخ شبلی رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ مقام ابراہیم مقام خلت ہی اور یہی تحقیق حضرت مجدد الف ثانی اور متبعون انکے کی ہی جو کوئی
اس مقام مین داخل ہوا تمام فتنون سے نجات پائی اور امین ہوا اور سب سے بڑا فتنہ فراق یار ہی سو اس سے بے غم ہوا اس طرح سے کہ پہلے اسکے
سالک پر انوار اور استتار دونو ہم تھی گاہے تجلی برق ہوتی تھی گاہے نہ ہوتی تھی اب واسطے تسلی کے تجلی دائمی نصیب ہوئی اور منصب
یارانہ کا ملا ؛ نظم ؛ درمیان ما و او یارانہ ایست ؛ گرچہ من شیدایم وجانانہ ایست ؛ رابطہا دارم من از وے دے زمن ؛ چون خلیل اللہ
تمت شد سخن ؛ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا اور واسطے خدا کے ہی اوپر آدمیون کے حج کرنا خانہ کعبہ کا جو کوئی پا
سکے طرف اسکے راہ حج ساتھہ زبر اور زیر حیم کے دونوںکی معنی زیارت بیت اللہ کے کرنے کے ہین سمجھہ لیجے کہ استطاع متضمن زاد اور راحلہ اور صحت
کے ہی اور امن طریق بھی شرط ہی یہی مذہب امام اعظم کا ہی اور امام شافعی کے نزدیک زاد و راحلہ ہی اور امام مالک کے قول پر صحت بدن
اور قدرت اوپر مشی کے ہی وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ اور جو کوئی کافر ہوا اور نہ گرویدہ ہو بفرضیت حج تحقیق اللہ سبحانہ بے پروا
ہی عالمون سے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اہل کتاب مراد کتاب سے توراۃ ہی کیون
کفر کرتے ہو ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ بیچ وجوب حج کے بھیجی ہین وَاللّٰهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ اور خدا شاہد ہی اوپر اس چیز کے کہ کرتے ہو تم
حق چھپانے سے اور کفر کرنے سے ساتھہ نشانیون اللہ کے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ کہہ اے اہل توراۃ
کیون بند کرتے ہو تم راہ اللہ کے سے اس شخص کو کہ ایمان لایا ہی مراد اس سے عمار یاسر ہین کہ یہود انکو اپنے دین کی طرف کھینچتے تھے
تَبْغُونَهَا عِوَجًا چاہتے ہو واسطے اس راہ راست کے کجی یہود سمجھہ لیجے کہ یہود مسلمانونکو کہتے تھے کہ تمھارے دین مین کجی ہی جس شخص کی
کہ تم متابعت کرتے ہو یہہ وہ پیغمبر موعود نہین ہی اور نعت اور صفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھرائے ہوئے سناتے تھے حق تعالیٰ نے ارشا

Marfat.com

کیا کہ چاہتے ہو تم واسطے دین اسلام کے کجی وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ اور حال یہہ ہی کہ تم گواہ ہو وصیت ابراہیم و یعقوب علیہ السلام سے جانا ہی تم نے
کہ راہ راست اور دین درست اسلام ہی وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین اللہ تعالیٰ غافل اس چیز سے کہ کرتے ہو تم یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اِنْ تُطِیْعُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کہا مانوگے تم یہہ خطاب جماعت انصار کو ہی رضی اللہ عنہم فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ایک فرقہ
کا اُن لوگون سے کہ دئے گئے ہین کتاب یعنے یہود کہ شاس بن قیس اور اصحاب اسکے ہین یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ پھیر دینگے تم کو
پیچھے ایمان تمہارے کے کافر یعنے اگر متابعت شاس اور اصحاب اسکے کی کروگے تو تمہین مرتد کر دینگے سمجھ لیجے کہ یہہ شاس یہودی حسودی تھا کہ
عیب جوئی بدگوئی مسلمانون کی کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ مجمع انصار مین تفرقہ ڈالے اور یہہ دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اور جاہلیت مین درمیان
انکے حرب اور قتال دائم قائم تھا جب مسلمان ہوئے وہ دشمنی مبدل بدوستی ہوگئی شاس نے بہت حسد کیا کہ وہی طریق عداوتکا درمیان
ان دونون فرقونکے تازہ ہو ایک شخص کو سکھا دیا کہ مجلس مین جوانون اوس اور خزرج کے بیٹھے اور پچھلے قصے انکے ذکر کرے اور انمین عداوت
ڈالے اس شخص نے جاکر فساد مچایا اور قصیدہ کہ ایام جاہلیت مین اُسنے ہجو مین خزرج کے کہا تھا پڑھا القصہ آپسمین فساد برپا ہوا یہان تک
کہ مجادلے سے کام گذر کر مقاتلے کو پہنچا اور دونون فرقے اوس اور خزرج صفین باندھ کر لڑنے لگے اسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور یہہ آیتین لائے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے معرکہ مین تشریف لے گئے اور درمیان دونون صفون کے کھڑے ہو کر فرمایا کہ باوجود اسکے کہ مین تم مین موجود ہون
تم رسوم جاہلیت سے باز نہین رہتے حق تعالیٰ نے تمہین مشرف باسلام فرمایا ہی طریقہ دینداری کا مت چھوڑو سنو کہ حق تعالیٰ کیا فرماتا ہی
پس یہہ آیتین پڑھین اُسیوقت اُنھون نے توبہ کر کر ہتھیار اُتارے اور رو رو کر آپسمین مل گئے اور سمجھ لیا کہ اگر یہود کا کہا مانے گے ایمان جاتا رہیگا
کافر ہو جاوینگے پس حق تعالیٰ انکو اس وجہ سے خطاب فرماتا ہی وَكَیْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَفِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ اور کیونکر کفر کروگے
تم اور حال یہہ ہی کہ پڑھی جاتی ہین اوپر تمہارے آیتین اللہ کی اور درمیان تمہارے پیغمبر اسکا ہی وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور
جو کوئی محکم پکڑے اللہ کو یعنے دین حق کو یا کتاب اللہ کو پس تحقیق راہ دکھایا گیا طرف راہ سیدھی کے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو اوس اور خزرج سے ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا سمجھ لیجے کہ نزدیک اکثر علما کے یہہ آیت منسوخ ہی اسواسطے کہ تقویٰ ایسا کہ
جو حق تقویٰ کا ہی کسی سے نہین ہو سکتا پس عنایت آلٰہی نے بار اس مشقت کا اُس امت سے اُٹھا لیا اور ناسخ اس آیت کی دوسری آیت
پہنچی کہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ پرہیزگاری کرو اُسقدر کہ مقدور تمہارا ہی وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اور ہرگز نہ مرو تم مگر تم مسلمان ہو سمجھ لیجے
کہ لفظا نہی کا موت پر واقع ہی لیکن حقیقت مین امر ہی باقامت اسلام تا مسلمانی پر مرین وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا اور محکم پکڑو تم اے انصار
رسی اللہ کی اکھٹے یعنے سب تم سمجھ لیجے کہ حبل اللہ یہان قرآن شریف ہی یا موافقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ اعتصام بذیل متابعت سید
انام صراط مستقیم اور دین اسلام ہی قطعہ سمجھیگا یہان نہ حضرت معبود کو کوئی ؛ وہان پائیگا نہ جنت موعود کو کوئی ؛ سچ ہی کہ بے متابعت سید
رسل نہ پہنچے کبھی بمنزل مقصود کو کوئی وَّلَا تَفَرَّقُوْا اور مت متفرق ہو تم خدمت اُسکی سے نہ خدمت انکی اپنی عظمت جانئے ؛ عظمت کونین خدمت
جانئے وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اور یاد کرو تم نعمت خدا کی جو اوپر تمہارے افاضہ کی ہی وہ کیا ہی اسلام ہی اور قرآن ہی اور بعد
ہجرت اقامت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مدینہ مین اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ اسکو یاد رکھتے ہو جسوقت تھے تم آپسمین دشمن
کہ ہمیشہ برسر کینہ رہتے تھے پر الفت ڈالی درمیان دلون تمہارے کے بسبب برکت اسلام کے اور بیعت خدمت سید انام کے فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ
اِخْوَانًا پس ہوگئے تم ساتھ نعمت اسکے کے بھائی آپسمین وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا اور تھے تم بواسطہ ضلالت اور

Marfat.com

جہالت کے اوپر کنارے ایک گڑھیکے آگ دوزخ سے یعنے قریب گرنے کے تھے دوزخمین اگر اسحالت مین مرجاتے تو دوزخمین جاتے پس چھڑایا تمکو اللہ نے اُس سے
منہا کی ضمیر حفرہ کی طرف ہی یا نار کی طرف کَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اسیطرح بیان کرتا ہی حال تمہارا نفرت قدیمی اور الفت مجددسے اللہ روشن
کرتا ہی لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ واسطے تمہارے نشانیان وحدانیت اپنے کی توکہ تم راہ پاؤ اور ثابت رہو اوپر طریقے ہدایت کے
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ اور ہرا یہ چاہیے کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ وہ بلاوین آدمیونکو طرف بھلائی کے سمجھ لیجے کہ مراد
بھلائی سے اسلام ہی یا لغتہ دینا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بُلانے والے موذن ہین کہ لوگونکو طرف نماز کے بلاتے ہین وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور حکم کرے ساتھ اچھی چیز کے اور باز رکھین نامعقول سے سمجھ لیجے کہ معروف وہ ہی جو موافق کتاب
اور سنت کے ہوا ور منکر وہ ہی جو مخالف قرآن اور حدیث کے ہو اور نزدیک محققون کے معروف خدمت حق ہی اور منکر صحبت نفس اور
نزدیک عارفون کے یاد آلہی معروف ہی اور غفلت منکر اور بلانے والے اولیاء اللہ ہین اور نزدیک عاشقون کے معروف یاد ماسوٰے
محبوب ہی اور منکر خطرغیر سے نہین ممکن کہ خطرہ غیر کا دلمین کبھی آوے ؛ کسی کے یاد مین سب کچھ بھلانا اسکو کہتے ہین وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اور یہہ لوگ بلانے والے طرف بھلائی کے اور امر کرنیوالے اچھے چیز کے اور منع کرنیوالے نامعقول سے وہ ہین چھٹکارا پانیوالے وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
تَفَرَّقُوْا اور مت ہو تم اے مسلمانو مانند اُن لوگونکے کہ متفرق ہوئے ساتھ عداوتکے جیسے یہود اور نصاریٰ کہ درمیان ہر ایکے بہت فرقے پیدا ہوئے
یہود مین مثل عنانیہ اور سامریہ اور موشکانیہ اور نصاریٰ مین مانند ملکانیہ اور نسطوریہ اور ماریہ اور یعقوبیہ کے کہ ہر فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن ہی
وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور خلاف کرنے لگے بیچ دین اپنے کے پیچھے اس سے کہ آئین اُنکے پاس دلیلین روشن بیچ کتابون اُنکی
کے سمجھ لیجے کہ یہود نے اختلاف کیا اپنے دین مین پانچ سو برس بعد موت حضرت موسیٰ کے اور نصاریٰ نے تین سو برس بعد حضرت عیسیٰ کے جانے کے وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور یہہ لوگ بگاڑنے والے دین کے واسطے اُنکے ہی عذاب بڑا اُس دن کہ سفید ہونگے کتنے منہہ
اور سیاہ ہونگے کتنے منہہ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ پس جو لوگ کہ کالے ہوئے منہہ اُنکے فرماوے گا حق تعالےٰ انکو از راہ توبیخ کہ اَكَفَرْتُمْ
بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ کیا کافر ہوئے تم پیچھے ایمان اپنے کے سمجھ لیجے کہ مُراد اس سے اہل کتاب ہین کہ پیچھے ایمان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے
انکار کرکر کافر ہوئے یا منافق ہین کہ زبان سے اقرار کرکر دل سے انکار کیا یا کفار ہین کہ روز میثاق مین ربوبیت آلہی کا اقرار کرکر دنیا مین کفر
اختیار کیا یا مرتد ہین کہ بعد سعادت ایمان کے شقاوت کفر مین پڑے یا خوارج روافض ہین کہ راہ سنت چھوڑکر بدعت مین پھنسے فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو تم عذاب دوزخ کا بسبب اسکے کہ تھے تم بعد ایمان کے کفر کرتے وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ اور وہ
لوگ جو سفید ہوئے منہہ اُنکے یعنے مومنان اہل سنت فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ پس بیچ رحمت اللہ تعالیٰ کے ہونگے یعنے بیچ بہشت کے یا رحمت وصال مین
کہ شہود جمال آلہی ہی هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ یہہ کہ گذرین اس سورے مین اخبار اور احکام سے
نشانیان ہین اللہ کی بیچ خوشخبری اور ڈرانیمین اور وعدکی اور وعید کی نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ پڑھتے ہین ہم اسکو بواسطہ وحی اوپر تیرے ساتھ
سچ کے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ اور نہین خدا تعالیٰ ارادہ کرتا ظلم کا اپنی طرف سے اوپر عالمون کے یعنے کسی پر ظلم نہین کرتا اور بغیر گناہ
کے عقوبت نہین فرماتا عالمین سے مراد جن وانس ہین وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی ستارون اور فرشتون
سے وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی کان اور موالید سے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کے پھرے جاتے ہین سب کام ع ۱۱
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ہو تم بہتر امت جو نکالے گئے ہین واسطے لوگونکے یعنے تم بہترین امت ہو پہلے سے علم آلہی مین یا لوح محفوظ مین

Marfat.com

یا کتب انبیا مین یا روز میثاق مین کہ بیچ جواب الست بربکم کے جلدی کی تھی سمجھ لیجے کہ خیریت اس امت کی اسواسطے ہی کہ افضل پیغمبران محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر ایمان لکھتے ہین افضل پیغمبر و نہین اپنے ہامین جو پیغمبر پھر افضل امم ہون ہم امتی کیون کر ہ اور حق تعالی نے اس امت کے لوگونکو تین صفتونکے ساتھ امتیاز
بخشا ہی ان کو بیان فرماتا ہی تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ ایک یہہ ہی کہ حکم کرتے ہو ساتھ بھلائی کے سمجھ لیجے کہ بھلائی وہ ہی کہ جو شرع مین مستحسن ہی
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور دوسری منع کرتے ہو برائی سے کہ جو شرع مین برائی ہی وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ اور تیسری ایمان لاتے ہو سچے اعتقاد سے ساتھ
خدا کے سمجھ لیجے کہ ایمان لانا خدا پر متضمن سب ایمانیات پر ہی کہ ایمان لانا تو ثابت ہوتا ہی رحمان پر جو ایمان لائے سب اسکے فرمان پر وَلَوْ آمَنَ
أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب قرآن پر کہ اترا ہی پیغمبر آخر زمان پر البتہ بہتر ہوتے واسطے ان کے وہ تصدیق اور اقرار کفر
انکار سے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ بعضے انمین سے ایمان لائے ہین جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے اور اکثر ان مین سے فاسق
ہین لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ہرگز نہ ضرر پہنچاوین گے تم کو مگر رنج تھوڑا سا کہ کفر کی طرف بلاوین گے یا بہتان تم پر لگاوین گے یا قتال سے ڈراوین گے
وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ اور اگر لڑائی کرین گے تم سے پھیر دیوین گے تم کو پیٹھ اور شکست کھاوین گے ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ پھر نہ مدد
دئے جاوین گے نہ مخلوق سے نہ خالق سے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ ماری گئی اوپر ان کے علامت
خواری جزیہ دینے کی جہان پائے جاوین مگر ساتھ پناہ کے اللہ سے اور پناہ کی لوگون سے یہان استثنا منقطع ہی یعنے خواری لازم ہی انکی
ذات کو مگر چھٹکارا ہی ساتھ عہد الٰہی کے کہ قبول جزیہ ہی اور ساتھ عہد مسلمانون کے کہ بعد لینے جزیے کے ہی وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ اور پھیر
آئے ہو وہ ساتھ غصے کے اللہ سے یعنے سزاوار غضب الٰہی ہوئے وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ اور ماری گئی اوپر ان کے نشانی فقیری کی ذَلِكَ
بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ یہہ خواری اور فقیری اور آنا غضب الٰہی مین اسواسطے ہی کہ تھے وہ از روے عناد کفر کرتے ساتھ
نشانیون اللہ کے کہ قرآن ہی اور احکام تورات یا ہمارے پیغمبر کے معجزات وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار ڈالتے تھے پیغمبرونکو ناحق سمجھ
لیجے کہ اگرچہ مارنا انبیا کا ناحق ہی ہوتا ہی لیکن یہان انکے اعتقاد کے موافق ارشاد کیا کہ انکے نزدیک بھی ناحق تھا اور ناحق مارنا بہت
برا ہی اور قتل آبا یہود مدینہ سے واقع ہوا تھا لیکن رضامندی انکی بھی ہوئی اس سبب سے انکو بھی قاتلون سے کہنا ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَ
كَانُوا يَعْتَدُونَ یہہ کفر اور قتل اسواسطے ہی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے لکھا ہی کہ جب عبد اللہ بن سلام اور انکے اصحاب
جیسے ثعلبہ اور اسد اور اسید اور سوان کے مشرف باسلام ہوئے یہود طعن کرنے لگے کہ ہمارے قوم کے اشرافون نے خلاف اپنے اسلافونکا کیا اور ہم سے
راہ مخالفت کا لیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ لَيْسُوا سَوَاءً نہین ہین مسلمان اہل کتاب برابر کافرون کے مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ
بعضے اہل کتاب سے ایک جماعت ہی قائم دین اسلام پر کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے ہین يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ
پڑھتے ہین قرآن اوقات رات کے بیچ یا درمیان مغرب اور عشا کے اور وہ سجدہ کرتے ہین نماز انکا یا نماز پڑھتے ہین اسوقت اور مشہور
تر نماز عشا ہی کہ مخصوص ساتھ اس امت کے ہی سمجھ لیجے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن عشا کی نماز کو دیر کی لوگ منتظر بیٹھے تھے آپنے نکل
کر حجرہ مبارک سے فرمایا کہ سمجھ لو کسی دین مین کوئی گروہ اسوقت خدا کو یاد نہین کرتا سوا تمہارے يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور صفت امت
قائمہ کی فرماتا ہی حق تعالی کہ ایمان لاتے ہین ساتھ خدا کے اور دن قیامت کے وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ
فِي الْخَيْرَاتِ اور حکم کرتے ہین خلق کو ساتھ بھلائی کے کہ تصدیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا سب مامورات شرع اور منع کرتے ہین برائی
سے کہ تکذیب پیغمبر کی ہی یا تمام منہیات شرع کی اور جلدی کرتے ہین بیچ بھلائیون کے اور بانٹنے مین میراث کے وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ

Marfat.com

اور یہہ لوگ ہین یعنے امت قائمہ موصوف بصفات مذکورہ صالحون سے ہی وَمَا یَفْعَلُوا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّکْفَرُوْهُ اور جو کچھہ کرین گے بھلائی سے پس
ہرگز نکیے جائینگے ناقدری اسکی یعنے ثواب اعمال مین نقصان نہوگا اور عمل اس امت قائمہ کا ضایع نکرین گے سمجھہ لیجے کہ نقصان ثواب کو یہان
کفران فرمایا ہی جیسے توفیہ ثواب کو شکر اس آیت مین وکان سعیکم مشکورا وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ اور خدا تعالی جانتا ہی پرہیزگارونکو یعنی
اُنکے احوال آگاہ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھہ قرآن کے اور
نبی آخر زمان کے وہ کعب بن اشرف اور یار اُسکے تھے ہرگز نہ کفایت کرینگے اُنسے مال اُنکے کہ رشوت مین علما کو دیتے ہین یا آپ اپنے بیچ قوم سے
لیتے ہین اور نہ اولاد اُن کی کہ اسپر گھمنڈ کرتے ہین عذاب اللہ کے سے کچھہ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ اور یہہ لوگ کافر رہنے
والے دوزخ کے آگ کے ہین اور وہ بیچ اُس کے ہمیشہ رہنے والے ہین مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مثال اسکی جو خرچ کرتے
ہین وہ بیچ اس زندگانی دنیا کے سمجھہ لیجے کہ یہان مراد یہود ہین کہ عالمونکو اپنے رشوت دیتے تھے یا ابو سفیان اور اصحاب اسکے ہین کہ حرب
احد مین کفار کے لشکر کی مدد خرچ کی تھی یا مشرک ہین کہ عید ومین بتون پر اپنے چڑھاتے تھے یا منافق ہین کہ ریا اور دکھانے واسطے نفقہ کرتے
تھے کَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَکَتْهُ مانند مثال اُس باؤ کے ہی کہ ہووے بیچ اس کے سردی سخت پہنچی کھیتی ایک
قوم کی کو کہ ساتھہ شرک اور معاصی کے ظلم کیا اُنھون نے جانون اپنے کو پس ہلاک کیا اس باؤ نے کھیتی اُسکے کو وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰکِنْ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ
اور نہین ظلم کیا ان کھیتی والونکو ساتھہ نابود کر کھیتی کے خدا تعالی نے اولیکن وہ ہین کہ جانون پر اپنے ظلم کرتے ہین ایسے عمل کرتے ہین جو سبب عذاب اللہ
کے ہون سمجھہ لیجے کہ حق تعالی نے تشبیہ دی اس حال کو کہ بے موقع نفقہ کرتے ہین عدم انتفاع مین اس کھیتی سے کہ پالا مارے ہوس کے کہ
کسی کو اس سے نفع نہ پہنچے کہا ہی بعضون نے کہ نفقہ ناپسندیدہ انکا ان کے ہلاک کرنے مین ایسا ہی جیسی باؤ مہلک کھیتی کے جلانے دینے مین
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِکُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو دوست ولی سوا اپنے سے کہ مسلمان ہین نا
جنس تمہارے سمجھہ لیجے کہ بعضے صحابہ منافقون سے دوستی رکھتے تھے اور یہود سے دل سے آشنائی حق تعالی نے منع فرمایا اُنکے ہم نشینی
کہ بیگانے ہین یگانے نہ ہون گے لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا نہین کمی کرتے تم سے تباہ کرنے مین وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ دوست رکھتے ہین یہہ کہ ایذا مین
پڑو تم قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ تحقیق ظاہر ہوئی ناخوشی یعنے علامت ناخوشی منہون اُن کے سے سمجھہ لیجے کہ یہود ہمیشہ عیب
جوئی مسلمانونکی کرتے تھے اور منافق پیمبر کی جناب مین باتین فتنہ انگیز کہتے تھے وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَکْبَرُ اور جو کچھہ چھپاتے ہین سینے
اُنکے عداوت اور بغض سے بہت بڑا ہی اس سے کہ زبان پر لاتے ہین قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ تحقیق بیان کیا ہم نے واسطے
تمہارے نشانیون کو آشناؤن اور بیگانون کے اگر ہو تم از روئے انصاف کے سمجھتے مواقع نفع کے کہ دوستان جانی ہین اور سوار دشمن
کہ دشمنان نہانی ہین سہ دوست ہین قسم ای رفیق جانی ہین اور زبانی ونانی یار جانی سے جی کا کہا احوال کہ بیتر او دوست ہی
وہ ہر حال اور زبانی جو ہین اُنھون سے تو صرف رکھہ ظاہری ہی گفتگو اور جو ثالث قسم ہی اسکو نان دے کے بس ٹال اے فہیم
زمان ھٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ خبردار ہو تم وہ لوگ ہو سمجھہ لیجے کہ ہا حرف تنبیہ کا ہی اوپر خطا یارون کے کہ اغیارون سے یاریان کرتے ہین پس
بیان خطا کا فرماتا ہی یون کہ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَکُمْ دوست رکھتے ہو تم انکو اور چاہتے ہو کہ اچھی سی اچھی چیز کو وہ پہنچین کہ اسلام ہے اور نہین
دوست رکھتے وہ تم کو اور چاہتے ہین کہ بری سے بری چیز کو تم پہنچے کہ کفر ہی سہ بدی وہ تم سے کرین جنکے خیر خواہ ہو تم ہزار حیف کہ پھر ان کے
محو چاہ ہو تم وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْکِتٰبِ کُلِّهٖ اور ایمان رکھتے ہو ساتھہ کتاب ساری کے بخلاف ان کے کہ یہہ بعض کتاب پر اپنے ایمان رکھتے

Marfat.com

ہین اور بعض کے منکر چنانچہ نعت پیغمبر آخر زمان پر کہ انکی کتاب مین لکھی ہی ایمان نہین لاتے وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا اور جب ملاقات کرتے ہین
تم سے کہتے ہین ایمان لائے ہم بھی مثل تمہارے وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ اور جب اکیلے ہوتے ہین اور آپس مین بہم خلوت
کرتے ہین کاٹتے ہین اوپر دشمنی تمہاری کے انگلیان نہایت غصے اور کینے سے قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کینے
والونکو کہ مرجاؤ تم ساتھ غصے اپنے کے سمجھ لیجے کہ یہہ امر واسطے توبیخ کے ہی إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تحقیق خدا تعالی جانتا ہی سینے
کینے والے کو سمجھ لیجے کہ امر دعائے بد کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہی پس حاصل معنون کا یہہ ہی کہ خدا نہ مارے تم کو مگر اسی حسد کینے
غصے رشک پر إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ اگر لگے تمہین یعنے پہونچے تمہین بھلائی جیسی فتح مندی اور مال غنیمت کا چنانچہ جنگ بدر مین
ملا تھا ناخوش اور دل تنگ کرتی ہی ان کو وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا اور اگر پہنچے تم کو برائی یعنے غم الم مصیبت خواری جیسی جنگ احد
مین اتفاق ہوا تھا خوشدل اور فرحناک ہوتے ہین ساتھ اسکے اور یہہ علامت کمال عداوت کی ہی کہ غم سے کسی کے شاد ہونا اور شادی سے
غمناک ہ غم سے شادان اور شادی سے غمین جو کوئی ہو ؛ دشمن اس سے پھر زیادہ کون ہی ٹک سوچ تو وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ
كَيْدُهُمْ شَيْئًا اور اگر صبر کرو تم اے مومنو اوپر جفائے یہود کے یا کید منافقین کے یا آزار کفار کے اور پرہیز کرو ملنے جلنے دشمنون کے سے نہ ضرر
کرے تم کو مکر اور حیلہ انکا کچھ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین گھیرنے والا ہی ساتھ علم کے وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ
أَهْلِكَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ وسلم جب صبح کو نکلا تو مکان عائشہ سے رضی اللہ عنہا کہ اہل تیری ہی سمجھ لیجے کہ وہ دن بعضے کہتے ہین کہ احزاب
کا یا بدر کا تھا اور صحیح تر اور مشہور تر روز احد کا تھا کہ ساتوین شوال کی تیسرے برس ہجرت کے واقع ہوا تھا اور قصہ اسکا مختصر یہہ ہی کہ ابوسفیان
نے لشکر جمع کر کر ارادہ مدینے کا کیا تین ہزار سوار اور پیادہ اور سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑے ہمراہ لے کر کوہ احد کے پاس آکر ڈیرا کیا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ مدینے سے نہ نکلین اور شہر ہی مین ان سے لڑین بعضے اصحابون نے کہ حرب بدر مین حاضر نہ تھے حضرت کو
سمجھایا کہ نکل کر لڑئے حضرت ہزار جوان لیکر مہاجر اور انصار سے واسطے قتال انکے کے متوجہ ہوئے راہ سے عبد اللہ بن سلول نے تین سو منافقون
کو لے لشکر اسلام کو پشت دے مرجعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیون سے مقابلہ لشکر اعدا کا کیا اس دن کے صبح کو حق تعالے
نے ارشاد کیا ہی کہ جب اہل اپنے سے باہر آیا تو تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ جگہہ دیتا ہی مسلمانونکو جگہہ بیٹھنے کی واسطے لڑائی کے
اور یہہ صورت اسطرح سے تھی کہ میمنہ لشکر زبیر ابن عوام کو دیا تھا اور میسرہ مقداد بن اسود کو اور قلب سید الشہدا حمزہ کو سپرد کیا تھا اور امیر المومنین
علی مرتضی کو اپنی ملازمت شریفہ مین تعین فرمایا تھا اور عبد اللہ بن جبیر کو پچاس آدمی تیر انداز دیکر رخنہ کوہ مین کہ بطرف احد تھا مقرر کیا تھا کہ وہان
سے جنبش نکرین وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اللہ سننے والا ہی قول تمہارا کہ مدینے کے توقف مین اور نکلنے مین کہتے تھے اور جاننے والا ہی
نیتین تمہاری ساتھ علم قدیم کے إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ جب قصد کیا تھا دو فرقون نے تم مین سے کہ مسلمان ہو بنو حارثہ نے اوس سے اور
بنو سلمہ نے خزرج سے أَنْ تَفْشَلَا یہہ کہ نامردی کرین اور پھر جائین لڑائی سے جسوقت ابن ابی پھرا تھا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا اور حال ہی یعنے کس طرح
سے بھاگتے اور پھرتے اور حال یہہ ہی کہ اللہ یار اور مددگار تھا ان دونو فرقون کا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر خدا کے نہ اوپر
غیر اسکے کے پس چاہئے کہ توکل کرین ایمان والے تو کہ اللہ نصرت دے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ اور تحقیق نصرت اور مدد دی تم کو اللہ نے
بیچ اس جگہہ کے کہ اس کو بدر کہتے ہین اور وہ چاہ ہی منسوب بہ بدر بن کلدہ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ اور حال آنکہ تم تھے ذلیل دشمنون کے آنکھون مین
بسبب کمتی کے فَاتَّقُوا اللَّهَ پس ڈرو اللہ سے اور بہت بڑا لشکر مشرکونکا دیکھ کر ہراسان نہو اور منافقون کے پھرنے سے دہشت نکرو

Marfat.com

لعلکم تشکرون شاید کہ توفیق پاؤ تم اور شکر کرو تم تو کہ نعمت اور نصرت اوپر تمہارے زیادہ ہو سمجھہ لیجے کہ بعد نصرت مسلمانون کے کہ حرب بدر مین ہوئی
تھی خبر دیتا ہی اللہ اور فرماتا ہی کہ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذ تقول للمؤمنین جسوقت کہتا تھا تو واسطے مسلمانون کے اُسوقت کہ ڈرتا
تھے الن یکفیکم ان یمدکم ربکم کیا نہ کفایت کریگا تم کو یہہ کہ مدد کرے تم کو پروردگار تمہارے بثلثة الاف من الملئكة منزلين
ساتھہ تین ہزار سوار فرشتون سے اُتارے ہوئے عالم بالا سے اور بعضے کہتے ہین کہ وعدہ تین ہزار فرشتے اُتارنیکا احد کے دن کیا تھا بشرط
صبر اور تقوی کے چنانچہ فرماتا ہی بلی ایجاب ہی بعد نفی سے یعنے مدد کیگی تمہاری ان تصبروا وتتقوا اگر صبر کرو تم لڑائی مین دشمن کے اور
پرہیزگاری کرو تم یعنے بچو پیغمبر کے کہنا نہ ماننے سے جو مقدمے مین لڑائی کے کہین سمجھہ لیجے کہ اصح اور اشہر یہہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے
دن حق تعالی سے مدد مانگتے تھے حق تعالی نے پہلے ہزار فرشتے بھیجے پھر تین ہزار کو نوبت پہنچی پھر آخر پانچ ہزار اُتارے چنانچہ فرماتا ہی ویاتوکم
من فورهم هذا اور آوین تم پر دشمن تمہارے جوش اور خشمناکی سے کہ انکو ہی یا فوراً آوین دیر نکرین هذا یمددکم ربکم بخمسة الاف من
الملئكة مسومين یہہ ہی کہ مدد کرتا ہی تم کو پروردگار تمہارا ساتھہ پانچ ہزار سوار کے فرشتون نشانی والون سے سمجھہ لیجے کہ عادت مستمرہ ربع
ہی بہادرون کی کہ لڑائی مین کچھہ نشانی اپنی برپا اپنے مرکب پر رکھتے ہین پس فرشتے جو اترے تھے اس روز انکی نشانی یہہ تھی کہ پھیٹے بندھے
شملے درمیان دونو مونڈھون کے چھوڑتے تھے یا صوف سرخ پیشانی پر اور دمین گھوڑونکی بندھی تھین وما جعله الله الا بشرى لكم اور نہین کیا
اس امداد کو تا اس اُتارنے فرشتونکے کو یا اُس گنتی کو اللہ نے مگر خوشخبری واسطے تمہارے ساتھہ جلدی فتح پانیکے ولتطمئن قلوبكم به اور تو کہ آرام پکڑین دل تمہارے ساتھہ وعدہ نیکی کے
وما النصر الا من عند الله العزيز الحكيم اور نہین مدد مگر نزدیک اللہ غالب حکمت والے سے کہ کسی سے مغلوب نہین ہوتا اور فتح دینا اور شکست کھلانا دونون اسکے
متضمن حکمت ہی اور بدر کے لڑائی مین فتح دی لیقطع طرفا من الذين كفروا تو کہ کاٹ ڈالے ایک ٹکڑے کو اور نیست کرے
ایک گروہ بڑے کو ان لوگون سے کہ کافر ہوئے سمجھہ لیجے کہ اس واقعہ مین واقع یہہ ہی کہ شکست عظیم بڑے بڑے رئیسون کو قریش کے
پہونچی ستر مارے گئے اور ستر قید ہوئے او یکبتهم فينقلبوا خائبين یا یہہ کہ خوار اور نگونسار کرے انکو پس پھر جاوین اور شکست کھاوین نامراد
اور بے بہرہ اور بے امید فتح سے سمجھہ لیجے کہ بدر کے لڑائی کا مذکور جنگ احد کے بیان مین اسواسطے ارشاد کیا کہ صحابہ صبر اور شکر دونون بجالاوین
احد کے لڑائی کی ہزیمت پر صبر کرین اور بدر کے جنگ کی فتح اور غنیمت پر شکر کرین اور قصہ حرب احد کا مجمل یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سات سو آدمیون سے صفین باندھکر کوہ احد کو پشت پر لے اور قریب کو یسار پر چھوڑ منہہ طرف مدینے کے کر مقابلہ کیا علمبردار لشکر اعدا کے بہت
کشتہ ہوئے اور فوج نے بیچ گھونگھٹ کھایا لشکر اسلام کا اسپر گرا اور لوٹ مین مشغول ہوا اور وہ تیرانداز کہ محافظت رخنہ کوہ پر مقرر کئے تھے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مبالغہ فرمایا تھا کہ ہم غالب ہون یا مغلوب تم اس مقام سے نہلیو وہ بھی مال غنیمت کے ہوس مین
وہان سے دوڑے ہر چند عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کسی نے نہ مانا مگر دس آدمیون سے بھی کچھہ کم ان کے ساتھہ رہ گئے اور باقی سب لوٹنے
کو مال کے چلے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیکے اور سن فرمانے کے سبب سے لشکر اسلام نے شکست کھائی کہ خالد بن ولید اور عکرمہ ابن ابی جہل نے کہ
ہزیمت کھائی تھی دیکھا کہ رخنہ کوہ خالی ہی ایک جماعت کفار ہمراہ لیکر عبداللہ بن جبیر پر دوڑے اور انکو اور انکے ہمراہیونکو شہید کیا
پھر لشکر اسلام پر آئے وہ فتح کہ لشکر اسلام کی ہوئی تھی شکست سے بدل گئی معاملہ منعکس ہوگیا کفارون نے اپنے غلبے کی خبر سنکر مراجعت
کی اور پھر جمع ہوکر مسلمانوں کو گھیر لیا سید الشہدا حضرت امیر حمزہ کو کتنے اصحابون سمیت شہید کیا بعضے مسلمان ہٹ گئے اور بعضے حضرت
کی رکاب سعادت مین قائم رہے القصہ یہانتک نوبت پہنچی کہ دُر درج لعل آبدار دندان سید مختار سنگ بدگوہران کفار سے آزردہ

Marfat.com

ہوا نظم دُر دندان سہیل آسانی ؛ سنگ کو رنگ لعل کا بخشا ؛ سنگ ہوتے ہین ہلکے ای رفت ؛ سنگدم مین عقیق رنگ ہوا ؛ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہایت ایذا پہنچی اور حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت کا سنگ اور زیادہ تر اندوہ ہوا بعضے صحابہ آپکو کوہ احد کی طرف لائے کفار نا بکار
ہٹ کر مکے کی طرف روانہ ہوئے آپکی خاطر شریف مین گذرا کہ تیر نفرین اہل ضلال کے نشانہ حال پر لگاوین حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ نہین واسطے تیرے اسکام سے کہ نفرین کفار کی ہی کچھ چیز یعنے تیرے اسکام سے کچھ فائدہ نہین أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ
مگر یہہ کہ خدا تعالی توبہ دے انکو او بمعنی الا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ واو عطف کا یتوب کے عطف لیقطع پر ہی اور حاصل معنوں کا یہہ ہی
کہ خدا تعالی نصرت دے تمکو ساتھ ایک کے ان چار چیزون سے یا شکستہ ہووے رکن دولت انکا بقتل صنادید قریش یا ہزیمت پاوین وہ لشکر
اسلام سے یا یہہ کہ توبہ دے انکو تا کہ جو مسلمان ہون أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ یا عذاب کرے انکو جو اپنے کفر پر قائم رہین پس تحقیق وہ
ظالم ہین کہ عبادت کرتے ہین بے محل وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھ بیچ
زمین کے ہی يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ بخشتا ہی جسے چاہے اور عذاب کرتا ہی جسے چاہے وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور اللہ
بخشنے والا ہی دوستون اپنون کو مہربان ہی بندون پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ای لوگو جو ایمان
لائے ہو مت کھاؤ تم مال سود کا دونا دونا کیا ہوا لکھا ہی کہ اضعاف درہم مین ہی اور مضاعف اجل مین لوگ ایام جاہلیت مین مال اپنا
پر با دیتے تھے وقت معین تک پھر درہم اور اجل مین بڑہاتے بڑہاتے مدیون کو تھوڑے روز مین تباہ کر دیتے تھے حق تعالی نے منع فرمایا اس سے
وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور ڈرو اللہ سے وہ بات نکرو جسکو منع کیا ہی تو کہ تم چھٹکارا پاؤ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ
اور ڈرو اس آگ سے یعنے پرہیز کرو اُسکام سے کہ تمہین آگ مین ڈالے وہ آگ کہ تیار کی گئی ہی واسطے کافرون کے سمجھ لیجے کہ آگ دوزخکی واسطے کافرون
کے ہی ہی بالذات اور عاصی گنہگار ونکے واسطے بالعرض ہی یا یہہ کہ کافرونکے واسطے آگ تعذیب کی ہی اور مومنان فاسق کے واسطے
تادیب کی وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی جو حکم فرماوے اور رسول کی جو ارشاد کرے تو کہ تم رحم کئے
جاؤ اور عذاب مین نہ پڑو وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ جلدی کرو طرف اس چیز کے کہ سبب بخشش کی ہو تمہارے
پروردگار تمہارے سے سمجھ لیجے کہ مسارعت طرف مغفرت کے اقامت لازم مقام ملزوم مین ہی اور یہہ واسطے شوق دلانے اپنے بندون کے
ہی طرف اسباب بخشش کے اور وہ کلمہ شہادت ہی یا ادائے فرائض ہی یا تکبیر اولی ہی بجماعت یا صف اول مین کھڑا ہونا ہی نماز
جماعت مین یا باخلاص ہجرت ہی قبل از فتح مکہ یا متابعت سنت ہی یا استغفار ہی یا جہاد ہی کہ مقتضائے مقام ہی اسواسطے کہ یہہ
آیت خلال قصہ احد مین نازل ہوئی ہی اور محقق کہتے ہین کہ یہہ جلدی بقدم گل نہین بلکہ بپائے دل ہی جبتک آپ سے نجائے محبوب کو نپائے
بیت ان پاؤن سے پہنچینگے اس راہ نہ پایان کو ؛ جو جان سے جاویگا پاویگا وہ جانان کو ؛ بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ڈرو اس راہ
مین ساتھ قدم تقوی کے کہ تزکیہ نفس ہی اخلاق حیوانی سے اور سوا ان قدمون کے جانا مقام قرب مین اور جنت وصال مین بکمال محال ہی
نظم جو اپنی ہوا و آرزو کھوویگا ؛ اور عیش و طرب ؛ تخم غم دل بکشت جان بوویگا ؛ با رنج و تعب ؛ رکھیگا نہ دل نہ دلکی خواہش کچھ اور ؛
غیر از جانان ؛ وہ راہ محبت مین روان ہوویگا ؛ رفت ہر ذہب ؛ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ اور جلدی کرو طرف اس عمل کے
کہ پہنچاوے تمہین جنت کو کہ چوڑائی اسکی آسمان اور زمین ہی سمجھ لیجے کہ صفت عرض بہشت کی اسواسطے فرمائی کہ طول اسکا وہم بشر
مین نہین سماتا تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ اگر آسمانون اور زمینونکو طبقہ طبقہ کیجے اور ہر ہر طبقہ برابر برابر رکھہ کر پھیلائے تو عرض بہشت کا ہو

Marfat.com

اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِيۡنَ تیار کی ہی واسطے پرہیزکرنیوالونکے شرک سے اَلَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ آسانی کے اور
سختی کے یا بیچ تونگری کے اور درویشی کے یا بیچ صحت کے اور مرض کے یا بیچ گرانی کے اور ارزانی کے سمجھ لیجے کہ مراد اس سے تمام احوال ہی کہ
انسان کسی حال مین خالی مضرت سے یا مسرت سے نہین ہوتا وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ اور بند کرنیوالے غصے کو باوجود قدرت کے نقل ہی کہ کسی نے
حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے منہہ پر طمانچہ مارا امام نے کہا کہ مین بھی طمانچہ تجھے مار سکتا ہون لیکن نہین مارتا اور قدرت رکھتا ہون کہ
خلیفہ سے شکایت کرون لیکن نہین کرتا اور قادر ہون کہ جناب آلہی مین جفا تیری عرض کرون لیکن نہین کرتا اور ہوسکیگا کہ قیامت مین اُسکا
عوض لون لیکن نہ لونگا بلکہ اگر مین بخشا جاؤنگا تو تجھے بخشواؤنگا اور بن تیرے قدم بہشت مین نہ دہرونگا حدیث مین وارد ہی کہ لیس الشدید
بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب یعنے نہین پہلوان ساتھ کشتی کے کہ پہلوان دوسرے کو پچھاڑے سوا اسکے نہین کہ پہلوان
وہ ہی جو مالک ہو نفس اپنے کا وقت غصے کے کہ قادر ہوا درنگرے بیت صف شکنی سے نہین کچھ پہلوان ؛ خود شکنی چاہئے رفت یہان
وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ اور معاف کرنیوالے لوگون سے یا بندگان زرخریدگان سے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ اور خدا دوست رکھتا ہی احسان
کرنیوالونکو سمجھ لیجے کہ بہتر قسمون احسانکے سے یہہ ہی کہ نیکی کرے بدلے برائی کے جسنے بدی کی ہو اُس سے نیکی کرے تیسیر . مین ہی کہ حضرت امام حسن رض
کے گھر کوئی مہمان آئے تھے آپنے انکے واسطے کھانا منگوایا خادم کاسہ آش گرم لایا ہیبت اور رعب امام کے سے پاؤن نے اسکے لغزش ؛
کھائی وہ کاسہ آش گر پڑا سر مبارک پر امام کے آپ نے ازراہ تادیب نہ از طریق تعذیب اسکے طرف دیکھا اُسنے پڑھا الکاظمین الغیظ
آپنے فرمایا کہ غصہ میرا فرو ہوگیا اُسنے کہا والعافین عن الناس آپنے فرمایا مین نے معاف کیا اسنے عرض کیا واللہ یحب المحسنین آپنے
فرمایا مین نے اپنے ملکیت سے تجھے آزاد کیا ؛ نظم ہوسکے رفت تو بھلائی توکر ؛ دیکھ کسی سے نہ برائی توکر ؛ تجھسے برائی بھی کرے کر دئی ؛ بدلے
مین نیکی ہی توکر اسکے بھی ؛ نیکی سے پاویگا نہ ہرگز خلل ؛ یاد رکھہ بہا انکو اور کر عمل وَالَّذِيۡنَ اور وہ لوگ سمجھ لیجے کہ یہہ معطوف ہی الذین ینفقون پر
اور مضمون کلام کا یہہ ہی کہ متقی دو گروہ ہین ایک تو نفقہ دینے والے اور حلم اور عفو اور احسان والے ہین دوسرا تائب بغیر مصر ہین انکا
بیان یہہ ہی کہ شامت نفس اپنے سے اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جب کرین بڑا گناہ یا ظلم کرین اوپر نفسون اپنے کے ساتھ مباشر
معاصی کے سمجھ لیجے کہ بعضے کہتے ہین فاحشہ کام بڑا ہی اور ظلم کلام بد یا فاحشہ کبائر ہین اور ظلم صغائر یا فاحشہ خطا ہی اور ظلم عمد یا فاحشہ زنا ہی
اور ظلم مقدمے زنا کے جیسے دیکھنا اور ہاتھ لگانا اور لپٹنا اور بوسہ لینا غرض ہر تقدیر بعد فاحشہ و ظلم کے ذَكَرُوا اللّٰهَ یاد کرین اللہ کو یعنے
عقوبت خدا کو یا عتاب اسکے کو ساتھ سوز ندامت کے کہ کیون ہمنے یہہ فعل کیا یا مستذکر ہون وعدہ مغفرت کے کہ موقوف ساتھ استغفار کے ہی
فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِهِمۡ پس بخشش چاہینگے واسطے گناہون اپنے کے وَمَنۡ يَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ اور کون شخص بخشتا ہی گناہون کو یہہ
استفہام بمعنی نفی ہی یعنے کوئی نہین بخشتا گناہون کو بندون کے مگر اللہ وَلَمۡ يُصِرُّوۡا عَلٰى مَا فَعَلُوۡا وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ اور نہ استادگی کرین اوپر
اس گناہ کے بعد استغفار کے کہ کیا اور وہ جانتے ہین کہ عقوبت استادگی کی اوپر گناہ کے زیادہ ہی عذاب گناہ سے شان نزول مین
اس آیت کے لکھا ہی کہ ایک شخص خرما فروش تھا اسکے پاس ایک عورت خوبصورت خرمے خریدنے کو آئی اسنے اچھے خرمے دینے کے
بہانے سے اُسے گوشہ مین لیجا کر اس سے طلب ہم آغوشی کی اور بوسہ لیا بعد بوسہ کے اس عورت نے کہا کہ اتق اللہ ڈر اللہ سے اور
دامن پاک میرا آلودہ ملوث حرام مت کر وہ اپنے حرکت سے پشیمان ہو کر حضور نبوی مین حاضر ہوا اور قصہ عرض کیا آپنے فرمایا کہ مین
تمہارے درمیان ہون اور تم ایسے کام کرتے ہو پس حق تعالی نے تاکید امید واری مغفرت مین یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضے کہتے ہین کہ

Marfat.com

ابو الیسر کے شان مین ہی یا بہلول نباش کے یا ثعلبہ انصاری کے حق مین اُتری ہی کہ بعد گناہ کے توبہ و استغفار کیا اُولٰٓئِكَ وہ گروہ متقیون کی کہ منقسم
او پر دو قسم کے تھی جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ بدلا انکا بخشش ہی پروردگار انکے سے وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اور
بہشتین مین کہ چلتی مین نیچے مکانون یا درختون اسکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ اور اچھا ہی ثواب ثواب
عمل کرنیوالونکا کہ مغفرت ہی اور بہشت قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ تحقیق گذرین ہین پہلے تم سے راہین یعنے واقعی درمیان جہان کے شادی
اور غم سے اور رحمت اور محنت سے یا راہین شریعتون کی یعنے امتین کہ بسبب تکذیب پیغمبرون کے ہلاک ہوئین فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ پس جاؤ
اور سیر کرو بیچ زمین کے اور دیکھو عاد کا بلاد اور ثمود کا شہر اور لوط کا جنگل فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ پس دیکھو عبرت کی نگاہ سے
کہ نافرمانی کے باعث کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیوالونکا هٰذَا یہہ کلام کہ قصے مین احد اور بدر کے گذرا یا یہہ شرح کہ پہلے امتونکی اور واقعات
زمانے کی کوئی بَيَانٌ لِّلنَّاسِ سبب ظاہر کرنے سخن حق کا ہی واسطے عام لوگون کے وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ اور ہدایت
اور نصیحت ہی واسطے پرہیزگارونکے لکھا ہی کہ حرب احد مین غلبہ کافرونکا دیکھکر مسلمان ہراسان ہوئے حق تعالی نے انکی تسلی کے
واسطے یہہ آیت بھیجی وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ زخمی ہونیکا یا مصیبت پانیکا یا مال غنیمت نہ
اُٹھانیکا اور حال آنکہ تم ہی ہو بلند یعنے غالب بحسب مکان یا از روے محاربہ کہ بدر مین فتح یاب ہوئے یا یہہ کہ تمھارے مردے جنت مین اور انکے
دوزخ مین یا یہہ بشارت ہی مومنونکو کہ تم غالب اور فتح یاب ہوؤگے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان والے وعدہ حق پر کہ فرمایا ہی ان جندنا
لہم الغالبون اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ اگر لگے ہین تمکو زخم فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ پس تحقیق لگے ہین قوم کفار کو بھی زخم مانند زخم تمھارے کے یعنے
جنگ بدر مین وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اور یہہ دن کہ مدار زندگانی کی ہی اور انکے باری باری پھیرتے ہین ہم انکو درمیان
لوگون کے کوئی دن خوشی کا آتا ہی کوئی غم کا کوئی عسرت کا نظم کبھی عیش و عشرت کبھی رنج و درد ❊ کبھی رنگ سرخ اور کبھی رنگ
زرد ❊ کبھی فرح و حزن و کبھی فرح و جنگ ❊ زمانے کے یہہ دیکھکر رنگ و ڈھنگ ❊ سمجھ لے کہ کرتا ہی ہر شی وہی ❊ وہی ہی وہی ہی
وہی ہی وہی ❊ اور یہہ مداولہ اسواسطے ہی کہ پند پذیر ہون وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور تو کہ دیکھے اللہ ظاہر ان لوگونکا کہ ایمان لائے
ہین وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ اور تو کہ پکڑے تم مین سے گواہ یعنے گواہ ایک دوسرے کے ہوان کہ کون معرکہ جہاد مین قائم رہا اور کون بھاگا
کسنے جان فدا کی اور کسنے جی چرایا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین دوست رکھتا ظالمون کو کہ مشرک ہین وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور تو کہ خالص کرے اللہ ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین یہہ فائدہ دوسرا ہی مداولہ کا سمجھ لیجے کہ بلا اور مصیبت اور رنج اور مشقت کہ مسلمانونکو
پہنچتی ہی گناہ انکی گھٹاتی ہی وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ اور مٹا ڈالے کافرونکو اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کیا گمان کیا تم نے یہہ کہ داخل
ہو بہشت مین وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ اور ابھی نہین دیکھا اللہ نے اُن لوگونکو کہ جہاد کرتے ہین تم سے وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ
اور نہین دیکھا صبر کرنیوالونکو اوپر فرمانے رسول کے باٹھہرنے والون کو وقت آنے مصیبتون کے سمجھ لیجے کہ بے محنت مجاہدہ رحمت مشاہدہ کو نہین
پہنچا کوئی مطلع جان دے تا کہ پائے جانان کو ❊ کھوکے سر دیکھہ سر عرفان کو وَلَقَدْ كُنْتُمْ تحقیق تھے تم کہ اشتیاق مین اللہ کے تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ
آرزو کرتے موت کی یعنے شہادت کی مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ پہلے اس سے کہ ملاقات کرو یعنے مشاہدہ کرو اسباب اسکے کو کہ حرب ہی فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ پس تحقیق دیکھہ لیا تمنے اسکو کہ طلب کرتے تھے لڑائی کفار کے سے اور حال آنکہ تم دیکھتے ہو یارون اور بھائیون اپنونکو ع ۱۴
کہ مارے گئے یا نظر کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ انکو اکیلا لڑائی مین چھوڑکر اپنی جان بچانے مین کوشش کرتے ہو لکھا ہی

Marfat.com

کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب زخم کھاکر گشتون مین پنہان ہوئے ابلیس لعین نے آواز کیا کہ الا ان محمدا قد قتل آگاہ ہو تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مارے گئے یہہ سنکر ضعفائے اسلام نے چاہا کہ عبداللہ ابی کے طرف رجوع کرین کہ وہ ابو سفیان سے خط امان لیوے اور بعضے لوگ بھاگ گئے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ملامت فرمائی انھون نے عذر کیا کہ آپکے شہادت کی خبر سنکر ہم ہراسان ہوئے اور نہایت خوف سے نہ
ٹھہر سکے حق تعالی انکے دفع عذر مین یہہ آیت نازل فرمائی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اور نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بھیجا گیا میری
طرف سے قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ تحقیق گذرے ہین پہلے اس سے پیغمبر اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ پس اگر مرجاوے یہہ
پیغمبر یا مارا جاوے کیا پھر جاؤ گے تم اوپر ایڑیون تمہاری کے یعنے ترک جہاد کا کرو تم یا مرتد ہو جاؤ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ اور جو کوئی پھر جاوے اوپر
دونون ایڑیون اپنی کے ساتھہ ترک کرنے جہاد کے یا ارتداد کے فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا پس ہرگز نہ ضرر پہنچاوے وہ پھرنیوالے اپنے پھر جانے سے
اللہ کو کچھہ کہ ورود مضار اور منافع کا اوپر اسکے روا نہین وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ اور شتاب جزا دیگا خدا تعالی شکر کرنیوالونکو وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ
اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین لائق کسی نفس کو یہہ کہ مرجاوے مگر ساتھہ حکم اللہ کے اور لکھا ہی خدا نے یہہ حکم لوح محفوظ مین كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا
لکھنا کر کر زمانہ اسکا مقرر کیا گیا کوئی پہلے اس سے نہ مرے اور نہ وہ زمانہ گذرے سمجھہ لیجے کہ اس آیت مین حرص دلاتا ہی مسلمانونکو اوپر جہاد کے
اور دلیر کرتا ہی مومنون کو لڑائی مین اوپر اہل عناد کے اسواسطے کہ جس کسی نے سمجھا کہ عمر زیادہ کم نہین ہوتی ہی اسکا وقت معین مقرر ہی وہ
دلیر ہوگا معرکہ جنگ مین رباعی تقدیر خدا پہ جو تکیہ اپنی کرے ؛ وہ جنگ وجدال دشمن کا ہی کو ڈرے ؛ جسکی کہ نہین ہی موت رافت یہہ سمجھہ ؛
کاٹے سے نہ وہ کٹے نہ مارے سے مرے وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہے عوض اس جہاد کے کہ کرتا ہی ثواب دنیا کا
دینگے ہم اسکو دنیا سے جو کچھہ کہ مقدر کیا ہی ہمنے وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہے بدلے اعمال اپنے کے ثواب آخرت کا دینگے
ہم اسکو آخرت سے جو کچھہ کہ چاہے بیچ بہشت کے وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ اور شتاب جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو اوپر نعمت جہاد کے وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ
قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ اور کتنے پیغمبرون سے تھے یعنے بہت پیغمبر تھے کہ بیچ راہ حق کے لڑے ساتھہ ہوئے انکے خدا کے لوگ بہت سمجھہ لیجے کہ ربی بہ
معنے ربانی ہی یعنے خدا کے لوگ جیسے اولیا اور فقہا اور علما اور اتقیا یا خود پیغمبر اور ربی نام سپاہ کا بھی ہی کہ ہزار سے زیادہ نہو اور عین المعانی
مین دس ہزار لکھے ہین فَمَا وَهَنُوْا پس نہ سست ہوئے یہہ پیغمبر اور اصحاب انکے لِمَآ اَصَابَهُمْ واسطے اسکے جو پہنچا انکو محنتون سے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ
اللہ کے جہاد کفار مین وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا اور نہ ضعیف ہوئے بہت لڑائیون سے اور نہ گڑگڑائے دشمنون سے سمجھہ لیجے کہ یہہ تعریض
منہزمون کی کہ التجا ابن ابی سے کر کر خط امان طلب کرتے تھے ابوسفیان سے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ اور اللہ تعالی دوست رکھتا ہی صبر کرنے
والون کو اوپر جہاد کے وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اور نہین تھی بات ان خدا کے لوگون کی بعد قتل پیغمبر انکے کے اگر واقع ہوا اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہہ کہ کہا
انھون نے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا ای پروردگار ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا اور زیادتی ہماری بیچ
کام ہمارے کے وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکھہ قدم ہمارے بیچ وقت لڑائی دشمنون دین کے وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اور مدد دے ہمکو
اوپر قوم کافرون کے فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا پس دیا انکو اللہ نے باعث برکت دعائے یا استغفار کی یا بسبب صبر کرنیکے اوپر مقاتلے
کفار کے ثواب دنیا کا کہ فتح پانا دشمن پر ہی اور ہاتھہ آنا غنیمتونکا ہی وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ اور خوبی ثواب آخرت کی کہ نعمتین بہشت کی
ہین اور دیدار پروردگار کا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالون کو یعنے صابرون کو سمجھہ لیجے کہ ثواب
دنیا اور آخرت کا محققون کے نزدیک دونون سے دھیان اٹھاکر ایک اللہ کیطرف لو لگانا ہی ؎ شوق دنیا کا نہ عقبی کی ہوس ہی ہم کو

Marfat.com

بس چلے اپناتو وصل اسکاہی بس ہی ہمکو یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کہا مانوگے تم ان لوگونکا
جو کافر ہوئے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت اس گروہ کے حق مین نازل ہوئی ہی جنھون نے ابو سفیان سے طلب امان کی کی تھی کشاف
مین لکھا ہی کہ منافقون نے مومنون کو کہا کہ پیغمبر کشتہ ہوئے اور کفار نے غلبہ پایا اب لازم ہی تمھین کہ اپنے دین کیطرف رجوع کرو
حق تعالی نے فرمایا کہ اگر منافقون کے کہنے پر عمل کروگے تو یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ پھر دینگے تم کو اوپر ایڑیون تمھاریکے یعنے
کفر پر پس پھر جاؤگے تم زیان پانیوالے دونو جہان مین پس دشمنونکا کہا نہ مانو بَلِ اللّٰہُ مَوْلٰکُمْ بلکہ جانو کہ اللہ یار اور مددگار اور دوست
اور کارساز تمھارا ہی پس کفار سے دوستی مت کرو اور مدد سوا حق کے غیر سے نچاہو وَھُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ اور اللہ بہتر مدد کرنیوالونکا ہی
سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ شتاب ڈالینگے ہم بیچ دلون ان لوگونکے جو کافر ہوئے ترس اور ڈر سمجھ لیجے کہ حق تعالی نے
روز احد مین بھی ڈر کفار کے دلمین ڈالا تھا کہ باوجود فتح اور غلبے کے بے حجت قتال ترک کر کر پھر گئے اور یہہ رعب ڈالنا کفار کے دل
مین کیون تھا بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ بسبب اسکے کہ شریک لاتے تھے ساتھ اللہ کے مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا وہ چیز کہ نہین اتاری اللہ نے واسطے
کوئی دلیل وَمَاْوٰھُمُ النَّارُ اور جگہہ انکی آگ دوزخ کی ہی وَبِئْسَ مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ اور بری ہی جگہہ رہنے ظالمون کی بیچ دوزخ کے
وَلَقَدْ صَدَقَکُمُ اللّٰہُ وَعْدَہٗٓ اور تحقیق سچا کیا تم سے اللہ نے وعدہ اپنا فتح کا کہ مشروط بصبر تھا جبتک صبر کیا فتحمند رہے جب صبر چھوڑا شکست
کھائی صحیح حاکم مین ابن عباس رضی اللہ سے نقل کی ہی کہ خدا تعالی نے جیسی نصرت کہ جنگ احد مین پیغمبر کی فرمائی ویسے کسی مقام پر نہین
کی بعضے لوگون نے اس بات کا انکار کیا ابن عباس نے فرمایا کہ مین کتاب اللہ سے کہتا ہون کہ فرمایا ہی کہ وعدہ نصرت میرا ساتھ
تمھارے سچا ہوا اِذْ تَحُسُّوْنَھُمْ بِاِذْنِہٖ جسوقت کہ مارتے تھے تم کافرون کو ساتھ حکم خدا کے یا معونت اسکے کے دن فتح تمھاریکا تھا حَتّٰٓی
اِذَا فَشِلْتُمْ یہانتک کہ جسوقت نامردی کی تمنے وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ اور جھگڑا کیا تمنے بیچ کام حرب کے وَعَصَیْتُمْ اور نافرمانی کی تمنے عبد اللہ
ابن جبیر کی کہ امیر تھا تمھارا اور مقام اپنا چھوڑا پس مغلوب ہو گئے تم مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىکُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ پیچھے اس سے کہ دکھایا تمھارے تئین
جو چاہتے تھے تم نصرت اور غنیمت سے مِنْکُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا بعض تم مین سے وہ کہ ارادہ کرتا تھا دنیا کا یعنے لوٹ اور نام آوری کا اور وہ
طائفہ وہ تھا جیسے جو دائرہ حکم سے پاؤن نکال کر غنیمت کیواسطے دوڑا وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ اور بعض تم مین سے وہ تھا کہ ارادہ کرتا
تھا ثواب آخرت کا اور سعادت اور شہادت کا اور وہ گروہ وہ تھا کہ حکم پیغمبر پر ثابت رہا اور شربت شہادت کا چکھا ثُمَّ صَرَفَکُمْ عَنْھُمْ
لِیَبْتَلِیَکُمْ پھر باز رکھا تمھین خدا نے اور منھہ تمھارا پھیر دیا انکیسے یعنے قتل کافرونکے سے بعد غلبے تمھاریکے اسپر تو کہ آزماوے تکو جیسے معاملہ
آزمائش والونکا کرے تو کہ صبر تمھارا ظاہر ہوجاوے وَلَقَدْ عَفَا عَنْکُمْ اور تحقیق معاف کیا تم سے کہ برائے مخالفت کے سے تمکو نہ ہلاک کیا
وَاللّٰہُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اور اللہ تعالی صاحب فضل کا ہی اوپر ایمان والون کے سمجھ لیجے کہ یہہ بھی اسکے فضلون سے ایک فضل تھا کہ
نہ تم سب کو ہلاک فرمایا اِذْ تُصْعِدُوْنَ جسوقت کہ چڑھے جاتے تھے تم پہاڑ پر بیچ شکست کے وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ اور نہ موڑ کھڑے ہوتے تھے
تم اوپر کسیکے آدمیون سے یا نہ دیکھتے تھے تم کسی ایک کو کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ اور پیغمبر پکارتا
تھا تمکو بیچ پچھاڑی تمھاریکے سمجھ لیجے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ الی عباد اللہ الی عباد اللہ انا رسول اللہ من یکر فلہ الجنۃ آؤ
طرف میرے ای بندگان خدا آؤ طرف میرے ای بندگان خدا مین ہون فرستادہ خدا جو شخص کہ باز رہیگا بھاگنے سے پس واسطے اسکے جنت ہی
فَاَثَابَکُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ پس دوبار دیا تمکو غم ساتھ غم کے سمجھ لیجے کہ غم پہلا شکست کا تھا دوسرا خبر وفات کا پیغمبر کے کہ اس غم مین شکست

Marfat.com

اور موت اقرباؤنکی سب بھول گئے اور یہہ مکافات دی تمکو تو کہ صبر نہ چھوڑو مصیبت اور بلا مین اور درد و کے لِکَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ تو کہ نہ
غم کھاؤ اوپر اس چیز کے کہ جو گئی تم سے فتح اور غنیمت سے وَلَا مَا اَصَابَکُمْ اور نہ اندوہگین ہو جو پہنچی تمکو قتل و جرح اور ہزیمت سے وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالی خبردار ہی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُعَاسًا یَغْشٰی طَائِفَةً مِنْکُمْ پھر اتارا اللہ نے
اوپر تمہارے پیچھے غم کے امن چین اور وہ کیا تھا اونگہہ تھی کہ ڈہانکتی تھی ایک گروہ کو تم مین سے کہ مومنان حقیقی تھے سمجھہ لیجے کہ تفسیر حسینی
مین تبیان سے منقول ہی کہ یہہ خواب سبک ساتھہ آدمیون پر طاری ہوا تھا حضرت صدیق حضرت فاروق حضرت علی حضرت طلحہ حضرت سعد بن
ابی وقاص مہاجرین مین سے تھے اور حارث بن صمہ اور سہیل بن حنیف انصاریون مین سے اور بعضون نے زبیر کو داخل کیا ہی رضی اللہ عنہم اور فائدہ
اونگہنے کا تازہ ہونا قوت کا اور دور ہونا کلال ملال کا تھا تفسیر بیضاوی مین حضرت طلحہ سے روایت ہی کہ ڈہانک لیا ہمکو اونگہہ نے بیچ
لڑائی مین یہانتک کہ گرتی تھی تلوار ہاتھہ سے ایک کے ہم مین سے پس پکڑتا تھا اُسے پھر گرتی تھی پھر پکڑتا تھا وَطَائِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ اور
ایک گروہ دوسرا تھا جیسے معتب بن قشیر اور اصحاب اسکے منافق کہ تحقیق فکر مین ڈالا تھا انکو جانون انکے نے یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ
الْجَاهِلِیَّةِ گمان کرتے تھے ساتھہ اللہ کے سوا حق کے ناروا اور ناسزا گمان جاہلیت کا کہ معاملہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی تمام نہو گا یَقُوْلُوْنَ
هَلْ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ کہتے تھے آیا ہی واسطے ہمارے بر سبیل انکار یعنے نہین واسطے ہمارے کام فتح کے ہی کہ وعدہ کیا تھا کچھ چیز یعنے طمع غلبے
کی ہم رکھتے تھے ابوسفیان کے لشکر پر سو میسر نہوا اور ایک قول یہہ ہی کہ ابن ابی کے تین کہا کہ مارے گئے بنو خزرج اُسنے جواب مین کہا کہ ہل لنا من
الامر شیء یعنے ہماری تین انکے کام مین کچھ اختیار نہین ہی ہمنے کہا تھا مدینے سے باہر مت جاؤ ہماری بات نمانی قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ کہہ کہ
تحقیق کام سب فتح اور شکست کا واسطے خدا کے ہی اور فرمان اُسکے برا ہی ابو عمر اور یعقوب نے کلہ ساتھہ پیش لام کے پڑہا ہی چنانچہ بیضاوی مین
لکھا ہی یُخْفُوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ چھپاتے ہین منافق بیچ جانون اپنے کے شکست شبہون سے وہ چیز کہ نہین ظاہر کرتی واسطے
تیرے دہشت کے سبب سے مسلمانونکی تلوارون سے یا اس ڈر سے کہ پردہ فاش ہوئے اعمال قبیحہ اور نیات فاسدہ اُنکے ظاہر ہون یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ
لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ کہتے ہین خلوت مین ایک دوسرے سے اگر ہوتا واسطے ہمارے کام اپنے سے کچھ بہرہ اور نصیبہ یا اگر دین ہمارا برحق ہوتا مَا قُتِلْنَا
هٰهُنَا نہ مارے جاتے ہم یہان یعنے ساتھہ ہمارے نہ کشتہ ہوتے اور شکست ہم نکھاتے قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کہہ اگر ہوتے تم اے منافقو بیچ گھرون اپنے
کے اور نہ چاہتے باہر نکلنا ہمارے ساتھہ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ البتہ نکلے ہوتے تم مین سے وہ لوگ کہ بیچ ازل کے کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ
لکھا گیا ہی اوپر انکے مارے جانا طرف جاگہہ پڑے ہوئے اپنے کے تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی الی مضاجعہم کے تفسیر مین الی مصارعہم پس خطاب ساتھہ مسلمانون
کے فرماتا ہی کہ بعد اس غم الم کے کہ رکھتے ہو امن اور آرام تمپر اُتارا تا کہ اسکے وعدے پر مضبوط رہو وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ اور تو کہ آزماوے
اور ظاہر کرے خدا اس چیز کو جو بیچ سینون تمہارے کے ہی اندیشون سے وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ اور تو کہ خالص کر لیوے اس چیز کو جو بیچ دلون
تمہارے کے ہی نیتون اور ارادون سے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اللہ تعالی جانتا ہی سینے والی چیز کو جو پوشیدہ اور نہان ہی سمجھہ لیجے النصف
کہ اس آیت شریفہ مین جو تمام قرآن مجید مین حروف ہین سب موجود مین عامل اس آیت کو آیت قطب کہتے مین کہ ورد رکھنے والا اسکا مرتبہ قطبیت پاتا
ہی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ تحقیق وہ لوگ کہ پیٹہہ دی تم سے اور ہزیمت کھا کر چلے یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اُس دن کہ ملے دو گروہ یعنے مسلمان
اور کافر لڑائی مین اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ سوا اسکے نہین کہ لغزش دی انکو شیطان نے یا شیطان نے طلب کی اُنسے ذلت پس
مانا انہون نے کہا اُسکا بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا بسبب شامت بعضے اس چیز کے کہ کی تھی یعنے مخالفت حکم پیغمبر کے وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ

Marfat.com

ع ۱۶

اور تحقیق معاف کیا اللہ نے اُنسے یہہ گناہ بسبب توبہ اور عذر اُنکے کے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی تحمل کرنیوالا ہی جلدی نہین
فرماتا عذاب کرنے مین گنہگاروں کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند ان لوگون کے
کہ کافر ہوں یعنے منافق وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اور کہنے لگے واسطے بھائیو کتے ہوئے مرے ہوئے اپنوں کے اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ جبوقت چلتے بیچ
زمین کے واسطے تجارت کے اور مرتے اَوْ كَانُوْا غُزًّى یا ہوتے لڑنے والے اور جہاد کرنیوالے اور کشتہ ہوتے لَوْ كَانُوْا عِنْدَنَا اگر ہوتے ہمارے
پاس اور سفر و غزا کو نجاتے مَا مَاتُوْا نمرتے اس سفر مین وَمَا قُتِلُوْا اور نہ مارے جاتے اس لڑائی مین پس تم ای مومنون مخالفت
انکی کرو اس قول مین لِيَجْعَلَ اللّٰهُ تو کہ کرے اللہ تعالیٰ ذٰلِكَ اس مخالفت تمہاریکو ساتھ گمان انکے کے کہ اگر ساتھ ہمارے ہوتے تلف نہوتے
حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ پچتاوا بیچ دلون انکے کے وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ اور اللہ تعالیٰ جلانا ہی باپ اور بھائی اور وہ مارتا ہی نہ سفر کی تنہائی اور لڑائی
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور اللہ تعالیٰ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ای مسلمانو صبر و ثبات سے دیکھتا ہی وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے اَوْ مُتُّمْ یا مر جاؤ تم خشنودی خدا مین پھولنے پر لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ البتہ بخشش ہی اللہ کی طرف
سے اور رحمت اسکی خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ بہتر اس چیز سے کہ جمع کرتے ہین کافر مال اسباب دنیا کے سے **بیت** وہ ذرا خوش ہو بہت سی
ہی یہہ زر سے بہتر، خذف کوچہ جانان ہی گہر سے بہتر وَلَئِنْ مُّتُّمْ اور اگر مر جاؤ تم ای مسلمانو بخشنودی خدا اَوْ قُتِلْتُمْ یا مارے جاؤ
لڑائی مین کافرون کے لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ البتہ طرف اللہ کے کہ معبود تمہارا ہی اکٹھے کئے جاؤ گے سمجھ لیجے کہ معنی اس آیت کی
مژدہ رسان عاشقان ہین یعنے جو مر جاؤ تم ای طالبو مخالفت نفس و ہوا مین یا شہادت پاؤ بہ تیغ ریاضت شوق لقاے کبریا مین
تو محشور ہوؤ گے ساتھ اسکے کہ جسکی طلب کی ہی اور مسرور ہوؤ گے ملاقات اُسکے سے کہ جسکے واسطے جان دی ہی **بیت** جس مرگ مین
ہو وصال دلبر، وہ مرگ ہی زندگی سے خوشتر فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ پس ساتھ رحمت کے کہ تجھے پہنچے اللہ سے نرم ہوا تو واسطے
اُنکے جنون نے ہزیمت پائی اور شکست کھائی تھی جنگ احد مین سمجھ لیجے کہ نزول اس آیت کا اس وقت ہوا تھا جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے آئے ہوئے اہل ہزیمت کو غصہ نفرمایا بلکہ دلاسا تسلی خوش خوئی دلجوئی کرنے لگے حق تعالیٰ نے یہہ
آیت نازل فرمائی کہ یہہ نرمی تیری بسبب رحمت میری کے تھی وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا اور اگر ہوتا تو سخت کہنے والا غَلِيْظَ الْقَلْبِ سخت دل
نامہربان لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ البتہ اصحاب تیرے بھاگ جاتے اور پراگندہ ہوتے گرد تیرے سے اور ساتھ تیرے نرہتے فَاعْفُ
عَنْهُمْ پس معاف کر اُنسے تقصیر کہ خدمت مین تیرے کی وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور بخشش مانگ مجھ سے واسطے انکے اس قصور سے کہ اداے
حق مین میرے کیا وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ اور مشورت کر اُنسے بیچ احکام کے کہ حق تعالیٰ کیطرف سے جسمین حکم جزم صادر نہین ہوا
بعضے کہتے ہین کہ مشورت مخصوص تھی امور محاربہ کی و لڑائی کفار کی فَاِذَا عَزَمْتَ پس جب قصد مقرر کرے بعد مشورت کے
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ پس بھروسا کر اوپر اللہ کے نہ اوپر مشورت کے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی توکل کرنیوالونکو
سمجھ لیجے کہ متوکل حقیقی وہ ہی کہ سوا خدا کے نکسی سے ڈرے اور نہ امید رکھے **بیت** رفت خدا کے عشق مین جو دل دو نیم ہی، امید
ہی کسی سے اُسے اور نہ بیم ہی، اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ اور مدد کرے تمہاری اللہ جیسے کہ حرب بدر مین واقع ہوئی فَلَا غَالِبَ لَكُمْ پس
نہین کوئی غالب آنیوالا اوپر تمہارے وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ اور اگر چھوڑ دے تمکو چنانچہ جنگ احد مین واقع ہوا فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ
مِّنْ بَعْدِهٖ پس کون ہی وہ شخص جو مدد کرے تمہاری پیچھے چھوڑ دینے کے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر کرم اللہ کے پس چاہیے

Marfat.com

که توکل کرین ایمان والے وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ اور نهین لائق کسی نبی کو یهه که خیانت کرے غنیمت مین سمجهه لیجیے که اصحاب بعضے جو پہلوانون
بہادرون مین سے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہتے تھے کہ مال غنیمت مین سے ہمین حصہ بہ نسبت اور ضعیفون کے زیادہ عنایت
فرمادین یہہ آیت نازل ہوئی کہ خیانت پیغمبر کو غنیمت بانٹنے مین روا نہین اور بعضے کہتے ہین کہ اموال غنیمت مین سے کچھہ چیز گم ہوگئے
تھی بعضے سیاہ باطن بسبب نفاق کے نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے حق تعالی نے اپنے حبیب کے ذمہ سے بلکہ عموما
تمام انبیا سے خیانت دور فرمائی کہ کوئی پیغمبر خیانت نہین کرتا وَمَنْ يَغْلُلْ اور جو کوئی خیانت کرے غنیمت مین يَأْتِ بِمَا غَلَّ لے آویگا
اس چیز کو کہ خیانت کی ہے یا پاویگا گناہ اس چیز کا کہ جسمین خیانت کی ہے يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے اور فضیحت ہوگا روبرو اس
جماعت کے اگرچہ ایک تار ہو سمجھہ لیجیے کہ حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص بعد قسمت غنیمت کے ایک رسی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا
جو پہلے تقسیم سے اٹھائی تھی آپ نے قبول نہ کی اور فرمایا کہ رکھہ تا قیامت کو لاوے ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا اس
دن ہر جی کو بدلا اسکا جو کچھہ کمایا ہے نیکی سے اور بدی سے وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور وہ نہ ظلم کیے جاوینگے وقت جزا کے أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ
کیا پس جس شخص نے پیروی کی خشنودی خدا کی بیچ ترک کے خیانت ہو یا ہو كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ ہوویگا مانند اس شخص کے کہ پھر آیا ساتھہ غصے
اللہ کے بسبب خیانت کے وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ اور جگہہ اسکی دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بری ہے جگہہ پھر جانیکی دوزخ معاذ اللہ هُمْ دَرَجَاتٌ
یہہ لوگ یعنے انبیا اور اہل امانت صاحب درجون کے ہین یا انکو ہین بیچ اس جہان کے مرتبے عِنْدَ اللَّهِ نزدیک خدا کے وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ
اور اللہ تعالی دیکھنے والا ہے ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہین لوگ امانت داری اور خیانت گذاری سے لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
تحقیق احسان کیا ہے اللہ نے اوپر مسلمانون کے إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ جسوقت بھیجا درمیان انکے پیغمبر آپس انکے سے یعنے
آدمیون سے يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ پڑھتا ہے اوپر انکے آیتین قرآن کی یا نشانیان توحید کی وَيُزَكِّيهِمْ اور پاک کرتا ہے انکو دنس مقتضیات
طبعیہ سے برشحات ینابیع احکام شرعیہ یا اصطلاح مین لاتا ہے کام انکے یا گواہی دیتا ہے اوپر پاکی انکے کے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ اور سکھاتا ہے
انکو قرآن یا معارف شرعیہ وَالْحِكْمَةَ اور حدیث یا معارف عقلیہ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ اور تحقیق تھے سب آدمی پہلے بھیجنے
پیغمبر سے بیچ گمراہی ظاہر کے نہ حق جانتے تھے نہ باطل پہچانتے تھے أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ کیا جسوقت پہنچی تمکو مُصِيبَةٌ مصیبت شکست سے اور قتل سے
اور حال یہہ ہے کہ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا تحقیق پہنچایا تمنے دو برابر اسکے کہ انھون نے جنگ احد مین ستر آدمی تم مین سے شہید کیے اور تم نے
جنگ بدر مین ستر آدمی انمین سے مارے اور ستر کو قید کرکے لائے باوجود اسکے قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا کہا تمنے غمگین ہوکر کہان سے ہوا یہہ درحالیکہ ہم
مسلمان ہین اور پیغمبر خدا ہمارے درمیان مین قُلْ هُوَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ جو تمکو پیش آیا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ نزدیک جانون تمھارے
سے ہے کہ نافرمانی کی اور مدینے سے باہر آئے یا ترک مرکز کرکے بطلب غنیمت إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے
فتح اور غنیمت قتل و ہزیمت سے قادر ہے وَمَا أَصَابَكُمْ اور جو کچھہ پہنچا تمکو ناگوار طبیعتون تمھاری يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ اسدن کہ ملی دو
جماعتین اور ابوسفیان سپاہ مومنین سے مقابلہ کر سکا فَبِإِذْنِ اللَّهِ پس ساتھہ حکم اللہ کے تھا اور قضا و قدر اسکے کے وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ اور
تو کہ دیکھے اللہ ثابت رہنا مسلمانون کا لڑائی مین اور ظاہر کردے وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا اور تو کہ ظاہر کردے دشمنی ان لوگون کی کہ منافق
ہوے وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اور کہا گیا واسطے ابن ابی اور اصحاب اسکے کے جسوقت پھرے وہ راہ مدینہ منورہ سے کہ آؤ اور لڑائی سے مت
پھرو اور بکوشش تمام قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لڑو کافرون سے بیچ راہ خدا کے أَوِ ادْفَعُوا یا دفع کرو شر انکا کہ ارادہ قتل کا اور لوٹ کا مدینے

Marfat.com

والون کے رکھتے ہین قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ کہنے لگے اگر ہم ڈھب ڈول جانتے لڑائیکا البتہ ساتھ چلتے تمہارے یا اگر جانتے ہم کہ وہان لڑائی ہوگی البتہ ساتھ چلتے لیکن لڑائی اور بکار نہین ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقرباؤن سے صلح اور ملاپ کرلینگے هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ یہہ منافق طرف کفر کے اسدن کہ یہہ باتین کرتے تھے نزدیک تر تھے انہین سے طرف ایمان کے یا ساتھ اہل کفر کے نزدیک تر تھے کرنے مین یا اہل ایمان يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ کہتے ہین ساتھ منہہ اپنے کے مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ جو کچھ نہین بیچ دلون انکے کے یا یہہ کہ زبان سے کہتے ہین کہ ملاپ ہوجاویگا اور دلمین جانتے ہین کہ لڑائی واقع ہوگی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہین منافق مکر اور فریب اور حسد اور عداوت سے اَلَّذِيْنَ قَالُوْا یہہ منافق وہ ہین کہ جہل سے یا واسطے فریب دینے جاہلون کے کہا لِاِخْوَانِهِمْ واسطے بھائیون اپنے کے یا امثال اور اقربا اور ہمنشینون اپنے کے کہ جنگ احد مین شہید ہوئے تھے وَقَعَدُوْا اور حال یہہ ہے کہ یہہ کہنے والے بیٹھ رہے تھے گھرونمین اپنے بچ کر مرنے مارنے سے لَوْ اَطَاعُوْنَا اگر کہا مانتے وہ بھائی ہمارے ہمارا گھرونمین بیٹھے رہنے مین اور بچانے مین بیچ لڑائی کے مَا قُتِلُوْا نہ مارے جاتے جیسے کہ ہم نہین مارے گئے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر اختیار موت کا تمہارے ہاتھ مین ہے فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس ہٹا دو جانون اپنے سے موت کو اگر ہو تم سچے کہ ڈر دافع قدر ہے کشاف مین لکھا ہے کہ جسدن منافقون نے یہہ بات کہی ستر آدمی انہین سے مر گئے تھے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اور مت گمان کر ان لوگون کو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ اللہ کے مردے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصحابونکو کہ بھائی تمہارے جو جنگ احد مین شہید ہوئے ہین حق تعالی نے جانین انکی مرغان سبز بال کے پیٹونمین ڈالین ہین کہ ہوا بہشت کی کھاتے ہین طوبی کی شاخون پر آشیانے بنائے جویبار فردوس سے سیراب ہون اور قندیل زرین سایہ عرش مین لگائین ہین کہ اگر چاہین تو واسطے استراحت کے خوابگاہ وہان مقرر کرین اور وہ کہتے ہین کہ الہی کون خبر دے ہمارے بھائیون آشناؤنکو اس دولت کی کہ ہمنے پائی ہے تاکہ رغبت انکی طرف جہاد کرنیکے زیادہ ہو حق تعالی نے انکی تعریف حال مین یہہ آیت نازل فرمائی یا پدر جابر انصاری رضی اللہ عنہما جب شہید ہوئے حق تعالی سے چاہا کہ مین پھر زندہ ہون تا شربت شہادت بار دیگر چکھون فرمان ہوا کہ حکم ازلی یون نہین ہے کہ رجوع مرنے سے طرف جینے کے ممنوع ہے عرض کیا کہ اس سعادت حال اور نعمت بے زوال سے کہ مجھے عنایت فرمائی ہے میرے یارونکو آگاہ کر یہہ آیت نازل ہوئی کہ شہیدونکو مردے مت جان بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ بلکہ جیتے ہین نزدیک پروردگار اپنے کے سمجھ لیجے کہ حیات انکی اس معنون سے ہے کہ ہر برس ثواب غزوہ کا انکو پہنچتا ہے یا بدن کو انکے خاک نہین کھاتی یا غسل نہین دیتے انکو جیسے اور مردونکو دیتے ہین یا جواب سلام کا دیتے ہین یہہ زیارت کرنیوالون اپنون کو مثل زندون کے يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ رزق دئے جاتے ہین آدمیون بہشتکے سے بیچ اس حالت کے کہ خوش ہین ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے انکو اللہ نے فضل اپنے سے اور وہ دولت خوشنودی حق ہے کہ کوئی عطا فرحت رسان زیادہ اس سے متصور نہین تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ آفتاب انوار الہی جلوہ گر ہوکر ذرہ ذرہ انکے کو منور کرتا ہے یہ زبون اشارہ طرف اسکے ہے پس منبع نور اور مصدر رحمت سے ناظر ہوتے ہین فرحین عبارت اس سے ہے واقعی کوئی خوشی زیادہ تر وصال مطلوب سے اور کوئی سرور فزون تر دیدار جمال محبوب سے متصور نہین سا فرح عاشق جمال جانان ہے ﴿ دید جانان کمال ایمان ہے وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور مسرور ہوتے ہین ساتھ خوشخبری کے یا شادی کرتے ہین ساتھ ان لوگونکے کہ ہنوز نہین ملے ساتھ انکے مِّنْ خَلْفِهِمْ پیچھے انکے سے اور امید رکھتے ہین کہ بہشت مین ساتھ انکے پہنچین اور بیچ کرامت کے ساتھ انکے شریک ہون

Marfat.com

یا خوشی انکو اس سبب سے ہی کہ احوال آخرت کا انکے معلوم کر کر یقین جانے اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ یہہ کہ نہین کچھہ ڈر اوپر انکے اس چیز سے کہ پیش
آوی انہین وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اوپر مفارقت دنیا کے کہ جو چھوڑ جاوین یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ اور شادمانی کرتے
ہین ساتھہ رحمت کے کہ فائض ہوئی ہی اللہ کیطرف سے انپر یعنی ثواب اعمال وَفَضْلٍ اور نہ زیادتی کے اوپر اس نعمت کے جسقدر کہ مستحق
ہون وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور دوسری خوشی رکھتے ہین شہید ساتھہ اسکے کہ اللہ تعالی نہین ضایع کرتا ثواب ایمان
والو موحدون اور مجاہدونکا اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ جن لوگون نے کہ صدق دل سے اجابت کئی واسطے فرمان خدا کے
اور رسول اسکے کے اسوقت کہ نکلنیکا مدینہ سے حکم کیا سمجھہ لیجئے کہ قصہ اسکا یون ہی کہ جب ابوسفیان احد سے پھرا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
آخر اس دنکے کہ ہفتہ تھا سترھوین تاریخ شوال کی مدینہ مین تشریف لائے صبح کو اتوار کے فرمایا کہ لشکر والے احد کے پیچھے دشمنون کے جاوین
اور جو کوئی معرکہ احد مین نتھا وہ اب بھی نجاوے صحابہ نے اطاعت امر کی کئی اور باوجود اسکے کہ ضعیف اور زخم خوردہ تھے ملکے کو
چلے پیر کی رات حمراء اسد منزل کر کر آگ بہت جلائی کہ ہیبت اور دہشت انکی قبائل عرب پر ظاہر ہوا اور سمجھین کہ عجز اور انکسار نہین
ہی انکو حق تعالی نے اس آیت مین تعریف فرمائی انکی کہ حکم خدا اور رسول کا قبول کیا مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ پیچھے اسکے کہ پہنچے
انکو زخم لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ واسطے ان لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین انمین سے بوفائے عہد وَاتَّقَوْا اور ڈرتے ہین غضب خدا سے
بمخالفت امر پیغمبر اَجْرٌ عَظِیْمٌ ثواب ہی بڑا یعنے بہشت سمجھہ لیجئے کہ لکھا ہی کہ ابوسفیان نے بعد رجوع کے شرمندہ ہوکر بعزم استیصال لشکر
اسلام عود ٹھہرایا ناگاہ خبر پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمراء اسد مین سے ہراسان ہوکر پھر جانب مکہ پھرا اور قافلہ تجار کا مدینے کو جاتا
تھا یا اعراب بادیہ لوگونکو اس قافلہ کے خوب سمجھایا کہ محمد جس جگہہ ہین ہماری طرف سے انہین ڈراؤ کہ ابوسفیان نے لشکر آراستہ کر کر تمھارے
قتال اور جدال کو بازگشت کی ہی بلکہ کمر تمھارے مٹانے کو باندھی ہی جب قافلہ حمراء اسد مین پہنچا اور اہل اسلام سے ملاقات ہوئی
تو موافق کہنے ابوسفیان کے ڈرایا لیکن عنایت ازلی شامل حال مسلمانونکی تھی مطلق ہراسان نہوئے بلکہ تصدیق زیادہ ہوئی اور توکل
پر رہے کچھہ خوف نہ کھایا اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قبول کرنیوالے حکم خدا اور رسول کا وہ لوگ ہین کہ واسطے ڈرانیکے کہا انکو لوگون نے
یعنے تجار نے یا اعراب نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ یہہ لوگ یعنے ابوسفیان اور اصحاب اسکے تحقیق جمع ہوئے ہین واسطے قتال تمھارے
فَاخْشَوْهُمْ پس ڈرو تم انسے کہ تمھین طاقت مقابلہ کی انکے نہین ہی فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا پس زیادہ کیا اس بات نے مسلمانونکا ایمان یعنے
تصدیق اور یقین اور توکل وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ اور کہا مسلمانون نے کفایت ہی ہمکو اللہ تعالی مدد کرنیوالا اور اچھا
کارساز ہی سمجھہ لیجئے کہ نزدیک بعضون کے یہہ آیت کہ گذری اور بعد اسکے کہ ہی غزوہ بدر صغری مین نازل ہوئین مین لکھا ہی کہ ابوسفیان
نے روز احد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیغام کیا تھا کہ سال آئندہ لڑائی موضع بدر مین کرینگے آپنے قبول کیا تھا جب وعدے
کے دن قریب آئے پشیمان ہوکر نعیم بن مسعود کو مدینے مین بھیجا کہ لشکر اسلام کو ڈراوے اور ہرطرح سے جاکر سمجھاوے کہ کوئی مسلمان
حرب کے واسطے بدر مین نہ آوے نعیم نے مدینے مین آکر ہرچند خوف دلایا اور کثرت لشکر کفار کی اور ہتھیار ونکی کہی
اور اتفاق انکا بتایا لیکن سوا جواب حسبنا اللہ ونعم الوکیل کے نہ سنا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ مختاریون احد کے اور
سوا انکے اور لوگون کو لیکر پندرہ سو آدمیون سے بدر کو گئے آٹھہ روز وہان رہے بازار لگا لوگونکو تجارت مین منفعت بہت ہوئی
کفار ڈر سے اہل اسلام کے وہان نہ آئے حق تعالی نے یہہ آیتین نازل فرمائین اسی تقدیر پر لفظ ناس کا کہ پچھلی آیت مین گذرا ہی

Marfat.com

جسکی معنے تجار کی لکھی ہین یہان نعیم سے عبارت ہی اور ناس دوسرا دو رن تقدیر پر عبارت ابوسفیان اور اتباع اُسکے سے ہی اب
سنئے تتمہ حال مومنون کا ہی کہ فَانْقَلَبُوْا پس پھر آئے بقول اوّل حمراء اسد سے اور بقول ثانی موضع بدر سے بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ
ساتھہ عافیت کے یا ثواب کے اللہ کیطرف سے اور زیادتی حرمت کی یا افزونی مال تجارت کی لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ نہ لگی انکو برائی قتل کی اور
جرح کی اور ہزیمت کی بلکہ سلامت آئے اور بکراہت پھرے وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ اور پیروی کی رضامندی اللہ کی ساتھہ فرمانبرداری
رسول کے وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہی دفع کرتا ہی شر مشرکونکا مومنون سے اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ
سوا اسکے نہین کہ یہہ شیطان ہی کہ ڈراتا ہی تمکو دوستون اپنے سے یعنے جو کچھہ اعراب یا اہل قافلہ یا نعیم کہتے ہین وہ شیطان کے سکھائے
ہوئے ہین کہ منافقون کو ہراس مین ڈالکر لشکر پیغمبر سے نکالین اور صورت شکست کی مسلمانون پر لاوین فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ پس تم ای مسلمانو مت ڈرو دوستون سے شیطان کے اور ڈرو مجھہ سے بیچ مخالفت حکم میرے کے اگر ہو تم ایمان رکھنے والے
وعدے اور وعید میرے پر وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ اور چاہیے کہ نہ غمگین کرین تمکو وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہین بیچ مدد
کرنے اہل کفر کے مانند ابن ابی اور تابع اسکے کہ جنگ احد مین تخلف کر کر تمھین چھوڑ گئے اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا تحقیق وہ ہرگز نہ ضرر
کرین اللہ کو یعنے دوستان خدا کو کچھہ بسبب مسارعت کے بیچ کفر کے يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ارادہ کرتا ہی خدا یہہ کہ نکرے
یعنے ندیوے واسطے انکے کچھہ حصہ بیچ آخرت کے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے انکے ہی عذاب بڑا یعنے بہت اور ہمیشہ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا
الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ تحقیق جن لوگون نے مول لیا کفر بدلے ایمانکے لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ہرگز نہ ضرر کرینگے اللہ کو کچھہ بسبب خریدنے کفر کے بلکہ ضرر انکا انہین کے
طرف پھرتا ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے انکے عذاب ہی درد دینے والا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ کافر ہوئے
ہین یہود اور نصاریٰ اور مشرکون اور منافقون سے اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ یہہ کہ جو ڈھیل دیتے ہین ہم انکو خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ بھلا ہی انکے ذاتونکے لیے اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ
ہمتو ڈھیل دیتے انکو لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا تو کہ زیادہ کرین گناہون کو یعنی اور دین باطل پر اپنے ثابت رہین وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے انکے ہی عذاب ذلیل کرنیوالا مَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ نہین ہی اوپر اسکے اللہ سبحانہ کہ چھوڑ دیوے ایمان والون کو اوپر اس حالت کے کہ ہو تم ای
منافقو اوپر اسکے کہ طعنہ زن ہو ایمان والون پر چھپے چھپے اور استہزاء کرتے ہو ظاہر ہو بلکہ حکمت الٰہی نقد حال تمہارے کہ محک
امتحان پر مارتی ہی حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ یہانتک کہ جدائی کر دے ناپاک کو کہ آلودہ گی نفاق کی ہی پاک سے یعنے
مومن مخلص سے سمجھہ لیجئے کہ یہہ تمیز یا جہاد ہی کہ منافق مقابلے مین اعدائے دین کیطرح دیتے تھے چنانچہ روز احد مین اور یا ساتھہ ظاہر کرنے
اسرار دلہائے منافقین ہی کہ وحی پیغمبر پر حق تعالیٰ نازل کر کر صحابہ کو آگاہ فرماتا ہی اب معلوم کرلو کہ دل کا بھید منافقونکے یہہ تھا کہ جو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حق تعالیٰ نے تمام امت میری دکھادی ہی جیسے حضرت آدم کو سب ذریات انکی بتادی تھی مین
سب جانتا ہون کہ کس کے دلمین ایمان ہی اور کسکے نہین اور کون اسلام قبول کریگا اور کون نہین تو منافق آپسمین کہنے لگے کہ دیکھو ایسی
دعوے بلند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہین اور ہمارے دلون سے خبر نہین رکھتے کہ ہم مین سے کون سا مخلص ہی اور کون سا منافق
یہہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اور نہین ہی اللہ کہ خبردار کرے تمکو ای منافقو اوپر غیب کے کہ کون مومن
ہی اور کون کافر وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ لیکن اللہ پسند کرتا ہی پیغمبرون اپنے مین سے جسے چاہتا ہی اور اسے چھپی
باتون سے آگاہ کر دیتا ہی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پس ایمان لاؤ ساتھہ اللہ کے کہ منفرد ہی ساتھہ علم غیب کے اور ساتھہ رسولون اسکے

Marfat.com

کے کہ بندے برگزیدے خدا کے مین سمجھ لیجئے کہ خطاب طرف مومنون کے ہی اور ہوسکتا ہی کہ طرف کفار کے یا منافقون کے ہو وَاِنْ
تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا اور اگر ایمان لاؤ تم اسطرح پر اور پرہیزگاری کرو نافرمانی سے یا شرک سے یا نفاق سے فَلَکُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ پس واسطے
تمھارے ہی ثواب بڑا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ دون ہمتی سے یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ بخیلی کرتے ہین
ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہی انکو اللہ نے مال متال دنیا کے سے اور کرم اپنے سے ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ کہ وہ بخل بہتر ہی واسطے انکے یہہ بات یون
نہین ہی بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ بلکہ وہ بخل برا ہی واسطے انکے کہ دنیا مین برکت مال کی کھوتا ہی اور آخرت مین سبب عذاب کا ہوتا ہی
سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ شتاب ہی کہ طوق پہنائی جاوینگے ساتھ اُسکے کہ بخل کیا ہی ساتھ اُسکے مال سے اور زکوۃ دینے سے یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
دن قیامت کے حدیث شریف مین وارد ہی کہ جسے حق تعالی نے مال دیا اور اُسنے بخیلی سے زکوۃ نہ نکالی قیامت کے دن اُسکے مال
کو سانپ کی صورت بنا کر اُسکے گردن مین لٹکائین کہ وہ دونو جانب سے مُنہہ اسکا کاٹیگا اور کہیگا کہ مین وہ مال ہون تیرا کہ جسپر
دنیا مین تو لاف زن تھا اور وہ خزانہ ہون تیرا کہ جسپر فخر کرتا تھا اور لکھا ہی کہ اُس سانپ کے سر پر بال ہونگے تیزی تندی زہر کے
سے اور دو نقطے سیاہ نیچے آنکھون اسکے کے ہونگے کہ یہہ قسم سانپ کی سب قسمون سے بدتر ہوتی ہی بیت نہ جمع کر اسے تجھکو دیکا درشت
یہہ مال مار ہوا ور گنج اژدہا ہوکر؛ وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ چھوڑ جاتے مین آسمانون والے اور زمین
والے سمجھ لیجئے کہ سب اہل آسمان اور زمین مرجاوینگے اور تمام بے دعوی مدعیان اور بے نزع منازعان اُسسے واحد لاشریک کو رہجاویگا
لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار محققون نے کہا ہی کہ میراث حقیقت مین اُسے کہتے ہین کہ ایک نئی چیز ملک مین آوے کہ قبل اسکے
ملک نہو پس یہان میراث مجازًا فرمایا ہی کہ للہ ملک السموات والارض اللہ کیواسطے ہی ملک آسمانونکا اور زمین کا تصرف مین اور بندے
عاریۃ ہی جب یہہ مرجاوینگے جسکی عاریت ہی اسکو پہنچیگی اسبات مین عجب اشارت ہی کہ بخیل کا نفس الامر مین مال نہین ہی مال سب
اللہ کا ہی پس مال غیر مین بخل کرنا نہایت بدبختی ہی نظم بخل ہیہ سرتیہیرے خاک چہ معنی دارد؛ کرنا اتنا بھی ادراک چہ معنی دارد؛ ملک
حق ہی جو تیرے پاس ہی دے در رہ حق؛ غیر کے مال مین امساک چہ معنی دارد وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ اور اللہ تعالی ساتھ اس چیز کے
کہ کرتے ہو تم نفاق سے اور امساک مال سے خبردار ہی جیسا کروگے ویسا پاؤگے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ
اَغْنِیَآءُ تحقیق سنا اللہ تعالی نے کہنا ان لوگونکا کہ کہتے مین تحقیق اللہ فقیر ہی اور ہم دولتمند مین سمجھ لیجئے کہ جب آیت واقرضوا اللہ قرضًا
حسنًا نازل ہوئی یہود نے کہا خدا محتاج ہی کہ ہم سے مانگتا ہی اور یہہ کہنا اعتقاد سے نہ تھا ٹھٹھے بازی سے تھا حق تعالی نے یہہ
آیت بھیجی اور از روے تہدید فرمایا سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا جلد لکھتے مین ہم یعنے کراما کاتبین کو فرماتے ہین کہ لکھین جو کہا انھون نے
نسبت فقر کی ہماری طرف کرکے اور نسبت دولتمندی اپنے طرف وَقَتْلَھُمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ اور مار ڈالنا انکا پیغمبرونکو ناحق یعنے یہہ بھی
لکھتے ہین کہ انکے اسلاف سے یہہ حرکت بری ہوئی وَّنَقُوْلُ اور کہینگے ہم وقت مارنیکے یا وقت اٹھانے قبور کے ذُوْقُوْا عَذَابَ
الْحَرِیْقِ چکھو تم عذاب جلن کا ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْکُمْ یہہ عذاب تمھین ہی بدلے اس چیز کے کہ آگے بھیجا یا ہاتھون تمھارے نے
سمجھ لیجئے کہ ذکر ہاتھہ کا واسطے تحقق فعل کے ہی وگرنہ فاعل وہ مین اور افعال انکے قتل انبیا اور عبادت گوسالہ ور مثل اسکے تھے
وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اور تحقیق نہین اللہ ظلم کرنیوالا اوپر بندون اپنے کے جو مستحق عذاب کے ہین انکو از روے
عدل معذب کرتا ہی اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ عَھِدَ اِلَیْنَا دوسری سنا کہنا ان لوگونکا کہ کہا تحقیق اللہ نے عہد کیا ہی طرف

Marfat.com

ہمارے یعنے امر کیا ہی ہمین اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ یہہ کہ نہ ایمان لاوین ہم اور زمانے ہم کسی پیغمبر کو حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ یہان تک کہ لاوے ہمارے پاس قربانی
تَاْكُلُهُ النَّارُ کہ کہا جاوے اسکو آگ سمجھہ لیجئے کہ پہلے دین بنی اسرائیل مین کھانا قربانی کا حلال نتھا قربانی کو بن چھت کے گھر مین رکھہ دیتے
تھے اور پیغمبر اس زمانے کا درمیان گھر کے کھڑا ہوکر مناجات بیچ جناب واہب عطیات کے کرتا تھا اور بڑے بڑے رئیس بنی اسرائیل کے
باہر گھر کے سر جھکائے ہوئے متوجہ ہوتے تھے کہ آگ سفید بے دود آسمان سے ساتھہ آواز مہیب کے اتر کر اس قربانی کو جلا دیتے تھے
پس یہود کہتے تھے کہ توریت مین لکھا ہی کہ سوا اس پیغمبر کے کہ جو قربانی اسطور پر کرے ایمان نہ لاؤ پس حق تعالی نے انکے الزام دینے کے واسطے
فرمایا قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر پہلے ظہور میرے سے ساتھہ معجزون
روشن کے مانند عیسی علیہ السلام کے وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ اور دوسرے آئے تھے ساتھہ اس چیز کے کہ کہا تمنے یعنی قربانی موافق مدعا تمہاری کے
کرنیوالے مثل زکریا اور یحیی کے علیہم السلام فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ پس کیون مار ڈالا تمنے انکو یعنے زکریا کو کہ اس قربانی والے تھے اور یحیی بیٹے انکے کو اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے کہ متابعت پیغمبر صاحب قربانی کی کی چاہئے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ پس اگر جھٹلاوین تجھکو ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ملول مت ہو پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر بہت پہلے تجھہ سے ایسے پیغمبر کہ وہ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ آئے تھے ساتھہ معجزون روشن کے
وَالزُّبُرِ اور چھوٹے کتابون کے وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ اور کتاب روشن کرنیوالی حلال اور حرام کے كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ہر جان چکھنے والی ہے
موت شتاب ہی کہ سب تم جھٹلانیوالو اور سچا جاننے والو یہہ شربت چکھوگے وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور سوا اسکے نہین کہ پورا
دئے جاؤگے تم بدلے اعمال اپنے کے دن قیامت کے فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ پس جو کوئی دور کیا گیا آگ دوزخ کے سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور
داخل کیا گیا بہشت مین فَقَدْ فَازَ پس تحقیق پہنچا مراد کو وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ اور نہین زندگانی دنیا کی مگر فائدہ اٹھانا ناپائدار
سمجھہ لیجئے کہ زندگانی دنیا کو ساتھہ اس متاع کے تشبیہ فرمائی کہ جسکا خریدنے والا غرور مین آوے مراد یہہ ہی کہ زندگانی دنیا کی لوگون کو فریب
دیتی ہی اگر کچھہ بھی حقیقت اسکی معلوم کرلین تو جانین کہ ہیچ ہی یہہ دنیا ہیچ ہی رافت غرور ہیچ مین مت آ یہہ دیتی ہیچ ہی ہرگز تو اسکے
ہیچ مین مت آ لَتُبْلَوُنَّ فِيْ اَمْوَالِكُمْ البتہ آزمائے جاؤگے تم بیچ مالون اپنے کے سمجھہ لیجئے کہ بعد ہجرت کرنے مسلمانون کے مکہ سے طرف
مدینہ کے مشرک مکے کے مال اسباب انکا جو مکے مین رہ گیا تھا اسپر تصرف کرنے لگے اور جو مسلمان راہ مین مل جاتا اسے لوٹنے مارنے
لگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ تم مبتلا ہوگے ای مسلمانو بیچ مال اپنے کے نقصان ہونے مین اور ضایع ہوجانے مین وَاَنْفُسِكُمْ
اور بیچ جانون اپنے کے جہاد کرنے مین اور مرض پانے مین وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور البتہ سنوگے ان لوگون سے کہ دئے
گئے مین کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے یعنے یہود اور نصاری سے وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اور دوسرے سنوگے ان لوگون سے کہ شرک کرتے مین
اَذًى كَثِيْرًا ایذا بہت یعنے باتین کہ موجب رنج اور ایذائے خاطر کے ہون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تمہارے وَاِنْ تَصْبِرُوْا اور اگر
صبر کرو تم اوپر ایذا اس گروہ کے وَتَتَّقُوْا اور پرہیزگاری کرو یعنے عوض آپ نہ لو اللہ ہی پر چھوڑ دو فَاِنَّ ذٰلِكَ پس تحقیق یہہ صبر اور اتقا
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ہمت کے کامون کے سے ہی یعنے جو کام کہ متعلق دین اسلام مین وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور یاد کر
جس وقت لیا اللہ نے عہد اور پیمان ان لوگونکا کہ دئے گئے مین کتاب توراۃ اور انجیل یعنے علما بنی اسرائیل کے اور مضمون عہد کا یہہ ہی
کہ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ البتہ بیان کرو تم اس کتاب کو کہ بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی واسطے لوگون کے وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ اور نہ چھپاؤ
اسکو سمجھہ لیجئے کہ تبینن اور تکتمون دونون صیغے مخاطب کے مین حفص کی قرات مین اور قرآنون مین یہہ دونو صیغہ غائب کے مین بیان

Marfat.com

اور نکتیمون یعنے بیان کرین اور نہ چھپاوین فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ پس پھینک دیا اُس کتاب کو ایسی پیمان کو پیچھے پیٹھون اپنی کے سمجھ لیجے
کہ یہہ کلمہ مثل ہی عدم التفات پر وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مول لیا بدلے اسکے مول تھوڑا رشوت تھی جو ہر مال عوام اور بیوقوفونسے لیتے تھے
فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ پس بری چیز جو مول لیتے ہین یعنے نعیم جاودانی دیکر حظ فانی لیتے ہین بہت پڑے با آتش حسرت بگور جلتے ہین ؛ جو لوگ
دین سے دنیا کو بس بدلتے ہین لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ مت گمان کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگونکو کہ خوش ہوتے ہین بِمَآ اَتَوْا
ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین یعنے چھپاتے ہین نعت تیری وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا اور چاہتے ہین یہہ کہ تعریف کیے جاوین
ساتھ اس چیز کے کہ نہین کی سمجھ لیجے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ یہود سے پوچھا اُنھون نے جواب اسکا جو واقعی تھا اُسے
چھپا کر اُسے تقریر بنا کر جھوٹی کی کہ گویا سچ خبر دی اور اسپر اپنی تعریف چاہی یہہ آیت نازل ہوئی اور یا یہہ آیت منافقون کے شان مین
آئی ہی کہ لڑائی مین آپ کے ساتھ سے طرح دیکر عذر بیان کرنے لگے اور متوقع تحسین کے ہوئے فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ پس
مت گمان کر ای رسول وراے مومنو انکو بیچ خلاصی کے عذاب قیامت سے یا عذاب دنیا سے مثل قتل اور جلا اور ذلت اور قبول جزیے کے
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے انکے ہی عذاب درد دینے والا دن قیامت کے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی پادشاہی
آسمانونکی اور زمین کی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے ثواب دینے مین ابرار کے اور عذاب کرنے مین اشرار کے قادر ہی لکھا ہی
کہ قریش نے یہود سے پوچھا کہ معجزے موسیٰ ؑ کے کیا تھے اُنھون نے مثل عصا اور ید بیضا کے بیان کیے پھر آکر نصاری سے معجزے حضرت
عیسیٰ کے پوچھے اُنھون نے مثل احیاے موتی اور ابراے مرض برص بیان کیے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر کہا کہ ہم معجزات عیسی اور
موسی سے خبردار ہوکر تمھارے معجزے دیکھنے آئے ہین اگر کوہ صفا کو سونیکا بنا دو تو علامت معبود تمھارے کی جانین ہم حق تعالی نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ اگر تم طالب نشانیون وحدانیت کے ہو تو دیکھو اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدایش آسمانونکے اور جو انمین ہی اور زمین کے
اور جو اسمین ہی وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے انکے اور دیگر بیچ مختلف ہونے رات اور دن کے نور اور ظلمت مین یا نقصان اور زیادت مین
لَاٰيٰتٍ ہر اینہ نشانیان ہین اوپر وجود صانع کے اور وحدت اسکے کے اور کمال علم اور قدرت اسکے کے لِّاُولِي الْاَلْبَابِ واسطے عقل
والون کے بیت نشان وحدت حق جبکی عقل صافی ہی : ہر ایک ذرہ دہر برگ گاہ کافی ہی الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ
صاحب عقل کے وہ لوگ ہین جو یاد کرتے ہین اللہ کو وقت کھڑے ہونے کے اور بیٹھنے کے اور اوپر وقت تکیہ کرنے کروٹون اپنے کے سمجھ لیجے
کہ مراد اس سے ہمیشہ ذکر کرنا ہی اور محبت مذکور مین آمین بھرنا ہی من احب شیئا اکثر ذکرہ بیت کسیکے دلکو جو وابستگی کسی سے ہو : تو
کسطرح وہ فراموش اسکے جیسے ہو : یا مراد ذکر سے نماز ہی کہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تینو ہیئت سے جائز ہی بحسب طاقت یا ذکر بمعنے شکر
ہی یعنے شکر ادا کرتے ہین اللہ کا اوپر کھڑے ہونے کے قدرت کے اور بیٹھنے کی نعمت کے اور لیٹنے کی رحمت کے اور محققون نے کہا ہی
کہ مراد یہان ذکر سے ذکر دل کا ہی نہ زبان کا اسواسطے کہ دوام ذکر لسانی ممکن نہین اور ذکر قلبی ہر دم ہر لحظہ بے قصور و فتور جاری
رہتا ہی پس مراد ذکر کرنیوالون سے اہل دل ہین کہ ساتھ جان کے مشغل مین کھڑے ہین تو اسکی یاد مین کھڑے ہین اور بیٹھے ہین تو
اسکی دہیان مین بیٹھتے ہین اور لیٹے ہین تو اُسکے خیال مین لیٹے ہین یا قائم ہین آستانہ خدمت پر اور بیٹھے مین فراش محبت پر اور لیٹے ہین
بساط الفت پر بیت ازبسکہ بسا ہی دلمین ہر آن : بیٹھے لیٹے کھڑے تیرا دھیان وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور
اندیشہ کرتے ہین از روے استدلال کے بیچ پیدایش آسمانون کے اور زمین کے تاکہ وہ اندیشہ انکو راہ دکھاوے طرف رب العالمین کے

Marfat.com

پھر حجاب بعد اور دوری کے نظر سے اٹھا کر غیب سے بحضور آکر از روے مشاہدہ بزبان حال کہتے ہین رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا اے پروردگار
ہمارے نہین پیدا کیا تونے اس مخلوق کو کہ آسمان اور زمین ہے بیفایدہ سُبْحَانَكَ پاکی ہے تجھکو اس سے کہ کچھ چیز بیفایدہ پیدا کرے فَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ پس بچالے ہمکو ساتھ مہربانی اپنی کے عذاب آگ دوزخ کے سے رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ اے آفریدگار
ہمارے تحقیق تو عدل سے جسکو داخل کرے آگ مین اور وہان وہ ہمیشہ رہے پس تحقیق رسوا کیا اسکو ساتھ عقوبت کے وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ اور
نہین ہے واسطے ظالمون کے جیسے مشرک اور یہود اور نصارا اور مثل انکے مِنْ اَنْصَارٍ مدد دینے والے کہ عذاب سے چھڑا وین رَبَّنَآ
اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا اے صلاح لانیوالے کام ہمارے تحقیق ہمنے سُنا آواز پکارنیوالے کا کہ ظاہر یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ پکارتا تھا خلق کو طرف
ایمانکے سمجھ لیجیے کہ پکارنیوالے پیغمبر ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور یا قرآن مجید ہے کہ عام تر ہے اسواسطے کہ بہت لوگون نے دعوت پیغمبر کی نہین پائی
اور قرآن کو سب سُنتے ہین کہ بزبان بیان پکارتا ہے اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ پروردگار اپنے کے فَاٰمَنَّا پس اجابت کی ہم نے
پکارنیوالے کی اور ایمان لائے ہم رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اے پیدا کرنیوالے ہمارے پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے سمجھ لیجیے کہ مراد
اس سے گناہ کبیرہ ہے یا مطلق گناہ ہیں وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا اور دور کر ہمسے تو برائیان ہمارے اور چھپاؤ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اور مار ہمکو ساتھ
نیکون کے رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ اے تدبیر کرنیوالے کام ہمارے کے اور دے ہمکو جو وعدہ کیا ہے ہم سے اوپر رسولون اپنے
کے کہ نعمتین جاودانی ہین یا جو پیغمبرونکی زبانی وعدہ فرمایا ہے فتحمندیکا مسلمانون کے یا بخشش بڑی طلب کرتے ہین ہم جو انبیاؤنکو کہا ہے
کہ بخشش مومنونکی چاہو چنانچہ حضرت نوح عم نے کہا ولمن دخل بیتی مومنا وللمومنین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو امر فرمایا کہ واستغفر لذنبک
وللمؤمنین وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور مت رسوا کر ہمکو دن قیامت کے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدے اپنے کو سمجھ لیجیے
کہ بعضے مفسرین نے نقل کیا ہے کہ دعائین پانچون کہ بیچ ان آیتونکے مذکور ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چارون یارون آپ کے سے واقع
ہین جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتبہ شہود مین دعا فرمائی ربنا ما خلقت ہذا باطلا اور حضرت ابوبکر رض نے مقام خوف مین کہا ربنا انک
من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حضرت عمر رض نے تصدیق تحقیق اپنے سے خبر دی کہ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی اور حضرت عثمان وعلی مرتضی
رضی اللہ عنہما نے پچھلے وعدون کے التجا مین عرض کیا ربنا واتنا ما وعدتنا پھر جناب مجیب الدعوات سے مژدہ اجابت کا یون صادر ہوا کہ فَاسْتَجَابَ
لَهُمْ رَبُّهُمْ پس قبول کیا دعاؤن انکے کو پروردگار انکے نے اسطرح سے کہ ارشاد فرمایا اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ یہہ کہ نہین ضایع کرتا مین عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ
عمل کسی عمل کرنیوالے کا تم مین سے مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی مرد سے یا عورت سے بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ بعضے تمہارے بعضے دوسرون سے حاصل کلام کا
یہہ ہے کہ تمھین ثواب مین ایک حکم ہے جو کوئی عمل کریگا ثواب پاویگا کچھ مرد وعورت پر موقوف نہین کوئی ہو حضرت ام سلمہ رض سے روایت
ہے کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہجرت کرنے مین مردون کے مناقب بہت وارد ہین اور عورتین ہجرت کرنیوالیان اس
سے بے نصیب ہین یہہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ مین عمل کسی عمل کرنیوالے کا ضایع نہین کرتا مرد سے یا عورت سے فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا پس جن لوگون نے
شرک چھوڑا یا وطن چھوڑا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ اور نکالے گئے گھرون اپنے سے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ جنکو مشرکون نے
مکے سے نکالا وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ اور ایذا دیے گئے بیچ راہ طاعت میری کے مراد اس سے پہلے مسلمان ہین جیسے بلال کہ زبان کفار سے ملال انکو
اور صہیب کہ پہنچے نقصان اموال رہے وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا اور لڑے کفار سے اور شہید ہوے جہاد مین یہہ عام مہاجرین لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
سَیِّاٰتِهِمْ اور البتہ دور کرونگا مین انسے برائیان انکی وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور البتہ داخل کرونگا مین انکو بہشتون مین

Marfat.com

کہ چلتے ہین نیچے درختون یا نیچے محلون اسکے کے نہرین اور بدلا دونگا مین انکو ثوابًا ثواب دنیا کر مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ نزدیک اللہ تعالیٰ کے سے سمجھ
لیجئے کہ وضع مظہر کی موضع مضمر مین دلیل ہے اوپر تعظیم ثواب دینے والے کے اور اضافت ثواب کیطرف اپنے فرمائی اور اپنا وہ نام
ذکر کیا کہ دلالت اوپر ذات مجموعہ صفات کے کرتا ہے یہہ نشان ہے بعیم ثواب عظیم الشان بیت سچ ہے کہ خدا سب سے بڑا ہے اسکہ ہے
فائق ؛؛ دیویگا ثواب ایسا ہی جو اسکے ہے لائق وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ اور اللہ تعالیٰ نزدیک اسکے ہے اچھا ثواب اہل تفسیر لکھتے
ہین کہ مشرکان مکہ معظمہ ساتھ فراخی اور عشرت کے رہتے تھے اور فقراء مومنان ساتھ تنگی اور عسرت کے اوقات کاٹتے تھے انکے جیمین گذرا
کہ بلیت تعجب ہے جو بت پوجین مین انکو ناز و نعمت ہے ؛ ہمین اس حق پرستی مین بلا اور رنج و محنت ہے ؛؛ حق تعالیٰ نے واسطے تسلی انکے
کے ساتھ پیغمبر اپنے کے خطاب فرمایا اور مراد درویش امت کے ہین لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ چاہیئے کہ نہ فریب مین
ڈالے تجھکو جانا آنا کافرونکا بیچ شہرونکے واسطے تجارتونکے کیون کہ یہہ آمد ورفت انکی مَتَاعٌ قَلِيْلٌ فائدہ ہے تھوڑا جلدی جاتا رہیگا ثُمَّ
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ پھر بعد موت کے آخرت مین جگہہ رہنے انکے کی دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور برا ہے بچھونا دوزخ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہین عقاب پروردگار اپنے سے اور فائدہ دنیا کے پر مغرور نہین ہوتے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ واسطے انکے بہشتین ہین اس روش کی کہ جاری ہین نیچے درختون یا مکانون انکے کے نہرین پانی کی دودھہ کی شراب کی سرکے کی
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ بیچ اس حالت کے کہ یہہ بہشتین مہمانی ہین نزدیک اللہ کے سے سمجھ لیجئے کہ نزل
اسے کہتے ہین جو اچھی نفیس چیزین بہت منزل مہمان مین حاضر کرین واسطے اسکے بزرگی کے اُسے زبان ہندی مین مہمانی کہتے ہین بیت
اتقا والونکو جنت مہمانی چاہیئے ؛ جیسے مستونکو لقاء یار جانی چاہیئے وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ اور جو کچھ نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے الطاف
خفیہ سے بہتر ہے واسطے نیکی کرنیوالون کے فائدے دنیا فانی سے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ اور تحقیق بعضے اہل کتاب سے وہ
شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ اور ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف تمہارے کہ قرآن شریف
ہے اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف اُنکے کہ توارت ہے اور یا انجیل سمجھ لیجئے کہ مراد ابن سلام ہے اور اصحاب اسکے یا نجاشی
اور اتباع اُسکے خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ بیچ اس حالت کے کہ ڈرنیوالے ہین یا عاجزی کرنیوالے ہین واسطے خدا کے لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا
قَلِيْلًا نہین مول لیتے بدلے نشانیون اللہ کے کہ احکام توریت ہین یا نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مول تھوڑا مثل علمائے یہود کے کہ رشوت
خوار تھے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ یہہ لوگ ڈرنے والے دیندار واسطے انکے ہے ذخیرہ رکھا ثواب انکا نزدیک پروردگار انکے کے
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق خدا تعالیٰ جلدی لینے والا ہے حساب آسانی سے اور شتابی سے حساب مومنونکا کریگا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اصْبِرُوْا اے لوگو کہ ایمان لائے ہو صبر کرو اوپر ادائے فرض کے یا اوپر جہاد کفار کے یا اوپر فرمانداری احکام شرعیہ کے سمجھ لیجئے
کہ یہہ معنی اخیر کی خوب تر ہین کہ شامل ہین سب طاعتونکو وَصَابِرُوْا اور شکیبائی کرو لڑائی مین دشمنون کے اور پانو مضبوط رکھو
میدان جنگ مین یا ثابت رکھو ایک دوسرے کو بیچ لڑائی کے وَرَابِطُوْا اور تیار رہو جنگ اعداء خدا کو یا مقید رکھو اپنے تئین بیچ عبادت
کے سمجھ لیجئے کہ مرابطہ یہہ ہے کہ مجاہدین گھوڑے اور ہتھیار اپنے تیار رکھین کہ ایذا کفار کی مسلمانون پر نہ آنے دین اور بعضے کہتے
ہین کہ مرابطہ انتظار کرنا نماز کا ہے بعد نماز کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے اور پرہیزگاری کرو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تو کہ تم چھٹکارا پاو الثلثۃ ع
بیت اتقا مین ہے فلاح دوجہان ؛؛ یاد رکھو اسکو تم اے مومنان ؛؛ بعضے محققون نے اس آیت شریفہ کی یہہ معنی کہی ہین کہ اے

Marfat.com

مومنو صبر کرو اور مجاہدہ نفسون کے ساتھہ بچنے ہوائے شیطانی کے اور بجا لانے طاعت رحمانی کے اور ثابت مضبوط قدم کاری بچے بچانے بھے
تمہانے رہو ساتھہ تسلیم کے بلامین اور رضا کے احکام قضامین اور تیار رہو واسطے توڑنے تعلقات ماسوائے اللہ کے اور پرہیزگاری کرو
خطرون اور وسواسون سے جو سو لفظے اور دلمین آتے مین اور ہمیشہ توجہ اور دھیان اپنا طرف اللہ کے رکھو تو کہ چھٹکارا پاؤ تم حجابون سے
جو درمیان تمہارے اور اللہ کے ہین اور مرتبہ شہود اور مشاہدہ کا اور حضور اور حسان کا حاصل ہو ہیبت ہر گھڑی ہر دم نظر آنے لگے؛ سامنے
جلوے وہ دکھلانے لگے سورہ نساء مدنی ہی ایکسو چھتر آیتین ایکہزار نوسو پنتالیس کلمے ہین سولہ ہزار تیس حرف ہین فواصل اسکی لوما ہین
اور ربط اس سورہ کا ساتھہ سورہ آل عمران کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھہ امر تقوے کے ہی اور شروع اسکا بھی بامر تقوی ہی ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

سورۃ النساء مدنیۃ وھی مائۃ وسبع وسبعون آیۃ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؛

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ اے لوگو ڈرو اور پرہیزکر و غصے اور عذاب پروردگار اپنے سے جس نے ساتھہ محض قدرت
اپنی کے پیدا کیا تمکو باوجود اختلاف رنگون کے اور شکلون کے اور زبانون کے مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ایک تن سے کہ وہ آدم ہی وَخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا اور پیدا کیا اس ایک تن تنہا سے جوڑا اسکا کہ حوا ہی اور اصح یہہ ہی کہ حوا کو آدم کی بائین پسلی سے پیدا کیا وَبَثَّ مِنْهُمَا اور
پھیلائے اور ظاہر کئے آدم اور حوا سے بواسطے توالد اور تناسل کے رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً مرد بہت اور عورتین بسیار وَاتَّقُوا اللهَ اور ڈرو مخالفت
امر خدا سے الَّذِي وہ خدا کہ تم وقت مہربانی اور مدد چاہنے کے ایک دوسرے سے تَسَاءَلُونَ بِهِ حاجت مانگتے ہو اور قسم دیتے ہو ساتھہ اسکے وَالْأَرْحَامَ
اور ڈرو قطع رحمون سے آپسمین ساتھہ ایک دوسرے پیوند مہر کرو إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا تحقیق اللہ ہی اور تھا اور رہوگا اوپر تمہارے نگہبان
سب اقوال افعال تمہارے جانتا ہی سمجھہ لیجیے کہ جو کوئی اللہ کو نگہبان اپنا جانے اُسے چاہیے کہ بیٹھنے اُٹھنے مین احتیاط رکھے کہ اللہ دیکھتا ہی کچھہ ایسا
کام صادر ہو جسمین شرمندگی اپنی اس جناب مین ہو نظم جب یہہ سمجھا کہ نگہبان ہی خدا ؛ دیکھتا سب ہی بُرا اور بھلا ؛ پھر بھلا کیون کر برائی کیجیے
ہو سکے جتنی بھلائی کیجیے وَآتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ اور دو یتیمونکو اور دلیو وصیو انکے مال انکے جو بسبب وصیت اور ولایت کے تصرف مین لائے
ہو لکھا ہی کہ اولیا یتیمون کے مال مین تصرف نالائق کرتے تھے جیسی اپنی بکری دُبلی یتیمونکے بکریونمین ملاکے پھر موٹی بکری ایک پکڑ لے اور کہا کہ
یہہ بکری ہی عوض مین بکری کے حق تعالی نے ارشاد فرمایا وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ اور مت بدلو مال ناپاک کو یتیم کے ساتھہ مال پاک
اپنے کے یعنے نہ لو اچھے مال کو یتیم کے کہ تمہارے حق مین ناپاک ہی عوض مین اپنے برے مال کے کہ تمہارے نزدیک وہ پاک ہی وَلَا تَأْكُلُوا
أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ اور مت کھاؤ مال انکے ملاکر ساتھہ مالون اپنے کے إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا تحقیق یہہ کھانا مال یتیم کا بابدل کرنا یا
خیانت کرنی اسمین گناہ ہی بڑا یہہ آیۃ شریفہ نازل ہوئی ہی ایک عطفانی کے شانمین کہ اسکا بھائی مرگیا تھا ایک بیٹا چھوڑکر وہ چچا ہونے
کے سبب اسکے مال مین متصرف ہوا جب وہ لڑکا بالغ ہوا اپنا مال مانگنے لگا چچا نے دینے مین تاخیر کی یہہ قصہ محکمے مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے آیا یہہ آیت نازل ہوئی اس عطفانی نے نعوذ باللہ من الحوب الکبیر پڑھکر تمام مال اس بھتیجے کا حوالہ کیا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى
اور اگر ڈرتے ہو تم یا جانتے تم یہہ کہ نہ انصاف کروگے تم بیچ مال یتیمونکے سمجھہ لیجیے کہ صحیح بخاری مین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے نقل کیا ہی کہ
یہہ آیت اُسکے شانمین اُتری ہی جسنے ایک یتیمہ کو اپنے گود مین پالا تھا اور اسکے مال پر متصرف ہوا تھا چاہتا تھا کہ اُسے قید نکاح مین لاؤن
اور حق خدمت اور تعیین مہر جیسا کہ چاہیے نکرون اور طرح طرح کی محنت مین ڈالون خلاف مرضی اسکے کرون یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر جانتے
ہو تم کہ تعیین مہر یتیمون مین اور ادائے مال مین انکے انصاف نکروگے فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ پس نکاح کرو تم جو خوش آوے تمکو عورتونسے

Marfat.com

مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ دو دو اور تین تین اور چار چار نکاح کرنیوالا مختار ہی ان عدد مذکورہ سے جتنی چاہے کرے فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا
پس اگر ڈرو تم یہہ کہ نہ عدل کروگے ان عورتون مین فَوَاحِدَةً پس اختیار کرو ایک عورت کو اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یا اس چیز کو کہ مالک ہین اسکے
داہنے ہاتھ تمہارے یعنے تمہارا جنہین ساتھ ملکیت کے تصرف ہی وہ کون ہین لونڈیان ہین انمین نہ کچھ قید عدد کی ہی نہ حصر رکھیگی ذٰلِكَ
اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا یہہ اختیار کرنا ایک زن آزاد کا یا لونڈی کا بہت نزدیک ہی اس سے کہ نہ بے انصافی کرو وَاٰتُوا النِّسَآءَ اور دو تم ان عورتون
کو کہ قید نکاح مین لائے ہو صَدُقٰتِهِنَّ مہر انکا بیچ اسحالت کے کہ ہی وہ نِحْلَةً ہدیہ اور عطیہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشا گیا ہی انکو فَاِنْ طِبْنَ
لَكُمْ پس اگر وہ عورتین خوش ہون اور بخش دین واسطے تمہارے عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا کچھ چیز سے اس مہر مین سے جہت نفس سے یعنے خوش نفسی
اور رغبت دل سے فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا پس کھاؤ اس چیز کو سہنا پچتا اور کام مین لاؤ اسکو سازکار خوشگوار تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ ہنی
وہ جسمین گناہ نہو اور مری وہ ہی کہ جسسے درد اور رنج نپہنچے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ اور نہ دو بے وقوفون کم عقلون کو مال اپنے سمجھ لیجے
کہ یہہ خطاب ساتھ اولیائے یتیمون کے ہی اور اضافت مال کی طرف انکے واسطے تصرف انکے کے ہی اس مال مین بحق ولایت الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ
لَكُمْ قِيٰمًا وہ مال جو کئے ہین خدا نے واسطے تمہارے سبب قائم رکھنے معیشت دنیا کے اور واسطے حاصل ہونے امور دین کے مثل حج جہاد زکوٰۃ
صدقات نفقات ضیافات کے اور سوا انکے طرح طرح کی خیرات کی وَّارْزُقُوْهُمْ اور کھلاؤ بیوقوفون کو یعنے انکے کھانیکے واسطے ہر روز
کچھ مقرر کردو فِيْهَا اس مال مین سے قدر احتیاج انکے کے وَاكْسُوْهُمْ اور پہناؤ کپڑے انکو بقدر حال وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اور کہو بعد کھلانے
پہنانیکے واسطے انکے بات اچھی مثلا اگر یتیم ہو تو کہو یہہ مال تیرا ہی ہی ہم نظر رکھتے تیرے ہین جب تو بڑا ہوگا تیرے حوالے کرینگے اور عورتونکو
بھی وعدہ کرو کہ دل انکا خوش رہے وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى اور آزمایا کرو یتیمونکو اگر مرد ہون تو ساتھ عقل تمیز کے بیچنے مین خریدنے مین مال کے
اور اگر عورتین ہون تو امور خانے مین عقل انکی دریافت کرو حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ یہانتک کہ جب پہنچین حد نکاح کو یعنے بالغ ہون
فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا پس اگر پاؤ تم بعد بلوغ کے انمین سے ہشیاری دین دنیا کے کام مین فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ پس حوالہ کرو تم طرف
انکے مال انکے جو تمہارے پاس تھے وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اور مت کھاؤ اے وصیو مال یتیمونکے اور ضایع نکرو اِسْرَافًا از روے زیادت کے حد سے
یعنے زیادہ اس سے جو قاضی نے مقرر کیا ہی وَّبِدَارًا اور دوسرے نہ ضایع کرو مال یتیمونکے از روے جلدی کے اَنْ يَّكْبَرُوْا خوف اس بات
کے سے کہ بڑے ہو جاوین یعنے شتابی یتیمون کے مال کھانے مین نکرو خوف کرکر اسکا کہ بڑے ہو کر یہہ ہمسے لے لیوینگے وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا اور
جو کوئی ہو وصی اور ولی بے احتیاج فَلْيَسْتَعْفِفْ پس چاہئے کہ مال یتیم سے بچے وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہو ان لوگون مین سے کہ مال یتیم کا جنکے
ہاتھ مین ہی فَقِيْرًا درویش محتاج فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ پس چاہئے کہ کھاوے مال یتیم سے ساتھ انصاف کے یعنے بقدر حاجت کھانے پینے
کے یا مقدار اجرت سعی اپنے کے فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ پس جب حوالے کرو طرف یتیمونکے مال انکے فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ پس گواہ پکڑو
اوپر اقرار انکے کے ساتھ قبض مال کے تاکہ پھر کبھی جھگڑا نہو وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا اور کفایت کرتا ہی اللہ تعالیٰ گواہ اوپر بندون کے
یا جزا دینے والا اوپر اعمال انکے کے یا حساب کرنیوالا بیچ روز جزا کے سمجھ لیجے کہ عرب والون کی ایام جاہلیت مین عادت تھی کہ
عورتونکو اور لڑکونکو میراث نہین دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میراث کا مال وہ لے جو دشمنون سے قتال کر سکے جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے
وہی قانون جاری تھا یہانتک کہ ام کحہ نے آپ سے آکر عرض کیا کہ اوس بن صامت اسلام قبول کرکر موا ہی اوس سے تین لڑکیان رکھتی
ہوئین اور وہ مال بہت چھوڑ گیا ہی جسپے زاد بھائی اسکے اسپر تصرف ہین مجھے اور لڑکیون کو محروم رکھتے ہین حضرت نے انکو بلا کر

Marfat.com

پوچھا انھون نے چاہا کہ وہی قانون جاہلیت جاری رہے اور طریق بیداد جو چلا آتا ہی آبا و اجداد سے نہ بدلے حق تعالی نے یہہ آیت نازل
فرمائی لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ واسطے مردونکے بڑے ہون یا چھوٹے حصہ ہی اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین ماں
باب اور قرابتی وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اور واسطے عورتون کے بھی حصہ ہی اس چیز سے کہ چھوڑ گئے
ہین مان باپ اور قرابتی مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ اس چیز سے کہ تھوڑا مال گذاشتہ سے یا بہت ہو حق تعالی نے مقرر فرمایا ہی واسطے اُنکے
نَصِيبًا مَّفْرُوضًا حصہ باندازہ پیدا کیا ہوا وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ اور جب حاضر ہون بیچ وقت بانٹنے
میراث کے قرابت والے جنکا میراث مین حق نہین اور یتیم کہ بیگانے ہین اور فقیر فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ پس دو انکو کچھ اسمین سے جو بانٹا جاتا ہی
تاکہ دل انکے خوش ہون سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے حاضران مجلس ہین بانٹنے کے وقت انکو بھی بطریق صدقہ کچھ دیا چاہئے اور کہا ہی مفسرین نے کہ یہہ
امر بسبیل وجوب تھا جب آیت مواریث اور وصایا کی نازل ہوئی منسوخ ہوگیا وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا اور کہو اس جماعت کو یعنے قرابت والون
اور یتیمون اور فقیرونکو بات اچھی کہ جس سے وہ خوش ہون وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ اور چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ جو چھوڑ جاوین
پیچھے مرنے اپنے سے ذُرِّيَّةً ضِعَافًا اولاد عاجز ناتوان خَافُوا عَلَيْهِمْ ڈرین اوپر انکے بینوائی سے اور ضایع ہونے سے یعنے وارثون کو
چاہیے کہ ضعیفون اقرباؤن پر اور یتیمون پر اور فقیرون پر نظر مجلس قسمت مین نظر رحمت شفقت کی کرین اور خیال کرین کہ اگر انکی اولاد بھی عاجز ہو کر ایسے مقام
پر آئی تو اسپر یہہ رحم کرین یا نکرین پس جو اپنی اولاد پر نکرسکین وہ انپر بھی نکرین کہ بیت جو اپنی جان پر نہ روا رکھو دستو؛ وہ چاہیئے کہ اور پہ
بھی مت روا رکھو فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ پس چاہیئے کہ ڈرین عذاب خدا سے وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا اور چاہیئے کہ کہین ساتھ حاضران مجلس
قسمت کے بات محکم درست و راست یعنے عذر بہ خوشخوئی اور وعدہ بہ نیکوئی إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا تحقیق وہ لوگ کہ جرأت
کرکے کھاتے اور ضایع کرتے ہین مال یتیمون کے جہت ظلم ستم سے إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا سوا اسکے نہین کھاتے ہین بیچ پیٹون اپنے
کے آگ انوار مین ابی بردہ سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ایک قوم کو روز قیامت مین اٹھاویگا قبرون سے
اور انکے منہہ سے شعلے نکلینگے اصحابون نے پوچھا کہ وہ کون سے لوگ ہین فرمایا کہ نہین دیکھا تم نے جو حق تعالی فرماتا ہی انما یاکلون فی بطونہم
نارا اور تفسیر کبیر مین مذکور ہی کہ قیامت کے دن یتیمون کے مال کھانیوالے عرصات مین آوینگے اور آگ انکے پیٹ مین بھری ہوگی شعلے
مارتے ہوئے دہوان منہہ سے اور ناک سے اور کانون سے اور آنکھونسے نکلیگا اس علامت سے سب پہچان لینگے کہ یہہ کھانیوالے مال
یتیمون کے ہین سمجھ لیجئے کہ بموجب ان روایتون کے حمل آگ کھانیکا ظاہر پر مناسب تر ہی وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا اور شتاب جاوینگے یہہ کھانے
والے مال یتیمون کے دوزخ مین سمجھ لیجئے کہ یصلون بصیغہ معلوم اور مجہول دونون قراتین ہین امام حفص کی قرات بصیغہ معلوم ہی اور جنکی قرأت
بصیغہ مجہول ہی وہ یہہ معنے کہتے ہین کہ ڈالے جاوینگے آگ مین يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ امر فرماتا ہی تمکو اللہ تعالی بیچ کام اولاد تمھاری
مقدار میراث مین انکے یا فرض کرتا ہی ساتھ حکم اپنے کے بیچ حق فرزندون تمھارے کے سہام میراث انکی اس طرح سے کہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ واسطے
مرد کے ہی مانند حصہ دو عورتون کے فَإِن كُنَّ نِسَاءً پس اگر ہووین اولاد میت کی عورتین خالص کہ انکے ساتھ مرد نہو فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ
ثُلُثَا مَا تَرَكَ زیادہ دو سے یا دو پس واسطے انکے ہین دو تہائیان اس چیز کے جو چھوڑ گیا مرنیوالا وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ
اور اگر ہووے وارث ایک ہی بیٹی پس واسطے اسکے ہی آدھا ترکہ میت سے وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ اور واسطے مان
باپ اس میت کیواسطے ہر ایک کے ہی اُن دونون مین چھٹا حصہ مِمَّا تَرَكَ اس چیز سے کہ چھوڑ گیا ہی وفات پانیوالا إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ

Marfat.com

اگر ہو واسطے وفات پانیوالیکے اولاد بیٹا یا بیٹی فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ پس اگر نہو واسطے وفات پانیوالے کے اولاد اور
وارث اسکے ہو وین یہی ماں باپ اسکے پس واسطے ماں اسکے کے ہی تیسرا حصہ مال سے اور باقی کا مال سب کا سب باپ کا ہی فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ پس اگر
ہون واسطے وفات پانیوالے کئی بھائی سگے ماں باپ سے یا ماں سے سگے باپ سے سوتیلے یا بعضے باپ سے سگے بعضے ماں سے
ایسی بہنین فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ پس واسطے ماں میت کی ہی چھٹا حصہ متروکہ کا اور پھر جو باپ ہو تو باقی اسکا ہی نہ بھائی بہن کا اور یہہ حصے
وارثون کے جو فرض ہوے ہین انکو پہنچتے ہین مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ پیچھے وصیت کے جو وصیت کر جاوین ساتھ اسکے میت
یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو ذمہ مین میت کے ہو اور یوصی بصیغہ مجہول بھی قرات آئی ہی یعنے وصیت کیا گیا ہی ساتھ اسکے اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا نہین جانتے تم کہ کون اُنمین سے نزدیک تر اور بکار آئندہ تر ہی واسطے تمہارے
نفع مین یعنے تم نہین جانتے کہ اصول اور فروع ورثہ سے کونسا ہی تمکو زیادہ تر نفع پہنچانیوالا دنیا مین ساتھ شفقت کے اور آخرت مین
ساتھ شفاعت کے اور حق تعالی احوال وارث اور مورث کا جانتا ہی پس قطع کئے سہام مواریث کے اور فرض کئے فَرِيْضَةً فرض کرنا
مِّنَ اللّٰهِ ثابت طرف اللہ تعالی کے سے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالی ہی جاننے والا مرتبہ ہر ایک وارث کا حکم کرنیوالا
مقدار کا حصول انکے کے وَلَكُمْ اور واسطے تمہارے ہی جو اے شوہر نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ آدہا اس چیز کا کہ چھوڑ گئے ہین بی بیان
تمہاری اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ اگر نہو واسطے ان بی بیون کے اولاد ایک یا زیادہ تمسے یا اور سے بیٹا یا بیٹی اپنی یا بیٹی پوتی پر وتی
کی کتنی ہی نیچے اترتے جاوے فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ پس اگر ہو واسطے اولاد کسی وجہ سے ہو فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ پس واسطے تمہارے ہی
چوتھائی اس چیز سے کہ چھوڑ گئین بی بیان تمہاری اور یہہ حصہ آدہا یا چوتھائی پہنچتا ہی تمہین مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ پیچھے وصیت
جو بی بیان تمہاری وصیت کر جاوین ساتھ اسکے اَوْ دَيْنٍ یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو انپر ہو وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اور واسطے بی بیون کے
ہی چوتھائی اس چیز کی کہ چھوڑ جاؤ تم خواہ ایک بی بی ہو خواہ زیادہ ہون سب چوتھائی مین شریک ہوین اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ اگر نہو
واسطے تمہارے اولاد خواہ ایک خواہ زیادہ خواہ لڑکا خواہ لڑکی خواہ اپنے خواہ اور سے فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
پس اگر ہو واسطے تمہارے اولاد جسطرح سے کہ ہو پس واسطے بی بیون کے ہی آٹھوان حصہ اس مال مین سے کہ چھوڑ جاؤ تم مِّنْۢ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاؤ ساتھ اسکے یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو تمپر ہو وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ
كَلٰلَةً اور اگر ہو وہ مرد کہ میراث کئے جاتے ہین اسکے کلالہ یعنے اولاد اور والدین نرکھتا ہو اَوِ امْرَاَةٌ یا عورت ہو کلالہ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ
اُخْتٌ اور واسطے اس مرد کے اور عورت بھی اس حکم مین داخل ہی بھائی مادری یا بہن مادری ہو یعنے ماں دونون کی ایک ہو
اور باپ دو ہون فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ پس واسطے ہر ایک کے ان دونون بھائی بہن مین سے چھٹا حصہ ہی میراث کلالہ سے
اور مذکر اس صورت مین ساتھ مونث کے یکسان ہی فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ پس اگر ہون اولاد مادری زیادہ اس سے کہ ایک
بھائی ہو یا ایک بہن ہو فَهُمْ پس وہ سب کے سب مرد ہون یا عورتین ہون یا ملے جلے عورت مرد ہون شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ ساتھی
ہی ہین برابر بیچ تہائی کے نہ مرد کو زیادتی نہ عورت کو کمی اور یہہ میراث انکو پہنچتی ہی مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ پیچھے جاری کرنے
وصیت کے کہ وقت مرنیکے وصیت کیا جاتا ہی ساتھ اسکے اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ یا پیچھے ادا کرنے قرض کے درحالیکہ میت نہ ضرر پہنچانے
والا ہو وارثونکو وصیت مین اور قرض مین سمجھ لیجئے کہ ضرر وارثون کا وصیت مین یہہ ہی کہ تہائی مال سے زیادہ وصیت کرے

Marfat.com

اور ضرر وارثونکا فرض بین یہہ ہی کہ جسکا قرض واقع مین نہوا سکا اپنے ذمے بین مان مرے وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ مقرر کیا گیا اللہ کیطرف
سے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا ہی نیتین تمہاری نفع ضرر مین تحمل کرنیوالا ہی گناہ کا رونا و عذاب دینے
جلدی نہین کرتا ہی اور توبہ سے گناہ بخشتا ہی تِلْكَ یہہ احکام کہ پہلے گذرے امور یتامی بین اور محرمات نکاح بین اور قسمت مواریث
مین حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین ہین حکم خدا کے کہ اس سے تجاوز نکیجئے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اسکا
ان حکمونمین يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ داخل کریگا اسکو اللہ تعالیٰ بہشتونمین چلتے ہین نیچے اسکے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
دران حالیکہ داخل ہون بیچ ان بہشتون کے ہمیشہ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اور یہہ داخل ہونا مطیعون کا بہشت مین ایسا کہ ہمیشہ رہین مراد
پانا ہی بڑا وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی مانند عیینہ بن حصین فزاری کے کہ ساتھ میراث
دینے عورتونکے اور لڑکون کے راضی نہوا اور کہنے لگا کہ مین میراث اسکو دونگا جو پشت مرکب پر مقاتلہ کریگا حق تعالیٰ نے یہہ آیت بھیجی کہ
جو کوئی کہا نمانے اللہ اور رسول کا وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ اور گذر جاوے حدون اسکے سے کہ حلال اور حرام اور میراث اور تمام احکام مین
مقرر ہوئے ہین يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا اللہ تعالیٰ داخل کریگا اسکو آگ مین دران حالیکہ ہمیشہ رہنے والا ہوگا بیچ اسکے سمجھ لیجئے
کہ مذہب صحیح یہہ ہی کہ خلود بجہت استحلال محرمات ہی وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے اس عاصی مستحل کے عذاب ہی ذلیل کرنے والا
وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ اور وہ عورتین کہ بجہت متابعت ہوائے نفس کے آتی ہین بے حیائیون کو اور مرتکب برے کام کے ہوتی
ہین مِنْ نِّسَآئِكُمْ بی بیون تمہاری سے مراد اس سے محصنات ہین یعنے خاوند والیان فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ پس تم اے صاحب احکام شریعت
شاہد مانگو اوپر کام برے ان عورتون کے اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ چار مرد عاقل بالغ اپنے مین سے یعنے مسلمانون مین سے تا اسپر گواہی دین فَاِنْ شَهِدُوْا
فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ پس اگر چار آدمی زنا پر گواہی دے دین پس بند رکھو ان عورتونکو بیچ گھرون کے سمجھ لیجئے کہ اصح اقوال یہہ ہی کہ اول
اسلام مین حکم عقوبت زنان نابکار یہی تھا کہ گھرون مین بند کرین حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ یہانتک کہ اٹھالیوے انکو موت یا ملک الموت
اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا یا پیدا کرے اللہ تعالیٰ واسطے انکے کچھہ راہ کہ جس سے مخلصی پاوین پھر یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے لو
مجھہ سے قد جعل اللہ لہن سبیلا تحقیق مقرر کر دی اللہ نے واسطے انکے راہ صحابہ متوجہ ہوے کہ وہ کونسی راہ ہی فرمایا کہ جن نے خاوند نکیا ہو
اسکو سو کوڑے اور جن نے دیکھا ہو اسکو سنگسار کرنا ہی پس امساک بیوت موقوف ہوا اور استشہاد باقی رہا وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا
مِنْكُمْ اور جو مرد اور زن غیر محصن آوین دونون بیحیائی کو تم سے کہ مسلمانان آزاد ہون فَاٰذُوْهُمَا پس ایذا دو انکو ساتھہ زبان کے اور سرزنش
اور ملامت کرو ابن عباس رض نے فرمایا کہ ہاتھہ سے بھی ایذا دی جاے ہے فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا پس اگر توبہ کرین اس فاحشہ سے اور نیکی
پر آوین فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا پس منہہ پھیر لو تم ان سے اور دست بردار ہو انکے ایذا سے یہہ حکم بھی منسوخ ہی ساتھہ حکم کوڑے لگانیکے اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ ہی توبہ قبول کرنیوالا بندون سے مہربان اوپر توبہ کرنیوالونکے اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ سوا اسکے نہین کہ توبہ قبول
کرنا اوپر اللہ کے ہی نہ بطریق وجوب بلکہ موافق وعدے کے کہ خلاف اسمین متصور نہین اور وعدہ قبول توبہ کا لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ
واسطے ان لوگون کے ہی کہ کرتے ہین برائی ساتھہ نادانی کے ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ پھر توبہ کرتے ہین جلدی سے سمجھ لیجئے کہ
جلدی سے عبارت ہی پہلے حضور موت سے یا پہلے دیکھنے سے ملک الموت کے یا زمان صحت سے یا پہلے اس سے کہ دوستی گناہ کی دل
مین کعب جائے اور اصح اقوال کا یہہ ہی کہ پہلے مرگ سے سب زمانہ قریب ہی اگرچہ لحظہ ہو تفسیر مین لکھا ہی کہ جو کوئی ایکدم پہلے موت

Marfat.com

سے توبہ کرتا ہی فرشتے اسکو کہتے ہین بطریق استحسان کہ کیا جلد آیا تو اور کیا خوب شتابی کی تو نے اور مؤید اس قول کا ہی وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ان اللہ یقبل توبۃ عبد مالم یتغرغر یعنہ بندیکی قبول حق کرتی ہی توبہ جبتک دم واپسین ہووے اسکا بزرگون نے فرمایا ہی کہ آدمی کو وقت مرنے کا اپنے معلوم ہی پس چاہیئے کہ ہر ایک دم کو دم آخر سمجھ کر توبہ سے غافل نرہے بیت ہر دم وہ نکیون رفت بادرد وندم ہو عمر اپنے کا جو سمجھے ہوئے کہ ندم ہوئے فَاُولٰٓئِکَ پس یہہ لوگ کہ اللہ سے توفیق پاکر توبہ کرتے ہین یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ توبہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی اور پھرتا ہی ساتھ مغفرت کے اوپر انکے وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا اور ہے اللہ تعالی جاننے والا توبہ کرنیوالون کی توبہ کا حکم کرنیوالا کہ توبہ کرنیوالونکو عقوبت نہوگی وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّئَاتِ اور نہین قبول توبہ واسطے ان لوگون کے کہ بطریق اصرار کرتے جاتے ہین برائیان حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَہُمُ الْمَوْتُ یہانتک کہ جب حاضر ہوتی ہی ایک کو انمین سے موت قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْاٰنَ کہتا ہی تحقیق مین نے توبہ کی اب سمجھ لیجئے کہ یہہ منافقون کے توبہ کا بیان ہی اور توبہ انکی اسلام ہی بحسب باطن پس یہہ اسلام لانا انکا وقت معائنہ مرگ کے مقبول نہین وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَہُمْ کُفَّارٌ اور نہ توبہ مقبول ہی واسطے ان لوگون کے جو مرجاتے ہین اور حال انکہ وہ کافر ہین یعنے کسی کافر اور منافق سے وقت قبض روح کے ایمان مقبول نہین اسواسطے کہ یہہ ایمان یاس ہی کہ سود نہین رکھتا فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راوا باسنا یعنے پس نتہا کہ نفع کرتا انکو ایمان انکا جب دیکھا انھون نے عذاب ہمارا اُولٰٓئِکَ یہہ گروہ کہ منافق ہین اور یہہ جو کفر پر مرے ہین اَعْتَدْنَا لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا تیار کیا ہی ہمنے واسطے انکے آخرت مین عذاب درد دینے والا کہ تخفیف اور انقطاع نہین رکھتا سمجھ لیجئے کہ رسم تھی جاہلیت مین کہ جو کوئی مرجاتا تھا اور جورو انکی رہ جاتی تھی تو بیٹا اس میت کا جو اور جورو سے ہوتا تھا یا اور کوئی اقرباؤن اسکے سے جو استحقاق میراث کا رکھتا تھا وقت مصیبت کے کپڑا سر پر اس عورت کے ڈال دیتا تھا اور اس عمل سے اسکو اپنے تصرف مین لاتا تھا یا تو اسی مہر پر میت کے نکاح مین لاتا تھا یا کسی سے نکاح باندھکر اسکا مہر معجل اسکا آپ لے لیتا تھا یا اُسے نکلنے ندیتا تھا قید رکھتا ہی یہانتک کہ جو میراث کہ میت سے اُسے پہنچی ہوتی تھی آپ لیتا تھا یا وہ مرجاتی اور اسباب مال اسکا اسکے پاس رہ جاتا اور اگر وہ عورت چادر ڈالنے کے پہلے ہی اپنے اہل مین چلی جاتی تو وارثونکو میت کے اسپر دسترس نہوتا تھا اور اسلام مین بھی اسی قانون کی رعایت کرتے تھے یہانتک کہ ابو قیس انصاری مرگئے جورو انکی کبیشہ نام رہ گئی بیٹا ابو قیس کا کہ اور جورو سے تھا یہی طور چاہنے لگا کبیشہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ احوال عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ صبر کر کر اپنے گھر بیٹھ دیکھ کہ جناب الہی سے کیا حکم آتا ہی کبیشہ اپنے گھر جا بیٹھی پھر الہی عورات مدینہ کے جو اسی بلا مین مبتلا تھین خدمت نبوی مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگین کہ ہم سب مثل کبیشہ کے اسی دام آلام مین قید ہین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْہًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہین حلال واسطے تمہارے یہہ کہ وارث ہو جاؤ عورتونکے زبردستی سمجھ لیجئے کہ اگر کوئی کہے کہ اس آیت سے یہہ نکلا کہ میراث انکو بکراہت اور لو تو لو بطوع ورغبت تو جواب اس خدشے کا یہہ ہی کہ تخصیص شیٔ کی ساتھ ذکر کے دلالت نفی ما عدا پر نہین کرتی جیسی اور آیت مین ہی ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق یعنے اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے کیونکہ قتل سے ڈر افلاس کا نہو تب بھی تو جائز نہین ہی وَلَا تَعْضُلُوْہُنَّ لِتَذْہَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْہُنَّ اور مت منع کرو انکو تو کہ لے لیوین بعضے وہ چیز کہ دی ہی تمنے انکو مہر سے کہا ہی کہ یہہ خطاب ان مردون کو ہی جو اپنی عورتون کو بند کرتے ہین گھرونمین واسطے اسکے کہ اپنے مہر سے دست بردار ہون اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ مگر یہہ کہ آوین ساتھ بیحیائی ظاہر کے یعنے جب جورو صحبت سے خاوند کے نفرت کرے

Marfat.com

تو مرد کو روا ہی کہ اس سے خلع چاہے اور کہا ہی کہ فاحشہ معنی زنا ہی اور بعد اسکی ایام جاہلیت مین تا ابتداے اسلام ستر داد صداق زانیہ تھی اور اب یہہ حکم منسوخ ہی وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ اور صحبت رکھوان عورتون سے کہ مرتکب فواحش نہین ہوئے ہین ساتھہ اچھی طرح کے یعنے نیکی کرو انکے ساتھہ کہنے مین کرنے مین کھلانے مین پہنانے مین رکھنے مین مکان کے یا سکھاؤ انکو احکام اور آداب شریعت کے کہ اس سے بہتر اور کوئی نیکی نہین فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا پس اگر نا پسند رکھو انکو تو صبر کرو انپر پس شاید یہہ کہ مکروہ رکھو تم کسی چیز کو وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا اور کرے اللہ تعالیٰ تمھارے واسطے بیچ اس چیز مکروہ کے بھلائی بہت یعنے ثواب بڑا عنایت کرے تمکو تحمل کرنے پر اس ناپسند چیز کے وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ اگر چاہو تم بواسطے کراہت کے صحبت زوجات سے بن واقع ہونے بدخوئی اور بی حیائی کے انسے بدل لینا ایک جورو کا جگہہ جورو دوسری کے وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ اور دیا تمنے ایک کو انمین سے کہ جسکے طلاق کا ارادہ رکھتے ہو قِنْطَارًا خزانہ مہر کی جہت سے فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا پس مت لو اسمین سے کچھہ نہ تھوڑا نہ بہت أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا کیا لوگے اسکو بہتان کر اور گناہ ظاہر کر سمجھہ لیجیے کہ بہتان جھوٹ بات کو کہتے ہین اور بعضونکے نزدیک معنی بہتان کی یہان یہہ ہین کہ شوہر نے مہر زنکا مقرر کیا اور سپر گواہ کئے پھر جب اسکو چھوڑنے لگا تو گویا مدعا یہہ ہی کہ مہر فرض نہین کیا اور یہہ بہتان صریح ہی وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ اور کیونکر کس جہت سے کس وجہسے لوگے مال کو عورتون سے اور حال یہہ ہی کہ تحقیق ملے ہین بعضے تمھارے طرف بعضی کی افضی کنایت ہی مباشرت سے وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا اور لیا ہی ان عورتون نے تم سے وقت عہد کے قول گاڑھا کلمہ نکاح ہی یعنے ایجاب اور قبول حدیث مین ہی کہ استحللتم فروجہن بکلمۃ اللہ سمجھہ لیجیے کہ بعضے جاہل زمان جاہلیت مین جو زونسے اپنے باپون کے نکاح کر لیتے تھے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور یہہ آیت نازل کی وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اور مت نکاح کرو یعنے نہ نکاح مین لاؤ انکو جو نکاح کیا باپون تمھارونے بیبیان سے مگر وہ جو تحقیق گذرا پہلے حرام ہونے سے کہ وہ معاف ہی إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا تحقیق نکاح زن پدر سے تھا پہلے نہی سے اور ہی بعد حرمت سے بے حیائی اور ناخوشی آلہی اور مبغوضی مومنان کہ یہہ عمل نزدیک اشراف عرب کے مکروہ اور ناپسند تھا اور جو لڑکا کہ زن پدر سے پیدا ہوتا تھا اسکو مقیت کہتے تھے یعنے دشمن رکھا گیا وَسَاءَ سَبِيلًا اور بری ہی راہ سمجھہ لیجیے کہ مراتب قبح تین ہین ایک قبح عقلی ہی فاحشہ اشارت طرف اسکے ہی دوسری قبح شرعی ہی کہ مقت کنایت طرف اسکے ہی تیسری قبح عرفی ہی کہ وساء سبیلا راہ دکھانیوالا طرف اسکے ہی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ حرام کی گئین اوپر تمھارے مائین تمھاری اور اسمین داخل ہین نانیان اور دادیان اور جو عورات کہ تمھاری جڑ ہین وَبَنَاتُكُمْ اور بیٹیان تمھاری اور اسمین داخل ہین نواسیان اور پوتیان ایک درجہ مین ہون یا زیادہ یعنے وہ عورتین جو شاخین ہین تمھاری وَأَخَوَاتُكُمْ اور بہنین تمھاری سگی ہون ماں باپ سے یا سوتیلی ہون ماں سے یا باپ سے وَعَمَّاتُكُمْ اور پھوپھیان تمھاری ایسی ہی سگی ہون یا سوتیلی یعنے جو باپ سے اوپر ملتی ہین بشرطیکہ بیواسطہ ملتی ہین اور بواسطہ ملنے والیان حلال ہین جیسی پھپی کی بیٹیان وَخَالَاتُكُمْ اور خالائین تمھاری سگی ہون یا سوتیلی یعنے جو ماں سے اوپر ملتی ہین اس شرط پر کہ بغیر واسطے کے ملتی ہین کیونکہ واسطے سے ملنے والیان حلال ہین جیسی خالاؤن کی بیٹیان وَبَنَاتُ الْأَخِ اور بیٹیان بھائیونکی جنہین بھتیجیان کہتے ہین جس طرح سے کہ ناتا بھائی کا ثابت ہوگا ماں باپ سے ہو یا اکیلے باپ سے یا فقط ماں سے اور بھتیجیونکی اولاد کی بیٹیان اور اولاد کی اولاد کی بیٹیان تا آخر یہی حکم رکھتی ہین وَبَنَاتُ الْأُخْتِ اور بیٹیان بہنون کی بھانجیان انکو بھی مثل بھتیجیون کی سمجھہ لو وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ اور مائین تمھاری جنھون نے دودھہ پلایا تمکو یہان دائے کو ماں کہا واسطے حرمت کے وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اور بہنین تمھاری

Marfat.com

دودھ سے یعنے دودھ پینے مین شریک ہون سمجھ لیجئے کہ دودھ کے دوناتے فرمائے مان اور بہن اشارت کی کہ ساتون ناتے اسمین بھی حرام ہین
جو پہلے مذکور ہین اور حکم دودھ کا نزدیک امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کے ہر طرح ثابت ہی تھوڑا پیئے یا بہت اور نزدیک امام
شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے کم پانچ بار متفرق پینے سے ثابت نہین اور دودھ پینا وہ معتبر ہی جو اس عمر مین پیئے بڑی عمر کا پینا اعتبار نہین
رکھتا وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ اور مائین بی بیون تمہاریکی یعنے جو بی بیون تمہاریکی مان ہو یا دادی یا نانی یا اور اوپر اسکے اور یہی حکم دودھ
کا ہی وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ اور بیٹیان جوروٴن تمہاریکی جو بیچ گودی تمہاری کے ہین پرورش پاتی اور متولد ہوئی ہین مِنْ
نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ بی بیون تمہاری سے جو صحبت کی ہی تمنے ساتھ انکے فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس
اگر نہین ہوئے تم داخل ساتھ انکے پس نہین گناہ اوپر تمہارے نکاح ربائب مین سمجھ لیجئے کہ سسرال کے چار ناتے فرمائے عورت کو
مرد کی جڑ اور شاخ اور مرد کو عورت کی جڑ اور شاخ مگر شاخ جب حرام ہی کہ نکاح کے بعد صحبت بھی کی ہو اور جڑ فقط نکاح سے حرام
ہی اور اگر مرد کو سسرال کا ناتا یا دودھ کا اپنے لونڈی سے ہو تو اسکی صحبت بھی حرام ہی یون ملک مین رہا کرے مضائقہ نہین
وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ اور جوروین بیٹون تمہاریکی وہ بیٹے جو پشتون تمہاری سے ہین یعنے لے پالک کو بیٹا نہ سمجھو وہ
کسی حکم مین بیٹا نہین سمجھ لیجئے کہ زید بن حارث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لے پالک تھا اُسنے زینب کو طلاق دی پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسکو عقد نکاح مین لیا مشرک طعن کرنے لگے کہ اپنے بیٹے کی جورو آپ کر لی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یعنے جورو
اس بیٹے کی حرام ہی جو پشت سے ہو نہ کہ لے پالک کی وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اور حرام ہی یہہ کہ اکٹھا کرو
تم درمیان دو بہنون کے ایک نکاح مین مگر جو کچھ گذرا یعنے پہلے ہی اور تحریم سے کہ وہ معاف ہی بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ
مراد ما قد سلف سے حضرت یعقوب ؑ ہین کہ اُنھون نے جمع کیا تھا دو بہنون کو یہودا کی مان اور یوسف ؑ کی مان کو انکے دین مین حلال
تھا سمجھ لیجئے کہ جمع کرنا دو بہنون کا منع فرمایا اس اشارت سے معلوم ہوا کہ ساتون ناتونکا جمع کرنا حرام ہی اور سسرال کے ناتون
جمع کرنا حرام ہی إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہی ایمان والونکا کہ ایام جاہلیت مین مرتکب اس عمل
کے ہوئے مین مہربان ہی اُنپر کہ اسلام مین یہہ عمل کیا پھر توبہ کی ؎ وہ بخشے ایکدم سے کہی نادم سے جرم صدسالہ ؛ جو غفران ہو تو
ایسا ہو جو رحمت ہو تو ایسی ہو وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اور حرام کئین اوپر تمہارے بیاہی ہوئین عورتونمین سے إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
مگر جنکے مالک ہو جاوین داہنے ہاتھ تمہارے یعنے جن کو کافرون کے ملک مین سے چھین لاوین خاوندون انکے سے سمجھ لیجئے کہ
ابو سعد خدری نے نقل کرتے ہین کہ جنگ حنین مین کہ اوطاس مال بیقیاس رکھتا تھا غنیمت مین وہ مجاہدون کے ہاتھ آیا اور بیاہی
ہوئی عورتین بہت آئین ایسی کہ ہم حسب نسب انکے پہچانتے تھے لیکن حرمت خاوندوالی عورتونکی ہم سمجھتے تھے اسواسطے حل
حرمت مین ہم انکے متردد تھے اگرچہ ہمارے قبضہ الملکیت مین آگئین تھین یہہ حال ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہہ
آیت نازل ہوئی کہ عورتین کفار کی اگرچہ بیاہیان خاوندوالیان ہون لیکن جو بسبب سبی اور اسیری کے ملک مین تمہارے ہون
تو تصرف اُنمین حلال ہی اس شرط پر کہ اخراج انکا دارالحرب سے بے ازواج انکے ہو یہہ قول امام اعظم کا ہی اور باقی ائمہ بمجرد سبی کے حلال
جانتے ہین كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ لکھ دیا اللہ تعالی نے یا کتاب مصدر موکد ہی یعنے لکھا خدا نے لکھنا اوپر تمہارے محرمات مین
وَأُحِلَّ لَكُمْ اور حلال کیا گیا واسطے تمہارے یا حلال کیا واسطے تمہارے اصل مین دونو قرائتین ہین امام حفص کی قرائت بصیغہ

الجزو ۵

Marfat.com

مجہول ہی اور اورون کی بصیغہ معلوم مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ جو کچھ کہ سوا اس محرمات مذکورہ کے ہی اور حدیث سے بھی محرمات ثابت ہین جیسی نکاح چچا اور ماموں اور بھتیجی اور بھانجی اسکے سے اور نکاح مطلقہ ثلثہ کا بے تحلیل اور نکاح معتدہ کا اور نکاح پانچوان اور نکاح ملاعنہ کا اور نکاح امتہ بآزاد چنانچہ کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہی اور جو حق تعالی نے حلال حرام بیان فرما دیا پس چاہیے تمکو اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ یہہ کہ طلب کرو تم عورتونکو کہ غیر محرمات ہین یعنے نکاح مین لاؤ اور مہر ٹھہراؤ ساتھ مالون اپنے کے مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ در ان حال کہ ساتھ اس نکاح کے قید مین رکھنے والے ہو نہ پانی ڈالنیوالے یعنے نہ بدکاری کرنیوالے سمجھ لیجیے کہ جو عورتین حرام فرمائین انکے سواے حلال ہین لیکن چار شرط سے پہلے شرط یہہ ہی کہ طلب کرو یعنے زبان سے ایجاب قبول درمیان آوے دوسری یہہ کہ مال دیکر قبول کرو یعنی مہر تیسری یہہ کہ قید مین لانیکے طرح ہو مستی لگانے کی نہو ہمیشہ کو وہ عورت اس مرد کی ہو جاوے اسکے چھوڑے کے بغیر نہ چھوٹے حاصل یہہ ہی کہ مدت کا ذکر نہ آوے کہ مہینے تک یا برس تک جیسے متعہ مین ہوتا ہی کہ وہ محرم ہی چوتھی شرط سورۂ مائدہ مین فرمائی ہی اور یہان بھی لونڈیونکے نکاح مین آگے آویگی کہ چھپی یاری نہو یعنے لوگ شاہد ہون کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً پس جو مال کہ فائدہ اٹھایا تمنے بدلے اسکے عورتون مین سے بسبب نکاح کے پس دو انکو مہر انکا موافق مقرر کے کیونکہ مہر مقابلے مین فائدے کے ہی سمجھ لیجئے کہ اگر بعد نکاح کے عورت سے صحبت اور خلوت واقع ہو تو مہر سارا دے اور جو پہلے ہی صحبت خلوت سے مرد چھوڑ دے تو آدھا مہر دے اور اگر عورت ایسا کام کرے کہ جس سے نکاح ٹوٹ جاوے تو سب مہر اتر جاتا ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اور نہین گناہ اوپر تمہارے بیچ اس چیز کے کہ رضامند ہو ایکدوسرے سے ساتھ اسکے پیچھے مقرر کرنیکے یعنے بعد مہر مقرر کرنیکے جو دونو میان بی بی اپنی خوشی سے بڑھا دین یا گھٹا دین وہ بھی معتبر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ تراضی نفقات مین ہی یا صحبت اور مفارقت مین اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالی ہی جاننے والا بھلائیان بندونکی محکم کار مہمات نکاح مین انکے وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ اور جو کوئی نہ سکے تم سے توانائی اور تونگری یہہ کہ نکاح کرے بی بیون ایمان والیونکو فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ پس چاہیے کہ کرے اس چیز سے کہ مالک ہوے ہین داہنے ہاتھ تمہارے لونڈیان تمہاری ایمان والیون سے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہی ایمان تمہارے کو بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ بعضے تمہارے بعضے سے ہین یعنے سب شریک ہو ایمان مین یا تم آپسمین شریک ہو نسب مین کہ باپ تمہارے سب کے حضرت آدم علیہ السلام ہین فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ پس نکاح کرو انکو ساتھ حکم مالکون انکے کے کیونکہ یہہ مملوک اورکی ہین وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور دو ان لونڈیونکو جن سے نکاح کیا ہی مہر انکا ساتھ اچھی طرح کے سمجھ لیجئے کہ مہر دینا لونڈیونکا مالک کے اذن سے چاہیے مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ اس حالت مین کہ یہہ لونڈیان قید مین رکھنے والی ہون شرمگاہ اپنی کو نہ بدکاری کرنیوالی ہون ظاہر وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ اور نہ پکڑنیوالی یار چھپے فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ پس جب نکاح آوین پس اگر کرین بیحیائی بدکاری فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ پس اوپر انکے ہی لازم آدھا اس چیز سے کہ اوپر بی بیون شوہر رکھنے والیونکے ہی عذاب سے یعنے بی بی بے شوہر کو سو کوڑے ہین ایسی ہی میان کو اور حد غلام اور لونڈی کی خواہ بیاہی ہون خواہ نہون پچاس کوڑون سے زیادہ نہین ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ یہہ نکاح لونڈیون سے واسطے اس شخص کے ہی کہ ڈرتا ہی بدکاری سے تم مین سے کہ مجرد ہو جورو نہین رکھتا ہو وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر صبر کرو تم نکاح کرنے سے لونڈیون کے بہتر ہی واسطے تمہارے کہ اولاد تمہاری داغ غلامی سے بچیگی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ تعالے

Marfat.com

بخشنے والا ہی اسکا کہ صبر نہین کرسکتا لونڈیون کی نکاح سے مہربان ہی کہ رخصت دی بندونکو سمین يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ ارادہ کرتا ہی اللہ
تعالی یہہ کہ بیان فرمائے واسطے تمہارے احکام حلال اور حرام کے وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور ہدایت کرے راہین ان لوگونکی
جوتھے پہلے تم سے یعنے حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام یا اور پہلے لوگ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ اور پھرا اوپر تمہارے ساتھہ بخشنے گناہونکے
اور سہل کرنے احکامون کے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہی وَاللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ اور اللہ چاہتا ہی یہہ کہ پھر
آوے اوپر تمہارے یعنے توبہ دے تمکو یا وہ چیز سکھاوے کہ سبب تمہارے توبہ کی ہو وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا
عَظِيمًا اور ارادہ کرتے ہین وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہین خواہشونکی یہہ کہ جھک جاؤ تم سیدھی راہ سے جھک جانا بڑا جب آیت تحریم کی بہن
بھائی کی اولاد کی اتری یہودونے چاہا کہ مسلمانونکو بہکا کر دین سے پھراوین کہنے لگے کہ پھپی خالا کی بیٹیان حلال ہین باوجودیکہ خالائین
اور بیٹیان حرام ہین پھر بہن حرام ہی تو اسکی بیٹی کیون حرام ہو وہ بھی چاہیئے کہ حلال ہو یہہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ
تمہین توبہ عنایت فرماوے اور یہود چاہتے ہین کہ تمہین دین سے پھراوین يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ارادہ کرتا ہی اللہ یہہ کہ ہلکا
کرے تم سے احکام نکاح مین یا اثقال عبادات مین وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا اور پیدا کیا گیا ہی انسان ناتوان اور عاجز بار تکلیف اٹھانے
سے اسواسطے اسپر سبک کیا واہ کیا مہربانی ہی اس مالک کی کہ بندونکو صفت ضعف سے یاد کیا اگر طاعت مین تقصیر واقع ہو تو عذر ساتھہ
ضعف اپنے کے کرے اور دوسری جگہہ ظلوماً جہولاً جو ارشاد فرمایا ہی وہ بھی اسی شفقت پر دال ہی کہ ضعفا اور جہال سے تصور نہ واقع ہونا محال ہی
شعر ناتوان خلقت مین ہین اور جہل اپنا ہی ندیم ؛ عفو تقصیرات فرما فضل سے تو یا کریم يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ
بِالْبَاطِلِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم مال اپنے آپسمین ساتھہ ناحق کے کہ شرع مین حلال نہین ہین جیسے چھین کر لینا اور چرا کر لینا
اور سود لینا اور جوے مین جیتنا اور خیانت کرنا ہی یا جھوٹی قسم کھا کر یا جھوٹی گواہی دیکر یا جھوٹی دعوی کر کر یا بیع فاسد کر کر
لینا ہی ان سب طرحکے مال مت کھاؤ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ مگر یہہ کہ ہوئے سوداگری رضامندی تمہاری سے جیسے آپسمین
لین دین رکھتے وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ اور مت مارو آپسمین اپنون کو یعنے مسلمانونکو کہ حقیقت مین سب مسلمان ایک ہین یا مت ہلاک
کرو اپنے نفسون کو جیسے بت پرست بتون پر جان اپنی قربان کرتے ہین یا جیسے زنان ہند اپنے خاوندون پر ستیان ہوتی ہین یا ایسا کام
نکرو کہ جسمین تم مارے جاؤ یا اپنے نفس کو مت ہلاک کرو گناہ کر کر یا حرام کھا کر یا در ایسا عمل کر کر کہ موجب غضب کا ہو خدا تعالی کے
إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا تحقیق اللہ ہی ساتھہ تمہارے ای مسلمانو مہربان جو امر اور نہی فرماتا ہی مہربانی سے فرماتا ہی وَمَنْ
يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا اور جو کوئی کرے یہہ چیزین کہ منع کین ہین از روی تعدی کے اور ستم کے پس شتاب
داخل کرینگے ہم اسکو آگ دوزخ کے مین وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا اور ہی یہہ آگ مین ڈالنا اوپر اللہ کے آسان إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ
مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ اگر بچاؤ بھی کرو اور بچو تم گناہون بڑے سے کہ منع کئے جاتے ہو اس سے دور کرینگے ہم تم سے گناہ چھوٹے
تمہارے ایک نماز سے دوسری نماز تک ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا
كَرِيمًا اور داخل کرینگے ہم تمکو جگہہ عزت کے مین کہ بہشت ہی حاصل یہہ ہی کہ جو کبیرون سے بچیگا صغیرے اُسکے بخشے جاوینگے بطریق جواز نہ بہ
سبیل وجوب کیونکہ وہ مالک ہی اگر چاہے کبیرون کو بخشے اور صغیرون پر عذاب کرے اور صغیرونکو بخشے کبیرون پر عذاب کرے اب سمجھہ
لیجئے کہ کبیرے کونسے ہین بعضے کہتے ہین کہ جس سے نہی واقع ہوئی ہی وہ کبیرہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جس کے حق مین دخول نار یا غضب

Marfat.com

یا لعن یا عذاب یا نکال آیا ہی وہ کبیرہ ہی جیسے یدخلہ النار اور غضب علیہم ولعنہم اور ولہم عذاب الیم فرمایا ہی اور باقی سب گناہ صغیری ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ جسپر حد شرع مین مقرر ہی یا وعید صریح واقع ہی یا دلیل قطعی سے حرمت ثابت ہی وہ کبیرہ ہی اور معنی ایت کی بطور صوفیہ صافیہ وجودیہ یہ ہین کہ فرمایا اگر پرہیز کروگے تم کبیر ونسے کہ اثبات اور اقرار بوجود غیر ہی تو عفو کرینگے ہم سیئات تمھاری کہ تلوینات طہور نفس اور قلب مین محو کر کر مرتبہ تمکین کو پہنچا دینگے اور داخل کرینگے مدخل کریم مین کہ مرتبہ جمع ہی کما فی تاویلات الکاشی شعر غیر حق نظرون سے جب زائل ہوا ؛ تفرقہ سے جمع مین داخل ہوا ؛ اور تفرقہ عبارت غیریت سے ہی اور جمع ارتفاع غیریت اور شہود وحدت اور کثرت سے ہی شعر عالم تمام نظرون مین آئینہ خانہ ہی ؛ ہر آئینہ مین جلوہ نما وہ یگانہ ہی ؛ لوایح مین ہی کہ تفرقہ پراگندگی دل ہی بواسطہ تعلق امور متعددہ اور جمعیت ان سب سے چھوٹ کر محو ہوتا ہی مشاہدہ واحد شعر چھوڑ کر سب کو ایک پر رکھہ دھیان ؛ تفرقہ دلکا سب سے ہی ایمان ؛ اور معنی آیت کی بطرز صوفیہ مجددیہ یہہ ہین کہ اگر پرہیز کروگے تم کبایر سے کہ خطرات غیر ہین غفر کرینگے ہم سیئات تمھارے یعنی تلوینات قلب محو کر کر تمکین پہنچا وینگے کہ مرتبہ حضور ہی اسیکو شہود اور مشاہدہ اور مرتبہ احسان اور مقام جمع کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب سمجھہ لیجئے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مرد شرف جہاد رکھتے ہین اور عورتین اس ثواب سے محروم ہین اور مرد باوجود غنیمتین لینگے اور اموال کسب کرینگے میراث مین دونا حصہ پاتے ہین اور عورتین باوصف ضعف اور کثرت احتیاج کے آدہا حصہ مردون سے پاتی ہین افسوس ہی کہ ہم بھی رجولیت مین اگر دخل رکھین تو ثواب جہاد و حصہ میراث سے فائدہ اُٹھاتین یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور مت آرزو کرو اس چیز کی کہ بزرگی دی ہی اللہ نے ساتھہ اُسکے بعضے تمھار یکو کہ مرد ہین اوپر بعض کے کہ عورتین ہین لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا واسطے مردون کے ہی حصہ مقرر ثواب اس چیز کے سے کہ کماتے ہین مثل جہاد اور اعمال خیر کے وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ واسطے عورتونکے ہی حصہ مقدر ثواب اس چیز کے سے کہ کسب کرتے ہین مانند عفت اور اطاعت ازواج کے پس ہر ایک کا حصہ اللہ تعالی نے ٹھہرا دیا ہی دوسرے کا حصہ کیون مانگین وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اور سوال کرو اللہ سے فضل اُسکے سے تا مراد تمھاری برلاوے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا تحقیق اللہ ساتھہ ہر چیز کے دانا ہی جسکو چاہے وہی اسکو دیتا ہی شعر اخلاص و تونگری پہ غم کر نہ سرور ؛ دانا ہی وہ مصلحت کا تیرے تجھہ سے ؛ سمجھہ لیجئے کہ زمان جاہلیت مین بے پالک کو میراث مین وارثون کے ساتھہ دخل کرتے تھے اُس سے نہی فرمائی اور ارشاد کیا کہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور واسطے ہر ایک شخص کے مقرر کئے ہین ہمنے وارث کہ اپنا حصہ لین اس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی سمجھہ لیجئے کہ دوسری یہہ بھی رسم تھی کہ آپسمین قسم کھاکر عہد کیا کرتے تھے کہ تیری میراث مین لون اور میری میراث تو لے اور تیرا دوست میرا دوست ہی اور تیرا دشمن میرا دشمن اور چھٹا حصہ میراث مین سے اسے دیتے تھے جب آیت میراث کی نازل ہوئی ایک صحابی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم مین یہہ مقرر ہی اب آیت جو میراث کی آئی ہی اسمین اس حصے کا کچھہ بیان نہین ہی یہہ آیت اُتری وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ اور جن لوگون کو گرہ باندہی ہاتھہ تمھارے نے پس دو تم اُنہین حصہ انکا کہ چھٹا میراث سے ہی حکم اس آیت کا آیۃ اولی الارحام سے منسوخ ہی اور اسناد گرہ باندھنیکی ساتھہ ہاتھہ کے بطریق مجاز ہی اور اس اسناد کا سبب یہہ ہی کہ ہاتھہ پکڑکر یہہ بات مقرر کیا کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا تحقیق اللہ ہی اوپر ہر چیز کے حاضر سب عہد و پیمان جانتا ہی لکھا ہی کہ حبیبہ زوجہ سعد بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے یا جمیلہ زوجہ ثابت بن قیس نے بدخوئی اختیار کی اپنے خاوند سے طمانچہ اسکے منہہ پر مارا وہ اپنے باپ کو لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوکر

Marfat.com

یہہ احوال کہا حضرتؐ نے حکم قصاص کا شوہر پر کیا وہ باپ کو لئیے ہوئے قصاص لینے کو مسجد کے دروازے کی طرف چلی حق تعالی اُنے یہہ آیت
نازل کی کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ مرد قائم رہنے والے ہین یعنے حاکم ہین اوپر عورتون کے اور اُنکے امور معیشت اُنسے قائم مین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو پکارا کہ پھر آؤ مین نے کچھ چاہا اللہ نے کچھ کیا جو اسنے چاہا وہی خیر ہی اور اس سے فضل مردونکا
عورتون پر نکلتا ہی کہ یہہ حاکم ہین وہ محکوم بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَہُمْ عَلٰی بَعْضٍ سبب اس چیز کے کہ بزرگی اور زیادتی دی اللہ نے بعض
اُنکے کو کہ مرد ہین اوپر بعضون کے کہ عورتین ہین سمجھ لیجئے کہ فضل مردونکا بسبب کمال علم اور عقل اور فہم کے ہی اور کمال صوم اور صلوۃ
اور جہاد اور جمعہ اور جماعت اور اذان اور خطبہ اور اعتکاف اور نماز عید اور نماز جنازہ اور شہادت بحدود و قصاص اور زیادت
میراث کے ہی اور بڑا فضل اُنکا یہہ ہی کہ انبیا اور امام اُنہین مین وَبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِہِمْ اور دوسری فضیلت دی مردونکو عورتون پر
بسبب اسکے کہ خرچ کرتے ہین عورتون پر مالون اپنے سے مہر مین کیا اور نفقہ مین کیا فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ
پس نیک بخت عورتین فرمان بردار ہین خدا کی اپنے شوہرون کی نگاہ رکھنے والی ہین بیچ غائبانہ کے شوہرون کے پس غیبت عصمت سے
رہتے ہین ساتھ اسکے کہ نگاہ رکھا ہی اللہ نے وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَہُنَّ فَعِظُوْہُنَّ اور جو عورتین کہ ڈرتے ہو تم بدخوئی اور نافرمانی
اُنکے سے پس نصیحت کرو اُنکو ایسے کلمات سے کہ دل اُنکا نرم ہو جاوے یا تعلیم کرو اُنکو تعظیم شوہرونکی وَاہْجُرُوْہُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ اور چھوڑ دو اُنکو
بیچ خوابگاہ کے یعنے اُنکے ساتھ مت سو یا اُنکے طرف سے کروٹ لے لو وَاضْرِبُوْہُنَّ اور مارو اُنکو ایسا کہ کوئی عضو نہ ٹوٹے یعنے تھوڑی ایذا دو
بعضون نے کہا ہی کہ خوف نشوز مین وعظ ہی اور ظہور نشوز مین ہجر ہی اور تکرار نشوز مین ضرب ہی فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْہِنَّ سَبِیْلًا
پس اگر کہا مان لین تمہارا اور جس سے تم ناخوش ہوتے ہو باز آوین پس مت ڈھونڈھو اوپر اُنکے راہ ایذا کی اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا تحقیق اللہ
ہی برتر اس سے کہ ظلم پر اُنکے راضی ہو بزرگتر ہی اس سے کہ مظلوم کو فروگذاشت کرے وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِہِمَا اور اگر ڈرو تم اے حاکمون
شرع کے یا اے وارثو جورو اور خاوند کے خلاف اور ناسازگاری سے درمیان بی بی کے فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَہْلِہٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَہْلِہَا
پس مقرر کرو واسطے تحقیق نشوز کے ایک منصف کہ حکم کرے مرد کے لوگون مین سے کہ مرد کے دل کی بات معلوم کرے کہ بی بی سے رغبت
ہی یا نفرت اور ایک منصف عورت کے لوگون مین سے تا اسکی جی کی بات دریافت کرے کہ صحبت چاہتی ہی یا فرقت اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ
بَیْنَہُمَا اور اگر ارادہ کرین یہہ دونون منصف صلح کروانا میان بی بی مین توفیق دیگا اللہ تعالےٰ درمیان بی بی کے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ۰
تحقیق اللہ ہی جاننے والا مصالح زوجین کا خبردار مقاصد حکمین سے وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا اور عبادت کرو اللہ کو اور مت
شریک لاو ساتھ اُسکے کسی چیز کو صنم وغیرہ سے وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ اور احسان کرو ساتھ ماں باپ
کے احسان کرنا قول اور فعل سے اور ساتھ قرابت والون کے صلہ رحمی کے اور ساتھ یتیمون کے دلنوازی اور کارسازی سے اور ساتھ مسکینون
کے صدقہ اور زکوۃ سے وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور ساتھ ہمسایہ قرابت والے کی شفقت اور رحمت سے اور ساتھ ہمسایہ اجنبی کے
یا ہمسایہ کافر کے ساتھ رافت اور مروت کے اور حد ہمسایگی چالیس گھر تک مقرر کی ہی اور مطلق حق ہمسایونکا یہہ ہی کہ ارادہ نیکی کا اور
دفع ضرر کا اُنسے رکھو حدیث مسلم مین ہی لا یدخل الجنۃ عبد من لا یامن جارہ بوائقہ سمجھ لیجئے کہ جب ہمسایہ بیرونی مستحق احسان کے ہوئے تو
ہمسایہ درونی کہ قلب ہی بطریق اولی سزاوار احسان کے ہوا اور اس سے احسان کرنا یہہ ہی کہ خطرات ماسوا سے پاک کر کر متوجہ بخدا کیجئے
اور بمرتبہ احسان پہنچائے کہ جسکے تفسیر مین کانک تراہ حدیث نبوی مین واقع ہی اسکو اس طائفہ علیہ نقشبندیہ مین حضور کہتے ہین اور

Marfat.com

کم ہونے کو خطرات کے جمعیت شعر دلکو جمعیت ہو اور ہوئے حضور و اچھوٹے حاصل ہی پھر کیا کیا سرور وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ اور نیکی
کرو ساتھہ صحبت رکھنے والے کروٹ کے یعنے ہمنشین اور صحبت کے اور ساتھہ مسافرون اور مہمانون کے سمجھ لیجئے کہ مراد صاحب جنب اور
ہمنشین سے زن ہی اپنے شوہر کی یا رفیق سفر ہی یا ہم سبق ہی یا ہم طبق ہی یا ہم بزم ہی یا ہم کسب ہی یا پیر بھائی ہی کہ ہم مجلس ذکر اور مراقبہ
ہی اور اس سے احسان کرنا حق صحبت کی رعایت کرنا ہی وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ اور جسکے مالک ہوے ہین داہنے ہاتھہ تمہارے یعنے اُنسے
نیکی کرو جو دست تصرف مین تمہارے ہین لونڈی غلام إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا تحقیق الله نہین دوست رکھتا اس
شخص کو کہ ہی تکبر کرنیوالا ماں باپ سے اقربا سے ہمسایون سے مہمانون سے لونڈی غلام سے اترانے والا کہ حق الله کا ادا کرتا ہی نہ احسان
ان سب سے لکھا ہی کہ بعضے یہود انصار کو نصیحت کرتے تھے کہ اپنا مال پیغمبر کو اور یاران مہاجر کو انکے مت دو کہ چند مدت مین یہہ محتاج
ہو کر عاجز ہو جاوین اور مآل کار انکا معلوم نہین کہ کیا ہو یہہ آیت نازل ہوئی الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ
مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ درست نہین رکھتا خدا ان لوگونکو کہ بخل کرتے ہین اور حکم کرتے ہین آدمیونکو ساتھہ بخیلی کے اور چھپاتے ہین خلق
سے وہ چیز کہ دی ہی انکو الله نے فضل اپنے سے نعمت یا نعت حضرت صلی الله علیہ وسلم کہ توریت مین لکھی ہی وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ
عَذَابًا مُهِينًا اور تیار کیا ہی ہمنے واسطے یہود کے کہ عطاے الہی یا نعت حضرت رسالت پناہی کو چھپاتے ہین عذاب خوار کرنیوالا عذاب دوزخ
سے ہی وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ واسطے ان لوگونکے بھی کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے دکھانیکو لوگونکے یہہ آیت کفار مکہ کے
حق مین ہی کہ پیغمبر کے دشمنی مین لشکر جمع کرتے تھے اور مال خرچ کرتے تھے یا منافقون کے حق مین کہ ریا اور سمعہ مین مال دیتے تھے یا یہود
کے حق مین ہی بہت اغراض نفقہ کرتے تھے وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ اور نہین ایمان لاتے ساتھہ الله کے اور نہ ساتھہ دن پچھلے
کے کہ قیامت ہی وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا اور جو کوئی کہ ہووے شیطان واسطے اسکے ہمنشین پس برا ہی ہمنشین اور جو
یہان دنیا مین ہمنشین ہی تو آخرت مین بھی ساتھہ ہوگا فرمایا ہی الله تعالی نے فبئس القرین بلیت اس ہمنشین کو چھوڑ کہ بد ہمنشین ہی یا
شیطان رفتار ابئس القرین ہی وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ اور کیا زیان ہی اوپر کافرون
کے اگر ایمان لاوین ساتھہ الله کے اور دن قیامت کے اور خرچ کرین براہ خدا بے شائبہ ریا اس چیز سے کہ دی ہی الله نے انکو وَ
كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيمًا اور ہی الله ساتھہ انکے اور اقوال افعال احوال انکے کے جاننے والا خبر انکا إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ تحقیق
الله نہین ظلم کرتا برابر ذرہ کے ذرہ چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہین کہ بہت غور سے نظر آوے اور مشہور ذرہ وہ ہی کہ شعاع آفتاب
سے روزن در مین چمکتا ہی اور جو ہاتھہ لو تو کچھہ معلوم نہین ہوتا یہہ مبالغہ ہی نفی ظلم مین وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا
عَظِيمًا اور اگر ہو نیکی عملنامے مین مسلمانکی برابر ذرہ کے دوگنا کریگا ثواب اسکے کو اور دیگا زیادہ ثواب عمل اسکے سے اپنے پاس سے ساتھہ فضل اور
مہربانی کے ثواب بڑا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ پس کیونکر ہوگا حال کافرون ظالمونکا جب لاوینگے ہم ہر امت گذشتہ سے ایک
گواہی دینے والا وہ پیغمبر انکا ہوگا کہ اقوال افعال پر اپنے امت کے گواہی دیگا وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا اور لاوینگے ہم تجھکو ای محمد صلی الله علیہ وسلم
اوپر اس گروہ امت تیری کے گواہ کہ مومنونکے ایمان پر گواہی دو قطعہ او جیسے شفیع حضرت ہین: ویسے ہی وہ شہید امت ہین یون کرینگے دانشمند انکو
کہ زبان و اگر ین شفاعت کو يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ اس دن کہ گواہی انبیا و انکی جس دن واقع ہوگی اور
وہ دن قیامت کا ہی آرزو کرینگے وہ لوگ کہ کافر ہوے ساتھہ الله کے اور نافرمانی پیغمبر کی کی کاش کہ لیجاوے ساتھہ انکے زمین یعنی خاک مین گر جاوین اور پھر زمین

Marfat.com

یا خاک ہوکر زمین کے برابر ہوجاوین وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا اور نہ چھپاوینگے یعنے قدرت چھپانیکی نہ رکھینگے اللہ سے ایکبات کی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر مت نزدیک جاؤ نماز کے اور حال یہہ ہے
کہ تم مست ہو شراب سے اور مسکرات سے یہہ نہی نماز سے نہین کیونکہ وہ فرض عین ہے بلکہ نہی شراب پینے سے ہے کہ آداب
فرض کے مانع ہے ایکدن چند اصحاب عبد الرحمن بن عوف رض کے گھر مین شراب پیکر بیٹھے تھے کہ آذان ہوئی مغرب کی سب نماز
کو اٹھے امام نے قلیا پڑھی بیہوشی مین حرف لاچارون جگہہ چھوٹ گیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ غلبہ سکر مین نماز کے نزدیک مت جاؤ حَتّٰی
تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ یہانتک کہ جانو اس چیز کو کہ نماز مین پڑھتے ہو محققون نے کہا ہے کہ یہہ خطاب ایمان شہودی والون کو ہے کہ نزدیک
مت جاؤ نماز قربت کے مسجد جامع دل مین حالت مستی مین غفلت اور شہوت کے یہانتک کہ مستی سے ہوشیار ہو اور جانو کہ کیا کہتے
ہو اور کس سے کہتے ہو قطعہ تا کہ ہے مستی مین اس مستی کے تو ؛ غفلت و شہوت کی پیتا ہے صبو ؛ مت نماز قرب کے نزدیک ہو ؛ المصلی
ان یناجی ربہ ؛ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ اور مت نزدیک جاؤ نماز کے دران حالیکہ جنب ہو مگر گذرنیوالے راہ کے کہ مسافر ہو اور تمہارے ساتھ
پانی نہو تو تیمم سے نماز پڑھو اور کسی طرح سے حالت جنابت مین نماز پڑھنا درست نہین حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا یہانتک کہ نہاؤ بعضون نے کہا
ہے کہ مراد صلوٰۃ سے موضع صلوٰۃ ہے یعنے مسجد مین نہ آؤ مگر یہہ کہ گذرنیوالے راہ کے ہو ضرورت کے واسطے جیسے ڈول رسی ہے وَاِنْ
کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ اور اگر ہو تم بیمار کہ استعمال آب سے خوف ہلاکت یا زیادت
مرض ہے یا ہو تم بیچ سفر کے یا آوے کوئی ایک تم مین سے جاے ضرور سے اور محدث ہوا ہو بسبب نکلنے کچھہ شی کے مکان بول یا براز سے
یا صحبت کرو عورتون سے مراد اس سے مباشرت فاحشہ ہے کہ عضو مخصوص مرد کا ساتھہ عضو مخصوص زن کے لگے بن آڑ کے وہ ناقض وضو ہے نزدیک
امام اعظم رح کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ کوئی جگہہ مرد کی کسی جگہہ سے زن نامحرم بالغہ کے لگ جاوے وضو دونونکا ٹوٹ جاتا
ہے اور امام مالک اور احمد کے نزدیک مس بشہوت شکستندہ وضو ہے والا الغرض ہر طرح سے جو جنب ہو یا بیمار یا مسافر یا محدث
خروج نجاست سے یا لمس سے فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا پس نہ پاؤ تم پانی کو پس قصد کرو خاک پاک کا لکھا ہے کہ غزوہ
بنی المصطلق مین شام کو لشکر اسلام بیابان بے آب مین اترا یہہ ارادہ کرکر کہ صبح کو کوچ کرکر پانی پر پہنچ کر نماز فجر پڑھینگے اتفاقا ہار
حضرت ام المومنین عائشہ رض کا گم گیا کوچ مین دیر ہوئی وقت نماز صبح کا آن پہنچا لوگ بعضے جنب بعضے محدث تھے متردد ہوے
امیر المومنین ابو بکر صدیق سے کہا وہ خیمہ عائشہ مین آئے دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گود مین سر رکھے ہوئے حضرت عائشہ رض کے آرام
فرماتے ہین حضرت ابو بکر نے انکو غصہ کیا حضرت خواب سے بیدار ہوئے اور یہہ احوال پر ملال صحابہ کا معلوم کرکر متوجہ عالم غیب ہوئے
یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو پانی نہ پاؤ تم پس قصد کرو خاک پاک کا اور ہاتھہ اسپر مارو فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ پس مسح کرو ہاتھے اپنے
کو ساتھہ تمام منہون اپنے کے کہنیو تک اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا تحقیق اللہ ہے معاف کرنیوالا بخشنے والا اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا
نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَۃَ کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگونکے کہ دئے گئے ہین ایک حصہ کتاب توریت سے مول لیتے
ہین گمراہی کو یعنے بدل لیتے ہین ہدایت کو گمراہی سے ہدایت انکی یہہ تھی کہ نعت حضرت کی جانتے تھے اور ضلالت یہہ تھی کہ انکار کرتے تھے
وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ ارادہ کرتے ہین یہہ لوگ کہ بہک جاؤ تم اے مومنو راہ سے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِکُمْ اور اللہ خوب
جانتا ہے دشمن تمہارے انکو کہ یہود ہین وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا اور کفایت ہے اللہ دوست تمہارا اور کفایت ہے اللہ

Marfat.com

مددکار تمہارا دشمنوں پر مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ بعضے لوگ جو یہود ہیں بدل ڈالتے ہیں کلموں کو جگہ انکے
سے مراد اس سے نعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ یا تاویل کلمات توریت کی اپنے طبیعت کے موافق یا آیت رجم کا چھپانا ہے
یا کلام پیغمبر کا تغیر دینا ہے لکھا ہے کہ بعضے یہود حضرت کی خدمت مین آکر کلام سن جاتے تھے اور بدلکر کہتے تھے سو حق تعالی نے انکا
پردا فاش کیا کہ تحریف کلمات بیتر کی کرتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا اور کہتے ہین سنا ہمنے قول تیرا اور نہ مانا ہمنے امر تیرا عصینا
پکار کر کہتے تھے عناد سے بعضوں نے کہا ہے کہ ظاہر باطن عصینا کہتے تھے اور یہی ہے کہ زبان مقال سے سمعنا کہتے تھے اور لسان
حال سے عصینا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ اور کہتے تھے سن اس حالتمین کہ نہ سنا جائیو کہ یہہ کلمہ ذو وجہین ہے مدح اور ذم دونکلے مین
مدح تو یہہ ہے کہ اسماع گالی دینا ہے پس یہہ معنی ہوئی کہ سن درانحالیکہ گالی دیا گیا نہو جواور ذم یہہ ہے کہ اسماع سنانا ہے پس
معنی ہوئی کہ سن درانحالیکہ غیر سنا گیا ہو یعنے بہرا ہو دمعنی مدح کو پردہ نفاق کر کر ارادہ معنی ذم کا کرتے تھے وَرَاعِنَا اور کہتے تھے
راعنا یہہ کلمہ بھی دو معنی رکھتا ہے مدح کے اور ذم کے مدح یہہ ہے کہ مراعات سے کہے یعنے نگاہ رکھ ہمکو اور ہماری طرف دیکھ اور
ذم یہہ کہ رعونت سے کہے پس یہود نسبت رعونت کی کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہود باشباع کہتے تھے راعینا یعنے
اے چرواہے ہمارے آپکو نسبت بکریوں کے چرواہے کی کرتے تھے لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ پیچ دیکر سخن کو ساتھ زبان اپنی کے یعنے جو فعل کہ
مراعات سے ہے لغت عرب مین اسے رعونت کی طرف پھیرتے تھے یا ہجو کا ارادہ کر کر باشباع راعینا کہتے مین وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ اور طعنہ دیکر
بیچ دین کے یعنی وہ کیا دین ہے کہ جسکا نبی چرواہا ہو اور حال انکہ حضرت موسی کے شبانی پر اقرار کرتے تھے وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ
وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ اور اگر وہ کہتے سنا ہم نے سخن تیرا اور مانا ہمنے امر تیرا اور سن سخن ہمارا اور دیکھ ہم کو البتہ یہہ گفتار ہوتی
بہتر واسطے انکے ذم سے سید انام کے اور طعن سے دین اسلام اور راست تر ہوتا یہہ سخن انکا وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا
قَلِيْلًا ٥ اور لیکن لعنت کی ہے انکو اللہ نے بسبب کفر انکے کے پس نہین ایمان لاتے مگر تھوڑا کہ ضعیف اور غیر معتبر ہے کہ بعضے کتب
اور رسل پر ایمان لاتے مین اور بعضے پر نہین لاتے یا نہین ایمان لاتے مگر تھوڑے اُن مین سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب انکے رضی
اللہ عنہم لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علمای یہود کو مانند ابن صوریا اور کعب بن اسد کے بلا کر فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور اسلام لاؤ مین قسم کھاتا ہون کہ
تم جانتے ہو کہ یہہ کلام اور احکام جو مین جناب الہی کیطرف سے لایا ہون حق مین اور تمہین توریت مین میرے احوال سے خبر دی ہے اور مجھ پر
ایمان لانے پر وعدہ لیا ہے انہون نے عناد سے کہا کہ ہم نہین تمہین جانتے مین نہ تمہاری نعت کو نہ قرآن کو حق تعالی نے یہہ آیت
نازل کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اے
لوگو جو دئے گئے ہو کتاب توریت ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے اتاری ہے ہم نے اپنے بندے پر اور وہ قرآن ہے درانحالیکہ سچا کرنیوالا ہے
واسطے اس چیز کے جو ساتھ تمہارے ہے یعنے توریت پہلے اس سے کہ مٹا ڈالین ہم منہونکو کہ نشان آنکھ بھوان ناک ہونٹھ دہن کا اُسین تر
ہے پس پھیر دین ہم اول منہونکو اوپر پیٹھون انکی کے یعنے منہہ کو پیس سر کے نکال کر دین یا آنکھ ناک وغیرہ ادھر سے مٹا ادھر لگا دین تیسیر مین
ہے کہ ہاتھ پانون پیٹ پیٹھ اپنے جگہ ہونگے اور منہہ انکے سر کے پیچھے ہونگے اور یہہ سب کمال زشتی اور رسوائی کے ہے اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا
لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ یا لعنت کرین ہم انکو یا مسخ کرین ہم انکو جیسا کہ لعنت کیا ہمنے یا مسخ کیا ہم نے یار ہفتے والون کو کہ ہمارے
مخالف فرمان کے ہفتے کے دن شکار ماہی کرتے تھے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اور ہے کام یاد عبد اللہ کا کیا گیا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اُسکے وجود مین
اور عبادت مین اور بخشتا ہی سِوا اُسکے ہی جسے چاہتا ہی بفضل واحسان نہ بوسیلہ عبادت وعرفان امام زاہدی نے کہا ہی
کہ بخشتا ہی قبل عذاب کے جسے چاہتا ہی اور بعد عذاب سب گناہگارونکو بخشیگا وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا اور جو
کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق باندھ لیا اُسنے جھوٹ بڑا کہ بسبب اُسکے عذاب بڑا ہوگا جو مضمون اس آیت کے سے کہ شرک
مغفور نہین گوسالہ پرستون اور عزیر پرستونکو کہ یہود تھے وعید اور تہدید شدید حاصل ہوئی تو منکر ہوگئے کہ ہم مشرک نہین بلکہ ہم مقرب
اللہ کے ہین ہمارے باپ انبیا ہوئے ہین اسواسطے ہم مکرم ہین حق تعالی نے انکی مدح نہ پسند کی اور فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ
کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگونکے کہ تکبر سے پاک کہتے ہین جانون اپنے کو کہ نحن ابناء اللہ واحباؤہ چنانچہ منقول ہی کہ بحر بن عمرو
بن نعمان بن ادفی اور مرحب بن زید اپنے لڑکونکو حضور نبوی مین لائے اور کہا کہ ان بچون پر کچھ گناہ ہی آپ نے فرمایا کہ نہ یہہ بے گناہ
ہین اُنھون نے قسم خداے موسیٰ کی کھا کر کہا کہ ہم بھی گناہ مثل انکے ہین کیونکہ گناہ رات کی ہماری دنکو بخش دیتے ہین اور گناہ دنکی ہماری
رات کو حق تعالی نے فرمایا کہ تمہارا اپنے آپکو پاکیزہ کہنا اعتبار نہین رکھتا بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ بلکہ اللہ ہی پاک کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور
لائق اسکے جانتا ہی وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا اور یہہ لوگ کہ اپنے آپ کو پاک کرتے ہین کہتے ہین نہ ظلم کئے جاوینگے ایک تاگے کے برابر کہ در
میان خرمے کے ہوتا ہی غرض یہہ ہی کہ اپنا کیا پاوینگے کچھ ظلم نہوگا اُنپر اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ دیکھ ان یہودونکو کہ عنا
سے کیون کر باندھتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ کہ کہتے ہین دن رات کی گناہ ہماری بخشتا ہی وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا
مُّبِيْنًا اور کفایت ہی یہہ جھوٹ انکا گناہ ظاہر کہ کسی پر چھپا نہین رہتا لکھا ہی کہ بنی نضر کے یہودونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بموجب
حکم الہی کے انکے گھرونسے نکال دیا تھا وہ مدد چاہنے کو قریش پاس آئے بیس آدمی تھے اشراف اُنکے ابوسفیان وغیرہ نے کہ قریش تھے
اُنسے پوچھا کہ بتاؤ ہماری راہ اچھی کہ مسلمانون کی انہون نے خوش آمد سے کہا کہ تمہاری راہ اچھی ہی ابوسفیان نے کہا کہ تمہارے
کہنے پر اعتقاد نہین جبتک قسم نہ کھاؤ اور ہمارے بتونکو سجدہ نکرو اُنھون نے وہی کیا حق تعالی نے انکے حال سے خبر دی اَلَمْ تَرَ اِلَى
الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگونکے کہ دئے گئے ہین ایک حصہ کتاب
توراۃ سے کہ بواسطہ عداوت مسلمان ایمان لاتے ہین اوپر جبت کے اور طاغوت کے یہہ دونون بت ہین قریش کے یا جبت سحر ہی کہ یہود
معتقد اسکے تھے اور طاغوت شیطان کہ اسکی متابعت کرتے تھے اور صوفی کہتے ہین کہ جبت نفس امارہ ہی اور طاغوت خواہش اسکی
وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا اور کہتے ہین یہود واسطے ان لوگونکے کہ کافر ہوئے یہہ کفار
قریش بہت پہنچے ہوئے ہین ان لوگون سے کہ ایمان لائے ہین یعنے پیغمبر اور اصحاب اُنکے از روے راہ کے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وہ لوگ کہ لعنت کی ہی اللہ نے انکو وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا اور جس کو لعنت کرے اللہ پس ہرگز نپاویگا تو
واسطے اُسکے مدد دینے والا کہ عذاب اس سے دفع کرے اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ کیا واسطے یہودون کے حصہ ہی پادشاہی سے
یہہ استفہام انکاری ہی یعنے نہین ہی یہود نکو گمان تھا کہ بادشاہت اور نبوت کے لائق ہم ہین اس سبب متابعت عرب کی سے عار رکھتے تھے کہ آخر
یہہ منصب ہمین ملیگا سو حق تعالی نے فرمایا کہ انکو حصہ پادشاہت سے نہین اور اگر بالفرض ہو بھی فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا پس اسوقت
ندینگے وہ لوگونکو یا پیغمبر اور اصحاب کو شگاف برابر کھجور کے یہہ مبالغہ ہی بخل مین اُنکے کہ بادشاہی مین کسی فقیر کو نقیر ندینگے تو درویشی

مین کیا دینگے اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ بلکہ حسد کرتے ہین لوگون کا یعنے قبایل عرب کے اوپر اس چیز کے کہ دیا ہی
انکو اللہ نے فضل اپنے سے وہ پیغمبر کا پیدا کرنا ہی اُنمین بعضون نے کہا ہی کہ مراد ناس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور عرب والے
جمع کو واحد پر اطلاق کرتے ہین کہ جامع ہوے خصائل نیک کو کہ وہ نہ پائے جاوین مگر بہت لوگون مین چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ
كَانَ اُمَّةً اور فضل سے مراد نبوت ہی اور قرآن اور اعزاز دین اور بعضون نے کہا ہی کہ فضل یہہ ہی کہ حق تعالیٰ نے چار بی بیون سے
زیادہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مباح کرین یہود اسپر حسد کرتے تھے اور طعن کرتے تھے کہ اگر یہہ پیغمبر ہوتے تو اتنی بی بیان کیون کرتے حق
تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر حسد انکا نبوت اور کتاب کے سبب ہی تو چاہیے اور پیغمبرون پر بھی حسد کرین کہ یہہ اعطا مخصوص کچھ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہی پر نہین فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا پس تحقیق دی ہمنے آل ابراہیم کو کہ موسی اور داؤد اور
عیسی ہین علیہم السلام کتاب یعنے توریت اور زبور اور انجیل اور علم حلال اور حرام اور دی ہمنے انکو باوجود نبوت کے بادشاہی بڑی چنانچہ
یوسف اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام کو اور بعضون نے کہا کہ ملک عظیم کثرت ازواج ہی جیسے حضرت داؤد کی سو جوروین تھین
اور حضرت سلیمان کی ہزار اور اس باب مین یہود کی تعریض ہی کہ اگر حسد تمہارا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب کثرت ازواج
تو داؤد اور سلیمان پر چاہیئے کہ زیادہ حسد کرو اور تیسیر مین ہی کہ مراد آل ابراہیم سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور کتاب سے
قرآن ہی اور حکمت شرایع اور ملک عظیم ہی دوام شریعت تا قیامت ہی یا تایید فرشتون کی ہی فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ پس بعضے
یہود مین سے وہ شخص ہی کہ ایمان لایا ساتھ حدیث آل ابراہیم کے یا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعض اُنمین سے وہ شخص ہی کہ باز
رہا خبر انبیا سے ازواج کے مقدمہ مین اور باور نکیا اُسے یا روگردانی متابعت پیغمبر سے وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا اور کفایت ہی دوزخ
جلانے والا کافرونکو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ دلیلون وحدانیت ہمارے کے یا
آیتون قرآن کے یا معجزات پیغمبر کے شتاب داخل کرینگے ہم انکو آگ مین كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ
پس گل جاوینگے چمڑے اُنکے بدل دیوینگے ہم انکو چمڑے سوا اسکے تو کہ چکھین عذاب کو اور چکھنا عذاب کا دائمی ہوگا اور تبدیل چمڑے کی
ہر ساعت مین سو بار حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ دن رات مین ستر ہزار بار چمڑا بدلیگا یا اسی چمڑے سوختگی دور کر کر حالت اصلی
پر کر دینگے اور پھر پھر جلاوینگے اور یہہ بدلنا یا حالت اصلی پر کرنا اسواسطے ہی کہ پوست تازہ پر زیادہ معلوم کرین اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا
تحقیق اللہ ہی غالب کہ کوئی اسکو کفار کے عذاب دینے سے منع نکر سکیگا دانا عذاب دینے پر دوزخیونکے موافق حکمت کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک شتاب
داخل کرینگے ہم انکو بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون یا محلون انکے نہرین درآنحال کہ مدام ہونگے یہہ مسلمان بیچ اُنکے ہمیشہ زمانے بے انتہا تک
لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا واسطے مومنونکے بیچ بہشتونکے بی بیان ہونگی پاکیزہ حیض نفاس سے بلکہ سب پلید مکروہ
چیزون سے اور داخل کرینگے ہم انکو سایہ پایندہ مین کہ آفتاب اُسے دور نکر سکے عرب مین حرارت بہت ہی سایئے کو بڑی راحت
سمجھتے ہین پس ظل ظلیل آرام کے واسطے کافی ہی اور وہ خدشہ بھی اس نکتے سے دفع ہوگیا جو کہتے ہین بہشت مین آفتاب نہین ہی کہ حرارت
اُسکی ایذا پہنچاوے پھر سایئے کا فائدہ کیا ہی اور محقق کہتے ہین کہ ظل ظلیل اشارہ بحمایت الٰہی ہی کہ سر پر بہشتیون کے ہمیشہ رہیگا سایہ ظل
عنایت ازلی بے زوال ہی؛ نقصان نہ اُسے نہ اُسے انتقال ہی اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا تحقیق اللہ حکم

Marfat.com

کرتا ہی تمکو یہہ کہ پہنچاؤ واما نتون کو طرف صاحبون انکے کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ کنجی کعبہ شریف کی عثمان بن طلحہ سے لاؤ عثمان کی مان سلافہ تھی اسکے پاس کنجی رہتی تھی عثمان نے مانگی اسنے ندی اور کہا کہ عبد الدار کے وقت سے یہہ ہمین ارث مین پہنچی ہی حضرت نے مسجد حرام مین بیٹھکر انتظار بہت کھینچا جب کنجی کے آنے مین دیر ہوئی ابوبکر اور عمر کو سلافہ کے گھر بھیجا عمر نے آواز بلند سے پکارا کہ ای عثمان جلد کنجی لا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم منتظر ہین عثمان بہزار شدت اپنے مان سے کنجی لیکر حضرت کے پاس آیا آپ نے ہاتھ دراز کیا کنجی لینے کو عباس رضی اللہ عنہ نے اوٹھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ سقایہ زمزم میرے سپرد ہی یہہ بھی میرے تفویض ہو عثمان نے کنجی نہ دی پھر حضرت نے مانگی وہ دینے لگا پھر عباس نے یہی کہا پھر اسنے ندی پھر حضرت نے فرمایا کہ تو اگر خدا و رسول پر ایمان رکھتا ہی تو کنجی دے اسنے آپ کے حوالہ کی آپ حرم سے نکلے کنجی لئے ہوئے حضرت مرتضیٰ علی نے مانگی جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائی کہ خدا تعالیٰ امر کرتا ہی تمکو یہہ کہ پہنچاؤ امانتون طرف اہل اسکے کے آپنے عثمان کو بلا کر کنجی عنایت کی اسنے اپنے بھائی شیبہ کو دی ابتک وہ شیبکی اولاد مین چلی آتی ہی اور اگرچہ یہہ آیت مخصوص اس امانت پر اتری ہی لیکن سب امانتین اس حکم مین داخل ہین اور امانت جو ذکر مین بعد ظل کے یہہ اشارہ ہی کہ ظل جیسے امانت آفتاب ہی اور اسکے نکلتے ہی محو ہوجاتا ہی ویسے ہی وجود مجازی اپنے کو کہ امانت وجود حقیقی ہے حوالے کرو یعنے اپنے آپکو نیست و نابود کردو **بیت** آپ کو گم کر تو بشوق خدا ٭ جسکی امانت اُسے دے دلا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اور دوسرے امر کرتا ہی تمکو اللہ جب حکم کرو تم درمیان آدمیون کے یہہ کہ حکم کرو ساتھ انصاف کے اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ تحقیق اللہ خوب چیز ہی جو نصیحت کرتا ہی تمکو ساتھ اسکے یعنے اداے امانات اور انصاف بحکومات اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہی سننے والا قول عثمان کا کہ اُسنے کہا لو امانت کو دیکھنے والا تمہاری کنجی حوالے کرنے کو اُسکے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی فرضونمین اور فرمان برداری کرو رسول کی سنتونمین اور اطاعت کرو صاحبون حکم کی تم مین سے یعنے امرا اسلام کی لکھا ہی کہ حضرت نے خالد بن ولید کو امیر لشکر کا کر کر بھیجا اور عمار یاسر کو ساتھ کردیا لوگ وہان کے بھاگ گئے ایک شخص رہ گیا وہ عمار کے پاس آیا اور کہا کہ مین مسلمان ہون سب لوگ میرے قبیلے کے بھاگ گئے ہین مین اکیلا رہ گیا ہون جو امن دو تو رہون نہین تو مین بھی اپنے اہل و عیال کو لیکر چلا جاؤن عمار نے کہا تجھکو امن ہی صبح کو خالد نے لشکر کو حکم کیا کہ اس قوم کو تاراج کرو لشکر والون نے جو آکر دیکھا تو وہان کوئی نتھا پھر ایک شخص تھا اُسکو اہل و عیال سمیت پکڑ لائے عمار نے کہا کہ اسکو مین نے امن دی ہی خالد نے کہا کہ بے مشورہ امیر لشکر کے امن دینا ادب سے دور ہی یہہ قصہ حضرت پاس آیا آپ نے فرمایا کہ عمار کے کہنے سے اُسکو امن ہی لیکن نچاہیے کہ کوئی بن اجازت امیر کے امن دے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اطاعت کرو امیر لشکر کی امام ثعلبی نے کہا ہی کہ اولوا الامر ابوبکر اور عمر ہین کہ اقتدوا باللذین من بعدی ابوبکر و عمر انکی شان مین وارد ہی ابوبکر وراق نے کہا ہی کہ خلفاے اربعہ ہین اور بعضون نے سب صحابہ کو کہا ہی اور بعضون نے فقہا اور علما کو کہا ہی اور بعضون نے اولوا الامر پانچ لکھے ہین ایک پادشاہ حق مین رعیت کے دوسری باپ حق مین بیٹے کے تیسری شوہر حق مین زن کے چوتھی مالک حق مین لونڈی غلام کے پانچوین عالم حق مین جاہلون کے اور صوفیہ کہتے ہین کہ اولوا الامر مشایخ طریقت ہین کہ سالکان راہ الٰہی کی تربیت کرتے ہین فرمانبرداری انکی لازم ہی **بیت** منزل مقصود کو چاہے اگر پہنچے دلا ٭ سر خط فرمان سے مت پیر و مرشد کے پھرا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ

Marfat.com

فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ پس اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے امور دین سے پس پھیر دو اسکو
طرف کتاب خدا کے اور طرف رسول کے زندگانی مین اُنکے اور طرف سنت رسول کے بعد وفات اُنکے کے اگر ہو تم دل کے اخلاص
سے ایمان لانے والے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے کیونکہ ایمان بخدا و قیامت بھی چاہتا ہی کہ جس بات مین نہین کچھ شبہ
ہو اُسے خدا و رسول کی طرف رجوع کرو ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا یہہ خدا و رسول کی طرف رجوع بہتر ہی تمکو اور نیک تر ہی از رو
عاقبت کے لکھا ہی کہ ایک یہودی مین اور منافق مین جھگڑا تھا یہودی کہتا تھا کہ محکمہ نبوت مین چل منافق کہتا تھا کعب بن اشرف
کے پاس چل آخر کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دونون آئے موافق مدعای یہودی حکم صادر ہوا جب دونون وہانسے نکلے
منافق نے ہاتھ یہودی کا پکڑکر کہا کہ مین حکم پیغمبر پر راضی نہین حضرت عمر نے کہا کہ تم دونو کھڑے رہو مین انفصال تمہارا خوب کر دیتا ہون
یہہ دونون کھڑے ہوئے حضرت عمر گھر مین جاکر شمشیر برہنہ لیکر آئے اور سر منافق کا اڑا دیا اور کہا کہ جو حکم پر ایسے قاضی کے راضی نہو
سزا اُسکی یہی ہی اُسیدن حضرت نے فاروق اُنکو لقب دیا اور اللہ نے یہہ آیت اُتاری اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ آیا نہین دیکھا تو نے طرف ان لوگون کے کہ دعوی
کرتے مین یہہ کہ وہ ایمان لائے ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی ہی طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری گئی پہلے تجھسے
یعنے اور پیغمبرونکی کتاب ارادہ کرتے مین یہہ کہ حکم لیجاوین طرف سرکشون کے یعنے کعب بن اشرف کے کہ بڑا طاغی باغی ہی اور حال انکہ تحقیق امر
کئے گئے مین یہہ کہ کفر کرین ساتھ حکم طاغوت کے وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا اور ارادہ کرتا ہی شیطان یہہ کہ گمراہ کرے انکو
جو طاغوت کیطرف مائل مین گمراہی دور کہ ہرگز اس سے سیدھی راہ کو نہ پھرین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ
الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا اور جب کہا جاوے واسطے منافقون کے آؤ تم طرف اس حکم کے کہ اُتارا ہی اللہ نے کتاب اپنی
سے اور طرف اس حکم کے کہ فرماتا ہی رسول دیکھتا ہی تو منافقون کو کہ عناد سے ہٹ رہتے مین تجھ سے ہٹ رہنا فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ
مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ پس کیونکر ہو گا جب پہنچیگی انکو مصیبت ہٹ رہنے کی اور عرض یا مصیبت قتل کی اس منافق کو حضرت
فاروق کے ہاتھ سے بسبب اسکے کہ آگے پہنچایا ہی ہاتھون انکے نے یعنے طاغوت کا حکم ماننا ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ پھر آتے مین تیرے
پاس عذر کرتے ہوئے قسمین کھاتے مین ساتھ اللہ کے اور مضمون قسم کا اُنکے یہہ ہی کہ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا نہین چاہا تھا ہم نے
تمہاری مجلس حکم سے عدول کرکر یا عمر کے پاس جاکر مگر بھلا کرنا اور موفقت کرنا یعنے بین الخصمین الفت موافقت ہو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ
اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ یہہ لوگ منافق اور جھوٹے قسم کھانیوالے وہ مین کہ جانتا ہی اللہ جو کچھ بیچ دلون اُنکے کے ہی نفاق سے فَاَعْرِضْ
عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا پس منہہ پھیر لے اُنسے یعنے عذر انکا مت قبول کر اور نصیحت کر انکو کہ جلوت مین نفاق
اور دروغ چھوڑین اور کہہ واسطے انکے خلوت مین بیچ حق نفسون ناپاک اُنکے کے بات کہ اثر کرنیوالے ہو اُنکے دلومین اور وہ تہدید
بقتل ہی یا اور ایذا پہنچی ہی اگر توبہ نکرین وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر اپنے بندون
پر مگر واسطے اسکے کہ فرمانبرداری کیاجاوے ساتھ حکم اللہ کے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اور اگر یہہ منافق جو وقت کہ ظلم کرتے مین جانون اپنے کو ساتھ انکار حکم تیرے کے یا ساتھ ملتنے
حکم طاغوت کے آوین تیرے پاس پس بخشش مانگین اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے انکے رسول البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ

Marfat.com

قبول کرنیوالا مہربان معالم مین لکھاہی کہ زبیر اور حاطب بن ابی بلتعہ مین جھگڑا تھا پانی پر کہ ایک نہر سے دونون اپنے کھیتونکو دیتے تھے حضرت کے پاس یہہ قصہ آیا حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنے کھیت کو پانی دے پھر چھوڑدے ہمسایہ کو حاطب غصے ہوا اور بے ادبی سے ایسا کلام کیا کہ جس سے نکلتا تھا کہ آپ طرف داری کرتے ہین زبیر کی یہہ آیت نازل ہوئی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ پس نہین ہی حقیقت ایمان کی جیسا گمان کرتے ہین یہہ قسم ہی پروردگار تیرے کی نہین ایمان لاوینگے یہہ ایمان حقیقی یہانتک کہ حکم کرین تجھکو بیچ اس چیز کے کہ جھگڑا پڑے درمیان اُنکے اور تو حکم کرے ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا پھر نہ پاوین بیچ نفسون اپنے کے شک، یا دلوئین اپنے تنگی اس چیز سے کہ حکم کرے تو اگرچہ مخالف طبع کا انکے ہوا ور مان لیوین فرمان تیرے کو مان لینا کر ظاہر باطن مین بے اعراض اور مخالفت کے لکھا ہی کہ زبیر اور حاطب محکمہ نبوت سے نکلے مقداد رضی اللہ انسے ملے اور پوچھا کہ کنکے واسطے حکم ہوا حاطب نے کہا اپنے چچے زاد کے واسطے اور مونچھونکو تاؤ دیا اور تیوری بدلی ایک یہودی وہان حاضر تھا اُسنے کہا مارے انکو اللہ یہہ عجب لوگ ہین کہ گواہی رسالت کی جسکے دیتے ہین اُسکے حکم کو متہم کرتے ہین قسم خدا کی موسیٰ کے وقت مین بنی اسرائیل نے گناہ کیا تھا اور موسیٰ نے حکم فرمایا تھا کہ توبہ تمہاری قبول نہین جبتک کہ ایک دوسرے کو مارو انہون نے حکم مان کر ایک دوسرے کے قتل مین مشغول ہو رہے تھے یہانتک کہ ستر ہزار آدمی مارے گئے تھے اور اپنے پیغمبر کو متہم نکیا تھا ثابت ابن قیس اور عمار یاسر اور ابن مسعود نے جو یہہ بات سنی کہا قسم خدا کی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماوین کہ اپنے آپکو مار ڈالو مار ڈالین ہم حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ اور اگر فرض کرتے ہم اوپر انکے کہ دعوی ایمان کا کرتے مین یہہ کہ مار ڈالو جانون اپنے کو جیسے بنی اسرائیل نے جانین مارین تھین یا نکلو گھرون اپنے سے جیسے بنی اسرائیل نکلے تھے نکرتے یہہ مگر تھوڑے انہین سے مثل ثابت اور عمار اور ابن مسعود کے رضی اللہ عنہم وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ اور اگر یہہ منافق کرین جو کچھہ نصیحت دئے جاتے ہین ساتھ اُسکے البتہ ہوتا بہتر واسطے انکے وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا اور زیادہ تر ہوتا از روے تصدیق کے اور ثابت رہنے ایمان انکے کے وَإِذًا لَآتَيْنَاهُمْ مِنْ لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا اور اُسوقت البتہ دیتے ہم انکو اپنے پاس سے ثواب بڑا کہ نعمتین بہشت کی ہین وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا اور البتہ دکھلاتے ہم انکو راہ سیدھی کہ اس سے مقصود کو پہنچکر بہشت مین داخل ہوتے کہ ثوبان مولی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن حضرت کے پاس آئے رنگ رو متغیر تھا آپنے پوچھا ای ثوبان ما غیر لونک کہ کس چیز نے تغیر کیا رنگ تیرا کہ چہرہ سرخ تیرا زرد ہوگیا ہی عرض کیا کہ جبتک آپکے جمال باکمال کی زیارت نہین کرتا بیقرار رہتا ہون اب یہہ اندیشہ ہی کہ جو اجل میری آئی اور مرگیا تو آپ کو کہان دیکھونگا اگر مین دوزخ مین گیا تو آپ کہان اور مین کہان اور جو بہشت مین گیا تو مرتبہ آپکا بلند میرا پست ہوگا تو بھی دیدار سے محروم رہونگا اور بعضون نے کہا ہی کہ عبداللہ انصاری نے یہہ اگر عرض کی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اور شکستہ دلان فراق کو مژدہ وصال سے مسرت بخشی وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی امر اور نہی مین اور رسول کے احکام اور حدود مین پس یہہ لوگ دن قیامت کے ساتھ ان لوگون کے ہین کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر انکے پیغمبرون سے اور صدیقون سے کہ سب سے پہلے تصدیق انبیا کی ہی اور شہیدون سے کہ براہ خدا جان دی ہی وہ شہدا احد ہین یا عام ہین سب شہیدا اور صالحون سے اور اچھے ہین یہہ لوگ رفیق لفظ رفیق کا واحد اور جمع پر اطلاق کرتے ہین یا ہر ایک انسے اچھا رفیق ہی معالم مین ہے کہ مراد نبیین سے ہمارے

Marfat.com

پیغمبرین اور صدیقین سے ابوبکر اور شہدا سے عمر اور عثمان اور علی اور صالحین سے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور حاصل آیت کا یہہ ہے کہ جو کوئی آج کسے دوست رکھتا ہی فردا ئے قیامت وہ اُسکے ساتھہ ہوگا المرء مع من احب نظم جسکو جو چاہے اُسکے ہی وہ سات ٭ دن قیامت کے یعنے بعد ممات ٭ دلمین حب خدا و حب رسول ٭ جسکے ہووے وہ مرد ہی مقبول ٭ رہتا ہی یہان بھی وصل سے مسرور ٭ وہان بھی بعد از وصال ہی پر نور ٭ یا الٰہی محبت اپنی دے ٭ اور محبت رسول کی اپنے ٭ اسی الفت مین مجھکو رکھہ یہان وہان ٭ دین و دنیا مین خورم و شادان ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ یہہ فضل ہی اللہ کیطرف سے وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا اور کفایت ہی اللہ جاننے والا مقصدون اور نیتون کو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو سلاح اپنے کو یعنے تیار رہو حرب کے واسطے فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا پس نکلو دشمنون کے قتال کو متفرق کسی طرف سے یا نکلو اکٹھے ایک طرف سے وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ اور تحقیق بعضے تم سے وہ شخص ہین کہ دیر کرتے مین نکلنے مین جہاد کو مراد اس سے ابن ابی اور اصحاب اسکے مین کہ روز احد مین تخلف کیا تھا فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ٥ پس اگر پہنچے اے مسلمانون تمکو مصیبت جیسے قتل اور ہزیمت کہے وہ دیر کرنیوالا منافق تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر میرے جس وقت کہ نہوا مین ساتھہ مسلمانون کے حاضر معرکۂ قتال مین وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ اور اگر پہنچے تمکو فضل اللہ کی طرف سے جیسے فتح اور غنیمت البتہ کہتا ہی گویا کہ نتھی درمیان تمہارے اور درمیان اسکے دوستی یعنے اپنے آپکو دور ڈال کر گویا تمہین دیکھا ہی نہین اور تمہاری صحبت مین کبھی آیا ہی نہین اور کہتا ہے یہہ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا اے کاشکے مین ہوتا اس جنگ مین ساتھہ مسلمانون کے پس فیروزی پاتا مین فیروزی بڑی یعنے غنیمت سے بڑا حصہ لیتا مین فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ پس چاہیئے کہ لڑین بیچ راہ اللہ کے دشمنان دین سے وہ لوگ کہ بیچتے ہین زندگانی دنیا کو کہ فانی ہی بدلے آخرت کے کہ سرا جاودانی ہی وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا اور جو کوئی لڑے بیچ راہ دین اللہ کے پس مارا جاوے اور درجہ شہادت کا پاوے یا غالب آوے دشمن پر فتح پاوے پس شتاب دینگے ہم اسکو آخرت مین ثواب بڑا وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اور کیا ہی تمکو اے اہل اسلام کہ جہاد نہین کرتے بیچ راہ اللہ کے اور واسطے بیچارون کے کہ دست کفار مین گرفتار ہین وہ کتنے شخص تھے کہ مکے مین اسلام لائے تھے اور انکے قرابتی انکو ہجرت سے منع کرتے تھے مِنَ الرِّجَالِ مردون سے مثل سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ابو جندل بن سہیل وغیرہم کے وَالنِّسَآءِ اور عورتون سے مثل ام شریک وغیرہا کے وَالْوِلْدَانِ اور لڑکون سے ابن عباس نے کہا کہ تھا مین اور ولدان مین اور میری مان تھی نسا مین الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا اور یہہ مستضعفین وہ لوگ ہین جو کہتے ہین تضرع سے یعنے دعا کرتے ہین اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس شہر مکہ سے کہ ظالم ہین رہنے والے اسکے بسبب شرک کے کہ بڑا ظلم ہی ان الشرک لظلم عظیم وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ٥ اور کر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے دوست اور کر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے مددگار کہ دشمنون کا شر ہمسے دفع کرے حق تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی بعضون کو مکے سے نکالا اور بعضے جو وہان رہ گئے فتح مکے کے دن انکے مہمات کا سرانجام ہوا حضرت نے عتاب بن اسید کو حکومت مکے کی دی وہ یار اور مددگار ان بیچارون کا ہوا اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا و رسول پر لڑتے ہین بیچ راہ اللہ کے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے لڑتے ہین بیچ راہ بتون کے فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ پس لڑو اور مارو اے دوستو حق کے دوستون اور فرمان

برادرون کو شیطانکے اور مکر اور فریب اُسکے سے مت ڈرو اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا ۵ تحقیق مکر شیطان کا ہی سُست بے قوت کہ
نہین رکھتا دلیل اور حجت اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَھُمْ کُفُّوْٓا اَیْدِیَکُمْ کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگون کے کہ کہا گیا انکو بند رکھو ہاتھون اپنے
کو جہاد سے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ مستحقون کو اور عبدالرحمن بن عوف اور مسور بن وقاص اور مقداد
بن اسود وغیرہم رضی اللہ عنہم تھے کہ حضرت سے اجازت چاہتے تھے کہ اہل شرک سے حرب کرین کہ انکی ایذا سے تنگ آئے ہین سو انکو
بحکم الٰہی کہا گیا کہ ابھی جہاد نکرو نماز پڑھو زکوٰۃ دو جب حکم الٰہی آویگا تب جہاد بھی کیجو فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ یَخْشَوْنَ
النَّاسَ کَخَشْیَۃِ اللّٰہِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَۃً پس جب مدینے مین آئے اور لکھا گیا اور واجب ہوا اوپر انکے لڑنا کفار سے ناگہان ایک فرقہ
اُنہین سے ڈرتا ہی جنگ مشرکون سے جیسا ڈرنا چاہیے اللہ سے یا زیادہ ڈرنا سمجھ لیجیے کہ یہہ ڈر ضعف بشریت سے نہ کراہت
امر خدا سے وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ کَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ اور کہتے ہین اے پروردگار ہمارے کیون واجب کیا اوپر ہمارے لڑنا کفار کا
لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ کیون ڈھیل دی ہمکو تا اجل کہ نزدیک ہی سب کے سمجھ لیجیے کہ یہہ سوال اگر منافقون سے صادر ہوا ہی
تو کچھ عیب نہین اور اگر مومنون سے وقوع مین آیا ہی تو خوف سے کہا ہوگا پھر توبہ کرلی ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے لوگ
بعد نزول آیت قتال کے منافق ہوگئے اور جہاد سے پھر گئے یہہ انکی شان مین ہی اور اصح یہہ ہی کہ سوال کو تمنائے تخفف تکلیف پر
محمول رکھے نہ انکار قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ فائدہ لینا دنیا کا تھوڑا ہی **بیت** وابستہ دل متاع سے
دنیا کے مت کر کہ یہہ بنسبت آخرت مین نہایت قلیل ہی وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی اور آخرت بہتر ہی دنیا سے واسطے اُسکے کہ
پرہیزگاری کرتا ہی شرک سے یا سب گناہون سے وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا اور نہ ظلم کیے جاؤگے تم اے مجاہدو یعنے ثواب تمہارے جہاد
کا کم نکرینگے مقدار تاگے کے کہ دانہ خرمہ پر ہی پس امیدوار ثواب کے رہو اور موت سے مت ڈرو کہ اس سے کہین چھٹکارا نہین اَیْنَمَا
تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ جہان کہین ہو تم خواہ مکے مین خواہ مدینے مین پالیویگی تمکو موت اور اگرچہ ہو تم بیچ قلعون
محکم کے یا محلون بلند کے یا برجون دوازدہ گانہ فلک کے حاصل یہہ ہی کہ کسی حالت مین کسی جگہہ موت سے رہائی نہین نظم پڑھکے
دل اپنا تکو لو کو؛ مرگ سے غافل ایک آن نہو؛ پائیگا کب رہائی تو اس سے؛ گر بروج مشیدہ مین چھپے؛ بار ہفت آسمان وقعر زمین؛ سب
کا سب ایکسان ہی اُسکے تئین؛ تو جہان ہو وہین یہہ جاویگی؛ مہلت ایکدم نہ پھر دکھاویگی وَاِنْ تُصِبْھُمْ حَسَنَۃٌ یَّقُوْلُوْا ھٰذِہٖ مِنْ
عِنْدِ اللّٰہِ اور اگر پہنچتی ہی منافقون کو بھلائی جیسے نعمتین یا دشمن پر فتح جیسی جنگ بدر مین ہوئی تھی کہتے ہین یہہ نزدیک اللہ کے سے وَاِنْ
تُصِبْھُمْ سَیِّئَۃٌ یَّقُوْلُوْا ھٰذِہٖ مِنْ عِنْدِکَ اور اگر پہنچتی ہی انکو برائی جیسی تنگی اور قحط یا شکست جیسی جنگ احد مین ہوئی کہتے ہین یہہ نزدیک
تیرے سے ہی اے محمد اور تدبیر تیری سے ہی کہ درست نہ پڑی اور انوار مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت کرکر مدینے مین تشریف لائے اس سال
میوا کم ہوا اور غلے کی گرانی ہوئی منافق اور یہود کہنے لگے کہ پیغمبر کے قدوم سے یہہ سختی آئی حق تعالی نے انکو جھٹلایا اور یہہ فرمایا کہ قُلْ
کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ کہہ کہ سب قبض اور بسط اور گرانی اور ارزانی اور غنیمت اور ہزیمت نزدیک خدا کے سے ہی اور ارادے اُسکے
سے فَمَالِ ھٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَھُوْنَ حَدِیْثًا پس کیا ہی واسطے اس قوم منافق اور یہود کے نہین نزدیک کہ سمجھین بات کو
کہ مشتمل ہی انکے نصیحت پر یا نہین پلتے بات کو بہائم کے طرح کہ سنتے مین سمجھتے نہین اور نافہمی انکی سے ہی کہ کہتے مین مَآ اَصَابَکَ
مِنْ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ وَمَآ اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ جو پہنچتا ہی تجھکو غنیمت اور فتح سے پس فضل خدا سے ہی اور جو پہنچا

Marfat.com

ہی تجھکو ہزیمت اور قتل اصحاب سے پس نفس تیرے سے ہی اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ ای انسان جو پہنچتا ہی تجھکو بھلائی سے وہ کرم
خدا سے ہی اور جو پہنچتا ہی تجھکو برائی سے وہ شامت گناہ تیرے سے ہی سمجھ لیجیے تشریح اس معنی کی یہہ ہی کہ حقائق ممکنات کے عدمات
ہین اور وجود جو انہین آیا پرتو ہی اسما و صفات واجب جل سلطانہ کا اور عدم کا خاصہ شر اور نقص ہی کیونکہ مقابل وجود کے ہی اور وجود
کا خاصہ خیر اور کمال ہی پس جو برائی کہ اس سے صادر ہوتی ہی ناشی ہی عدم سے کہ حقیقت اسکی ہی اور جو بھلائی کہ اس سے
سرزد ہوتی ناشی ہے وجود سے کہ ظل اسما و صفات حق سبحانہ ہی لہذا فرمایا ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من
سيئة فمن نفسك وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا اور بھیجا ہی ہمنے تجھکو واسطے سب آدمیونکے پیغام پہنچانیوالا نہ یہہ کہ اسناد برائی
اور بھلائی کی تیری طرف کرین وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور کفایت ہی خدا شاہدی دینے والا تیری رسالت پر شعر جب خدا شاہد ہو
پھر کسکی شہادت چاہیے پھر نہ برہان چاہیے اور پھر نہ حجت چاہیے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو کوئی کہا مانے رسول کا پس تحقیق کہا
مانا الله کا رسول طاعت خدا کو فرماتا ہی بامر خدا پس فرمانبرداری اسکی فرمانبرداری الله کی ہوئی بحر الحقائق مین ہی کہ حضرت بوصف فنا
فی الله اور بقا بالله موصوف تھے اور جو قائم بالله ہوا البتہ خلیفۃ الله ہو پس خلافت حضرت کو ثابت ہی ہر معاملے مین کہ خلق سے کرتے تھے
وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى وخلیفہ تھے ہر معاملے کہ خلق ساتھ انکے کرتے تھے ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله پس طاعت اپنے
خلیفے کی البتہ طاعت مستخلف کی ہی بیت جسنے طاعت انکی کی اسنے طاعت الله کی ؛ اسنے پھرا جو حق سے پھرا وہ بات یہہ ہی سیدھی
راہ کی وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور جو کوئی پھر جاوے فرمان تیرے سے پس نہین بھیجا ہمنے تجھکو اوپر انکے نگہبان کہ انکو
گناہ کرنے سے بچاوے بعضے علما اسکو ساتھ آیت سیف کے منسوخ کہتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ اور کہتے ہین منافق تیرے حضور مین کام ہمارا فرمان
برداری ہی فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ پس جب باہر نکلتے ہین تیرے پاس سے مصلحت کرتے ہین
شب کو ایک گروہ انہین سے سوا اس چیز کے کہ کہتا ہی تو وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ اور الله لکھتا ہی لوح محفوظ مین یا کراما کاتبین
لکھتے ہین الله کے حکم سے جو جو یہہ مصلحت اور تدبیر کرتے ہین رات کو فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہہ پھیر لے عتاب لینے سے کہ اظہار اسلام کے سبب
حکم قتل کا انپر جاری نہین وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر اوپر الله کے اور کام اپنا سب خدا پر چھوڑ دے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت
ہی الله کام جاننے والا بندونکا اور برلانے والا حاجتونکا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کیا پس نہین سمجھتے یہہ منافق قرآن کو اور تامل اور تفکر اس
مین نہین کرتے تو کہ فصاحت بلاغت اعجاز سے ایجاز دریافت کرین کہ یہہ کلام الہی وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ
اخْتِلَافًا كَثِيْرًا اور اگر ہوتا قرآن نزدیک غیر الله کے سے یعنے مخلوق کا کلام ہوتا جیسے زعم کافرون منافقونکا ہی البتہ پاتے عقل فہم والے
بیچ اسکے اختلاف بہت تناقض مضمون اور تفاوت نظم مین کیونکہ کلام بشر کا خالی خلل سے نہین ہوتا خواہ معنوی مین خواہ لفظوں مین وَاِذَا جَآءَهُمْ
اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اور جب آتی ہی منافقون کے پاس کوئی بات امن کی مثل فتح اہل لشکر اسلام اَوِ الْخَوْفِ یا ڈر کی مثل شکست سریہ اہل اسلام
اَذَاعُوْا بِهٖ افشا کرتے ہین اسکو قبل تحقیق سے اور اس افشا مین ضرر اور فساد ہی کیونکہ خبر نیک مین فتنہ ہی دشمن قصد جنگ کا اہل اسلام
کے کرتے ہین اور خبر بد مین ضعف مسلمانونکا اور موجب پریشانی کا انکے ہی وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ اور اگر پھیر
اس چیز کو طرف پیغمبر کے کہ صلاح مبارک مین انکے آوے تو ظاہر کرین یا طرف حکم کے موسونپتے جیسے اکابر صحابہ یا امرا سرایا لَعَلِمَهُ
الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ البتہ جان لیتے اسکو وہ لوگ کہ تحقیق کرتے ہین خبر کو پیغمبر اور اولو الامر مین سے کہ کس خبر کو ظاہر کیا چاہیے

Marfat.com

اور کون سی کو چھپایا چاہیے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے ساتھ پہنچنے رسول کے
اور مہربانی اُسکی ساتھ نازل کرنے قرآن کے البتہ پیروی کرتے شیطان کی مگر تھوڑے سے بچے رہتے وسوسہ شیطانی سے مدد عصمت ربانی سے
جیسے ورقہ بن نوفل اور قیس بن ساعدہ اور بحیرا راہب اور زید بن عمرو اور سیف بن ذی یزن اور یوسف بن ذوالنون اور امثال اُنکے کہ قبل
بعثت نبی آخر الزمان کے اور نزول قرآن کے محض موہبت الٰہی سے راہ راست پر رہے فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ پس لڑ بیچ راہ رضائے خدا کے
لکھا ہی کہ جب جنگ بدر کا آپنے قصد کیا نعیم بن مسعود نے لوگوں کو لشکر ابوسفیان سے ڈرایا بعضے صحابہ بیدل ہوئے حضرت نے فرمایا
کہ جو سب جمع ہوں تو ہم چلیں یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر اور لوگ تخلف کریں تو تو اکیلے جاکر مقاتلہ کر لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ
نہیں تکلیف دی جاتی تجھکو جہاد کی مگر جان تیرے کو پس مخالفت سے اوروں کے مت غمناک ہو اور رغبت دلا مسلمانوں کو قتل پر مشرکوں
کے کہ تجھ پر رغبت دلانا ہی نہ تکلیف عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا نزدیک ہی اللہ یہہ کہ بند کرے مسلمانوں سے لڑائی
ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے یعنے قریش یا یہہ کہ ترس اُنکے دلمیں ڈالے جیسے بدر صغری مین واقع ہوا کہ ابوسفیان ڈرکر موضع بدر مین
نہ آیا چنانچہ سورۂ آل عمران مین گذرا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِیْلًا اور اللہ سخت تر ہی ہیبت مین قریش سے اور سخت تر ہی عذاب
مین اُنکے مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّكُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا جو کوئی سفارش کرے سفارش اچھی کہ حق ثابت ہو اور کسیکو نفع پہنچے اور ضرر
دفع ہوگا واسطے سفارش کرنیوالے کے حصے ثواب اُسکے سے وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا اور جو کوئی سفارش
کرے سفارش بُری کہ حق فوت ہو اور کسی کو ضرر پہنچے اور نفع سے باز رکھے ہوگا واسطے اسکے حصہ وبال اسکے سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا اور ہی اللہ اوپر ہر چیز کے خبردار وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اور جب تحیت دئے جاؤ ساتھ سلام کے پس
تحیت کرو تم ساتھ بہتر کے اس تحیت سے اگر وہ السلام علیکم کہے تو تم اسکے جواب مین کہو وعلیکم السلام ورحمة اللہ اور جو وہ بھی رحمة اللہ
کہے تو تم برکاتہ زیادہ کرو اَوْ رُدُّوْهَا یا پھیر دو اسی تحیت کو یعنے جواب مین السلام علیکم وعلیکم السلام کہو اسقدر فرض ہی اور اول
جو کہا وہ اولی ہی اور یہہ مسلمان کی جواب مین ہی اور کافر کے جواب سلام مین علیک ہی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا تحقیق اللہ
ہی اوپر ہر چیز کے حساب لینے والا پس تم سے اوپر سلام اور جواب سلام کے حساب کریگا اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ہی بے شبہ
نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ البتہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے نہیں شک بیچ اسدن کے
یا بیچ جمع کے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا اور کون شخص بہت سچا ہی اللہ سے بات مین یعنے کوئی نہیں کیونکہ کذب کو وعدے
اور قول مین اللہ کے دخل نہیں وہ سب سے اصدق ہی رافتا اللہ کذب کو اسکے قول مین نہین راہ لکھا ہی کہ بعضے لوگون
نے مکے سے ہجرت کی جب کچھ اور نکلے پشیمان ہو کر پھر گئے اور پیغام اسلام کا اپنے مدینے مین کہلا بھیجا مسلمانوں کو اُنکے حق مین
اختلاف ہوا بعضوں نے کہا مومن ہین بعضوں نے کہا منافق حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ
پس کیا ہی واسطے تمہارے بیچ شان منافقوں کے کہ متفرق ہوے ہو دو فرقہ اور بعضوں نے کہا ہی کہ کتنے مہاجر بہانہ
کئے کہ ہوا مدینے کی ہمکو موافق نہیں حضرت سے اجازت لی دیہات کیطرف گئے وہان سے مکے گئے مشرکوں مین مل گئے صحابہ کو
اُنکے اسلام مین تردد ہوا یہہ آیت اتری کہ کیوں تم دو فرقہ ہوئے ہو اُنکے کفر پر اتفاق کیوں نہیں کرتے وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا
اور حال یہہ ہی کہ اللہ نے رد کیا انکو ساتھ حکم کفر اور قتل اور اسیر کرنیکے بسبب اس چیز کے جو عمل کیا انھوں نے کہ مسلمانوں سے

النصف

ع

Marfat.com

پھر کر کافرون سے ملے اَتُرِيدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ کیا ارادہ کرتے ہو تم کہ راہ پر لاؤ اسکو کہ گمراہ کیا اللہ نے وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اسکے راہ طرف حق کے وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ
كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دوست رکھتے ہین یہہ پھرے ہو دین سے
کاش کہ ہو جاؤ تم کافر جیسے کہ کافر ہوئے وہ پس ہو جاؤ تم برابر ایکدوسرے کے گمراہی مین پس مت پکڑو تم انہین دوست یہانتک
کہ ایمان لاوین اور ثابت ہو جاوے ایمان انکا ساتھ اسکے کہ ہجرت کرین بیچ راہ خدا کے بن ریا کے اور بن نفاق کے فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ پس اگر پھر جاوین ایمان اور ہجرت سے پس پکڑو انکو اور قید کرو اور مار ڈالو انکو جہان
پاؤ تم انکو حل مین اور حرم مین وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور مت پکڑو انمین سے دوست اور نہ مدد دینے والا
بلکہ پکڑو اور قتل کرو اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ مگر جو لوگ کہ جا ملین طرف اُس قوم کے کہ درمیان
تمھارے اور درمیان اُنکے عہد ہی وہ قبیلہ خزاعہ تھا یا بنی بکر یا بنی اسلم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لمنسے مقرر فرمایا
تھا کہ جو تمھارے جوار مین آوے وہ ہمارے جوار مین ہووے اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ یا آوین
تمھارے پاس حال آنکہ رک گئے ہین سینے اُنکے اس سے کہ لڑین تم سے یا لڑین قوم اپنی سے کہ کافر ہین وہ بنی مدلج تھے کہ حضرت سے عہد
کیا تھا کہ تم سے نہ لڑینگے اور قریش سے بھی عہد کیا نہ لڑینگا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ مسلط کرتا
انکو اوپر تمھارے اور تمھار الخوف اُنکے دل سے دور کرتا پس البتہ لڑتے تم سے فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ
پس اگر ایک طرف ہو جاوین تم سے پس نہ لڑین تم سے اور ڈالین طرف تمھارے صلح اور آرام چاہین فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ٥
پس نہین کیا اللہ نے واسطے تمھارے اوپر انکے راہ مارنے اور لوٹ کا حکم اس آیت کا ساتھ آیت فاذا انسلخ الاشہر الحرم کے
منسوخ ہی سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ شتاب پاؤ گے تم اور لوگونکو یعنی بنی غطفان اور بنی اسد
کو کہ مدینے مین آکر اسلام ظاہر کرینگے ارادہ کرینگے کہ امن مین ہون تم سے اور جب مدینے سے جاوینگے کافر ہو جاوینگے اور ارادہ
کرینگے کہ امن مین ہون قوم اپنی سے كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا جب پھیرے جاوین طرف کفر کے یا قتال اہل اسلام کے رد کیئے
جاوین بیچ فتنے کے فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ پس اگر نہ کنارہ پکڑین قتال تمھارے سے اور نہ ڈالین
طرف تمھارے صلح اور طلب امن کو اور نہ بند کرین ہاتھون اپنے کو لڑائی تمھارے سے فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ پس پکڑو
انکو اور مار ڈالو انکو جہان پاؤ انکو وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا اور یہہ لوگ دیا ہی ہمنے واسطے تمھارے اوپر اُنکے
غلبہ ظاہر اور حجت روشن کہ کفر اور غدر اور مکر انکا ہی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا اور نہین لائق واسطے کسی مسلمان کے
کہ مار ڈالے مسلمان کو بغیر حق کے مگر انجانے سے وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا اور
جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو انجانے سے پس اوپر اسکے آزاد کرنا ہی ایک گردن مسلمان کا اور خون بہا ادا کیا گیا طرف وارثون
مقتول کے کہ بانٹ لین آپسمین مثل میراث کے مگر یہہ کہ خیرات کردین وارث مقتول کے قاتل پر اور معاف کردین خون بہا
نزول اس آیت کا عباس ابن ربیعہ کے شان مین ہی کہ اقربا سے چھپ کر اسلام لایا تھا ایک رات کو بھاگ کر مکہ سے مدینے
کو چلا مان اسکے فراق مین رونے لگی ابوجہل اور حارث کہ برادران مادری عباس کے تھے مان کا رونا سنکر عباس کے پیچھے

Marfat.com

گئے اور قریب مدینے سے پکڑلائے ہاتھ پانون باندھکر دھوپ مین ڈال دیا حارث بن زید ایکدن اُدھر گذرا کہنے لگا ای عباس یہہ کیون ایذا اٹھاتا ہی اسلام سے گذرا ورخوش رہ اسنے ایذا کے دفع کے واسطے جواس سے کہلوایا کہا پھر دوسرے بار حارث نے آکر ملامت کی کہ اگر اسلام حق تھا تو کیون پھرا اور جو باطل تھا تو پہلے کیون اختیار کیا تھا عباس غصے ہوا اور قسم کھائی کہ جب میرا دسترس ہوگا تجھے قتل کرونگا پھر عباس نے ہجرت کرکر تجدید اسلام کی اور حارث بھی مدینے مین آکر اسلام لایا عباس اسکی بیعت اسلام کے وقت حاضر نہ تھا ایکدن محلہ قبا مین اکیلا حارث کو جو عباس نے پایا مار ڈالا اصحابہ نے عباس کو ملامت کی مسلمانکو ناحق قتل کیا تو نے قیامت کو کیا جواب دیگا عباس پشیمان ہوکر حضرت کی خدمت مین آیا اور سب قصہ عرض کیا اور کہا کہ مین اُسکے اسلام لانے سے آگاہ نتھا انجانے مین مجھسے یہہ امر واقع ہوا جو اسکی سزا ہو مین حاضر ہون یہہ آیت اُتری اور حکم قتل خطا کا ظاہر ہوا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ پس اگر ہووے مقتول اس قوم سے کہ دشمن ہین واسطے تمہارے یعنے کافر اور حال یہہ ہی کہ قاتل مسلمان ہی پس اوپر قاتل کے ہی آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا لونڈی ہو یا غلام کہ جوان ہو اور مسلمان اور خون بہا اُسکے وارثون کو نہ دے وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ اور اگر ہووے مقتول اس قوم سے کہ وہ کافر ہین درمیان تمہارے اور درمیان اُنکے عہد ہی یا ذمی حکم اسکا کفارت اور دیت مین حکم مسلمانکا ہی پس قاتل پر خون بہا ہی اور کیا گیا طرف اہل اس مقتول کے آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ پس اگر نپاوے مقدور آزاد کرنیکا پس روزی رکھنے ہین دو مہینے کی پے درپے توبہ اللہ کیطرف سے اور توفیق اسکے سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا احوال قاتل اور مقتول کا حکم کرنیوالا دیت اور کفارت کا سمجھ لیجیے کہ قتل خطا کا خون بہا سو اونٹ ہین پانچ قسم کے بیس ایکسالہ نر بیس ایکسالہ مادہ بیس دو سالہ اور بیس سہ سالہ اور بیس چہار سالہ اور خون بہا قتل خطا کا زر سے ہزار دینار ہین اور نقرے سے دس ہزار درم اور خون بہا زنکا آدھا ہی مرد سے اور مسلم اور ذمی اسمین برابر ہی اور خون بہا غلام کا قیمت اسکے دینا ہی اسکے مالک کو اور دس درم کم دینے اگر دس ہزار درم کو قیمت پہنچ جاوے یا زیادہ دس ہزار سے اور لونڈی مین بھی دس کم دے اگر پانچ ہزار کو قیمت پہنچ جاوے لکھا ہی کہ مقیس نے اپنے بھائی ہشام کو محلہ بنی النجار مین کشتہ پایا حضرت سے آکر کہا آپ نے زبیر فہری کو اُسکے ساتھ بنی النجار کے سردارون پاس بھیجا کہ ہشام کے قاتل کو اگر جانتے ہو تو مقیس کے حوالہ کرو والا دیت بموجب شریعت کے دو بنی النجار نے یہہ پیغام سنکر سو اونٹ مقیس کو دئے وہ لیکر مدینے کو چلا راہ مین زبیر کو مار ڈالا اور کہا کہ ایک جان کے قصاص مین ایک جانکو مار مین نے اور دیت مجھے نفعے مین ملی اور مکہ کو چلا گیا یہہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو جانکر اور حلال جانے اُسکا قتل پس سزا اسکی دوزخ ہی در انحالیکہ ہمیشہ رہیگا بیچ اُسکے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا اور غصے ہوا خدا اوپر اسکے اور لعنت کی اسکو اور تیار کر رکھا واسطے اسکے عذاب بڑا بسبب کرنے اس گناہ کے لکھا ہی کہ قوم کفار مین مرداس فدکی نام ایکشخص مسلمان تھا جب لشکر اسلام کا حضرت نے اس قوم پر بھیجا وہ قوم بھاگ گئی وہ جو ایک مسلمان تھا وہ رہ گیا اور اپنے مواشی کو لیکر لا الہ الا اللہ کہتا ہوا پہاڑ سے اُترکر مسلمانونمین السلام علیکم کہکر آملا مسلمانون نے جانا کہ یہہ کافر ہی ڈرکر سلام علیک کی ہی اسامت بن زید نے اسے مار ڈالا اور اسکے مواشی کو لوٹ لیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ غمگین ہوئے اور کہا کہ ای اسامت اُسے مارا تو نے کہ جو شرک سے بیزار تھا اور وحدانیت

کا اسکے اقرار کرتا تھا اسامہ نے بہت پشیمان ہوکر کہا یا رسول اللہ میرے واسطے بخشش مانگو آپنے تین بار فکیف فعلت من قال
لا الہ الا اللہ اور ایک روایت مین ہی کہ اسامہ نے کہا یا رسول اللہ مرد اس نے کلمہ میری تلوار کے ڈر سے پڑھا تھا آپنے فرمایا
تونے دل اسکا چیر کر دیکھا تھا کہ سچ کہتا تھا یا جھوٹ حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت سفر کرو تم بیچ راہ حق کے
یعنے جہاد کو جاؤ پس تحقیق کر لو اور مت کہو واسطے اس شخص کے جو ڈالے طرف تمھارے سلام علیک نہین ہی تو مسلمان بلکہ ڈر سے
ہمارے تونے یہہ کلمہ کہا ہی تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا چاہتے ہو تم ای مجاہدو اسباب زندگانی دنیا کا مراد اس سے غنیمت اور مواشی
مرداس کے ہین اور اگر تم غنیمت کے طالب ہو فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌ پس نزدیک اللہ کے ہین غنیمتین بہت تمھین دیگا مسلمان کو مال
کے واسطے مت مارو كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ اسیطرح تھے تم پہلے اس سے یعنے اول کہ اسلام مین داخل ہوئے تھے جان اور مال کے امن
کیواسطے کلمہ شہادت کو وسیلہ پکڑا تھا فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَتَبَیَّنُوْا پس احسان کیا اللہ نے اوپر تمھارے کہ استقامت دی تمھین دین
مین پس تحقیق کر لو اور قتل مین آدمی کے جلدی مت کرو گمان بد کر کے وبال ہزار کافر کے چھوڑنے کا کم ہی ایک مسلمان کے مارنے سے
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا تحقیق اللہ ہی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی
الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ نہین برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانون سے سوا ضرر والونکے کہ اندھے
لنگڑے بیمار ہین اور جہاد کرنیوالے بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالون اپنے کے کہ جہاد کا اسباب بنا دین اور مجاہدونکو خرچ دین اور جانون
اپنے کے کہ آپ میدان جنگ مین جاوین یعنے جو لوگ آرام پکڑکر گھر مین بیٹھ رہین وہ ان جانبازونکی کب برابری کرتے ہین زید بن ثابت
نے کہا کہ یہہ آیت نازل ہوئی اور یہین لفظ غیر اولی الضرر کا نتھا ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ میرا حال کیا ہوگا کہ اندھا ہون جہاد کو
نہین جا سکتا اسوقت من المومنین غیر اولی الضرر نازل ہوا فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً بزرگی
دی اللہ نے جہاد کرنیوالونکو ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنے کے اوپر بیٹھنے والون کے بے عذر درجے مین وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی
اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا کہ جنت ہی یعنے جو بیٹھے مین عذر سے اور شوق جہاد کا انکے دل مین ہی اور جو جہاد کو جاتے مین
ان سب کو جنت کا وعدہ ہی لیکن تفاوت مرتبون مین موافق عمل کے ہوگا وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا اور بزرگی
دی اللہ نے جہاد کرنیوالون کو اوپر بیٹھنے والون بے عذر کے ثواب بڑا کہ وہ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ درجے بلند مین خدا سے آخرت مین لکھا ہی
کہ ستر درجے فضل ہی ہر درجہ ستر ہزار برس دوڑنے اسپ تیز رو کا ہی وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً اور بخشش ہی اور مہربانی ہی وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا مہربانی اپنی زیادہ کرنے مین درجے انکے حدیث مین آیا ہی کہ بعضے مسلمان جیسے قیس بن فاکہہ اور
قیس بن ولید اور مثل انکے باوجود قدرت کے مکے سے مدینے کو ہجرت کر کر نہ آئے جب قریش بدر کو آئے وہ بھی ہمراہ کفار کے جنگ
گاہ مین حاضر ہوئے اور مسلمانونکی تلوار سے مارے گئے حق تعالی نے انکی شان مین یہہ آیت نازل کی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ
اَنْفُسِهِمْ تحقیق وہ لوگ کہ قبض کرتے ہین جان انکی فرشتے درحالیکہ وہ ظلم کرنیوالے ہین جانون اپنے کو ساتھ ترک ہجرت کے کہ اسوقت
فرض تھی اور ساتھ موافقت کفار کے کہ ممنوع تھی قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ کہتے ہین فرشتے غصے سے انکو کس دین مین تھے تم اور کس فرقے کے
ساتھ تھے مشرکون کے یا موحدون کے قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ کہتے ہین تھے ہم ضعیف اور عاجز بیچ زمین کے کے

Marfat.com

اور کفار غالب تھے قَالُوٓا اَلَمۡ تَكُنۡ اَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوۡا فِيۡهَا کہتے ہیں فرشتے اُنکے جھٹلانیکو کیا نتھی زمین اللہ کی کشادہ پس وطن چھوڑ
جاتے تم بیچ اُسکے یعنے یہان سے نکلکر اور جگہہ چلے گئے ہوتے جیسے مہاجرون نے حبشہ اور مدینے کے کیا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ پس یہہ
لوگ ترک کرنیوالے ہجرت کے جگہہ انکی ہی دوزخ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا اور بری جگہہ ہی پھر جانیکی انھونکے دوزخ اور یہہ عذاب ترک
کرنیوالونکو ہجرت کے مقرر ہی اِلَّا الۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالۡوِلۡدَانِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ حِيۡلَةً وَّلَا يَهۡتَدُوۡنَ سَبِيۡلًا مگر
وہ لوگ کہ واقع ہین ضعیف اور عاجز ہین مردونسے اور عورتون سے اور لڑکون سے نہین کرسکتے بہانا اور نہین پاتے راہ باہر نکلنے کی
یا نہین پہچانتے راہ مدینے کی فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّعۡفُوَ عَنۡهُمۡ پس یہہ لوگ شاید خدا یہہ کہ معاف کرے اُنسے لفظ عفو کا ایما کرتا ہی
کہ ترک ہجرت امر خطیر تھا یہانتک کہ ضعفا بھی اس سے ایمن نہین ہوسکے وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوۡرًا اور ہی اللہ معاف کرنیوالا معذور
کو بخشنے والا گناہ انکی وَمَنۡ يُّهَاجِرۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ يَجِدۡ فِى الۡاَرۡضِ مُرٰغَمًا كَثِيۡرًا وَّسَعَةً اور جو کوئی وطن چھوڑ جاوے بیچ راہ اللہ پاوے
بیچ زمین کے جگہہ بہت اور کشادگی روزی ہین یا فراخ اظہار دین مین اور اعلاے کلمے ہین عمرو بن دینار نے عکرمہ سے روایت کی ہی
کے مین بہت شخص سلام لائے تھے اور طاقت ہجرت کی نہین رکھتے تھے جب آیت تہدید کی ترک ہجرت پر نازل ہوی اور نوشتہ اُسکا
مستضعفان مکے کو پہنچا جندع بن ہمزہ نے بیٹون کو کہا کہ مین اگرچہ بیمار اور پیر ہون لیکن مستضعفون سے نہین ہون نکل سکتا ہون
اور راہ مدینہ کی جانتا ہون ڈرتا ہون کہ اگر مرجاؤن تو ترک ہجرت کے سبب ایمان مین خلل نہ آوے مجھے چارپائے پر ڈالے
ہوے لیچلو بیٹے لے چلے جب منزل تنعیم مین اترا آثار موت کے ظاہر ہوئے جندع نے اپنا دست راست دست چپ پر رکھا اور
کہا خدایا یہہ ہاتھہ تیرا ہی اور یہہ تیرے رسول کا بیعت کرتا ہون مین تجھ سے جیسی کی بیعت کی ہی رسول تیرے نے تجھ سے
یہہ کہکر مرگیا یہہ خبر مدینے مین پہنچی بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر آن پہنچتا یہان تو اسلام اسکا کامل تر ہوتا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی
وَمَنۡ يَّخۡرُجۡ مِنۡۢ بَيۡتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ثُمَّ يُدۡرِكۡهُ الۡمَوۡتُ فَقَدۡ وَقَعَ اَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اور جو کوئی نکلے گھر اپنے سے
وطن چھوڑکر طرف اللہ اور رسول اسکے کے یعنے واسطے اللہ اور رسول کے پھر پالیوے اسکو موت راہ مین اور ہجرت گاہ تک
نہ پہنچنے پائے پس تحقیق ثابت ہوا ثواب اسکا اوپر اللہ کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا اور ہی اللہ بخشنے والا گناہ تاخیر کا کہ
ہجرت مین ہوئی مہربان ثواب دینے مین بسبب نیک نیتی کے وَاِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ
الصَّلٰوةِ اور جسوقت سفر کرو تم بیچ زمین کے پس نہین اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ کوتاہ کرو تم نماز سے کہ چار رکعت کی دو رکعت پڑھو
اِنۡ خِفۡتُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنَكُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا اگر ڈرو تم یہہ کہ مار ڈالین تمکو وہ لوگ جو کافر ہوے یہہ شرط باعتبار غالب کے ہی کیونکہ
اسوقت مدینے کے گرد دشمن بہت تھے اور اب بغیر ڈر کے بھی قصر ہی اِنَّ الۡكٰفِرِيۡنَ كَانُوۡا لَكُمۡ عَدُوًّا مُّبِيۡنًا تحقیق کافر ہین واسطے
تمھارے دشمن ظاہر وَاِذَا كُنۡتَ فِيۡهِمۡ فَاَقَمۡتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلۡتَقُمۡ طَآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ مَّعَكَ وَلۡيَاۡخُذُوۡۤا اَسۡلِحَتَهُمۡ اور جسوقت کہ ہووے
تو درمیان اُنکے دشمن کے خوف کے وقت پس قائم کرے تو واسطے اُنکے نماز لشکر اپنے کو دو قسم کریں چاہیے کہ کھڑی ہووے ایک جماعت
اُنمین سے ساتھہ تیرے اور نماز پڑھے اور چاہیے کہ لیوین ہتھیار اپنے فَاِذَا سَجَدُوۡا فَلۡيَكُوۡنُوۡا مِنۡ وَّرَآئِكُمۡ پس جسوقت سجدہ کرلین
نماز پڑھنے والے پس چاہیے کہ ہوجاوین وہ پیچھے تمھارے مقابل دشمن کے یعنے جب یہہ ایک رکعت پڑھ لین تو دشمن کے سامھنے
کھڑے ہوجاوین وَلۡتَاۡتِ طَآئِفَةٌ اُخۡرٰى لَمۡ يُصَلُّوۡا فَلۡيُصَلُّوۡا مَعَكَ وَلۡيَاۡخُذُوۡا حِذۡرَهُمۡ وَاَسۡلِحَتَهُمۡ اور چاہیے کہ آوے

Marfat.com

جماعت دوسری کہ انھون نے نہین نماز پڑھی اور نگہبانی کرتی تھی پس نماز پڑھین ساتھہ تیرے ایک رکعت دوسری اور چاہیے کہ
لے لیوین ساتھہ اپنے آلت بچاؤ کے اپنے دشمن سے جیسی ڈھال اور خود اور زرہ اور ہتیار اپنے جنگ کے جیسی تلوار نیزہ تیر کمان
وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ دوست رکھتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے کاش غافل ہو تم ہتیارون اپنے سے اور
اسباب اپنے سے فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً پس جھک آوین اوپر تمھارے جھک آنا یکبارگی اور جو پاوین لیجا دین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوے مین تشریف لے گئے تھے وہان مشرک صف باندھے قتال کو کھڑے تھے آپ نے بھی حکم فرمایا کہ لشکر
اسلام صف باندھکر مقابل ہو وقت نماز پیشین کا آیا اور سوار لشکر کفار کے درمیان سپاہ مومنون کے اور قبلے کے حایل تھے حضرت نے
صحابہ ساتھہ نماز جماعت کی پڑھی کفار رکوع سجدہ انکا دیکھتے رہے جب مسلمان نماز سے فارغ ہوئے کفار نے ارمان کیا کہ نماز مین اونپر کرین
نہ جا گرے ہم ایک کافر نے کہا کہ اور بھی نماز کا وقت انکے آتا ہی اسوقت اونپر حملہ کریو ابھی وقت عصر کا نہین آیا تھا کہ حق تعالی نے یہہ آیت
بھیج کر نماز خوف آپکو تعلیم کردی اور کیفیت اسکی کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اور نہین گناہ اوپر تمھارے
اگر ہووے تمکو ایذا مینہہ سے کہ بوجھل کردے ہتیارون کو اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى یا ہو تم بیمار اور ناطاقت ہتیار اٹھانے سے اَنْ تَضَعُوْا اَسْلِحَتَكُمْ
یہہ کہ رکھو ہتیارون اپنے کو وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اور ہر طرح لے لو آلات بچاؤ اپنے کی تو کہ دشمن تمپر نہ دوڑے اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا
مُّهِيْنًا تحقیق اللہ نے تیار کیا ہی واسطے کافرون کے عذاب رسوا کرنیوالا فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ
پس جسوقت کرچکو تم نماز خوف کو پس یاد کرو اللہ کو حالت قیام مین کہ تلوار مارو اور حالت قعود مین کہ تیر لگاؤ اور اوپر کروٹون اپنے کے جب
زخمی ہو کر گرو غرض ہر حال یاد حق سے غافل نہ ہو بیت ذکر سے محبوب کے رافت زبان کو شاد کر؛ کیا کھڑے کیا بیٹھے کیا لیٹے خدا کو یاد کر
بعضون نے کہا ہی کہ ذکر بمعنی خوف ہی یعنے ڈرو اللہ سے قیاما یعنے وقت تصرف کے امور مین وقعودا یعنے وقت کھانے پینے کے اور
لوگو مین بیٹھنے کے وعلی جنوبہم یعنے وقت سونے کے نظم لاتخافوا مژدہ ہی اس خوف کا؛ جو ڈرا حق سے نڈر سب سے ہوا؛ ڈر خدا سے رافتا ہر دم
برآن؛ جب تلک ہی دم مین دم اور جان مین جان فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس جسوقت آرام پاؤ تم اور خوف سے بے غم
ہو پس سیدھی کرو نماز کو ساتھہ ادا کرنے ارکان اور شرائط کے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا تحقیق نماز ہی اوپر مومنون
کے فرض وقت مقرر کئے ہوئے یعنے وقت اسکے مقرر کردئے ہین اونسے باہر نکرو وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَاۗءِ الْقَوْمِ اور مت سستی کرو بیچ ڈھونڈھنے
کافرونکے اور لڑنے انکے کے یہہ آیت غزوے حمراء الاسد مین نازل ہوئی ہی بعد جنگ احد کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ابوسفیان کے
پیچھے چلین صحابہ زخمون سے متالم تھے حق تعالی نے فرمایا اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ اگر ہو تم اے مسلمانو دردمند
زخمون سے پس تحقیق کافر بھی دردمند مین زخم خوردہ جیسے کہ دردمند ہو تم وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ اور امید رکھتے ہو تم باوجود
الم کے اللہ سے جو کچھہ کہ نہین امید رکھتے وہ ثواب آخرت سے اور نعمت دنیا سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی جاننے والا
دل کی بات کا تمھارے محکم کار امر اور نہی مین لکھا ہی کہ طعمہ بن ابیرق چھید قتادہ کے گھر لگا کر زرہ اسکے کہ برتن مین آٹے کے رکھی
تھی چرا کر اپنے گھر لایا اس برتن مین سوراخ تھا آٹا گرتا آیا پھر ایک یہودی کے گھر کہ زید بن السمین اسکا نام تھا امانت رکھہ آیا
صبح کو قتادہ آٹے کی نشان سے طعمہ کے گھر گیا زرہ مانگنے کو طعمہ منکر ہوا آخر اس آٹے کی نشان سے یہودی کے گھر چلا گیا اسے
پکڑا کہ زرہ میری دے اسنے کہا کہ طعمہ امانت سپرد کر گیا ہی اور لوگون نے بھی گواہی دی یہہ قصہ حضرت کے پاس پہنچا تو طعمہ کی قوم

Marfat.com

کی بھی نہین جانتے تھے کہ طعمہ رسوا ہو اور یہودی سچا ہوا اور مسلمان لڑنے کو مستعد ہوئے اور حضرت کی بھی مرضی تھی کہ یہودی پر خیانت ثابت ہو
اور مسلمان بچے رہین آپ نے یہودی کو غصہ کیا اور چاہا کہ ہاتھ کاٹنے کا حکم کرین اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ تحقیق اُتارا ہم نے طرف تیرے قرآن ساتھ حق کے تو کہ حکم کرے تو درمیان لوگون کے
ساتھ اس چیز کے کہ دکھلاتا ہی تجھکو اللہ ساتھ وحی کے وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا اور مت ہو تو واسطے خیانت کرنیوالون کے جھگڑنے
والا اور دشمنی کرنیوالا اس شخص کا کہ بیگناہ ہی وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اور بخشش مانگ اللہ سے اس قصد سے کہ یہودی کے عذاب کا کیا
تھا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ ہی بخشنے والا اس شخص کو کہ آمرزش چاہے مہربان اوپر اسکے وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ
يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اور مت جھگڑ تو اُن لوگونکی طرف سے کہ خیانت کرتے ہین جانون اپنے کو یعنے قوم طعمکی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ
خَوَّانًا اَثِيْمًا تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا اس شخص کو کہ ہی خیانت کرنیوالا گنہگار یعنے خیانت مین مصر ہو اور گناہ مین
مستغرق يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ شرم کرتے ہین اور چھپاتے ہین لوگون سے اور نہین
شرم کرتے اللہ سے اور حال یہہ ہی کہ خدا ساتھ انکے ہی اور چھپی باتین سب جانتا ہی پس لائق ہی کہ اس سے شرم کرین اور
نہین کرتے اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ جسوقت مصلحت کرتے ہین راتکو اس چیز کی کہ نہین پسند کرتا اللہ بات جھوٹی سے بنی ظفر آپس
مین مشورت کرتے تھے کہ طعمہ جھوٹی قسم کھالے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باور کرلینگے کیونکہ مسلمان ہی اور یہودی کی بات کہ کافر ہی نہین
مانینگے وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا اور ہی اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین تدبیر سے گھیرنیوالا ساتھ علم کے اور کوئی چیز اُسکے
احاطۂ علم سے باہر نہین هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خبردار ہو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑتے ہو تم انکی طرف سے بیچ زندگانی
دنیا کے یعنے ای گروہ بنی ظفر حمایت کے سبب دفع کرتے ہو خیانت خائن کی ساتھ جدال کے دنیا مین فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا پس جو کوئی شخص جھگڑیگا اللہ سے دفع خیانت مین انکی طرف سے دن قیامت کے یا کون شخص ہوگا اوپر انکے نگہبان
کہ عذاب کرنیکو نہ چھوڑے یا حمایت کرنیوالا کہ عذاب انسے دور کرے وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
اور جو کوئی عمل کرے برا کہ ضرر اسکا غیر کو پہنچے یا ظلم کرے اوپر جان اپنے کے پھر بخشش مانگے اللہ سے توبہ کرکر پاویگا اللہ کو بخشنے والا گناہ اسکے
کا مہربان اپنے فضل سے اُس پر اس آیت مین رغبت دلوائی ہی طعمہ اور قوم اسکے کو ساتھ توبہ اور استغفار کے وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ
عَلٰى نَفْسِهٖ اور جو کوئی کماوے گناہ اور چاہے کہ بیگناہ کو تہمت لگادے پس سوا اسکے نہین ہی کہ کماتا ہی اس عمل کو اوپر جان اپنے کے
کیونکہ ضرر اس عمل کا اسکے جان سے دوسرے کی طرف نہین جاتا وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا چور کو زرہ کے حکم کرنیوالا
عوض مین اسکے ہاتھ کاٹنے کا وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا اور جو کوئی کماوے کچھ گناہ
صغیرہ کہ خطاءً ہو یا گناہ کبیرہ کہ عمداً ہو پھر تہمت لگادے ساتھ اسکے بیگناہ کو جیسی طعمہ نے زید پر تہمت لگائی تھی پس تحقیق اٹھالیا اسنے بہتان
اور گناہ ظاہر وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تیرے اور رحمت اسکی فضل یہہ تھا کہ وحی بھیجکر حقیقت ظاہر کردی
اور رحمت یہہ کہ قصد عذاب زید سے اور تصدیق طعمہ سے پھیر دیا لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ البتہ قصد کیا تھا ایک جماعت نے
بنی ظفر سے یہہ کہ بہکاوین تجھکو حکم راست سے وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ اور نہین بہکاوینگے مگر جانون اپنے کو کیونکہ وبال اُسکا انہین کے
طرف پھریگا وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ اور نہین ضرر پہنچاوینگے تجھکو کچھ بھی کیونکہ تو ہی پناہ مین حق کے ؛ تربیت مین ہی رب مطلق کے

Marfat.com

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور اتارا اللہ نے اوپر تیرے قرآن اور احکام حلال و حرام اور سکھا دیا تجھکو
جو کچھ نتھا تو جانتا چھپی چیزین بعضون نے کہا ہی کہ علم عرفان آلہی ہی نظم حق تعالی کی ربوبیت دیکھہ؛ نفس کی اپنے عبودیت دیکھہ
را فنا جان یہی ہی عرفان ہ کہتے ہین اسکو کمال ایمان بحر الحقائق مین ہی کہ حق تعالی نے شب اسری مین علم ما کان اور ما یکون آپ پر
کھول دیا چنانچہ حدیث معراج مین ہی کہ زیر عرش تھا مین کہ قطرہ حلق مین میرے ڈالا علم اوایل اور اواخر مجھہ پر کھل گیا وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَيْكَ عَظِيْمًا اور ہی فضل اللہ کا اوپر تیرے بڑا کہ نبوت عطا کی اور نبوت سے بڑا کوئی فضل نہین لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ نہین
بھلائی بیچ بہت مصلحتون اُنکے کے کہ قوم طعمہ کی جھٹانیکے واسطے طعمہ کی کرتے ہین اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ مگر جو کوئی حکم کرے
ساتھہ خیرات دینے کے یا اچھی بات کے امر معروف وہ ہی جو شرع مین نیک ہو بعضون نے کہا ہی کہ مراد امر معروف سے یہان قرض
دینا ہی اور بیچارونکی مدد کرنا ہی اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ یا ساتھہ صلح کر دینے کے درمیان لوگونکے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ
اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا اور جو کوئی کرے یہہ جو مذکور ہوا واسطے ڈھونڈنے رضامندی اللہ کے پس شتاب دینگے ہم اسکو
ثواب بڑا وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے
اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے اُسکے راہ سیدھی اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانونکے اعتقاد اور عمل مین یہہ آیت طعمہ کے شان مین ہی کہ
قطع ید کے خوف سے بھاگ کر مکہ کو گیا اور مرتد ہو گیا وہان ایک شخص کے گھر کو سوراخ دیا دیوار گر پڑی دب گیا دوسرے دن دیوار کے
نیچے سے نکالا چاہا کہ مار ڈالین لوگون نے کہا کہ یہہ مدینے سے بھاگ کر یہان پناہ پکڑنیکو آیا ہی مارنا مناسب نہین آخر مکہ سے
نکال دیا تجار قضاعہ کے ساتھہ شام کو گیا ایک منزل مین جو اُترا لوگونکو غافل دیکھکر کچھہ اسباب چرا کر بھاگا آخر پکڑ کر سنگسار کیا مدت تک
جو اوپر اسکے گذرتا تھا ایک پتھر اسپر مارتا تھا ایک ٹیلہ پتھرونکا اسکے مدفن پر ہو گیا اور ایک قول یہہ ہی کہ جدے سے دریا مین بیٹھا
کیسہ دینار کا کشتی مین چرایا لوگون نے معلوم کر کر دریا مین پھینک دیا یہہ عذاب دنیا کا تھا اور عذاب آخرت کا حق تعالی فرماتا
ہی نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى متوجہ کرینگے ہم اسکو آخرت مین جدھر متوجہ ہوا ہی وہ دنیا مین یعنے یہان کفر اور ارتداد اختیار کیا تھا وہان
بھی کافرون مرتدونمین اٹھاوینگے ہم وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ اور داخل کرینگے ہم اسکو دوزخمین وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اور بُری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک لایا جاوے ساتھہ اسکے اور بخشتا ہی
جو سوا اسکے ہی واسطے جسکے کہ چاہتا ہی لکھا ہی کہ پیر مرد تھا اُسنے آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گناہونمین غرق ہون لیکن
جب سے اللہ کو پہچانا ہی شریک اسکا نہین لایا ہون اور گناہون سے شرمندہ ہو کر توبہ کرتا ہوا آپ پاس آیا ہون میرا کیا حال ہوگا
اُسکی شان مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ سوا شرک کے سب گناہونکی بخشش کی ہی وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا
اور جو کوئی شریک اسکا لاوے ساتھہ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا حق سے گمراہی دور یعنے نہایت گمراہی پس حال مشرکونکا فرماتا ہی اِنْ يَّدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا نہین پکارتے یعنے عبادت کرتے سوا اللہ کے مگر عورتون کی سمجھہ لیجیے کہ بتونکو عورتین کہتے تھے نامونکی تانیث کے
سبب جیسے لات اور منات اور عزی اور جس قبیلے کا بت ہوتا تھا اسکو کہتے تھے فلانے کا انثی اور تفسیر منیر مین ہی کہ عورتونکی شکل بتونکو
تراشتے تھے اور یا مراد اناث سے فرشتے ہین کہ انکو پوجتے تھے اور خدا کی بیٹیان کہتے تھے وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ
اور نہین عبادت کرتے مگر شیطان سرکش کی کہ لعنت کی ہی اسکو اللہ نے کیونکہ شیطان بہکاتا ہی مشرکون کو کہ انکی عبادت کرو وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ

Marfat.com

مِن عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا اور کہا شیطان نے البتہ بندون تیرے سے ایک حصہ مقرر کیا گیا کہ اُسے بعث النار کہتے ہین حدیث مین ہی کہ
ہزار آدمیون مین نوسو ننانوے بعث النار ہونگے وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ اور البتہ گمراہ کرونگا مین انکو راہ حق سے اور آرزو مین ڈالونگا
مین انکو جھوٹھے جیسے طول حیات یا تاخیر توبہ یا انکار قیامت یا انکار دخول بہشت یا ارتکاب ذنوب وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ
اور البتہ حکم کرونگا مین انکو پس البتہ چیرینگے کان جانورون کے اور جو خدا نے حلال کیا ہی اُسے حرام کرینگے یہہ اشارہ بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ
وغیرہ پر ہی کہ عرب والے کیا کرتے تھے سورۂ مائدہ مین مذکور ہوگا وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ اور البتہ حکم کرونگا مین انکو پس پھیر ڈالین
گے پیدایش اللہ کی صورت مین یا صفت مین جیسے خوجہ کرنا اور تیز کرنا دانتونکا اور لواطت اور سحق اور گندوانا رخ اور سب ہاتھ اور پانونکا
یا مراد فطرت الٰہی کا تغیر ہی یعنے اسلام کا یا قوی کا اور جوارح کا استعمال بد کامون مین ہی وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا اور جو کوئی پکڑے شیطانکو دوست سوا اللہ کے اور اُسکا کہا مانے پس تحقیق ٹوٹا پایا ظاہر کہ عمر ہاتھ سے گئی اور
فائدہ نہ ملا یا ٹوٹا یہہ ہی کہ بہشت ہاتھ سے گئی اور دوزخ ملی يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وعدہ دیتا ہی انکو شیطان اس چیز کا کہ وفا کرے آرزو مین
ڈالتا ہی انکو ایسے چیز کے کہ نپاوینگے وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اور نہین وعدہ دیتا انکو شیطان مگر فریب اور مکر یعنے نفع ظاہر کرتا ہی اس
چیز مین کہ ضرر سے بھری ہی اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ یہہ لوگ کہ بتونکو پوجتے ہین اور شیطان کا کہا مانتے ہین جگہہ انکی دوزخ ہی وَلَا يَجِدُوْنَ
عَنْهَا مَحِيْصًا اور نپاوینگے دوزخ سے گریز کی جگہہ کہ جہان بھاگ جاوین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے شتاب داخل کرینگے ہم انکو بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون
اُنکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اُسکے ہمیشہ بے انقطاع ابدًا تاکید ہی وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا اللہ نے سچ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ
قِيْلًا اور کون بہت سچا ہی اللہ سے بات مین لکھا ہی کہ یہود اور نصاری مسلمانون سے اپنی بڑائی کرنے لگے کہ پیغمبر ہمارا پہلے تمہارے پیغمبر سے
ہوا اور کتاب ہماری تمہاری کتاب سے پہلے اُتری اور بہشت مین نہ جاویگا مگر یہودی اور نصرانی مسلمانون نے جواب دیا کہ ہمارا پیغمبر خاتم
انبیا ہی اور کتاب ہماری ناسخ کُتب تمہاری کی ہی ہم سزاوار بہشت کے ہین یہہ آیت اُتری لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ نہین ہی
ہوا آرزوون تمہاری کے اي مسلمانون اور نہ موافق آرزوؤن اہل کتاب کے کہ کہتے ہین نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر وہ شخص کہ ہوگا یہودی
یا نصرانی یعنے ثواب ملنا اور بہشت مین جانا آرزوؤن سے نہین حاصل ہوتا اگر اسکی محبت ہے محنت کر اور عمل نیک بجا لا بیت ریاضت سے
ریاض جنت فردوس ملتا ہی ؏ باب دیدہ وخون جگر پھول کھلتا ہی مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ جو کوئی عمل کرے بُرا جزا دیا جاویگا ساتھ
اسکے جلدی یا دیر مین یہہ حکم عام ہی سب عمل کرنیوالون کو لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی اصحاب غمگین ہوئے امیر المومنین ابو بکر
صدیق رضہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الفلاح بعد ہذہ الآیۃ کیونکر چھٹکارا ہی بعد نزول اس آیت کے کیونکہ کوئی شخص عمل بد سے
خالی نہین پس تحمل اسکی سزا کا کسے ہی حضرت نے فرمایا کہ بیمار نہین ہوتے تم اور مصیبت اور بلا نہین آتی ہی فرمایا یہی سزا ہی تیسیر مین
ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اسکے فرمایا کہ اي ابو بکر تجھکو اور اصحاب اور مسلمانونکو سزا گناہ دنیا مین دینگے کہ ملاقی ہو خدا سے
بیگناہ اور اور ونکی گناہونکی جزا جمع کرینگے اور قیامت کو دینگے اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ عمل سوء شرک ہی اس دلیل سے کہ
حق تعالی فرماتا ہی وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور نپاویگا عامل سوء واسطے نفس اپنے کے سوا اللہ کے دوست کہ مدد
اُسے پہنچاوے اور نہ یار کہ عذاب سے چھڑاوے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا

Marfat.com

يُظلَمُونَ نَقِيرًا اور جو کوئی بجا لاوے بعضے اعمال صالحہ سے کیونکہ سب عمل نیک کرنیکی کسیکو طاقت نہین ہی مرد سے ہو یا عورت سے درانحال کہ وہ
ہو ایمان والا پس یہہ لوگ داخل ہونگے بہشتین یا داخل کئے جاوینگے بہشتین یدخلون بھی قرات ہی بصیغہ مجہول اور نہ ظلم کئے جاوینگے ثواب عمل اپنے مین کھجور تاگے کے برابر یعنی کچھ ثواب
انکا کم ہوگا وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ اور کون شخص بہتر ہی از روے دین کے اس شخص سے کہ خالص کرے جان
اپنی کو واسطے اللہ کے یا مطیع کرے منہہ کو واسطے سجود خدا کے اور حال آنکہ وہ ہی نیکی کرنیوالا اور بدی چھوڑنیوالا وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا
اور پیروی کی دین ابراہیم کی درانحال کہ ابراہیم یا یہہ پیروی کرنیوالا جھکا ہی سب دینون سے طرف دین اسلام کے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ
خَلِيْلًا اور پکڑا خداے ابراہیم کو دوست لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے وقت مین قحط پڑا لوگ ہمیشہ خوان خلیل سے بہرہ مند
تھے شدت جوع سے اور بھی رجوع لائے انھون نے جو تھا سب تصرف کیا جب غلہ نرہا تو مصر مین ایک دوست تھا انکا معتبر اسکے پاس
کتنے اونٹ بھیجے کہ مصر سے طعام شام کو لاوین اُسنے انکا پیغام سنکر کہا کہ میرے ولایت مین بھی قحط ہی اگر انکے کھانے کو درکار ہوتا بھیج دیتا
وہ فقیر انکے بانٹنے کو منگواتے ہین غلہ نہ دیا اور قیمت پر بھی نہ ملا وہان سے اونٹ خالی آئے راہ مین ساربانون نے کہا کہ خالی اونٹ
لیجانے سے شرم آتی ہی محتاج راہ دیکھتے ہونگے کہ غلہ آتا ہی ریت تھیلیون مین بھر کر لے آئے حضرت ابراہیم یہہ حال دیکھکر مسجد کو چلے
گئے بی بی سارہ زوجہ انکی جو سوتے سے اُٹھین تھیلیے بھرے دیکھکر خوش ہوئین ایک کا منہہ کھولا تو اسمین سفید آٹا تھا نکالکر گوندھکر پکایا عیال
اطفال کو اور درویشونکو کھلایا جب حضرت ابراہیم گھر مین آئے بوئی نان دماغ مین پہنچی پوچھا کہ کہان سے یہہ طعام آیا سارہ نے کہا
دوست مصری کے پاس سے اُنھون نے کہا کہ نہین یہہ دوست حقیقی کے پاس سے آیا کہ اللہ ہی اللہ نے اس سبب سے انکو دوست
پکڑا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی پس جسکو چاہے ساتھ
دوستی کے قبول فرمائے وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا اور اللہ ہی ساتھ ہر چیز کے احاطہ کرنیوالا ساتھ علم اور قدرت کے وَيَسْتَفْتُوْنَكَ ع ۱۸
فِي النِّسَآءِ اور فتوی پوچھتے ہین تجھ سے بیچ حق میراث عورتون کے یعنے بیٹیونکے چنانچہ تفسیر مین رکوع یوصیکم اللہ کے گذرا کہ عیینہ بن حصین کہتا
تھا ہم میراث نہ دینگے مگر اسیکو کہ لڑائی مین جائے اور غنیمت لائے قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ کہہ اللہ فتوی دیتا ہی تمکو یعنے حکم اپنا بیان کرتا ہی
بیچ حق انکے وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اور دوسرا فتوی دیتا ہی وہ جو پڑھا جاتا ہی اوپر تمہارے بیچ قرآن کے فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ
لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ بیچ شان یتیم عورتونکے وہ عورتین کہ نہین دیتے تم انکو مَا كُتِبَ لَهُنَّ جو کچھ فرض کیا گیا ہی واسطے اُنکے میراث سے وَتَرْغَبُوْنَ
اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اور رغبت کرتے ہو یہہ کہ نکاح کرو انکو اگر خوبصورت ہون اور مال انکا کھا لو وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ اور فتوی دیتا ہی
قرآن بیچ حق ناتوانونکے لڑکون سے کہ انکو میراث نہین دیتے ہو وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ اور حکم کرتا ہی قرآن یہہ کہ قائم رہو تم واسطے یتیمون
کے بیچ مہر اور میراث انکے کے ساتھ انصاف کے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا اور جو کچھ کروگے تم بھلائی سے بیچ حق یتیمون
اور لڑکون کے اور سوا انکے اور کے پس تحقیق اللہ ہی ساتھ اُسکے جاننے والا جزا اسکی دیگا لکھا ہی کہ ایک شخص بہانہ ڈھونڈھتا تھا کہ اپنے
زن کو طلاق دے اور زن اسکی بسبب اولاد کے راضی نہین ہوتی تھی اور کہتی تھی تو جہان چاہئے جا لیکن طلاق مت دے بعضون نے کہا
ہی کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی تھی رافع بن خدیج اُسکا خاوند تھا چاہتا تھا کہ طلاق دون یہہ کہتی تھی کہ مین نے اپنے نوبت بھی تیرے اور جورونکو
بخشی لیکن جدا نہ کر حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا
بَيْنَهُمَا صُلْحًا اور اگر عورت ڈرے خاوند اپنے سے لڑنے سے یا منہہ پھیرنے سے پس نہین گناہ اوپر ان دونون کے یہہ کہ صلح کرلیوین دونون

Marfat.com

درمیان اپنے کچھہ صلح اسطرح سے کہ زن کچھہ مہر اپنا بخش دے یا اپنی نوبت اور حق اور واسکی کو بخش دے اور مرد بھی حقوق خدمت کی نگاہ رکھے اور اپنے سے جدا نکرے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ اور صلح بہتر ہی خصومت سے اور مفارقت سے لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ کو راضی ہو اللہ اسنے طلاق دیا وہ راہ مین آپ کے آبیٹھین جب آپ نکلے اُنھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ رجوع کرو طرف میرے واللہ مجھے خواہش مرد کی نہین لیکن مین یہہ چاہتی ہون کہ قیامت کو آپکے ازواج مین اٹھون اور دن اپنے نوبت کا مین نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخشا حضرت نے اُنسے رجعت فرمائی اور نوبت کے روز حجرہ عائشہ مین تشریف رکھتے تھے یہہ آیت اُنکے قصہ مین نازل ہوئی وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ اور حاضر کئے گئے ہین جانین بخیلی پر وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا اور اگر احسان کرو تم بیچ زندگانی کے اور پرہیز کرو تم بدخوئی سے اور خفگی سے پس تحقیق اللہ ہی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم احسان اور خصومت سے خبردار وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ اور ہرگز نکر سکوگے تم اے وہ لوگو کہ ایک زن سے زیادہ رکھتے ہو یہہ کہ عدل کرو درمیان عورتونکے اسواسطے کہ عدل وہ ہی کہ ہرگز ایک جانب میل نہ واقع ہو اور وہ مشکل ہی لہذا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باوجودیکہ درمیان ازواج طاہرات کے عدل کمال ملحوظ رکھتے تھے خدایا برابرس چیزین مین کرتا ہون کہ جسکا مین مالک ہون جیسے صحبت اور نفقہ اور جسکا تو مالک ہی اُس چیز مین مجھے مواخذہ مت کیجو کہ میرے اختیار سے باہر ہی جیسے دوستی بعضی بی بی کی چنانچہ عائشہ کی کہ سب ازواج پر غالب تھی وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ اور اگر حرص کرو تم عدل کرنے پر اور قادر نہو اسپر پس مت جھک جاؤ تمام جھک جانا طرف اسکے کہ مرغوبہ ہی صحبت اور نفقے مین یعنی میل قلب کو ساتھہ میل فعل اکھٹا نکرو اور اگر ایسا کروگے فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ پس چھوڑ دو اس دوسری کو جیسے لٹکتی ہوئی یعنے ایسی عورت نہ مطلقہ ہوگی نہ خاوند والی وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور اگر اصلاح مین لاؤ اس چیز کو کہ خرابی کی معاملے مین بی بیون کے زمانہ گذشتہ مین اور پرہیزگاری کرو ایسے کامون سے زمانہ آئندہ مین پس تحقیق اللہ ہی بخشنے والا گناہان گذشتہ کا اور مہربان ہی اوپر توفیق دینے کے زمانہ آئندہ مین وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ اور اگر جدے ہو جاوینگے دونون غنی کر دیگا اللہ ہر ایک کو کشایش اپنی سے وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ کشایش کرنیوالا اوپر بندونکے حکمت والا بیچ افعال احکام کے وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ اور البتہ تحقیق وصیت کیا ہم نے اور فرمایا ان لوگونکو جو دئے گئے ہین کتاب پہلے تم سے اور تمکو بھی وصیت کرتے ہین ہم اور فرماتے ہین یہہ کہ پرہیزگاری کرو اللہ کی یعنے بچو شرک سے وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور اگر کفر کرو پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ کہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی سب مخلوق اور مملوک اُسکے ہین پس کفر اور معصیت سے تمھارے اسکو کچھہ ضرر نہین جیسے ایمان اور طاعت سے تمھارے اُسکو کچھہ نفع نہین وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا اور ہی اللہ بے پروا مخلوق سے اگر اسکا حکم نمانین تعریف کیا گیا حمد اسکے کہین یا نکہین سا خود وہ محمود ہی حمد اسکی کہین یا نہ کہین؛ لائق حمد ہی تعریف کرین یا نہ نکرین؛ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت ہی اللہ کارساز بندونکا اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ اگر چاہے خدا لیجاوے اور فانی کرے تمکو اے لوگو اور لے آوے اور پیدا کرے اور ونکو کہ فرمان بردار تر ہون جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا پشت سلمان فارسی پر مارا اور فرمایا وہ لوگ اسکی قوم مین فارس والے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا اور ہی

Marfat.com

اللہ اور نیت او رہمت کرینگے قادر مَنْ کَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰہِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ جو کوئی چاہتا ہی ثواب دنیا
کا اپنے عمل سے مثلا جہاد کرنیوالا کہ غرض غنیمت لینی ہو پس نزدیک اللہ کے ہی ثواب دنیا کا کہ خسیس ہی اور ثواب آخرت
کا کہ شریف ہی پس خسیس کو طلب کر کر شریف کو کیون چھوڑے اور جو کوئی شریف کو چاہیگا تو خسیس تو خود آجاویگا کہ تابع اسکے ہی مثلا جو
کوئی اللہ واسطے جہاد کریگا تو ثواب آخرت کا اسکو اتنا ملیگا کہ دنیا اسکے آگے کچھ چیز نہین اور دنیا کی غنیمت بھی اسکے ہاتھ آویگی پس اصل
کو پکڑئے فرع خود بخود مل جاویگی وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا اور ہی اللہ سننے والا گفتار کا دیکھنے والا کردار کا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا
قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ قائم رہنے والے ساتھ انصاف کے شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ گواہی دینے والے
سچی واسطے اللہ کے اور اگرچہ اوپر نفسون تمہارے کیے ہو گواہی اپنے نفس پر یہہ ہی کہ جسکا حق اسکے ذمہ مین ہو بیان کر دے لکھا ہی کہ ایک
انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا حق میرے باپ پر ہی اور مین شاہد ہون اسکا لیکن افلاس کے سبب سے
باپ کے گواہی نہین دیتا یہہ آیت نازل ہوئی کہ گواہی کو مت چھپاؤ اگر تمہارے نفسون پر ہو اَوِ الْوَالِدَیْنِ یا مان باپ پر تمہارے
وَالْاَقْرَبِیْنَ اور قرابت والون پر تمہارے اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا اگر ہو وہ شخص غنی یا فقیر یعنے غنی کا غنا کے سبب احترام
مت کرو اور فقیر پر افلاس کے باعث ترحم نکرو پس اللہ بہت مہربان ہی ساتھ ان دونون کے اگر وہ جانتا کہ شہادت انکی حق مین بری ہی
حکم نفرماتا فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا پس مت پیروی کرو خواہش نفس کی یہہ کہ میل کرو حق سے وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ
کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا اور اگر پیچ دو زبانون اپنی کو گواہی رستے سے یا اعراض کرو گواہی دینے مین اور چھپاؤ پس تحقیق اللہ ہی ساتھ
اس چیز کے کہ کرتے ہو تم عدل اور میل سے خبردار اور پھر جزا دیگا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو خطاب مسلمانونکو ہی یا منافقون
کو یا مومنان اہل کتاب کو کہ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمپر ایمان لائے اور قرآن پر اور موسیٰؑ اور عزیرؑ اور توریت پر اور کسی
پیغمبر اور کتاب کو ہم نہین مانتے مسلمانون کو فرمایا کہ دل اور زبان سے تم ایمان لائے اٰمِنُوْا ثابت رہو اسپر اور منافقون کو کہا کہ ایمان لائے
ہو بزبان ایمان لاؤ بدل اور مومنان اہل کتاب کو کہا کہ ایمان لائے ہو بعضے کتب اور رسل پر ایمان لاؤ سب پر بعضے کہتے مین خطاب ہی
کافرونکو کہ ایمان لائے ہو لات اور عزی پر ایمان لاؤ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے کہ محمد مین صلی اللہ علیہ وسلم وَالْکِتٰبِ
الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ اور ایمان لاؤ ساتھ اس کتاب کے جو نازل کی ہی اوپر پیغمبر اپنے کے یعنی قرآن اور اس
کتاب کے جو اتاری ہی پہلے قرآن سے سمجھ لیجئے کہ معنی اس آیت کی محققون نے یہہ کہے مین کہ ای لوگو جو ایمان لائے ہو دیکھکر دلیل اور
برہان ایمان لاؤ برسبیل کشف اور عیان یا ایمان لائے ہو از روے تصدیق ایمان لاؤ بطریق تحقیق حضرت خواجہ خواجگان مرہم دلہای
دردمندان خواجہ بہاء الدین نقشبندی قدس سرہ سے منقول ہی کہ فرماتے تھے یا ایہا الذین آمنوا امنوا اشارہ ہی کہ ہر پل نفی اپنے
وجود کی اور اشارت واجب الوجود کا کیا چاہیے نظم آکو نیست کر اسے کر ہست ؛ نفی و اثبات ہی یہی ای مست ؛ ہو کے بیخود براہ حق کر سیر
کہ خودی سے ہی اور خدا سے بیر ؛ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے معنی مین یا ایہا الذین امنوا امنوا کے فرمایا کہ پچاس
برس سے ایمان بیچ ایا نکے لایا ہون اور ہنوز ایمان تازہ کرنے مین ہون نظم ایکدم بے حق گذرتا ہی گناہ ؛ ہو نا مشغول آپمین ہی کفر راہ
خود پرستی کفر ای رافت سمجھ ؛ اپنی ہستی کفر ای رافت سمجھ ؛ چھوڑ ہستی کو کہ ہی ایمان یہی ؛ خود نہ رہ تو حق کا ہی عرفان یہی ؛ تیرا لم یا الا یا
اللہ کا ؛ ایک یہہ نکتہ ہی بس اس راہ کا وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا

Marfat.com

اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اللہ کے اور فرشتون اسکے اور کتابون اسکی کے اور پیغمبرون اسکے کے اور دن قیامت کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی نہایت دور مقصود سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے موسی علیہ السلام پر یعنے یہود ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوئے بچھڑا پوجکر ثُمَّ اٰمَنُوْا پھر ایمان لائے اور توبہ کی ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوئے ساتھ عیسی علیہ السلام کے اور انکے مارنے کا قصد کیا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا پھر زیادہ ہوئے کفر مین ساتھ انکار نبی آخر زمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز نہین اللہ کہ بخشے انکو کیونکہ اعتبار ہر کام کا خاتمے پر ہے اور اللہ جانتا ہے کہ انکا خاتمہ کفر پر ہے اور نہ یہہ کہ راہ دکھلاوے انکو وہ راہ کہ طرف حق کے ہے بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا بشارت دے منافقون کو ساتھ اسکے کہ واسطے انکے ہے عذاب درد دینے والا لفظ بشارت کا بر سبیل تحکم ہے یا خبر کی جائے بشارت الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ منافق وہ لوگ ہین کہ پکڑتے ہین کافرونکو دوست سوا مسلمانونکے اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا آیا چاہتے ہین نزدیک کافرونکے دوستی انکی سے عزت پس تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہے سب اور جسکو عزت پہنچتی ہے اسی سے پہنچتی ہے اور وہ دوستونکو اپنے عزت دیتا ہے ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اور تحقیق خدانے اُتارا اوپر تمہارے ای مسلمانون بیچ قرآن کے سمجھ لیجئے کہ مکہ مین حق تعالی نے آیت نازل کی تھی کہ ساتھ خوض کرنیوالون اور ہنسنے والون قرآن کے نشست و برخاست مت رکھو اور وہ آیت یہہ ہے کہ واذا رايت الذين يخوضون الاية سو یہان مدینے مین اسکا مذکور فرماتا ہے اور یاد دلوتا ہے کہ خدانے قرآن مین اتارا اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ یہہ کہ جب سنو تم آیتون کو اللہ کے قرآن مجید سے کہ کفر کیا جاتا ہے ساتھ اُنکے پس مت بیٹھو ساتھ کافرون ٹھٹھہ کرنیوالونکے یہانتک کہ بحث کرین اور شروع کرین بیچ بات کے سوا ٹھٹھے کے اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ تحقیق تم اسوقت کہ بیٹھو گے اُنکے پاس مانند انکے ہوگے گناہ مین کیونکہ اٹھ جانے پر قادر ہو پھر باوجود قدرت کے انکی صحبت پر راضی ہو اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا تحقیق اللہ جمع کرنیوالا ہے منافقونکو اور کافرون کو بیچ دوزخ کے سبکو الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْۤا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ وہ لوگ کہ انتظار کرتے ہین ساتھ تمہارے خرابی کا پس اگر واقع ہووے واسطے تمہارے فتح اللہ کیطرف سے کہتے ہین منافق تمکو کیا نتھے ہم ساتھ تمہارے ہمین بھی حصہ غنیمت مین سے دو وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اگر ہووے واسطے کافرون کے کچھ نصیب حرب سے یعنے مسلمانون پر غلبہ کرنا کہتے ہین کافرون کو کیا نہ غالب آئے تھے ہم اوپر تمہارے تمہین چاہتے تو مار ڈالتے لیکن نہ مارا ہمنے اور باز رکھا ہمنے تمکو مسلمانون سے کیونکہ ہمنے سستی کی اور مدد مسلمانونکی نکی تم بچ گئے اب ہمین بھی لوٹ مین شریک کرو فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پس اللہ حکم کریگا ای مسلمانو درمیان تمہارے اور منافقون کے دن قیامت کے کہ سوا اسکے کسیکو دعوے حکومت کا نہ ہوگا وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا اور ہرگز نکریگا اللہ واسطے کافرونکے اوپر مسلمانون کے دن قیامت کے حجت کہ جس سے مسلمانون کو الزام دیوین یا دنیا مین نکریگا انکو اوپر مسلمانون کے دسترس اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ تحقیق منافق فریب دیتے ہین دوستان خدا کو اسلام ظاہر کرکر اور کفر چھپا کر اور اللہ جزا دینے والا ہے انکو فریب انکے کی اسطرح سے کہ قیامت کو انکو بھی نور دیگا جیسے مسلمانون کو دیگا جب صراط پر قدم رکھینگے نور مسلمانونکا باقی رہیگا اور انکا بجھ جاویگا اندھیرے مین لغزش کھا کھا دوزخ مین گرینگے وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ

Marfat.com

قَامُوْا كُسَالٰى اور جسوقت کھڑے ہوتے ہین منافق واسطے نماز کے کھڑے ہوتے ہین کاہلی سے جیسے کوئی کچھ کام کراہت سے کرے اور جو کوئی صحابہ
دیکھتا ہی تو پڑھتے ہین نہین تو ترک کرتے ہین يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا دکھلاتے ہین لوگون کو تاکہ جانین کہ یہہ بھی
مومن ہین اور نہین یاد کرتے خدا کو مگر تھوڑا اور وہ بھی مسلمان لوگون کے سامھنے نہ خلوت مین یا ذکر زبان سے کرتے ہین بس اور وہ نسبت
ذکر دل کے وہ تھوڑا ہی یا ذکر انکا تھوڑا اسواسطے کہا کہ غیر خالص ہی طمع دنیا کے ساتھہ ملا ہی اور دینا اور جو دینا مین ہی اندک ہی اور
ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہی ولذکر اللہ اکبر اور منافق ذکر اللہ کا کرتے ہین اور ریا کرتے ہین مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ دھوکھے مین ہین درمیان
کفر اور اسلام کے لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ نہ طرف مسلمانون کے اور نہ طرف کافرون کے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا
اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اسکے راہ طرف حق اور صواب کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو کافرونکو دوست سوا مسلمانونکے یہہ خدا کے دشمنون کو دوست پکڑنا منافقونکا کام ہی
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا آیا چاہتے ہو تم یہہ کہ کرو تم واسطے اللہ کے اوپر عذاب اپنے کے حجت ظاہر اور
دوستی کافرونکی ہی کہ موجب عذاب ہی اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تحقیق منافق بیچ طبقے نیچے کے ہین دوزخ سے
پس عذاب انپر کافرون سے زیادہ ہی اسواسطے کہ یہہ دل سے کافر ہین اور کفر کو مکر و فریب ساتھہ مسلمانونکے جمع کیا ہی کشف الاسرار مین
لکھا ہی کہ جب منافقون کو حکم ہوگا کہ دوزخ مین ڈالو درکہ اول مین لیجا وینگے وہان کی آگ کہیگی کہ مین انکو نہین جلاتی کیونکہ حکم میرا زبان
پر ہی اور یہہ زبان سے کلمہ پڑھتے تھے اگرچہ دلمین انکے نتھا پھر درکہ دوم مین لیجاوینگے وہان بھی یہی حال ہوگا یہان تک کہ درکہ ہفتم مین
لیجاوینگے وہان کی آگ کہینگی کہ لاؤ حکم میرا دل پر ہی نہ زبان پر وہ دلمین انکے دیکھیگی تو سوا شرک سے نپاویگی پس جلاویگی ایسا کہ ابد
الآباد تک صورت مخلصی کی نہ دکھاویگی وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا اور ہرگز نپاویگا تو واسطے انکے مدد دینے والا کہ اس درکہ سے نکالے
اور سب منافق اسی عذاب مین ہونگے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ مگر وہ لوگ کہ توبہ کی نفاق سے
اور اصلاح مین لائے فساد اپنے کو اور چنگل مارا ساتھہ دین خدا کے اور سنت پیغمبر کے اور خالص کیا دین اپنے کو واسطے اللہ کے یعنے طاعت
عبادت واسطے رضائے الٰہی کے کئی ہی فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس یہہ لوگ کہ ساتھہ توبہ اور صلاح اور اعتصام اور اخلاص کے موصوف ہین ساتھ
مسلمانونکے ہین یہان بھی وہان بھی وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا اور شتاب دیویگا اللہ مومنونکو ثواب بڑا اور یہہ بھی انکے شریک
ہونگے مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کریگا اللہ ساتھہ عذاب تمہارے یعنے تمکو کیون عذاب کریگا اِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر کروگے تم اسکا ساتھہ فرمان
برداری کے وَاٰمَنْتُمْ اور ایمان لاؤگے تم ساتھہ وحدانیت اسکی کے یا ایمان لاؤگے تم ساتھہ اسکے کہ نجات تمہاری اسکے فضل پر ہی نہ شکر پر وَكَانَ
اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا اور ہی اللہ ثواب دینے والا شکر کرنیوالونکو حقوق شکر کا نظم شکر برآن حق کا کر رفت ؛ اِن شکرتم کو پڑھہ کے بھول نہ مت
شکر ہی دافع عذاب خدا ؛ جبکہ ایمان سے بہم یہہ ہوا ؛ کیونکہ ہی نص مین پڑھہ کے دیکھہ لو تم ؛ ان شکرتم کے ساتھہ آمنتم ؛ شکر ایمان جنمین ہون
یہہ دو ؛ کیون نہ دوزخ سے ہو نجات انکو ؛ کہ ہی اللہ شاکر اور علیم ؛ اجر دیگا انہین بفضل عمیم ؛ یا الٰہی کرون شکر تیرا ؛ تیری درگاہ مین ہین
سو جان سے ؛ بلکہ کرتا ہون شکر مین اتنا ؛ کہ جسکا ہی حد نہ ہی احصا ؛ بدلے ہر ایک تیرے نعمت کے ؛ جو کہ تونے
عطا کی ہی مجھے ؛ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ نہین دوست رکھتا اللہ پکار کر کہنا بری بات سے مگر جو کوئی ظلم
کیا جاوے کیونکہ اسکو درست ہی کہ ظالم کو برا کہے اور شکایت اسکی ظاہر کرے لکھا ہی کہ ایک شخص ہوا کہ ایک قوم پر گذرا طعام

Marfat.com

مانگا کسینے اسکو نہ دیا جہان وہ گیا اُسنے اس قوم کی شکایت کی اور بیمروتی کی حکایت کی صحابہ نے منع کیا یہہ آیت نازل ہوگئی کہ مظلوم کو شکایت ظالم کی جائز ہی وَکَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا عَلِيمًا اور ہی اللہ سننے والا بات مظلوم کی جاننے والا ظلم ظالم کا اِنْ تُبْدُوا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوهُ اَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا اگر ظاہر کرو تم بھلائی کو یا چھپاؤ تم اسکو یا درگذر و برائی سے کہ شکایت اسکی تمکو روا ہو پس خدا ہی بخشنے والا عاصیونکا باوجود اسکے کہ قدرت رکھتا ہی بدلا لینے کی قادر ہی اوپر عذاب کرنے ظالمون کے اور ثواب دینے عفو کرنیوالون کے اس آیت مین تحریص مظلومونکی ہی عفو پر تو کہ متخلق باخلاق آلہی ہون اور باوجود اسکے کہ ظالم کو بُرا کہنے کی رخصت رکھتے ہین معاف کرین اِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ اللہ کے اور پیغمبرون اسکے کے وَيُرِيدُونَ اَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ اور ارادہ کرتے ہین یہہ کہ جدائی ڈالین درمیان اللہ کے اور رسولون اسکے کے اسطرح کہ ایمان اللہ پر لاوین اور اسکے پیغمبرونکو نہ مانین وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ اور کہتے ہین ایمان لاتے ہین ہم ساتھ بعضون کے اور کفر کرتے ہین ہم ساتھ بعضون کے مراد اس سے یہود ہین کہ کہتے ہین ایمان لاتے ہین ہم موسیٰ اور عزیر پر اور کافر ہوتے ہین ساتھ عیسیٰ اور محمد کے علیہما الصلوٰۃ والسلام وَيُرِيدُونَ اَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا اور چاہتے ہین یہہ کہ پکڑین درمیان کفر اور ایمان کے راہ حال آنکہ ایمان تمام نہین ہوتا ساتھ خدا کے جبتک کہ تصدیق پیغمبرونکی نکرو اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ حَقًّا یہہ لوگ کہ درمیان کفر اور ایمان کے راہ طلب کرتے ہین کافر تحقیق وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا اور تیار کیا ہی ہمنے واسطے کافرونکے عذاب خوار کرنے والا وَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اَحَدٍ مِنْهُمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور سب رسولون اسکے کے اور نہ جدائی ڈالی درمیان کسیکے انمین سے بیچ ایمان کے بلکہ سب پر ایمان لائے اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ اُجُورَهُمْ یہہ لوگ کہ مومنان حقیقی ہین شتاب دیگا اللہ انکو ثواب انکا اور نؤتیہم نون بھی قرأت ہی یعنے دینگے ہم انکو ثواب انکا کہ وعدہ کیا ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا اور ہی اللہ بخشنے والا سیئات اُنکی مہربان ساتھ دُگنی کرنے حسنات اُنکی کے لکھا ہی کہ سردار یہود کے مثل کعب بن اشرف وغیرہ کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا کہ اگر تم دعوے پیغمبری مین سچے ہو تو یکبارگی کتاب لے آو جیسے موسیٰ لائے تھے یہہ آیت اُتری يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوا مُوسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ سوال کرتے ہین تجھ سے اہل کتاب یہہ کہ اتار لاوے اوپر انکے ایک کتاب آسمان سے یکباری توریت کی طرح یا کتاب بخط سماوی لکھی ہوئی جیسے الواح موسیٰ علیہ السلام یا ایسی کتاب کہ ہم ظاہر اترتی ہوئی آسمان سے دیکھین یا ہمارے ہر ایک کے نام پر کتاب لا کہ اسمین لکھا ہو کہ تو پیغمبر خدا ہی یہہ سوال انکا از روے تعنت کے تھا اسواسطے قبول نہوا حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی کہ تم آزردہ نہو ایسے ایسے سوال امت والے کیا ہی کرتے ہین پس تحقیق سوال کیا تھا موسیٰ سے بڑا اس سے یعنی بنی اسرائیل وہ قوم ہین کہ موسیٰ سے اس سوال سے بھی بڑا سوال کیا تھا جب کلام اللہ کا سنا فَقَالُوٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً پس کہنے لگے دکھلا دے ہمکو اللہ کو ظاہر اور آشکار فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ پس پکڑا انکو صاعقہ نے یعنے آگ آسمان سے آکر جلا گئی بسبب ظلم انکے کے کہ سوال محال کیا تھا اللہ کے رویت دنیا مین چاہی تھی ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ پھر پکڑا گوسالے کو ساتھ خدائی کے پیچھے اس سے کہ آئین تھی انکے پاس دلیلین یعنے معجزے موسیٰ کے پس معاف کیا ہمنے اُنسے یہہ گناہ بسبب توبہ کرنیکے وَاٰتَيْنَا مُوسٰى سُلْطٰنًا مُبِينًا اور دیا ہمنے موسیٰ کو غلبہ ظاہر اسپر کہ موسیٰ نے فرمایا مارو گوسالہ پرستونکو اور انھون نے فرمانبرداری کی وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ

Marfat.com

الطُّورَ بِمِیْثَاقِهِمْ اور اٹھایا ہمنے اوپر انکے پہاڑ کو واسطے قول لینے کے انسے اور انھون نے قول کر کر ہمسے توڑا وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ
سُجَّدًا اور کہا ہمنے انکو ساتھ زبان یوشع علیہ السلام کے داخل ہو دروازے بیچ شہر اریحا کے سجدہ کرتے ہوئے اور انھون نے اس حکم
کو نمانا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا اور کہا ہمنے واسطے انکے مت تعدی کرو بیچ سنیچر کے یعنے مچھلیان
مت پکڑو انھون نے یہہ بھی امر نہ نگاہ رکھا اور لیا ہمنے انسے بیچ ہر ایک اس حکم کے قول گاڑھا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ وَکُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ
اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ پس بسبب توڑ ڈالنے انکے کے قول اپنے کو کیا ہمنے انکے ساتھ جو کچھ کیا یعنی
مسخ اور طرح طرح کے عذابون سے اور دوسرے بسبب کفر کرنے انکے کے ساتھ توریت کے یا قرآن کے اور بسبب مارنے انکے کے پیغمبرون
کو ساتھ ناحق کے اور یہہ بسبب کہنے انکے کے کہ دل ہماری طرف علم کے ہین یعنے عقل سے پڑ ہین محتاج کسی کے علم کے نہین یا دل ہمارے
پردے مین ہین بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین سمجھتے اور ایسا نہین ہی جو یہہ کہتے ہین بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَیْهَا بِکُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا قَلِیْلًا بلکہ مہر کی ہی اللہ نے اوپر دلون انکے کے بسبب کفر کرنے انکے کے پس نہین ایمان لاتے مگر تھوڑے مثل عبداللہ
بن سلام اور اصحاب اسکے کے یا ایمان تھوڑا غیر معتبر وَّبِکُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰی مَرْیَمَ بُهْتَانًا عَظِیْمًا اور بسبب کفر کرنے انکے کے ساتھ عیسی
کے اور کہنے انکے کے اوپر مریم کے بہتان بڑا کہ نسبت زناکی کرتے تھے وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اور بسبب
کہنے انکے کے کہ تحقیق ہمنے مار ڈالا مسیح عیسی بیٹے مریم کے کو کہ پیغمبر اللہ کا تھا رسول اللہ مقولہ اللہ کا ہی نہ قول یہود کا وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا
صَلَبُوْهُ وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور نہ مارا اسکو اور نہ سولی دی اسکو اور لیکن شبہ ڈالا گیا ہی واسطے انکے سمجھ بیٹھے کہ انکے سردار کی
شکل مشابہ حضرت عیسی کے ہو گئی تھی اسکو سولی پر چڑھا دیا چنانچہ سورہ آل عمران مین گذرا وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ
اور تحقیق جن لوگون نے کہ اختلاف کیا بیچ شان عیسی علیہ السلام کے البتہ بیچ شک کے ہین قتل اسکے سے کیونکہ جب اپنے سردار کو
دار پر چڑھا دیا عیسی سمجھ کر پھر سردار کو ڈھونڈھنے لگے جب کچھ پتا اسکا نہ پایا تو متردد ہوئے کہ یہہ عیسی ہی پس سردار ہمارا کہان
ہی یا شبہے مین عیسی کے جو مارا تھا پھر صبح کو مقتول کو دیکھنے گئے نگاہ کر کر کہنے لگے الوجہ وجہ عیسی والبدن بدن صاحبنا یعنی منہ
ہی عیسی کا بدن اسکا ہی اپنے یار کا: بعد سولی کے عجب نقشہ ہی اس سردار کا مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ نہین ہی واسطے
یہود کے ساتھ عیسی کے اور قتل اسکے کے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کی وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ نہین مارا عیسی کو
بیہ یقین بلکہ اٹھا لیا اسکو اللہ نے طرف محل کرامت اپنے کے وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا اور ہی اللہ غالب بیچ رفع عیسی اور انتقام
یہود کے حکم کرنے والا ساتھ لعن یہود کے یا حکمت والا بیچ ابہام عیسی وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ اور نہین ہے
کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لاویگا ساتھ عیسی کے پہلے موت اپنے سے اور وہ وقت نزع کا ہی جسکو ایمان یاس کہتے
ہین وہ کچھ فائدہ نہین ہی یا ایمان لاوینگے سب اوپر عیسی کے جب وہ آسمان سے اتر کر دجال کو مارینگے تو سب اہل کتاب انکے
جانینگے یہہ پیغمبر ہین اور وہ دین اسلام جاری کرینگے تمام عالم مین کوئی دین نہ ہیگا سوا اسلام کے چالیس برس زمین پر وہ رہینگے اور حکم شرع
مصطفوی پر کر بن گے پھر وفات پاوینگے مسلمان انکے جنازے کی نماز پڑھینگے اور روضہ مبارک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین دفن
کرینگے وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا اور دن قیامت کے ہوگا عیسی اوپر اہل کتاب کے گواہ یعنے گواہی دیگا کہ یہود مجھے جھٹلاتے
تھے اور نصاری ابن اللہ کہتے تھے فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ طَیِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ پس یہہ بسبب ظلم کے کہ واقع ہوا

Marfat.com

ان لوگون سے کہ یہودی ہوے حرام کین ہمنے اوپرانکے پاکیزہ چیزین جو حلال کی گئی تھین واسطے اُنکے پرندون اور تمام حیوانات سے تفصیل
اسکی سورہ انعام مین آویگی وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا اور بہہ سبب بند کرنے انکے کے راہ اللہ کی سے بہت لوگون کو کہ حکم
توریت کا پھیر کر اور نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپا کر لوگون کو راہ رست سے باز رکھتے ہین یا یون لوگون کو بہکاتے ہین کہ انپر ایمان
نلاؤ پیغمبر موعود یہہ نہین ہین وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ اور بہہ سبب لینے انکے کے سود کو اور حال آنکہ منع کئے گئے ہین
اس سے توریت مین وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ اور سبب کھانے انکے کے مال لوگونکا ساتھ جھوٹ کے باطل سے رشوت
اور غصب اور تمام طرح حرام داخل ہین وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اور تیار کیا ہمنے واسطے کافرون کے بنی اسرائیل سے عذاب
درد دینے والا لَكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ لیکن مضبوط لوگ بیچ علم کے بنی اسرائیل سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب انکے وَ
الْمُؤْمِنُونَ اور مسلمان مہاجر اور انصار سے يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ایمان لاتے ہین ساتھ اس چیز کے کہ اتاری
گئی طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی گئی پہلے تجھ سے یعنے اور کتابین اللہ کی وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ اور ایمان لاتے ہین ساتھ قائم کرنیوالون نماز کے یعنے پیغمبرین کیونکہ
نماز سبکی شریعتون مین مقرر تھی وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور دینے والون زکوۃ کے اور ایمان لانے والون ساتھ
خدا کے اور دن جزا کے أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا یہہ لوگ شتاب دینگے ہم انکو ثواب بڑا کہ دولت رضا اور سعادت لقاہی اِنَّا
أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ تحقیق ہم نے وحی بھیجی طرف تیرے جیسی وحی بھیجی ہمنے طرف نوح کے اور پیغمبرون کے
پیچھے نوح سے مثل ہود اور صالح اور شعیب کے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سمجھہ لیجے کہ نوح آدم ثانی اور شیخ مرسلین ہین اور اول
انہین نے ڈرایا ہے مشرکونکو اور پہلے مشرکونکو اور پہلی امت کو ہلاک انہین نے دعا کر کر کیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اہل کتاب کہتے تھے
کہ اگر کتاب اللہ کیطرف سے لاؤ تو ہم ایمان لاوین یہہ انکے جواب مین آیا کہ تجھہ پر اسطرح وحی بھیجی ہمنے جیسے نوح وغیرہ پر وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ اور وحی بھیجی ہم نے طرف ابراہیم کے
اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور فرزندان یعقوب کے اور عیسیٰ کے اور ایوب کے اور یونس کے اور ہارون کے
اور سلیمان کے تخصیص ان پیغمبرونکی باوجودیکہ من بعد نوح مین داخل تھے واسطے تفضیل اور تعظیم کے ہے کہ ابراہیم اول اولوالعزم
ہین اور عیسیٰ صاحب شرع ناسخ شرائع سابق اور باقی اشراف انبیا ہین وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا اور عطا کی ہمنے داؤد کو زبور کہ بھری
تھی ثنائے الٰہی سے اور خالی تھی اوامر اور نواہی سے اور شریعت توریت کی تھی وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ اور بھیجے ہمنے
پیغمبر کہ بیچ قرآن کے تحقیق بیان کیا ہمنے انکو اوپر تیرے پہلے اس سے مثل یوسف اور زکریا اور یحیی اور الیاس اور الیسع اور عزیر وغیرہم
کے وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ اور پیغمبر کہ نہین بیان کیا ہمنے اوپر تیرے وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا اور باتین کہین اللہ نے
موسی سے باتین کرنا بیواسطہ اور یہہ نہایت مرتبہ وحی کا ہے سمجھہ لیجے کہ موسی سے کلام کوہ طور پر کیا اور ہمارے پیغمبر سے عرفہ نور پر
بیت فاوحی الی عبدہ بڑھہ کے جان پیغمبر کی رفعت تو قدر اور شان ۔ اور موسی کے کلام سے سب بنی اسرائیل آگاہ ہوئے اور
ہمارے پیغمبر کے کلام سے کسی نے اطلاع نپائی رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ بھیجے ہم نے
رسول خوشخبری دینے ولے مسلمانونکو اور ڈرانیولے کافرون اور منافقونکو تو کہ نہو واسطے لوگون کے اوپر اللہ کے الزام پیچھے بھیجے
رسولون کے یعنے نکہین کہ ہمپر پیغمبر نہین آیا تھا کہ ہمین اسلام مین ڈالتا اور کفر سے نکالتا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا اور ہے اللہ غالب

Marfat.com

جیسے چاہے ویسے پیغمبر بھیجے حکمت والا کہ امر نبوت میں رعایت حکمت ہی لکھا ہے کہ کئی سردار قریش کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر کہنے لگے کہ ہم نے اپنے عالموں سے تمہاری نبوت اور کتاب کا پوچھا انھوں نے کہا کہ ہم انکو نہیں جانتے اور نہ ہماری کتاب میں انکا احوال ہے اسیوقت کئی یہود آئے حضرت نے فرمایا واللہ تم نہیں جانتے کہ میں پیغمبر خدا ہوں انھوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے اور انکو ئی گواہ رکھتے ہیں یہہ آیت نازل ہوئی کہ یہہ گواہی نہیں دیتے لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ لیکن اللہ شاہدی دیتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ اتارا ہے طرف تیرے کہ قرآن ہے اور معجزہ دال نبوت پر تیرے اتارا ہے اسکو ساتھ علم اپنے کے کہ مثل اسکے کوئی اہل بلاغت نہیں لاسکتا ہے عاجز ہے عقل عقلا کی وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اور فرشتے شاہدی دیتے ہیں اوپر نبوت تیری کے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور کفایت ہے اللہ شاہدی دینے والا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نبوت تیری کے یعنے یہود اور باز رہے راہ اللہ کی سے یا باز رکھا لوگونکو راہ اللہ کی سے نعت پیغمبر کی چھپا کر تحقیق گمراہ ہوئے گمراہی دور کہ خود گمراہ ہوئے اور اوروں کو گمراہ کیا سو کیوں نہ گمراہی نہایت ہو پھر اسکی رفت، جمع جسمیں کہ یہہ دونوں ہوں ضلال و اضلال اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنے چھپایا حق کو کہ نبوت ہے اور ظلم کیا پیغمبر پر انکار نبوتکا کر یا لوگوں پر راہ حق سے باز رکھکر نہیں ہے اللہ کہ بخشے انکو اور نہ ہدایت کریگا انکو راہ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا مگر راہ دوزخکی اور دوزخ میں جاکر ہمیشہ رہینگے بیچ اسکے ہمیشہ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اور ہے یہہ دوزخمیں پہنچانا اور ہمیشہ رکھنا اوپر اللہ کے آسان يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اے لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے کہ کلمہ شہادت ہے یا قرآن پروردگار تمہارے سے پس ایمان لاؤ بہتر ہوگا واسطے تمہارے وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اگر کفر کروگے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے پھر تمہارے کفر سے اسکو نہ زیان ہے ایسے ہی تمہارے ایمان سے اسے کچھ نفع نہیں وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہے اللہ جاننے والا احوال تمہارا حکم کرنیوالا تمہارے حق میں يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اے یہود اور نصاری مت زیادہ گوئی کرو تم بیچ دین تمہارے کے اور مت کہو تم اوپر اللہ کے مگر سچ یہود حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے اور نصاری حضرت عیسی کو سو منع فرمایا کہ اتنا غلو مت کرو کہ عیسی اور عزیر اللہ کے بیٹے نہیں ہیں اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ سوا اسکے نہیں کہ مسیح عیسی بیٹا مریم کا رسول خدا کا ہے اور حکم اسکا ہے مراد کلمے سے بشارت ہے انکے پیدا ہونے کی بغیر باپ کے اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ڈال دیا اسکو طرف مریم کے یعنے بشارت دی مریم کو اور عیسی روح اللہ کی طرف سے ہے کہ وجود میں آئی بیواسطے اسباب کے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پس ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے اور پیغمبروں اسکے کے وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اور مت کہو کہ خدا تین ہیں یہہ انصاری کو ارشاد فرمایا انکا اعتقاد تھا کہ خدا تین ہیں اللہ اور عیسی اور مریم اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ باز رہو تین کہنے سے بہتر ہوگا واسطے تمہارے اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سوا اسکے نہیں کہ اللہ مستحق عبادت کے اکیلا ہے سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ پاکی ہے اسکی اس سے کہ ہو واسطے اسکے اولاد لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور سب مخلوق اسکے ہیں اور مخلوق مثل خالق کے نہیں ہوتا اور فرزند مثل باپ کے ہوتا ہے پس اسکا زمین اور آسمان میں کوئی فرزند نہیں وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت ہے اللہ تدبیر کرنیوالا بندونکے کاموں کی سمجھ لیجئے کہ اس آیت میں اللہ کی بے پروائی کا بیان ہے کہ اسے کچھ فرزند کی حاجت نہیں کیونکہ بیٹا واسطے کفایت مہمات پدر کے چاہیے اور اللہ تعالی آپ حافظ نگہبان اپنے مخلوق کا ہے کسی یار مددگار کی اسے احتیاج نہیں حدیث میں وارد ہے کہ

Marfat.com

نصاری نے کہا کیون عیسی کو عیب لگاتے ہو آپ نے فرمایا کیا عیب لہا کہ تم اسکو بندہ اللہ کا کہتے ہو آپ نے فرمایا بندگی مین عیب
نہین ہہ آیت نازل ہوئی لَن یَّستنکِفَ المَسِیحُ اَن یَّکُونَ عَبدًا لِلّٰہِ ہرگز نہ انکار کریگا نہ عیب جانے گا عیسی اس سے کہ ہو بندہ
واسطے اللہ کے وَلَا المَلٰئِکَۃُ المُقَرَّبُونَ اور نہ فرشتے مقرب کہ حاملان عرش ہین یا کروبیان کہ حوالی عرش مین یعنے وہ بھی انکار
بندگی سے نہین کرتے ہہ رد ہی انکا جو فرشتون کو بنات اللہ کہتے ہین وَمَن یَّستَنکِف عَن عِبَادَتِہٖ وَیَستَکبِر فَسَیَحشُرُھُم اِلَیہِ جَمِیعًا
اور جو کوئی انکار کریگا اور ننگ رکھیگا عبادت اسکے سے اور سرکشی کریگا پس شتاب اکٹھا کریگا انکو طرف اپنے سب کو واسطے جزا
دینے کے فَاَمَّا الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیھِم اُجُورَھُم وَیَزِیدُھُم مِّن فَضلِہٖ پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے
پس پورا دیگا انکو ثواب انکا اور زیادہ کریگا انکو فضل اپنے سے وَاَمَّا الَّذِینَ استَنکَفُوا وَاستَکبَرُوا فَیُعَذِّبُھُم عَذَابًا اَلِیمًا اور جن
لوگون نے انکار کیا اور تکبر کیا پس عذاب کریگا انکو عذاب درد دینے والا وَّلَا یَجِدُونَ لَھُم مِّن دُونِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیرًا اور نہ پاوینگے
واسطے اپنے سوا اللہ کے کوئی دوستدار اور نہ مددگار یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَد جَآءَکُم بُرھَانٌ مِّن رَّبِّکُم اے لوگو تحقیق آئی ہی تمھارے پاس دلیل پروردگار
تمھارے سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین یا معجزات یا دین اسلام وَاَنزَلنَآ اِلَیکُم نُورًا مُّبِینًا اور اتاری ہمنے طرف تمھارے روشنی
ظاہر کہ قرآن ہی فَاَمَّا الَّذِینَ اٰمَنُوا بِاللّٰہِ وَاعتَصَمُوا بِہٖ فَسَیُدخِلُھُم فِی رَحمَۃٍ مِّنہُ وَفَضلٍ وَّیَھدِیھِم اِلَیہِ صِرَاطًا مُّستَقِیمًا
پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور محکم پکڑا کتاب اسکی کو یا پناہ پکڑی ساتھ اسکے وسوسہ شیطان سے پس شتاب داخل کریگا انکو
بیچ رحمت کے اپنی طرف سے اور فضل کے اور دکھلا دیگا انکو طرف اپنے راہ سیدھی کہ اسلام اور طاعت ہی دنیا مین اور انعام اور
جنت ہی عقبی مین جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا مین بیمار ہوا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف
لائے مین نے عرض کیا کہ مین کلالہ ہون یعنے ماباپ اور اولاد نہین رکھتا اور میرا مال ہی کئی بہنین ہین میری کیون کر تقسیم کرون یہہ آیت
اتری یَستَفتُونَکَ فتوے پوچھتے ہین تجھ سے میراث کلالہ مین قُلِ اللّٰہُ یُفتِیکُم فِی الکَلٰلَۃِ کہہ اللہ فتوی دیتا ہی تمکو بیچ میراث کلالہ کے
اِنِ امرُؤٌا ھَلَکَ لَیسَ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَہٗٓ اُختٌ فَلَھَا نِصفُ مَا تَرَکَ اگر کوئی مرد ہلاک ہو جاوے نہو واسطے اسکے اولاد بیٹا کیونکہ بیٹی کے ہونے
سے بہن میراث سے نہین نکلتی اور واسطے اسکے ہو ایک بہن پس واسطے اسکے آدھا ہی اس مال کا کہ چھوڑ گیا وَھُوَ یَرِثُھَآ اِن
لَّم یَکُن لَّھَا وَلَدٌ اور مرد وارث ہوتا ہی اس بہن کا اگر نہو واسطے اسکے اولاد سمجھہ لیجیے کہ اگر سب مال کا وارث ہونا مراد ہی تو اولاد
عام ہی بیٹا ہو یا بیٹی اور نہین تو مراد بیٹا ہی فَاِن کَانَتَا اثنَتَینِ فَلَھُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَکَ اگر ہووین دو بہنین اس مرد کی پس
واسطے ان دونون کے دو تہائیان مین اس مال سے کہ چھوڑ گیا مرد وَاِن کَانُوٓا اِخوَۃً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّکَرِ مِثلُ حَظِّ الاُنثَیَینِ
اور اگر ہووین وہ وارث اسکے بھائی بہین مرد اور عورتین پس واسطے مرد کے ہی مال میراث سے برابر حصہ دو عورتونکے یُبَیِّنُ اللّٰہُ
لَکُم اَن تَضِلُّوا بیان کرتا ہی اللہ احکام میراث کے واسطے تمھارے تو کہ ایسا نہو کہ گمراہ ہو جاؤ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیءٍ عَلِیمٌ اور اللہ ساتھ ہر
چیز کے جو بندونکے واسطے زندگی اور موت مین بہتر ہی جاننے والا ہی سمجھہ لیجیے کہ میراث مین کلالہ کے سگے بھائی بہن کو حکم بیٹا بیٹی
کا ہی اور سگے نہون تو سوتیلون کو بھی حکم ہی اور جو اکیلی بہن ہو تو آدھا اور جو دو ہون تو دو تہائی اور جو بھائی بہن ملے جلے ہون
تو بھائی کو دوہرا حصہ اور بہن کو اکہرا اور جو نری بھائی ہون تو وارث ہین کچھہ حصہ معین نہین عصبہ ہین اور اگر بیٹی اور بہن ہو تو
بیٹی حصہ دار ہی اور بہن عصبہ یعنے جو حصہ دارون سے بچے سو وہ لے سورہ مائدہ مدنی ہی مگر ایک آیت الیوم اکملت لکم

Marfat.com

دینکم ایک سو بیس آیتین دو ہزار چار کلمے مین گیارہ ہزار سات سو تیس حروف ہین فواصل اسکے لم ندیر ہین ربط اسکا ساتھ سورۃ نسا کے یہہ ہی کہ سورہ نسا مین ذکر تحریم طیبات اوپر ظالمون اور توڑنے والون عہد کیا تھا اس سورہ مائدہ مین ذکر تحلیل بہایم واسطے وفا کرنے والون عہد کے ارشاد فرمایا اور یہہ بھی ہی کہ اول نسا مین ذکر نفقہ تھا اول مائدہ مین امر بوفاے عہد کیا ہی

سورۃ المائدۃ مدینۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۵ وھی مائۃ وعشرون آیۃ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہد ونکو کہ آپسمین کرتے ہو ساتھہ عقد ونکو مثل عقد نکاح اور عقد شرکت اور عقد بیع کے سمجھہ لیجئے کہ جب آدمی ایمان لایا سب احکام قبول کئے سو حق تعالیٰ احکام فرماتا ہی اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ حلال کئے گئے واسطے تمہارے چارپائے چرنے والے نہ پھاڑنیوالے جیسے اونٹ گائی بھیڑ بکری اور جنگلی جانور جیسے ہرن پاڑہا نیلی گائی گورخر اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ مگر جو پڑھے جاوینگے اوپر تمہارے اسی سورت مین کہ آگے آیت آویگی حرمت علیکم المیتۃ تا آخر وہ حرام مین غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ نہ حلال جاننے والے ہو شکار کو اور حال آنکہ تم احرام باندھو واسطے حج کے یا عمرے کے یعنے حلال ہین سب انعام مین مگر وحشی جانورونکو شکار کرنا حالت احرام مین حرام ہی اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ تحقیق اللہ حکم کرتا ہی حلال اور حرام مین جو کچھہ چاہتا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت بیحرمتی کرو نشانیون اللہ کی کو یعنے مناسک حج کو کہ نشانہای دین حق ہین اور نہ مہینے حرام کو یعنے اسمین حلال مت جانو قتال کو لکھا ہی کہ حطم کندی ایک شخص تھا شریح اسکا نام تھا عرب مین بیباک مشہور تھا وہ حضرت کی خدمت مین آیا اور کہا کہ آپ امت کو کس چیز کی دعوت کرتے ہو آپنے فرمایا کہ خدا کو ایک جانین اور میری رسالت مانین اور نماز پڑھین اور زکوۃ دین اسنے کہا کہ اچھی بات ہی پہہ مین اپنے یارون سے مشورت کرون پھر آکر ایمان لاؤنگا پھر اٹھہ گیا اور اونٹ اور مواشی مدینے کے لوٹ کرلے گیا اور آپنے اسکے آنے سے پہلے فرمایا تھا کہ آج ایک شخص کافر آویگا اور غادر جاویگا پھر حضرت جب عمرہ قضا کو تشریف لے گئے تنعیم مین پہنچ کر آواز تلبیہ حجاج یمامہ کی سنی دیکھا تو حطم کندی وہی اونٹ جو مدینے سے لوٹ کرلے گیا تھا قلادے گردنون مین انکے ڈالے ہوئے ہدیہ کعبے کے واسطے بنائے ہوئے لئے جاتا تھا صحابہ نے چاہا کہ اس سے چھین لین حضرت نے فرمایا کہ قلادے کعبے کے واسطے اسنے ڈالے ہین تمھین چھینا لائق نہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ بیحرمت مت کرو مناسک حج کو اور حلال مت جانو ماہ حرام مین قتال کو وَلَا الْهَدْيَ اور نہ ان جانورونکو کہ نامزد کعبے کے ہون وَلَا الْقَلَآئِدَ اور نہ پٹے والونکو یعنے جن جانورون کے گلے مین پٹے ڈالکر کعبے کو لیجاوین وَلَآ اٰۤمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ اور نہ قصد کرنیوالون گھر حرمت والے کو کہ مکہ معظمہ ہی يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا چاہتے ہین قصد کرنیوالے زیارت کعبہ شریفہ کے زیادتی ثواب کی پروردگار اپنے سے یا نفع تجارت کا اور رضامندی اللہ کی یہہ مسلمانونکا احوال ہی اور کافر زیادتی روزی کی اور اصلاح معیشت دنیا کی فقط چاہتے تبیان مین لکھا ہی کہ رضوان حج ہی وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا اور جب حلال ہو تم یعنے احرام کھولو پس شکار کرو اگر چاہو سمجھہ لیجئے کہ یہہ امر واسطے اباحت کے ہی اور امر بیس قسم ہی واسطے وجوب کے جیسی اقیموا الصلوۃ اور واسطے ندب کے جیسے فکاتبوہم اور واسطے تادیب کے جیسے کل مما یلیک اور واسطے ارشاد کے استشہدوا اور واسطے اباحت کے جیسے یہان فاصطادوا اور واسطے تہدید کے جیسے اعملوا ما شئتم اور واسطے انذار کے جیسے قل تمتعوا فان مصیرکم الی النار اور واسطے امتنان کے جیسے کلوا مما

Marfat.com

رز قسکم اللہ اور واسطے اکرام کے جیسے ادخلوہا بسلام آمنین اور واسطے تسخیر کے جیسے کونوا قردۃ خاسئین اور واسطے تعجیز کے
جیسے فاتوا بسورۃ اور واسطے اہانت کے جیسے کونوا حجارۃ اور واسطے تسویہ کے جیسے اصبروا او لا تصبروا سواء اور واسطے
دعا کے جیسے اللہم اغفرلی اور واسطے التماس کے جیسے افعل واسطے مساوی کے اور واسطے تمنی کے جیسے الا ایہا الشہاب ارجعی
اور واسطے ترجی کے جیسے الا ایہا اللیل الا انجلی اور واسطے احتقار کے جیسے بل القوا اور واسطے تکوین کے جیسے کن فیکون اور
واسطے تخیر کے جیسے فاصنع ما شئت چنانچہ مسلم مین لکھا ہی وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ
تَعْتَدُوْا اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی قوم کفار قریش کی اسواسطے کہ بند کیا تھا تمکو حدیبیہ مین طواف مسجد حرام سے یہہ کہ حد سے
نکل جاؤ تم اور بدلا اسکا چاہو سمجھہ لیجئے کہ حکم اس آیت کا یہان تک منسوخ ہی مگر شکار کرنا احرام سے نکل کر روا ہی اور
کافرونکو ہدی اور قلاید سے امان نہین وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اور مددگاری کرو آپسمین اوپر بھلائی کے کہ امر ہی اور
پرہیزگاری کے کہ نہی ہی یعنے امر بجالاؤ اور نہی سے بچو وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور مت مددگاری کرو اوپر گناہ کے
اور تعدی کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو نافرمانی خدا سے اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی نافرمانونکو
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ حرام کیا گیا اوپر تمہارے مردار کہ بن ذبح مرا ہوا اور لہو بہتا
اور گوشت سور کا اسمین سب اجزا اسکے داخل ہین اور جو کچھہ کہ پکارا جاوے سوا اللہ کے وقت ذبح کے یعنے اور کے نام پر
ذبح کرتے ہین تفصیل اسکی سورہ بقرہ مین مذکور ہوئی وَالْمُنْخَنِقَةُ اور حرام کیا گیا اوپر تمہارے گلا گھونٹے ہوے جانور کا فر گلا گھونٹ
کر مارتے ہین اور انکو کھاتے تھے وَالْمَوْقُوْذَةُ اور لاٹھی پتھر مارے جانور کہ مر گئے ہون وَالْمُتَرَدِّيَةُ اور اوپر سے گر کر مرے ہوے
یا کوئے مین گر کر مرے ہوئے وَالنَّطِيْحَةُ اور سینگ مارنے سے جانور مرے ہوئے وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ اور جو کھا گیا
درندہ اور مر گیا مگر جو ذبح کر لو تم انمین سے جیتے کو اتنی زندگی بھی کافی ہی کہ آنکھہ یا دم مین حرکت وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ اور جو ذبح
کی جاوے اوپر پتھرون منصوب کے کہ گرد بیت اللہ کے تین سو ساٹھہ تھے جاہلیت مین لوگ انکی تعظیم کرتے تھے بعضون
نے کہا ہی کہ نصب سے مراد اصنام ہین اس تقدیر پر علی بمعنے لام ہی یعنے حرام ہی بت کے واسطے ذبح کرنا وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا
بِالْاَزْلَامِ اور یہہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھہ تیرون کے سمجھہ لیجئے کہ تین تیر تھے بے پر و پیکان ایک پر امرنی ربی لکھا تھا ایک پر
نہانی ربی ایک بن لکھا تھا مجاور ہبل پاس رہتے تھے جب کچھہ کسیکو کام پڑتا تو مجاور ہبل پاس ہدیہ پہنچاتا وہ خریطے مین ہاتھہ
ڈالکر ایک تیر نکالتا اگر امرنی ربی والا نکلتا تو وہ کام کرتا اور نہانی ربی والا نکلتا تو اس سال اس کام سے باز رہتا اور خالی
نکلتا تو پھر خریطے مین ہاتھہ ڈالکر اور نکالتا اور ان تیرونکو ازلام اور اقداح کہتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ اونٹ کو ذبح کر کر
ازلام پر قسمت کرتے تھے اور بہت ازلام تھے ہر ہر چیز کے جدے جدے نکاح کے جدے اختان کے جدے ایسے ہر کام کے
جدے جدے سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ قسمت بھی حرام ہی مت کرو ذٰلِكُمْ فِسْقٌ یہہ قسمت معلوم کرنا فسق ہی اور دائرہ
اسلام سے نکلنا ہی کیونکہ اللہ پر افترا ہی اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ آج کے دن کہ روز جمعہ اور عرفہ ہی ناامید
ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے چھٹانے دین تمہارے سے یا تمہارے رجوع کرنے سے طرف دین انکے کے فَلَا تَخْشَوْهُمْ
وَاخْشَوْنِ پس مت ڈرو انسے اور ڈرو مجھہ سے لکھا ہی کہ حجۃ الوداع مین عرفہ کے دن یہہ آیت نازل ہوئی حضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ عضبا پر سوار تھے بعد اسکے اکاسی روز دنیا مین رہے صحابہ اس آیت کے اُترنے سے خوش ہوئے کہ دین تمام ہوا اور
امیر المومنین ابوبکر صدیق روئے لوگون نے سبب پوچھا انھون نے کہا کہ پیغمبر کا انتقال اس عالم سے قریب ہے کیونکہ جو واسطے
عالم دنیا مین تھے وہ کام پورا ہو چکا کہ حق تعالی نے فرمایا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا
کہ کوئی حکم اسکا منسوخ نہوگا وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ اور تمام کی مین نے اوپر تمھارے نعمت اپنی کہ بیخ کردی غم کوئی مشرک تمھارے ساتھ شریک نہوگا وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ
دِیْنًا اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو دین پاکیزہ سب دینون سے سمجھ لیجیے کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی آیت احکام
مین سوا آیت کلالہ کے نہین نازل ہوئی فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ پس جو کوئی بےبس ہو بیچ بھوک کے کھانا نملنے
کے سبب اور ان حرام چیزون مین سے جو مذکور ہوئین کھالیوے در انحال کہ نہ جھکنے والا ہو طرف گناہ کے یعنے لذت کے
لیے نکھاوے اور نہ زیادہ سد رمق سے فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہے اُسکا گناہ مہربان ہے اوپر کہ اسقدر
کھانے کی رخصت فرمائی لکھا ہے کہ عدی بن حاتم اور زید الخیل طائی نے کہ حضرت نے اسکا نام زید الخیر رکھا تھا حضرت سے
آکر عرض کیا کہ ہم کتونکا اور مرغونکا شکار کھیلتے مین بعضے جانور جو کتے مارتے مین تو ہم دوڑکر انکو زندہ پاکر ذبح کر لیتے مین اور بعضے ہم
سے پہلے ہی کتے تلف کر دیتے مین اور حق تعالی نے مردار کو حرام کہا ہے پھر ہمین حکم کیا ہے یہہ آیت اتری یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَآ اُحِلَّ لَھُمْ قُلْ
اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ سوال کرتے مین تجھ سے کھانون مین سے کیا حلال کیا گیا ہے واسطے انکے کہہ حلال کی گئی مین واسطے تمھارے
پاکیزہ چیزین کہ بنام خدا ذبح ہون وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ اور حلال ہے شکار اس چیز کا کہ سکھلاؤ تم زخم دینے والون کو خواہ سباع مین
سے ہو جیسے کتا اور چیتا خواہ طیور مین سے ہو جیسے باز اور شکرہ مُکَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَھُنَّ مِمَّا عَلَّمَکُمُ اللّٰہُ اس حالت مین کہ شکار کرنے کے لیے سکھلاتے ہو تم انکو اس چیز سے
سکھلایا ہے تمکو اللہ نے سمجھ لیجیے کہ کتے کی پانچ شرطین مین اول یہہ کہ آموختہ ہو یعنے کہین پکڑنو پکڑلے اور کہین چھوڑو تو چھوڑ دے
دوسری یہہ کہ جہان بھیجے وہان سے نہ پھرے نہین تیسری یہہ کہ شریک نہوے پکڑتے ایسا جانور کہ شکار اسکا نہ کھایا جائے چوتھی
یہہ کہ زخم سے مارا ہو پانچوین یہہ کہ اس شکار سے آپ نکھاوے ایسا کتا بسم اللہ اکبر کر کر جو چھوڑ دو تو اسکا شکار کھانا درست ہے
اور ان مین سے ایک بات بھی نہ پائی جائے تو درست نہین جیسے کہ فتاوے خلاصہ مین لکھا ہے فَکُلُوْا مِمَّآ اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ پس
کھاؤ پاک اور حلال اس چیز سے کہ پکڑر کھین جانور شکاری نے اوپر تمھارے وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ اور یاد کرو تم نام اللہ کا
اوپر اسکے یعنے وقت چھوڑنے جانور شکاری کے بسم اللہ اللہ اکبر کہکر شکار پر چھوڑو اور لفظ بسم اللہ بھی کافی ہے سمجھ لیجیے کہ یہہ
شرطین مرغان شکاری مین نہین مین کیونکہ انکی تعلیم مشکل ہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو اللہ سے حرام کھانے مین اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ
تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب حلال اور حرام سے پوچھیگا اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ
آج کے دن یعنے بیچ دن نزول اس آیت کے حلال کی گئین واسطے تمھارے پاکیزہ چیزین یعنے جو بنام خدا ذبح ہوئی ہون یہودی
کی ہون یا نصرانی نے اور جو مجوسی ہو یا اور دین کا ہو وہ نام خدا کا لیکر ذبح کرے تو وہ حلال نہین اور کھانا ان لوگونکا کہ دی گئی
ہین کتاب یعنے یہود اور نصاری کا حلال ہے واسطے تمھارے وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ اور کھانا تمھارا حلال ہے واسطے انکے بیچ دین انکے
کے کیونکہ تم بنام خدا ذبح کرتے ہو وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ اور حلال ہین واسطے تمھارے عورتین آزاد پاکدامن مسلمانون سے
آزاد واسطے اولویت کے کہا نہین تو لونڈیان مسلمانیان بھی حلال ہین اور پاکدامن سے یہہ غرض ہے کہ جو عورت بدکار بھی

Marfat.com

اور توبہ کی تو نکاح مین آوے درست ہے اور جو پہلے نکاح مین تھی پھر بدکار ہوگئی تو نکاح نہین ٹوٹا پر جو کوئی بدکار رہو اور اپنے
کسب پر قائم رہے تو نکاح اسکا درست نہین وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ اور پاکدامنین ان لوگون
سے کہ دئے گئی ہین کتاب پہلے تم سے سمجھ لیجیے کہ امام اعظم کے نزدیک محصنات عفایف ہین حرا ور لونڈی کتابی
کی برابر ہین نکاح مین اور امام شافعی کے نزدیک محصنات آزاد ہین پس لونڈی کتابیہ کو حرام کہتے ہین اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ جب دو تم انکو مہر انکی در انحال کہ نکاح مین لانے والے ہو نہ بدکاری کرنیوالے ہو ظاہر
اور نہ پکڑنیوالے ہو چھپی آشنائی سے وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اور جو کوئی کفر کرے
ساتھ واجبات ایمان اور شرایع اسلام کے کہ حلال و حرام ہے پس تحقیق کھوئے گئے عمل اسکے اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹا پانے
والون سے ہے سمجھ لیجیے کہ مسلمان کے حق مین زن یہودیا ور نصرانیہ اگرچہ اپنے مذہب پر ہو نکاح درست ہے اور اور دین
والے جیسے تک ایمان نلاوے نکاح کرنا اس سے درست نہین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا
وُجُوْهَكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو واسطے نماز کے اور بیوضو ہو پس دھو مونہون اپنے کو حد منہہ کی سر کے بالون
سے کہ اکثر لوگونکے ہوتے ہین اسفل ذقن تک طول ہین اور نرمہ گوش سے نرمہ گوش دوسرے تک ہے عرض مین وَاَیْدِیَکُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ
اور ہاتھونکو کہنیون تک وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ اور مسح کرو سرون اپنے کو امام مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح اور امام اعظم کے نزدیک
چوتھائی سر کا جدھر سے چاہو اور امام شافعی کے نزدیک جسپر اطلاق مسح ہو سکے اسقدر فرض ہے وَاَرْجُلَکُمْ اِلَى الْکَعْبَیْنِ اور دھو
پانون اپنے کو ٹخنون تک ارجلکم منصوب ہے اور عطف اسکا وجوہکم پر ہے اور بعضے قرات مین کہ مجرور واقع ہے جر جوار ہے اور کہنیان
اور ٹخنین دھونے مین داخل ہین کیونکہ الی واسطے انتہاء غایت کے آتا ہے اور جو غایت جنس مغیا کے ہو تو اسمین داخل
ہوتی ہے جیسے یہان اور جو غیر ہوتے نہین داخل ہوتی جیسی فاتموا الصیام الی اللیل مین وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا
اور اگر ہو تم ناپاک پس نہاؤ وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ
لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً اور ہو تم بیمار اور استعمال پانی کا تمکو ضرر کرے یا ہو تم اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم مین سے جا ضرور سے
یا صحبت کرو تم عورتون سے پس نپاؤ تم پانی کو اور شکلین پانی نپانے کی یہہ ہین نظم پانی ہو یک میل دور اور یا مرض بڑھنے
کا ڈر ؛ یا ہو شدت کا رسردی جانے یا جاویگا مر ؛ یا یقین زحمت کا ہو یا خوف حیوان و بشر ؛ یا ہو خوف تشنگی نفس
یار و جانور ؛ یا نہو دلو و رسن یا از بہائے مثل اب ؛ ہو گران یا جائے وہ جسکا کہ خلف اہی باصواب ؛ پھر نہون جیسے کہ عیدین
اور جنازہ و جزولی ؛ سارے ان شکلونمین ہے رخصت تیمم کرنے کی فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا پس قصد کرو تم مٹی پاک کا یعنے
جو چیز کہ جنس زمین سے ہو سو کر تیمم اس سے جو جنس زمین سے ہووے چیز ؛ یعنے چونے سے ہو خاکستر اور نرم ابی کر
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ مِّنْهُ پس ملو منہون اپنے کو اور ہاتھون اپنے کو اس سے ساتھ دو ضرب کے ایک منہہ
کے ایک ہاتھون کے واسطے نظم کرکے نیت قصد خاک پاک کے کر افتا ؛ ضرب دو کر ایک منہہ پر ایک ہاتھون پر پھیرا
دونو اعضا کا کہ استیعاب یہہ شرطین کہہ جان ؛ اور بگولے پر بھی جائز ہے تیمم اسکو مان ؛ نیت رفع جنابت کرکے پھر غسل
بھی ؛ کر اسی ڈھب سے تیمم طور اسکا ہے یہی ؛ میل ہے اربع ہزار از کام اشتر ہر قدم ؛ ڈیڑھ گز کا گز وہی جو بیس انگلی کا نہ کم ؛ وقت سے

پہلے تیمم کے ہی مذہب مین روا ؛ اور برابی اکثر ازیک فرض بھی جائز ہوا ؛ جو وضو توڑے تیمم کو بھی بس توڑے ہی وہ ؛ اور قدرت
آب پر زاید اگر حاجت سے ہو ؛ جسکو ہوا امید پانی کی کرے تاخیر وہ ؛ تا بوقت مستحب پا تا کہ آخر وقت ہو ؛ بھولکر پانی تیمم
سے اگر پڑھ لے نماز ؛ تو بمنزل کر اعادہ کا نہ پھر کچھ اسکے ساز ؛ ہو گمان تو ڈھونڈ پانی تا بہ یک پر تاب تیر ؛ کر وضو و غسل سے
زخمی ہون اندام کثیر ؛ تو تیمم کر صحیح اکثر ہون تو غسل و وضو ؛ کرکے باقی عضو پر زخمے مین جو کر مسح تو ؛ ہی وضو مین اختلاف در غسل
مین ہی معتبر ؛ تا نپنا اعضا کا گننے یہہ رفت یاد کر ؛ ہی تیمم سے روا موجود ہو وے گرچہ آب ؛ قرات قرآن اس مسجد مین دخل اے
باصواب ؛ مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ نہین ارادہ کرتا اللہ تو کہ کرے اوپر تمہارے کچھ تنگی
اور لیکن ارادہ کرتا ہی تو کہ پاک کرے تمکو پلیدی سے یا گناہ سے وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور تو کہ پوری کرے
نعمت اپنی اوپر تمہارے تو کہ تم شکر کرو کہ بڑی نعمت تمین عنایت کی غسل اور وضو فرض کیا تو کہ پلیدی سے پاک ہوا اور حرج کے
وقت تیمم کی رخصت دی کیا بڑی آسانی ؛ بیت ؛ الٰہی شکر تیرا ہو وے کسی زبان سے بیان ؛ دہن مین لال ہی گویا کہ اس بیان سے
زبان ؛ بحر الحقائق مین کہا ہی کہ معنے آیت بزبان اہل اشارت یہہ ہین کہ جب اٹھو خواب غفلت سے واسطے نماز کے کہ معراج تمہاری
اور رجوع بمقام قرب ہی پس دھوؤ منہون اپنے کو کہ ساتھ اسکے توجہ طرف دنیا کے ہو وے ہو دھو و ساتھ پانی توبہ اور استغفار کے
اور ہاتھونکو پاک کرو پکڑنے علائق دو جہان سے اور تعلق ماسوا رحمان سے اور مسح کرو گردن کا یعنی سر راہ الٰہی مین دو اور پانو نکو قیام
انانیت سے دھوؤ اور اگر تمکو جنابت پہنچی ہو التفات ماسوی اللہ سے پس پاک کرو نفسون اپنے کو معاصی سے اور دلون کو رویہ
لماعات سے اور سرون کو ملاحظہ اغیار سے اور ارواح کو آرام بغیر یار سے اور سر السر کو لوث وجود سے کہ اس سے زیادہ اور پلیدی
نہین نظم تو پلیدی ہی اپکو تو کہو ؛ دور کر اپنا کو طاہر ہو ؛ رافتا پھر باین طہارت دل ؛ ہو تو شاید نمازی کامل وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖ اور یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمہارے وہ شرایع اسلام اور احکام حلال و حرام مین اور یاد کرو
عہد اسکا وہ جو قول لیا تم سے ساتھ اسکے مراد اس سے عہد روز الست کا ہی یا وہ میثاق کہ لیلۃ العقبہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیا تھا کہ سمع اور طاعت پر بیعت کی تھی اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا جس وقت کہا تمنے سنا ہمنے قول تیرا اور مانا ہمنے امر تیرا
اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے بیعت رضوان ہی کہ کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی حدیبیہ مین تفصیل ان
دونو بیعتون کی اپنے اپنے مقام پر مذکور ہوگی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے بیچ فراخی نعمت کے اور توڑنے عہد انکے کے اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق اللہ جاننے والا ہی سینے والی چھپی بات کو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ
بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم قائم رہنے والے ساتھ حق کے واسطے اللہ کے شاہدی
دینے والا ساتھ انصاف کے اور نہ باعث ہووے تمکو دشمنی کسی قوم کی مشرکون سے اوپر اس بات کے یہہ کہ تم نہ عدل کرو انکے
حق مین اور انسے عہد کر کر توڑو اِعْدِلُوْا عدل کرو هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى کہ عدل بہت نزدیک ہی واسطے پرہیزگاری کے
سمجھ لیجیے کہ عدل کفار سے جب اقرب بمرتبہ تقوی ہی تو مومنون سے کیا جانئے کہ کیا درجہ رکھتا ہی ؛ بیت ؛ عدل گر رافتا کہ
عادل کا ؛ مرتبہ ہی جناب حق مین بڑا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے ظلم کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ خبردار ہی
ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو عدل اور ظلم سے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ وعدہ کیا اللہ نے ان

Marfat.com

لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور کام کئے اچھے اور وہ وعدہ یہہ ہی کہ واسطے انکے بخشش ہی گناہونکی اور ثواب ہی بڑا فضل
الٰہی سے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون ہماری کو یہہ لوگ رہنے
والے دوزخ کے ہین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی غطفان مین حرب بنی ثعلبہ کو گئے تھے وہ اپنے سردار کو کہ
غورث نام تھا لیکر پہاڑ پر چڑھ گئے اسدن مینہہ برستا تھا حضرت اپنے لشکر سے جدا ایک درخت کے نیچے کپڑے سکھا تیکو
بیٹھے تھے غورث تلوار کھینچ کر آپ کے سر پر آیا اور کہا کہ من یمنعک الیوم منی کون ہی کہ حمایت کرے شر سے میرے آج تمہاری
آپنے فرمایا کہ اللہ مانع اور کافی ہی اسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور ہاتھہ کو غورث کے سینے پر مارا تلوار اسکے ہاتھہ سے گر پڑی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار اٹھا کر فرمایا من یمنعک منی پھر غورث نے کہا کوئی نہین منع کر سکتا پس کلمہ شہادت پڑھہ کر ایمان
لایا اور اپنے قوم مین جا کر سبکو دعوت اسلام کی یہہ آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ
أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمہارے جسوقت کہ قصد کیا ایک جماعت نے یعنے غورث
اور تابعداروں نے اُسکے یہہ کہ دراز کرین طرف تمہارے ہاتھہ اپنے واسطے قتل اور ہلاک کے فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ پس بند کئے
اللہ نے ہاتھہ انکے تم سے اور ضرر انکے سے تمہین بچایا بعضون نے کہا ہی کہ نزول اس آیت کا حرب بنی نضیر مین واقع ہوا ہی کہ
حضرت دیت عامریونکے واسطے وہان گئے تھے سورہ حشر مین اسکا قصہ آویگا وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے کفران اس نعمت کا
کرکے وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے بیت کہ اللہ نیکی رسانندہ ہی بدی اور
شر سے رہانندہ ہی وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اور تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا موافقت موسی ع مین اور
جنگ قوم جبارین مین وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا اور کھڑے کئے ہمنے اُنین سے بارہ سردار ایک ایک ہر قوم مین کہ احوال اپنے قوم
کا معلوم کرین لکھا ہی کہ جب فرعون غرق ہوا اور مصر بنی اسرائیل کو خالص ہوئی حق تعالی نے حکم کیا کہ ارض مقدسہ کو جاؤ کہ ایلیا یا اریحا
یا تمام ولایت شام ہی وہان قوم جبارین تھی عمالقہ انکو کہتے تھے بقیہ قوم عاد سے تھے سب زبردست قدآور اور وہانکے ہزار
گانون تھے ہر ایک مین ہزار باغ حضرت موسی نے بارہ ہزار سردار لشکر کے بنائے کہ خبرگیری اپنے اپنے قوم کی رکھین جب نزدیک وہان
کے پہنچے سردارونکو احوال عمالقہ کا معلوم کرنیکے واسطے بھیجا اُنہون نے جا کر جبارونمین ایک سے ملاقات کی کہ عوج بن عنق تھا تین ہزار
تین سو تینتیس گز کا اسکا قد تھا اور تین ہزار برس کے کی عمر تھی اور اوروں کے بھی قد بڑے بڑے تھے آٹھہ سو گز سے اسی گز تک
تھے اور باغونمین ایک ایک خوشہ انگور کا اسقدر تھا کہ پانچ آدمی نہ اٹھا سکین اور انار ایسے تھے کہ آدھی چھلکی مین پانچ آدمی سما جا دین
بعضون نے لکھا ہی کہ یہہ جو گئے تو انہون نے گھوڑے سمیت ہر ایک کو اٹھا کے اپنی نیفہ مین اڑس کیا پھر چھوڑ دیا انہون نے
کہا آپسمین کہ انکی بڑائی اور زور کا احوال چلکر اپنے لشکر مین نکہنا کہ لوگ بد دل ہو کر فرمان الٰہی سے عدول کر کر مصر کو پھر جاوینگے غرض
وہان سے یہہ آئے اور موسی اور ہارون کو حقیقت حال سے مخفی خبر کی دو سردار تو اپنے عہد پر رہے کہ یوشع بن نون اولاد یوسف
سے اور کالب بن یوقنا اولاد یہودا سے تھا اور باقی پھر گئے لشکر مین جو احوال دیکھا تھا کہہ دیا لوگ ہراسان ہوئے کہ ہم اُنسے
کیونکر لڑینگے وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ اور کہا اللہ نے تحقیق مین ساتھہ تمہارے ہون فتح دینے مین دشمنون پر لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ
وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ اگر قائم رکھو تم نماز کو ساتھہ شرائط اسکے کے اور دو تم زکوۃ مستحقون کو اور

Marfat.com

ایمان لاؤ تم ساتھ پیغمبرون میرے اور قوت دو انکو اور حکم کو انکے بجا لاؤ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو تم اللہ کو قرض
اچھا یعنے راہ الٰہی مین مال خرچ کرو لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ البتہ دور کرونگا مین
تم سے گناہ تمھاری اور البتہ داخل کرونگا مین تمکو بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۤءَ السَّبِيْلِ پس جو کوئی کافر ہو وے پیچھے اسکے تم مین سے پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدھی سے بنی اسرائیل نے یہہ
عہد پورا نکیا حق تعالی نے فرمایا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ پس بسبب توڑ دینے انکے کے عہد اپنے کو لعنت کیا ہمنے انکو یعنے کی
ہمنے انکو ذلت جزیہ کی رکھی ہمنے اُنپر وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً اور کر دئے ہمنے دل انکے سخت کہ ڈرانا و معجزے دیکھتے اثر نہین کرتے
يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ بدل ڈالتے ہین کلمون کو توریت یا نعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہہ انکے سے یعنے توریت کے
حکمون مین فاسد تاویلین کرتے ہین یا صفت اور کی بجائے صفت پیغمبر رکھتے ہین وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اور بھول گئے
حصے اس چیز سے کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ اُسکے توریت مین متابعت پیغمبر آخر زمان سے وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَاۤىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ
اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اور ہمیشہ رہیگا تو کہ خبردار ہوتا اوپر خیانت کے یہود کی سے مگر تھوڑے انمین سے کہ
خیانت نہین کرتے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے پس معاف کر انسے اگر توبہ کرین اور ایمان لاوین اور درگذر کر انسے
انسے اگر جزیہ دینا لازم پکڑین بعضون نے کہا ہی کہ مطلق عفو اور صفح ساتھ آیت سیف کے منسوخ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
اور تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالونکو وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰۤى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اور
ان لوگونسے کہ کہتے ہین ہم نصاری ہین لیا ہمنے قول انکا جیسے یہود سے لیا تھا پس بھول گئے یہہ بھی حصہ اس چیز سے کہ
نصیحت دئے گئے تھے انجیل مین ساتھ اسکے کہ متابعت فارقلیط کی کہ احمد رسول ہین کیجو فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۤءَ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ پس اٹھائی ہمنے درمیان انکے دشمنی ظاہر اور بغض دلمین روز قیامت تک وہ یہہ ہی کہ نصاری تین فرقے مین آپسمین ایک
ایک کا دشمن اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہود مین اور نصاری مین عداوت ڈالی وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ
اور شتاب خبر دیگا انکو اللہ ساتھ اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے اور وہ خبر دار کرنا وقت جزا کے ہوگا يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۤءَكُمْ
رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ اے اہل کتاب کے تحقیق آیا تمھارے پاس رسول ہمارا بیان
کرتا ہی واسطے تمھارے بہت سی چیزے کہ تھے تم چھپاتے کتاب توریت مین سے (یعنی یہود و نصاری) جیسے آیت رجم کی اور نعت پیغمبر کی اور
کتاب انجیل مین سے جیسی بشارت حضرت عیسی کی ساتھ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درگذر کرتا ہی بہت چیزی باتون سے
اور تحقیق خبر نہین کرتا انکی کیونکہ کچھہ دین کا کام اُسپر موقوف نہین نقل ہی کہ ایک یہودی نے حضرت سے آکر پوچھا کہ وہ کثیر کون
ہین کہ عفو کرتے ہو تم آپ نے منہ پھیر لیا جب تین بار یہہ معاملہ ہوا اور آپ کچھہ غصے ہوئے اور اسکی غرض یہہ تھی کہ غصہ
کرین تا ترک عفو ظاہر ہو آپکے نبوت پر یقین لا کر ایمان لایا قَدْ جَاۤءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ تحقیق آیا تمھارے پاس
اللہ کیطرف سے نور کہ دور کرنیوالا ضلالت کا ہی اور کتاب روشن کرنیوالی اور بعضے در روشن لکھا ہی کہ نور جناب رسالتمآب ہین
صلی اللہ علیہ وسلم اور وجہ اس نام کی یہہ ہی کہ پہلے سب سے حق تعالی نے نور آپکا پردۂ عدم سے باہر لایا پھر تمام عالم اس نور سے
ظاہر فرمایا اوّل ما خلق اللہ نوری وخلق الخلق من نوری اسیواسطے حقیقت محمدی حقیقۃ الحقائق ہی بلیت انہین سے

Marfat.com

ہی روشن زمین وزمان ؛ زمین وزمان بلکہ نہ آسمان ؛ نہوتے وہ تو یہان ہنوتا کوئی ؛ نہ ہنستا کوئی اور نہ روتا کوئی ؛ عدم سے
کوئی دیکھتا کب وجود ؛ اُنہین کے سبب سے ہی یہہ سب نمود ؛ اُنہونکا ہی نور اول آیا ظہور ؛ ظہور حق کیا اول انکا ہی نور ؛ امیر
مہین سرور مرسلین ؛ شہ آخرین مفخر اولین ؛ جناب محمد علیہ السلام ؛ رسول مجید شفیع انام ؛ امام جہان مقتدائے رسل ؛ قیام زمان
رہنمائے سبل ؛ یَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ ہدایت کرتا ہی ساتھہ اس نور کے یا کتاب کے اللہ اس شخص
کو کہ پیروی کرتا ہی رضامندی اُسکے کی ساتھہ طلب کرنے راہون سلامتی کے عذاب سے کہ وہ راہ حق ہی کہ سیدھی جنت کو
گئی ہی وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ اور نکالتا ہی انکو اندھیرون سے کفر کے کہ شک ہی یا جہل طرف روشنی
ایمان کے یا یقین کے یا علم کے ساتھہ حکم اپنے کے وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ اور راہ دکھاتا ہی انکو طرف راہ سیدھی کے
کہ نزدیک تر راہون کی ہی طرف حق کے لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے
ہین تحقیق اللہ وہ ہی بیٹا مریم کا یعقوبیہ ایک فرقہ ہی نصاری کا وہ اسکا قایل ہی اور اسی قول سے انکار ظاہر ہی کہ ماں
مقدم ولد سے ہوتی ہی پس ولد حادث ہوا اور حادث الوہیت کے لائق نہین اور دوسری ماں اکبر ہوتی اور ولد اصغر
اصغر اکبر کا الہ کیونکر ہو قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا کہہ پس
کون اختیار رکھتا ہی اور منع کرتا ہی ارادہ اللہ سے کسی چیز کا یعنے کوئی نہین منع کر سکتا اگر چاہے اللہ یہہ کہ ہلاکت کر ڈالے مسیح
بیٹے مریم کے کو اور ماں اسکی کو اور ان لوگونکو جو بیچ زمین کے ہین سارے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور
واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھہ درمیان ان دونونکے ہی يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ پیدا کرتا ہی جو کچھہ چاہتا ہی
بڑی قدرت والا ہی بے اصل اور بے مادہ پیدا کرتا ہی جیسے آسمان زمین اور اصل اور مادہ سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے درمیان
کی چیزین آسمان زمین کے اور ایسے اصل سے بھی پیدا کرتا ہی کہ جنس اسکی نہین جیسے آدم کو خاک سے اور ایسے اصل سے
بھی پیدا کرتا ہی کہ جنس اسکی ہی جیسے ولد کو والدین سے اور مرد بے زن سے بھی پیدا کرتا ہی جیسی حوا اور زن بے مرد سے
بھی پیدا کرتا ہی جیسے عیسی علیہ السلام عجب شان ہی مولا کی میر وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اللہ ہر چیز کے قادر بلیت قادر
مطلق ہی وہ ہر آن مین ؛ مالک برحق ہی وہ ہر شان مین وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللّٰهِ وَأَحِبَّاؤُهُ اور کہا یہود نے
اور نصاری نے ہم بیٹے ہین اللہ کے اور پیارے ہین اُسکے سمجھہ لیجیے کہ توریت مین خطاب آیا تھا یا ابناء احباری یہود نے پڑھا یا ابنا ابکاری
اور انجیل مین الی ربی و ربکم نصاری نے پڑھا الی ابی و ابا کم قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم کہہ پھر کیون عذاب کرتا ہی تمکو ساتھہ گناہون تمہارے
کے دنیا مین ساتھہ قتل اور قید کے اور آخرت مین ساتھہ آتش دوزخ کے تمہاری ہی قول پر کہ ایام معدودات ہی چند روز گنتی کے عذاب ہوگا
پس اگر تم بیٹے ہوتے تو باپ بیٹے کو رنج نہین دیتا اور دوست ہوتے تو دوست بھی دوست کو غم مین نہین ڈالتا معلوم ہوا کہ تم نہ بیٹے
ہو نہ دوست بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ بلکہ تم آدمی ہو اس چیز سے کہ پیدا کیا اللہ نے مثل اور آدمیون کے کہ نیکی بدی کا بدلا ملیگا يَغْفِرُ
لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ بخشتا ہی اللہ جسے چاہتا ہی اور وہ مسلمان ہین اور عذاب کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور وہ کافر ہین
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھہ درمیان اُنکے ہی
وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ اور طرف اُسکے ہی بازگشت سب کی يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا

Marfat.com

مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ اے یہود اور نصاری تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمہارے راہ حق پیچھے موقوف
ہوجانے پیغمبروں کے تو کہو تم نہیں آیا ہمارے پاس پیغمبر کوئی خوشخبری دینے والا جنت کی اور نہ ڈرانیوالا عذاب دوزخ سے فَقَدْ
جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ پس تحقیق آیا تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر شیٔ کے قادر ہے
چاہے پیغمبر پے درپے بھیجے جیسے کہ ایکہزار سات سو برس ہیں کہ درمیان موسیٰ اور عیسیٰ کے تھے ہزار پیغمبر بھیجے اور چاہے نہ بھیجے
جیسے چھ سو برس ہیں کہ درمیان عیسیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیاء کے تھے چار پیغمبر بھیجے تین بنی اسرائیل سے اور ایک خالد
بن سنان عرب سے اور اس آیت میں حق تعالی نے احسان جتایا اپنا بندوں پر کہ جس زمانے میں وحی آنا آسمان سے موقوف
تھا ہمنے پیغمبر بھیجا بشیر اور نذیر جیسے جہان تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا ؛ کہ وہ پردے سے کیا نکلا کہ سب جاگہہ اجالا
تھا ؛ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ اور یاد کر جب کہا موسی علیہ السلام نے واسطے
قوم اپنے کے اے قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ خالص ہے اوپر تمہارے جس وقت کئے بیچ تمہارے پیغمبر تو کہ تمہیں ہدایت
کریں اور کسی امت میں اتنے پیغمبر نہیں ہوئے جتنے تم میں اے بنی اسرائیل وَّجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور کیا تمکو بادشاہ کہ فرعون کو غرق
کر کر مصر تمہیں ہوئے متخلص یا تمہیں ملک وسیع دیا کہ اسمیں نہریں جاری ہیں مثل منازل ملوک کے یا تم مملوک فرعونیوں کے
تھے تمہارے نفس کا تمہیں مالک کیا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اور دیا تمکو جو کچھ نہیں دیا کسیکو عالموں سے کہ من
اور سلوی تمپر اتارا اور سایہ ابر کا کیا اور دریا کو پھاڑا يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اے قوم میری داخل ہو
زمین پاک میں جو لکھی ہے اللہ نے واسطے تمہارے لوح محفوظ میں کہ تمہارے رہنے کی جگہہ ہوگی اس شرط سے کہ قوم جبارین
سے جہاد کرو سمجھ لیجیے کہ ارض مقدسہ ولایت شام ہے یا طور اور گرد اگرد اسکے ہے یا فلسطین ہے یا اور اصح یہہ ہے کہ اریحا
اور ایلیا ہے کہ الحال زمین بیت المقدس کی ہے سمجھ لیجیے کہ بنی اسرائیل نے طائفے کا احوال سنکر بہت دہشت کھائی یہی کہنے لگے
کہ اگر ہمارا کوئی سرگردہ ہو تو مصر کو پھر جاویں حضرت موسی نے فرمایا وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ اور مت پھر جاؤ
اوپر پیٹھ اپنے کے پس پلٹ جاؤگے ٹوٹا پانیوالے دنیا میں جہاد کے ثواب سے اور آخرت میں دیدار حضرت وہاب سے
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ کہا انہوں نے اے موسی تحقیق بیچ زمین مقدسہ کے قوم ہے سرکش زبردست اسکا ہم سے مقابلہ نہ
ہوسکیگا وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا اور تحقیق ہم ہرگز نہ جاوینگے اس زمین میں لڑنے کو یہاں تک کہ نکل جاویں وہ وہاں سے
فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ پس اگر نکلیں وہ اس سے پس تحقیق ہم داخل ہونیوالے ہیں اسمیں قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ کہا بنی اسرائیل کو دو مردوں نے ان لوگوں سے کہ ڈرتے تھے خدا سے انعام کیا
تھا اللہ نے اوپر ان دونوں کے وہ یوشع اور کالب تھے کہ داخل ہو تم اوپر جبارونکے دروازے قریہ کے سے انکے ناگہان اور
انکو گلیوں میں گھیر لو صحرا میں نہ نکلنے دو فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ پس جب داخل ہو لئے تم اس طرح سے کہ ہمنے بتا دیا پس
تحقیق کہ تمہیں غالب ہوگیونکہ انکے قد بڑے ہیں اور دل چھوٹے بیت تن چند نامرد بیدل ہیں وہ ؛ بدل ناقص اور قد
میں کامل ہیں وہ ؛ سمجھ لیجیے کہ یوشع اور کالب نے الہام الہی سے بنی اسرائیل کو یہہ بات کہی ہوگی یا حضرت موسی سے دریافت
کر کر واللہ اعلم وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور اوپر اللہ کے توکل کرو اس لڑائی میں اگر ہو تم ایمان والے وعدہ پر

Marfat.com

قَالُوا يٰمُوسٰى إِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا أَبَدًا مَّا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُونَ کہا انہون نے
اے موسی ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اس ولایت مین جب تک کہ رہینگے وہ بیچ اسکے تو دو آدمیونکی بات مانتا ہے اور ہمارے دس
کی نہین مانتا ہے پس جا تو اور پروردگار تیرا پس لڑو تم دونون تحقیق ہم یہین یہان بیٹھے یا مراد رب ہارون ہے کیونکہ رب کا
معنے بہتر کی ہین ہارون حضرت موسی سے عمر مین بڑے تھے اسواسطے بہتر کہا اور لفظ قاتلا سے بھی یہی معنی معلوم ہوتی
ہین قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ کہا موسی نے اے پروردگار میرے مین نہین
مالک ہون مگر جان اپنے کا اور بھائی اپنے کا پس جدائی ڈال درمیان ہمارے اور درمیان اس قوم فاسقون کے کہ تیرے
فرمان سے نکلے ہین قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً کہا اللہ نے پس تحقیق زمین مقدسہ حرام کی گئی ہے اوپر انکے
کہ یہین بیجا وین اور نہ مالک ہون وہانکے بسبب نافرمانی کے چالیس برس تک يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ سرگردان پھرینگے بیچ زمین
کے چھ فرسنگ کے جنگل مین اپس قوم موسی کی چالیس برس اسی چھ کوس مین سرگردان رہے صبح کو کوچ کرتے تھے شام کو وہین
آ اترتے تھے جہان سے چلتے تھے بعد چالیس برس کے جو بنی اسرائیل باقی رہ گئے تھے انکو لیکر حضرت موسی نے اریحا فتح کیا
پھر وہان رہے لیکن اصح یہ ہے کہ حضرت موسی اور حضرت ہارون نے اسی جنگل مین وفات پائی اور بہت بنی اسرائیل بھی
وہین موئے اولاد انکی جوان ہوئی اللہ تعالی نے حضرت یوشع کو پیغمبر کیا سب نے ان سے بیعت کی وہ گئے اور ولایت ایلیا اور
اریحا کی جاکر فتح کی اور جبارونکو مارا حدیث مین ہے کہ حضرت موسی نے اپنے قوم کی بد دعا کی حکم ہوا کہ چالیس برس تباہی مین سرگردان
رہینگے حضرت موسی پشیمان ہوئے خطاب آیا فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ پس مت غم کھا اوپر قوم فاسقون کے اور تبیان مین ہے
کہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ قوم موسی کی سرگردانی پر غم مت کھا کہ بسبب فسق کے ملعون موسی کے تھے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ
اٰدَمَ بِالْحَقِّ اور پڑھ اوپر اہل کتاب کے خبر دو بیٹونکی کہ انکے صلب سے تھے ہابیل اور قابیل ساتھ حق کے اور قصہ اسکا مختصر یہ ہے
کہ حضرت حوا کے ہربار بیٹا اور بیٹی توام پیدا ہوتے تھے جب جوان ہوتے تھے تو حضرت آدم ایکبار کا بیٹا دوسرے بار کی بیٹی لیکر نکاح کر
دیتے تھے اقلیما قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور لیوذا ہابیل کے ساتھ حضرت آدم موافق اپنے شریعت کے اقلیما کا ہابیل کے ساتھ
نکاح کرنے لگے اور لیوذا کا قابیل کے ساتھ قابیل نے یہ حکم نہ مانا اور کہا کہ میری بہن جو رحم مین میرے ساتھ رہی وہ بہت خوبصورت
ہے بہن ہابیل کو نہین دینگا وہ میرے ہی پاس رہے تو بہتر ہے حضرت آدم نے فرمایا کہ حکم الہی یون ہے میرا اختیار نہین قابیل نے
کہا کہ تم ہابیل کو بہت چاہتے ہو مجھ سے کہ اسکو خوبصورت دیتے ہو اور مجھے بدشکل حضرت آدم نے کہا کہ اگر میری بات تو باور
نہین رکھتا تو تم دونون قربانی کرو جنکی قربانی مقبول ہو وہ اقلیما کو لے وہ خبر حق تعالی نے دی کہ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا جو وقت نیاز لائے وونو
کچھ نیاز ہابیل نے ایک اچھی گوسفند لاکر پہاڑ پر رکھدی اس نیت سے کہ اگر میری قربانی مقبول ہو تو اقلیما کو مین نکاح مین لاؤن اور قابیل
نے دستہ ضعیف کم دانہ گندم کا وہین لاکر دھرا یہ نیت کہ میری نیاز قبول ہوا اور نہین تو مین اپنی بہن نچھوڑونگا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا
پس قبول کی گئی قربانی ایک کی ان دونون مین سے کہ ہابیل تھا اسطرح کہ آتش بے دود آسمان سے اترکر اسکے گوسفند کو کھا گئی وَلَمْ
يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے کہ قابیل تھا آگ اسکے پاس سے گذری اور نہ کھایا قابیل نے آتش غضب سے جلکر کہا
قَالَ کہا ہابیل کو لَأَقْتُلَنَّكَ البتہ مار ڈالونگا مین تجھ کو کیون تیری قربانی مقبول ہوئی اور میری مردود قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ

Marfat.com

النصف

المتقین کہا ہابیل نے سوائے اسکے نہیں کہ قبول کرتا ہے اللہ پرہیزگاروں سے کہ قربانی میں نیت خالص رکھتے ہیں لئن بسطت الی یدک
لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک اگر دراز کریگا تو طرف میرے ہاتھ اپنا تو کہ مار ڈالے مجھکو نہیں ہوں دراز کرنیوالا ہاتھ اپنا
طرف تیرے تو کہ مار ڈالوں میں تجھکو انی اخاف اللہ رب العلمین تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ سے پروردگار عالموں کے سے باوجودیکہ
کہ ہابیل قوی تھا قابیل سے لیکن اللہ سے ڈر کر قتل پر راضی ہوگیا اور ہابیل نے کہا انی ارید ان تبوء باثمی واثمک فتکون من
اصحب النار تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہہ کہ پھر جاوے تو ساتھ عذاب گناہ قتل میرے کے اور ساتھ پہلے گناہ اپنے کے کہ سبب رد قربانی
ہوا اور یہہ ارادہ ہابیل سے موافق حکم خدا کے تھا پس ہو جاوے تو ان دو گناہوں کے سبب رہنے والوں دوزخ کے سے وذلک جزؤا
الظلمین اور یہی ہے سزا ظالموں کی کہ ناحق قتل کرتے ہیں فطوعت له نفسه قتل اخیه پس رغبت دلائی قابیل کو نفس اسکے نے بیچ
مار ڈالنے بھائی اپنے کے اور نہیں جانتا تھا کہ کیونکر ماروں ابلیس آدمی کی شکل بن کر ظاہر ہوا ایک مرغ ہاتھ میں لئے ہوئے
پس سر اس مرغ کا ایک پتھر پر رکھا اور دوسرا پتھر سر پر مارا وہ کچل کر مر گیا قابیل نے دیکھا جب رات ہوئی اور ہابیل سو گیا تو سر اسکا
ایک پتھر پر رکھا فقتله پس مار ڈالا اسکو دوسرا پتھر اسکے سر پر مار کر فاصبح من الخسرین پس ہوگیا ٹوٹا پانے والوں سے دنیا میں ہر
کہ جیتک جیا مردود رہا اور آخرت میں ظاہر ہے کہ آدھا عذاب اہل دوزخ کا اکیلے اسکو ہوگا پھر قابیل حیران تھا کہ کیا کروں
چالیس دن اپنی پشت پر لئے پھرا اور ابن عباس نے کہا ہے کہ ایک برس تک اٹھائے پھرا درندے پرندے قابیل کے تعقب میں
لاش کو ہابیل کے گرا دینے کے تھے پھر یہہ اٹھائے تھا جب بہت تنگ آیا فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریه کیف
یواری سوءۃ اخیه پس بھیجا اللہ نے ایک کوے کو کہ کریدتا تھا بیچ زمین کے چونچ سے اور پاؤں سے اور بالوں سے تاکہ گڑھا
ہوگیا اور وہ کیوں کر لیتا تھا تو کہ دکھا دیوے قابیل کو کہ کیونکر ڈھانپ دے لاش بھائی اپنے کی لکھا ہے کہ کوے نے گڑھا کیا
اور ایک کوے مردہ کو لاکر اسمیں دھر دیا اور اوپر سے خاک ڈال دی کہ وہ چھپ گیا قال یویلتی اعجزت ان اکون مثل
هذا الغراب فاواری سوءۃ اخی کہا قابیل نے افسوس ہے مجھکو کیا نہ ہو سکا مجھسے یہہ کہ ہوں میں اس علم میں مانند اس کوے کے
پس ڈھانپ دوں میں لاش بھائی کی گڑھا کھود کر گاڑ دی فاصبح من الندمین پس ہوگیا پشیمانوں سے کیونکہ ایک برس اسکو
اٹھائے لئے پھرا اسواسطے پشیمان ہوا کہ ماں باپ اس سے بیزار ہوئے اور تمام بدن اسکا سیاہ ہوگیا اور آواز غیب سے سنتا
تھا کہ کوئی کہتا ابدا پھر قابیل جسکو دیکھتا تھا ڈرتا تھا کہ مار ڈالے آخر اپنے اندھے بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا من اجل ذلک بسبب
سبب اس قتل کے کتبنا علی بنی اسرائیل انه من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض لکھا ہمنے اور حکم کیا اوپر بنی اسرائیل کے
یہہ کہ جو کوئی مار ڈالے کسی آدمی کو بغیر بدلے کہ اسنے کسیکو نہ مار ڈالا ہو یا بغیر فساد کے بیچ زمین کے جیسے راہ لوٹتا ہے یا مرتد ہوتا ہے یا زنا کا
ہے فکانما قتل الناس جمیعا پس گویا کہ مار ڈالا لوگوں سبکو کیونکہ قتل ایک کا اور سب کا غضب خدا میں برابر ہے اور اس
جہت سے ہی ہتک کے حرمت قتل کی ومن احیاها فکانما احیا الناس جمیعا اور جسنے جلایا اسکو یعنے سبب جلانیکا ہوا
کسی کے جیسے قصاص معاف کر دیا یا کوئی کسیکو قتل کرتا تھا اسنے چھڑا دیا پس گویا کہ جلا دیا اسنے لوگوں سبکو غرض اس کلام سے
ڈرانا ہے قتل سے بچاؤ اور رغبت دلانا ہے کہ حمایت لوگوں کی کروں ولقد جاءتهم رسلنا بالبینت اور تحقیق آئے انمیں ہمارے
پاس رسول ہمارے ساتھ معجزوں روشن کے یا آیتوں ظاہر کے ثم ان کثیرا منهم بعد ذلک فی الارض لمسرفون پھر تحقیق

Marfat.com

بہت انہین سے پیچھے بہیجنے رسولون کے اور اُتارنے آیتون کے بیچ زمین کے حد سے نکل جا نیوالے مین اوامر اور نواہی آلہی مین لکھا ہی
کہ چھٹے برس ہجرت سے کچھ لوگ مزینہ آکر اسلام لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہے ہوا مدینہ کی انکو ناموافق آئی
بیمار ہو گئے حضرت نے دودھ اونٹونکا پلوایا وہ اچھے ہو گئے صبح کو پندرہ اونٹ حضرت کے لیکر اپنے قبیلہ کیطرف چلے یسار
حضرت کا غلام تھا کئی آدمی کو لیکر انکے پیچھے گیا راہ مین ملکر لڑائی ہوئی آخر یسار کو اُنھون نے پکڑ کر ہاتھ پانون کاٹے چشم اور زبان
مین کانٹے چبھوئے اور شہید کیا حضرت نے سنکر کرز بن جابر کو بیس سوار ساتھ کر کر بھیجا اُن سبکو وہ پکڑ لایا باندھکر یہہ آیت
اُتری اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا سوا اسکے نہین کہ سزا ان لوگونکی کہ لڑتے ہین
دوستان خدا سے اور رسول اسکے سے اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کو کہ لوٹتے ہین اور مارتے ہین اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا یہہ کہ خوب
قتل کئے جاوین اگر کسیکو انہون نے قتل کیا ہو اور مال نہ لیا ہو اَوْ یُصَلَّبُوْٓا یا سولی دئیے جاوین اگر کسیکو قتل کیا ہو اور مال لیا ہو اَوْ
تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ یا کاٹے جاوین ہاتھ اُنکے اور پانون اُنکے مخالف طرف سے یعنے دست راست اور پائے
چپ اگر مال لیا ہو اور قتل نہ کیا ہو اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ یا کھوئے جاوین زمین سے یعنے قید رکھے جاوین کہ اُنسے اور مسلمانونکو ضرر
نہ پہنچے اگر قتل اور غارت نکیا ہو پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہ دست وپا انکے قطع کر کر سلائیان انکھونمین کھینچ کر سولی
پر چڑھا دیا ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا یہہ حدین جو مذکور ہوئین واسطے انکے رسوائی ہی وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے اُنکے
بیچ آخرت کے عذاب ہی بڑا کہ گناہ کیا ہی اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ مگر جن لوگون نے کہ توبہ کی پہلے اس سے
کہ قدرت پاؤ تم اوپر انکے اگر لڑنیوالا مشرک ہی اور توبہ کی اسلام لا کر خواہ پہلے قدرت کے خواہ بعد سب حدین جو مذکور ہین اس سے
ساقط ہو گئین نہ اُسے مارینگے نہ مال چھینگے اور اگر مسلمان ہی اور پہلے قدرت پانے سے اسپر توبہ کی تو مالک بن انس رح کہتے
ہین کہ اس سے سب حدین ساقط ہو گئین کچھ اُسکو نکہینگے مگر کسیکا مال جو بعینہ اُسکے پاس ہوگا تو صاحب مال کو دلوا دینگے اور
جو کسیکو مارا ہو گا تو وارث مقتول کے خون کا دعوی کرینگے اور امام شافعی کے نزدیک قبل قدرت پانے کے اوپر اسکے توبہ سے
اللہ کی حدود ساقط ہو جاتی ہین اور آدمیونکے حق نہین ساقط ہوتے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس جانو تحقیق اللہ بخشنے
والا گناہونکا ہی ساتھہ توبہ کے مہربان ہی توبہ کرنیوالون پر یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ اے لوگو جو
ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈھو طرف اسکے وسیلہ کہ جس سے تم مقرب درگاہ آلہی ہو سمجھہ لیجیے کہ وسیلہ قرب آلہی کا
بجا لانا اوامر اور نواہی کا لطائف قشیری مین لکھا ہی کہ وسیلہ تجرید اعمال ہی ریا سے اور تفرید احوال ہی عجب سے اور تخلیص
انفاس ہی طلب حظوظ سے کشف الاسرار مین ہی کہ وسیلہ عابدونکا ساتھہ فضائل کے اور عالمونکا ساتھہ دلائل کے اور عارفونکا ساتھہ
ترک وسائل کے ہی عابد توسل کرتا ہی ساتھہ معاملے کے اور عالم ساتھہ مکاشفے کے اور عارف ساتھہ معائنے کے عابد فکر اس
آیت مین کرتا ہی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا عالم نظر اس آیت پر رکھتا ہی اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض عارف
عمل اس آیت پر کرتا ہی قل اللہ ثم ذرہم ندیم یار خواجہ عبد اللہ انصاری نے کہا آلہی وسیلہ طرف تیرے بھی تو ہی ہی بیت گر کسی نے طلب سے
پایا تجھے پائی مین نے طلب بھی ہی تجھہ سے وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ اور محنت کرو اور جہاد کرو بیچ راہ اُسکے کے اعدا ظاہر اور
باطن سے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تو کہ تم چھٹکارا پاؤ بسبب ان اعمال کے غزل سوچ اے رافت کلام کردگار یعنے فرمائین ہین چیزین اسنے

چار ؛ رستگاری حقیقی اُمین ہی ؛ ترک ان چارون سے مت کرکوئی شیدا ؛ اول ایمان ہی کہ دیتا ہی نجات ؛ شرک سے اور کفر سے آ
بیکذات ؛ دوسری تقوی جو عصیان سے بچا ؛ مرضی اللہ دیتا ہی دکھا ؛ تیسری ہی جو وسیلے کی طلب ؛ اسمین رکھا اسنے
ہی سر عجب ؛ یعنے کل ناسوت کو کر کر فنا ؛ عالم لاہوت مین ہو جسے بقا ؛ چوتھی فرمایا جہاد نفس کو ؛ یعنے تو اپنی انانیت کو کھو ؛
نفی کر اپنے وجود اور ذات کو ؛ حق کو ثابت سوچ تو اس بات کو ؛ جب رہا حق اور نہ تو تب ہی مزا ؛ درمیان سے صاف پردہ اُٹھہ
گیا ؛ دیکھکر پھر وا چھڑے دیدار یار ؛ ہوگیا دونون جہانمین رستگار ؛ رلیئے ومرئی ور دیت پھر ہی ایک ؛ جز خدا کو کچھ نہین
ایمر دنیک ؛ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ اَنَّ لَھُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا وَّمِثۡلَہٗ مَعَہٗ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے بتونکو پوجا کر اور گوسالہ کی ؛
پرستش کرکے اگر ہو واسطے انکے جو بیچ زمین ہے کے سب مال متاع اور مانند اسکے ساتھہ اُسکے یعنے جتنا زمین مین ہی اتنا ہی اور
بھی ہو نقد اور جنس لِیَفۡتَدُوۡا بِہٖ مِنۡ عَذَابِ یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ تو کہ بدلا دیوین اپنے نفس کا ساتھہ اُسکے عذاب دن قیامت کے سے مَا تُقُبِّلَ
مِنۡھُمۡ نہ قبول کیا جاویگا اُنسے وَلَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ اور واسطے انکے ہی قیامت کو عذاب دُکھ دینے والا یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنَ النَّارِ
وَمَا ھُمۡ بِخٰرِجِیۡنَ مِنۡھَا ارادہ کرینگے یہہ کہ نکل جاوین اگ سے اور نہین وہ نکلنے والے اُس سے وَلَھُمۡ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ اور واسطے
اُنکے ہی عذاب ہمیشہ کہ دور نہوگا وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقۡطَعُوۡۤا اَیۡدِیَھُمَا اور چور مرد اور چور عورت پس کاٹو ہاتھہ ان دونوکے
سمجھہ لیجیئے کہ دس درم کے قدر اگر چرایا ہو امام اعظم کے نزدیک اور ربع دینار امام شافعی کے نزدیک اور تین درم امام مالک کے
نزدیک اور زیادہ اس سے جو ہو لیکن اس سے کم پر ہاتھہ کاٹنا نہین جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا سزا ہی بدلے اُسکے کہ جو کمایا اُن دونون نے
کہ مال مومن مین ترک حرمت کی نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ عبرت ہی خدا کی طرف سے کہ پھر ایسا کام نکرین وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ اور اللہ غالب ہی
اپنے حکم مین حکمت جانتا ہی جسمین کہ حکم کرتا ہی فَمَنۡ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِ ظُلۡمِہٖ وَاَصۡلَحَ پس جو کوئی توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے کے یعنے
چوری سے اور صلاح مین لاوے کام اپنے کہ جسکا مال لیا ہو اُسے راضی کرے اور آگے کو پھر چھوڑدے فَاِنَّ اللّٰہَ یَتُوۡبُ
عَلَیۡہِ پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی توبہ اُسکی لیکن قطع ید ساقط نہین ہوتا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا انکی گنا
کا ہی مہربان ہی اوپر اُسکے کہ قیامت کو رسوا نکریگا اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ کیا نہین جانا تونے یہہ
خطاب حضرتکو ہی اور مراد امت ہی یہہ کہ اللہ واسطے اُسیکے ملک آسمانونکا اور زمین کا یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ
عذاب کرتا ہی جسے چاہتا ہی جیسے چور کا ہاتھہ کاٹتا ہی اور بخشتا ہی جسے چاہتا ہی جیسے چور کو بعد توبہ کے وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ اور اللہ
اوپر ہر چیز کے قادر ہی چاہئے عذاب کرے چاہے بخشے یٰۤاَیُّھَا الرَّسُوۡلُ اے رسول یہہ بڑا ہی کا خطاب ہی کہ یاد فرمایا اللہ نے
ساتھہ لقب کے اور انبیا اُنکو ساتھہ نام کے ذکر کیا ہی جیسے یا آدم انبئھم یا نوح اھبط یا ابراہیم اعرض عن ھذا یا موسی انی اصطفیتک یا عیسی ابن
مریم ءانت قلت اور ہمارے پیغمبر کی جب نوبت خطاب کی ہوئی فرمایا یا ایھا النبی اور یا ایھا الرسول لَا یَحۡزُنۡکَ الَّذِیۡنَ یُسَارِعُوۡنَ فِی
الۡکُفۡرِ مِنَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِاَفۡوَاھِھِمۡ وَلَمۡ تُؤۡمِنۡ قُلُوۡبُھُمۡ نہ غمگین کرین تجھکو وہ لوگ کہ بسبب عناد کے جلدی کرتے ہین اور ڈالتے
ہین اپنے آپکو بیچ کفر کے ان لوگون مین سے کہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اور یہہ کہنا ہی ساتھہ منہون انکے کے اور نہین ایمان لائے
دل انکے مراد اس سے منافق ہین وَمِنَ الَّذِیۡنَ ھَادُوۡا سَمّٰعُوۡنَ لِلۡکَذِبِ اور ان لوگون سے کہ یہودی ہوے سننے والے ہین
قول تیرے کو واسطے جھوٹ کے سمجھہ لیجئے کہ یہود کا دستور تھا کہ حضرت کا کلام سنکر باہر نکل کر کہتے تھے کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے

یہ سنتا اور حال آنکہ وہ نہ سنا ہوتا تھا جھوٹ کہتے تھے اور یہود مدینے کے تھے سمّٰعون لقوم اٰخرین لم یاتوک سننے والے ہین
واسطے اس قوم دوسری کے کہ نہین آئے تیرے پاس مراد اس سے یہود خیبر کے ہین کہ یہود مدینے کے انکو خبر پہنچاتے تھے سبب نزول
اس آیت کا یہہ ہے کہ خیبر کے اشرافون مین ایکمرد اور زن سے زنا ہوا دونون محصن تھے یعنے مرد بھی بیاہا تھا زن رکھتا تھا اور عورت
بھی بیاہی تھی خاوند رکھتی تھی اور حد انکے توریت مین رجم تھا یہود نے وہان کے کہا کہ کتاب مین اس شخص کے کہ یثرب مین پیدا
ہوا ہے اگر تازیانہ ہون تو قبول کرو اور رجم سے انکو چہوڑو کہ اشراف ہین آخر کئی یہود ان دونونکو لیکر مدینے مین گئے مدینے کے یہودیون
نے حضرت سے کہا کہ مرد محصن کے زنا کی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم مانو تو کہون انہون نے کہا ہمین قبول ہے اس وقت جبرئیل حکم رجم کا لائے
آپ نے فرمایا رجم کرو انہون نے نہ مانا اور کہا توریت مین چالیس تازیانہ لگا کر مارتے ہین کہ بہت سیاہ ہو جاوے اور منہہ سیاہ کر کر
الٹا گدہے پر سوار کر کر گرد شہر کے پھراتے ہین جبرئیل نے حضرت کو کہا کہ یہہ جھوٹ کہتے ہین ابن صوریا توریت کا عالم ہے اسکو بلا کر پوچھو اور رجم
ہے حضرت نے فرمایا کہ فدک مین جوان ہے سادہ روی سفید پوست یک چشم ابن صوریا نام یہود نے کہا ہان ہے وہ بڑا عالم توریت کا ہے
آپ نے فرمایا اسے بلاؤ وہ کہہ دے سو تو یہود نے کہا اچھا ابن صوریا کو بلایا حضرت نے فرمایا تو ہی ہے ابن صوریا اسنے کہا ہان آپ نے کہا
قسم ہے تجھے اس خدا کی جسنے توریت موسی پر نازل کی اور دریا پھاڑا اور تمکو فرعون سے نجات دی اور من سلوی نازل کیا تمہاری کتاب
مین حد زانی محصن کی رجم ہے یا نہین اسنے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ توریت مجھے نہ جلاوے اگر جھوٹ کہون اور تغیر دون نہین تو اقرار کرتا مین بھلا تم
تو کہو تمہارے یہان کیا ہے آپ نے فرمایا رجم اگر چار شخص گواہی دین زنا پر محصن اور محصنہ کے ابن صوریا نے کہا کہ ہمارے توریت مین
بھی یہی حکم ہے لیکن علما ہمارے لحاظ سے اشرافون کے تازیانون پر حکم دیتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ دونونکو رجم کرو نزدیک مسجد کے دونو
دونونکو رجم کیا اللہ تعالی نے انکا احوال بیان فرمایا کہ یحرفون الکلم من بعد مواضعہ بدل ڈالتے ہین کلمونکو جنمین رجم ہے
پیچھے اس سے کہ اللہ نے وضع کیا انکو بیچ جگہہ انکے کے اور عوض اسکے جلد اور تحمیم لکھ دیتے ہین یقولون ان
اوتیتم ھذا فخذوہ وان لم تؤتوہ فاحذروا کہتے ہین یہود خیبر کے اگر دئیے جاؤ تم یہہ حکم محرف یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو
جلد کا حکم کرین پس لیلو اسکو اور قبول کرو اور اگر نہ دئیے جاؤ تم یہہ حکم اور رجم کا حکم کرین پس ڈرو اور قبول مت کرو ومن یرد اللہ فتنتہ فلن
تملک لہ من اللہ شیئا اور جس شخص کا ارادہ کرے اللہ گمراہ کرنا یا فضیحت کرنا یا ہلاک کرنا اسکا پس ہرگز نہ مالک ہوگا واسطے
اسکے اللہ کیطرف سے کچھہ چیز کا کہ دور کرے اس فتنے کو اولٰئک الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم یہہ لوگ وہ ہین کہ بیچ
ازل کے نہین ارادہ کیا اللہ نے یہہ کہ پاک کرے کفر سے دلون انکے کو لہم فی الدنیا خزی واسطے انکے بیچ دنیا کے رسوائی ہے ولہم
فی الاٰخرۃ عذاب عظیم اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا کہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگے سمّٰعون للکذب اکّٰلون للسحت
یہود بہت سننے والے ہین جھوٹ کو بہت کھانیوالے ہین حرام کو رشوت کی راہ سے حکم پھیر لینے مین فان جاءوک فاحکم بینہم او اعرض
عنہم پس اگر آوین مقدمے مین تیرے پاس پس حکم کر درمیان انکے یا منہہ پھیرلے انسے اس آیت مین حق تعالی نے اختیار دیا حضرت کو
حکم کرنے نکرنے مین وان تعرض عنہم فلن یضروک شیئا اور اگر منہہ پھیرے تو انسے پس ہرگز نہ ضرر پہنچا سکینگے تجھکو کچھہ وان حکمت فاحکم
بینہم بالقسط اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان انکے ساتھ انصاف کے ان اللہ یحب المقسطین تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے
انصاف کرنیوالونکو وکیف یحکمونک وعندہم التورٰىۃ فیہا حکم اللہ ثم یتولون من بعد ذٰلک اور کیونکر حکم کرین تجھکو اور حال

Marfat.com

یہہ ہی کہ پاس اُنکے توریت ہے بیچ اُسکے حکم ہے اللہ کا ساتھ رجم کے پھر پھر جاتے ہیں بیچ اُسکے کہ تو حکم کرتا ہے موافق کتاب اُنکے کے وَمَا
أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ اور نہیں یہہ لوگ ایمان لانیوالے اپنی کتاب پر یا تیرے حکم پر إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ تحقیق
ہمنے اُتاری ہی توریت بیچ اُسکے ہدایت ہے طرف حق کے اور روشنائی ہی کہ شبہ کے اندھیرے کو دور کرے يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ
الَّذِينَ أَسْلَمُوا حکم کرتے تھے ساتھ اُسکے پیغمبر بنی اسرائیل کے وہ جو مطیع تھے خدا کے لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا
مِن كِتَابِ اللَّهِ واسطے ان لوگوں کے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے ہیں خدا کے لوگ اور عالم زاہد ساتھ اس چیز کے کہ امین کئے گئے تھے
محافظت کا کتاب اللہ کے سے کہ توریت ہے یعنے نگاہ رکھنے کا توریت کے تغیر تبدل سے وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ اور تھے اوپر کتاب کے
گواہ کہ بیان اسکا بیچ کریں جیسے ابن صوریا فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ پس مت ڈرو لوگوں سے حق بات کہنے میں اور ڈرو مجھ سے
حکم توریت چھپا وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا اور مت مول لو بدلے حکموں اور آیتوں ہمارے کے مول تھوڑا کہ مال رشوت ہے وَمَن لَّمْ يَحْكُم
بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے پس یہہ لوگ وہی ہیں کافر یہہ یہود کو فرمایا
کہ توریت میں کچھ لکھا ہی حکم کچھ کرتے ہیں وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ اور لکھا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے بیچ توریت کے یہہ کہ ایک
جان ماریں بدلے ایک جان کے اور بنی نضیر اسکے حکم کے خلاف عوض ایک تن کے دو تن بنی قریظہ کے مارتے ہیں وَالْعَيْنَ
بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور
کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلا ہی فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ پس جو کوئی خیرات کر ڈالے ساتھ
قصاص کے یعنے معاف کرے پس وہ کفارت ہی گناہوں کے واسطے اُسکے وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ اور جو
کوئی نہ حکم کرے ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے وہ یہود ہیں کہ عوض ایک کے دو کو مارتے ہیں پس یہہ لوگ وہی ہیں ظالم وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم
بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ اور پیچھے بھیجا ہمنے اوپر نشانیوں پیغمبروں کے عیسی بن مریم کو در حالیکہ سچا کرنیوالا
تھا اس چیز کو جو اُسکے آگے تھی توریت سے وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ اور دی ہمنے اسکو انجیل بیچ اُسکے ہدایت طرف توحید کے
اور روشنی راہ حق کی ہی وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ اور سچا کرنیوالی ہے انجیل اصول میں
اس چیز کو جو آگے اسکے تھی توریت سے اور ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ اور چاہیے
کہ حکم کریں انجیل والے عالم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہی اللہ نے بیچ اسکے مراد اس سے وہ حکم ہیں کہ اسوقت میں کہ منسوخ نہیں ہوئے تھے
وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے مانند یہود کے کہ حکم
انجیل سے عدول کرتے تھے پس یہہ لوگ وہی ہیں فاسق کہ حکم خدا سے یا ایمان سے انکار کرتے ہیں وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نازل کی ہمنے طرف تیرے کتاب قرآن ساتھ حق کے در حالیکہ سچا کرنیوالی ہے اس چیز کو
کہ آگے اسکے تھی جنس کتب منزلہ سے اور نگہبان اوپر اُس کتب کے کہ جو کوئی اُن کتابوں میں سے تغیر دے قرآن میں معلوم ہو جاتا ہی یا گواہ صحت
اُنکے فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ پس حکم کر درمیان اہل کتاب کے ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے رجم اور قصاص سے بیچ قصاص کے
یہہ آیت ناسخ ہے حکم تخییر کو کہ پہلی آیت میں گذرا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ اور مت پیروی کر خواہشوں اُنکی کی پھر کر اس چیز سے
کہ آئی ہی تیرے پاس حق سے لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا واسطے ہر ایک فرقے کے کیا ہمنے تم میں سے دین اور راہ کہ نص قرآن

Marfat.com

اور حدیث نبی آخر الزمان سے ثابت ہی وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تمکو امت ایک
اور لیکن تو کہ آزماوے تمکو بیچ اس چیز کے کہ آئی ہی تمہارے پاس شریعتون مختلفہ سے مناسب ہر زمانیکے کہ ماننے والا ظاہر ہو جاوے
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ پس دوڑ کر لو بھلائیونکو کہ اتباع شرایع ہی اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ طرف خدا کے ہی پھر
جانا تمہارا سب کا پس خبر دیگا تمکو وقت جزا دینے کے ساتھہ اس چیز کے کہ تھے تم بیچ اُسکے اختلاف کرتے دین کے کامونمین وَاَنِ
احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور یہہ کہ حکم کر تو درمیان انکے ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے سبب نزول اسکا یہہ ہی کہ علمای یہود نے
آپسمین مشورہ کیا کہ حضرت کو چلکر کچھہ فریب دین کہ شاید اپنی راہ سے پھر جاوین پھر آپکے پاس آکر کہا کہ ہم بڑے اشراف مین جو ہم
ایمان لائے تو اور سب یہودی ایمان لے آوینگے ہم مین اور قوم مین کچھہ قصہ خون اور مال کا ہی اگر تم حکم موافق رضا ہمارے کرو
تو ہم رسالت تمہاری مانتے مین حق تعالی نے حضرت کو انکی بات قبول کرنے سے منع فرمایا اور کہا کہ حکم کر ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی
اللہ نے وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ اور مت پیروی کر خواہشون انکے کی اور ڈر
اُنسے یہہ کہ بہکا دیوین تجھکو بعضے اس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے طرف تیرے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ
ذُنُوْبِهِمْ پس اگر پھر جاوین حکم اللہ کے سے پس جان تو یہہ کہ ارادہ کرتا ہی اللہ یہہ کہ پکڑے انکو ساتھہ بعضے گناہون انکی کے دنیا مین اور
باقی کے عقبی مین وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ اور تحقیق بہت یہودون مین سے البتہ فاسق ہین بعد نزول اس آیت کے یہودون
نے کہا ہم تیرے حکم پر نہین راضی یہہ آیت اُتری کہ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ پس حکم جاہلیت کا چاہتے ہین حد زنا اور قصاص کے حکم
پر توریت اور قرآن کے راضی نہین ہوتے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اور کون شخص بہتر ہی اللہ سے حکم مین واسطے
اس قوم کے کہ یقین لاتے ہین لکھا ہی کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور ابن ابی حضرت کی حضور مین جھگڑنے لگے عبادہ نے کہا کہ
میرے یہود بہت مددگار اور دوست ہین لیکن مین نے دوستی خدا اور رسول مین سبکو چھوڑا خدا اور رسول کی دوستی بس ہی عبداللہ بن
ابی نے کہا کہ حوادث زمانے سے ڈرتا ہون مین یہود کو نہین چھوڑ سکتا یہہ آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى
اَوْلِيَآءَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو یہود اور نصاری کو دوست بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ بعض انکے دوست بعض کے ہین واسطے
موافق ہونے انکے کے تمہاری مخالفت مین وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اور جو کوئی دوست پکڑے انکو تم مین سے پس تحقیق وہ اُن
مین سے ہی نظم یہود و نصاری کو مت دوست کر کہ یہی دوستی انکی بدای سر پر یہہ کیا سخت تہدید واقع ہی جان کہ انکا مجب
انکے ہی درمیان اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمونکو کہ دشمنونسے دوستی کر کر اپنے پر ظلم کرتے ہین
فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ پس دیکھا تو نے ان لوگونکو کہ بیچ دلون
انکے کے آزار ہی نفاق کا جیسے ابن ابی وغیرہ جلدی کرتے ہین بیچ دوستی یہودونکے کہتے ہین ڈرتے ہین ہم یہہ کہ پہنچ جاوے
ہمکو گردش زمانیکی یعنے اسلام مغلوب ہو جاوے اور کفار غالب حق تعالی نے اس اندیشے کو انکے باطل کر کر فرمایا فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ
يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ پس شتاب ہی کہ اللہ لے آوے فتح کو پیغمبر کے اور مومنونکے واسطے مراد اس سے فتح مکہ ہی یا یہود کے مواضع جیسے
فدک اور خیبر اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ یا بھیجے حکم اپنے پاس سے یہود کے قتل اور اخراج کا فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
نٰدِمِيْنَ پس ہو جاوین منافق اوپر اس چیز کے کہ چھپاتے تھے بیچ دلون اپنے کے دوستی یہود سے یا شک بیچ کام پیغمبر خدا

ع

Marfat.com

الثلثہ

ہین پشیمان وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ اور کہینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین کیا یہی
وہ لوگ جو قسم کہاتے تھے ساتھ خدا کے سخت قسم اپنی کہ تحقیق یہہ ساتھ تمہارے ہین اور اب پردہ انکا فاش ہوگیا اور معلوم ہوا کہ جھوٹ
کہتے تھے حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ ناپید ہوئے عمل انکے پس ہوگئے ٹوٹا پانیوالے کہ دنیا مین فضیحت ہوئی اور آخرت مین ثواب سے
محروم رہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاویگا تم مین سے دین اپنے سے اِس
آیت مین اخبار غیب ہے وقوع اسکا بعد وفات حضرت کے ہوا کہ تمام عرب مرتد ہوگئے مگر اہل مکہ اور مدینہ اور سوا انکے جسے اللہ نے چاہا فَسَوْفَ
يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ پس شتاب لاویگا اللہ ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہے انکو اور وہ پیار کرتے ہین اُسکو أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى
الْكَافِرِينَ نرمی کرنیوالے ہین اوپر مسلمانون کے سختی کرنیوالے ہین اوپر کافرونکے وہ اہل یمن یا اہل فارس تھے یا اشعری کہ بعد نزول اس آیت کے
حضرت نے ابو موسیٰ اشعری کی طرف منہہ کرکے کہا ہم قوم ہذا اور تیسیر مین ابن عباس اور حسن بصری سے ہے کہ ابو بکر صدیق اور اصحاب انکے
اور مہاجر اور انصار ہین کہ مرتدونکو مارا انکے حق مین حق تعالیٰ نے فرمایا يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ جہاد کرینگے
بیچ راہ اللہ کے اور نہ ڈرینگے ملامت کرنے سے کسی ملامت کرنیوالے کے ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ یہہ فضل اللہ کا ہے دیتا
ہے اُسکو جسکو چاہے وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ اور اللہ کشایش والا ہے اوپر خلق اپنے کے جاننے والا ہے اسکو جو مستحق اسکا ہے لکہا ہے کہ عبد اللہ
بن سلام اپنے یارون کو لیکر حضرت پاس آئے اور عرض کیا کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر ہمارے اپنے ہین لیکن بواسطہ اسلام کے انہون نے
قسم کہائی ہے کہ ہم سے ایک جگہہ جمع نہون اور رشتہ داری نرکہین اور ہمارا مکان دور ہے آپکے اصحاب کے بھی مجلس سے ہم محروم ہین
ہم کیا کرین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر یہود دشمنی کرتے ہین تو کرنے دو إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا سوا اسکے نہین کہ دوست
تمہارا ہے اللہ اور رسول اسکا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ابن سلام نے جب یہہ آیت سنی کہا رضينا بالله وبرسوله وبالمؤمنين اولیا
پھر صفت مومنونکی کی کہ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ
کو اور حال انکہ وہ رکوع کرنیوالے ہین اکثر تفسیرونمین لکہا ہے کہ یہہ آیت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی شانمین آئی ہے جب
یہہ آیت نازل ہوئی حضرت حجرے سے باہر نکلے مسجد مین لوگونکو دیکہا بعضے رکوع مین تھے بعضے قیام مین تھے اور مسجد کے
دروازے پر ایک سائل کھڑا تھا اس سے آپ نے پوچھا کہ تجھے کچھ چیز کسی نے دی ہے اسنے کہا ہان یہہ انگوٹھی مجھے اس شخص نے
دی ہے اور اشارہ علی مرتضی کیطرف کیا آپ نے فرمایا کسوقت اسنے کہا حالت رکوع مین آپ نے یہہ آیت پکارکر پڑھی اور کہا
خوشخبری ہو تجھکو اے علی کہ تیری شانمین حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ
اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ اور جو کوئی دوست پکڑے اللہ کو اور رسول اسکے کو اور ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین پس تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہین
ع
غالب حدیث شریف مین ہے کہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث یہودی اظہار اسلام کرتے تھے آخر منافق ہوگئے بعضے اصحاب
سے اور اُنسے دوستی تھی حق تعالیٰ نے یہہ آیت اُتاری يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ اے لوگو جو لائے ہو ایمان مت پکڑو ان لوگونکو کہ پکڑتے ہین وہ دین تمہارے کو
ٹھٹھا اور کھیل ان لوگون مین سے کہ دئے گئے ہین کتاب توریت پہلے تم سے اور کافرونکو دوست وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اور
ڈرو اللہ سے جو اُنسے منع کیا اُس سے باز رہو اگر ہو تم ایمان والے کیونکہ مقتضائے ایمان حقیقی یہہ ہے کہ دشمنان خدا سے دوستی

Marfat.com

مت کرو بیت دوستی مت کیجے رفیق عدو اللہ سے کیونکہ وارد ہی ہے اللہ کی درگاہ سے وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا
هُزُوًا وَلَعِبًا اور جب پکارتے ہو تم لوگو نکو طرف نماز کے پکڑتے ہین اُسکو ٹھٹھا اور کھیل سمجھ لیجے کہ جب مسلمان اذان سنکر نماز کو
اُٹھتے تھے تو یہود آپسمین بطریق استہزا کہتے تھے قاموا لا قاموا صلوا لا صلوا اور ہنستے تھے معالم التنزیل مین ہی کہ ایک ترسا مدینہ مین
تھا جب مؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ کہتا تو وہ ملعون کہتا جل جائیو جھوٹ کہنے والا ایک رات خدمتگار کے ہاتھ سے اُسکے گھر
کو آگ لگ گئی وہ مع اہل وعیال جلکر رہ گیا بیت آتش تہ ہی نہ جل جائے وہ کیون ہا ایسے محبوب خدا سے جو کرے بے ادبی
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ یہہ ٹھٹھا انکا ساتھ اذان کے واسطے اسکے ہی کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین سمجھتے اسبات کو کہ دین کی کامون
ٹھٹھا کرنا کیا عذاب لاتا ہی لکھا ہی کہ ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع کئی یہود ونکو لئے ہوئے حضرت کے پاس آئے اور پوچھا
کہ تم کس پیغمبر وغیرہ سے ایمان رکھتے ہو آپ نے فرمایا کہ ایمان رکھتا ہون خدا پر اور جو مجھ پر نازل کیا ہی اور ما انزل الی ابراہیم واسمعیل
واسحق ساری آیت پڑھ دی جب حضرت عیسی کا نام آیا انہون نے انکے نبوت کا انکار کیا اور کہا قسم خدا کی نہین جانتے ہین تمہارے دین سے
بدتر کوئی دین اور تم سے بے نصیب زیادہ کوئی دین والا دونو جہان مین یہہ آیت اتری قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ
آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ کہدی یہود نہین عیب پکڑتے تم ہم سے مگر یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور
ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی طرف ہماری یعنے قرآن اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی پہلے اس سے مثل توریت اور انجیل اور تمام کتابون
وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ اور یہہ اسواسطے ہی کہ اکثر تمہارے فاسق ہین قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ کہہ کہ کیا خبر دون
مین تمکو ساتھ بدتر کے اس جزا مین نزدیک اللہ کے یعنے تم کہتے ہو کہ تمہارا دین سب دینون سے بدتر ہی اور تم سب دین والون سے بے
نصیب زیادہ ہو اس سے مین بدتر دین والا جزا مین نزدیک اللہ کے بتا دون مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وہ شخص ہی کہ لعنت کی
اسکو اللہ نے اور غصے ہوا اوپر اسکے اور وہ یہود ہین کہ اللہ نے اپنی رحمت سے دور کر کر غضب مین ڈالا ہی وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ اور کیے
اُنہین سے بندر صورت مسخ کر کے جیسے اصحاب سبت وَالْخَنَازِيرَ اور سور جیسے منکر مائدہ عیسی کے وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ اور وہ شخص کہ
بندگی کی شیطان کی جیسے گوسالہ پرست یا مراد کعب بن اشرف ہی یا وہ ہی کہ معصیت مین فرمانبردار شیطان ہی أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ
عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ یہہ لوگ بدتر مین جگہہ مین یعنے قیامت کو بری جگہہ مین ہونگے اور بہت بہکے ہوئے ہین راہ سیدھی سے وَإِذَا
جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ اور جب آتے ہین تمہارے پاس منافق یہود وغیرہ کہتے ہین ایمان لائے
ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہین ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق نکل گئے ہین ساتھ اسکے یعنے کفر انکے ساتھ ہی دخول اور خروج مین وَاللَّهُ أَعْلَمُ
بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ اور اللہ خوب جانتا ہی ساتھ اس چیز کے کہ ہین وہ چھپاتے کفر اور نفاق سے وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور دیکھا تو نے بہت منافقون اور یہود مین سے جلدی کرتے ہین بیچ گناہ کے اور تعدی کے اور بیچ کھانے
انکے رشوت اور ربا کو لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ البتہ برا ہی جو تھے وہ کرتے لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ
وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ کیون نہ منع کیا انکو درویشون اور عالمون نے بولنے انکے جھوٹ اور کھانا انکے سے رشوت یا ربا کو لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ
البتہ برا ہی جو کچھ کہ تھے وہ کرتے اور نہی اور منع مین انکے دریغ رکھتے مین لکھا ہی کہ ہجرت سے پہلے مدینہ مین یہود کے پاس
مال بہت تھا عیش وعشرت کرتے تھے جب آپ تشریف لائے انہون نے انکار اور عناد کیا حق تعالی نے برکت انکے مال کی اٹھالی

Marfat.com

اسباب معیشت میں نقصان آنے لگا کلام بیہودہ بکنے لگے انکے احوال کی حق تعالیٰ خبر دیتا ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ اور کہا
یہود نے ہاتھ اللہ کے بند ہیں یہہ کنایہ ہے بخل سے یعنے ہمیں کچھ نہیں دیتا اور روزی ہم پر تنگ کرتا ہے غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا
قَالُوا بند کئے گئے ہیں ہاتھ انکے خیر سے اور لعنت کئے گئے سبب اس چیز کے کہ کہا انہوں نے کلام بیہودہ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ
يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ بلکہ دونوں ہاتھ اسکے کشادہ ہیں خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے سمجھ لے کہ یہہ آیت متشابہات سے ہے ایمان ہمارا
ہی اسپر اور عقل سے ہمارے وراء ہے جیسا اسکے لائق ہے ویسا اسکا ہاتھ ہے اور یہہ کنایہ ہے کمال جود سے دونوں ہاتھوں سے
دیتا ہے یعنے کثیر الاعطا ہے وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود
میں سے جو کچھ اتارا گیا طرف تیرے پروردگار تیرے سے نافرمانی اور کفر یعنے قرآن سنکر نافرمانی اور کفر یہود کا اور زیادہ ہوگا اگرچہ
قرآن دافع کفر و طغیان ہے لیکن انکی ان دونوں صفتوں کو بڑہائیگا جیسا غذای لطیف سے صحیح کو قوت دیتی ہے اور مریض کو سبب
افزونی مرض ہوتی ہے وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اور ڈالی ہمنے درمیان انکے یعنے فرقوں میں یہود کے
جیسے قریظہ اور نضیر عداوت اور بغض روز قیامت تک كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا
جسوقت جلاتے ہیں آگ واسطے لڑائی کے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بجھا دیتا ہے اسکو اللہ اسطرح کہ آپسمیں انکے پھوٹ
پڑجاتی ہے اور ڈالتے ہیں بیچ زمین کے فساد کو وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ اور اللہ دوست نہیں رکھتا فساد کرنیوالونکو وَلَوْ أَنَّ
أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ اور اگر تحقیق اہل کتاب ایمان لاتے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور پرہیزگاری کرتے گناہوں سے یا یہودیت اور نصرانیت سے البتہ دور کردیتے ہم انسے برائیاں اور گناہ انکے اور البتہ
داخل کرتے ہیں ہم بہشتوں نعمت کے میں وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ اور اگر وہ قائم رکھتے
احکام توریت کو اور انجیل کو یعنے اسپر عمل کرتے اور جو کچھ اتارا گیا ہے طرف انکے پروردگار انکے سے کہ قرآن ہے اسپر عمل کرتے لَأَكَلُوا
مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ البتہ کھاتے وہ روزی اپنی کو اوپر سر اپنے سے اور نیچے پانوں اپنے سے یعنے روزی فراخ ہوتی اوپر
سے مینہہ برستا نیچے زمین میں روئیدگی ہوتی یا اسقدر میوہ ہوتا کہ درختوں سے اوپر سے بھی توڑتے اور نیچے سے زمین پر گرا ہوا
بھی چنتے مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ یعنے ان یہودیوں سے ایک جماعت ہے بیچ راہ کے میانہ رو چلنے والے یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایمان لائے وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ اور بہت انمیں سے برا ہے جو کچھ کہ کرتے ہیں يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ
رَبِّكَ اے پیغمبر پہنچا تمام خلائق کو جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سے یعنے جو احکام دین کے ترسے ہیں وَإِنْ لَمْ
تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ اور اگر نکرے تو اور تمام احکام کو نہ پہنچاوے پس نہ پہنچایا تونے پیغام اسکا کیونکہ بعضے کا چھپانا ضایع کرنا
اسکو ہے جیسے ایک رکن نماز کا اگر ترک کرے نماز نہیں ہوتی وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اور اللہ بچا دیگا تجھکو لوگوں سے کوئی
تجھے نہیں مار سکیگا إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم کافرونکو انس رضہ سے منقول ہے
کہ حضرت کی پاسبانی کیا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی آپ نے قبۂ ادیم و خیمہ سے سر نکال کر فرمایا کہ اے لوگو باز رہو
کہ خدانے بچالیا مجھکو قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ کہہ اے
اہل کتاب نہیں ہو تم اوپر کسی چیز کے دین سے یہانتک کہ قائم کرو تم حکم توریت کو اور انجیل کو کہ ایمان لانے کا پیغمبر صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم پر دونو کتابون مین امر ہے اور قائم کرو اوامر اور نواہی اسکے کو کہ اتارا گیا طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے یعنے
قرآن وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود اور ترسا سے جو کچھ
اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سے یعنے سنا قرآن کا سرکشی اور کفر فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ پس مت غم کھا اوپر زیادتی
سرکشی کے اوپر کفر قوم کافرون کے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے زبان سے اور جو لوگ کہ یہود ہوئے اور بیدین اور ترسا جو کوئی ایمان
لائے انمین سے دل کے اخلاص سے ساتھ اللہ کے جل جلالہ اور دن قیامت کے اور کام کرے اچھے پس نہین ڈر اوپر انکے عذاب کا اور
نہین وہ کہ غم کھاوین فوت ثواب سے لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا تحقیق لیا ہمنے عہد زبانی انبیا کے بنی
اسرائیل کا توحید مین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کے اقرار کرنے مین اور پہنچائے ہمنے طرف انکے پیغمبر اول موسی اور
آخر عیسی علیہما السلام كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ جو وقت آئے انکے پاس پیغمبر
ساتھ اس چیز کے کہ نہ چاہتے تھے جی انکے تکالیف شرعیہ سے ایک فرقے کو جھٹلا دیا مانند عیسی اور محمد کے علیہم الصلوۃ والتسلیمات
اور ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہین مثل زکریا اور یحیی اور شعیا کے علیہم السلام وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا اور گمان کیا بنی
اسرائیل نے یہہ کہ نہوگا کچھ فتنہ انکو مارنے اور جھٹلانے پیغمبرونکے سے پس اندھے ہوئے حق دیکھنے سے اور بہرے ہوئے حق بات سننے
سے بعد حضرت موسی علیہ السلام کے ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ پھر پھر آیا اللہ نے اوپر انکے توبہ کو حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین ثُمَّ عَمُوا
وَصَمُّوا پھر اندھے اور بہرے ہوئے كَثِيرٌ مِّنْهُمْ بہت انمین سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرکے وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ اور اللہ
دیکھنے والا ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین یہہ اور مناسب اسکے سزا دیگا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ
تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہے مسیح بیٹا مریم کا وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ اور
کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا ہے نظم اپنا سا جانو مجھے کو خوب ہون ؛ بندہ
ہون مخلوق ہون مربوب ہون ؛ بندگی رب کی کرو اے جاہلو ؛ غافل اتنے بھی نہو اے غافلو ؛ بندگی بندیکی کرنا جہل ہے ؛ جو کرے
یہہ سخت وہ نا ابل ہے ؛ ہو تاہے مخلوق بھی خالق کہین ؛ مین ہون مخلوق خدا خالق نہین ؛ میرا اور تم سب کا وہ خالق ہے ایک ہم
مین سب مرزوق اور رازق ہے ایک ؛ ہے وہی لائق عبادت کے خدا ؛ اور نکوئی معبود ہے اسکے سوا إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ
حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ تحقیق شان یہہ ہے کہ جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کیا اللہ نے واسطے اسکے
بہشت اور جگہہ اسکی دوزخ ہے وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ اور نہین واسطے ظالمون کے کہ اللہ کو چھوڑکر اور کی عبادت کرتے ہین
کوئی مدد دینے والا کہ عذاب انسے دفع کرے لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین
تحقیق اللہ تیسرا تین مین کا سمجھ لیجئے کہ مرقوسیہ ایک فرقہ ہے نصاری کا انکا یہہ اعتقاد ہے کہ خدائی تین مین بٹی ہے اللہ اور مریم اور
عیسی مین وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ اور حال یہہ ہے کہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر اللہ ایک کہ گرد شرکت کی پردۂ وحدانیت
اسکی کو نہین پہنچ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور نہ باز رہینگے یہہ قوم اس چیز سے
کہ کہتے ہین اور اللہ کو ایک نجانینگے البتہ لگیگا ان لوگونکو کہ کافر ہون ترساؤن مین سے عذاب درد دینے والا أَفَلَا يَتُوبُونَ

Marfat.com

اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ کیا پس نہین توبہ کرتے طرف اللہ کے اس قول اپنے سے کہ کہتے ہین اللہ تیسرا ہی تین مین کا اور نہین بخشش
مانگتے اس سے اللہ کو ایک جان کر یہہ استفہام بمعنی امر ہی یعنے چاہئے کہ توبہ کرین اور بخشش مانگین وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ
بخشنے والا ہی توبہ کرنیوالونکا مہربان ہی بخشش مانگنے والون پر مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ نہین مسیح بن مریم مگر پیغمبر قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ تحقیق گذر چکین پہلے اس سے پیغمبر اور انکو معجزے دیتے تھے جیسے عیسی کو دئے اگر عیسی مردا جلاتا تھا تو موسی عصا کو
اژدہا کرتا تھا کہ اسنے بھی نادر ہی اور جو عیسی بن باپ کے پیدا ہوا تو آدم بن ماں باپ کے پیدا ہوا یہہ اس سے عجب تر ہی پس بعضے
پیغمبرونکے بندیسے خدا نہین کرتے وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ اور ماں اسکی اولیا سے ہی اور سچا کرنیوالی ہی آیات ربانی کو چنانچہ کہا ہی وصدقت
بکلمات ربہا وکتبہ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ تھے دونوں مریم اور عیسی کہاتے تھے کھانا جیسے اور سب کھاتے ہین پس جو محتاج غذا کا
ہو وہ اللہ نہین اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ دیکھہ کیونکہ بیان کرتے ہین ہم واسطے اُنکے نشانیاں وحدانیت
اپنے کی پھر دیکھہ احوال انکا کہاں سے پلٹائے جاتے ہین قبول کرنے حق کے سے قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ
ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا کہہ کیا عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہین مالک واسطے تمہارے ضرر مین اور نہ نفع مین یعنے عیسی
کو یہہ قدرت نہین کہ خدا کی طرح سے ضرر تم سے دور کرے اور نفع بخشے وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور اللہ وہی ہی سننے والا جھوٹی
باتین تمہارے جاننے والا پلید عقیدے تمہارے قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ کہہ اے اہل کتاب کے مت زیادتی
کرو بیچ دین اپنے کے سوا حق یعنے اے یہود مبالغہ مذمت عیسی مین مت کرو اور اے انصاری افراط مدح مین عیسی کی مت کرو وَلَا تَتَّبِعُوْۤا
اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ اور مت پیروی کرو خواہشون کی اس قوم کے کہ تحقیق گمراہ ہوئے
پہلے بعثت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور گمراہ کیا بہتونکو اور ثابت رہے بہکنے پر راہ سیدھی سے بعد بعثت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ لعنت کئے گئے وہ لوگ جو کافر ہوئے بنی اسرائیل سے یعنے
یہود اوپر زبان داود علیہ السلام کے کہ اہل ایلیہ کو انھون نے کہا اللہم العنہم اور اوپر زبان عیسی علیہ السلام کے کہ انھون نے اصحاب
مائدہ کو یہی کہا ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ یہہ لعنت انکو سبب اسکے تھی کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے وہ حد سے نکل جاتے
كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ تھے وہ کہ ایک دوسرے کو منع نہین کرتے تھے برے کام سے کہ کرتے تھے اسکو لَبِئْسَ مَا كَانُوْا
يَفْعَلُوْنَ البتہ برا ہی جو کچھہ تھے کرتے اس آیت مین تہدید عظیم ہی برے کام سے منع نکرنے پر تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
دیکھتا ہی تو بہت کو اہل کتاب مین سے کہ مسلمان کے حسد کے سبب سے دوستی کرتے ہین ان لوگوں سے کہ کافر ہوے جیسے
کعب بن اشرف کہ بعد غزوۂ بدر کبری کے مکے کو گیا اور مشرکون کو مسلمانونکے جنگ پر حرص دلائی لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ
سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ برا ہی جو کچھہ کہ آگے بھیجا ہی واسطے انکے جانون انکے نے اور وہ کیا چیز ہی یہہ
کہ نا خوش ہوا اللہ اوپر انکے اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہین وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ
مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ اور اگر ہوتے یہود کہ ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اپنے کے اور اس چیز کے کہ نازل کی گئی ہی طرف
اس پیغمبر کے نہ پکڑتے مشرکونکو دوست کیونکہ موسی کا فرمان اور توریت کا حکم یہہ ہی کہ کافرونکو دوست نہ پکڑو یا مراد اس سے
منافق ہین کہ اگر یہہ ایمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر رکھتے اہل کفر سے دوستی نکرتے وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ

ع

Marfat.com

اور لیکن بہت یہود اور منافقون مین سے خارج ہین دائرۂ اسلام سے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ
اَشْرَكُوْا البتہ پاویگا تو سخت تر لوگون سے عداوت مین واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے ہین یہود کو اور ان لوگون کو کہ شرک لاتے ہین یعنے
بڑے دشمن مسلمانون کے یہود اور مشرک ہین اسیواسطے مخالفت ہین تمہارے موافقت رکھتے ہین وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ
قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی اور البتہ پاویگا تو نزدیک تر آدمیونکا دوستی مین واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے ہین ان لوگون کو کہ کہتے ہین کہ
ہم نصاری ہین کیونکہ دل انکے نرم ہین یہود سے ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ یہہ نزدیک دوستی
مین اسواسطے ہی کہ بعضے انمین سے دانایان رست گو ہین اور عبادت کرنیوالے ہین اور یہہ کہ وہ نہین تکبر کرتے حق کے قبول کرنے
سے مراد اس سے نجاشی اور اصحاب اسکے ہین کیونکہ نصاری مسلمانونکے قتل مین اور بلاد اسلام کے خراب کرنے مین یہود سے کم نہین لیکن
حبشہ کے نصاری کہ جعفر بن ابی طالب سے قرآن سنکر نرم دل ہوگئے تھے اور نجاشی کے ساتھ اکثر ایمان لائے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ
جب جعفر لوٹے حبشہ سے مرحمت کی نجاشی نے ستر آدمی عالم اپنے خدمت نبوی مین بھیجے جب یہہ آپ کے پاس پہنچے آپ نے سورۂ یٰسٓ پڑھی
یہہ بہت روئے اور احکام اسلام کے قبول کیے اور کہا آپس مین کہ قرآن مشابہت تام رکھتا ہی ساتھ اس چیز کے کہ عیسی پر اتری تھی مقصود
قائلان انا نصاری سے وہ لوگ ہین واللہ اعلم وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ اور جب سنتے ہین علما اور رہبان جعفر طیار سے یا نبی
ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہ نازل کی گئی ہی طرف پیغمبر کے یعنے قرآن شریف تَرٰٓی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ
دیکھتا ہی تو آنکھون انکے کو کہ نرمی دل کے سبب بہتے ہین آنسوون سے اس چیز سے کہ پہچانا ہی انہون نے حق سے یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ
اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم اس کلام اور اس پیغمبر پر پس لکھ ہمکو ملا ہوا ان سے کہ
شاہدی دی حقیقت پر قرآن کے اور نبوت پر نبی آخر الزمان کے یا داخل کر امت مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ شاہد
انبیا کے ہین قیامت کے دن حدیث مین ہی کہ جعفر طیار کے لوگونکو یہود مدینے سرزنش کی کہ کیا جلدی ایمان لائے ہین نہین مدت
ہوئی کہ دعوت کرتے ہین اور ہم ایمان نہین لاتے یا اہل حبشہ کو یا نجاشی کو کہا کہ ایمان لائے تم اسپر کہ نہین دیکھا تم نے اسکو حق تعالی
خبر دیتا ہی کہ انہون نے جواب مین کہا وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ اور کیا ہی ہمکو کہ نہ ایمان لاوین ہم ساتھ اللہ کے
اور ساتھ اس چیز کے کہ آئی ہی ہمارے پاس حق سے یعنے کتاب اور پیغمبر وَنَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ اور حال یہ
ہی کہ طمع رکھتے ہین ہم یہہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا ساتھ قوم صالحون کے کہ امت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین فَاَثَابَهُمُ
اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا پس ثواب دیا انکو اللہ نے بدلے اسکے جو کہا انہون نے اخلاص اور
اعتقاد سے بہشتین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور حویلیون انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ اور
یہی ہی بدلا نیکی کرنیوالونکا وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون ہماری
کو یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین لکھا ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم احوال قیامت کا بیان فرماتے تھے دس آدمی کہ
انمین سے ابوبکر اور علی اور ابن مسعود اور مقداد اور ابوذر اور سلمان رضی اللہ عنہم تھے عثمان بن مظعون کے گھر جمع ہوئے اور اتفاق کرکے یہہ بات مقرر
کی کہ باقی عمر دنکو صیام رات کو قیام رکھئے اور بچھونے پر نہ سوئے اور گوشت اور چربی نہ کھائے اور صحبت عورتون سے بیچئے گلیم پوش
ہوکر بیٹھے رہئے اور اس عزم کو مؤکد بقسم کیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ نے انکو کہا کہ مین امر اسکا نہین دیتے ٹھہرایا ہے پر تمہارے

Marfat.com

نفس کا حق ہی روزہ بھی رکھو افطار بھی کرو بھی کرو اور شب کو سوو بھی اور جاگو بھی کہ مین سوتا ہون اور جاگتا ہون روزہ رکھتا ہون اور نہین بھی رکھتا
گوشت اور چربی کھاتا ہون عورتون سے صحبت کرتا ہون فمن رغب عن سنتی فلیس منی بس جو شخص کہ پھرے سنت میری سے پس نہین مجھہ
سے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام
کرو اوپر اپنے پاکیزہ وہ چیزین کہ حلال کین ہین اللہ نے واسطے تمھارے اور مت نکل جاؤ حد سے اسطرح کہ حلال کو حرام کر لو اِنَّ اللّٰہَ لَا
یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکل جانیوالونکو وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا اور کھاؤ اس چیز سے کہ دی ہی تمکو اللہ نے
درانحال کہ حلال پاکیزہ ہو وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ اور ڈرو اللہ سے حرام کرنے مین حلال کے وہ اللہ کہ ہو تم ساتھہ اسکے ایمان لائے
بعد نزول اس آیت کے ان دس شخصون نے کہا ہمنے جو قسم کھائی اسکا کیا علاج کرین یہہ آیت اُتری کہ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ
نہین پکڑیگا تمکو اللہ ساتھہ بے قصور کے بیچ قسمون تمھارے سمجھہ لیجئے کہ امام اعظم کے نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ قسم کھاوے ایک چیز کی اس
گمان پر کہ ہی اور وہ نہو اسپر مواخذہ شرع مین نہین اور امام شافعی کے نزدیک بے قصد جو زبان سے نکلے جیسے لا واللہ وبلی واللہ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ
بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ اور لیکن پکڑتا ہی تمکو ساتھہ اس چیز کے کہ گرہ باندھی تمنے قسمون کی اور یمین معقود وہ ہی کہ زبان سے قسم کھاوی اور
دل سے قصد کرے پھر جو ایسی قسم توڑے فَکَفَّارَتُہٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ پس کفارت اسکی کھلانا دس مسکینونکا ہی بمذہب امام اعظم نصف
صاع جو اور گیہون اور صاع ہی کہ دو سیر ہوتا ہی پینتالیس پیسے بھر کے سیر سے اٹھارہ ماشے کے پیسے سے اسقدر ہر مسکین کو طعام دے
مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُھُمْ درمیان سے اس چیز کے کہ کھلاتے ہو تم اہل اپنے کو یعنی بہت اچھا نہ برا یا پہنانا دس مسکینونکا
ہی ہر ایک کو ایسی پوشش دے کہ جس سے نماز پڑھی جائے یہہ مذہب امام اعظم کا ہی اور اوروں کے نزدیک ستر عورت کے قدر کفایت کرتا ہی
اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ یا آزاد کرنا ایک گردن کا ہی یعنے بندہ آزاد کرے سالم بے عیب خواہ مومن ہو خواہ کافر یہہ مذہب حنفی ہی اور شافعی کے نزدیک
ایمان شرط ہی فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ پس جو کوئی نہ پاوے یہہ کفارے تینو پس روزے رکھے تین دن کے پے درپے اور شافعی کے نزدیک
تتابع شرط نہین ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ یہہ ہی کفارت قسمون تمھارے کی جب قسم کھاؤ تم و توڑو وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَکُمْ اور
محافظت کیا کرو قسمون اپنے کی کہ کثرت توڑا کرو یا کھایا ہی نکرو کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ جیسا کہ کفارہ قسم کا بیان
کیا اسیطرح بیان کرتا ہی اللہ واسطے تمھارے نشانیان اپنے شرع کی تو کہ تم شکر کرو اس بیان کی نعمت پر سمجھہ لیجئے کہ خمر کے حق مین چار
آیتین نازل ہوئی ہین اول آیت مکے مین نازل ہوئی ہی ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا اور ان لوگونمین
مین حلال تھی دوسرے جب عمر فاروق اور معاذ بن جبل نے خمر اور میسر کے حق مین پوچھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تو جواب یہہ آیت آئی کہ قل
فیہما اثم کبیر ومنافع للناس بعضون نے نظر کر کے طرف اثم کبیر کے ترک کئے اور بعضون نے منافع للناس ملاحظہ کر کر پی تی رہے
تیسرے بہائی مین عبدالرحمن بن عوف کے نماز شام مین امام قل یا ایہا الکافرون چار جگہہ لا بھول گیا آیتہ آئی لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری
اکثر صحابہ نے ترک کی چوتھی عتبان بن مالک کے گھر صحابہ کی ضیافت تھی بعد کھانیکے شراب پی سعد بن وقاص نے حالت مستی مین
ہجو انصار مین شعر کہا ایک شخص نے سعد کے سر مین ضرب دی مجلس بھاری انپر ہو گئی سعد نے حضرت سے اگر قصہ عرض کیا عمر
فاروق نے ہاتھہ اٹھا کر دعا کی کہ الہی بیان کر واسطے ہمارے بیچ خمر کے بیان شافی یہہ آیت حرمت خمر کی نازل ہوئی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے نہین کہ شراب اور جوا

Marfat.com

اور تھان تبوں کی اور تیر فال کے پلید ہین کام شیطان کے سے مین سمجھ لیجیے کہ شراب مین سب مسکرات داخل ہین او جوئے مین نرد و لعب
وغیرہ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پس پرہیز کرو اس سے تو کہ تم چھٹکارا پاؤ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ
وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہی شیطان یہہ کہ ڈالے درمیان تمہارے عداوت اور بغض بیچ پینے
شراب کے اور کھیلنے جوئے کے اور بند کرے تمکو یاد خدا کے سے اور نماز سے فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ پس کیا ہو تم باز رہنے والے یہہ استفہام
بمعنے امر ہی یعنے باز رہو تم شراب پینے سے اور جوا کھیلنے سے کہ تمھین انکے عیبون پر اطلاع کر دی حدیث مین ہی کہ جب یہہ آیت نازل
ہوئی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا انتہینا یا رب باز رہے ہم اے پروردگار ہمارے سمجھ لیجیے کہ اس آیت مین دس دلیلین
ہین حرمت خمر کی اول یہہ کہ خمر کو قمار کے ساتھ لائے وہ حرام ہی یہہ بھی حرام ہوئی دوسری بت پرستی کے ساتھ ملایا کہ سر حرام ہین
کی ہی پس یہہ بھی حرام ہوئی تیسری اسے رجس یعنے پلید کہا اور جو پلید ہی حرام ہی چوتھی عمل شیطان کا کہا اور جو عمل شیطان کا ہی
حرام ہی پانچوین حکم کیا اس سے دور رہنے کا اور جس سے دور رہنا فرض ہی وہ حرام ہی چھٹے چھٹکارا بیچ اجتناب اسکے کے فرمایا
اور جسکے اجتناب مین چھٹکارا ہی وہ حرام ہی ساتوین اسکو سبب عداوت اور بغض کا کہا اور جو درمیان مسلمانون کے سبب
عداوت ہو وہ حرام ہی آٹھوین یہہ باز رکھنے والی یاد خدا سے ہی اور جو یاد خدا سے باز رکھے حرام ہی نوین سبب منع نماز ہی
بیشک حرام ہی دسوین فرمایا کہ باز رہو اس سے یعنے ترک کرو اور جسکا ترک فرض ہی حرام ہی حدیث مین ہی کہ مدمن الخمر کعابد
وثن یعنے مدمن خمر مثل پرستندۂ بتان ہی بیت معاذ اللہ گناہ سخت شرب ہی جان ای رفت ؛ خدا اپنے تفضل سے بچاوے
ہر مسلمان کو ؛ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا اور فرمانبرداری کرو اللہ کی بیچ نہ پینے شراب کے اور فرمانبرداری کرو رسول
کی بیچ امر و نہی اسکے کے اور ڈرو مخالفت سے فرمان خدا کے فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ پس اگر پھر جاؤ
تم امر اور نہی سے پس جانو تم یہہ کہ اوپر رسول ہمارے پہنچانا ہی ظاہر اور کچھ ضرر اسکو نہین ضرر تمکو ہی جو نمانوگے لکھا ہی کہ جب
آیت حرمت خمر کی نازل ہوئی بعضے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ بعضے بھائی ہمارے کہ شراب پیتے تھے اور بشرب اجل نوش کر
گئے انکا کیا حال ہوگا یہہ آیت اتری لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا نہین اوپر ان لوگون کے جو ایمان
لائے اور عمل کئے اچھے گناہ بیچ اس چیز کے کہ کھایا ہی انہون نے اور انپر حرام نتھی پھر گئے اور زندون پر بھی شراب پینے کا پہلے
حرمت سے گناہ نہین اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا جو وقت پرہیزگاری کرین شرک سے اور ایمان
پر ثابت رہین اور عمل کرین اچھے پھر پرہیز کرین محرمات سے اور ایمان لاوین انکی حرمت پر پھر ثابت رہین پرہیزگاری پر اور نیک کام کرین وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہی نیک کارونکو نظم منہ نہ نیکی سے پھرا ہر دین ؛ بولے واللہ یحب المحسنین ؛ مندرج ہی حب حق احسان مین
دوست رکھ احسان کو ہر آن مین ؛ ز فتا ہر ایک سے احسان کر ؛ صرف احسان اپنا مال و جان کر ؛ لکھا ہی کہ سال حدیبیہ مین
شکاری جانورون نے مسلمانون کے لشکر مین غلبہ کیا انکے اسباب مین چلے آتے تھے اور یہہ عمرہ کا احرام باندھے تھے شکار کو دیکھ کر غمگین
ہوتے تھے یہہ آیت اتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو البتہ آزماویگا تمکو
اللہ ساتھ ایک چیز کے شکار سے وقت احرام تمہارے کے تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ کہ پہنچتے ہین ہاتھ تمہارے مثل چھوٹے شکار کے
اور نیزے تمہارے مانند بڑے شکار کے اور یہہ آزمانا اسواسطے ہی لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ تو کہ ظاہر کرے اللہ اس شخص

Marfat.com

کوکہ ڈرتا ہے اس سے بن دیکھے فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پس جو کوئی حد سے نکلے اور شکار کرے پیچھے اس آزمایش کے
پس واسطے اسکے عذاب ہے درد دینے والا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت
مار ڈالو شکار کو اور حال انکہ تم احرام میں ہو حج کے یا عمرے کے سمجھ لیجئے کہ سوا مذہب حنفی کے اور تینوں مذہبوں میں سگ گزندہ اور گرگ
اور مردار خوار اور کوا اور سانپ اور بچھو شکار میں داخل نہیں انکو مارنا درست ہے وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا اور جو کوئی مار ڈالے
شکار کو تم میں سے جان کر کہ احرام میں ہوں اور شکار مجھ پر حرام ہے اس سے مراد ابوالیسر رضی اللہ عنہ ہیں کہ سال حدیبیہ میں گورخر
نیزے سے مارا تھا یہہ قصداً اے قید اسکے واسطے ہے والا ہر محرم کہ شکار کرے قصد سے یا خطا سے فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ پس اوپر
واجب ہے بدلا مثل اسکے جو شکار مارا جانکر چارپایوں سے جیسے اونٹ اور گائی اور بکری یعنے اس شکار کے عوض ان چارپایوں میں
سے ذبح کرے بڑے کے بدلے بڑا چھوٹے کے چھوٹا يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ حکم کریں ساتھ اسکے دو صاحب عدالت تم میں سے یعنے دو مرد
دانا کہہ دیں کہ اس شکار کے برابر یہہ چارپایہ ہے قیمت میں هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ درانحال کہ وہ قربانی پہنچنے والی کعبے کے ہو یعنے کعبے
میں لیجا کے ذبح کرے اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ یا اوپر اسکے ہے کفارہ شکار کرنیکا کھلانا مسکینوں کا اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ
وَبَالَ اَمْرِهٖ یا برابر اس کھلانیکے روزے رکھنے میں تو کہ چکھے شکار کرنیوالا احرام میں وبال کام اپنے کا سمجھ لیجئے کہ اگر محرم شکار مارے
تو مثل اسکے قربانی کرے پھر امام مالک اور شافعی کہتے ہیں کہ خلقت اور ہیئت میں مثل ہو جیسے شترمرغ مارا تو اونٹ ذبح کرے اور گورخر
مارا تو گائے اور ہرن مارا تو بکرا اور امام اعظم کے نزدیک یہہ ہے کہ جہاں مارا ہے وہاں اسکی قیمت ٹھہرالے اگر اسقدر قیمت ہے کہ قربانی
خرید کر سکتا ہے تو خرید کر حرم میں پہنچانے یا اسکا کھانا خرید کر درویشوں کو کھلائے ہر مسکین کو نیم صاع گیہوں اور ایک صاع سوائے اسکے یا
عوض طعام ہر مسکین کے ایک روزہ رکھے اور نزدیک امام شافعی کے ہر درویش کو ایک مد طعام عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ معاف کیا اللہ نے
اس چیز سے کہ گذر گئی یعنے شکار کرنا ایام جاہلیت کا یا تحریم سے پہلے کا عفو فرمایا وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ اور جو کوئی پھر کریگا یہ عمل
پس بدلا لیویگا اللہ اس سے وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ غالب ہے حکم اپنے میں بدلا لینے والا ہے اس سے جو حکم اسکا نمانے
اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ حلال کیا گیا واسطے تمہارے شکار دریا کا محل ہو یا محرم اور دریا میں چشمہ اور
جھیل اور تالاب اور کنواں سب داخل ہے اور حلال کیا گیا واسطے تمہارے کھانا دریا کا کہ مچھلی پانی کی اچھلکر کنارہ پر آرہی اور مرگئی فائدہ
ہے واسطے تمہارے اور مسافروں کے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا اور حرام کیا گیا اوپر تمہارے شکار جنگل کا جب تک کہ رہو
تم احرام میں وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو اللہ سے وہ اللہ کہ طرف اسکے جمع کئے جاؤگے جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ
الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ کیا ہے اللہ نے کعبے کو کہ گھر حرمت والا ہے باعث قائم رہنے کا واسطے لوگوں کے دین دنیا میں دین کا قیام یہہ
ہے کہ حج اور مناسک حج وہاں ہیں اور دنیا کا یہہ ہے کہ وہاں امن ہے قتل وغیرہ سے وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اور مہینے حرمت والے کو
کہ تیاریاں حج کی کریں یا مراد اس سے سب مہینے حرام میں کہ آدمی انمیں قتل اور غارت سے امن رہتا ہے وَالْهَدْيَ وَ
الْقَلَآئِدَ اور قربانیاں اور گلے میں پٹے والیاں یعنے یہہ بھی تمہارے باعث قیام امور میں کہ لٹیروں اور چوروں سے مامون
ہیں ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ یہہ جو مذکور ہوا اسواسطے ہے تو
کہ تم جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور یہہ کہ اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے

Marfat.com

جو کچھ مقرر کرتا ہے حلال حرام اپنے علم اور حکمت سے کرتا ہے اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جانو تم یہہ کہ اللہ
سخت عذاب والا ہے واسطے اسکے کہ جو محرمات کرتا ہے اور یہہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے اوپر اس شخص کے کہ محرمات سے بچتا ہے
مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ نہین اوپر رسول کے مگر پہنچانا احکام کا مکلفون کو کہ عذر انکو نرہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ
اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو کہ چھپاتے ہو قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ کہہ اے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم نہین برابر ہوتا ہے پلید اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھکو بہتایت پلید کی کیونکہ اعتبار اچھے برے کا ہے تھوڑے
نہ بہت کا اور یہہ حکم عام پلید آدمیون مین ہو یا مالون مین یا اعمالون مین یا اور چیزون مین فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ پس ڈرو اللہ سے حلال جاننے مین حرام کے اے عقل والو تو کہ تم فلاح پاؤ معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ بعضے لوگ حضرت سے بطریق استہزا بیہودہ باتین پوچھتے تھے کوئی کہتا تھا کہ باپ اس شخص کا کون ہے کوئی کہتا تھا میرا
اونٹ گم گیا ہے کہان ہے یہہ آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت
پوچھا کرو ان چیزونسے کہ اگر ظاہر کئے جاوین واسطے تمہارے جواب انکے ناخوش لگے تمکو وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ
تُبْدَ لَكُمْ اور اگر سوال کروگے ان چیزونسے پیغمبر سے اسوقت کہ اُتارا جاتا ہے قرآن ظاہر کیا جاویگا واسطے تمہارے عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا
معاف کیا اللہ نے اُنسے یعنی مت پوچھو ان چیزونسے کہ اللہ نے معاف کیا انکو اور بندونکو تکلیف انکی نہین دی لکھا ہے کہ جب
آیۃ فرضیت حج کی نازل ہوئی سراقۃ بن مالک نے کہا کیا ہر سال مین فرض ہوا حضرت نے فرمایا لا اور اگر کہتے نعم ہر سال واجب ہو جاتا
اور تمہین طاقت اسکے ادا کی نہین پس حضرت نے فرمایا فاترکونی ما ترکتکم اور یہہ آیۃ اُتری کہ حق تعالی نے معاف کیا اور اس
سوال پر تم سے مواخذہ نکیا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے کہ معاف کرتا ہے اور بردبار ہے کہ عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا قَدْ
سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ تحقیق پوچھا تھا چیزونسے ایک قوم نے پہلے تم سے جیسے قوم ثمود نے ناقہ طلب کیا تھا اور حواریون نے
مایدہ مانگا تھا ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ پھر ہوگئے ساتھ اسکے کافر یعنے بعد دیکھنے معجزہ کے ایمان نہ لائے عذاب الہی کے سزاوار
ہوئے لکھا ہے کہ عمرو بن یحیی نے عرب کے ساتھ قبیلون بڑون کو دین اسمعیل سے پھرا کر بت پرستی پر لگا دیا تھا انہین سے ایک
قبیلہ قریش کا تھا اور اسنے بت پرستی کے لیے بت بنائے تھے اور بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حامی ٹھہرائے تھے جس اونٹ کو
بت کی نیاز کرکے کان چیر دیتے تھے اسے بحیرہ کہتے تھے اور جس جانور کو بت کے نام پر آزاد کرکے سانڈہ کر دیتے تھے کہ جہان
چاہے پھرے اور کھائے اور اسکا کھانا حرام گنتے تھے اسے سائبہ کہتے تھے اور جو شخص مقرر کرتا کہ بچہ نر ہو تو بت کی نیاز ذبح
کرون اور مادہ ہو تو مین رکھون پھر جو نر اور مادہ دونو اکٹھے پیدا ہوتے تو بھی نر آپ رکھتا اُسے وصیلہ کہتے تھے اور جس اونٹ کے
دس بچے ہوتے لائق سواری کے اور لادنے کے تو اس اونٹ پر لادنا اور سواری موقوف کرتے تھے اور کسی گھاس اور پانی پر
اُسے نہین منع کرتے تھے اسکو حامی کہتے تھے عمرو بن یحیی کے زمانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کرامت نشان
تک ساتون قبیلون مین عرب کے یہہ دستور تھا اور جانتے تھے کہ خدا نے یون نہین فرمایا ہے حق تعالی نے انکی بات رد کی اور
یہہ آیت نازل کی مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
نہین مقرر کیا اللہ نے بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ولیکن جو لوگ کافر ہوے باندھ لیتے مین اوپر اللہ کے جھوٹ

Marfat.com

جیسے عمرو بن یحی اور اسکے اتباع وَاَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ اور اکثر انکے نہین سمجھتے حلال حرام کو اور تحقیق کرنے مین غور نہین کرتے
پہلے گمراہون کے قدم بقدم رکھتے ہین وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ
اٰبَآءَنَا اور جب کہا جاتا ہی واسطے انکے کہ آؤ طرف اُس چیز کے کہ اُتاری ہی اللہ نے حلال اور حرام کے حکم اور آؤ طرف
پیغمبر کے کہ بیان کرنیوالا اس حکم کا ہی کہتے ہین کفایت ہی ہمکو جو کچھ کہ پایا ہمنے اوپر اُسکے باپون اپنے کو اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ
لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ کیا تقلید کرتے مین اگرچہ تھے باپ انکے نہ جانتے کچھ اور نہ راہ پائے یعنے وہ جاہل و گمراہ تھے
انکی پیروی مین نفع نہین پس پیروی اُسکی چاہیئے جو عالم اور رہنما ہو نظم پیروی جاہل کی کرنا جہل ہی ٭ کیونکہ وہ خود گمرہ ونا اہل ہی
راہ بتلانے کو عالم چاہیئے ٭ حکم پر اللہ کے قائم چاہیئے ٭ سچ کہا ہی مولوی نے رفقا ٭ سوچ اس نکتہ کو با فہم رسا ٭ دست بر بینا ٭
زنی آئی براہ ٭ دست در کوری زنی افتی بچاہ ٭ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو لازم پکڑو اوپر اپنے محافظت
جانون اپنے کی یعنے احکام الٰہی پر قائم رہو لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ نہ ضرر کریگی تمکو گمراہی اس شخص کی کہ گمراہ ہوا جب راہ پا دیگے
تم لکھا ہی کہ مسلمان کافرون پر حسرت کھاتے ہین اور انکے ایمان کی آرزو کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ تم آپ سنبھلے رہو کافر کی
گمراہی مومنان راہ یافتہ کو خلل نہین پہنچاتی اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ طرف اللہ کے ہی بازگشت تمہارے سبکی
پس خبر دیگا تمکو ساتھ اسکے جو تھے تم کرتے لکھا ہی کہ عدی اور تمیم انصاری تجارت کیواسطے شام کو گئے تھے انکے ساتھ مسلمان بدیل
نام عمرو عاص کا غلام گیا تھا وہ وہان بیمار رہوا اور اپنے سب اسباب جنس اور نقد ایک کاغذ پر لکھ کر اپنے اسباب مین رکھ لیا
جب بہت شدید ہوا مرض تو تمیم اور عدی کو وصیت کی کہ میرے گھر سب اسباب میرا پہنچانا پھر مر گیا اُنھون نے سب اسباب مدینے
مین اسکے گھر دیا لیکن ایک کٹورہ پانیکا سنہری نقش اسپر بنی تھی وہ اس اسباب مین سے نکال لیا بدیل کے وارثون نے وہ کاغذ
لکھا ہوا دیکھا تو سب چیزین موافق لکھے کے پائین لیکن وہ کٹورہ نہ ملا تمیم اور عدی پر دعوی کیا اور اس قصے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس لے گئے یہہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَھَادَۃُ بَیْنِکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اے لوگو جو ایمان لائے ہو گواہی کی
درمیان تمہارے جب حاضر ہوا ایک کسیکو تم میں سے موت کی نشانی حِیْنَ الْوَصِیَّۃِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِکُمْ
وقت وصیت کے دو شخص ہون صاحب عدل اور انصاف کے تم مین سے مسلمان یا اور دو سوا تمہارے یعنے ذمی اور اب یہہ
حکم منسوخ ہی گواہی ذمی کی مسلمانون پر باجماع درست نہین اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْکُمْ مُّصِیْبَۃُ الْمَوْتِ اگر تم سفر کرو
بیچ زمین کے پس پہنچے تمکو مصیبت موت کی یعنے سفر مین اگر علامت موت کی پاؤ تو دو مسلمانونکو وصیت پر گواہ کرو تَحْبِسُوْنَھُمَا
مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوۃِ بند رکھو ان دونون کو پیچھے نماز عصر کے کہ وہ وقت برکت والا ہی دعا نیک اور بد اسمین زیادہ قبول
ہی فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰہِ پس قسم کھاوین دونون ساتھ اللہ کے اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک رکھتے ہو تم بیچ انکے اور مضمون قسم کا
یہہ ہو کہ لَا نَشْتَرِیْ بِہٖ ثَمَنًا نہ مول لینگے ہم بدلے اس قسم کے کچھ مول یعنے دنیا کی طمع کیواسطے جھوٹی قسم نہین کھانے کی
وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی اور اگرچہ ہو صاحب قرابت وَلَا نَکْتُمُ شَھَادَۃَ اللّٰہِ اور نہ چھپا وینگے ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمین
اقامت پر اسکے حکم کیا ہی اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ تحقیق پس ہم اسوقت کہ گواہی چھپا وینگے ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمین
اقامت پر اسکے حکم کیا ہی البتہ ہو جاوینگے گناہگارون سے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم اور عدی کو بعد نماز عصر کے

Marfat.com

منبر کے پاس کھڑا کر کے قسم دی انھون نے قسم کھائی کہ ہمنے بدیل کا مال نہین لیا یہہ قسم ہم سچ کھاتے ہین آپ نے چھوڑ دیا پھر وارثون
بدیل کے وہ کٹورا ایک سنار کے پاس دیکھا اس سے پوچھا اسنے کہا مین نے تمیم اور عدی سے مول لیا ہی پھر تمیم اور عدی سے
جھگڑا کیا انھون نے کہا یہہ ہمنے بدیل سے خرید لیا تھا اور ہمارے شاہد نہین تھے اسواسطے ہمنے اقرار نہین کیا کہ پھر حضرت کے
پاس قصہ آیا یہہ آیہ اتری فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ پس
اگر خبر ہووے اوپر اس بات کے کہ ان دونون گواہون نے کسب کیا ہی گناہ کا بسبب خیانت کے پس اور دو شخص کھڑے ہووین گواہی
جگہہ ان دونو خائنون کی ان لوگون مین سے جنکا حق دبایا ہی اوپر انکے کہ احق اور اولی ہین شاہدی دینے مین ان دو بیگانون سے کیونکہ اپنے تردیک
ہین فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا پس قسم کھاوین ساتھ اللہ کے اس مضمون سے کہ البتہ گواہی ہماری
سچی ہی گواہی ان دونون کے سے کہ جنھون نے پہلے دی ہی وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور نہین حد سے نکل گئے ہم
تحقیق ہم جب ایسا کرینگے البتہ ہو جاوینگے ظالمون سے کہ جھوٹ کو حق کی جگہہ رکھینگے پھر حضرت نے فرمایا تو کہ عمرو عاص اور
مطلب بن وداعہ تھے اور قسم کھائی خدا کی بعد نماز عصر کے کہ یہہ کٹورا بدیل کا تھا اور انھون نے خیانت کی ہی پھر حضرت نے وارثون
کو بدیل کے دلوا دیا ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ یہہ حکم جو کیا ہمنے نزدیک
تر ہی اس سے کہ لے آوین گواہی اوپر طرح اسکے کے یا نزدیک تر ہی اس سے کہ ڈرین یہہ کہ پھیری جاینگی قسمین اوپر مدعیون کے پیچھے
قسمون انکے کے کہ کھائی ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے جھوٹی قسم کھانے سے وَاسْمَعُوْا اور سنو خدا کے حکم کو اور قبول کرو
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقون کو کہ خیانت کرنیوالے اور گواہی دینے والے جھوٹے ع
ہین يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ یاد کر جسدن کہ اکٹھا کریگا اللہ پیغمبرونکو پس کہیگا انکو کیا چیز اجابت کی گئی
تھی یعنے تمھارے قوم نے کیا بات مانی تھی تمھاری جب تم انکو توحید کی دعوت کرتے تھے اور یہہ سوال منکرون کے توبیخ کیواسطے
ہوگا یا واسطے ادائے شہادت انبیا کے ہوگا اوپر مسلمانون کے قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا کہینگے پیغمبر نہین علم ہمکو کسی چیز کا تیرے
علم کے آگے اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ تحقیق تو ہی ہی جاننے والا غیبونکا پس تو جانتا ہی جو قوم نے میرے مجھ سے ظاہر کیا
اور جو دلمین چھپایا اور جس چیز کی اجابت کی اور جسکا انکار کیا اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ
یاد کر جسوقت کہیگا اللہ اے عیسی بیٹے مریم کے یاد کر نعمت میری کہ پہنچائی مین نے اوپر تیرے اور اوپر ماں تیری کے اِذْ اَيَّدْتُّكَ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ جسوقت کہ قوت دی تجھکو ساتھ روح پاک کے کہ جبرئیل ہی یا ساتھ کلام کے کہ جس سے مردے جلاتا تھا یا ساتھ انجیل کے
تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا باتین کرتا تھا لوگونسے بیچ جھولے کے اور جوانی کے یعنے باتین تیری بچپن مین اور جوانی مین از روے
فصاحت یکسان تھین سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے اترنا حضرت عیسی کا آسمان سے نکلتا ہی کیونکہ باتفاق علما قبل اس
کھولت سے وہ آسمان پر گئے ہین اور جس عمر مین گئے ہین اسیمین اترینگے پھر زمین پر آکر کھولیت کی سن کو پہنچینگے وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ اور یاد کر اے عیسی جسوقت سکھائی ہمنے تجھکو کتاب یعنے کتابت اور خط اور فہم چیزون کا
اور معنی توریت کی اور انجیل کی وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ اور یاد کر جسوقت بناتا تھا تو مٹی سے جیسے
صورت جانور کی ساتھ حکم میرے کے فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِيْ پس پھونکتا تھا تو بیچ اسکے پس ہو جاتا تھا پرند زندہ ساتھ

Marfat.com

حکم میرے وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ اور چنگا کرتا تھا مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو تاحکم میرے وَاِذْ تُخْرِجُ
الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ اور جسوقت نکالتا تھا تو مردوں کو قبروں سے زندہ ساتھ حکم میرے وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ
جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اور یاد کر جسوقت بند کیا مین نے بنی اسرائیل کو یعنے یہود کو تجھسے کہ تیرے قتل کا ارادہ کرتے تھے
جب آیا تھا تو انکے پاس ساتھ معجزون روشن کے کہ مذکور ہوئے فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ
پس کہا ان لوگون نے کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل مین سے نہین یہہ معجزے جو عیسی دکھاتا ہی مگر جادو ظاہر سب پر وَاِذْ
اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم جسوقت امر کیا ہمنے طرف حواریون کے انکے پیغمبر کی زبانی یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کہ عیسی ہی
کہا انھون نے ایمان لائے ہم اور گواہ ہو تو ساتھ اسکے کہ ہم مسلمان ہین اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ
رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ یاد کر جسوقت کہا حواریون نے اے عیسی بیٹے مریم کے آیا کر سکتا ہی پروردگار
تیرا یہہ کہ اُتارے اوپر ہمارے خوان کھانے کا آسمان سے قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کہا عیسی نے ڈرو اللہ سے
اور ایسے سوال مت کرو اگر ہو تم ایمان لانیوالے اسکی قدرت پر اور میری نبوت پر قَالُوْا کہا انھون نے عذر لا کر کہ ہم قدرت کاملہ
مین اسکے شک نہین رکھتے لیکن نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا
مِنَ الشّٰهِدِيْنَ اور ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ کھاوین ہم اس خوان میں سے اور آرام پکڑین دل ہمارے اور جانین ہم یہہ کہ تحقیق
سچ کہا تو نے ہم سے کہ جو تم خدا سے مانگو گے دیگا اور ہو وین ہم اوپر اس خوان کے گواہون سے جب تو ہم سے گواہی مانگے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب حواریون نے خوان طعام طلب کیا حضرت عیسی ؑ نے کہا تیس روز روزے رکھو انھون نے رکھے
پھر کہا ای عیسی جنکے واسطے ہم یہہ کام کرتے وہ ہمین طعام دیتا ہی اللہ سے ہمارے واسطے خوان مانگ اور سلمان رضی اللہ عنہ سے
منقول ہی کہ جب حواریون نے مائدہ کا سوال کیا حضرت عیسی نے کمبل اوڑھ کر دعا کی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا قَالَ عِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ کہا عیسی بیٹے مریم کے نے یا اللہ سمجھ لیجئے کہ اصل اللہم کی یا اللہ ہتھی حرف ندا کو حذف کرکے میم آخر مین عوض اسکے
آئے اور یہہ کلمہ اللہم بڑا بزرگوار ہی لکھا ہی کہ ستر نام اللہ کے نامون سے اسکے میم مین رکھے مین بعضون نے کہا ہی کہ جس نے
اللہم کہا گویا اُسنے سب نامون سے اللہ کو یاد کیا اسواسطے حضرت عیسی نے اول دعا کے یہہ کلمہ پڑھا پھر دعا کی رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا
مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ای پروردگار ہمارے
اُتار اوپر ہمارے خوان آسمان سے کہ ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو اور آخر ہمارے کو یعنے ہمارے زمانیوالے اور
پیچھے آنیوالے اس خوان سے بہرہ یاب ہون اور وہ خوان ہو نشانی تیری طرف سے اوپر کمال قدرت تیرے کے اور صحت رسالت
تیرے کے اور روزی دے ہمکو وہ خوان یا توفیق شکر کی اُسکے اور تو بہتر دینے والا ہی قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فرمایا اللہ نے تحقیق
مین اُتارنیوالا ہون خوان کو اوپر تمہارے واسطے قبول کرنے سوال تمہارے کے فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ
اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اترنے خوان کے تم مین سے پس تحقیق مین عذاب کرونگا اسکو وہ عذاب کہ
نہ عذاب کرونگا وہ کسیکو عالمون سے پس حق تعالی نے دو ابر کے ٹکڑے بھیجے انمین سرخ دسترخان تھا حواریون کے

الربع

Marfat.com

سامهنے اُترا حضرت عیسیٰ نے دعا کی کہ اللهم اجعلنی من الشاکرین پھر دعا کی کہ الٰہی اس خوان کو رحمت کر نہ عقوبت پھر وضو کیا اور نماز پڑھی اور روئے اور کہکر بسم اللہ خیر الرازقین دسترخوان کھولا اسمین خوان تھا آراستہ مچھلی بھونی بن چرٹے اور کانٹے کے رکھے تھے اور روغن اس سے ٹپکتا تھا اور اسکے سر کی طرف نمک اور دم کی طرف سرکہ اور گرد اسکے سبزی وغیرہ دھرا تھا اور پانچ نان تھے ایک پر زیتون دوسرے پر شہد تیسرے پر روغن چوتھے پر پنیر پانچوین پر قدید تھا ایک شخص تھا شمعون نام اسنے اوچھل کر کہا یا روح اللہ یہہ طعام دنیا کا ہی یا آخرت کا حضرت عیسیٰ نے کہا کہ نہ دنیا کا ہی نہ آخرت کا یہہ کھانا ہی اللہ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا کھاؤ تمنے مانگا تھا اور شکر کرو تو کہ نعمت زیادہ ہو کہا یا روح اللہ اگر اسپر اور بھی معجزہ دکھاؤ تو اور یقین ہمارا زیادہ ہو حضرت عیسیٰ نے اُس ماہی بریان کو کہا زندہ ہو وہ ہلنے لگی فرمایا بحال ہو پھر بریان ہو گئی حوارین ڈر گئے اور اس خوان مین سے نکھایا حضرت عیسیٰ نے درویشون اور بیمارونکو بلایا اور فرمایا کھاؤ کہ تمہارے واسطے عطا ہی اورونکو بلا ہی ایکہزار تین سو آدمیون نے کھانا کھایا اور جتنا اس خوان مین تھا اُس سے کچھہ کم نہوا اور جس فقیر نے کھایا تونگر ہو گیا اور جس بیمار نے کھایا شفا پایا پھر وہ خوان آسمان کو چلا گیا دوسرے دن وقت چاشت کے پھر اُترا اغنیا اور فقرا نے کھایا چالیس دن تک اُترا کیا حضرت عیسیٰ کو وحی ہوئی کہ یہہ خوان فقرا کے واسطے ہی نہ اغنیا کے اغنیا یہہ حکم سنکر شک مین پڑے دور جادو بتانے لگے تبن اوپر اسی آدمی اور بقول معالم تین سو تیس شخص مسخ ہو صورت سور کی بن گئے اور بعد تین دن کے مر گئے اور بعضی کہتے ہین کہ اُترا نہین تہدید سنکر مانگنے والون نے نہ مانگا لیکن پیغمبر کی دعا عبث نہین شاید اسس دعا کا اثر یہہ ہو کہ امت عیسیٰ علیہ السلام کی ہمیشہ مالدار رہی اور جو ناشکری کرے تو آخرت مین سب سے زیادہ عذاب پاوے اور اس آیت مین تنبیہ ہی کہ مسلمانونکو چاہیے اپنا مدعا خرق عادت کی راہ سے نچاہے کیونکہ شکر گذاری اسکی دشوار ہی وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اور یاد کر جب کہیگا اللہ اى عیسیٰ بیٹے مریم کے بعد لیجانیکے آسمان پر یا روز قیامت کو واسطے توبیخ نصاریٰ کے ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کیا تونے کہا تھا لوگون کو پکڑو مجھکو اور مان میری کو دو معبود بدون خدا کے کہ مستحق عبادت کے ہی قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ کہیگا عیسیٰ پاکی ہی تجھکو نہین ہی واسطے میرے یہہ کہ کہون وہ چیز کہ نہین واسطے میرے لائق اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ اگر مین نے کہا ہو گا یہہ پس تحقیق جانتا ہو گا تو تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ جانتا ہی تو سب کو جو کچھہ بیچ جی میرے کے ہی اور نہین جانتا مین جو کچھہ بیچ جی تیرے کے ہی یا جو مینے چھپایا ہی وہ تو جانتا ہی اور جو تونے چھپایا ہی وہ مین نہین جانتا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ تحقیق تو ہی ہی جاننے والا غیبون کا مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ نہین کہا مین نے واسطے امت اپنی کے مگر جو کچھہ کہ حکم کیا تونے مجھکو ساتھہ اسکے توحید سے اور نہین کہا مین نے انکو مگر اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہی پس مین نے اپنے اپکو مربوب اور مخلوق کہا ہی نہ رب اور خالق بیت مین ہون مربوب اور مخلوق خدا ؛ رب و خالق یک وہی ہی کبریا وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اور تھا مین اوپر اقوال اور افعال اُنکے کے شاہد یا نگہبان جب تک کہ رہا مین بیچ اُنکے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ پس جب اُٹھا لیا تونے مجھکو آسمان پر تھا تو ہی نگہبان

اوپر اُنکے وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ ہی اور نگہبان اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ اگر عذاب
کریگا تو انکو کفر پر پس تحقیق وہ بندے ہین تیرے وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اور اگر بخش دیوے انکو کہ کفر سے توبہ کرین
اور ایمان لاوین پس تحقیق تو ہی ہی غالب ثواب اور عقاب دینے پر حکمت والا جو کرے عفو اور عذاب قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ
الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ کہا اللہ نے مراد یہہ ہی کہ کہیگا اللہ لفظ ماضی کا واسطے تحقیق وقوع کے ہی گویا کہ قیامت قائم ہی اور کہا
اللہ نے یہہ دن ہی کہ فائدہ دیویگا سچونکو سچ انکا کہ دنیا مین بولے تھے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا
واسطے سچون کے بہشتین ہین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے سے نہرین ہمیشہ رہنیگے واسطے بیچ اُنکے ہمیشہ یہہ تاکید ہی کہ بے نہایت
ہی زمانہ اُنکے رہنے کا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ راضی ہوا اللہ اُنسے ساتھ طاعت کے اور راضی ہوئے وہ خدا سے ساتھ
اعطائے کرامت کے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ یہہ بہشتونمین جانا اور اللہ کا راضی ہونا مراد پانا ہی بڑا لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
فِیْهِنَّ واسطے اللہ کے ہی پادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھ بیچ انکے ہی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے
قادر ہی سورۂ انعام مکی ہی مگر تین آیتین قُلْ تَعَالَوْا اور مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی اور وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ درمیان مکے اور مدینے کے نازل ہوئی ہین
ایک سو پینسٹھ آیتین ہین اور کلمات ایکہزار بیالیس ہین حروف بارہ ہزار اکیس ہین نواصل بالترتیب نمر لطہ مین اور ربط اس
سورة کا ساتھ سورة مائدہ کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر اہل کتاب کا اور گفتگو انکا تھا اسمین رد گفتگوئے ناپسندیدہ مشرکان فرمایا اور یہہ بھی ہی
کہ ختم سورہ مائدہ کا بذکر ملک السموات والارض تھا آغاز اس سورة انعام کا بذکر ملک السموات والارض ہوا اور یہہ بھی ہی کہ آخر اس
مین ذکر تعمیم قدرت ہی کہ وہو علی کل شيء قدیر اول اسمین مذکور سموات اور ارض اور ظلمت اور نور ہی کہ آثار قدرت ہین کہ تخصیص بعد تعمیم ہی

مائة وخمس وستون اٰیة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سورة الانعام مکیة وهي

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ سب تعریف واسطے خدا کے ہی جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو
اور پیدا کیا اندھیرونکو اور اجالے کو یہہ رد ہی قول مجوس کا کہ کہتے مین اللہ خالق نور کا ہی اور شیطان خالق ظلمات کا ہی
سو اللہ نے فرمایا کہ دونون کو مین نے پیدا کیا ہی یا مراد ظلمت اور نور سے رات اور دن ہی یا جہل اور علم ہی یا معصیت
اور طاعت ہی یا دوزخ اور بہشت ہی یا ضلالت اور ہدایت ہی اور ظلمات کو جمع لائے اسواسطے کہ ضلالتین بہت ہین اور نور
کو مفرد لائے کیونکہ ہدایت ایک ہی واللہ اعلم بحر الحقائق مین ہی کہ پیدا کیا آسمان دل اور زمین نفس کو اور گردانا ظلمات نفوس
کو صفات یعنی حیوانی اور اخلاق سبعی شیطانی سے اور ظاہر کیا نور قلب کو اوصاف ملکی روحانی ربانی سے ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ پھر باوجود ان دلیلون کے وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے برابری دیتے مین بتون کو
یا عدول کرتے ہین اسکی عبادت سے طرف اورکی عبادت کے هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا وہ ہی جسنے
پیدا کیا باپ تمہارے کو کہ آدم ہی مٹی سے پھر مقرر کی اجل وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ اور ایک اجل مقرر کی ہوئی نزدیک اسکے
ہی کہ اُسے کوئی نہین جانتا ہی وہ قیامت ہی ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ پھر تم شک کرتے ہو بعث مین یعنے بعد ثابت ہونے
کے کہ ابتدائے خلق اس سے ہی پھر شک کیون چاہئے کہ معاد خلق بھی طرف اسکے ہی وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی
الْاَرْضِ اور وہی ہی اللہ بیچ آسمانونکے مالک اور بیچ زمین کے یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ

Marfat.com

جانتا ہی پوشیدہ تمہارا اور آشکار اتمہارا یعنے دل کی چھپی بات اور مُنہہ کا پکار کر کہنا سب اسکو معلوم ہی اور جانتا ہی جو کچھہ
کسب کرتے ہو تم نیکی اور بدی سے پھر اسپر جزا دیگا فتوحات مین ہی کہ سر اور جہر نسبت باطنی اور ظاہری ہی بحر الحقائق مین
ہی کہ مراد سر سے سر خلافت ہی کہ انسان مین امانت رکھا ہی اور جہر صفات حیوانی اور احوال نفسانی ہی اور حقیقت یہہ
ہی کہ نظم آدمی کی شکل جسمانی سمجھہ اور معنی اسکی روحانی سمجھہ عالم خلق اسکا جسم خاک ہی عالم امر اسکی روح پاک
ہی سر کم سے ہی اشارہ روح کا جہر کم سے جسم کا رتبہ کہا نقد النصوص مین ہی کہ انسان آینہ ہی دورویہ ایکطرف
خصایص ربوبیت کے اسمین پیدا ہین دوسری جانب نقایص عبودیت کے ہویدا جب خصایص ربوبیت دیکھتا ہی تو سب
موجودات سے بزرگوار تر ہی اور جب نقایص عبودیت ملاحظہ کرتا ہی تو سب کائنات سے خوار اور بے اعتبار تر نظم
جسدم کہ تیر دلمین اثر پاتا ہون افلاک سے بھی بلند سر پاتا ہون اور جبکہ بخود نگاہ کرتا ہون مین تو پھر مٹی سے بھی جان
پست تر پاتا ہون پس حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین خصائص تمہارے پردۂ غیب مین جانتا ہون اور نقایص تمہارے عالم
شہادت مین پہچانتا ہون اور جانتا ہون مین اعمال تمہارے کہ سبب ترقیات درجات انسانیہ ہین یا موجب تنزلات درکات
حیوانیہ ہین پس آدمی کو لازم ہی کہ وہ کام کرے جو ترقیات درجات انسانیہ ہو نہ وہ عمل کرے کہ موجب تنزلات درکات حیوانیہ
ہو نظم خواب و خور مین گذار کر سب عمر تو بہائم سے بھی نہ بد تر ہو رافتادہ صفات کر پیدا کہ فرشتے سے بھی بری سر ہو وَمَا
تَأْتِيْهِمْ مِنْ اٰيَةٍ مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ اور نہین آتی کافرون کے پاس نشانی نشانیون پروردگار
انکے سے یعنے قرآن یا معجزے جیسے شق قمر اور تسبیح حجر اور انقلاع شجر مگر ہوتے ہین اس سے مُنہہ پھیرنیوالے فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا
جَاۗءَهُمْ پس بتحقیق جھٹلایا انھون نے قرآن کو جب آیا انکے پاس فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗـؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ پس البتہ آویگی
انکے پاس خبرین اس چیز کی کہ تھے وہ ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے ظہور اُن خبرونکا آخرت مین تو کافرون پر ظاہر ہی اور دنیا مین وقت
نزول عذاب کے اُنپر ہوگا اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا انھون نے کتنے ہلاک کیے مین
ہمنے پہلے اُنسے قرنون سے یعنے گروہ سے کہ اہل قرن ہین قرن ستر یا اسی برسکا ہوتا ہی کہ اغلب عمر آدمی کی ہی یا ہر صفت کی اہل
قرن کی جنکو ہلاک کیا کہ مَكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ مقدور دیا ہمنے انکو بیچ زمین کے جو کچھہ کہ نہ مقدور دیا تمکو کہ عمر بڑی مال بہت
قوت زیادہ بخشی تھی وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا اور بھیجا تھا ہمنے مینہہ آسمان سے اوپر انکے برسنے والا وقت احتیاج اُنکے کے وَّ
جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ اور کئین ہمنے نہرین کہ چلتی مین نیچے درختون اور محلون اُنکے کے فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا
مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ پس ہلاک کیا ہمنے انکو ساتھہ گناہون انکے کے اور فائدہ نکیا انکی قوت اور نعمت نے اور پیدا کیا ہمنے
پیچھے ہلاک انکے سے گروہ دوسرا اس آیۃ مین کفار قریش کو تہدید کی ساتھہ ہلاک کے اخبار مین ہی کہ نضر بن حارث اور نوفل ابن
خویلد اور ابن امیہ مخزومی حضرت کے پاس آکر کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہین لاوینگے جبتک کہ چار فرشتے نامہ لکھا ہوا آسمان سے
نلاوین اور گواہی دین کہ یہہ کتاب اللہ کیطرف سے تمھین آئی ہی اور اسمین یہہ لکھا ہو کہ تم رسول اللہ کے ہو یہہ آیت آئی وَلَوْ نَزَّلْنَا
عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ اور اگر اتارتے ہم اوپر تیرے لکھا ہوا بیچ کاغذ کے پس ٹٹولتے اُسکو ساتھہ ہاتھون
اپنے کے جب بھی آسمان سے اُترنے کا شبہہ رہتا لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ البتہ کہتے وہ لوگ جو کافر

Marfat.com

ہوئے نہین یہہ کہ تو ہمارے پاس لایا ہی مگر جادو ظاہر سب وَقَالُوْا لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ اور کہا کافرون نے کیون نہ اُتارا
گیا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ کہ ہم سے کہہ دیتا کہ پیغمبر ہین وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ اور اگر اُتارتے ہم فرشتے
کو البتہ فیصل کیا جاتا کام اُنکا اور ہلاک ہوجاتے کیونکہ سنت الٰہی ہی پر جاری ہی کہ موافق طلب کے جو فرشتے کو معاینہ کرین تو
ہلاکت لازم ہوجاتی ہی ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ پھر نہ ڈھیل کی جاتی بعد نزول فرشتے کے پل بھر اور جب مشرکون نے کہا کہ فرشتہ
کیون نہین ہمارے پاس آتا تو حق تعالیٰ نے ارشاد کیا کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا اور کرتے ہم رسول کو فرشتہ البتہ
کرتے ہم اُسکو بصورت مرد کے جیسی جبریل کو دحیۃ کلبی کی شکل پر کر دیتے تھے اور بشر کیصورت پر کر دینا اسواسطے ہی کہ فرشتے کو صورت
اصلی پر دیکھنا طاقت بشری سے باہر ہی مگر انبیا قوت قدسی سے مشاہدہ کر سکتے ہین پس ہم فرشتے کو آدمی کی شکل پر اُتارتے تو
لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ اور البتہ شبہ ڈالتے ہم اوپر انکے جو شبہ کرتے ہین اب یعنے اب رسالت بشر کی مسلم نہین رکھتے ایسے
ہی تب بھی طعنہ کرتے کہ ماھٰذا الا بشر مثلکم پس واسطے تسلی خاطر حضرت کے کہ کافرونکے کہنے سے ملال خاطر عاطر پر نہ لاوین
فرمایا وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور بتحقیق ٹھٹھا کیا گیا تھا ساتھ
پیغمبرونکے پہلے تجھہ سے پس گھیر لیا ان لوگونکو کہ ٹھٹھہ کرتے رسولون سے اس چیز نے کہ تھے ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرتے اور وہ چیز عذاب
الٰہی تھا کہ انکو احاطہ کر لیا قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ کہہ اگر عذاب گذرے کو گونکا باور
نہین کرتے تو سیر کرو بیچ زمین کے یمن اور شام کو سفر کرو دیار عاد اور ثمود پر گذر کر وپھر دیکھو عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیوالونکا
قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو واسطے کس کے ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانونکے ہی اور زمین کے ہی خلق
اور ملک پھر وہ اگر جواب ندین تو قُلْ لِّلّٰهِ کہہ تو کہ واسطے اللہ کے ہی كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی اللہ نے اوپر ذات مبارک
اپنی کے محض فضل سے رحمت کہ توبہ قبول کرتا ہی گناہ بخشتا ہی حدیث مین ہی کہ حق تعالیٰ نے کتاب لکھی اور وہ نزدیک
اسکے فوق العرش ہی مضمون اسکا یہہ ہی کہ اِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ تحقیق رحمت میری نے غالب آئی غضب میرے پر اور ہوسکتا
ہی کہ مراد اس سے رحمت ذاتیہ ہو کہ سب چیز کو پہنچی ہی اور وہ دیتا ہی بن مانگے اور بن احتیاج اور بن رابطہ استحقاق نظم ہم عدم
مین مستحق رافت تھے کب ✽ سر بسر یہہ محض ہی الطاف رب ✽ جان دیکر ہمکو بینا کر دیا ✽ زندہ و دانا توانا کر دیا لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ البتہ اللہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے کہ شک نہین ہی بیچ آنے اس دنکے اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ
فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ جنھون نے کہ ٹوٹا دیا جانون اپنے کو یعنے فطرت اصلیہ اور عقل سلیم کو کہ سرمایہ انکا تھا ضایع کیا پس وہ نہین
ایمان لاتے وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بستا ہی بیچ راتکے اور دنکے کہ مالک ہی مکان اور زمانکا اور جو کچھ مکان اور زمانہ مین
ہی اُسکا ہی وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہی ہی سننے والا جو کفار کہتے ہین جاننے والا انکے نیتونکا سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی
کہ کفار قریش نے کہا ای محمد تمھین حرص مال کی ہی اور ہم سب اشرف قبایل سے لیکر اتنا جمع کر دیتے ہین کہ تم تو سب قوم سے اپنے
زیادہ تونگر ہو جاؤ لیکن اس شرط پر کہ اپنے دعوی سے باز آؤ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ کہ رات اور دن اوپر انکے اشتمال رکھتا ہی
خدا سے ہی اگر چاہیگا اپنے پیغمبر کو اسقدر مال دیگا کہ تونگر خلق سے ہو جاویگا قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ کہہ کیا سوا اللہ کے پکڑون مین دوست وہ خدا کہ پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا ہی اور وہ کھلاتا ہی

Marfat.com

خلق کو اور نہین کھلایا جاتا وہ بے پرواہی خلق سے اور خلق محتاج ہی اسکی قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ
الْمُشْرِکِیْنَ کہہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ ہون اول وہ شخص جو مسلمان ہوا ہی کیونکہ نبی دین مین پہلے ہوتا ہی امت سے اور
ہرگز مت ہو تو شریک لانیوالونسے قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ کہہ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون
مین پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑے سے کہ قیامت ہی مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ وہ شخص کہ پھرا جاوے
عذاب اس سے اور بعضے قرات مین یصرف بصیغہ معلوم ہی یعنے پھیرے اللہ عذاب اس سے اسدن پس تحقیق مہربانی کی اوپر اسکے
وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ اور یہہ ہی مہربانی اللہ کی مراد پانا ظاہر وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ اور اگر لگا وے تجکو ضرر
جیسے فقر اور مرض پس نہین کھولنے والا اسکو مگر وہی وَاِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اگر لگا دیوے تجھکو بھلائی
جیسے غنا اور صحت پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ اور وہی ہی غالب اوپر بندون اپنے کے وَهُوَ
الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ اور وہ ہی حکمت والا خبردار چھپی باتونکا بندونکے لکھا ہی کہ بیوقوف قریش کہنے لگے ای محمد صلعم ہم کسیکو نہین
دیکھتے کہ تمھاری تصدیق کرے اور ہمنے علماے یہود اور نصاری سے پوچھ لیا ہی کہ اس شخص کی صفت کتابون مین لکھی ہی
سب نے انکار کیا اب کسیکو لاؤ کہ گواہی دے تمھارے رسالت پر اور قرآن کی حقیت پر یہہ آیت اتری قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً
کہہ جواب مین انکے کون سی چیز بڑی ہی گواہی مین قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ کہہ اللہ بڑا ہی شہادت مین گواہ درمیان
میرے اور تمھارے یعنے گواہ حقیت پر میرے اور بطلان پر تمھارے وہ ہی وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ وَمَنْۢ
بَلَغَ اور وحی کیا گیا ہی طرف میری یہہ قرآن تو کہ ڈراؤنمین تمکو ساتھ اسکے اور جسکو پہنچے عرب اور عجم مین انسان ہوا جن ہو سب کو ڈراؤن
مین ساتھ قرآن کے اور اگرچہ قرآن مین بشارتین بھی ہین لیکن یہان اکتفا احد الضدین پر کیا ہی اور مقاتل رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ
قرآن شریف جسکو پہنچا پیغمبر اسکے نذیر مین یہین سے ہی محمد کعب قرظی رحمۃ اللہ کا قول کہ من بلغ القرآن فکانما رای محمدا صلی اللہ علیہ
وسلم یعنی پہنچا قرآن جسکو ای رافت ؛ گویا حضرت کی ہوگئی رویت اَئِنَّکُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی کیا تم گواہی
دیتے ہو یہہ کہ ساتھ اللہ کے معبود اور ہین بت قُلْ لَّآ اَشْهَدُ کہہ مین نہین گواہی دیتا قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ
مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ کہہ سوا اسکے نہین کہ وہ مستحق عبادت کے اکیلا ہی اور مین اسپر گواہی دیتا ہون اور تحقیق مین بیزار ہون اس چیز سے
کہ شریک لاتے ہو تم بتونکو اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وہ لوگ کہ دی ہی ہمنے انکو کتاب پہچانتے ہین
پیغمبر خدا کو ساتھ اس حلیہ اور صفت کے کہ توریت مین مذکور ہی جیسے کہ پہچانتے مین بیٹون اپنے کو ساتھ حلیہ اور صفت انکے کے لکھا ہی
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن سلام سے پوچھا کہ معرفت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اللہ نے قرآن مین فرمائی ہی کہ مثل
معرفت فرزندون کے ہی یہہ کسطرح ہی عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمین پیغمبر کی رسالت پر یقین زیادہ ہی صحت نسب پسر اپنے
سے کیونکہ اسکو توریت سے معلوم کیا ہی اور یہہ معلوم نہین کہ عورتون نے کیا کیا ہی حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا توفیق رفیق ؛
تیری کرے ای عبد اللہ سچ کہا تو نے اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ جنھون ٹوٹا دیا جانون اپنے کو مشرکون اور
اہل کتاب مین سے پس وہ نہین ایمان لاتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ اور کون ہی ظالم تر
اس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ کہ فرشتونکو اسکی بیٹیان کہے اور بتونکو اسکی درگاہ مین شفیع جانے یا جھٹلاوے

Marfat.com

تھے آیتون اسکے کہ قرآن ہی اور اسے شعر اور سحر اور کہانت ٹھہرائے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین فلاح پاتے ظالم یعنے کافر وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور یاد کر جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم انکو عابد اور معبود دون سب کو پھر کہینگے ہم واسطے ان لوگونکے کہ شریک لاتے تھے کہان ہین شریک تمھارے جنکو تھے تم دعوا کرتے کہ یہہ ہماری شفاعت کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ پھر نہوویگا بہانا انکا مگر یہہ کہ کہینگے قسم ہی اللہ کی کہ پروردگار ہمارا ہی نتھے ہم شریک لانیوالے جھوٹ کہینگے اور اسپر جھوٹی قسم کھاوینگے سمجھ لیجئے کہ قیامت کے دن توحید والون کے بڑے مقام دیکھکر کافر کہینگے کہ آؤ ہم بھی انکار شرک کا کرین شاید ہم بھی نجات پاوین پس قسم کھاوینگے کہ ہم شرک نتھے حق تعالی انکے منہہ پر مہر لگاویگا اور سب اعضا انکے کفر پر گواہی دینگے اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ دیکھ کیونکر جھوٹ بولا انھون نے اوپر جانون اپنے کے اور کھویا گیا اُنسے جو تھے افترا کرتے کہ خدا کا شریک بناتے تھے لکھا ہی کہ ابوسفیان اور ولید اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف وغیرہ ایک جگہہ مسجد حرام مین جمع ہوکر حضرت کا قرآن شریف سنتے تھے پھر نضر بن حارث سے کہ قصہ خوان تھا پوچھا کہ کیا ہی جو محمد کہتے ہین اس لعین نے کہا مین نہین جانتا کیا کہتے ہین مگر سرہلاتے مین اور قصہ پہلے لوگونکا بیان کرتے ہین جیسے کہ مین کبھی تمھارے روبرو کہتا ہون یہہ آیت نازل ہوئی وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے جب تو قرآن پڑھتا ہی وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور ڈالے ہین ہمنے اوپر دلون انکے پردے اس سے کہ سمجھین اسکو اور بیچ کانون انکے بوجھ تو کہ حق بات نہ سنین وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا اور اگر دیکھین ہر معجزہ کہ تجھہ سے طلب کرین نہ ایمان لاوین ساتھ اسکے کہ بڑا عناد رکھتے ہین اور نہایت جھٹلاتے ہین تجھکو حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ یہانتک کہ جب آوین تیرے پاس جھگڑین تجھہ سے کہین وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین نہین یہہ قرآن مگر کہانیان پہلونکی وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــَٔوْنَ عَنْهُ اور کافر منع کرتے ہین لوگونکو ایمان لانے سے پیغمبر پر اور دور رہتے ہین اپنے آپ بھی اس سے یعنے نہ آپ ایمان لاتے ہین نہ اورونکو لانے دیتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان ابیطالب کے ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ منع کرتے ہین دشمنون کو پیغمبر کے ایذا پہنچانے سے اور آپ دین انکے سے دور رہتے ہین وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین ہلاک کرتے مگر جانون اپنے کو اور نہین سمجھتے کہ ضرر انکا اونپر نہین جاتا وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ اور کاشکے دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے وہ اوپر آگ کے اور سختی عذاب سے فریاد کرینگے فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس کہینگے ای کاشکے ہم پھر جاوین طرف دنیا کے اور نہ جھٹلاوین آیتون پروردگار اپنے کو اور ہووین ہم ایمان والون سے بَلْ ایسا نہین ہی کہ یہہ کہتے ہین ہم دنیا مین جاوین اور مسلمان ہون بلکہ کفر ہی پر رہینگے اور اب جو اقرار توحید کا کرتے ہین اسو اسطے ہی کہ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ظاہر ہوگیا واسطے انکے جو کچھ کہ تھے چھپاتے کفر پہلے اس سے دنیا مین آج جو انکے اعضا شاہدی دینے لگے انکے کفر اور عصیان کی عذر کرتے ہین اور آرزو پھر دنیا مین جانے کی رکھتے ہین وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اور اگر پھیرے جاوین طرف دنیا کے البتہ پھر جاوین طرف اس چیز کے کہ منع کئے گئے تھے اس سے یعنے شرک اور عصیان سے وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہین وعدے مین ایمان کے جب یہہ آیتین

Marfat.com

ع

بیچ وعدہ ایمان اور وعید قیامت کے کافرون پر پڑھی گئین بعث اور نشور کے منکر ہوئے وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمَبْعُوْثِيْنَ اور کہا انہون نے نہین یہہ مگر زندگانی ہماری دنیا کی اور نہین ہم اٹھائے جانیوالے قبرون سے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا
عَلٰى رَبِّهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے کافر اوپر پروردگار اپنے کے قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ کہیگا اللہ کیا
نہین یہہ بعث اور نشر حق قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا کہینگے البتہ ہے حق سچ قسم ہے پروردگار ہمارے کی قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ
کہیگا اللہ پس چکھو عذاب بدلے اس چیز کے کہ جو تھے تم کفر کرتے قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ تحقیق ٹوٹا پایا ان لوگون نے
جھٹلایا دیکھنے اللہ کے کو یا لقاء عذاب اور ثواب کو بعد مرگ کے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا
وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ یہان تک کہ جب آئی انکے پاس قیامت ناگہان کہینگے ای افسوس ہمکو اوپر اسکے کہ تقصیر
کی ہمنے بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ اٹھاوینگے بوجھ اپنے گناہون کے اوپر پیٹھون اپنے کے غرض یہہ ہے کہ گناہ انکے پاس ہوگی
جدا ان سے نہین ہونے کی معالم مین ہے کہ جب مومن قبر سے نکلے گا ایک خوش شکل خوش چیز اسکے سامھنے آویگی اور کہیے گی کہ
تو مجھے پہچانتا ہے یہہ کہیگا نہین جانتا مین وہ کہیگی کہ مین عمل صالح ہون تیرا آ تو مجھہ پر سوار ہو کہ مین بہت دنیا مین تجھہ پر سوار رہا
ہون اور آیتہ یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا اشارہ ساتھہ اسی کے ہے اور جو کافر خاک سے سر اٹھاویگا اسکے آگے بھی ایک
چیز آویگی نہایت بدشکل بدبو کہیگی تو مجھے جانتا ہے یہہ کہیگا نہین جانتا مین وہ کہیگی مین عمل ناپاک ہون تیرا تو دنیا مین بہت
مجھہ پر سوار رہا تھا آج مین تجھہ پر سوار ہوتا ہون اور آیتہ وہم یحملون اوزارہم عبارت اسی سے ہے اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ خبردار
ہو برا بوجھ گناہونکا ہے جو کچھہ کہ اٹھاتے ہین وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ اور نہین زندگانی دنیا کی یہہ اپر مغرور ہین مگر
کھیل لڑکونکا اور مشغولی دیوانونکی وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے واسطے ان لوگون کے کہ
پرہیزگاری کرتے ہین سمجھہ لیجئے کہ بہتر اسواسطے ہے کہ باقی ہے اور لذتین دائمی بے زوال مین اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے
ہو تم اور یعقلون بھی قرات ہے یعنے نہین سمجھتے ہین کہ دونون گھرونمین کونسا بہتر ہے لکھا ہے کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل
سے پوچھا کہ محمد بن عبداللہ کی شانمین کیا کہتا ہے اپنے دعوی مین یہہ سچا ہے یا جھوٹھا ابوجہل نے کہا کہ سچا ہے جو ہم کو
پہچاتا ہے آسمانی ہے نہ شیطانی لیکن ہم اگر نبوت پر اسکے اقرار کرینگے تو شرافت ایک تو آل قصی رکھتے ہی ہین کہ سب چیزین
مسجد حرام کی انکے متعلق ہین اگر نبوت بھی انہین ہوئی تو اور عزت زیادہ ہوگی اور اشراف قریش اور بقیہ آل لوی محروم رہ جاوینگے
اور بعضون نے کہا ہے کہ ابوجہل ناہل نے بالمشافہ حضرت سے کہا کہ ای محمد ہمنے کبھی تجھہ سے دروغ نہین سنا اور تجھے
ہم سچا جانتے ہین لیکن اس دعوی نبوت مین تجھے جھٹھاتے ہین ہم حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ
الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ تحقیق جانتے ہین ہم تحقیق غمگین کرتا ہے تجھکو
جو کچھہ کہتے ہین وہ بیچ جھٹھانے تیرے پس تحقیق وہ نہین جھٹھاتے تجھکو حقیقت مین اور تجھے سچا جانتے ہین اور لیکن وہ
ظالم ہین ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ انکار کرتے ہین عناد کے سبب پھر واسطے تسلی خاطر عاطر حضرت کے فرمایا وَلَقَدْ كُذِّبَتْ
رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا اور تحقیق جھٹھائے گئے پیغمبر پہلے تجھہ سے پس صبر کیا
انہون نے اوپر اسکے کہ جھٹھائے گئے اور ایذا دیئے گئے یہانتک کہ آئی انکے پاس مدد ہماری اور وعدہ کیا ہے ہم نے

Marfat.com

صابرون کو مدد پہچانے کا اور حکم کیا ہی مسلمانون کے غلبے کا اوپر کافرون کے وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ اور نہین کوئی بدلنے والا
واسطے وعدے اللہ کے اور حکم کے کہ نصرت اہل ایمان مین فرمایا کہ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون
وان جندنا لہم الغالبون وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ اور البتہ تحقیق آئی ہین تیرے پاس یعنے خبرین پیغمبرون کی
کہ انکی امتون نے کیا کیا انکو رنج پہنچایا اور انھون نے صبر کیا پھر آخر غالب ہوئے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وَاِنْ كَانَ كَبُرَ
عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ اور اگر ہوا ہی گران اوپر تیرے منہہ پھرانا انکا دین قبول کرنے سے لکھا ہی کہ حضرت کو جو کمال خواہش تھی
ایمان لانے کی قوم کے تو چاہتے تھے کہ جو معجزہ یہہ چاہین وہ حق تعالیٰ ظاہر کرے اور یہہ کسیطرح ایمان لاوین حق تعالیٰ نے یہہ آیت
اُتاری کہ اگر تجھہ پر گران ہی انکا ایمان سے منہہ پھرانا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ
بِاٰيَةٍ ۭ پس اگر طاقت رکھتا ہی تو یہہ کہ ڈھونڈھے سرنگ بیچ زمین کے یا سیڑھی بیچ آسمان کے پس لے آوے انکے پاس کوئی نشانی
یعنے تو اگر سکتا ہی تو کر دیکھہ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَي الْهُدٰي فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ اور اگر چاہتا اللہ البتہ اکٹھا کرتا انکو اوپر
ہدایت کے اور توفیق ایمان کی دیتا پس ہرگز مت ہو جاہلون سے اس مسئلے مین کہ کفر اور ایمان اپنی توفیق دینے نہ دینے مین ہی یہہ خطاب
صورت مین حضرت کو ہی اور معنو مین امت کو اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ سوا اسکے نہین کہ قبول کرتے مین دعوت تیری
کو وہ لوگ کہ سنتے ہین سمع قبول سے لیکن کافر مثل مُردون کے ہین وہ کیا سنینگے اور قبول کرینگے وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ
يُرْجَعُوْنَ اور مردے جلا دیگا انکو اللہ اسوقت جانینگے اور جاننا فائدہ نکریگا پھر طرف اللہ کے پھیرے جاوینگے سب جزا اور سزا دینے
کو وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اور کہا رہبون نے قریش کے کیون نہین اُتاری جاتی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار
انکے سے یعنے جو ہم طلب کرتے ہین اس سے قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ کہہ تحقیق اللہ قادر
ہی اوپر اسکے کہ اُتارے نشانی اور لیکن اکثر اسکے نہین جانتے کہ اترنا اسکا موجب بلا کا ہی کیونکہ حکم الٰہی یون ہی کہ جو معجزہ طلب
کرین اور اللہ ظاہر کرے پھر وہ ایمان نلاوین تو عذاب متصل اسکے آتا ہی جیسے قوم ثمود اور اصحاب مائدہ کے غارت ہو گئے
وَمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰۗىِٕرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اور نہین کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی اُڑنے والا بیچ ہوا کے اُڑے
ساتھہ بازوؤن اپنی کے کلمہ بجناحیہ کا تاکید ہی جیسے کہتے ہین بعضے چیز ہمنے آنکھہ سے دیکھی اور بعضے کان سے سُنی یا یہ عنت سیر سے کنایہ ہی اور
حاصل کلام کا یہہ کہ کوئی چلنے والا اور اُڑنے والا نہین اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مگر امتین ہین مانند تمہارے پیدایش مین اور مارنے جلانے
مین یا اللہ کی ثنا کہنے مین کہ ان من شیئ الا یسبح بحمدہ کوئی چیز نہین مگر تسبیح کہتی ہی ساتھہ تعریف اسکی کے سب خلق کا تو رب ہی
اور شان ہی کیا بڑے مرغان بخوش الحانی کرتے ہین ثنا تیری مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ نہین کم کی ہمنے بیچ لوح محفوظ کے
کوئی شی بلکہ سب اسمین ہی ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ پھر طرف پروردگار اپنے کے اکٹھے کیے جاوینگے یہہ امتین تو کہ انصاف بعض کا
بعض سے لیا جاوے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ اور جن لوگون نے جھٹلایا نشانیون ہماری کو بہرے ہین کہ
دلیلین ربوبیت کی نہین سنتے اور گونگے ہین کہ اقرار وحدانیت کا نہین کرتے بیچ اندھیرون کفر اور جہل اور عناد اور تقلید کے
ہین مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ جسے چاہتا ہی اللہ گمراہ کرتا ہی اسکو یعنے توفیق ہدایت کی نہین دیتا وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ اور جسے چاہتا ہی کرتا ہی اسکو ثابت اوپر راہ سیدھی کے قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ

النصف

Marfat.com

أَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُونَ کہہ انکو کیا دیکھا ہی تمنے اپنے تئین اگر آوے تمھارے پاس عذاب اللہ کا جیسے پہلے زمانے مین کافرون
پر آیا تھا دنیا مین یا آوے تمکو قیامت اور عذاب آخرت کا کیا غیر اللہ کے کو پکاروگے کہ عذاب سے تمھین بچاوے إِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ بتونکو خدا کہتے ہو بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ
مَا تُشْرِكُونَ ایسا نہین ہی کہ بتون کو پکارو بلکہ اللہ کو پکاروگے اور اسی کی جناب مین عاجزی کروگے پس کھول دیگا جو کچھ
دنیا مین بلاتے ہو طرف اسکے اگر چاہے اور بھول جاؤگے جو کچھ شریک مقرر کرتے ہو ساتھ اسکے یعنے بتون کو اپنے وَ
لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولون
کو طرف امتون کے پہلے تجھہ سے اور وہ کافر ہوگئے پیغمبرون کو جھٹلانے لگے پس پکڑا ہمنے انکو ساتھ فقر کے اور مرض کے
تاکہ عاجزی کرین اور شرک سے بچین اور توبہ اور استغفار بجالاوین فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا پس کیون نہ جب
آیا انکے پاس عذاب ہمارا عاجزی کی اور نیاز ہماری جناب مین لائے کہ ہم بلا دفع کر دیتے وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اور لیکن سخت ہوگئے دل انکے کہ ترک عاجزی دلکی سختی سے ہی اور زینت دی واسطے انکے
شیطان نے جو کچھ تھے وہ کرتے یعنے اپنے عملون پر تکبر کرتے تھے اور تکبر ہلاک کرتا ہی سمجھ لیجئے کہ خود بینی اور تکبر بہت
براہی نظم مرد معجب صاحب دین کب ہوا ؛ رافتا خود بین خدا بین ہوا ؛ خود پرستی بت پرستی ایک ہی ؛ غفلت حق اور
مستی ایک ہی ؛ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ پس جب بھول گئے جو کچھ کہ نصیحت کئے گئے تھے
ساتھ فقر اور مرض کے کھول دئے ہمنے اوپر انکے دروازے ہر چیز کے نعمت اور رحمت سے کہ یہہ رنج مین تو پند پذیر ہوئے
شاید عیش مین ہون حَتّٰى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا یہان تک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دئے گئے تھے نعمتون سے
اور پھر بھی شکر بجا نہ لائے نعمت مین ہوئے شاغل منعم سے رہے غافل أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ پکڑا ہمنے
انکو ناگہان یکبارگی پس ناگہان وہ عذاب دیکھ کر پشیمان اور نا امید تھے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا پس
کاٹی گئی جڑ اس قوم کی جو ظلم کرتے تھے یعنے دوستون کو اپنے نصرت دی ہمنے اور دشمنون کو ہلاک کیا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور سب حمد واسطے خدا کے ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی اور ہلاک کرنے ظالمون کے سمجھ لیجیے کہ ہلاکت
ظالمون کی سبب خلاصی کا ہی لوگون کے کہ انکے ظلم سے چھوٹے اور یہہ بڑی نعمت ہی پس ہلاک کرنیوالا لائق ہے ثنا کے قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ
أَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيْكُمْ بِهِ کہہ کیا دیکھا تمنے اگر لیوے خدا سننا تمھارا
اور دیکھنا تمھارا کہ بہرے اندھے ہو جاؤ اور مہر لگا دے اوپر دلون تمھارے کہ فہم اور ہوش اسمین نرہے کون سا خدا ہی سوا اللہ کے
کہ قدرت اور کرم سے لادیوے تمکو وہ جو اسنے لیا ہی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ دیکھ کہ کسطرح بیان کرتے ہین ہم آیتونکو
ایک نہج سے ساتھ دوسرے نہج کے نظم گاہ وعدہ گہے وعید ہی ؛ یہان خوف وامید پس پدید ہی ؛ یہان کبھی ترغیب اور
کبھی ترہیب ؛ کبھی کہتا ہی قصہ ہائے عجیب ؛ کبھی احکام ہین بیان کرتے ؛ امر اور نہی ہین عیان کرتے ؛ کبھی لاتا ہی ایسی آیاتین ؛
فہم سے بھی ورا ہین جو باتین ؛ واہ اسکا ہی کام البیلا ؛ اس لئے ہی کلام البیلا ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ پھر کافر اعراض کرتے ہین
اس سے اور حکم نہین مانتے قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً کہہ اے کافر کیا دیکھا تمنے اگر آوے

Marfat.com

انکو عذاب خدا کا ناگہان کہ پہلے سے کچھہ نشانی معلوم نہو یا آشکارا کہ علامتین جسکی پہلے سے ظاہر ہون یا بغتۃً وہ ہی کہ رات کو
آوے اور جہرۃً وہ ہی کہ دن کو واقع ہو ہر تقدیر پر ھَلْ یُھْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ نہین ہلاک کیے جاوینگے عذاب
سے مگر قوم ظالم کہ شریک ٹھہراتے ہین اللہ کا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ اور نہین بھیجتے ہین ہم پیغمبرون کو مگر
بشارت دینے والے ایمان دارونکو بہشت کی اور ڈرانے والے کافرونکو دوزخ سے فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ
یَحْزَنُوْنَ پس جو کوئی ایمان لاوے اور اصلاح کرے کام اپنا ساتھہ تقوی طہارت کے پس نہین خوف اوپر انکے ہمیشہ کے عذاب سے اور نہ
اندوہ اٹھاوین نہ ملنے ثواب سے وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّھُمُ الْعَذَابُ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ اور جن لوگون نے جھٹلایا آیتون ہمارکو
لگیگا انکو عذاب بسبب اسکے کہ تھے وہ فسق کرتے قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ
مَلَکٌ کہہ نہین کہتا مین تمکو نزدیک میرے خزانے اللہ کے ہین کہ جو تم مانگو دون اور نہین جانتا مین غیب کو جبتک وحی نہ آوے
تو کہ جو تم پوچھو بتا دون اور نہین کہتا مین تم سے کہ مین فرشتہ ہون تو کہ تم چاہو قوت ملکی سے کر دون بلکہ مین آدمی ہون اِنْ
اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ نہین پیروی کرتا مین مگر اس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ
کہہ تمثیلا کیا برابر ہوتا ہی اندھا اور انکھون والا یعنے برابر نہین ہوتا گمراہ راہ یافتہ کے اور عالم جاہل کے اَفَلَا تَتَفَکَّرُوْنَ کیا پس
نہین فکر کرتے تم تو کہ حق اور باطل مین تمیز کرو وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّھِمْ اور ڈرا ساتھہ اس چیز کے کہ
تجھہ پر وحی کی ہی ان لوگون کو کہ ڈرتے ہین اپنے عملون کے سبب اس سے کہ اکٹھے کیے جاوینگے طرف جزا پروردگار اپنے
کے سمجھہ لیجیے کہ انذار قرآن عام ہی سب کے واسطے اور یہان تخصیص ڈرنے والون کی اس جہت سے ہی کہ دل پند پذیر اور گوش
نصیحت شنوا انکا ہی لَیْسَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ نہین واسطے انکے سوا اللہ کے دوست کہ متولی امور
انکے کا ہو دنیا مین اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ عذاب سے چھڑاوے عقبی مین پس انکو ڈرا تو کہ وہ بچین گناہ سے لکھا ہی کہ سردار
قریش کے اگر حضرت صلی اللہ وسلم سے کہتے تھے کہ تمھاری مجلس مین مفلس اور غلام بہت رہتے ہین جیسے ابن مسعود اور بلال
اور مقداد اور عمار اور صہیب اور مثل انکے رضی اللہ عنہم اگر انکو منع کر دو اپنی مجلس سے تو ہم آکر بیٹھین اور قرآن سنا کرین آپ
نے فرمایا کہ مین مسلمانونکو اپنی صحبت سے منع نہین کر سکتا انھون نے کہا کہ ہمین عار آتی ہی کہ انکے پاس بیٹھین جب
ہم آوین تب یہہ اٹھہ جایا کرین تو ہم البتہ تمھارا حکم مانین حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ یہہ رؤسا عرب مین انکا کہا مانو
شاید کہ ایمان لے آوین آپ نے فرمایا اچھا انھون نے کہا ہمین اس وعدیکو کاغذ پر لکھہ دو آپ نے اسباب لکھنے کا منگوایا اور
حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کو کتابت کا امر فرمایا یہہ آیت اتری وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ
یُرِیْدُوْنَ وَجْھَهٗ اور مت ہانک مجلس اپنے سے ان لوگونکو کہ پکارتے ہین پروردگار اپنے کو صبح اور شام یا نماز پڑھتے صبح
کی اور شام کی اور عصر کی چاہتے ہین اس دعا اور نماز سے رضا اللہ کی یا منہہ اسکا یعنے دیدار اسکا ایک بزرگ سے صفت
مرید کی پوچھی کہا یدعون ربہم بالغداوۃ والعشی یریدون وجہہ سمجھہ لیجیے کہ ارادت تین قسم ہی ایک ارادت محض دنیا کی ہی کہ
فرمایا یریدون عرض الدنیا اسکی نشانیان دو ہین دنیا کے زیادتی پر ساتھہ نقصان دین کے راضی ہونا اور مفلس مسلمانون
سے اعراض کرنا دوسری ارادت محض آخرت کی ہی کہ فرمایا من اراد الآخرۃ وسعی لہا سعیہا اسکی بھی دو علامتین ہین

Marfat.com

دنیا کے نقصان پر واسطے سلامتی دین کے راضی ہونا اور الفت درویشون سے کرنا تیسری ارادت محض حق کی ہے کہ فرمایا
یریدون وجہہ اسکا نشان دونون جہان سے ہاتھ اٹھانا اور اپنے سے اور تمام خلق سے آزاد ہونا ہے بیت جسکا دیدار محبوب
جانان باعث آرام ہے ؛ اسکو رنج وعیش سے کونین کے کیا کام ہے مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ
مِّنْ شَيْءٍ نہین اوپر تیرے حساب اعمال انکے سے کچھ اور نہ حساب عمل تیرے سے اوپر انکے کچھ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پس
مت ہانک تو انکو اپنی مجلس سے کیونکہ جو ہانکیگا انکو پس ہوجاویگا تو ظالمون سے وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا
اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا اور جب کہ یہان تیری مجلس ہین امی رسول مقبول آزمایا ہمنے فقراکو ساتھ اغنیا کے
اسطرح آزمایا ہمنے بعضے دولتمندون کو ساتھ بعضے مفلسون کے دین کے امر مین کہ مفلس ضعیف ایمان لے آئے اور دولتمند پیچھے
رہ گئے تو کہہ دین دولتمند توی کیا نہین ہین کہ نعمت ایمان پر احسان کیا ہے اللہ نے اوپر انکے ہم مین سے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ
کیا نہین ہے اللہ جاننے والا شکر کرنیوالون کو یعنے جانتا ہے جو شکر نعمت اسلام پر کرتے ہین وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ
عَلَيْكُمْ اور جب آوین تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین ساتھ نشانیون ہماری کے پس کہہ سلام اوپر تمہارے ہو مراد اس سے
وہی فقرا صحابہ ہین کہ جنکے دور کرنے سے نہی فرمائی پھر جب وہ آتے تھے پہلے اُن سے حضرت فرماتے تھے سلام علیکم اور بعضے
تفسیرون مین ہے کہ ایک جماعت نے آپکی خدمت مین آکر عرض کیا کہ ہمنے بہت گناہ کئے ہین استغفار کسطرح کرین آپ نے انکو
کچھ جواب نہ دیا وہ ناامید پھرے اسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو مسلمان گناہگار کہ میری یگانگی پر اور تیرے پیغمبری اور قرآن
پر ایمان لائے ہین تیری خدمت مین حاضر ہون تو تو انسے سلام علیکم کر کہ بشارت سلامتی کی دنیا مین اور رحمت کی عقبی مین ہے
اور پھر کہہ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی ہے پروردگار نے اوپر ذات اپنی کے مہربانی یعنے وعدہ رحمت کا فرمایا ہے اور اسکا وعدہ
خلاف سے پاک ہے اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ بتحقیق جو کوئی کرے تم مین سے عمل بد ساتھ نادانی کے ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ
اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر توبہ کرے پیچھے اسکے اور نیکیان کرے یا یہہ ارادہ رکھے کہ پھر وہ گناہ نکرونگا پس تحقیق اللہ بخشنے
والا ہے توبہ کرنیوالونکا مہربان انپر مضمون اس آیت کا بیماران گناہ کے واسطے شفا ہے لیکن بشرط پرہیز یعنے توبہ اور استغفار
نظم بیماران عصیان را اتباع کب دوا بہتر ہے استغفار سے ؛ وصل جانان چاہیے تو رکھہ دمبدم ؛ کام اپنا نالہائے زار سے وَكَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ اور جبکہ تفصیل کی ہمنے اس سورت مین دلائل توحید اور نبوت کی اسیطرح جدا جدا بیان
کرتے مین ہم آیتون کو قرآن کے مطیعون اور عاصیون کے وصف مین حق کے ظاہر ہونیکے واسطے اور تو کہ روشن ہوجاوے
راہ گنہگارون کی یعنے حق باطل سے جدا ہوجاوے لکھا ہے کہ قریش جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف دین آبا کے بلانے
لگے یہہ آیت اُتری قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہہ تحقیق مین نہی کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت
کرون مین انکی کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے یعنے بتون کی قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ
کہہ نہین پیروی کرتا مین خواہشون تمہارے کی تحقیق گمراہ ہو جاؤن مین اسیوقت کہ متابعت تمہارے خواہشون کی کرون اور نہ ہون مین
راہ پانے والون سے لکھا ہے کہ نضر بن حارث وغیرہ نے حضرت سے کہا کہ کہانتک عذاب الٰہی سے ہمین ڈراوگے جو کچھ
عذاب ہے ہمپر ہو لے آؤ اور بہت مت ڈراؤ یہہ آیت اُتری قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ کہہ تحقیق مین اوپر حجت عقلیہ

Marfat.com

اور دلیل روشن کے ہون پروردگار اپنے سے کہ قرآن ہے اور وحی اور جھٹلایا تمنے اس دلیل کو مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ
نہین میرے پاس وہ جو شتابی کرتے ہو تم ساتھ اسکے یعنے عذاب اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین حکم تعجیل اور تاخیر عذاب مین مگر واسطے
اللہ کے يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ بیان کرتا ہے اللہ حق کو اور وہ اچھا فیصل کرنیوالا ہے قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ
بِهٖ اگر ہو میرے پاس وہ چیز کہ شتاب مانگتے ہو اسکو یعنے عذاب لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ البتہ فیصل کیا جاتا کام درمیان میرے
اور درمیان تمھارے یعنے تمکو جلد ہلاک کر کر چھوٹ جاتا مین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ داناتر ہے ساتھ ظالمون کے اور
وقت عذاب کرنے انکے سے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ اور نزدیک اسکے ہین کنجیان غیب کے خزانونکی
یعنے چھپی چیزین اسکو معلوم ہین جیسے ثواب عقاب خاتمہ عمل کا پورا ہونا اجل کا نہین جانتا انکو مگر وہ پس جلدی اور دیر عذاب
آنے مین اسکے حکمت سے ہے اور تعلق رکھتا اسکے مشیت سے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا خزانہ
غیب کے پانچ چیزین ہین کہ انہین سوا خدا کے کوئی نہین جانتا پھر یہہ آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعۃ تا آخر تفسیر اسکی سورہ
لقمان مین آویگی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور جانتا ہے اللہ جو کچھ بیچ جنگل کے ہے درخت اور حیوان اور جو کچھ بیچ دریا کے ہے
جواہر اور جانور یا بر عالم شہادت اور بحر عالم غیب ہے وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا اور نہین گرتا کوئی پتا درخت سے
مگر جانتا ہے اللہ اسکو کہ زمین پر آتے آتے کتنے بل کھائے اور کتنے پتے درخت سے گرے اور کتنے باقی ہین غرض تمام
جزئیات پر اسکا علم محیط ہے وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ اور نہین گرتا کوئی دانہ
اندھیرون زمین کے اور نہ تر اور نہ خشک مگر بیچ کتاب بیان کرنے والے کے ہے یعنے لوح محفوظ مین سب لکھا ہے اور
مراد رطب اور یابس سے چیزین ہین جسمانی کیونکہ کوئی جسم رطوبت یا یبوست سے خالی نہین یا رطب عالم روحانی ہے اور یابس
عالم جسمانی وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ اور وہ ہے خدا جو قبض کرتا ہے تمکو بیچ رات کے یعنے سلامت رکھتا ہے یہان توفی
استعارہ ہے مرگ سے واسطے خواب کے ۵ رات کا سونا بھی ہونا فوت ہے ؛ اس لئے النوم اخ الموت ہے ؛ وَيَعْلَمُ مَا
جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ اور جانتا ہے جو کماتے ہو تم بیچ دن کے ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى پھر اٹھاتا ہے تمکو خواب سے بیچ دن کے
جاگنے کو بعث فرمایا توفی کی رعایت کے واسطے تو کہ پورا کیا جاوے وقت مقرر کیا ہوا یعنے مرگ پہنچے ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ
يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف اسکے پھر جانا ہے تمھارا بعد مرگ کے پھر خبر دیگا تمکو قیامت مین ساتھ اس چیز کے کہ تھے
تم کرتے اور خبر کرنا واسطے جزا دینے کے ہوگا وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً اور وہ ہے غالب اوپر بندون
اپنے کے اور بھیجتا ہے اوپر تمھارے فرشتے کہ نگہبان ہین تمھارے اعمالون کے یعنے لکھتے ہین عمل تو کہ قیامت کے دن
سب کے روبرو پڑھین اور حکمت کرام الکاتبین کے بھیجنے مین یہہ ہے کہ آدمی قیامت کے فضیحت ہونے سے اندیشہ کرے اور گناہ سے
بچے نظم ز افتاد روز قیامت یاد کر ؛ بچ گنہ سے ذلت اس دن کے سے ڈر ؛ جب خطاب اقرا کتابک آویگا ؛ تب کچھ ذرہ چھپایا جاویگا ؛
نیک و بد سے جو کیا ہو ویگا کام ؛ ستر پنہان فاش ہو ویگا تمام ؛ وہان کی پھر بے حرمتی ہے سخت بد ؛ بس سے بچتا ہو نہ حسرت تا ابد
لطف تب ہے جب عمل نامے مین ایک ؛ فعل بد ہووے نہ جز اعمال نیک ؛ کام جو ہووے رضائے حق کا ہو ؛ شوق اور دلمین لقائے
حق کا ہو ؛ نیت اور اعمال سب ہون بہر حق ؛ دے خدا اعمال کا ایسا ورق ؛ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا

Marfat.com

وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ یہان تک کہ جب آتی ہی ایک کو تم مین سے موت قبض کرتے ہین اسکو فرشتے بھیجے گئے ہمارے کہ ملک الموت اور
ساتھی انکے ہین سمجھ لیجئے کہ چودہ فرشتے ہین سات رحمت کے سات عذاب کے جب ملک الموت روح قبض کرتے ہین مسلمانکی تو
رحمت کے فرشتونکو سپرد کرتے ہین اور کافر کی عذاب کے فرشتونکو حوالہ کرتے ہین معارج النبوہ مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آسمان چارم پر عزرائیل کو دیکھا
مین نے کرسی پر بیٹھے تھے فرشتے نورانی سبز پوش خوشبو خوشخو خوشرو دست راست کو کھڑے تھے اور ملائک ظلمانی زرد و سیاہ لباس
سیاہ درشت گو بدخو دست چپ کو کھڑے تھے تسبیح کہتے تھے آگ انکے منہہ سے نکلتی تھی ہاتھون مین حربے آتش کے تھے اور روبرو
عزرائیل کے ایک طشت تھا اور ایک جریدہ اور ہاتھہ مین لوح تھی پسندیدہ اسی پر نگاہ تھی اور ایک درخت عظیم سامھنے کھڑا تھا طشت
مین سے دمبدم کچھہ چیز اٹھا اٹھا کر گاہی فرشتہائے دست راست کو گاہے ملائکہ دست چپ کو دیتے تھے انکے مشاہدے سے
مجھے ایک ہراس آیا اور لرزہ اندام مین میرے پڑا جبرئیل ع سے پوچھا مین نے یہہ کون ہین کہا یہہ عزرائیل ہادم اللذات مفرق الجماعات
ہین جبرئیل ع نے بڑھ کر انہین میرے احوال سے آگاہ کیا کہ ای عزرائیل یہہ محمد ہین پیغمبر آخر الزمان محبوب سبحان عزرائیل تعظیم
کرکر میری تعظیم بجا لائے اور کہا مرحبا ہو تمکو تم سب پیغمبرونسے نزدیک اللہ تعالی کے عزیزتر اور بزرگ تر ہو اور امت آپکی سب
امتون سے بہتر ہی اور مین تمہارے امت پر والدین سے زیادہ تر رحیم ہون مین نے کہا ای عزرائیل خوش کیا تونے مجھکو اب
اس احوال سے تو آگاہ کر کہا یہہ طشت مثال تمام دنیا ہی اور لوح اجل نامہ اور جریدہ روزنامہ اور درخت نشانی زندگی ہی جانب
یمین کے فرشتے رحمت کے ہین جانب یسار کے عذاب کے پتون پر ایک طرف نام بندونکا دوسری طرف سعادت شقاوت لکھی
ہی جب کوئی بیمار ہوتا ہی پتہ اسکے نام کا زرد ہو جاتا ہی جب اسکی اجل آتی ہی وہ پتہ لوح پر گر پڑتا ہی اور نام اسکا مٹ جاتا ہی
مین اسسے دریافت کرکر قبض روح کرتا ہون اگر میت نیک بخت ہوتا ہی تو روح قبض کرکر دست راست کے فرشتون کے حوالے
کرتا ہون اور جو بدبخت ہوتا ہی تو دست چپ کے ملائکونکو سپرد کرتا ہون مین نے پوچھا کہ یہہ فرشتے کتنے ہین کہا گنتی انکی مین نہین
جانتا مگر ہر بندیکی قبض روح کو چھہ لاکھہ فرشتے رحمت کے چھہ لاکھہ عذاب کے حاضر ہوتے ہین پھر جیسا مردہ ہوتا ہی ویسے
ہی فرشتونکو دیتا ہون ہر روح کے واسطے ایقدر ملائک نئے نئے آتے ہین اور تا قیامت اسیطرح چلے جائینگے دوسری
بار نوبت نہین آنیکی پھر مین نے پوچھا ہر روح تمہین قبض کرتے ہو یا اور فرشتے کو بھی اسمین دخل ہی کہا جیسے مجھے یہان بٹھایا
ہی مین یہان سے نہین اٹھا لیکن ستر ہزار فرشتے لشکرکش میرے ہین ہر فرشتے کا ستر ہزار فرشتونکا لشکر تابع ہی انکو بھیجتا ہون
وہ سارے بدن سے روح کھینچکر حنجرے مین لاتے ہین پھر مین ہاتھہ دراز کرکر قبض کر لیتا ہون پھر مین نے ملک الموت کا ہاتھہ
پکڑ کر کہا کہ ایک بات میری ہی اگر مانو تو کہون انھون نے کہا جو فرماؤ مجھے قبول ہی مین نے کہا کہ وقت قبض روح کے امت پر میری سہولت کیجو کہ ضعیف
ونحیف ہین قابض ارواح نے کہا کہ آپ مطلق اندیشہ نکیجے قسم ہی اس معبود کی کہ جسنے خلعت خاتمیت پہنایا اور دلیل تمہاری با استقامت
چست و درست فرمائی ہی ہر دن رات ستر ہزار بار حضرت پروردگار واسطے اس امت کے خود خطاب فرماتا ہی کہ ای عزرائیل امت محمدیہ پر آسانی اور سہولت کیا کر
اسیواسطے مین انپر والدین سے زیادہ تر شفیق و رحیم ہون بیت بخوف نزع رہین کیون محیط غم مین غریق ؛ خدا رحیم ملک مہربان نبی ہین
شفیق وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ اور فرشتے نہین تقصیر کرتے اور قبض روح مین نہین تاخیر کرتے ثُمَّ رُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ
الْحَقِّ پھر پھیرے جاتے ہین لوگ پیچھے مرنیکے وقت حکم اور جزا خدا کے کہ مولا ہی انکا اور حق ہی اَلَا لَهُ الْحُكْمُ خبردار ہو کہ واسطے

Marfat.com

اسکے ہی حکم اُسدن کہ کسی حاکم کو مجال حکم کی نہوگی وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ اور وہ جلد تر حساب لینے والونکا ہی لکھا ہی کہ مقدار
دوہنے گوسفند کے حساب کل کا کرلیگا باوجود کثرت عدد جن اور انس کے اور بہت عملون انکے کے یہہ دلیل کمال قدرت ہی قُلْ
مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کہہ کون شخص نجات دیتا ہی تمکو اندھیرون جنگل کے سے اور دریا کے سے سمجھ لیجیے کہ
ظلمات جنگل کی اندھیرا رات کا اور بخار کا اور غبار کا ہی اور ظلمات دریا کی اندھیرا شب کا اور سحاب کا اور بخار کا ہی
اور مراد اس سے سختی کشتیونکی اور جنگلون کی ہی تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پکارتے ہو تم نجات دینے والے اپنے کو
عاجزی سے اور چھپا کر اور کہتے ہو لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ اور نجات دیگا ہمکو اللہ اس آفت سے البتہ
ہونگے ہم شکر کرنیوالے اوپر نعمت نجات کے قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ نجات دیگا تمکو اندھیرون جنگل اور دریا کے سے اور ہر سختی سے پھر تم شرک کرتے ہو اور اپنے قول پر نہین
رہتے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ کہہ کہ وہ ہی قادر اوپر اسکے کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر تمہارے سے
جیسے طوفان قوم نوح پر آیا اور پتھر قوم لوط پر برسے اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ یا نیچے پاؤن تمہارے سے جیسے فرعون والے غرق
ہوگئے اور قارون زمین مین دھس گیا اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا یا ملا دیوے تمکو باہم گروہ گروہ ہر گروہ کا مدعا خلاف دوسرے کے
تو کہ اس مخالفت سے جنگ ہو وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اور چکھاوے بعضے تمہارے کو لڑائی بعضے کی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ دیکھ کسطرح بیان کرتے ہین ہم اور پھیرتے ہین آیتون کو ساتھ وعدے اور وعید کے تو کہ وہ سمجھین وَكَذَّبَ
بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ اور جھٹھلایا عذاب کو یا قرآن کو قوم تیرے نے کہ کفار قریش ہین اور وہ عذاب یا کتاب حق ہی قُلْ لَّسْتُ
عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ کہہ نہین ہون مین اوپر تمہارے داروغہ کہ تمہین تکذیب سے منع کرون یا تعذیب کرکے جزا دون لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ
واسطے ہر چیز کے وقت ہی قرار پکڑنے کا یعنے ہر وعدہ اور وعید اپنے وقت واقع ہوگا یا ہر عمل کی جزا ملیگی وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اور
شتاب ہی کہ جانو گے تم اسکو وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اور
جسوقت دیکھے تو ان لوگون کو کہ ساتھ تکذیب اور ٹھٹھے کے جھگڑتے ہین بیچ آیتون ہماری کے کہ قرآن ہی پس منہہ پھیر لے انسے
یہان تک کہ تکرار کرین بیچ بات کے سوا قرآن کے وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور
اگر بھلاوے تجھکو شیطان منہہ پھیر لینیکو اُنسے یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت ہی پس مت بیٹھ پیچھے نصیحت کے ساتھ گروہ
ظالمون کے کہ جگہہ تصدیق اور تعظیم کے تکذیب اور ٹھٹھا کو رکھتے مین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ جب مسلمان مشرکون کے
پاس بیٹھتے تھے وہ قرآن پڑھنے لگتے تھے اور جھٹھلانے لگتے تھے حکم ہوا کہ پہلے ہی جو دیکھو کفار قریش کو کہ قرآن کو جھٹھلاتے
ہین انکے پاس سے اُٹھہ آؤ اہل اسلام نے کہا یارسول اللہ ہم طواف بیت اللہ کیا چاہین اور مسجد حرام مین بیٹھا چاہین اور کافر بھی
وہان ہمیشہ رہتے ہین اور قرآن اور مسلمان پر ہنستے ہین اور ہم انکی نہ مجلس چھوڑ سکتے ہین نہ انکو خوض سے منع کرسکتے ہین اس بات
مین ہم گنہگار ہونگے یا نہین یہہ آیت آئی وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى اور نہین اوپر ان لوگون
کے کہ پرہیزگاری کرتے ہین جھگڑتے ہین یعنے گناہ انکے سے کچھہ ولیکن نصیحت دیتا ہی جھگڑنیوالون کو کہ مت جھگڑو قرآن مین
اور اسکی برائیان بیان کرتے ہین لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تو کہ بچین اس کام سے وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا اور چھوڑ دے

Marfat.com

اُن لوگونکو کہ پکڑتے ہین دین اپنے کو کھیل اور تماشا جیسی بتون کی عبادت کرتے ہین اور بحیرہ اور سائبہ حرام جانتے ہین یا پیغمبر انکا
جس دین پر بلاتا ہی اُس پر ہنستے ہین وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریب دیا ہی انکو زندگانی دنیا کے نے اس سبب سے حشر اور بعث
کا انکار کرتے ہین وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ اور نصیحت کر ساتھہ قرآن کے تو کہ نہ سونپا جاوے ساتھہ ہلاکت کے یا نہ رسوا
ہووے یا نہ پکڑا جاوے جی ہر کافر کا بسبب اس چیز کے کہ کمایا ہی برائیون سے لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ نہین
واسطے اس جی کے سوا اللہ کے دوست مددگار اور نہ شفاعت کرنوالا کہ چھڑاوے عذاب نار سے وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا
يُؤْخَذْ مِنْهَا اور اگر بدلا لیوے وہ جی ہر بدلا کہ ہو تو کہ عذاب سے چھٹے نہ لیا جاویگا اُس سے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا یہی
لوگ ہین کہ سونپے گئے ہین فرشتونکو عذاب کے بسبب اُسکے جو کمائے ہین برے فعل لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ
بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ واسطے انکے ہی بیچ دوزخ کے پینا گرم پانی کہ اندر بدن انکا جلاوے اور عذاب ہی درد دینے والا بسبب اسکے
کہ تھے وہ کفر کرتے قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا عبادت کرین ہم سوا اللہ
کے اس چیز کی کہ نہ نفع دے ہمکو اور نہ ضرر دے وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اور کیا پھیرے جاوین ہم اوپر ایڑیون
اپنی کے یعنے مرتد ہو جاوین اور شرک کرنے لگین پیچھے اسوقت کے کہ ہدایت کیا ہمکو اللہ نے ساتھہ اسلام کے اور جو دین حق سے
پھر جاوینگے ہم تو ہوجاوینگے كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ مانند اس شخص کے کہ ڈال دیا ہی اسکو شیطان نے
بیچ زمین کے سیدھی راہ سے دور سرآسیمہ پریشان لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا واسطے اسکے یار ہین کہ شفقت سے
پکارتے ہین اسکو طرف ہدایت کے کہ چلا آ ہمارے پاس اور شیطان اپنے طرف بلاتا ہی اور وہ متردد ہی کہ کدھر جاؤن اگر شیطانکا
کہا مانے گا ہلاک ہوگا اور جو انکا کہنا سنیگا نجات پائیگا وجہ تمثیل کی یہہ ہی کہ جو مرتد ہوا وہ اسطرح ہی جیسے کسی شخص کو غول بیابانی
کاروان سے اُٹھا لیجاوین اور جنگل خطرناک مین بٹھاوین رفیق اُسکے مسلمان راہ شریعت پر اُسے بلاتے ہین اور بھوت اُسکو بیابان
ضلالت کے طرف کھینچتے ہین اگر واسطے اُسکے آپ کو کاروانمین پہنچایا مسلمانونمین داخل ہوا اور بھوتون پاس رہ گیا کفر مین ہوا قُلْ اِنَّ هُدَى
اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى کہہ تحقیق دین اللہ کا کہ اسلام ہی وہ ہی دین سچا اور سیدھا وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور حکم کیے گئے
ہین ہم کہ مطیع ہووین واسطے پروردگار عالمون کے وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ اور یہہ کہ قایم رکھو نماز کو اور ڈرو اللہ
سے اسکے ترک کرنے مین وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور اللہ وہ ہی جو طرف اسکے اکٹھے کیے جاؤگے دن قیامت کے
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اور اللہ وہ ہی کہ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو واسطے ظاہر کرنے حق کے
بینت کیونکہ مصنوعات ہی رافت دلیل ہی قدرت اللہ کی بے قال وقیل یا وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ اور یاد کر اسدن کو کہ
کہیگا اللہ جس چیز کا ہونا چاہیگا پس ہو جاویگی سمجھہ لیجیے کہ وہ دن قیامت کا ہی اسدن حکم فرمائیگا مردونکو کہ زندہ ہو اور اُٹھ
ہو وہ ہو جاوینگے قَوْلُهُ الْحَقُّ ثابت اسکی سچ ہی وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ اور واسطے اسکے ہی پادشاہی اسدن کی کہ پھونکا
جاویگا بیچ صور کے عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہی غیب کا کہ عالم ملکوت ہی اور حاضر کا کہ عالم ناسوت ہی
وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اور وہ ہی حکمت والا بیچ اٹھانے اور جمع کرنے خلق کے خبردار طریق بعث اور حشر کا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ
لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اور یاد کر واسطے اہل مکے کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا کہ یہہ دعوے فرزندی اسکے

Marfat.com

کا کرتے ہین پس اولی یہہ ہی کہ اسکی اقتدا کرین توحید مین اور قصہ یہہ ہی جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے آزر کو کیا پکڑتا ہی
تو بتونکو جو آپ تراشے ہین معبود اِنِّيٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ تحقیق مین دیکھتا ہون تجھکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر
کے وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور جیسے کہ ابراہیم کو گمراہی قوم کی دکھائی اسیطرح دکھائی ہم نے ابراہیم کو
بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی یعنے عجائب غرائب انکے لکھا ہی کہ ملکوت آسمانون کے چاند سورج ہین اور زمین کے درخت اور
پتھر حق تعالی نے ایک سل پر انکو کھڑا کرکے عرش سنے تحت الثری تک سب دکھا دیا تو کہ دلیل پکڑین اوپر قدرت کاملہ حق کے وَلِيَكُوْنَ
مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ اور توکہ ہووین یقین لانیوالون سے علم استدلال مین معالم مین ہی کہ نمرود بن کنعان روے زمین کا بادشاہ تھا بابل
مین رہتا تھا ایکرات اسنے خواب دیکھا کہ ستارا روشن اس شہر کے افق سے نکلا چاند سورج کی روشنی اسکے سامھنے نابود ہوگئی
حکما سے اسکی تعبیر پوچھی انھون نے کہا کہ امسال ولایت بابل مین ایک لڑکا نیک طالع پیدا ہوگا تو اور لشکر تیرا اُسکے ہاتھ سے ہلاک
ہوگا اور ابھی وہ مولود خجستہ حمل مین نہین آیا نمرود نے کہا کہ کوئی مرد اپنے جورو سے خلوت نکرے اور ایک نگہبان ہر ایک کے
واسطے مقرر کیا اور بڑا مقرب نمرود کا تھا اُسنے نگہبان سے چھپ کر اپنے اہل خانہ سے خلوت کی وہ حاملہ ہوگئی کاہنون نے کہا
نمرود سے کہ امشب وہ لڑکا رحم مین آیا نمرود غصے ہوا اور ہر حاملہ کا ایک نگہبان مقرر کیا کہ جب وقت ولادت کے اگر لڑکا ہو تو مار
ڈالین اور لڑکی ہو تو چھوڑ دین ابراہیم علیہ السلام کی ماں پر کچھ اثر حمل کا نتھا وقت وضع حمل کا پہنچا وہ ڈرین کہ اگر بیٹا ہوا تو نمرود مردود کو
خبر ہوگی مار ڈالیگا بہانے سے شہر سے نکل کر ایک غار مین جا کر لیٹی وہان ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوے پھر ایک کپڑے مین انکو لپیٹ
کر وہین غار مین رکھکر غار کا منھہ بند کر کے یہہ شہر مین آئی اور آزر سے کہا کہ شہر کے باہر مین گئی تھی لڑکا پیدا ہوا اور مر گیا مین دفن
کر کر چلی آئی آزر نے سچ جانا پھر دوسرے روز یہہ غار کو گئی دیکھا کہ ابراہیم اپنی انگلیان چوستے ہین ایک سے دودھ ایک سے شہد
نکلتا ہی خوش ہوئی پھر شہر کو آئی اور ابراہیم وہان اللہ کی عنایت سے پلتے تھے ایک مہینے مین اسقدر بڑھتے تھے کہ اور کوئی برس مین
جب پندرہ مہینے کے ہوے مقابل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے اور غار سے نکلے اور بعضون نے کہا ہی کہ سات برس غار
مین رہے بعضون نے کہا ہی تیرہ برس بعضون نے کہا ہی سترہ برس بہر تقدیر جب ابراہیم بزرگ ہوئے اونے آزر سے کہا
کہ خبر موت کی مین نے تیرے بیٹے کی جھوٹ کہی تھی وہ چل دیکھ جوان ہوا ہی پس آزر غار مین آیا اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا حسن
وجمال انکے سے بہت خوش ہوا اور دل سے کہا کہ اسکو غار سے باہر نکال کہ نمرود پاس لیجاؤن مین اونے انکو غار سے نکالا
نماز شام کا وقت تھا اونٹ اور گھوڑے اور بکریان جمع تھین ابراہیم علیہ السلام ماں سے پوچھا یہہ کیا ہین اسنے بتایا آپ نے کہا انکا پروردگار
ہوگا جسنے پیدا کیا اور رزق دیتا ہی پھر ماں سے کہا کہ کوئی مخلوق بن خالق کے نہین ہی اور خالق کے تربیت سے مخلوق پرورش
پاتی ہی بتا میرا پروردگار کون ہی ماں نے کہا مین کہا تیرا پروردگار کون ہی کہا باپ تیرا کہا خدا اسکا کون ہی کہا نمرود
کہا نمرود کا خدا کون ہی کہا ماں نے چپ یہہ مت کہہ اسمین بڑا خطرہ ہی اور نمرود کے زمانے مین بعضے ستارونکو اور آفتاب اور
ماہتاب کو پوجتے تھے اور بعضے بتونکو اور بعضے نمرود کو ابراہیم علیہ السلام ماں کے ساتھ شہر کی طرف چلے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ
رَاٰ كَوْكَبًا پس جب ڈھانپ لیا اوپر اُسکے رات نے یعنے رات ہوئی اور اندھیرا ہوا دیکھا ایک تارے کو روشن کہ زہرہ یا مشتری
تھا نزدیک کنارے مغرب کے پس بعضے ستارہ پرستون نے اُدھر منہہ کر کر سجدہ کیا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ کہا ابراہیم نے کیا یہی ہی

Marfat.com

پروردگار میرا بطور استفہام یا اس قوم کے زعم پر فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ پس جسوقت کہ وہ ستارا چھپ گیا کہا نہین دوست
رکھتا مین چھپ جانیوالونکو کہ پروردگار عالم کو زوال نہین پھر آگے چلے چودھوین رات تھی کنارے پر آسمان کے چاند نمود ہوا فَلَمَّا
رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا پس جب دیکھا چاند کو درخشندہ اور بعضے قمر پرستونکو طرف اسکے سجدہ مین پڑے ہوئے قَالَ هٰذَا رَبِّيْ کہا کیا یہی
پروردگار میرا یعنے یہہ نہین فَلَمَّآ اَفَلَ پس جب چھپ گیا قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ کہا
ابراہیم نے اگر نہ ہدایت کریگا مجھکو پروردگار میرا البتہ ہوجاؤنگا مین قوم گمراہون سے پھر وہان سے چلکر نزدیک شہر کے پہنچے
آفتاب طلوع ہونے لگا بعضے لوگ اسکی طرف سجدہ کرنے لگے فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ پس
جب دیکھا سورج کو روشن کہا کیا یہہ ہی پروردگار میرا یعنے یہہ نہین یہہ سب ستارون سے بڑا ہی جرم مین اور روشنی
مین یہہ ہی کہ کہتے ہین آفتاب پرست کہ یہہ پروردگار میرا ہی یہہ سب سے بڑا فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ
پس جب چھپ گیا کہا اے قوم میری تحقیق مین بیزار ہون اس چیز سے کہ شرک کرتے ہو اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ تحقیق مین نے متوجہ کیا منہہ اپنے کو واسطے اس شخص کے کہ محض قدرت
اپنی سے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو درآنحال کہ مائل ہونیوالا ہون سب دینون سے طرف دین توحید کے اور نہین مین شرک لانے
والون سے لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیم شہر مین آئے آزر اُن کو نمرود پاس لے گئے نمرود مرد بدشکل تھا اور غلام وکنیز
خوش شکل اُسکے تخت کے گرد دست بستہ کھڑے تھے انھون نے پوچھا کہ یہہ کون ہی کہا خدا سب کا کہا یہہ گرد تخت کے کون
کھڑے ہین کہا یہہ بندے اُسکے ابراہیم نے ہنسکر کہا اے بادر یہہ کیسا خدا ہی کہ اپنے سے اورون کو خوب صورت پیدا کیا ہی
چاہئے کہ سب سے آپ خوش شکل ہوتا پھر ابراہیم ہمیشہ بتون کی مذمت کیا کرتے تھے اور اُنکے پوجنے والون کو گالیان
دیتے تھے انکی قوم اُنسے جھگڑنے لگی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَحَاۗجَّهٗ قَوْمُهٗ اور جھگڑا کیا اس سے قوم اُسکے نے بیچ
توحید کے قَالَ اَتُحَاۗجُّوْۗنِّىْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے بیچ وحدانیت
خدا کے اور چاہتے ہو کہ مجھہ پر غلبہ کرو اور حال یہہ ہی کہ تحقیق اللہ نے راہ دکھائی ہی مجھکو توحید کی پھر انھون نے ڈرایا کہ
ہمارے معبود برتو ہنستا ہی وہ تجھہ پر آفت لاوینگے حضرت ابراہیم نے کہا وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اور نہین ڈرتا ہون
مین اس چیز سے کہ شریک لاتے ہو ساتھہ اسکے یعنے بتون سے تمھارے مین خوف نہین کرتا کہ وہ کسیکو ضرر نہین دے سکتے اِلَّآ
اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْــــًٔا مگر یہہ کہ چاہے پروردگار میرا کچھہ آفت پہنچانا مجھہ پر انکے سبب سے وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا سما لیا پروردگار
میرے نے سب چیز کو علم کی جہت سے اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم اور درمیان عاجز اور قادر کے اور عالم اور
جاہل کے تمیز نہین کرتے تم وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا اور کیونکر
ڈرون مین اس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم اور نہین ڈرتے ہو تم یہہ کہ شریک مقرر کیا ہی تم نے ساتھہ اللہ کے اس چیز کو کہ نہین
اُتاری اللہ نے ساتھہ اُسکے اوپر تمھارے کتاب اور دلیل فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ پس کونسا دو لوگون مین موحدون اور
مشرکون مین سے لائق تر ہی ساتھہ امن کے بتادو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے حضرت ابراہیم کو اس سوال کا جواب اللہ
تعالے دیتا ہی کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ وہ لوگ جو ایمان لائے ہین

ع ۸

Marfat.com

اور نہین ملایا اُنھون نے ایمان اپنے کو ساتھ شرک کے یہہ لوگ واسطے اُنکے ہی امن دوزخین ہمیشہ رہنے سے اور وہم مین راہ پانیوالے
وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ اور یہہ استدلال ابرہیم کا کواکب کے چھپنے سے لیکر وہان سے یہان تک دلیل ہماری ہی جا
کہ دی ہمنے وہ ابراہیم کو تو کہ حجت پکڑے ساتھ اسکے اوپر قوم اپنے کے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ بلند کرتے ہین ہم درجون مین علم اور حکمت کے
جسکو کہ چاہتے مین اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہی اپنی صنعت مین علم والا ہی اپنی خلقت مین وَوَهَبْنَا لَهٗٓ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اور دیا ہمنے واسطے ابراہیم کے بیٹا اُسکا اسحٰق کہ باپ پیغمبران بنی اسرائیل کا ہی اور پوتا اُسکا یعقوب کہ اسرائیل ہی
كُلًّا هَدَيْنَا ہر ایک کو اُن دونون مین سے ہدایت کی ہمنے وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ اور نوح کو ہدایت کی تھی پہلے ابراہیم سے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ
دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اور ہدایت کی ہمنے اولاد نوح کے مین سے یا ابراہیم کے مین سے لیکن
اول اصح ہی کیونکہ یونس اور لوط اس آیت مین مذکور ہین اور وہ ذریۃ نوح سے بھی ہین کہ ابراہیم بھی ذریۃ نوح سے ہی اور داؤد کو
کہ اولاد یہودا سے ہی اور سلیمان کو کہ پسر داؤد ہی اور ایوب کو کہ پسر اموص ہی اولاد عیص بن اسحٰق سے اور یوسف کو کہ پسر یعقوب
ہی اور موسیٰ اور ہارون کو کہ دونون بیٹے عمران کے ہین اولاد لاوی بن یعقوب کے وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اور جیسے کہ
ابراہیم کو جزا دی ہمنے ساتھ رفع درجات کے اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالونکو موافق استعداد ہر ایک کے وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى
وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ اور ہدایت کی ہم نے زکریا کو کہ اولاد سلیمان سے ہی اور یحییٰ کو کہ پسر زکریا ہی اور عیسیٰ کو کہ پسر مریم ہی اور الیاس کو
کہ اولاد ہارون سے ہی اور جو لوگ کہتے ہین کہ مراد الیاس سے ادریس ہی وہ نہین بنتا کیونکہ ادریس نوح کے آبا سے ہی نہ اولاد
سے اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مان کے طرف کی بھی سند ہی کیونکہ عیسیٰ کو ذریت نوح یا ابراہیم مین گنا حالانکہ نسبت
مادری ہی نہ پدری پس نسبت سادات کی صحیح جناب پیغمبر سے كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ہر ایک اُن پیغمبرونمین سے صالحون سے تھے
وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا اور ہدایت کی ہمنے اسمٰعیل کو کہ پسر ابراہیم ہی اور یسع کو کہ پسر اخطوب ہی اور یونس کو کہ اولاد
یہودا ابن یعقوب سے ہی اور لوط کو کہ پسر ہارون بن آذر ہی برادرزادہ حضرت ابراہیم کا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور ہر ایک
کو بزرگی دی ہم نے ساتھ نبوت کے اوپر عالمون کے کہ عالم ملائکہ اور عالم انس اور عالم جن ہی وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَ
اِخْوَانِهِمْ اور ہدایت کی ہمنے بعضونکو باپون اُنکے سے اور بعضونکو اولاد اُنکے سے اور بعضونکو بھائیون اُنکے سے وَاجْتَبَيْنٰهُمْ
وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور کھینچ لیا ہمنے اُن پیغمبرونکو اور ہدایت کی ہمنے اُنکو طرف راہ سیدھی کے یعنے ثابت رکھا ہمنے
راہ راست پر ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ یہہ دین کہ انبیا جس پر تھے ہدایت اللہ کی ہی راہ
دکھاتا ہی ساتھ اس دین فضل اپنے سے جسے چاہے بندون اپنے سے وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اگر
یہہ پیغمبر شریک کرتے ساتھ اللہ کے باوجود اس فضل اور کمال کے البتہ کھویا جاتا اُنسے جو کچھ تھے عمل کرتے کیونکہ کفر اعمال کو کھوتا
اور نیست کرتا ہی یہہ آیت بڑے تہدید کی ہی مشرکون کے واسطے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ یہہ گروہ
انبیا وہ ہین جو دی ہمنے اُنکو کتاب اور حکم اور پیغمبری فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ
پس اگر کفر کرین ساتھ کتاب اور حکم اور نبوت کے یہہ کفار قریش پس تحقیق مقرر کیا ہمنے ساتھ اُنکے وہ گروہ کہ صدق دل سے
نہین ہین ساتھ اُن چیزون کے کفر کرتے مراد اس سے پیغمبر اور پیرو اُنکے ہین یا انصار اور اہل مدینہ ہین اور وقت نزول

Marfat.com

اس آیت کے وہ ایمان نہین لائے تھے یہہ بشارت ہی ساتھہ ایمان اُنکے کے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ یہہ گروہ انبیا
وہ لوگ ہین جنکو ہدایت کی اللہ نے پس ساتھہ ہدایت انکی کے پیروی کر تو مراد اس سے وہ چیزین ہین جنمین متفق ہین توحید اور اصول دین
سے نہ فروع مختلف فیہ سمجھہ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اقتدا انبیا کی کرین اور حال آنکہ آپکو کسی پیغمبر کی اقتدا نچاہیئے
نہ فروع نہ اصول دین مین کیونکہ شریعت آپکی ناسخ ادیان ہی پس یہہ حکم اُنکے احوال کے پیروی کا ہی اور یہین اشارہ ہی کہ صفات سنیہ
اور خصال رضیہ اور محاسن اخلاق اور مکارم اوصاف سب پیغمبرونکے اکیلے آپ کو عنایت فرمائے لہذا افضل انبیا ہوئے سو
سب رسولونکے صفات نیک اور خلق حسن ؛ کردئیے ہین خلق خالق نے اکیلے آپ مین قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا کہہ اے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کافرون سے نہین چاہتا ہین تم سے اوپر اس پیغام حق پہنچانیکے بدلا جیسے پہلے مجھہ سے کسی پیغمبر نے امت سے اجر دعوت
کا نہین چاہا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ نہین یہہ پیغام پہنچانا میرا مگر نصیحت واسطے عالمون کے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ
اور نہ تعظیم کی یہود نے اللہ کی موافق تعظیم اُسکے کے کشف الاسرار مین ہی کہ نہ پہچانا اللہ کو جیسا کہ پہچاننا اُسکا ہی ہان
قدیم کو حادث سے کیا نسبت اور خاک و آب کو رب الارباب سے کیا مناسبت ایک بزرگ سے معرفت الٰہی سے پوچھا
کہا کل ما خطر ببالک فہو علی خلاف ذلک نظم دیکھین اُسے ہی وہ اس لقا سے بھی ورا ؛ ہو جلوہ نما ہی اس ادا سے بھی ورا ؛
جو دید مین وہم مین گمان مین آوے ؛ وہ اس سے ورا ہی بل ورا سے بھی ورا ؛ بعضون نے کہا ہی کہ معنی اس آیت کی یہہ
ہین کہ ما وضعوا اللہ حق وضعہ لکھا ہی کہ مالک بن ضیف کہ سر حلقۂ احبار یہود تھا حضرت کے پاس آیا آپ نے فرمایا کہ تجھے قسم
دیتا ہون مین اس خدا کی جسنے توریت موسیٰ پر نازل کی ہی توریت مین دیکھا ہی تو نے کہ خدا دانشمند فربہ کو دشمن رکھتا ہی
اُسنے کہا ہان یہہ خبر توریت مین ہی آپنے فرمایا کہ وہ فربہ تن پرور خود پرست تو ہی ہی وہ غصے ہوا اور کہا خدا نے کوئی کتاب
کسی پر نازل نہین کی آیت آئی کہ نہین وصف کیا اُنہون نے اللہ کا جیسا کہ وصف اسکا چاہیئے اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ جو وقت کہا نہین اُتارا اللہ نے اوپر کسی بشر کے کچھہ چیز احکام شرع سے اور اسیطرح صفت انزال کتب اور ارسال
رسل کا انکار کیا قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ
كَثِيْرًا کہہ کسنے اُتارا ہی کتابکو وہ جو آیا تھا ساتھہ اُسکے موسیٰ در آنحال کہ ہی وہ کتاب روشن کرنیوالی اور راہ دکھانیوالی واسطے
لوگونکے کرتے ہو تم اسکو ورق ورق پراگندہ ظاہر کرتے ہو تم اسکو موافق خواہش کے اور چھپاتے ہو تم بہت کو اوسمین سے جیسی
نعت اور صفت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیت رجم کی اور سوا اُسکے وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ اور سکھائے
گئے ہو تم اے اہل اسلام زبان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھہ کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمھارے امر او نہی اور
حلال اور حرام قُلِ اللّٰهُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدا نے نازل کی ہی یہہ جواب اُسکا ہی کہ توریت کسنے اُتاری
ثُمَّ ذَرْهُمْ پھر چھوڑ دے یہودیان کو تو کہ ہمیشہ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ بیچ باطل اور خرافات اپنے کے کھیلین شیخ ابو سعید
ابو الخیر قدس سرہ نے کلمۂ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ مین کہا اللہ بس ما سوی ہوس وانقطع النفس شیخ الاسلام نے کہا کلمۂ قل
اللہ ثم ذرہم مین امید طرف اسکے رکھتا ہون اور غیر اسکے کو ترک کرتا ہون نظم اللہ ہی کی مین جستجو رکھتا ہون ؛ دو جگ مین
یکتہ آرزو رکھتا ہون ؛ مطلب ہی تو یہہ ہی ماسوا اسکے اور ؛ رافت نہ طلب نہ تک و پو رکھتا ہون ؛ شیخ شبلی نے بعضے

Marfat.com

اصحاب اپنے سے کہا علیک باللہ ودع ماسوی فظم رفت تو تعلقات ماسکو چھوڑ ؛ سر رشتۂ حب ماسوی دل سے توڑ
مین تفرقۂ دلی کے باعث یہہ سب ؛ دل ایک سے پس لگا کے سب سے منہہ موڑ ؛ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ
الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا اور یہہ قرآن ایک کتاب ہی کہ اتارا ہی ہمنے
اسکو بہت فائدے اور برکت والی سچی کرنیوالی اسی چیز کو جو آگے اسکے ہی کتابون سے اور توکہ ڈراوے توکمی
کرنیوالونکو اور انکو جو گرد اسکے ہین اور بینذر ساتھہ یے کے بھی ہی یعنے توکہ ڈراوے یہہ کتاب وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین ساتھہ آخرت کے ایمان لاتے ہین ساتھہ اسکے یعنے پیغمبر کے یا
کتاب کے کیونکہ ایمان جب آخرت پر لایا تو ڈرے وہان کے عذاب سے اور سمجھہ لیجئے کہ چھٹکارا سوا متابعت پیغمبر اور قرآن
کے میسر نہین پس ایمان لاتے ہین اوپر اسکے وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اور وہ کہ نبی اور کتاب پر ایمان لاتے ہین
اوپر نماز اپنے کے محافظت کرتے ہین کیونکہ نماز ایمان کی نشانی ہی اور دین کا ستون ہی لکھا ہی کہ مسیلمۂ کذاب
اور اسود عنسی نے دعوی نبوت کا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاطر عاطر پر زنگ ملال اس دعوی دروغ سے
ہوا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ اور کون
ہی ظالم تر اس شخص سے کہ باندلیا ہی اوپر اللہ کے جھوٹ اور کہتا ہی کہ مین پیغمبر اسکا ہون یا کہتا ہی وحی کی گئی طرف میرے
اور نہین وحی کی گئی طرف اسکے سمجھہ لیجئے کہ مسیلمہ جھوٹھی باتین جوڑکر کہتا تھا کہ یہہ مجھہ پر وحی اُتری اور اسود عنسی کہتا تھا
کہ ایک شخص حمار پر سوار میرے پاس آتا ہی اور باتین القا کرتا ہی وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور کون ہی ظالم تر
اس سے جو کہتا ہی کتاب نازل کرونگا مین بھی مثل اس چیز کے کہ نازل کی ہی اللہ نے سمجھہ لیجئے کہ یہہ بات کہنے والا عبد اللہ
بن سعد ہی کہ کاتب وحی تھا ایکدن آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالة لکھتا تھا ملاحظۂ قدرت الہی کر کر کہ کسطرح
علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے عظم عظم سے لحم بناتا ہی بعد ستے کلمات ثم انشاناه خلقا آخر کے بے اختیار تعجب سے
اسکی زبان پر جاری ہوا فتبارک اللہ احسن الخالقین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھہ یہی نازل ہوا ہی وہ
شک مین پڑکر مرتد ہوگیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہین مجھپر بھی وحی آتی ہی جیسی انپر اور جو کاذب
ہین تو مین مثل انکے وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جب
ہون ظالم یعنے کافر بیچ شدتون موت کے اور فرشتے عذاب کے کھولین ہاتھہ اپنے انکی روح قبض کرنے کو یا انکے
عذاب کرنے کو اور گرز آتشین انکو مارتے ہون اور کہتے ہون اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ نکالو جانون اپنے کو تنون اپنے سے جیسی
کوتوال کا پیادہ کسی سے غصہ سے چیز طلب کرے یا کہتے ہون فرشتے کہ نکالو نفسون اپنے کو عذاب سے اگر نکال سکتے
ہو اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ آج کے دن
کہ وقت مرنے تمہارے کا ہی ابد الآباد تک جزا دیئے جاؤگے ساتھہ عذاب رسوائی کے بسبب اسکے کہ تھے تم کہتے اوپر
اللہ کے سوا حق کے اور تھے تم آیتون اسکی سے تکبر کرتے و تعظیم نہین کرتے تھے وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا
خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس واسطے حساب اور جزا کے اکیلے نظم نی مال نہ فرزند نہ

Marfat.com

سونس نمد اکار: خادم ہے نہ حشمت ہے نہ ہمدم ہے نہ ہے یار جیسا کہ پیدا کیا تھا ہمنے تمکو رحم مادر مین سر و پا برہنہ پہلے
بار وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ اور چھوڑ دیا تمنے جو دیا تھا ہمنے تمکو دنیا مین اور اسپر تم ناز کرتے تھے پیچھے پیٹھ
اپنے کے نہ آگے بھیجا نہ ساتھ لائے وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ اور نہین دیکھتے ہم
ساتھ تمہارے شفاعت کرنیوالون تمہارے کو جنکو دعوی کرتے تھے تم یہہ کہ وہ بیچ تربیت تمہاری شریک ہین اللہ کے
لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ تحقیق کٹ گیا علاقہ تمہارا وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ اور کھویا گیا تم سے جو کچھ تھے تم دعوی کرتے
إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ تحقیق اللہ پھاڑنے والا ہے دانے کا توکہ اناج پیدا ہوا اور گٹھلیکا توکہ درخت اوگے يُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ نکالتا ہے زندیکو یعنے نبات کو کہ نشو نما حیات کی رکھتی ہے مردے سے کہ دانہ اور گٹھلی ہے یا نکالتا
ہے آدمی کو نطفے سے مرغ کو بیضے سے مومن کو کافر سے عاقل کو جاہل سے وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ اور نکالنے والا ہے مردیکو کہ تخم یا نطفہ یا بیضہ ہے زندے سے
کہ نبات یا آدمی یا مرغ ہے ذَٰلِكُمُ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ یہہ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا اللہ ہے پس کہان سے پھیرے جاتے
ہو اس سے فَالِقُ الْإِصْبَاحِ پھاڑنیوالا ہے صبح کا ظلمت شب سے یعنے اندھیرا دور کرکر روشنی کر دیتا ہے وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اور کیا رات کو آرام گاہ توکہ سب بے آرامی سے حرکت کے آرام پکڑین اور کیا سورج اور چاند کو گردش دینے
والے توکہ مہینے اور برس انسے معلوم ہون ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ یہہ جو مذکور ہوا اندازہ ہے عزت والے علم والے کا وَهُوَ
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور وہ ہے ایسا اللہ جسنے اپنی بڑی قدرت اور حکمت سے پیدا
کیا واسطے تمہارے ستارونکو توکہ راہ پاؤ تم ساتھ اسکے بیچ اندھیرون بیابان کے اور دریا کے سمجھ لیجیے کہ منافع ستارونکے
سوا اسکے اور بہت ہین لیکن یہان یہی منفعت ذکر کی کہ دلیل قدرت کی اسمین بڑی ظاہر ہے کہ آسمان کے ستارے باوجود
اس بعد مسافت کے میان زمین و آسمان رہنما ہون زمین کے تمہارے قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ تحقیق بیان
کین ہمنے نشانیان اپنے قدرت کی واسطے اس گروہ کے کہ جانتے ہین اور استدلال پکڑتے ہین وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَكُم مِّن
نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ اور وہ ہے اللہ جسنے پیدا کیا تمکو جان ایک سے کہ آدم ہے پس واسطے تمہارے جگہہ
رہنے کی اور جگہہ سونپنے کی کہ رحم مادر و صلب پدر ہے یا مستقر خبرتہ ہے اور مستودع دنیا اور حقیقت یہہ ہے کہ جہان
آدمی قرار نہ پکڑے وہ مستودع ہے پس صلب اور رحم اور دنیا اور گور سب مستودع ہین اور بہشت اور دوزخ مستقر قَدْ فَصَّلْنَا
الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ تحقیق بیان کین ہمنے علامتین وحدانیت اپنے کی واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین وَهُوَ الَّذِي
أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً اور وہ ہے اللہ کہ جسنے اتارا ابر سے یا جانب آسمان سے پانی فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ پس نکالین
ہمنے ساتھ پانی کے بوٹیان سب چیز کی یہان التفات غیبت سے طرف کلام کے ہے اور مجمل ذکر فرماکر اب مفصل ارشاد
فرماتا ہے فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا پس نکالی ہمنے پانی سے سبزی کہ بیج سے اوگکر بیج اور شاخ
پیدا کرتی ہے نکالتے ہین ہم اس سبزی سے دانے ایک پر ایک چڑھے یعنے خوشے وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ
اور نکالتے ہین ہم کھجور ہین سے گابھے اسکے سے خوشے جھکے ہوے وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا
وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور نکالتے ہین ہم باغ انگورون کے اور درخت زیتون کے اور انار کے یکسان آپسمین بیچ پتون کے

Marfat.com

اور غیر یکسان ہیچ مزے کہ بعضے شیرین بعضے ترش بعضے کھٹ میٹھے اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ دیکھو طرف پھل ہر درخت کے
جب پھل لاوے کہ چھوٹا اور سبزہ ہوتا ہی اور دیکھو طرف پکنے اسکے کہ جب پختگی کو پہنچتا ہی کیا خوش شکل اور
مزہ دار ہوجاتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا نشانیان ہین اوپر وجود قادر حکیم کے واسطے اُس
قوم کے کہ ایمان لاتے ہین وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ اور مقرر کرتے ہین کافر مجوس زعم مین اپنے واسطے اللہ کے شریک جنون کو یعنے
کہتے ہین کہ خالق خیر کا اللہ یزدان اور شر کا شیطان اہرمن ہی وَخَلَقَهُمْ اور حال یہہ ہی کہ اللہ نے پیدا کیا ہی ان گبرونکو شیطان
نے بلکہ شیطان کو بھی اوسی نے پیدا کیا ہی اور یہہ احمق مخلوق کو شریک خالق کا ٹھہراتے ہین وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور باندھ لیتے
ہین بعضی کافر واسطے اللہ کے بیٹے یعنی عزیر اور عیسی اور بیٹیان یعنی فرشتے بغیر علم کے کہ اپنے کہنے کی بھی حقیقت نہین جانتے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى
عَمَّا يَصِفُوْنَ پاک ہی وہ اور بلند ہی اُس چیز سے کہ وصف کرتے ہین اُسکو شریک اور فرزند سے بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ پیدا کرنیوالا ہی وہ آسمانون کا اور زمین کا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ کیونکر ہو واسطے اسکے اولاد
اور حال آنکہ نہین ہی واسطے اسکے جورو اور اولاد جورو اور خاوند دونون کے باہم ہونے سے ہوتی ہی اور کیونکر اسکی جورو
ہو کہ اُسے جنسیت چاہیئے اور اُسکا کوئی جنس ہی نہین وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور پیدا کیا ہر چیز کو اور خالق کا مانند نہین
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور وہ ساتھ ہر شیء کے جاننے والا ہی اور سوا اسکے کسیکو یہہ دانائی نہین پس اسکا مثل نہین اور
جس کسیکا مثل اور مانند نہو اسکا ولد اور زوجہ ٹھہرانا ناحق گمان ہی کیونکہ محال ہی ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ یہی ہی کہ ان صفتون کے
ساتھ موصوف ہی اللہ پروردگار تمہارا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین مستحق عبادت کے مگر وہ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ پیدا کرنے
والا ہر چیز کا پس عبادت کرو اُسکی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہی لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ
وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ نہین پاتے اسکو نظرین اور وہ پاتا ہی نظرون کو سمجھ لیجیے کہ ادراک کنہ شیء کے دریافت کرنے کو
کہتے ہین سو اللہ کے کنہ ذات کو کوئی نہین پا سکتا اور جو ادراک کے معنی رویت کے لیجیے تو تقدیر کلام کی یہہ ہی کہ نہین
دیکھ سکتین اُسکو نظرین دنیا مین کیونکہ رویت عقبیٰ نص قرآن اور حدیث سے ثابت ہی وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ اور وہ ہی
باریک بین خبردار بالاسرار نظم وہی باریک بین ہی اور نہان دان ٭ اسے یکسان ہی سب پیدا و پنہان ٭ نہ دیکھے کوئی
جو وہ دیکھتا ہی ٭ وہ جانے سب کے دانست سے سوا ہی قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی ہین تمہارے پاس نشانیان
روشن پروردگار تمہارے سے فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ پس جسنے دیکھ لیا نفع اُسکا واسطے جان اُسکے کے ہی وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا
اور جو اندھا ہوا پس ضرر اُسکا اوپر جان اُسکے کے ہی وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ اور نہین ہین اوپر تمہارے نگہبان کہ محافظت
تمہارے اعمال کی کرون اور سیر تمہین جزا دون مجھہ پر یہی ہی کہ پہنچا دون حکم الٰہی اور پس حکم اس آیت کا منسوخ ہی
ساتھ آیت سیف کے وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ اور اسیطرح جیسے آیات گذشتہ مین کیا پھیرتے ہین
ہم آیات قرآن کو خوف سے طرف رجا کے اور وعدے سے طرف وعید کے تو کہ سننے والے خبردار ہون اور تو کہ کہین کہنے
والے پڑھا ہی اور تعلیم لیا ہی تو نے اوروں سے کفار قریش کے زعم مین تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبیر اور یسار سے
کہ دونون غلام تھے روم کے بندے مین آئے سیکھ کر کہتے ہین کہ وحی خدا نے مجھہ پر بھیجی سو حق تعالی فرماتا ہی کہ

Marfat.com

مین آیتون کو اپنے پھراتا ہون تا بیان کرین ہم قرآن واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین کہ یہہ کلام اللہ کا ہے تو کہ تم سمجھ لو
کہ یہہ کلام مقدور بشر سے باہر ہے وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ اور پھرلاتے ہین ہم آیتون اپنے کو تو کہ بیان کرین ہم قرآن واسطے
اس قوم کے کہ جانتے ہین کہ یہہ کلام اللہ کا ہے لکھا ہے کہ جہان کفار عرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف دین آبا اپنے
کے دعوت کرتے تھے وہان یہہ آیت اتری اِتَّبِعْ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ پیروی کر اس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف تیرے
پروردگار تیرے سے یعنے راہ توحید کی اور جان کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ اور
منہہ پھیر لے شریک کرنیوالون سے اور انکے کہنے پر التفات مت کر وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا اور اگر چاہتا اللہ کہ یہہ
موحد ہون ہرگز نہ شریک کرتے وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور نہین کیا ہمنے تجھکو اوپر کافرون کے نگہبان وَمَآ اَنْتَ
عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اور نہین تو اوپر انکے داروغہ لکھا ہے کہ جب آیۃ انکم و ما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم نازل ہوئی کفار
قریش کہنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ہمارے بتونکو برا کہو اور نہین تو ہم تمہارے خدا کو کہینگے یہہ آیت نازل ہوئی
پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوا ساتھ آیت سیف کے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ
اور مت برا کہو ان لوگونکو کہ عبادت کرتے ہین سوا خدا کے پس وہ مقابلے مین برا کہنے لگینگے اللہ کو از روے ظلم کے
نادانی سے سمجھ لیجے کہ حق تعالی نے نہی کی دشنام سے اس شخص کو کہ مستحق دشنام ہے اسواسطے کہ مقابلے مین دشنام تو واقع
ہو اسکو جو کہ لائق دشنام نہین كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ اور جیسا کہ آراستہ کیا اعمال کفار کو اسیطرح زینت دی ہم
نے واسطے ہر ایک فرقہ کے عمل انکے کو نیک ہون یا بد کل حزب بما لدیہم فرحون ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ پھر طرف پروردگار انکے کے ہے بازگشت انکی پس خبر دیگا انکو وقت جزا کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے وہ عمل کرتے
لکھا ہے کہ اکابر قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ تم کہتے ہو موسیٰ نے عصا پتھر پر مارا بارہ چشمے جاری ہوئے
اور عیسیٰ نے مردے کو جلایا تم بھی ایسا ہی معجزہ کوئی ہمکو دکھاؤ تو ہم ایمان لاوین حضرت نے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو کہا کہ کوہ صفا
سونے کا ہو جاوے آپ نے کہا کہ اگر ہو گیا تو تم ایمان لاؤگے انھون نے کہا لاوینگے اور سخت قسمین کہا ت پر کھائین
معالم مین ہے کہ آپ دعا کرنے لگے جبرئیل آئے اور اللہ کا پیغام لائے کہ مین تیری دعا سے اس پہاڑ کو سونے کا کر دونگا
لیکن یہہ قاعدہ ہے میرا کہ جو امت اپنے پیغمبر سے معجزہ طلب کرتی ہے اور وہ معجزہ ظاہر ہوتا ہے پھر وہ ایمان لائی تو خیر اور جو
منکر ہوئے تو عذاب متصل لاتا ہون اگر تو چاہتا ہے یہہ معجزہ ظاہر کرون لیکن عذاب بھی بعد اسکے
آویگا اور اگر چاہے چھوڑ دے انکو تو کہ توبہ کرین حضرت نے شق دوسری اختیار کی یہہ آیت آئی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا اور قسم کھائی تھی انھون نے ساتھ اللہ کے سخت تر قسمون اپنے سے کہ البتہ اگر
آویگی انکے پاس وہ نشانی جو طلب کی ہے البتہ ایمان لاوینگے وہ ساتھ اسکے قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ سوا اسکے
نہین کہ نشانیان نبوت کی کہ معجزے ہین نزدیک اللہ کے ہین اور وہ قادر ہے جو کچھ انمین سے ظاہر کرے وَمَا يُشْعِرُكُمْ
اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور کیا چیز معلوم کرواتی ہے تمکو اے مسلمانو ساتھ اسکے کہ کافرون سے صادر ہو تحقیق معجزے
جب آوینگے انکو اور وہ دیکھینگے نہ ایمان لاوینگے وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اور پھیر دینگے ہم دلون انکے کو تصدیق سے

Marfat.com

اور نظرون انکے کو حق دیکھنے سے پس نہین ایمان لاینگے آخرین کَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ جیسا کہ نہ ایمان لاتے تھے ساتھ ان
معجزون کے جو ظاہر ہوئے تھے پہلے بار جیسے شق قمر وغیرہ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ اور چھوڑ دینگے ہم انکو بیچ سرکشی
انکے کے بھٹکتے ہلیت پھرا جو معجزہ حضرت رسول سے ہے وہ دور دور بھٹکتا رہ قبول سے ہے وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَى اور اگر ہم اتارتے طرف کافرونکے فرشتے جیسے کہ کہتے ہین وہ لولا انزل علینا الملائکۃ اور اگر باتین
کرتے انسے مردے جیسے کہ حکم چلاتے ہین کہ فاتوا بابائنا وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا اور اگر جمع کرتے ہم اوپر انکے ہر چیز کو
کہ دنیا مین ہے مقابل گروہ گروہ تو کہ گواہی دیتے اوپر وحدانیت قادر مطلق کے اور نبوت رسول برحق کے مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ نہوتا کہ وہ ایمان لاوین مگر یہہ کہ وہ چاہے اللہ اور لیکن اکثر کافرون کے جاہل
مین اگر معجزے دکھائے بھی جاوینگے تو بھی ایمان نہین لاینگے وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ اور جیسا
کہ تیرے ای دوست میرے دشمن ہین اسیطرح سے کئے ہمنے واسطے ہر ایک پیغمبر کے دشمن شیطان آدمیونکے اور جنون کے شیاطین
الانس کافر ہین کہ ابلیس کیطرح اللہ کی رحمت سے دور ہین يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ جیمین ڈالتے ہین وسوسے بعضے شیطان
جن کے طرف بعضے شیطان انس کے یا وسوسے ڈالتے ہین بعضے جن جن کو اور بعض انس انس کو زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ملمع
کی ہوئی بات جھوٹی فریب دینے کو وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ایمان
انکے کو نکرتے وہ دشمنی پیغمبرونسے پس چھوڑ دے انکو اور ان جھوٹھی چیزونکو کہ باندھتے ہین وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ اور تو کہ جھکین طرف اسکے دل ان لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے
آخرت کے اور تو کہ پسند کرین اسکو اور تو کہ کسب کرین گناہون سے جو کچھ کہ وہ کسب کرنیوالے ہین أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي
أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا پس غیر اللہ کے چاہون مین حکم کرنیوالا درمیان اپنے اور تمہارے اور
وہ ہے جسنے اتاری طرف تمہارے کتاب مفصل یعنے قرآن کہ اسمین حق اور باطل تفصیل وار ہے وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ
أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ اور جو لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب جیسے علماے یہود اور نصاری جانتے ہین یہہ کہ قرآن اتارا
ہوا پروردگار تیرے کا ہے ساتھ حق کے فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ پس مت ہو تو شک لانیوالون سے مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین
اور مراد امت ہے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی راستی مین بیچ اخبار کے اور انصاف
مین بیچ احکام کے لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ نہین کوئی بدلنے والا واسطے اخبار اور احکام اسکے کے جیسے توریت کو بدل
دیا اسطرح قرآن شریف کو کوئی نہین بدل سکیگا کہ اللہ خود نگہبان ہے اسکا کہ فرمایا ہے وانا لہ لحافظون تحقیق ہم واسطے
قرآن کے البتہ محافظت کرنیوالے ہین وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہ ہے سننے والا سب کی گفتار جاننے والا سب کے اسرار
وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ اور اگر کہا مانیگا تو اکثر ان لوگونکا کہ بیچ زمین کے ہین کافر اور جاہل یا مراد زمین مکے کی ہے کہ اکثر
اہل مکے کا اگر کہا مانیگا تو يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ گمراہ کر دینگے تجھکو راہ اللہ کی سے إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ
نہین پیروی کرتے وہ گروہ مگر گمان کی اور گمان انکا یہہ تھا کہ انکے باپ حق پر تھے اور نہین وہ مگر جھوٹ کہتے ہین اللہ پر کہ اللہ نے
حلال کیا ہے بحیرہ وغیرہ اور یہہ حرام بتاتے ہین اور وہ پاک اور منزہ ہے یہہ شریک اسکا عباد تمین ٹھہراتے ہین

Marfat.com

اور اُسکا فرزند بتاتے ہین اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ تحقیق پروردگار تیرا وہ ہی خوب جانتا ہی اُس شخص کو
کہ گمراہ ہوا ہی راہ اسکی سے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہ ہی خوب جانتا ہی راہ پانیوالون کو فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ پس کھاؤ اس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہی نام اللہ کا اوپر اسکے دم ذبح اگر ہو تم ساتھ آیتون
اللہ کے کہ حلال اور حرام مین واقع مین ایمان لانیوالے وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا
حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ اور کیا ہی واسطے تمھارے یہہ کہ نکھاؤ اس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہی نام اللہ کا اوپر
اس کے وقت ذبح کے اور تحقیق مفصل بیان کر دیا ہی واسطے تمھارے جو کہ حرام کیا ہی اللہ نے اوپر تمھارے
آیۃ حرمت علیکم المیتۃ مین اور حرم بصیغہ مجہول بھی قرات ہی مگر جو لاچار ہو تم طرف اسکے یعنے اُن محرمات کے تو ضرورت کے
وقت وہ حلال ہین وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور تحقیق بہت لوگ البتہ گمراہ کرتے مین خلق کو حرام بتا کر حلال
کو اور حلال بتا کر حرام کو ساتھ خواہشون اپنی کے بغیر علم کے اور دلیل کے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ تحقیق پروردگار
تیرا وہ ہی خوب جانتا ہی حد سے نکل جانیوالونکو وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کو یعنے گناہ ظاہر اور
باطن سے بچو یا گناہ ظاہر نکاح محارم ہی اور گناہ باطن زنا یا گناہ ظاہر جوارح کا فعل بد اور باطن دلکا وسوسہ ہی یا گناہ
ظاہر طلب نعمت دنیا ہی اور گناہ باطن رغبت نعمت عقبیٰ ہی کیونکہ دونون غفلت دینے والین یاد حضرت کبریا سے مین
یا ظاہر حظوظ نفس ہی اور باطن حظوظ قلب یا ظاہر میل ہی طرف مشتہیات نفس کے ساتھ جوارح کے اور باطن آرزوئی نفس
ہی ساتھ دل کے یا ظاہر وہ ہی جو خلق جانے اور باطن وہ ہی جو حفظ خدا پہچانے یا جرم ظاہر وہ ہی کہ اعضا سے ہو
اور جرم باطن عقائد فاسدہ اور ارادہ باطلہ مین بحر الحقائق مین ہی کہ جیساکہ آدمی کا ظاہر ہی بدن جسمانی اور باطن ہی
دل روحانی ایسا ہی گناہ کا بھی ظاہر ہی قول اور فعل موافق طبع کے اور مخالف شرع کے اور باطن ہی صفات
حیوانی اور اوصاف سبعی اور شیطانی پس فرمایا کہ ترک کرو افعال طبع کو ساتھ استعمال اعمال شرع کے اور چھوڑو اخلاق
ذمیمہ نفسانی کو ساتھ پیدا کرنے اخلاق ملکی ربانی کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے جو نعمت ظاہر و
باطن عنایت کی ہی واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ و باطنۃ بیان فرمایا کہ وذروا ظاہر الاثم و باطنہ یعنے شکر نعمت ظاہر و باطن ترک گناہ
ظاہر و باطن ہی ترک گناہ ظاہر مین نجات نفسانی ہی عذاب نیران سے اور ترک گناہ باطن مین خلاصی قلوب ہی عقوبت
حرمان سے ظاہر و باطن گند سے بچ کہ تا صورت و معنی تیری پاکیزہ ہون اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا
يَقْتَرِفُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ کماتے ہین گناہ ظاہر اور باطن البتہ جزا دئے جاوینگے ساتھ اس چیز کے کہ تھے کسب کرتے
لکھا ہی کہ مشرکان عرب جو مردار کو حلال جانتے تھے کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم گوسفند جو مرتی ہی اسکا مارنیوالا
کون ہی حضرت نے فرمایا پیدا کرنیوالا اسکا کہنے لگے وہ عجبا جس چیز کو کہ تمھارے یار مارین اور کتّے اور باز پھاڑ دین
وہ حلال اور جسکو خدا مارے وہ حرام اور ناپاک اسبات سے وسوسہ ضعفائے اہل اسلام کے دل مین پڑا یہہ حکم آیا وَلَا تَاْكُلُوْا
مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ اور مت کھاؤ اس چیز سے کہ نہین یاد کیا گیا نام اللہ کا اوپر اسکے وقت ذبح کے
اور تحقیق کھانا اسکا فسق ہی امام احمد کے نزدیک لحم متروک التسمیہ خواہ عمداً ہو خواہ سہواً حرام ہی اور مالک اور شافعی

Marfat.com

کے نزدیک خلاف اسکے ہی کہ ذبیحہ مسلمان حلال ہی گو تسمیہ نہ کہے اور امام اعظم کے نزدیک اگر عمدًا ترک تسمیہ کیا تو حرام اور
جو سہو اکیا تو حلال وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ اور تحقیق شیطان وسوسہ ڈالتے ہین طرف دوستون
اپنے کے کہ کافر ہین تو کہ جھگڑین تم سے ای مسلمانو کہ جو آپ مارتے ہو کھاتے ہو اور جسے خدا مارتا ہی حرام ٹھہراتے ہو وَاِنْ
اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ اور اگر ای مسلمانو کہا مانو تم انکا حلال جاننے مین حرام کے تحقیق تم بھی مشرک ہو کیونکہ اللہ کا حکم
نہ ماننا غیر کے منع کرنے سے شرک ہی اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي
الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا کیا جو شخص تھا مردہ بسبب کفر کے یا جہل کے یا ضلالت کے پس جلایا ہمنے اسکو ساتھ اسلام کے یا
علم کے یا ہدایت کے اور کی ہمنے واسطے اسکے روشنی دلیلون کی تو کہ حق اور باطل دیکھے چلتا ہی ساتھ اس روشنی کے درمیان
لوگون کے راہ راست پر پس ایسا شخص ہی یعنے نہین ہی مانند اس شخص کے کہ صفت اسکی یہہ ہی کہ بیچ اندھیرونکے ہی کفر
اور جہالت اور ضلالت کے نہین ہی نکلنے والا اس سے كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جس طرح مومنون کے دلمین
ایمان کو آراستہ کیا اسطرح زینت دی گئی واسطے کافرون کے جو کچھ کہ تھے وہ کرتے عبادت بتونکی یہہ آیت حضرت حمزہ
اور ابوجہل کے شان مین اتری ہی ابوجہل نے جہل سے حضرت کی جناب مین بے ادبی کی تھی حضرت حمزہ شکار مین تھے وہان سے آکر
یہہ بات سنکر قہرناک اُس ناپاک کے پاس گئے اور کمان اُسکے سر پر ماری اور کلمہ شہادت پڑھا پس زندہ نور اسلام سے
حمزہ ہین اور ظلمات کفر مین گرفتار ابوجہل ناہل ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت حضرت عمر اور ابوجہل کے حق مین نازل
ہوئی ہی دونون نے ایذا پیغمبر کی چاہی تھی حضرت نے دعا کی کہ یارب ایک کو ان دونومین سے مشرف باسلام فرما
حضرت کی دعا عمر فاروق کے حق مین قبول ہوئی پس صاحب نور عمر ہین اور مقید ظلمت ابوجہل **بیت** کسیکو نور ایمان سے
منور وہ بناتا ہی ۞ کسیکو ظلمت کفر و معاصی مین پھنساتا ہی ۞ محققون نے کہا ہی کہ موت خواہش نفس ہی اور حیات
محبت حق ہی یا موت نکارت ہی اور حیات معرفت **بیت** مردہ ہی وہ تجھ سے جو انجان ہی ۞ زندگی پیارے
تیری پہچان ہی ۞ کشف الاسرار مین ہی کہ حیات معرفت اور ہی اور حیات سر بشریت اور لوگ حیات بشریت سے
زندہ ہین اور دوست حیوۃ معرفت سے ایکدن ہوگا کہ حیات بشریت منقطع ہوگی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ اور ہرگز
حیات معرفت منقطع نہوگی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ یہی معنی ہین کہ المؤمن حيّ فی الدارین **بیت** دم عرفان تیرا جو کوئی ایکبار
بھرتا ہی ۞ نہ کاٹے سے وہ کٹتا ہی نہ وہ مارے سے مرتا ہی ۞ شاہ کرمانی قدس سرہ نے یہہ آیت پڑھی اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا
فاحییناہ اور کہا کہ نشانیان اس حیات کی تین ہین خلق سے عزلت اور بحق خلوت اور دوام ذکر زبان و دل سے
نظم مخلوق سے رافتہ کنارہ جو ہو ۞ ہر سو سے پھر کے دل بحق یکسو ہو ۞ رکھہ دھیان اسیکا جی مین اور لب پر نام ۞
تا زندہ جاوید دو جگ مین تو ہو ۞ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا اور جیسے کہ مکے مین
بڑے لوگ گنہگار ہین اسیطرح پیدا کئے ہمنے بیچ ہر بستی کے بڑے گنہگار اُس بستی کے تو کہ مکر کرین بیچ اُسکے اور آدمیون کو ایمان سے پھیرین
جبکہ رئیس مکے کے راہون مین جا بیٹھتے تھے جو کوئی آنیوالا احوال حضرت کا پوچھتا کہتے تھے کہ ساحر اور شاعر اور کاہن ہین وَمَا يَمْكُرُوْنَ
اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین مکر کرتے کافر مگر ساتھ جانون اپنی کے کیونکہ وبال اُسکا انہین پر ہی اور نہین سمجھتے کہ برائی

Marfat.com

مکر کی صاحب مکر کو پہنچتی ہی ولا یحیق المکر السیئی الا باہلہ لکھا ہی کہ ابوجہل نا اہل نے اور اتباع اسکے نے کہا کہ بنی عبد مناف جو شرافت رکھتے
ہین وہ ہم بھی رکھتے ہین اب یہہ کہتے ہین کہ ہم مین پیغمبر ہی کہ اُسپر وحی اترتی ہی ہم راضی نہین جب تک کہ ہمپر بھی وحی نہ آئے یہہ آیتہ
اُتری وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ اور جب آتی ہی کفار قریش کے پاس کوئی آیتہ
قرآن کی یا معجزہ اثبات نبوت مین نبی آخر زمان کے کہتے ہین ہرگز نہین ایمان لاوینگے ہم اس آیت پر یا معجزے پر یہان تک
کہ دئے جاوین ہم مانند اسکے جو دئے گئے ہین پیغمبر خدا کے یعنے جیسی انپر وحی اور کتاب اُترتی ہی ہمپر بھی اترے یہہ محل اجابت ہی
چنانچہ حدیث مین ہی بین الجلالتین فی الانعام دو نام اللہ کے یہین برابر آئے ہین اور کہین تمام قرآن مین نہین اور مراد رسل اللہ
سے ہمارے پیغمبر ہین تعظیم کی راہ سے جمع فرمایا ہی جیسے یا ایہا الرسل مین شرح معارف مین ہی کہ اگر حق تعالی شامل سب انبیا کے
اکیلے آپ کو عنایت نکرتا یا ایہا الرسل کا خطاب نفرماتا فطم رفت ہین کمال سارے پیدا اسمین ٭ کیا کہیے کہ خوبیان ہین کیا
کیا اسمین بجنے کہ خدا کے ہین نبی اور ولی ٭ سب مین جو ہی سو ہی وہ تنہا اسمین ٭ لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ نے کہا حضرت
کو کہ اگر نبوت حق ہی تو مین سزاوار تر ہون کیونکہ تم سے عمر مین بڑا ہون اور مال زیادہ رکھتا ہون حق تعالی نے فرمایا کہ نبوت
عمر اور مال پر نہین بلکہ فضل اور کمال پر ہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ اللہ تعالی خوب جانتا ہی کہ کس جگہہ رکھے
ہی پیغمبری اپنے کو سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ شتاب پہنچیگی اُن لوگون کو
وہ جو گنہگار ہوئے ساتھ کفر کے ذلت اور رسوائی نزدیک اللہ کے سے اور عذاب سخت بسبب اسکے کہ تھے مکر کرتے ساتھ
مومنون کے فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ پس جس کسیکو چاہتا ہی اللہ یہہ کہ ہدایت کرے اُسکو کھول
دیتا ہی سینہ اسکا واسطے قبول کرنے اسلام کے وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ
اور جس کسیکو چاہتا ہی اللہ یہہ کہ گمراہ کرے اسکو کرتا ہی سینے اُسکے کو تنگ بند گویا کہ زور سے چڑھتا ہی بیچ آسمان کے یعنے
بھاگتا ہی قبول حق سے اور چاہتا ہی کہ آسمانکو چلا جاوُن كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ جیسیکہ کافر کے
دل تنگ ہین کرتا ہی اللہ ناپاکی اور لعنت اوپر ان لوگونکے کہ نہین ایمان لاتے وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا اور یہہ اسلام
ہی راہ پروردگار تیرے کی سیدھی قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ تحقیق مفصل بیان کین ہمنے آیتین قرآن کی
واسطے اسی قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہین لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ واسطے نصیحت
ماننے والون کے ہی گھر سلامتی کا کہ بہشت ہی ذخیرہ نزدیک پروردگار انکے کے اور اللہ دوست ہی انکا دنیا مین
اور آخرت مین بسبب اسکے جو تھے کرتے تصدیق قرآن کی اور پیغمبر کی وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد کر جس دن کو کہ جمع
کریگا اللہ جن اور انس کو سب کو اور نحشرہم بھی روایت ہی یعنے اکٹھا کرینگے ہم پھر جمع کر کر کہیگا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ
مِّنَ الْاِنْسِ اے گروہ جنون کے تحقیق بہت لئے تمنے آدمیون سے کہ ورغلا کر اپنے تابع کئے وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ
مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اور کہینگے دوست انکے آدمیون سے یعنے وہ آدمی جو تابع جنون کے ہوئے اے
پروردگار ہمارے فائدہ اٹھایا بعضون ہمارے نے بعضون سے فائدہ آدمیونکا جنون سے یہہ ہی کہ انکے
نفس کی خواہشون پر رسیونتی کی اور فائدہ جنونکا آدمیون سے یہہ ہی کہ تابع انکے ہوئے وَبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ

Marfat.com

اَجَّلْتَ لَنَا اور کہینگے آئی پہنچے ہم وعدے پہنچنے کو جو مقرر کیا تھا تو نے واسطے ہمارے یعنے قبرون سے اٹھنے کا کہا تھا سو اٹھے
اب کیا حال ہوگا ہمارا قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کہیگا اللہ کہ آگ ہی ٹھکانا تمہارا در نحالیکہ ہمیشہ
رہو گے بیچ اسکے مگر جو چاہا اللہ نے تو آگ سے زمہریر مین ڈالیگا اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہے جا
جو کریگا ساتھ جن اور انس کے حکمت سے کریگا دانا ہے اعمال اور احوال انکا وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ اور اسیطرح دوست کرتے ہین ہم بعضے ظالمون کو بعضونکا یا مسلط کرتے ہین ہم بعضے ظالمونکو اوپر بعضون کے یعنے
خوش ہون پر بعضون کے بعضونکو چھوڑ دیتے ہین سبب اسکے کہ تھے یہہ کسب کرتے گناہون سے پھر دوسری بار اللہ تعالیٰ
فرماویگا دانٹ کر يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ای گروہ جنون کی اور آدمیون کی کیا نہ آتے تھے تمہارے
پاس پیغمبر تم مین سے یعنے آتے تھے اور اگرچہ پیغمبر سوا آدمیون کے نہین ہوے ہین لیکن جن کے ساتھ انسان کو جو جمع کیا خطاب
صحیح ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ جنون مین بھی پیغمبر ہوئے ہین اور جمہور اسپر ہین کہ جن کے پیغمبر کو نذیر کہتے ہین اور نہ رسول کی
طرف سے رسول ہوتے ہین جیسے سات نفر جنون سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام طرف قوم کے لے گئے تھے چنانچہ حق
تعالیٰ نے فرمایا ہے ولوا الی قومہم منذرین پھر حق تعالیٰ فرماویگا کہ کیا نہین آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر دعوت کے واسطے
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا بیان کرتے تھے اوپر تمہارے آیتین کتاب میری کی اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اسدن تمہارے سے کہ روز قیامت ہے
قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا کہینگے وہ جواب مین گواہی دیتے ہین ہم اوپر جانون اپنی کے یعنے قایل
ہین اپنے کفر پر اور لائق ہونے پر عذاب کے اور حال یہہ ہے کہ فریب دیا تھا انکو زندگانی دنیا کی نے بعث اور نشر بھول گئے تھے جب
محشر مین آئے اپنی گناہ پر معترف ہوئے وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ اور گواہی دی انھون نے اوپر جانون
اپنی کے یہہ کہ تھے وہ کافر ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ یہہ بھیجنا رسولون کا اسواسطے
ہے کہ نہین ہے پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیونکا ساتھ ظلم کے اور حال یہہ ہے کہ لوگ ان بستیونکے غافل ہون کہ کوئی
پیغمبر انپر نہ آیا ہو اور انکو عذاب خدا سے اور قیامت سے نہ ڈرایا ہو سمجھ لیجئے کہ عذاب کسی قوم پر نہین آیا مگر پہلے وعید آئی ہے
اگر یہہ نہوتا تو وہ حجت نہ پکڑتے اللہ پر کہ لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک کیون ہم پاس رسول نہ بھیجے تو کہ ہم پیروی کرتے
وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا اور واسطے ہر ایک کے درجے ہین ثواب مین اور عقاب مین اس چیز سے کہ کیا ہے انھون نے وَمَا
رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ اور نہین پروردگار تیرا بے خبر اس چیز سے کہ کرتے ہین لوگ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اور
پروردگار تیرا بے پرواہ ہے عبادت بندونکی سے مہربانی والا ہے انپر یا بے نیاز ہے طاعت سے مطیعون کے رحمت کرنیوالا
ہے اوپر گنہگارونکے اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ اگر چاہے
لیجاوے تمکو اور جانشین تمہارا کرے پیچھے تم سے جسکو چاہے بدون لینے سے جیسا کہ پیدا کیا تمکو اولاد قوم اور سے کہ باپ
تمہارے تھے یہہ وعید ہے مکے والون کے حق مین اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ تحقیق جو وعدہ دئے جاتے ہو حشر
نشر کا البتہ آنیوالا ہے بیشک اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو اپنے بعث اور حشر مین قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ
عَامِلٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ای قوم میری مراد اس سے کفار قریش ہین عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے یعنے جس قدر ہوسکے

Marfat.com

اپنا کفر اور عداوت پر رہو تحقیق مین بھی عمل کرنیوالا ہون او پر صبر کے یہہ امر واسطے تہدید کے ہی فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پر شتاب جانوگے
تم مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اس شخص کو کہ ہوگا واسطے اسکے آخر اس گھر کا یعنے انجام اچھا آخر سرای آخرت کا اِنَّهٗ
لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق نہین فلاح پانیکے ظالم یعنے کافر لکھا ہی کہ مشرکان عرب اپنے کھیتون مین خط کھینچ دیتے تھے
آدھا خدا کے واسطے آدھا بتون کے واسطے مقرر کرتے تھے اور ایسے ہی چارپایونمین بھی بعضے اللہ کے بعضے بتونکے نام زد
کر دیتے تھے پھر جو خدا کے نام کے ہوتے تھے اُنمین سے درویشون اور مہمانونکو دیتے تھے اور جو بتون کے نام کے ہوتے
وہ بتخانہ والونکو بانٹتے تھے اور جو حصّہ خدا کا بہتر ہوتا تو بتون کے حصہ سے بدل دیتے تھے اور جو بتون کا حصّہ اچھا ہوتا
تو بحال رکھتے تھے اور جو خدا کے حصّے مین مل جاتا تو اُسے نہین نکالتے تھے کہ خدا تونگر ہی اسکی احتیاج نہین رکھتا اور
جو بتونکا حصّہ کچھہ خدا کے حصّے مین مل جاتا تو نکال لیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ فقیر اور محتاج ہین انکا احوال حق تعالی فرماتا ہی
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا اور مقرر کیا انھون نے
واسطے اللہ کے اس چیز سے کہ پیدا کیا ہی کھیتون سے ایک حصّہ اور ایک بتون کے واسطے پس کہا انھون نے یہہ حصّہ
واسطے اللہ کے ہی ساتھہ گمان اپنے کے اور یہہ حصہ واسطے شریکون ہمارے کے ہی کہ واسطے اللہ کے پیدا کئے ہین ہمنے فَمَا
كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ پس جو حصہ کہ ہو واسطے شریکون انکے کے گمان مین پس نہین پہنچتا طرف اللہ کے
وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ اور جو حصہ کہ ہی واسطے اللہ کے پس وہ پہنچتا ہی طرف
بتون انکے کے یعنے بہتر حصّے کو اللہ کے بتونکو دیتے ہین برا ہی جو کچھہ کہ یہہ حکم کرتے ہین وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ اور جسطرح شیطان نے آرایش دی ہی اس بانٹنے مین اسیطرح زینت دی ہی واسطے بہتون کے
مشرکون کے مار ڈالنا اولاد انکے کا شریکون انکے نے یعنے شیطانون نے یا خادمون بتخانہ کے اولاد کا مارنا مشرکونکے انکھونمین
بھا دیا ہی لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ تو کہ ہلاک کرین انکو یعنے گمراہ کرین اور تو کہ ملا دیوین اور چھپا دیوین اوپر
انکے دین انکا کہ کیش اسمعیل ہی وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ اور اگر چاہتا اللہ نکرتے مشرک یہہ باتین
پس چھوڑ دے انکو اور جو کچھہ افترا کرتے ہین وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ اور کہا انھون
نے یہہ حصہ بتونکا ہمارے جانور اور کھیتی ہین اچھوتے نہین کھاتا اسکو مگر جسکو چاہین ہم جیسے بتخانے کے ساتھہ گمان اپنے کے
بیدلیل وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا اور کہا انھون نے جانور ہین کہ حرام کی گئی ہی پشت انکی لادنے اور سواری سے یعنے
بحایرا اور سوایب اور حوامی وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ اور جانور ہین بتونکے قربانیکے نہین یاد
کرتے نام اللہ کا اوپر انکے بلکہ بتون کے نام پر ذبح کرتے ہین جھوٹ باندھکر اوپر اللہ کے کہ اللہ نے فرمایا ہی سَيَجْزِيْهِمْ
بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ شتاب جزا دیگا اللہ انکو بدلے اس چیز کے کہ تھے باندھہ لیتے وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ
خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا اور کہا انھون نے جو کچھہ بیچ شکمون ان چارپایونکے ہی یعنے بحیرہ اور سائبہ کے حلال
ہی اوپر مردون ہمارے کے اور حرام ہی اوپر جورون ہمارے کے اگر زندہ پیدا ہو وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ
اور اگر ہووے مردار یعنے مرا ہوا پیدا ہو پس وہ بیچ اُسکے شریک ہین یعنے زن اور مرد اسکے کھانے مین شریک ہون

Marfat.com

سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ البتہ جزا دیگا اللہ کہنے انکے کی کہ خدا پر جھوٹ باندھتے ہین حلال حرام مین اِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ تحقیق اللہ حکمت
والا ہے حلال اور حرام کرنے مین جاننے والا مصلحت بندونکی حل اور حرمت مین قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا
بِغَيْرِ عِلْمٍ تحقیق ٹوٹا پایا ان لوگون نے کہ مار ڈالا اولاد اپنی کو بیوقوفی سے بغیر علم کے معالم مین ہے کہ ربیعہ اور مضر اور بعضے
اور عرب بیٹیونکو زندہ گاڑ دیتے تھے اس ڈر سے کہ بچپن مین کسیکے قید مین نہ پڑین کیونکہ قید اور لوٹ عرب مین عام تھی یا اس
خوف سے کہ اگر یہہ بڑی ہوئین تو انکے بیاہ مین مال خرچ کرنا پڑیگا سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ اولاد کو جہل سے مارتے ہین
وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ اور حرام کیا اس چیز کو کہ دی تھی انکو اللہ نے یعنے بحیرہ وغیرہ جھوٹ باندھکر
الربع
اوپر اللہ کے قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ تحقیق گمراہ ہوئے اور نہین ہین راہ پانیوالے طرف حق کے وَهُوَ الَّذِي
أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ اور وہ ہے اللہ جسنے پیدا کیے باغ انگور کے ٹٹیون پر چڑھے ہوئے اور بغیر چڑھے
ہوئے بعضون نے کہا ہے کہ معروشات وہ ہین جو لوگون نے بوئے ہوئے ہون اور غیر معروشات وہ ہین جو آپ اُوگے ہون
جنگل مین وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ اور پیدا کیے درخت کھجور کے اور کھیتیان در آنحال کہ مختلف ہین میوے ہر ایک کے رنگ مین
اور مزے مین وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور پیدا کیا زیتونکو اور انار کو در آنحال کہ یکسان ہین پتے اُسکے
اور غیر یکسان ہین مزے مین کہ بعضے ترش ہین بعضے شیرین بعضے کھٹ مٹھے كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ
کھاؤ پھل ہر ایک کے سے جب پھلین اگرچہ خام ہو اور دو حق اسکا دن کاٹنے اسکے کے یعنی اللہ کی راہ پر صدقہ دو جب کھیتی کاٹو
اور باغ کا میوہ توڑو یہہ مبالغہ فرمایا تو کہ صدقہ دینے مین دیر نکرو اور مراد اس سے صدقہ مندوبہ ہے نہ زکوۃ مفروضہ کیونکہ
زکوۃ مدینہ مین فرض ہوئی ہے اور یہہ آیۃ مکی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد زکوۃ مفروضہ ہے اور یہہ آیۃ مدنی ہے لکھا ہے کہ ثابت
بن قیس رض کے کھجورین قریب پانچ سو کے تھین اُنھون نے اُن سب کے پھل اللہ کی راہ پر تصدق کر دیے یہانتک کہ ایک نہ رہا یہہ
آیت آئی وَلَا تُسْرِفُوا اور مت حد سے گذرو صدقہ دینے مین بعضے جو ہے سب یکبارمت تصدق کرو معالم مین ہے کہ مت منع کرو
صدقے کو یعنے حد سے مت گذرو بخل اور امساک مین امام قشیری نے کہا کہ جو اپنے نفس کیواسطے خرچ کرے وہ اسراف ہے اگرچہ ایک
دانہ ہو اور جو اللہ کیواسطے دے اسراف نہین اگرچہ ہزار خزانہ ہو إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا بیجا خرچ کرنیوالونکو وَ
مِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا اور پیدا کیے جانورونسے بوجھ اُٹھانیوالے جیسے اونٹ اور گائی اور زمین سے لگے ہوئے جیسے بکری اور
مینڈھا یعنے بڑے جانور اور چھوٹے كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ کھاؤ اس چیز سے کہ رزق دی تمکو اور حلال کیا
اللہ نے اور مت پیروی کرو قدمون شیطانونکی یعنے اسکی راہ پر مت چلو اور حلال کو حرام مت کرو اُسکے کہنے سے إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ
تحقیق وہ واسطے تمھارے ہے دشمن ظاہر ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ اور چارپایونمین سے پیدا کیے آٹھ زوج سمجھہ لیجیے کہ یہان فرد کو زوج فرمایا ہے
کیونکہ زوج اُسے کہتے ہین جو اپنے جنس سے مزاوجہ کرے یعنے ملے پس ذکر زوج انثی کا ہے اور انثی زوجہ ذکر کی پس آٹھہ زوج آٹھہ فرد
ہین مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ بھیڑ مین سے دو زوج اور بکری مین سے دو ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ
حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ کہہ کیا دو نرونکو حرام کیا ہے اللہ نے یا دو مادونکو یا اسکو جو مشتمل ہین اوپر
اُسکے بچہ دان ان دو مادون کے پھر خواہ وہ نر ہو خواہ مادہ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ خبر دو مجھکو ساتھ امر معلوم کے

Marfat.com

جو دلالت کرے اسپر کہ اللہ نے کونسا حرام کیا ہی اگر ہو تم سچے اُس کہنے مین کہ اللہ کیطرف سے تحریم ہی وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ
اور اونٹ سے دو زوج ایک نر ایک مادہ اور گائی سے دو زوج ایک نر ایک مادہ قُلْ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ
عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ کہہ کیا دو نرون کو حرام کیا ہی اونٹ اور گائی کے یا دو مادونکو یا جسکو کہ گھیر لیا ہی بچہ دان ان دو مادونکے
نے اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا کیا تھے تم حاضر اور مشاہدہ کرنیوالے جسوقت کہ حکم کیا تمکو اللہ نے ساتھ اس تحریم کے سبب
نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ عوف بن مالک نے حضرت کے پاس آکر کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم حلال کیا آپنے اول چیزونکو کہ ہمارے
باپون نے حرام کین تھین آپنے فرمایا کہ تمہارے باپون کے حرام کرنے سے کوئی چیز حرام نہین ہوتی عوف نے کہا اللہ نے حرام کی ہین
یہہ آیت نازل ہوئی پھر آپ نے فرمایا کہ خدا نے ازواج ثمانیہ واسطے کھانے اور نفع لینے کے پیدا کئے ہین پس تم جو بحیرہ اور سائبہ
اور وصیلہ اور حام کو حرام کہتے ہو یہہ تحریم نر کی طرف سے ہی یا مادہ کی عوف چپ ہوا اگر کہتا کہ بسبب نر کے ہی تو سب نر حرام ہوتے
اور اگر باعتبار مادہ کے کہتا تو سب مادہ حرمت مین داخل ہوتے اور اگر اشتمال رحم کے واسطے سے کہتا تو سب نر اور مادہ حرام
ہوتے کیونکہ رحم مین یا نر ہوتا ہی یا مادہ پھر حضرت نے فرمایا کہ ای ابن مالک جواب نہین دیتا اسنے کہا کہ تم کہو مین کچھ بات کہو کہ
مین سنون حضرت نے یہہ آیت پڑھی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ پس کون شخص ہی ظالم
تر اس سے جو باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ تو کہ گمراہ کرے لوگون کو بغیر علم کے مراد اس سے بڑے انکے مین جو یہہ باتین
مقرر کر گئے ہین یا عمرو بن لحی ہی کہ بانی اس قاعدے کا تھا حضرت نے فرمایا ہی کہ مین اسکو دوزخ مین دیکھا دوزخی بدبو اسکے سے
رنج مین تھے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ظالمونکو کہ دین جاہلیت پر محکم ہین مشرکون نے
جب یہہ آیت سنی کہا کہ جانور سب حلال ہین حرام کونسا رہا یہہ آیت اتری قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ
اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین پاتا ہین بیچ اس چیز کے کہ وحی کی گئی ہی طرف میری حرام کیا گیا اوپر کسی
کھانیوالونکے کہ کھاوے اسکو مگر یہہ کہ ہووے مردار اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ
یا لوہو ڈالا ہوا رگونمین یا گوشت سور کا پس تحقیق وہ پلید ہی یا مارا گیا ہوا ساتھہ فسق کے کہ نام لیا گیا ہو واسطے غیر اللہ کے
وقت مارنے اسکے کے یعنے بنام غیر خدا ذبح کیا ہو اور اسکو فسق اسواسطے کہا کہ اس عمل سے شخص فاسق ہوتا ہی فَمَنِ اضْطُرَّ
غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جو کوئی بے بس ہو نہ چھیننے والا ہو لوگون کا مال اور نہ حد سے گذرنیوالا ہو کھانے
مین زیادہ ضرورت سے پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنیوالا ہی اُسکا جو ضرورت کیوقت ان حرام چیزونسے کھاوے مہربان ہی بے بسون پر کہ
انکوان محرمات کی رخصت دی وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ اور اوپر ان لوگونکے کہ یہودی ہوگئے حرام کیا ہمنے
ہر جانور ناخن والا جیسے شیر اور باز بعضون نے کہا کہ جسکی منقار اور سم ہی وہ اسمین داخل ہی اور معالم مین ہی کہ مراد شتر اور شتر مرغ
اور بط ہی کہ یہود پر حرام تھے وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ اور گائی اور بکری سے حرام کین ہمنے اوپر انکے چربیان
انکی اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ مگر جو اُٹھا رہے ہون پیٹھین انکی اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ یا انتڑیان لگے یا جو لپٹ رہے
چربی ساتھہ ہڈی کے ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ یہہ تحریم ان چیزونکی بدلا دیا ہمنے انکو سبب سرکشی انکے کے
اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین خبر دیتے ہین ہر چیز کے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ پس اگر جھٹلاوین وہ تجھکو

Marfat.com

ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ خبر کے کہ مین نے تجھپر وحی بھیجی ہی پس کہہ پروردگار تمھارا صاحب رحمت کشادہ کا ہی کہ تمھین چھوڑ
رکھا ہی اور ان باتون پر عذاب جلد نہین لاتا وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ اور نہین پھیرا جاتا عذاب اُسکا
قوم گنہگارونسے کہ جھٹھانیوالے ہین حاصل کلام یہہ ہی کہ مہلت عذاب سے ہی چھوٹنا عذاب سے نہین ہیت دیکھہ ای رافت یہہ
قوم مجرمین کا حال ہی ؛ رنج سے انکو نہین اہمال گو اہمال ہی ؛ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا
آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ شتاب کہینگے وہ لوگ کہ شریک لاتے ہین اس آیت مین ظاہر اعجاز قرآن ہی کہ پہلے خبر دی
پیچھے نزول آیت کی مشرکون نے کہا اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے یہہ بات سچ ہی کہ سب چیز اللہ کے
ارادے سے ہی لیکن انکا اعتقاد یہہ تھا کہ اسکے کہنے سے ہم شریک لاتے ہین اگر وہ نہ فرماتا نہ شریک لاتے ہم اور نہ حرام
کرتے ہم کچھہ شئی بحیرہ اور سائبہ سے غرض یہہ ہی کہ اُسی کے فرمانے سے کیا كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّى ذَاقُوا
بَأْسَنَا جیسے کہ تیری تکذیب کرتے ہین اسیطرح جھٹھایا ان لوگون نے کہ پہلے اُنسے تھے یہانتک کہ چکھا عذاب ہمارا
قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا کہہ کیا ہی تمھارے پاس کچھہ علم کہ اس سے اپنی باتون پر دلیل لاؤ پس نکالو اور ظاہر
کرو تم اُسکو واسطے ہمارے إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ نہین پیروی کرتے تم اپنی بات مین مگر گمان
کی اور نہین تم مگر جھوٹ بولتے قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر تمھارے پاس کوئی دلیل نہین ہی اپنے قول کی پس واسطے
اللہ کے ہی دلیل پہنچی ہوئی کمال صحت کو فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ اگر چاہتا ہدایت کرتا تمھین سبکو قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ
أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَذَا کہہ لے آؤ گواہون اپنے کو وہ جو گواہی دیتے ہین کہ اللہ نے حرام کیے ہین یہہ محرمات تمھارے کہ جانور اور کھیتی وغیرہ ہین
فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ پس اگر گواہی دیوین واسطے اپنے پس مت گواہی دے تو ساتھہ انکے یعنے انکی تصدیق تو اُسمین مت کر وَلَا
تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ اور مت پیروی کر خواہشون انکی کی
کہ جھٹھایا آیتون ہماری کو حلال اور حرام مین اور مت پیروی کر انکی کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کے اور وہ ساتھہ پروردگار اپنے کے
شریک لاتے ہین تو انکو قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ کہہ آؤ ای لوگو اور سنو پڑھون مین اوپر تمھارے جو حرام کیا پروردگار تمھارے نے
سمجھہ لیجیے کہ یہہ آیت اور دو آیتین اور کی آخر کی محکمات کتاب سے ہین دس حکم ہین انمین اور نبی کی کسی شریعت مین منسوخ نتھے اور انمین سے ہی أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ
شَيْئًا یہہ کہ نہ شریک لاؤ تم ساتھہ خدا کے کچھہ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا اور ساتھہ ماں باپ کے احسان کرنا سمجھہ لیجیے کہ گوہر توحید اور مرجان احسان
والدین کو ایک رشتہ مین پرویا اسواسطے کہ مظہر آثار انوار صفت ایجاد حق اور اطوار صفت ربوبیت مطلق وجود والدین ہی وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ
مِنْ إِمْلَاقٍ اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کیسے نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ہم روزی دیتے ہین تمکو اور انکو جب ہم رزق دینے والے ہین تمھاری اولاد کے پھر
تم کیون ناحق قتل کرتے ہو وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیون کے جو کچھہ ظاہر ہی اُنمین سے اور جو کچھہ چھپا
لکھا ہی کہ فواحش زنا ہی عرب والے لوگونسے پنہان زنا کرتے تھے اور بعضے وہ آشنے باک ظاہر کرتے تھے اُسے منع فرمایا اور بعضون نے کہا ہی
کہ ظاہر خمر ہی اور باطن زنا یا ظاہر فعل ہی باطن نیت وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ اور مت مار ڈالو تم جی کو جو حرام کیا ہی اللہ نے
مگر ساتھہ حق کے کہ قصاص ہی یا قتل مرتد ہی یا رجم زانی محصن ہی ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یہہ چار نہی اور ایک امر جو مذکور ہوئی
نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ ساتھہ اسکے تو کہ تم سمجھو کہ راہ سیدھی یہہ ہی وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ

Marfat.com

اور مت نزدیک جاؤ تم مال یتیم کے اور مت تصرف کرو اسمین مگر ساتھہ اسطرح کے کہ وہ بہت اچھی ہی جیسی تجارت کرو کہ مال زیادہ ہو اور آپ مت
کھاؤ اور نہ کسیکو دو یہانتک کہ پہنچین وے یتیم جوانی اپنے کو وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ اور پورا کرو ناپکو اور تول کو ساتھہ انصاف کے
نہ کم ہووے نہ زیادہ لو نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم قادر نہین ہین اسپر کہ پلہ ترازو کا بال برابر نہ جھکے
یہہ آیت نازل ہوئی لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا نہین تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اسکے کے یعنے اگر ماپنے تولنے مین
بے قصد تمہارے کچھہ قصور واقع ہو اور تمہارے جی مین منظور انصاف ہو تو اسکو معاف کرینگے ہم وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى
اور جب کہو تم حکم کرنیمین یا گواہی دینے مین پس انصاف کرو تم اور اگرچہ ہو محکوم لہ یا محکوم علیہ یا مشہود لہ یا مشہود علیہ صاحب قرابت تمہارا
وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا اور ساتھہ اللہ کے وفا کرو تم یعنے احکام شرع پر چلو اور جو نذر مانو ادا کرو ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ
یہہ تین امر اور ایک نہی کہ بیان کی نصیحت کرتا ہی خدا تمکو ساتھہ اسکے تو کہ نصیحت پکڑو تم وَاَنَّ هٰذَا اور یہہ کہ بیان کرتے مین ہم حکم
دسوان اور وہ یہہ ہی جو مذکور ہیو دلائل توحید اور اثبات نبوت اور احکام شریعت سے اس سورہ مین صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا راہ
میری ہی سیدھی بہشت کو گئی فَاتَّبِعُوْهُ پس متابعت کرو اسکی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ اور مت پیروی کرو
راہون پراگندہ کی اور دینون مختلفہ کی پس دور پھینک دینگے وہ تمکو راہ حق سے ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ یہہ متابعت
کرنا فرماتا ہی اللہ تمکو ساتھہ محافظت اسکے کے تو کہ تم بچو گمراہی سے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے میرے ایک
خط کھینچا پس فرمایا کہ یہہ راہ سیدھی راہ اللہ کی ہی پھر اور خط چپ و راست اسکے کھینچے اور فرمایا کہ یہہ راہین ہین شیطانونکی کہ ہر راہ پر شیطان
لوگونکو بلاتا ہی پھر یہہ آیت پڑھی وان ہذا صراطی مستقیما آہ اور صورت اسکی یہہ ہی راہ سیدھی راہ شریعت ہی چلو اسپر اور چپ و راست کی
راہین شیطانکی ہین بچو ان سے ہر ایک پر شیطان کھڑا بلاتا ہی کہ ادھر آؤ یہہ راہ سیدھی ہی دیکھو اسکا کہا نمانیو اعجاز البیان مین ہی کہ
احاطہ اللہ کا ساتھہ سب اشیا کے ثابت ہی واللہ بکل شیء محیطا اور وہ احاطہ وجودی یا علمی باختلاف اقوال منتہا ہر راہ اور غایت ہر سالک
ہی چنانچہ فرمایا ہی صراط اللہ الذی لہ ما فی السموت وما فی الارض الا الی اللہ تصیر الامور نظم جس جا کہ قدم دھرا تیرا ہی کوچا تھا ؛ جس گوشہ کو
دیکھا تیرا ہی وہ تھا ؛ کہتے ہین کہ رفت جو جانب غیر ہی ہی ؛ ہم نے تو جدھر نظر اٹھائی تو تھا ؛ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى
الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ پھر پڑھو اوپر انکے کہ دی ہمنے موسی کو کتاب
توریت واسطے تمام کرنے نعمت اور کرامت کے اوپر اس شخص کے کہ اچھا قائم ہوتا ہی اسکے احکام پر اور واسطے بیان کرنے ہر چیز کے کہ دین مین
کام آوے اور ہدایت اور رحمت تو کہ بنی اسرائیل ساتھہ ملاقات جزا پروردگار اپنے کے ایمان لاوین وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ
فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور یہہ قرآن کتاب ہی کہ اتاری ہمنے اسکو برکت والی پس پیروی کرو اسکی اور بچو مخالفت اسکے سے
تو کہ تم رحم کئے جاؤ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا اتاری ہمنے قرآنکو اسواسطے تو کہ نکہو تم اے عرب والو کہ سوا اسکے
نہین کہ اتاری گئی تھی کتاب اوپر دو جماعت کے پہلے ہم سے یعنے یہود اور نصاری وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اور تحقیق تھے ہم پڑھنے انکے
سے غافل یعنے یہود اور نصاری جو اپنی کتاب پڑھتے تھے تو ہم نہین سمجھتے تھے کیونکہ زبان ہماری مین نتھی اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ اور قرآن اسواسطے نازل کیا تو کہ نکہو تم کہ اگر اتاری جاتی اوپر ہمارے کتاب جیسے یہود اور نصاری پر اتری ہی
البتہ ہوتے ہم راہ پانیوالے زیادہ انسے فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ پس تحقیق آئی تمہارے پاس دلیل روشن پروردگار تمہارے سے

Marfat.com

یعنی قرآن کہ تمھاری زبان مین اترا اور ہدایت کہ جسنے متابعت اسکی کی مقصود کو پہنچا اور رحمت واسطے مومنون کے یہہ تینون صفتین قرآن کی ہین
اور بعضون نے کہا ہی نبی آخر زمانکے ہین اور بینۃ بمعنے گواہ ہی یعنے حضرت گواہ ہت ہین اور ہدایت رحمت ہین واسطے مہماونکے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ پس کون ہی ظالم تر اس شخص سے کہ جھٹلاوے آیتون اللہ کی کو وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا
سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ اور پھر رہے انسے البتہ جزا دوینگے ہم ان لوگونکو کہ پھر رہتے ہین آیتون ہماری سے برا عذاب
باشدت عذاب بسبب اسکے کہ تھے پھر رہتے قرآن سے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ نہین انتظار کرتے کے والے بعد آنے
قرآن اور پیغمبر کے مگر یہہ کہ آوین انکے پاس فرشتے روح قبض کرنیکو انکی عذاب دینےکو اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ یا آوے عذاب پروردگار تیرے کا یا آوین
سب آیتین اسکی مراد ان نشانیون سے علامتین قیامت کی ہین جیسے نکلنا دجال اور دابۃ الارض کا اور اترنا عیسیٰ کا اور ظہور حضرت مہدی کا
ظاہر ہونا یاجوج اور ماجوج کا اور طلوع آفتاب کا مغرب سے اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ یا آوین بعضے نشانیان پروردگار تیرے سے
کہ واسطے قیامت کے مقرر رکھین ہین يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا جسدن آوینگی بعضی نشانیان پروردگار تیرے
کی نہ نفع کریگا کسی نفس کو ایمان اسکا کہ لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا تھا ایمان لایا پہلے پس اس دن سے
یا نہ کمائے تھے بیچ ایمان اپنے کے بھلائی سمجھہ لیجے کہ اکثر مفسرین نے اس بعضے آیۃ کو طلوع شمس کہا ہی جو جانب مغرب سے ہوگا اور رات
اسدن کی بڑی ہوگی لوگ وظیفہ خوان[له] معلوم کرینگے کہ وظیفہ اور ورد اپنا پڑھ چکینگے اور رات نہین کٹیگی توبہ اور استغفار کرینگے اور سمجھینگے
کہ کار عظیم خلوت خانۂ غیب سے عالم شہادت پر ظہور کیا چاہتا ہی پھر آفتاب جنوب سے نکلیگا اور اسمین روشنی نہوگی سب لوگ
دیکھینگے بیچ آسمان کے اکہر مغرب کیطرف مراجعت کرکر غروب ہوجاویگا اسدن نہ کافر کا ایمان مقبول ہی نہ اس شخص کا کہ ایمان مین نیکی
نہین کمائی اور یہہ دلیل ہی اسی شخص کی کہ عمل کو ایمان مین داخل جانتا ہی جو عمل کو ایمان مین نہین داخل کرتا ہی وہ تخصیص اس حکم کی کرتا ہی
اسدن مین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد نیکی سے اخلاص ہی یعنے جیسے کافر کا ایمان نفع نہین کرتا ویسا ہی اسدن منافق کا کہ بے
اخلاص ہی حضرت حسن بصری نے کہا ہی کہ جو کوئی پہلے اس سے کہ طلوع شمس ہو مغرب سے ایمان رکھتا ہو لیکن اوامر ترک کیے ہون اور
نیکیان چھوڑے ہون جب یہہ نشانی دیکھے تب نیکیان کرنے لگے اسکی نیکیان مقبول نہین اور معالم مین ہی کہ اسدن ایمان کافر کا اور
توبہ فاسق کی مقبول نہین چنانچہ حدیث مین ہی کہ توبہ منقطع نہین ہوتی ہی یہانتک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا
مُنْتَظِرُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منتظر رہو نشانیون کے ہم بھی منتظر ہین جب ظاہر ہوئین والی ہی بدحال تمھارے لیے اور وای ہی اور بحال
ہمارے لیے اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ تحقیق جن لوگون نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو کہ بعضے پیغمبرون اور بعضے کتابون پر ایمان لائے
اور بعضون سے کافر ہوئے وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اور ہوگئے گروہ گروہ جیسے یہود اکہتر فرقے اور نصاری بہتر فرقے
ہوگئے نہین تو قتال انکے سے بیچ کسی چیز کے یعنے وقت جنگ کا انکے نہین ہی حکم آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے یا مراد اس
قول سے بدعت والے ہین اور معنی آیت کی یہہ ہین کہ نہین ہی تو انمین سے بیچ کسی چیز کے کہ تو انسے بیزار ہی اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ
ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ سوا اسکے نہین کہ حکم انکا طرف اللہ کے ہی چاہے عذاب کرے چاہے توفیق توبہ کی دے
پھر خبر دیگا انکو دن قیامت کے ساتھ اس چیز کے کہ تھے کرتے دنیا مین مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا جو کوئی آوے
ساتھ بھلائی کے پس واسطے اسکے دس برابر اسکے ہین امام ماتریدی نے کہا ہی کہ مراد تعیین عدد نہین بلکہ اظہار تفضل ہی ساتھ

[له] یعنی تہجد خوان ١٢

Marfat.com

زیادتی عنایت کے اور بحر الحقائق مین ہی کہ جس سے ایک حسنہ ہوا سکے واسطے مین دس حسنہ پہلے اس سے جب وہ اُس ایک حسنہ کو پہنچا ہی
ایک حسنہ یہہ کہ اُسکو عدم سے وجود مین للئے دوسری خلعت احسن تقویم کی پہنائے تیسری تربیت کی چوتھی رزق دیا پانچوین پیغمبر
بھیجے چھٹی کتاب اتاری ساتوین نیکی بدی بیان کردی آٹھوین توفیق نیکی کی دی نوین اخلاص عنایت کیا دسوین قبول حسنہ
فرمایا جب یہہ دس حسنے وجود مین آئے تب بندون سے ایک حسنہ صادر ہوا اگر یہہ دس نہوتے تو نہوتا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور جو کوئی آوے ساتھہ برائی کے پس نہین بدلا دیا جاویگا مگر مانند اُسکے یعنے ایک کا ایک
اور وہ نیکی بدی کرنیوالے نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھہ نقصان ثواب اور زیادتی عقاب کے قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
کہہ اس قوم کو اپنے کہ دین کو ٹکرے ٹکرے کیا ہی تحقیق مین ہدایت کی مجھکو پروردگار میرے نے طرف راہ سیدھی کے دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا دین استوار کہ وہ ملت ابراہیم علیہ السلام کی ہی درحال کہ ابراہیم سب دینون سے مائل تھے طرف دین توحید کے وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نتھا ابراہیم شرک لانیوالون سے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ کہہ تحقیق نماز میری وَنُسُكِيْ اور قربانی میری یا حج میرا وَمَحْيَايَ
اور زندگی میری یعنے وہ عمل کہ مین زندگی مین انپر ہون وَمَمَاتِيْ اور موت میری یعنے وہ چیز کی جسپر مرتا ہون مین ایمان اور طاعت سے
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی نہین شریک واسطے اُسکے یعنے مین عبادت مین
کسیکو اسکا شریک نہین کرتا جیسے بت پرست کرتے ہین اور قربانی اُسکے نام پر کرتا ہون نہ غیر اُسکے کے اور حج مین تلبیہ اُسکے واسطے کرتا ہون
غیر کو اُسکے ساتھہ نہین یاد کرتا بیت صلوۃ و نسک و حیات و ممات ۞ خدا کے لئے سب ہی اے نیک ذات ۞ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اور ساتھہ اُسیکے حکم کیا گیا ہون مین اور مین اول مسلمانونکا ہون کیونکہ پیغمبر مقدم ہوتا ہی اسلام مین امت سے لکھا ہی
کہ جب کفار نے بہت کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمارے دین کی طرف رجوع کرو یہہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا
وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ کہہ کیا سوا اللہ کے ڈھونڈھون مین پروردگار اور حال انکہ وہ پروردگار ہر چیز کا ہی پس ماسوی سب مربوب اور
مخلوق اُسکے ہوئے اور مربوب ربوبیت کے لائق نہین ہوتا وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا اور نہین کماتا کوئی جی کچھہ برائی مگر وبال
اسکا اوپر اُسکے ہی ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ ای سردار و عرب کے میری متابعت کرو گناہ تمھاری میری گردن پر ہی حق تعالی نے فرمایا
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہین بوجھہ اٹھاتا کوئی بوجھہ اٹھانیوالا بوجھہ دوسرے کا یعنے ہر ایک اپنے گناہ کا آپ عذاب کھینچیگا ثُمَّ
اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ پھر طرف پروردگار تمھارے کے ہی بازگشت تمھاری پس خبر دیگا تمکو دن قیامت
کے ساتھہ اس چیز کے کہ تھے تم بیچ اُسکے اختلاف کرتے دنیا مین دین کے کاموں مین اور سچ جھوٹ انکا ظاہر ہو جاویگا وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ
خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ اور اللہ وہ ہی جسنے کیا تمکو ای آدمیو خلیفہ زمین کا بعد قوم جنون کے یا تمھین ای امت محمدیہ کیا خلیفہ گذرے ہوئے
امتونکا وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اور بلند کیا بعضے تمھارے کو اوپر بعضونکے درجون مین تو کہ آزماوے
تمکو بیچ اس چیز کے کہ دی ہی تمکو مال و رجاہ سے تاکہ شکر غنیا ظاہر ہوا و صبر فقرا اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق
پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہی بے شکرونکو اور تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہی شکر کرنیوالونکو سورہ اعراف مکی ہی دوسوچھہ یا پانچ
آیتین مین تین ہزار تین سو پچیس کلمے ہین چودہ ہزار تین سو پندرہ حرف ہین فواصل اُسکی مثل ہین اور نظم اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ
انعام کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر حجت کا ساتھہ کافرونکے والزام اُنکے کا تھا اور وعدہ مومنونکا اور وعید کافرونکی اس سورہ مین نجات

النصف ع

Marfat.com

مومنونکی اور تعذیب کافرونکی بیان کی اور یہہ بھی ہی کہ آخر سورہ انعام مین ذکر عقاب کا کافرون اور غفران اور رحمت کا مومنونکے حق مین تھا اول اِس سورہ اعرف مین ذکر ڈرانیکا کافرونکے اور پند دینے کا مومنون کے ارشاد کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓصٓ یہہ قرآن کا نام ہی یا اس سورہ کا یا ہر حرف اسکا اللہ کے اسمونکی طرف اشارہ ہی کہ الٓف الٓہ اور لطیف ور ملک ور صبور مین یا ہر حرف اسکا طرف صفات اللہ کے کنایت ہی کہ اکرام اور لطف ور مجد اور صدق مین یا آیا ہی طرف الصبور کے یا بعضے حرف اسکے دال طرف اسماکے اور بعضے طرف افعال کے ہین ور تقدیر یہہ ہی کہ انا اللہ اعلم و افصل یعنی اللہ ہون کہ جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یا داناتر سب سے ہون اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہون یا الف اشارہ بذات احدیت اور لام عبارت ذات یا صفت علم سے ہی اور میم کنایت جامعیت سے ہی کہ حقیقت محمدی ہی اور صاد صورت محمدی ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام یا الف ازل کا ہی ور لام ابدی اور میم ما بین ازل ور ابد اور صاد اشارت باتصال ہر متصل ور انفصال ہر منفصل اور فی الحقیقت یہان نہ اتصال کی گنجایش ہی نہ انفصال کی نمایش **نظم** یہہ برون ہی راہ فصل و وصل سے ؛ کام باہر ہی یہہ فرع و اصل سے نی ہی معنے نی عبارت اس جگہہ ؛ نی کنایت نی اشارت اس جگہہ ؛ نی نہان ہی نی عیان ہی نی بیان ؛ نی بھی شک نی وہم ہی نی یہان گمان ؛ بات یہہ برتر ہی عقل و وہم سے ؛ کیونکہ ہو دریافت فکر و فہم سے ؛ نی تکلم نی ہی نطارہ یہان جز خموشی کے نہین چارا یہان ؛ رافتا چپ ہو کہ ولی ہی سکوت ؛ سمجھہ گیا تو رمز حی لایموت کِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ یہہ کتاب ہی کہ اتاری گئی طرف تیرے پس چاہیئے کہ نہو بیچ سینہ تیرے کے تنگی اس سے یعنے اُسکے پہنچانے مین دل تنگ نہوا ور جھٹلانے سے قوم کے کہ غم نکر کہ یہہ کتاب تجھہ پر اُتری ہی لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ تو کہ ڈراوے تو کافرونکو ساتھہ اسکے اور نصیحت دے واسطے مومنون کے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ پیروی کرو ای مکلفو اس چیز کی کہ اُتاری گئی ہی طرف تمھارے پروردگار تمھارے سے یعنے متابعت قرآن کی کرو اور اسکے احکامون پر چلو وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اور مت پیروی کرو سوا کتاب خدا کے دوستونکی مراد بت ہین کہ کفار انکو دوست پکرتے تھے یا شیاطین انس اور جن ہین کہ خلق کو گمراہی مین ڈلتے ہین قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تھوڑی سی نصیحت پکڑتے ہین جبکہ متابعت غیر حق کی کرتے ہین وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ اور بہت اہل بستیون کے مین کفار اور فجار سے کہ حکم ہلاک کا کیا ہمنے انکے پس آیا انکے پاس عذاب ہمارا رات کو سوتے جیسے قوم لوط علیہ السلام کی یا وہ دوپہر کو سوتے تھے جیسے قوم شعیب علیہ السلام کی سمجھہ لیجیے کہ تخصیص ان دو وقت کی اسواسطے ہی کہ وقت آرام کے مین توقع عذاب کی انہین نہین پس بلای ناگہانی بری ہوتی ہی **بیت** خبر نہووے اور آجاوے آفت ای رافت ؛ خدا بچاوے ہر ایک جی کو ایسی آفت سے فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ پس نتھا پکارنا انکا جب آیا انکے پاس عذاب ہمارا مگر یہہ کہ کہنے لگے تحقیق ہمین تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے کہ رسولون کو جھٹلاتے تھے سمجھہ لیجیے کہ گناہ کا اقرار کرینگے اور انکے گمان مین یہہ ہوگا کہ خلاصی عذاب سے اقرار کرنیکے سبب ہو جاویگی اور حال انکہ وقت نزول عذاب توبہ اور استغفار فائدہ نہین دیتا مگر قوم یونس اس حکم سے باہر ہی چنانچہ احوال اسکا آویگا انشاء اللہ تعالی فَلَنَسْــَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ پس البتہ سوال کرینگے ہم قیامت کو

Marfat.com

ان لوگون سے کہ بھیجا گیا ہی طرف انکے پیغمبر اور یہہ سوال قبول رسالت کا ہوگا وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ اور البتہ سوال کرین گے ہم بھیجے گیون
سے یعنے پیغمبرون سے اور یہہ سوال اداے رسالت کا ہوگا **بیت** وہ سوال عنف اور تعذیب ہی ؛ یہہ سوال شرف و تقریب
ہی ؛ بعضون نے کہا ہی کہ امتونکو فرمانبرداری انبیا سے پوچھینگے اور انبیا ونکو مہربانی امم سے سوال کرینگے فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ
وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر پیغمبرون اور امتون انکی کے اقوال اور افعال انکے ساتھ علم اپنے کے کہ جان لیا
ہی تمکو ہمنے کہ ہر ایک نے کیا کیا ہی اور کیا آپسمین کہا ہی اور نتھے ہم غایب اور بے خبر گفتار اور کردار انکے سے وَالْوَزْنُ
يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ اور تولنا اعمال کا ہر شخص کے اسدن حق ہی لکھا ہی نامہ اعمال کو تولینگے ترازو مین اُسے ایک ڈنڈی اور دو پلے
ہونگے سب لوگ دیکھینگے اور یہہ واسطے اظہار معدلت ہی تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ درازی ڈنڈی کی
پچاس ہزار سالہ راہ ہی اور پلہ اُسکا ایک نور کا ایک ظلمت کا ہی نیکیان پلہ نور مین اور برائیان ظلمت مین تولینگے فَمَنْ ثَقُلَتْ
مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس اس کسیکی کہ بھاری ہوئی تول اُسکی پس یہہ لوگ وہی ہین فلاح پانیوالے سمجھ لیجے کہ
موازین کو اگر جمع موزون کی کہیے تو یہہ معنے ہوئے کہ عمل نیک ہوئے اسکے بھاری ہوئے اور جو جمع میزان کی کہیے تو تعدد وزن
اور اختلاف موزونات پر نظر کیجے اور ہر طرح گرانی ترازو کی ساتھ طاعت کے ہی اور سبکی ساتھ معصیت کے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ اور جو کوئی کہ ہلکے ہوئے تول اسکے پس یہہ لوگ وہ مین جنہون نے
ٹوٹا دیا جان اپنے کو بسبب اسکے کہ تھے ساتھ آیتون ہماری کے ظلم کرتے کہ بچانے کی جگہہ جھٹلاتے تھے وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ
فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ اور تحقیق قدرت دی ہمنے تمکو ای آدمیو بیچ زمین کے کہ رہو اور کھیتی کرو یا خطاب قریش
کو ہی یعنے قدرت دی ہمنے تمکو ای قریشیو بیچ زمین کے تو کہ سیر کرو شام اور یمن کو جاڑے گرمی مین اور پیدا کیا ہمنے واسطے
تمہارے بیچ زمین کے اسباب معیشتون کا کہ کسب کرو تجارت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا شکر کرتے ہین باوجود تخصیص ان
نعمتون کے یا تھوڑے مین تم مین کہ شکر کرین **بیت** بہت نعمت ہی اور شاکر ہین اندک ؛ سپاس حق کرے سو سو مین ہی یک
وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ اور تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو پشتو مین باپون کے پھر صورتین بنائین تمہاری رحمو مین ماون کے یا پیدا
کیا ہمنے باپ تمہارے آدم کو پھر صورتین بنائین تمہاری اسکی پشت مین ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ
پھر کہا ہمنے واسطے فرشتونکے سجدہ تعظیم کرو آدم کو پس سجدہ کیا فرشتون نے حکم ہمارے سے مگر ابلیس نے کہ راہ تکبر سے لَمْ
يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ نہو سجدہ کرنے والون سے آدم کو قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ کہا اللہ نے ابلیس کو
کس چیز نے منع کیا تجھکو یہہ کہ نہ سجدہ کیا تو نے آدم کو جب حکم کیا مین نے تجھے سجدہ کا اسکے کو قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کہا ابلیس
نے مین بہتر ہون آدم سے خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ پیدا کیا ہی تو نے مجھکو آگ سے کہ جوہر لطیف علوی ؛
نورانی ہی اور پیدا کیا ہی تو نے آدم کو کیچڑ سے کہ جسم کثیف سفلی ظلمانی ہی ابلیس نے اس صورت مین غلطی کی کہ فضیلت
باعتبار صورت کے جانی کہ عنصر سے بنی ہی اگر باعتبار فاعل کے کہ لما خلقت بیدی عبارت اس سے ہی اور باعتبار حقیقت
کے کہ ونفخت فیہ من روحی اشارت اس سے ہی ملاحظہ کرتا دیکھتا کہ بہتری آدم کو ہی اور قیاس بھی چاہتا ہی کہ خاک بہتر
ہو نار سے کیونکہ آتش خائن ہی کہ جو اُسے دو نیست کر دیتی ہی اور خاک امین ہی جو سپرد کرو نگاہ رکھتی ہی پس امین

Marfat.com

بہتر ہی خاک سے اور آتش متکبر ہی اور خاک متواضع تواضع بہتر ہی تکبر سے اور خاک نقش قبول کرتی ہی چنانچہ نقش معرفت قبول کیا
کتب فی قلوبہم الایمان اور آگ نقش جلاتی ہی چنانچہ نقش معرفت ابلیس نے جلایا ففسق عن امر ربہ **بیت** خاک
کا رتبہ عجب ہی ارجمند پست ہی ظاہر مین باطن مین بلند قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ
مِنَ الصَّاغِرِينَ کہا اللہ نے ابلیس کو پس اتر آسمان سے یا بہشت سے یا مرتبہ بلند سے کہ طاعت کے سبب سے تھا اوپر منزل پست کے
بواسطہ معصیت کے کہ تجھہ سے ہوئی نہین لائق واسطے تیرے یہہ کہ تکبر کرے تو بیچ آسمانکے کہ وہ جگہہ فرشتونکی ہی جو ڈرانے والے اطاعت
کرنیوالے مین یا چاہیے تجھکو کہ معصیت کرے بیچ بہشت کے کہ مکان طاعت کرنیوالونکا ہی پس نکل آسمان سے یا بہشت سے تحقیق تو
ہی ذلیلون سے بیابیع مین ہی کہ نکل صورت ملکی سے اور مت رہ ملائکہ مین پس حق تعالی نے بری شکل کردی اسکی قَالَ أَنْظِرْنِي
إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ کہا ابلیس نے جب مسخ ہوگیا اور ناامید ہوا رحمت سے ڈھیل دے مجھکو اسدن تک کہ قبرون سے اٹھائے جاوین آدمی
قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ کہا اللہ نے تحقیق تو ڈھیل دئے گیونسے ہی سمجھہ لیجئے کہ ابلیس نے چاہا تھا کہ مین زندہ رہون قیامت تک
سو حق تعالی نے اوسکی درخواست نہ قبول کی اور نفخہ اولی تک اسکو مہلت دی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی الی یوم الوقت المعلوم ای نفخۃ الاولی
حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ تیرا ارادہ گمراہ کرنے کا ہی لوگونکے پس نفخہ اولی تک کہ بنی آدم زندہ مین تجھے ڈھیل دی قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي
لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ کہا ابلیس نے پس قسم ہی اسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو البتہ بیٹھونگا مین واسطے آدمیون کے اوپر راہ تیری کے
کہ سیدھی ہی یعنے دین اسلام کے اور انکو اس راہ سے پھیر دونگا ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ پھر البتہ آؤنگا مین انکے
پاس آگے انکے سے یعنے امر آخرت سے اور کہونگا انکو کہ بعث و حشر اور بہشت اور دوزخ نہین ہین اور پیچھے انکے سے یعنے کار دنیا سے اور
انکی نظرون مین اسکو زینت دونگا وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ اور آؤنگا مین سیدھے انکے سے یعنے طرف حسنات انکی سے اور انکو عجب
اور ڈالونگا بائین انکے سے یعنے جہت سیآت انکی سے اور انکو دلونمین انکے شیرین کرونگا مین سمجھہ لیجئے کہ شیطان نے کہا ہر
طرف سے منع کرونگا مین لوگونکو اللہ کی راہ سے کہا ابن عباس نے اور نہین طاقت یہہ کہ آوے فوق انکے سے تو کہ حائل ہو درمیان
بندونکے اور اللہ کی رحمت سے وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ اور نہ پاویگا تو کہ خدا ہی اکثر بنی آدم کو شکر کرنیوالے یعنے کافر ہونگے کہ منعم کو
نہین پہچانینگے قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا کہا اللہ نے ابلیس کو نکل بہشت سے یا آسمان سے برے حال سے راندہ
ہوا رحمت سے لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری بنی آدم سے البتہ بھرونگا دوزخ
کو تم مین سے سب سے یعنے تجھہ سے اور تیری متابعت کرنیوالون سے وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ
شِئْتُمَا اور کہا مین نے بعد نکالنے ابلیس کے بہشت سے ای آدم رہ تو اور جورو تیری کہ حوا ہی بہشت مین پس کھاؤ میوون
سے بہشت کے جہان سے کہ چاہو یا جسکو کہ چاہو وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ اور مت نزدیک جاؤ جنس
اس درخت کے کہ گندم ہی یا انگور اور مت کھاؤ اگر کھاؤگے پس ہوجاؤگے ظالمون سے اوپر جان اپنی کے فَوَسْوَسَ لَهُمَا
الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا پس وسوسہ کیا واسطے حوا اور آدم کے شیطان نے تو کہ ظاہر کردیوے واسطے
انکے جو کچھہ کہ چھپایا تھا انسے شرم گاہون انکی سے سمجھہ لیجئے کہ اہل بہشت کی عورت چھپادی تھی ابلیس نے سمجھا کہ نافرمانی
سے یہہ لباس انکا دور ہوجاویگا پس چاہا کہ انکو معصیت مین ڈالے تاکہ لباس دور ہوکر فرشتون مین رسوا ہون مارا در

طاؤس کی مدد سے بہشت مین آکر انکو ورغلایا چنانچہ قصہ اسکا سورۂ بقرہ مین مسطور ہوا ہی وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ اور کہا شیطان نے آدم اور حوا کو نہین منع کیا تمکو پروردگار تمہارے نے کھانے
اس درخت کے سے مگر اس خطرے سے کہ ہوجاؤ تم دونو فرشتے یا ہوجاؤ تم ہمیشہ رہنے والے بہشت مین یا ایسے زندے کہ
مروہی نہین حضرت آدم نے باوجود اس وسوسہ کے کھانے مین اُسکے تامل کیا ابلیس پر تلبیس نے اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ
لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ اور قسم کھائی ابلیس نے آدم اور حوا کے آگے کہ البتہ مین واسطے تمہارے خیرخواہون سے ہون اور شفقت
سے کہتا ہون کہ یہہ کھالو تو کہ نمرو آدم علیہ السلام نے گمان کیا کہ کوئی اللہ کی قسم جھوٹھہ نہین کھاتا اس قسم سے فریفتہ ہوئے
فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ پس ابلیس نے کھینچ لیا اُن دونونکو یعنے مرتبہ بلند سے گرادیا ساتھہ فریب کے اور وسوسے کے فَلَمَّا ذَاقَا
الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا پس جب چکھا ان دونون نے میوہ اُس درخت کے سے کہ جس سے منع کیا تھا ظاہر ہوگئین واسطے
اُنکے شرمگاہین انکی کہ لباس تن سے گر پڑا ننگے رہ گئے اخبار مین ہی کہ سوا آپس کے اور کسی نے انکو ننگا نہین دیکھا اور آپس
مین ایک دوسرے کو دیکھہ کر شرمندہ ہوئے وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ اور شروع کیا ان دونون نے کہ ڈھانکتے
تھے اوپر اپنے اپنے درخت بہشت کے سے اور وہ درخت انجیر کا تھا بقول اشہر اسکے پتون سے اپنا ستر عورت کر کر
ادھر ادھر بھاگتے تھے وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ اور پکارا انکو پروردگار انکے نے کیا نہ منع کیا تھا
مین نے تم دونون کو کھانے اس درخت کے سے وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اور نہ کہا تھا مین نے
تمکو کہ تحقیق شیطان ہی واسطے تمہارے دشمن ظاہر اور دشمنی اسکی وقت نکرنے سجدے کے ظاہر سب فرشتون پر روشن ہوگئی تھی
لکھا ہی کہ وقت بھاگنے کے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ای آدم مجھہ سے بھاگتا ہی تو انھون نے کہا نہین بلکہ بھاگنا میرا سبب
حیا کے ہی تجھہ سے پھر اپنے گناہ کا اقرار کیا اور حق تعالیٰ سے کمال عجز اور نیاز سے قَالَا کہا دونون نے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ
اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ای پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے اوپر جانون اپنی کے یہہ نا
فرمانی کر کے اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو اور نہ رحم کریگا تو ہمپر البتہ ہو جاوینگے ہم ٹوٹا پانیوالون سے قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ کہا حق تعالیٰ نے آدم اور حوا کو اور سانپ اور طاؤس اور ابلیس کو اترو تم زمین مین بعضے تمہارے واسطے بعضون کے
دشمن ہین آدمی اور شیطان اور مار اور طاوس سب آپسمین ایک دوسرے سے دشمن ہین وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ
اِلٰى حِيْنٍ اور واسطے تمہارے بیچ زمین کے جاے قرار ہی اور فائدہ ہی ایک مدت تک حضرت آدم علیہ السلام غمگین
ہوئے یہہ جانکر کہ پھر بہشت مین نہین آنے کے قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ فرمایا حق تعالیٰ نے
بیچ زمین کے جیوگے تم اور بیچ زمین کے مروگے تم اور زمین سے نکالے جاؤگے تم واسطے جزا کے مضمون اس خطاب کے سے حضرت
آدم کی تسلی ہوئی کہ پھر بھی بہشت مین آوینگے يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا یہہ خطاب عام ہی ای بیٹو آدم کے تحقیق
اُتارا ہمنے اوپر تمہارے پہناوا پھر اسکا فائدہ ارشاد فرمایا کہ يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ڈھانکتا ہی شرمگاہ تمہاری اور دوسری اُتارا
پہناوا زینت کا اور جاڑے کا سمجھہ لیجئے کہ جو شرمگاہ ڈھانکے وہ لباس ہی اور ماورا اسکے ریش ہی تفسیر امام زاہدی مین ہی
کہ لباس روئیکا کپڑا ہی اور ریش ابریشم اور کتان اور ریشم کا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ریش متاع خانہ ہی واللہ اعلم وَلِبَاسُ التَّقْوٰى

Marfat.com

ذٰلِكَ خَيْرٌ اور پہناوا بچاؤ کا یہہ بہتر ہی یعنے جامہائے حرب جیسی زرہ اور حلیتہ کہ اثر تیغ اور تیر کا نہ پہنچے یا موٹا کپڑا بہتر ہی جسمین
کہ شکست اور تواضع نکلتی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رداء بلند اور ازار غلیظ پہنی ہی رسالہ انواع اللباس مین بیان اسکا
بتفصیل لکھہ دیا ہی مین نے جس کسیکو شوق ہو اسمین دیکھہ لے سمجھہ لیجئے کہ محققون کے نزدیک لباس تقویٰ اللہ کی یاد ہی کہ اُس
سبب سے عیب آدمی کا چھپتا ہی **مصرعہ** طاعت حق ساتر ہر عیب ہی ؛ یا لباس تقویٰ عفت ہی یا حیا یا ترس آلہی یا التزام
طریقۂ نیک اور بحر الحقائق مین ہی کہ لباس دو قسم ہی لباس فتویٰ اور لباس تقویٰ لباس فتویٰ مفوض بامر شریعت ہی اور
لباس تقویٰ متعلق بحکم حقیقت لباس فتویٰ سے بدن فائدہ اٹھاتا ہی کہ شرمگاہ اسکی چھپاتا ہی اور لباس تقویٰ سے ہر ایک
دل اور روح اور سر اور خفی بہرہ پاتا ہی اور ساتھہ ہر یک کے ایک ایک چیز چھپاتا ہی بہرہ دل لباس تقویٰ سے صدق ہی بطلب
مولیٰ اور اس سے پوشیدہ ہوتی ہی سوآت دنیا اور ما فیہا اور حظ روح لباس تقویٰ سے محبت خدا ہی اور اس سے مستور ہوتی
ہی سوءت تعلق بغیر مولیٰ اور نصیب سر لباس تقویٰ سے شہود انوار لقا ہی اور اس سے چھپتی ہی رویت ماسوا اور حصہ خفی لباس
تقویٰ سے بقا اسکی ہی بہویت حق اور اس سے پنہان ہوتی ہی سوآت ہو یتخلق یعنے سب تعینات مضمحل اور متلاشی ہو جاتے
ہین اور پردۂ پندار چہرۂ وجود متکبر سے دور ہو جاتا ہی اور مشاہدۂ لمن الملک الیوم غرفۂ وحدت اور قہاری سے جلوہ دکھاتا ہی
نظم کل شیٔ ہالک الا خدا ؛ فانی و معدوم ہی سب ماسوا ؛ کون ہی اسکے سوا کونین مین ؛ دین مین دنیا مین اور آئین مین ؛ ہی
احد کہہ تو یگانہ لا شریک ؛ کوئی ہی نی تھا نہ ہو اُسکا شریک ؛ ہی وہی اول وہی آخر دلا ؛ ہی وہی باطن وہی ظاہر دلا ذٰلِكَ
مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ یہہ لباس بھیجنا نشانیون رحمت اور فضل اللہ کے سے ہی کہ شرمگاہ آدمیون کی پوشیدہ ہوا اور درختون کے پتے
باندھنے سے چھوٹین لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور قدر اس نعمت کی پہچانین يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ
ای بیٹو آدم کے ڈرتے رہو کہ نہ بہکاوے تمکو شیطان كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ جیسے کہ نکال دیا ماں باپ کو تمہارے بہشت سے
يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا اُتار لیا تھا اُنسے لباس انکا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا تو کہ دکھلاوین انکو شرمگاہ انکی یعنے سبب یہہ تھا کہ
ننگے ہوکر بہشت سے گر پڑین پس تم بھی حذر کرو اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ تحقیق ابلیس دیکھتا ہی تمکو وہ
اور کنبا اسکا اسطرح سے کہ نہین دیکھتے تم انکو انکے بدن لطیف ہین تمھین نہین نظر آتے اور تمہارے جسم کثیف ہین وہ
تمھین دیکھتے مین پس ایسے دشمنون سے ڈرنا لازم ہی اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق کیا ہی
ہمنے شیطانونکو دوست واسطے ان لوگونکے کہ نہین ایمان لاتے یعنے واسطے جنسیت اور مناسبت کے شیطانونکو دوست
کافرون کا کیا ہی وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اور جسوقت کرتے مین کافر عمل بد جیسے بت پرستی اور تحریم بحیرہ وغیرہ کی اور اگر کوئی
انکو منع کرے قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا کہتے مین پایا ہمنے اوپر اُسکے باپون اپنے کو اور اللہ نے
حکم کیا ہمکو ساتھہ اسکے غرض یہہ ہی کہ ہم اپنے باپونکی تقلید کرتے ہین اور حکم اللہ کا بھی اسیطرح ہی قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ
بِالْفَحْشَآءِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ نہین حکم فرماتا ساتھہ بیحیائی کے قول اور فعل مین کیونکہ اللہ نیک
باتین فرماتا ہی اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کیا کہتے ہو تم اوپر خدا کے جو کچھہ نہین جانتے کہ اسنے فرمایا ہی قُلْ
اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ کہہ حکم کرتا ہی پروردگار میرا ساتھہ انصاف کے یا ساتھہ توحید کے کہ سر انصاف ہی وَاَقِيْمُوْا

Marfat.com

وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اور سیدھا کرو مُنہون اپنے کو طرف قبلے کے نزدیک ہر نماز کے مسجد معنی زمان سجود یا مکان سجود
ہی اور مراد اس سے صلوۃ ہی یا یہہ معنی ہی کہ توجہ کرو ساتھہ عبادت خدا کے جب وقت نماز کا آوے نزدیک ہر مسجد کے
کہ ہو دیر نکرو اس جہت سے کہ اپنی مسجد مین چل پڑھینگے وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اور عبادت کرو اللہ کی درنحال
کہ خالص کرنیوالے ہو واسطے اُسکے دین اور طاعت کَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ جیسے کہ پہلے پیدا کیا تمکو پھر آوٴگے تم طرف
اُسکے پیچھے تو کہ جزا دیگا تمکو اوپر اعمال تمہارے کے یا جیسا کہ تمکو خاک سے پیدا کیا ویسا ہی خاک مین پھر لیجاویگا فَرِيْقًا
هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ایک فرقے کو ہدیت کی اور ایک گروہ کو ایسا کیا کہ ثابت ہوئی اوپر اُنکے گمراہی اِنَّهُمُ
اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ تحقیق ان گمراہون نے پکڑا شیطانونکو دوست
سوا اللہ کے اور گمان کرتے ہین کہ وہ راہ پانیوالے ہین اور حقیقت مین ایسا نہین يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اے بنی آدم کے بعضے کہتے مین یہہ
خطاب عام ہی اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ خاص ہی مسلمانونکو کیونکہ بنی ثقیف اور بعضے اور مشرکان عرب مرد و زن برہنہ طواف
کرتے تھے اور اپنے گناہونکی بخشش اسمین جانتے تھے اور بنی عامر ایام احرام مین حیوان کا کھانا ترک کرتے تھے اور طعام اندک
پر قناعت کرتے تھے اور اسمین تعظیم کعبے کی سمجھتے تھے اہل اسلام نے کہا کہ اس تعظیم کی سزاوار تر ہم ہین حق تعالیٰ نے انکو منع کیا اور
فرمایا اے مسلمانو خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ لو زینت اپنی نزدیک ہر مسجد کے کہ طواف اسکا کرتے ہو یا نماز اسمین پڑھتے ہو
مراد زینت سے لباس بہتر اور پوشاک پاکیزہ تر ہی کہ واسطے نماز کے پہنے بعضون نے کہا ہی زینت کنگھی کرنا ہی ڈاڑھی مین امام
قشیری نے کہا ہی کہ مراد زینت سرایر ہی نہ آرایش ظواہر اور حقیقت یہہ ہی کہ ظاہر ستر عورت چاہیئے واسطے نماز کے اور باطن
دل درکار ہی واسطے نیاز کے **بیت** وہ سجدہ کیا جو باجسام آب و گل ہووے ؛ نماز وہ ہی کہ جسمین نیاز دل ہووے وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
وَلَا تُسْرِفُوْا اور کھاوٴ ایام احرام مین گوشت اور چربی اور سب کھانے کی چیزین اور پیو دودھ اور سب پینے کی چیزین اور مت حد سے
نکل جاوٴ کہ حلال کو حرام ٹھہراوٴ یا زیادہ بھوک سے کھاوٴ **بیت** رفت اللہ نے ارشاد کیا ہی کہ کلو ؛ پر یہہ کب ہمکو کہا ہی
کہ کلوا بہ گلو ؛ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکل جانیوالون کو کہ زیادہ سیری سے کھاتے
مین قوت القلوب مین ہی کہ ایکدن مین دو بار کھانا بھی اسراف ہی عبداللہ انصاری نے کہا کہ اگر تمام دنیا کو ایک لقمہ کر کر دہن
درویش مین ڈالدین اسراف نہین ہی اسراف وہ ہی کہ برضاے حق نہو **بیت** رفتا گرکوئی کہے اسراف مین نیکی نہین ؛
درجواب اُسکے تو کہہ کہ چھوڑنا اسراف ہی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ کہہ کسنے
حرام کی ہی زینت کہ اللہ نے مقرر فرمائی ہی یعنے طرح طرح کے پہناوے جو نکالے مین محض قدرت اپنی سے واسطے بندون
اپنے کے نباتات مین سے جیسے روئی اور کتان اور حیوانات مین سے جیسے پشم اور ریشم اور معادن مین سے جیسے زرہ اور
خود اور کسنے حرام کین مین پاکیزہ چیزین رزق سے جیسے مکلف کھانے پینے گوشت گھی پلاوٴ نان دودھ دہی یا حلال چیزین
مانند بحیرہ و سائبہ کے قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کہہ یہہ زینت اور طیبات یعنے مکلف پوشاکین اور پاکیزہ کھانے
واسطے ان لوگون کے مین کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے اور کافر اور فاجر اُنکی تبعیت سے شریک اُنکے مین دنیا مین
لیکن نعیم جاودانی مسلمانون کو ہوگی خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ پاکیزہ اور بے شریک دن قیامت کے كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ

Marfat.com

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ جیسے کہ بیان کئے ہمنے یہہ حکم اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیان اور احکامونکو واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہین کہ حرام کیا پروردگار میرے نے گناہان کبیرہ کو کہ موجب بڑے عذاب کے ہین مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ جو ظاہر ہین اُنمین جیسے کفر اور چھپے ہین جیسے نفاق وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ اور حرام کیا ہے گناہ صغیرہ کو جسپر حد مقرر نہین اور ظلم کو یا سرکشی کو ساتھ ناحق کے یہہ تاکید ہے کیونکہ ظلم اور کبیرہ ساتھ حق کے نہین ہوتا وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا اور حرام کیا ہے یہہ کہ شریک لاؤ ساتھ اللہ کے وہ چیز کہ نہین اُتاری اللہ نے واسطے اسکے دلیل وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور یہہ کہ کہو ساتھ جھوٹھ کے اوپر اللہ کے جو کچھہ کہ نہین جانتے جیسے کھیتی اور جانورونکا حرام ٹھہرانا ہے اور برہنہ بیت الحرام کا طواف بجالانا ہے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ اور واسطے ہر امت کے ایک وقت ہے مقرر انکے زندگانی کا یا ہر امت کے واسطے سوا مومنونکے ایک وقت ہے مقرر عذاب کا فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ پس جب آلہی وقت انکا نہ پیچھے رہ جاتے ہین اس سے ایک ساعت اور نہ آگے چلے جاتے ہین ساعت سے مراد آن ہے نہ ساعت نجمان **بیت** پیش وپس ہر نہین ہوتا جو اجل آتی ہے * رفتا بس سیدم جان نکل جاتی ہے يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ اے بیٹو آدم کے اگر آوین تمھارے پاس پیغمبر تم مین سے بعضے کہتے ہین یہہ خطاب خاص ہے مشرکان عرب کو اور اصح یہہ ہے کہ عام ہے يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ بیان کرین اوپر تمھارے آیتین کتاب میری کی یا احکام شریعت کے فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس جو کوئی پرہیز کرے شرک سے اور جھٹھانے سے اور نیکی کرے پس نہین ڈر اوپر انکے اور نہ وہ غمگین ہونگے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور جن لوگون نے جھٹھایا نشانیون ہماری کو اور تکبر کیا اُن سے اور ایمان نہ لائے پس یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہین فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ پس کون شخص ہے ظالم تر اس شخص سے کہ باندھہ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ زن اور فرزند اور شریک اسکا ٹھہراوے یا جھٹھاوے آیتون اسکی کو کہ اتاری ہین اسنے اور یہین انکار نبوت کا بھی ہے اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ یہہ لوگ جھوٹھہ باندھنے والے اور جھٹھانے والے پہنچیگا انکو حصہ انکا لوح محفوظ سے یعنے جو انکی تقدیر مین لکھا ہے عذاب اور رنج وہ پہنچیگا یا جزا پاوینگے جو کچھہ کہ لکھا نامۂ اعمال ہین انکے حَتّٰٓی اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ یہان تک کہ جب آوینگے انکے پاس بھیجے ہوئے ہمارے کہ ملک الموت اور لشکر انکا ہے قبض کرتے ہونگے روحون انکی کو قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہینگے فرشتے انکو غصے سے کہان ہین بت تمھارے کہ تھے تم پوجتے انکو سوا اللہ کے اب آوین اور اللہ کا عذاب تم سے دفع کرین قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ کہینگے کافر کھوئے گئے ہم سے اور گواہی دینگے اوپر جانون اپنی کے یہہ کہ وہ تھے کافر قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ فرماویگا اللہ داخل ہو بیچ اُن امتون کے کہ گذرے ہین پہلے تم سے اور دین آئین تمھارے جنون سے اور آدمیون سے اُن مین ملکر او بیچ آتش دوزخ کے كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا جب داخل ہوگی ایک جماعت لعنت کرینگے بہن اپنی کو یعنے جماعت دوسری کو کہ ہم دین انکی ہے اور ایک ملت پر مری ہے جیسے یہود یہود کو لعنت

Marfat.com

کرینگے ترسا ترسا کو گبر گبر کو حَتّٰٓی اِذَا ادَّارَکُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ یہان تک کہ جب مل جاوینگے بیچ دوزخ کے سب کہینگے
پچھلے اُنکے واسطے پہلون اُنکے کے رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ اے پروردگار ہمارے انھون نے گمراہ کیا
تھا ہمکو دے انکو عذاب دوگنا ہم سے آتش دوزخ سے ایک انکی گمراہی کا ایک دوسرے کے گمراہ کرنیکا قَالَ لِکُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰکِنْ لَّا
تَعْلَمُوْنَ فرماویگا اللہ تعالیٰ واسطے ہر ایک کے عذاب دوگنا ہے پہلونکو واسطے گمراہ ہونے اور گمراہ کرنیکے اور پچھلون کو واسطے
گمراہ ہونے اور پیروی کرنیکے اور لیکن نہین جانتے تم اور ایک دوسرے کے عذاب سے خبر نہین رکھتے تم اور یعلمون ساتھ صیغہ غائب کے
بھی قرأت ہے یعنے نہین جانتے وہ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا کَانَ لَکُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ اور کہینگے اگلے اُنکے واسطے پچھلون کے پس نہو
واسطے تمہارے اوپر ہمارے کچھ زیادتی عذاب کی فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْسِبُوْنَ پس چکھو عذاب کو سبب اسکے کہ تھے تم کماتے
کفر سے اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ تحقیق جن لوگون نے جھٹلایا آیتون ہماری کو کہ
قرآن ہے اور سرکشی کی اُن سے اور فرمانبرداری انکی سے نہ کھولے جاوینگے واسطے اُنکے دروازے آسمان کے کہ اعمال اُنکے
اور روحین اُنکے جاوین بلکہ سجین مین لیجاوینگے کہ نیچے زمین ہفتم کے ہے اور واسطے اعمال اور ارواح مومنون کے دروازے آسمان
کے کھول دیوینگے اور انہین علیین کو پہنچاوینگے کہ بالائے آسمان ہفتم ہے وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ
اور نہین داخل ہونگے یہہ جھٹلانیوالے اور تکبر کرنیوالے بہشت مین یہان تک کہ داخل ہوجاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے اور یہہ صورت
ہونے والی نہین پس کافر بھی بہشت مین جانے والے نہین وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم گنہگارونکو
یعنے کافرونکو لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ واسطے اُنکے ہے دوزخ سے بچھونا کہ اسپر بیٹھینگے اور اوپر اُنکے سے بالاپوش
ہین آگ کے کہ اوڑھینگے زیر و زبر کفار کو دوزخ سے چھٹکارا نہین ہے آتش کی توشک ہے بچھی آتش کا بالاپوش ہے وَکَذٰلِکَ
نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم کافرون کو وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اور جو لوگ
ایمان لائے اور عمل کئے اچھے مانند تصدیق رسل کے اور فرمانبرداری کتاب کے اور جو اعمال صالحہ بہت تھے سب کا بجا لانا طاقت
بشری سے باہر تھا اسواسطے فرمایا نہین تکلیف دیتے ہم کسیکو مگر طاقت اسکی پر کہ جتنا اُس سے ہوسکے یہہ جملہ لا نکلف نفسا الا وسعہا
درمیان مین مبتدا اور خبر کے معترضہ ہے مبتدا والذین آمنوا وعملوا الصالحت ہے اور خبر اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یہہ لوگ
رہنے والے بہشت کے ہین هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ اور کھینچ لیا ہمنے جو کچھ کہ تھا بیچ سینون اُنکے کے کینہ اور حسد سے چلتی ہین نیچے مکانون اُنکے کے نہرین واسطے
زیادتی لذت اور سرور اُنکے وَقَالُوا اور کہینگے بہشتی اپنے مقام دیکھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا سب تعریف واسطے اللہ کے
ہے جسنے بکمال فضل اپنے سے راہ دکھائی ہمکو طرف اُسکے یعنے اس مقام کے یا طرف اس عمل کے کہ جسکے سبب سے یہہ مقام ملا وَمَا کُنَّا
لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اور نتھے ہمکو راہ پاوین اپنی قوت سے اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ یہہ شکر نعمت ہدایت کا ہے کہ
بہشتی ادا کرینگے کیونکہ بدون توفیق الہی کوئی منزل مقصود کو نہین پہنچتا **نظم** گر بدرقہ لطف تیرا راہ نہ دکھلائے ؛ تو تیری طرف
کہے کہین کوئی نہ جائے ؛ کسکو یارا ہے یہان قدم دھرنے کا ؛ ہان چاہے جسے کہ تو وہی تجھکو پائے ؛ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ
رَبِّنَا بِالْحَقِّ بہشتی کہینگے تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کے انکی ارشاد سے ہمنے راہ توحید کی پائی تھی

Marfat.com

وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور پکارے جاوینگے بہشتی کہ یہہ ہی بہشت جسکا وعدہ تمہین دیا
تھا دنیا مین وارث کئے گئے ہو تم اسکے بسبب ان عملون کے کہ تھے تم کرتے وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ
وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا پکارینگے رہنے والے بہشت رہنے والونکو دوزخ کے یہہ کہ تحقیق پایا
ہمنے جو کچھ وعدہ دیا تھا ہمکو پروردگار ہمارے نے سچ پس کیا پایا تمنے جو کچھ وعدہ دیا تھا تمکو پروردگار تمھارے نے سچ یعنے ہمین وعدہ
ثواب کا فرمایا تھا سو ہمنے پایا اور تمہین وعید عذاب کا تھا سو تمنے پایا قَالُوْا نَعَمْ کہینگے ہان پایا ہمنے جو کچھ اللہ نے کہا تھا
فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ پس پکاریگا پکارنے والا یعنے اسرافیل درمیان بہشتیون اور دوزخیون
کے یہہ کہ لعنت ہی خدا کی اوپر کافرون کے کہ عبادت کی ہی غیر محل مین الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا
جو لوگ بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کی سے اور چاہتے ہین واسطے راہ حق کے کجی وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ اور وہ ساتھ آخرت
کے کافر ہین وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ اور درمیان بہشت اور دوزخ کے ایک پردہ ہوگا یا اہل بہشت اور دوزخ کے درمیان فصیل ہوگی جیسی
شہرپناہ کہ دوزخی بہشت مین نہ جا سکین چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی فضرب بینہم بسور لہ باب اس حجاب کو اعراف کہتے ہین امام زاہد نے
کہا ہی کہ اعراف سفید مشک کا ٹیلہ ہی وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے پہچانینگے
وہ ہر ایک بہشتی اور دوزخی کو ساتھ چہرے انکے کے کہ بہشتیون کے سفید ہونگے دوزخیون کے سیاہ اور اس مقام کو اسواسطے
اعراف کہتے ہین کہ وہان کے رہنے والے عارف ہونگے احوال فریقین سے اور وہ انبیا اور شہدا اور کبرائے مومنان
ہونگے اور اعراف مین رہنا دلیل انکے کرامت اور فضل کی ہی کہ وہان سے اپنے مقام بہشت مین دیکھکر خوش ہونگے اور عذاب
دوزخ دیکھکر اسکے رہائی سے سر اٹھاوینگے یا ملائکہ بصورت رجال ہونگے واللہ اعلم تفسیر امام ثعلبی مین منقول ہی کہ ابن
عباس نے کہا اعراف موضع بلند ہی صراط سے اور حمزہ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہم وہان بیٹھینگے اور اپنے دوستونکو پہچانینگے
ساتھ تازگی اور سفید روئی کے اور دشمنون کو ساتھ تیرگی اور سیاہ روئی کے بعضون نے کہا ہی کہ اعراف پر وہ لوگ ہونگے
جنکے حسنات اور سیئات برابر ہین یا ابوین ہین جسے ایک راضی ہی ایک ناخوش یا موحد مقصر عمل مین اس تقدیر پر اعراف مین انکا رہنا
بجہت نقص ثواب ہوگا بہشت مین نہ جانے سے واللہ اعلم وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اور پکارینگے اعراف
والے رہنے والون بہشت کے کو یعنی بہشت کی طرف نظر کرینگے تو بہشتیونکو کہینگے سلام علیکم یعنے سلامتی ہی اوپر تمہارے یا تحیت
اللہ کی ہوجیو اوپر تمہارے یا خوش ہی حال تمہارا کہ بسلامت دار السلام کو پہنچے لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ اعراف والے
ابھی نہین گئے ہونگے بہشت مین اور وہ امید رکھتے ہین کہ داخل ہون ایک قول یہہ ہی کہ آخر ان لوگون کے بہشت مین جاوینگے
یہی ہونگے فتوحات مکی مین ہی کہ میزان حسنات اور سیئات اہل عرفان کی مساوی ہونگی یہہ بہشت کو بھی دیکھینگے اور دوزخ کو
بھی دیکھینگے واسطے دخول کے کسی ایک مین ترجیح نہوگی جب خلق کو حکم سجدہ کا ہوگا کہ آخری تکلیف ہی دن قیامت کے تو اہل
اعراف بھی سجدہ کرینگے میزان حسنات انکی راجح ہو جاویگی بہشت مین داخل ہو جاوینگے وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ اور جب
پھیرے جاوینگے نظرین انکی تفسیر زاہدی مین ہی کہ حق تعالی فرشتے کو فرماویگا کہ منہہ انکے پھیر دو تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ
طرف دوزخیون کے قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ کہینگے اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو ساتھ

Marfat.com

قوم ظالمون کے یعنے ہمین اور انکو جمع مت کرو دوزخمین وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ اور پکارینگے رہنے
ولے اعراف کے مردونکو کہ پہچانتے ہین انکو ساتھ چہرون انکے کہ سیاہ رو کبری آنکھین ہونگی وہ کافر ہونگے جیسے ولید
بن مغیرہ اور ابوجہل نااہل اور عاص بن وایل اور امثال انکے کہ دنیامین کہتے تھے خدا ایسے کنگا لون کو مثل بلال اور عمار اور صہیب کے
بہشت مین لیجاوے اور ہمین دوزخ مین یہہ کبھی نہین ہونیکا اور قسم کھاتے تھے کہ اللہ تعالی غلامون اور چرواہونکو ہمپر فضل ندیگا
قَالُوْا مَآ اَغْنٰی عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ کہینگے انکو اعرف والے کہ تم عذاب مین ہو نہ کفایت کیا تم سے جمع مال تمھارے نے
یا کثرت مددگار تمھارے نے اور یہہ کہ تھے تم تکبر کرتے یعنے ان چیزون نے تمھارا عذاب دفع نکیا پھر اعرف والے اشارت طرف بلال اور عمار
اور صہیب کے کرکر کافرونکو کہینگے اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ آیا یہہ لوگ وہ ہین جن پر دنیامین قسم کھاتے
تھے تم کہ نہ پہنچاویگا انکو اللہ رحمت اور اب بسبب رحمت حق کے بہشت مین ہین اور جب اہل اعرف یہہ باتین کر چکینگے تو حق تعالی انکو
اپنے کرم سے فرماویگا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ داخل ہو بہشت مین نہین ڈراوپر تمھارے اور نہ تم
اندوہگین ہوگے ابن عباس رضی اللہ نے کہا کہ جب اعرف والونکو بہشت مین لیجاوینگے دوزخیون کو طلب الفرج بعد الیاس پیدا ہوگی
کہینگے الٰہی ہمارے سگے بہشت مین مین ہمین اجازت دے کہ اُنسے باتین کرین حق تعالی حکم فرماویگا تا کہ بہشتی طرف دوزخیون کے
دیکھینگے اور اپنی قرابتوالونکو نہین پہچانینگے کہ خلقت انکی متغیر ہوگئی ہوگی لیکن دوزخی انکو پہچانینگے اور نام لے لے پکارینگے اور کھانا
پینا وہان کا مانگینگے چنانچہ فرماتا ہے وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ اور
پکارینگے رہنے ولے آگ کے بہشت والونکو یہہ کہ ڈالو اوپر ہمارے پانی سے یا اس چیز سے کہ روزی دی ہے تمکو اللہ نے قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ
حَرَّمَهُمَا عَلَی الْكٰفِرِیْنَ کہینگے بہشتی جواب مین انکے تحقیق اللہ نے حرام کیا کھانے پینے کو بہشت کے اوپر کافرونکے الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ
لَهْوًا وَّلَعِبًا جنھون نے پکڑا دین اپنے کو تماشا اور کھیل کیونکہ یہہ اپنے عید کے دن گرد کعبے کے آتے تھے اور تالیان بجاتے تھے اور کھیلتے تھے
وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اور فریب دیا انکو زندگانی دنیا کہنے نظم دنیا ہے بلا بچ اس سے رفت ؛ لاتی ہے یہہ سر پہ لاکہہ آفت ؛
شیرین ہے بذوق اثر مین سم ہے ؛ ظاہر ہے خوشی بمعنی غم ہے ؛ مانند حباب ہے نمودار ؛ کچھہ اسکو نہین ثبات ہے یار ؛ مت اسکے فریب
مین تو آنا ؛ گرحق کو تجھے ہے منھہ دکھانا ؛ فَالْیَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ پس آج بھول
جاوینگے ہم انکو بیچ آگ کے جیسا بھول گئے تھے وہ ملاقات اسدن اپنے کے اور جیسے تھے ساتھ نشانیون ہمارے کے انکار کرتے وَ
لَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰی عِلْمٍ هُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ اور البتہ تحقیق لائے ہم انکو پاس کتاب کے کہ مفصل بیان
کیا ہے ہمنے اسکو اوپر علم کے واسطے ہدایت کے اور رحمت کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِیْلَهٗ نہین
انتظار رکھتے کافر مگر ظاہر ہونے حقیقت اسکی کا وعدے اور وعید سے یعنے منتظر ہین کہ جو وعدہ وعید اللہ نے اس کتاب مین کیا ہے
وہ سچ ہوتا ہے یا نہین یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ جسدن آویگی حقیقت اسکی یعنے ظاہر ہوجاوینگے وعدے
اور وعید کے آثار اور وہ دن قیامت کا ہے کہینگے وہ لوگ جو بھول گئے تھے اسکو پہلے اس سے دنیامین قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ
رَبِّنَا بِالْحَقِّ تحقیق آئے تھے رسول پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کے اور ہمنے جھٹلایا تھا انکو فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَیَشْفَعُوْا لَنَآ
پس آیا ہین واسطے ہمارے سفارش کرنیوالے پس شفاعت کرین واسطے ہمارے آج کے دن اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ

Marfat.com

یا پھیر جاوین ہم دنیا مین پس عمل کرین ہم سوا اسکے کہ تھے عمل کرتے یعنے تصدیق کرین نہ تکذیب اور وحدت کے قایل ہون نہ شرک کے
پس نہ انکی کوئی شفاعت کریگا نہ دنیا مین پھر پیچھے جاوینگے قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ تحقیق ٹوٹا دیا اُنھون نے جانون اپنی کو کہ بتون
کے پوجنے مین عمر کھودی وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور کھویا گیا اُنسے جو کچھ تھے باندھ لیتے کہ بت ہماری شفاعت
کرینگے درگاہ خدا مین اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ تحقیق پروردگار تمھارا اللہ ہی جسنے پیدا
کیا آسمانونکو اور زمین کو بیچ مقدار چھ دن رات دنیا کے کیونکہ قبل آسمان زمین کے دن کی مدت کہ طلوع شمس سے غروب تک
معین ہی نتھی اور تبیان مین ہی کہ چھ دن ایام آخرت کے ہین کہ ہر روز برابر ہزار سال دنیا کے ہی لیکن قول اول اصح اور اشہر
ہی اور پیدا کرنے مین اشیا کو ساتھہ تدریج کے باوجود قدرت کے کہ بکلمۂ کن موجود کر دیتا دلیل اختیار قادر مختار ہی اور اشارہ
ہی کہ صبح و مور کو رکار ہی جلدی کار شیطان تبہ کار ہی العجلة من الشیطان والتانی من الرحمان **نظم** کار شیطان کا ہی
تعجیل اور شتاب ؛ خوی رحمان صبر ہی اور احتساب ؛ خلق چھے دن مین کئے ہفت آسمان ؛ باوجود قدرت ایجاد آن یہہ
ہی تعلیم سب تاخیر ہی ؛ تجھکو سکھلائی اُنے تدبیر ہی ؛ یعنے عجلت سے پکڑنا کام ہی ؛ صبر فرما صبر نیک انجام ہی ؛ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ پھر قصد اور کیا اوپر عرش کے یہہ متشابہات قرآنی سے ہی ایمان ہمارا ہی اسپر اور حقیقت اسکی اللہ
ہی جانتا ہی جیسا وہ بے کیف ہی ویسا ہی استوا اُسکا عرش پر بلا کیف ہی **بیت** ادراک سے وراہی افہام سے
ہی برتر ؛ دریافت سے سوا ہی اوہام سے ہی برتر ؛ بعضون نے کہا ہی کہ استوا بمعنی قصد ہی یعنے پھر قصد کیا
اوپر پیدا کرنے عرش کے واللہ اعلم يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ڈھانک دیتا ہی اللہ رات کو بیچ دن کے واسطے اکتفا
احد الضدین کے عکس اسکا نفرمایا والا ڈھانک دیتا ہی ایسے ہی دن کو بیچ رات کے ڈھونڈھتی ہی رات دن کو شتاب شتاب
یعنے جلد جلد اُسکے پیچھے آتی ہی وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اور پیدا کیا ہی سورج کو اور چاند کو اور ستارے
مسخر کئے گئے ساتھہ حکم اُسکے کے اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ خبردار ہو واسطے اُسکے ہی پیدا کرنا اور حکم کرنا یعنے جو کچھ ہی اُسینے
بنایا ہی اور وہی تصرف کر رہا ہی تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ بہت برکت والا ہی اللہ پروردگار عالمونکا اُدْعُوْا
رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے اور چھپا کر عاجزی نشانی احتیاج کی ہی اور چھپا کر دعا کرنی دلیل
اخلاص کی اور محتاج مخلص کو امیدواری ہی **بیت** نا امیدی نہین امید ہی یہان ؛ کہ مین محتاج مخلص ای یاران
سمجھہ لیجے کہ اس آیتہ مین صریح امر بذکر خفیہ ہی تفسیر امام نجم الدین میں معنی مین اس آیت کے لکھا ہی کہ ابو موسی اشعری رضی
اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک سفر مین تھے جب بلندی پر چڑھتے تھے تکبیر
تہلیل باواز بلند کہتے تھے حضرت نے فرمایا یا ایھا الناس ربعوا علی انفسکم لستم تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون
سمیعا قریبا یعنے ای لوگو نگاہ رکھو جانون اپنی کو یعنے نعرہ مت کرو دلمین اپنے اللہ کو یاد کرو نہین ہو تم بلاتے بہرے اور
غائب کو تحقیق تم بلاتے ہو سننے والے کو کہ نزدیک تم سے ساتھہ علم قدیم اپنے کے ہی اور آیتہ واذکر ربک فی نفسک
تضرعا وخیفة ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین بیچ صریح امر بذکر خفیہ ہی اور سوا اسکے
جابجا آیات اور احادیث مین امر بذکر خفیہ آیا ہی اور کہین امر بذکر جہر صریح نہین آیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل

Marfat.com

وحی جو غار حرا مین خلوت کی تھی بقول صحیح ذکر قلبی کرتے تھے نہ ذکر لسانی واللہ اعلم اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوست
رکھتا حد سے نکل جانے والونکو کہ دعا مین آواز بلند کرتے ہین اور فریاد کرتے ہین یا دعا ریا سے ملاتے ہین یا دعائے بد حق مین
غیر مستحق کے کرتے ہین یا اللہ سے وہ مانگتے ہین کہ جسکے لائق نہین ہین جیسے رتبہ انبیا اور صعود سما وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ
اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اور مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے پیچھے درستی اسکی کے ساتھ ایمان کے یا عدل کے
اور پکارو اللہ کو ڈر سے عذاب کے اور طمع سے ثواب کے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہی نیکی کرنے
والون سے سمجھ لیجیے کہ نیک کار اور بدکار سب امیدوار رحمت الٰہی کے ہین اور محسنین اگرچہ بمعنی مطیعین ہی لیکن سب مومنین اسمین
داخل ہین **بیت** مین اگرچہ پر خطا ہون کہ جو کام ہی جفا ہی ؛ ہون امیدوار رحمت کہ وہ منبع وفا ہی ؛ تذکیر قریب کی کہ بیان
رحمت ہی واسطے اللہ کے ہی ؛ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ اور اللہ وہ ہی جو کہ بھیجتا ہی باؤنکو خوشخبری دینے
والین آگے آنے باران رحمت اسکے کے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ یہان تک کہ جب اٹھاتے
ہین باوین بادل بھاری کو ہانک لیجاتے ہین ہم اس بادل کو واسطے زندہ کرنے شہر مردے کے پس نازل کرتے ہین ہم پانی کو سمجھ لیجیے کہ
باد صبا بادل زمین سے اٹھاتی ہی اور باد شمال سب کو جمع کرتی اور بادل جنوب برسانی لگتی ہی اور باد دبور بعد تھمنے مینہ کے
سب کو متفرق کر دیتے ہی واللہ اعلم فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ پس نکالتے ہین ہم ساتھ اس پانی کے ہر طرح کے میوے كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ جیسی زمین مردہ کو روئیدگی سے زندہ کرتے ہین ہم ایسے ہی نکالینگے ہم مردیکو قبر سے اور احیائے زمین کہ مثل
احیائے اموات ہی بیان کی تو کہ تم نصیحت پکڑو اور قیامت پر ایمان لاؤ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ اور زمین پاک
پتھر اور ریت سے کہ لائق زراعت کے ہو نکلتی ہی کھیتی اسکی ساتھ حکم پروردگار اسکے کے وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا اور جو
زمین کہ ناپاک اور شورناک ہی نہین نکلتی کھیتی اسکی مگر تھوڑی کہ اسمین منفعت کچھ نہین یہہ مثال مومن اور کافر کی ہی دل مومن
کا زمین طیب ہی اور دل کافر کا زمین خبیث پس جب باران موعظ کلام الٰہی دل مومن پر برستا ہی اشجار طاعات اور عبادات
اس سے روئیدہ ہوتے ہین اور جب کافر استماع سخن حق کرتا ہی زمین دل اسکی تخم نصیحت قبول نہین کرتی اور کوئی درخت باروراس سے
نہین اوگتا **بیت** بارض شور عبث تخم کاری گل ہی ؛ کہ خار خشک نظر آئے جائے سنبل ہی كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّشْكُرُوْنَ اسیطرح بیان کرتے ہین ہم نشانیان واسطے اس قوم کے کہ شکر کرتے ہین نعمت فہم اور ادراک پر اور بہرہ اعتبار اٹھاتے ہین
ان مثالون مین فکر کر کر لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو کہ پچاس برس کے
تھے طرف قوم اسکی کے کہ اکثر اولاد قابیل کی تھی بت پوجتے تھے پس کہا نوح نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے
کوئی معبود سوا اسکے پس اسیکا حکم مانو اور عبادت مین اسکے کسی کو شریک نکرو اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ تحقیق مین ڈرتا
ہون اوپر تمھارے عذاب دن بڑے کے سے کہ روز طوفان یا روز قیامت ہی قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کہا
سرداروں نے قوم اسکی سے تحقیق دیکھتے ہین ہم تجھکو ای نوح بیچ گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو اتنے خداؤن کی عبادت سے پھرا کر ایک خدا کی عبادت
پر لاتا ہی قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا نوح نے ای قوم میری نہین مجھکو گمراہی ولیکن مین
بھیجا ہوا ہون پروردگار عالمون کیطرف سے اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ پہنچاتا ہون تمکو

Marfat.com

پیغام پروردگار اپنے کی طرف سے اور خیر خواہی کرتا ہون تمہاری اور جانتا ہون وحی اللہ کی سے کہ مجھ پر آئی ہی جو کچھ تم نہین
جانتے قوم نوح نے عذاب قوم کا جو تکذیب پیغمبر کی کرتے مین نہین سُنا تھا اور نہین جانتے ہین جب نام پیغام اور وحی کا سُنا
متعجب ہوئے نوح علیہ السلام نے کہا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کرتے ہو تم یہہ کہ آوے
تمہارے پاس نصیحت پروردگار تمہارے کیطرف سے اوپر زبان ایکمرد کے تم مین سے تو کہ ڈراوے تمکو مآل کفر اور عصیان سے وَلِتَتَّقُوْا وَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور تو کہ بچو تم غضب خدا سے اور تو کہ رحمت کئے جاؤ شرک سے بچنے کے سبب سے فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹھلایا قوم نوح نے
نوح کو اور نوح علیہ السلام نے ہلاک قوم کی دعا کی حق تعالیٰ نے حکم کیا تو کہ کشتی بنا کر مومنونکو لیکر سوار ہو گئے پھر طوفان آیا سب کافر
ہلاک ہو گئے اور نوح علیہ السلام اور جو انکے ساتھ کشتی مین تھے سلامت رہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ پس نجات
دی ہمنے نوح کو غرق ہونے سے اور ان لوگون کو کہ ساتھ اسکے تھے بیچ کشتی کے وہ سب تھے چالیس مرد اور چالیس زن وَ
اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور ڈبو دیا ہمنے طوفان مین اُن لوگونکو کہ جھٹھلاتے تھے نشانیون ہماری کو کہ وحدنیت کی تہین
یا معجزون کو اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ تحقیق وہ تھے قوم اندھے کہ نشانیان ہماری نہین دیکھتے تھے وَاِلٰي عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا
اور بھیجا ہمنے طرف عاد کے بھائی انکے ہود کو سمجھ لیجئے کہ عاد جسکی طرف قبیلہ منسوب ہی وہ پدر چہارم ہود ہی اور وہ عاد بن
عوص بن ارم ارفخشد بن سام بن نوح ہی اس قول پر ہود ابن عم قبیلۂ عاد ہی اور قبیلۂ عاد کے لوگ بڑے بڑے قدوالے تھے
تمام روئے زمین مین مثل انکے قبیلہ عظیم نتھا اور مال بہت رکھتے تھے اور بتونکو پوجتے تھے حق تعالیٰ نے ہود کو انپر بھیجا پس ہود
علیہ السلام نے انکو طرف حق کے دعوت کی قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی
اور اسکی یگانگی کے قایل ہو نہین واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اسکے اور بت لائق عبادت کے نہین مین اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس
نہین ڈرتے عذاب خدا سے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ کہا سرداروں نے جو کافر ہوئے
تھے قوم اسکی مین سے کیونکہ بعضے اشراف قوم اسکی مین سے مسلمان بھی تھے جیسے مرثد بن سعد اور تابعین اسکے لیکن کافرون نے کہا
تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو بیچ بیوقوفی کے کہ دین قدیم کو چھوڑ کر دین نیا اختیار کرتا ہی وَاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ
گمان کرتے ہین تجھکو جھوٹھون سے قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا ہود نے ای قوم میری
نہین مجھکو بیوقوفی ولیکن مین رسول ہون پروردگار عالمون کی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ پہنچاتا ہون مین
تمکو پیغام پروردگار اپنے کیطرف سے اور مین واسطے تمہارے خیر خواہ ہون امانت والا سچا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَلٰي رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کیا تمنے یہہ کہ آئی تمہارے پاس نصیحت پروردگار تمہارے کی طرف سے اوپر زبان ایکمرد کے تم مین سے
تو کہ ڈراوے تمکو عذاب آلہی سے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً اور یاد کرو نعمت خدا کو جبوقت کہ
کیا تمکو جانشین پیچھے ہلاک قوم نوح کے اور زیادہ کیا تمکو بیچ پیدایش کے پھیلاؤ یعنے قد تمہارے لنبے کئے لکھا ہی کہ چھوٹے قد والا انکا
ساٹھ گز کا تھا اور بڑے قد والا سو گز کا فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پس یاد کرو نعمتون اللہ کی تو کہ تم فلاح پاؤ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا
لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا کہا انھون نے ہود علیہ السلام کو کیا آیا ہی تو ہمارے پاس اسواسطے کہ عبادت کرین
ہم اللہ اکیلے کی اور چھوڑ دیوین جو کچھ کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے بتون کی ہم کسی طرح بتون کی عبادت نہین چھوڑنے کے اور تو جو

ف [illegible]

Marfat.com

ہمین عذاب سے ڈراتا ہی فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ پس لے آ ہمارے پاس جو کچھ کہ تو وعدہ دیتا ہی ہمکو اگر ہی تو سچون سے یعنی
عذاب آ نیکے قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ کہا ہود علیہ السلام نے کہ تحقیق واقع ہوا اوپر تمھارے پروردگار تمھارے
سے عذاب اور غصہ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ کیا جھگڑا کرتے ہو تم مجھ سے بیچ کامون اُن نامونکے کہ ہر ایک کا نام رکھ لیا تھا کسی کو
ساقیہ کہتے تھے اس گمان سے کہ مینہہ یہی برساتا ہی کسیکو حافظہ کہتے تھے اس ظن سے کہ سفر مین نگہبانی کرتا ہی ایسے رازقہ اور سالہ اور
اور یہہ اسم ہی تھے فقط بے مسمی کیونکہ بت پتھر تھے قدرت کچھ نہین رکھتے تھے پس ہود علیہ السلام نے کہا کہ تم جھگڑتے ہو مجھ سے ان چیزون
مین کہ جہل کے سبب سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ رکھ لئے ہین وہ نام تمنے اور باپون تمھارے نے اتاری
نہین اللہ نے ساتھ جائز ہونے عبادت انکی کے کچھ دلیل اور جبکہ حق ظاہر ہو گیا اور تم نہین مانتے فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ
پس منتظر رہو نزول عذاب کے تحقیق مین بھی ساتھ تمھارے منتظر رہنے والون سے ہون لکھا ہی کہ تین برس مینہہ نہ برسا قحط پڑا
اور اس زمانے مین دستور تھا کہ جب کچھ بلا نازل ہوتی تھی تو متوجہ اس مقام کیطرف ہوتے تھے جہان اب کعبہ شریفہ ہی اور وہان
تھل ریگ سرخ کا تھا وہین مسلم اور مشرک سب جاتے تھے اور دعا کرتے تھے مطلب اُنکا حاصل ہوتا تھا پس قوم عاد سفر کو تیار
ہوئی قیل ابن عنز اور مرثد بن سعد ستر آدمی اس قبیلے کے ساتھ لیکر مکے کو گئے معاویہ بن بکر کے پاس کہ اولاد عملیق سے تھا اور وہ
اُن دنون مکے کا حاکم تھا جا اُترے مہمانی کھائی اور اجازت چاہی کہ موضع معین مین جاکر دعا کرین مرثد کہ رؤسائے عاد سے تھا اور
ہود علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا کہنے لگا کہ انکی دعا سے مینہہ نہین برسیگا جب تک ہود علیہ السلام کی اطاعت نکرینگے سبنے معاویہ
سے کہا کہ مرثد کو بند کر رہین رکھو موضع دعا مین نجانے دو اور قیل ابن عنز قوم کو لئے ہوئے وہان گیا اور دعا کرنے لگا کہ الٰہی قوم عاد
پر مینہہ برسا جیسا یہہ چاہتے ہین اسوقت تین ٹکڑے بادل کے ایک سرخ ایک سفید ایک سیاہ نمود ہوئے اور آواز آئی کہ ای قیل ان
تینون مین سے جونسا ٹکڑا چاہے اپنی قوم کے واسطے اختیار کرلے اسنے ابر سیاہ لیا کہ بہت برستا ہی اور مکے سے نکلکر اپنے شہر کو چلا جب
وہان پہنچا سب عادی خوش ہوئے اور اپنے گھرون سے نکلے عذاب الٰہی اُنپر نازل ہوا آٹھ دن رات بادصرصر چلی سب ہلاک ہوگئے ہود
علیہ السلام اور جو اُنپر ایمان لائے تھے سلامت رہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا پس نجات دی ہمنے ہود کو اور اُن لوگونکو
جو ساتھ اسکے تھے یعنے اسپر ایمان لائے ساتھ مہربانی کے اپنی طرف سے وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ
اور کاٹ ڈالی ہمنے جڑ ان لوگون کی کہ جھٹلاتے تھے نشانیون ہماری کو اور نتھے ایمان والون سے وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اور بھیجا ہمنے
طرف قبیلہ ثمود کے بھائی اُنکے صالح کو سمجھ لیجئے کہ یہہ ایک قبیلہ عرب مین تھا کہ منسوب ساتھ ثمود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کے
تھا بت پرستی کرتا تھا اور درمیان ولایت حجاز اور شام کے حجر ایک جگہہ تھی وہان رہتا تھا اور حضرت صالحؑ بھی ثمود کی اولاد
سے تھے سات واسطون سے قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا صالح نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ لا شریک لہ
کی نہین واسطے تمھارے کوئی معبود مستحق عبادت کے سوا اُسکے قوم ثمود نے کہ بہت تھے اور مال بہت رکھتے تھے اور قوت والے
تھے حضرت صالح کو جھٹلایا اور کہا کہ کچھ معجزہ دکھاؤ تو ایمان لاوین انھون نے کہا کیا معجزہ چاہتے ہو کہا کل ہماری عید ہے ہم بھی اپنے بتون کو آراستہ کرکر نکالینگے
اور تم بھی نکلکر صحرا کو چلیو ہم اپنے بتون سے دعا کرینگے تم اپنے خدا سے کیجو جسکی دعا قبول ہووے اسکی دوسرے متابعت
کرینگے دوسرے دن یونہین کیا اُنھون نے بہتیرے بتون سے دعا کی کچھ نہوا شرمندہ اور رسوا ہوئے جندہ بن عمرو نے

Marfat.com

کہ اشراف قبیلہ ثمود سے تھا اشارہ طرف ایک پتھر کے کرکے کہ صحرا مین اکیلا پڑا تھا کہا ای صالح اس پتھر سے واسطے ہمارے ناقہ برابر شتر
بچے کے نکال وے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ میرا اپنی قدرت کاملہ سے ایسا ہی ناقہ اس پتھر سے پیدا کرے تو تم کیا کرو کہا
ہم ایمان لاوین اور عبادت تیرے خدا کی کرین اس شرط پر قسم کھائی صالح علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی وہین پتھر حرکت
مین آیا جیسی اونٹنی وقت جننے کے نالہ کرتی اسیطرح آواز کرکر پھٹ گیا اور ناقہ نکلا ان موافق مدعائے قوم کے نکل آیا اور اسیوقت اُسے
ایک بچہ پیدا ہوا اسیکے مثل سب نے دیکھا جندع ایمان لایا اور باقی اشرف قوم ثمود کے انکار کرنے لگے اور گمراہی مین پھنسے رہے پھر وہ ناقہ
درمیان قوم کے رہا پھرتا چرتا تھا اور پانی کنوے کا ایکدن درمیان پیتا تھا بعد ظہور اس معجزے کے صالح علیہ السلام نے کہا ای قوم میری
قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق ای تمہارے پاس دلیل روشن پروردگار تمہارے سے کمال قدرت اسکی پر اور صحت نبوت میری
هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہہ ہی اونٹنی اللہ کی اضافت واسطے تخصیص کی کئی کہ محض اسکی قدرت سے معجزہ کا بہ سے نکلی تو کہ ہو لَكُمْ اٰيَةً
فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ واسطے تمہارے نشانی اوپر پیغمبری میری کے پس چھوڑ دو
اسکو کہ کھاوے گیاہ بیچ زمین خدا کے اور مت ہاتھ لگاؤ اسکو ساتھ برائی کے پس پکڑیگا تمکو عذاب درد دینے والا سمجھ لیجے کہ استحقاق عذاب
بواسطہ ضرر ناقہ نہین بلکہ رہنے انکے کے کفر پر کہ بعد شہود معجزے کے انکار کیا اور کوچین مارنے ناقے کی دلیل کفر انکے کی ہی وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ
خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ اور یاد کرو نعمتو تکو خدا کی جو وقت کیا ہمنے تمکو جانشین بیچ زمین کے پیچھے ہلاک کرنے قوم عاد کے وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ
مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا اور جگہہ دی تمکو بیچ زمین حجر کے بنا لیتے ہو زمین نرم اُسکی سے محل گرمیون کے واسطے اور
تراش لیتے ہو پہاڑ کو گھر واسطے جاڑون کے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ پس یاد کرو نعمتین اللہ کی کہ تمکن کیا زمین
پر اور کوہ تراشنے کی قوت دی اور مت پھرو بیچ زمین حجر کے فساد کرتے ہوے انھون نے صالح علیہ السلام کے جواب سے اعراض کیا اور
مومنون سے کہنے لگے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ
اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کہا سردارون نے جو تکبر کرتے تھے قوم صالح علیہ السلام سے واسطے ان لوگون کے جو ناتوان کئے گئے تھے واسطے
اُنکے جو ایمان لائے تھے کیا تمھین یقین ہی یہہ کہ صالح بھیجا ہوا ہی پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہہ بات ٹھٹھے بازی سے کہتے تھے قَالُوْٓا
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ کہا ان ناتوانون نے تحقیق ہم ساتھ اس دین کے کہ بھیجا گیا ہی صالح ایمان لانیوالے ہین قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا
اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا ان لوگون نے کہ تکبر کیا تھا ایمان لانے سے خدا و پیغمبر پر تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ ایمان لائے
ہو تم ساتھ اسکے کفر کرنیوالے ہین لکھا ہی کہ تمام لوگ قوم کے ناقے سے تنگ آئے کہ اپنی نوبت کے دن تمام پانی کنوے کا پی جاتا تھا اور
جانور پیاسے رہتے تھے دوسرے تابستان مین یہہ ظہر وادی کو جاتا تھا چارپائے تمام قوم کے ڈر کر بطن وادی کو نکل جاتے تھے اور زمستان
مین یہہ بطن وادی کو جاتا تھا چارپائے خوف کھا کر ظہر وادی کو بھاگ جاتے تھے اِن باتون سے سب قوم کو ضرر پہنچا تھا آخر غنیزہ
اور صدوقہ دو عورتین تھین مواشی انکے بہت تھے انھون نے قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو کھڑا کیا کہ ناقے کے پانون کاٹ
ڈالین قصہ اسکا بہ تفصیل آگے آویگا انشاء اللہ تعالی پس ناقے کا مارنا سبب نزول عذاب کا ہوا اُنپر چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی ؛
فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ پس پانون کاٹے اونٹنی کے اور سرکشی کی حکم پروردگار اپنے سے وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور کہا ٹھٹھے سے ای صالح لا ہمارے پاس جو وعدہ دیتا ہی تو ہمکو عذاب کا اگر ہی تو پیغمبرون سے

Marfat.com

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس پکڑا انکو بسبب مارنے ناقے کے زلزلے نے بعد سُننے آواز ہولناک کے پس
فجر اُٹھے بیچ گھرون اپنے کے اوندھے مُنہہ مرے ہوئے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ پس مُنہہ پھرا یا صالح علیہ السلام نے اُنسے جب اُنھون نے
ناقے کو مارا اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ مین قوم ثمود کو ساتھہ صیحہ جبرئیل کے زلزلے مین ہلاک کرونگا وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ
رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ اور کہا حسرت سے اے قوم میری تحقیق پہنچا دیا تھا تمکو مین نے پیغام پروردگار
اپنے کا اور خیرخواہی کی تھی مین نے واسطے تمھارے وقت دعوت کے ولیکن نہین تم دوست رکھتے خیرخواہی کرنیوالون کو کہ تمھین
مہربانی سے ایمان کی طرف بلاوین اور متابعت کرنی نفس اور شیطان کی سے منع کرین وَلُوْطًا اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوط علیہ
السلام بن ہاران بن آزر بن ناخور کو کہ برادرزادہ ابرہیم علیہ السلام کا تھا لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام شام کو گئے لوط علیہ السلام بھی
انکے ساتھہ تھے حق تعالی نے انکو پیغمبری دی اور موتفکات کو بھیجا کہ پانچ شہر تھے سدوما اور عاموراء اور داوما اور صابوراء اور سعود
ہر شہر مین چار ہزار آدمی تھے لوط علیہ السلام سدوما مین آئے وہ بڑا شہر تھا اور تیس برس وہان رہے اور لوگونکو دعوت طرف
حق کے کرتے رہے نیکیون کا امر کرتے تھے فواحش سے منع کرتے تھے ایک انکی فواحش سے لواطت تھی کہ حق تعالی نے اس امت کو
آل کار انکے سے خبر دی اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یاد کر قصہ لوط علیہ السلام کا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ جسوقت کہا اُسنے واسطے قوم اپنی کے کہ شہر سدوما مین رہتے تھے اور لوط علیہ السلام در
میان اُنہین کے تھے کیا کرتے ہو تم بیحیائی یعنے لواطت کہ نہین پہلے کیا تم سے اسکو کسی نے عالمون مین سے اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ تحقیق تم آتے ہو تم مردونکے پاس شہوت سے سوا عورتون کے کہ مباح کین مین تمپر پس تم راہ حق پر
نہین ہو بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ بلکہ تم قوم ہو حد سے نکل جانیوالے وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ
قَرْيَتِكُمْ اور نتھا جواب قوم لوط کا مگر یہہ کہ کہتے تھے بعضے سدوما کے لوگ بعضون کو نکال دو لوط کو اور بیٹیون اسکے کو اور ان لوگونکو
جو اُسپر ایمان لائے ہین بستی اپنی سے یعنے سدوما سے اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ تحقیق وہ ایک لوگ ہین بہت پاک رکھتے ہین اپکو بیحیائیون
سے یعنے اس عمل لواطت مین ساتھہ ہمارے متفق نہین حق تعالی نے جواب انکا پسند کیا اور عذاب اُنپر اُتارا چنانچہ تفصیل اسکی آویگی اور جو
عذاب آیا فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ پس نجات دی ہمنے لوط کو اور لوگون اسکے کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر عورت اسکی کو کہ واہلہ نام تھا ظاہر اسلام رکھتی
تھی اور دلمین کفر اور کافرونکو انکار پر لوط علیہ السلام کے رغبت دلاتی تھی كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ تھی پیچھے راہ جانیوالی گھر مین اپنے یعنے لوط
علیہ السلام جو وہان سے نکلے وہ ساتھہ نہ گئی وہین رہی اور سب قوم کے ساتھہ ہلاک ہوئی وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر کفار
قوم لوط کے مینہہ پتھرونکا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام گنہگارونکا وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ
اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے کہ پسر ابرہیم خلیل اللہ کا تھا بھائی انکے شعیب کو کہ بیٹا ملیک بن یشجر بن نفر بن مدین تھا قَالَ يٰقَوْمِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا شعیب نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی لائق عبادت کے
سوا اسکے قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے سمجھہ لیجیے کہ معجزہ شعیب علیہ السلام کا
قرآن شریف مین کہین مذکور نہین اور نہ ظاہر حدیث مین ہے مگر آیات باہرات مین کہ معجزات انبیا کے بیان کئے ہین لکھا ہے
کہ حضرت شعیب علیہ السلام جب چاہتے تھے کہ کوہ بلند پر چڑھین کوہ پست ہو جاتا تھا آپ باسانی چڑھہ جاتے تھے پھر وہ

Marfat.com

بلند ہوجاتا تھا اور قوم والے شعیب علیہ السلام کے دو پیمانے رکھتے تھے ایک کم ایک زیادہ کم سے دیتے تھے زیادہ سے لیتے تھے
باوجود کفر کے خیانت کیل اور وزن مین بھی کرتے تھے حضرت شعیب نے انکو کہا مین تمکو طرف خدا کے بلاتا ہون اور معجزہ دکھاتا ہون فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ پس پورا کرو پیمانہ اور تول کو اور مت کم کرو لوگونکو چیزین انکی یعنے خرید و فروخت مین خیانت نکرو
وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا اور مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر اور خیانت کے پیچھے درستی اسکی کے کہ انبیا کے آنے سے
اور کتابون کے اُترنے سے ہوئی ہی ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یہہ جو مین تمکو کہتا ہون بہتر ہی واسطے تمہارے اگر تم ایمان
لانیوالے اور قوم شعیب تول ناپ مین خیانت تو کرتے ہی تھے راہ بھی لوٹتے تھے سو اس سے بھی منع فرمایا وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ
اور مت بیٹھا کرو ہر راہ مین واسطے لوٹنے کے کہ ڈراتے ہو لوگونکو لکھا ہی کہ وہ سر راہ بیٹھتے تھے جو شعیب علیہ السلام کے پاس جاتا تھا اسے
ڈراتے تھے اور منع کرتے تھے سو حضرت شعیب نے فرمایا کہ راہون مین مت بیٹھو کہ طالبان حق کو ڈراتے ہو وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ
اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور بند کرتے ہو راہ حق کی سے اسکو جو ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور چاہتے ہو واسطے اسکے کجی وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ
قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ اور یاد کرو نعمت خدا کی کو جس وقت تھے تم تھوڑے پس بہت کیا تمکو اللہ نے کہ برکت دی تمہارے مال مین اور اولاد مین لکھا ہی
کہ مدین بن ابراہیم علیہ السلام نے لوط علیہ السلام کی بیٹی سے نکاح کیا تھا اس سے اولاد بہت ہوئی اور تونگر ہوئے سو شعیب علیہ السلام نے اس نعمت کو
یاد دلوایا اور کہا وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ اور دیکھو کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنیوالون کا پہلی امتون مین سے کہ قوم نوح اور عاد
اور ثمود اور ہود اور قوم لوط تھے پس شعیب علیہ السلام نے مومنون کو کہا وَاِنْ كَانَ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَاۗىِٕفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
اور اگر ہی ایک جماعت تم مین سے ایمان لائی ساتھ اس چیز کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اسکے اور ایک جماعت نہین ایمان لائی سمجھ لیجے کہ قوم مدین سے
بعضے ایمان لائے تھے اور بعضے نہین ایمان لائے تھے اور کہتے تھے کہ قوت اور ثروت ہمین ہی نہ مومنون کو پس حق ہماری طرف ہی اگر حق
مومنون کیطرف ہوتا تو چاہیے تونگر وہی ہوتے پس شعیب علیہ السلام نے کہا کہ تم دو گروہ ہوے ہو فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا پس صبر کرو
یہان تک کہ حکم کرے اللہ درمیان دو گروہ کے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور اللہ ہی بہتر حکم کرنیوالا ہی مصرعہ حکم مین اُسکے را قیاس و مداہنہ نہین
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا کہا سردارون نے
نے جو تکبر کرتے تھے اللہ کی عبادت سے قوم شعیب علیہ السلام کی سے پیچھے انکار کرنے دعوت اُسکی سے البتہ نکال دینگے ہم تجھکو اے شعیب اور ان
لوگونکو جو ایمان لائے ہین ساتھ تیرے بستی اپنی سے یا پھر آؤگے تم بیچ دین ہمارے کے کفر ہی قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ کہا شعیب نے ہمین کفر کی طرف
پھیرتے ہو اور اگرچہ ہوویں ہم ناخوش سمجھ لیجے کہ حضرت شعیب کافر نتھے کہ عود کرنے کو طرف کفر کے انکو کہا مگر یہہ کہ مومنون کے ساتھ ملا کر
بر سبیل تغلیب کہا چنانچہ کشاف والے نے لکھا ہی اسیواسطے حضرت شعیب نے جواب بھی اُسی وتیرے پر دیا کہ ہم کیونکر تمہارے دین مین پھر آوین
کہ ہم ناخوش ہین اس سے پس اگر پھر آوین ہم تمہاری ملت مین اور خدا کے شریک پیدا کرین اور واقع مین نہین ہی قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
تحقیق باندھ لیا ہی ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹھ لکھا ہی کہ قوم شعیب والے جانتے تھے کہ اللہ نے امر کیا کہ اس طریق پر رہو اسیواسطے ملت کہتے
تھے سو شعیب علیہ السلام نے کہا کہ عود تمہاری ملت پر کرنا اور اعتقاد کرنا اسپر رہنے کو اللہ نے کہا افترا ہی اللہ پر اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ
بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا اگر پھر آوین ہم یعنے قوم والے ہمارے جو ایمان لائے ہین بیچ دین تمہارے پیچھے اسکے کہ نجات دی اللہ نے
ملت تمہاری سے پس جھوٹھ باندھنے والے ہون اللہ پر وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّنَا اور نہین

Marfat.com

لائق ہمکو یہہ کہ پھر آوین ہم بیچ ملت کفر کے مگر جو چاہے اللہ پروردگار ہمارا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا سما لیا ہی پروردگار ہمارے نے
ہر چیز کو علم مین یعنے اسکے علم نے احاطہ کر لیا ہی سب چیز کو وہ جانتا ہی آخر کام ہر کسیکا ایمان اور کفر اور ارتداد اور نفاق سے اور
تمھارے ڈرانے سے کہ مومنون کو نکال دینگے ہم نہین ڈرتے عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا اوپر اللہ کے توکل کیا ہمنے اور اپنا سب کام اُسیکو سونپا
پھر شعیب علیہ السلام نے اُن سے منہہ پھیر کر جناب الٰہی مین دعا کی رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ
ای پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کے ساتھہ حق کے اور تو بہتر حکم کرنیوالا ہی وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ اور کہا سرداروں نے جو کافر ہوئے قوم شعیب علیہ السلام کی سے اور لوگون سے اپنے جو ایمان لائے
تھے اگر پیروی کرو تم شعیب کی بیچ دین اسکے کے اور اپنی ملت کو چھوڑ دو تحقیق تم اسوقت ٹوٹا پانیوالے ہو کہ آئین قدیم ترک کر کر دین
جدید مین آؤ اور اپنے باپ دادے کے روش سے منہہ پھیراؤ اور سردار کافرون نے قوم کفار اپنے سے بھی کہا کہ جو دین اپنا ترک کروگے
زیان مین پڑوگے کیونکہ نفع ہمارا کم بیچنے مین ہی اور اس سے شعیب منع کرتے ہین پس انکا کہا مانو اور کفر اور خیانت سے باز نہ ہو فَأَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ پس پکڑا انکو زلزلے نے سورہ ہود مین مذکور ہی کہ اہل مدین صیحہ سے ہلاک ہوئے سو اسکی تطبیق یہہ ہی کہ آواز آئی زلزلہ پیدا ہوا
کیونکہ زلزلہ بغیر صیاح اور ریاح کے نہین ہوتا حدیث مین آیا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے فریاد کی زلزلہ شہر مین پڑا سب لرزے مین آئے
فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ پس فجر اُٹھے بیچ گھرون اپنے کے اوندھے منہہ مرے ہوئے الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا
فِيهَا الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ جنھون نے جھٹھایا شعیب کو ہلاک ہوئے گویا کہ نہ بسے تھے بیچ اس شہر کے جھون
نے جھٹھایا شعیب کو ہوئے وہی ٹوٹا پانیوالے دنیا اور عقبی مین لکھا ہی کہ شعیب علیہ السلام عذاب آتے دیکھہ کر اس شہر سے نکلنے لگے
فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ پس منہہ پھیرا کافرون سے اور کہا ای قوم میری تحقیق پہنچایا
مین نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کا اور خیرخواہی کی واسطے تمھارے مہربانی سے بعضون نے کہا ہی یہہ خطاب بعد ہلاک انکے
کے تھا جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد قتل کے کفار بدر کو خطاب فرمایا اور شعیب علیہ السلام نے بعد اظہار حسرت اور افسوس
کے اپنی قوم کی تسلی کر کر کہا فَكَيْفَ آسَى عَلَى قَوْمٍ كَافِرِينَ پس کیونکر غم کھاؤن مین اوپر قوم کافرون کے کہ میری تصدیق نکری سمجھہ لیجیے کہ
حق تعالی بعد قصے پہلی امتون کے اور ہلاک ہونے انکے کے سبب جھٹھلانے پیغمبرونکے کفار قریش کو تہدید کرتا ہی اور فرماتا ہی وَمَا
أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ اور نہین بھیجا ہمنے بیچ کسی بستی کے
کوئی نبی کہ اسکو جھٹھایا مگر پکڑا ہمنے لوگون اس بستی کے کو ساتھ فقر کے اور مرض کے تو کہ وہ عاجزی کرین اور نصیحت قبول کر کر
ایمان لاوین پیغمبر پر لاوین تو کہ بلا دفع ہو اور جب سختی اور زحمت سے وہ راہ پر نہ آئے تو غنا اور رحمت مین بتلا کیا ہمنے ثُمَّ
بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّى عَفَوْا پھر بدل ڈالی ہمنے جگہہ برائی کے بھلائی یہان تک کہ زیادہ ہوے مال مین اور رجال مین
پھر بھی کفران کرنے لگے وَقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ اور کہنے لگے کہ یہہ رحمت اور نعمت جگہہ زحمت اور نقمت کی عادت
دہر اور طبیعت زمانہ سے ہی تحقیق لگی تھی باپون ہمارے کو شدت اور رحمت یعنے زمانہ گذشتہ مین کبھی قحط تھا کبھی فراخی کبھی صحت تھی کبھی
بیماری کبھی غم تھا کبھی شادی کچھہ کفر اور ایمان پر یہہ باتین نہین ہین پس ہم جس طریق پر چلے آئے مین اسی پر رہینگے جب ناشکری پر
قائم ہو گئے فَأَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ پس پکڑا ہمنے انکو ناگہان اور وہ نہ جانتے تھے کہ عذاب انپر نازل ہوگا

Marfat.com

اور یہہ بڑی حسرت ہے اس سے کہ مقدمات عذاب کے دیکھین اور سمجھہ لین کہ عذاب اُترتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ اور اگر لوگ ان بستیون کے جنپر عذاب آیا مکے والے اور گرد اُسکے کے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے
شرک اور مخالفت پیغمبر سے البتہ کھولتے ہم اوپر اُنکے برکتین آسمانون سے اور زمین سے کہ آسمان سے مینہہ برساتے اور زمین سے نبات
اُگاتے یا آسمان سے ساتھہ قبول کرنے دعوات کے اور زمین سے ساتھہ برلانے حاجات کے وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ولیکن جھٹھلایا اُنھون نے پیغمبرون ہمارے کو پس پکڑا ہمنے انکو ساتھہ اس چیز کے کہ تھے وہ کسب کرتے کفر اور عصیان سے حقائق سلمی مین ہے
کہ اگر بندے ایمان لاتے و حدون پر میرے اور ڈرتے خلاف کرنے امر میرے سے دلونکو انکے ساتھہ نور مشاہدے اپنے کے روشن کرتا
مین کہ برکت اسکی عبارت اس سے ہے اور جوارح اور اعضا کو انکی اپنے خدمت سے آراستہ کرتا کہ برکت زمین کی اشارت اُسسے ہے **بیت**
جبہ سا سجدہ حق مین جو تو دم بھر ہوتا ؛ بدن آراستہ اور قلب منور ہوتا اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَاۤىِٕمُوْنَ پس نڈر ہو
گئے مین رہنے والے مکے اور گرد اسکے کے بعد اسکے کہ کافرونکا عذاب بیان کیا ہمنے یہہ کہ آوے انکے پاس عذاب ہمارا رات کو اور
حال آنکہ وہ سوتے ہون یعنے وقت غفلت اُنکی کے اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ اور کیا نڈر ہو گئے مین رہنے
والے بستیون کے یہہ کہ آوے اُنکے پاس عذاب ہمارا دن چڑھے اور حال آنکہ وہ کھیلتے ہون یعنے دنیا کے کامون مین ہون کہ کھیل غافلون
کا ہے حاصل یہہ ہے کہ پیغمبرون کے تین جھٹھلاکر عذاب الٰہی سے نڈر نرہو نہ دن نہ رات اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ پس کیا نڈر ہو گئے جھٹھلانیوالے پکڑنے
اللہ کے سے ناگہان مکر استعارہ ہے پکڑنے سے اسطرح کہ بجانے بندہ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ پس نہین نڈر ہوتے مکر اللہ
کی سے مگر قوم ٹوٹا پانیوالے کہ بسبب کفر اور نفاق کے زیان زدہ دو جہان ہین اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ کیا نہین
راہ دکھلائی اللہ نے واسطے ان لوگونکے کہ وارث ہوتے ہین زمین کے یعنے رہتے ہین اُسمین پیچھے ہلاک ہونے اہل اُسکی کے مراد اس سے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کفار ہین کہ پہلی امتونکی بستیون مین بستے ہین اور اللہ نے بیان کر دیا ہے اَنْ لَّوْ نَشَاۤءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ
یہہ کہ اگر چاہین ہم پکڑین انکو ساتھہ جزا گناہون انکی کے یعنے اُنپر بھی عذاب اُتارین جیسا پہلون پر اُتارا تھا وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ
اور مہر رکھین ہم اوپر دلون انکے کے پس وہ نہین سنتے کیونکہ دلپر مہر ہے جو دل کھلا ہو تو سنکر سمجھین **بیت** استماع قول حق کو گوش دل درکار
ہے ؛ گوش آب و گل یہان رفت بدن پر بار ہے ؛ پس واسطے تسلی خاطر عاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ
اَنْۢبَاۤىِٕهَا یہہ بستیان پہلے اُمتون کی جیسے احقاف اور حجر اور موتفکات اور سوا انکے بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے بعضے خبرین انکی وَلَقَدْ
جَاۤءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اور تحقیق آتے تھے انکے پاس پیغمبر انکے جیسے ہود اور صالح اور لوط علی نبینا وعلیہم السلام ساتھہ معجزون روشن کے
یا دلیلون واضح کے فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ پس نتھے کہ ایمان لاوین بعد آنے رسولون کے ساتھہ اس چیز کے کہ جھٹھلایا
تھا پہلے آنے رسولون کے سے یعنے ہمیشہ تکذیب پر تھے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہین رکھتے تھے سبب اسکے کہ کفر مین پکے تھے اور
دلون پر انکے مہرین لگین تھین كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ جیسے مہر کفار گذشتہ کے دلون پر تھی اسیطرح مہر رکھتا ہے
خدا اوپر دلون کافرون کے مراد اس سے کفار قریش ہین کہ اللہ جانتا ہے کہ ایمان نہین لاوینگے وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ
اور نہ پایا ہمنے واسطے بہتون کے امم مذکورہ مین سے قائم رہنا اوپر عہد کے کہ روز میثاق مین کیا تھا یا عہد جو وقت ڈر اور مضرت
کے کرتے تھے کہ اگر نجات پاوین تو ایمان لاوین وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ اور تحقیق پایا ہمنے اکثر انکے کو البتہ فاسق

Marfat.com

عہد شکن ثُمَّ بَعَثْنَا مِنۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ پھر بھیجا ہمنے پیچھے ان سب پیغمبرون کے موسی بن عمران کو ساتھ معجزون کے
جو عطا کئے تھے ہمنے طرف فرعون کے کہ نام اُسکا قابوس تھا یا ولید بن مصعب بن ریان فرعون لقب ہے مصر کے بادشاہونکا جیسے
کسری فارس کے بادشاہونکا اور قیصر روم کے سلطانونکا اور خاقان چین کے ملوک کا اور تبع یمن کے شاہونکا ہے وَمَلَائِهٖ فَظَلَمُوْا
بِهَا اور سردارون قوم اسکے کے پس ظلم کیا یعنے کا ہنون سے ساتھ ان معجزونکے کہ رکھا کفر کو بجاے ایمان فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام مفسدونکا کہ ڈوب گئے حضرت موسی علیہ السلام جو مصر سے نکل کر مدین مین شعیب
علیہ السلام کی خدمت مین پہنچے اور صفورا انکی بیٹی نکاح مین لا ئے پھر مصر کو آتے راہ مین وادی ایمن مین خلعت پیغمبری سے مشرف
ہوئے اور معجزے عصا اور ید بیضا ہاتھہ لگے اور حکم الٰہی ہوا کہ مصر کو جا اور فرعون کو طرف حق کے بلا اور تکبر اور سرکشی اور دعوا خدائی سے
منع فرما موسی آئے اور بعد مدتکے کہ فرعون سے ملاقات ہوئی دعوت آغاز کی وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ اور کہا موسی نے ای فرعون تحقیق مین رسول ہون پروردگار عالمونکی طرف سے تجھہ پر اور تیری قوم پر آیا حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ
لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ثابت ہون اوپر اس بات کے کہ نہین کہتا مین اوپر اللہ کے مگر سخن راست قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ تحقیق آیا ہون مین پاس تمہارے ساتھہ دلیلون کے پروردگار تمھارے سے یا ساتھہ معجزون کے کہ میری
صدق رسالت پر گواہ ہین پس بھیج دے ساتھہ میرے اولاد یعقوب کو اور ان سے خدمت مت لے تو کہ زمین مقدس مین کہ انکے آبا کا
وطن ہے چلے جاوین لکھا ہے کہ فرعون بنی اسرائیل کو غلام اپنا جانتا تھا اور سبب یہہ تھا کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی اولاد سمیت
مصر کو آ نکلے تو وہین رہے نسل بہت ہوئی پھر جو حضرت یعقوب اور حضرت یوسف اور بھائی انکے اس جہان سے انتقال کر گئے اور
ملک ریان بھی کہ حضرت یوسف کے زمانہ کا فرعون تھا مر گیا بیٹا اسکا ملک مصعب بنی اسرائیل کی بہت حرمت کرتا تھا جب وہ بھی
مر گیا ولید تخت پر بیٹھا کہ فرعون زمانہ موسی کا تھا کہنے لگا انا ربکم الاعلی بنی اسرائیل نے اسکا دعوی قبول نکیا اسنے کہا باپ تمہارے میرے
دادا کا غلام زرخرید تھا تم سب غلام زادے ہو میرے پس انکو غلامی مین لے لیا یہان تک کہ حضرت موسی مبعوث ہوئے اور انھون نے کہا ہاتھ
فرعون بنی اسرائیل سے ہاتھہ اٹھا قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہا فرعون نے اگر ہے تو آیا ساتھہ معجزے اور
حجت کے لے آ اسکو اگر ہے تو سچون سے فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ پس ڈالدیا موسی نے عصا اپنا پس ناگہان وہ اژدہا تھا ظاہر کہ
کسی کو شک نتھا روایت ہے کہ عصا اژدہا ہو گیا منہہ کھولے ایسا بڑا کہ درمیان دو ہونٹ کے اسی گز کا فرق تھا نیچے تالب زمین پر اور اوپر کا کنگورہ پر
فرعون کے محل کے اور منہہ تخت کی طرف کئے تھا سب دربار والے فرعون کے بھاگ گئے اور فرعون بھی تخت سے اُتر کر چھپ گیا اژدحام مخلوق
کا یہان تک ہوا کہ پچیس ہزار آدمی ہلاک ہو گئے فرعون نے کہا ای موسی تجھے قسم ہے اس خدا کی کہ جسکا رسول ہے تو عصا کو اپنے ہاتھہ مین لے لے
مین تجھہ پر ایمان لاتا ہون اور بنی اسرائیل کو تیرے حوالے کرتا ہون حضرت موسی نے گردن اژدہے کی پکڑ کر اٹھا لیا عصا ہو گیا فرعون پھر تخت پر آبیٹھا اور کہا اور بھی
معجزہ کچھہ رکھتا ہے تو موسی نے کہا ہان پس ہاتھہ اپنے گریبان مین زیر بغل ڈالا وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ اور نکال لیا ہاتھہ اپنا پس
ناگہان وہ سفید تھا واسطے دیکھنے والون کے لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام سانولے تھے جب ہاتھہ گریبان مین ڈالکر نکالا اسقدر روشن تھا کہ شعاع اسکی نور آفتاب
پر غالب تھی مدارک مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے ہاتھہ اپنا فرعونکو دکھایا پھر گریبان مین ڈالکر نکالا اسقدر نورانی ہو گیا کہ درمیان زمین و آسمانکے نور ہو گیا
پھر گریبان مین ڈالکر باہر لائے جیسا اول تھا ویسا ہی ہو گیا فرعون نے یہہ معجزے دیکھکر اپنی قوم کے امیرونکو بلایا اور موسی علیہ السلام کے معاملہ مین مشورت

Marfat.com

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ کہا سرداروں نے قوم فرعون کے تحقیق یہہ موسیٰ جادوگر ہی بڑا دانا استاد فن سحر کا کہ چوب کا اژدہا کر دکھاتا ہی اور دست
گندم گون کو نورانی بناتا ہی یُرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَکُمْ مِّنْ اَرْضِکُمْ ارادہ کرتا ہی یہہ ساحر یہہ کہ نکال دے تمکو زمین تمھاری سے کہ ولایت مصر
ہی اور یہان کی حکومت بنی اسرائیل کو دے فرعون نے یہہ بات سنکر کہا فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو تدبیر اسکی کیا کرون قَالُوْٓا اَرْجِهْ
وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ کہا انھون نے قید کر اسکو اور بھائی اسکے ہارون کو یا ڈھیل دے انکے کام مین شتابی نکر اور بھیج
بیچ شہرون کے اکٹھا کرنیوالے کہ وہ یَاْتُوْکَ بِکُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ لے آوین تیرے پاس ہر دو جادوگر دانا کو لکھا ہی کہ جتنے جادوگر حضرت موسیٰ
کے قرن مین تھے اتنے کسی قرن مین نتھے غرض فرعون نے لوگونکو بھیجا جادوگرونکے لینے کو ایک مقام پر دو بھائی تھے بڑے استاد اس
فن مین جب انکو فرعون کا پیغام پہنچا تو وہ اپنے باپ کی قبر پر گئے اور پکارا جواب آیا کہ کیا کہتے ہو بیٹون نے کہا مصر کے بادشاہ نے
ہمین بلایا ہی وہان دو شخص آئے ہین انھون نے بغیر لشکر اور سلاح کے بادشاہ کو عاجز کر دیا ہی عصا کو ہاتھ سے ڈال دیتے ہین
اژدہا بنجاتا ہی جو سامھنے آتا ہی کھا لیتا ہی انکے مقابلہ کے واسطے ہمین طلب کیا ہی قبر سے آواز ہوئی کہ مصر مین تم پہنچکر معلوم
کیجو کہ جب وہ سوتے ہین تب بھی عصا اژدہا بنا رہتا ہی یا نہین اگر رہتا ہی تو وہ جادو نہین ہی کیونکہ ساحر کا سحر خواب مین نہین چلتا اس
سے مقابلہ مت کیجو کہ کوئی اس سے عالم مین بر نہین آئیگا القصہ وہ دونو بھائی اپنے شاگردونکو لیکر بارہ ہزار آدمیون سے بعضون
نے کہا ہی ستر ہزار آدمی لیکر مصر کو آئے اور بارگاہ فرعون مین جمع ہوئے وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ اور آئے جادوگر فرعون کے پاس
بعد طلب اسکے اور جب فرعون نے انکو دیکھا قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ کُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ کہا انھون نے تحقیق واسطے ہمارے
کچھہ بدلا ہی اگر ہووین ہم غالب موسیٰ پر قَالَ نَعَمْ وَاِنَّکُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ کہا فرعون نے ہان ہی بدلا اور تحقیق تم البتہ مقربون سے ہوگے
جب چاہوگے میرے پاس چلے آوگے لکھا ہی کہ سرداران سب جادوگرون کے چار تھے دو وہ دونو بھائی تھے جو باپ کی قبر سے
رخصت ہوکے آئے تھے ایک کا نام سابور تھا دوسریکا عادور اور دو حطحطا اور مصفی تھے اور لباب مین ہی کہ ان چارونکا
بھی ایک مہتر تھا سمعون اسکا نام تھا جب مصر مین آئے تو سابور اور عادور نے موسیٰ علیہ السلام کا احوال دریافت کیا کہ جب
یہہ سوتے مین تو عصا انکا اژدہا ہوکر چوکی دیتا ہی دونو کے دلمین دغدغہ پیدا ہوا لیکن اس خوف کو ظاہر نہ کیا یہان تک
کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو بلایا کہ جادوگرون سے مقابلہ کرین رسیان اور سونٹے لیکر ستر ہزار جادوگر ایکطرف صف
باندھکر کھڑے ہوئے اور ایکطرف حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور فرعون تخت پر خوش بیٹھا اور تمام مصر کے لوگ تماشے
کو آئے قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّآ اَنْ نَّکُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ کہا جادوگرون نے ای موسیٰ یا تو ڈال لے عصا اپنے
کو اور یا ہووینگے ہم ڈالنے والے رسیان اور سونٹے اپنے قَالَ اَلْقُوْا کہا موسیٰ علیہ السلام نے کرم سے کہ خلق انبیا ہی تمھین
ڈالو فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْیُنَ النَّاسِ پس جب ڈالا ان جادوگرون نے جادو کر دیا آنکھون پر لوگونکے کہ حقیقت مین کچھہ نتھا اور نظر آگیا
وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ اور ڈرادیا لوگون کو اور لائے جادو بڑا لکھا ہی کہ رسیان بڑی بڑی بٹ کر کالا رنگ لگا کر اور لاٹھیان
لمبی لمبی درمیان سے خالی کر کر پارہ انہین بھر کر ڈال دی تھین گرمی آفتاب کی جو انکو پہنچی سانپون کیطرح بل کھانے لگین اور تفسیر
عین المعانی مین ہی کہ زمین تلے سے خالی کر آگ بھر دی تھی جب گرمی آگ کی نیچے سے اور حرارت آفتاب کی اوپر سے لگی وہ ہلنے
لگین لوگونکو معلوم ہوا کہ سب میدان سانپون سے بھرا ہی وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَلْقِ عَصَاکَ اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے

Marfat.com

یہہ کہ ڈال دے عصا اپنا پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈال دیا اژدہا بن گیا منہہ کھولے فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ پس ناگہان وہ نگل جاتا
تھا جو کچھہ کہ باندھہ لیتے تھے اور فریب کرتے تھے اور وہ چالیس خروار رسیان اور لاٹھیان تھین سب کو عصا نے نگل گیا پھر نظارے والون
کیطرف منہہ کیا سب بھاگ گئے بہت لوگ انبوہ مین ہلاک ہوگئے پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا ہاتھہ مین اٹھا لیا حق تعالیٰ نے باطل کو نیست
کردیا فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ پس ثابت ہوا حق موسیٰ علیہ السلام کا اور زائل ہوا جو کچھہ کہ تھے کرتے جادوگر جادو سے پھر
آپسمین ساحرون نے کہا کہ اگر یہہ سحر ہوتا تو ہمارے سحر کو نگل نسکتا فَغُلِبُوا هُنَالِكَ پس مغلوب ہوگئے جادوگر اور فرعون اور قوم اسکی اس جگہہ
کہ موسیٰ علیہ السلام غالب ہوے وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ اور پھر گئے اس مقام سے ذلیل اور ناامید وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ اور ڈالے گئے
جادوگر سجدہ مین اللہ کے قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ کہا انھون نے ایمان لائے ہم ساتھہ پروردگار عالمون کے فرعون نے کہا کہ مجھے
پروردگار کہتے ہو انھون نے کہا تو کون ہی رب العالمین کو کہتے ہین رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ کہ پروردگار موسیٰ اور ہارون کا ہی قَالَ
فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ کہا فرعون نے جادوگرونکو ایمان لائے تم ساتھہ موسیٰ کے پہلے اس سے کہ حکم کرون مین تم کو
إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ تحقیق یہہ عمل کچھہ مکر ہی کہ مکر کیا تمنے وہ مکر بیچ شہر مصر کے پہلے آنے سے وعدہ گاہ مین یعنے
تمنے موسیٰ سے کچھہ خفیہ سازش کرلی ہی لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا تو نکال دو اس شہر مصر سے لوگون اسکے کو کہ قبطی ہین اور یہہ ملک
تمکو اور بنی اسرائیل کو مل جاوے فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پس البتہ جانوگے تم نتیجہ اس قضیہ کا کہ تمنے ترتیب دیا ہی یہہ انکو مجمل ڈرایا پھر تفصیل کی
اور کہا لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ البتہ کاٹونگا مین ہاتھہ تمھارے اور پانو تمھارے مخالف
طرف سے پھر سولی پر دونگا تم سبکو کہ تم فضیحت ہو اور اورونکو عبرت ہو قَالُوا کہا جادوگرون نے کہ مرنے سے ہمین کیا ڈراتا ہی تو ہم
تو آپ مشتاق ہین موت کے کہ بسبب مرگ کے إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ تحقیق ہم طرف پروردگار ہمارے کے پھر جانیوالے ہین بیت
کیونکہ نہ چاہین موت کو موت مین تو وصال ہی ❊ عشق کا رفتا ہی مرتبہ کمال ہی ❊ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا
اور نہین عیب پکڑتا تو اے فرعون ہم سے مگر یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھہ نشانیون قدرت پروردگار اپنے کے جب آئین ہمارے پاس
موسیٰ کے ہاتھہ پھر فرعون سے منہہ پھیر کر انھون نے اللہ کیطرف متوجہ ہو کر کہا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ اے پروردگار
ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر کہ اس بلا مین فریاد نکرین ہم اور مار ہمکو مسلمان ثابت ایمان پر وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ
مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ اور کہا سردارون نے قوم فرعون کے سے کیا چھوڑ دیتا ہی تو موسیٰ کو
اور قوم اسکی کو تو کہ فساد کرین بیچ زمین مصر کے اور چھوڑ دین پرستش تیری کو اور معبودون تیرے کو لکھا ہی کہ فرعون لوگونکو اپنی عبادت
کا حکم کرتا تھا اور آپ ستارونکو پوجتا تھا اور اصح یہہ ہی کہ اپنے صورت کے بت تراش کر لوگون کو دیتا تھا کہ انکو پوجو تو قرب میرا پاؤ یہی
سبب انا ربکم الاعلیٰ کہتا تھا کہ یہہ چھوٹے خدا ہین مین بڑا ہون القصہ اسکے امیرون نے کہا کہ موسیٰ کو اور قوم اسکی کو مار ڈالو فرعون
نے سمجھکر کہ انکے قتل کی مجھے قدرت نہین قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ کہا البتہ قتل کرینگے ہم بیٹونکے کو جیسے پہلے مارتے تھے تو نسل
انکی منقطع ہوجاوے وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ اور زندہ رکھینگے ہم بیٹیون انکی کو تو کہ خدمت ہماری کرین وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ اور تحقیق
ہم اوپر انکے غالب ہین اور یہہ مغلوب حکم کے ہین ہمارے بنی اسرائیل نے جو یہہ ڈراوا سنا غمزدہ ہوکر بطریق استغاثہ منہہ طرف
موسیٰ کے کیا قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے مدد چاہو اللہ سے اور صبر کرو

Marfat.com

جو تم پر کرین اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِهٖ تحقیق زمین واسطے اللہ کے ہی وارث اسکا کرتا ہی جسکو چاہے بندون
اپنے سے اس کلام مین وعدہ ہی ہلاک ہونیکا قبطیون کے اور بنی اسرائیل کے تصرف مین اس ولایت کے آنیکا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ
اور عاقبت نیک یا فتح یا بہشت واسطے متقیون کے ہی بنی اسرائیل نے اس اشارت پر بشارت کو نہ سمجھا یہہ شکایت شروع کی قَالُوْۤا
اُوْذِیْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا کہا انھون نے ایذا دیئے گئے ہم قبطیون کے ہاتھ سے پہلے اس سے کہ آوے تو
ہمارے پاس مین سے کہ آدھے دن اپنی خدمت مین رکھتے تھے ہمکو اور آدھے دن آزاد کرتے تھے اور پیچھے اس سے کہ آیا تو ہمارے
پاس کہ تمام دن اپنے ہی کام مین رکھتے تھے یا پہلے ایذا یہہ تھی کہ قتل ابنا کرتے تھے اور پھر اسی پر تیار ہین قَالَ عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّهْلِكَ
عَدُوَّكُمْ کہا موسیٰ نے شتاب ہی پروردگار تمھارا یہہ کہ ہلاک کرے دشمن تمھارے کو کہ فرعون اور قوم اسکی ہی وَیَسْتَخْلِفَكُمْ فِی
الْاَرْضِ اور خلیفہ کرے تمکو بعد ہلاک انکے کے بیچ زمین مصر کے یا ارض مقدسہ کے فَیَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ پس دیکھے کیونکر عمل کرتے ہو تم
کفر کرتے ہو یا شکر طاعت کرتے ہو یا معصیت جو کروگے اسکی جزا پاؤگے حق تعالیٰ بعد وعدے ہلاک دشمنون کے مقدمات انکے بیان
فرماتا ہی وَلَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ اور تحقیق پکڑا ہمنے قوم فرعون کو ساتھ
قحط کے اور کمی میوونکے سے تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور کفر سے پھرین وہ نہ پھرے فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ پس
جب آئی انکو نیکی کہ فراخی اور ارزانی ہوئی کہا واسطے ہمارے ہی یہہ کہ ہم اسکے مستحق مین وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰی وَمَنْ
مَّعَهٗ اور اگر پہنچتی انکو برائی کہ بلا اور گرانی آتی فال بد پکڑتے ساتھ موسیٰ کے اور جو ساتھ اسکے تھے مومنون سے اور کہتے کہ یہہ رنج اور
مصیبت انکی شامت سے ہم پر آئی اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓىِٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ خبردار ہو سوا اسکے نہین کہ سبب نیکی اور
برائی انکی کا نزدیک اللہ کے تھا کہ اعمال بد انکے کرام کاتبین نے لکھکر بارگاہ مقدس کبریا مین پہنچائے تھے انکی شامت سے وہ اندوہ
انپر آئی تھی اور لیکن اکثر انکے نے نہ جانا کہ یہہ رنج ہماری شامت اعمال نے ہمکو دکھائے وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا
بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ اور کہا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو جو کچھ لاویگا تو ہمارے پاس کسو نشانیون سے کہ تیرے زعم مین
وہ معجزہ تیرا ہوگا مثل قحط اور مرض اور بلا کے تو کہ جادو کرے ہمکو ساتھ اسکے پس نہین ہم واسطے تیرے ماننے والے جب قبطیون
نے انکار حد سے زیادہ کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ پس بھیجا ہمنے اوپر انکے طوفان اور وہ یہہ ہی کہ طواف کرے مکانونکا
اور ان سب کو گھیرے جیسے مینہ اور سیل وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ اور بھیجین ہمنے ٹڈیان اور چچڑیان
یا جوئین یا گھن اور مینڈک اور لہو دراجمال کہ نشانیان قدرت ہماری تھین جدی جدی مہینے مہینے کے فاصلہ سے ہر ایک نشانی
آتی تھی اور سات دن ہر ایک رہتی تھی فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ پس تکبر کیا انھون نے ہمارے حکم ماننے سے اور تھے
قوم گنہگار کفر مین گرفتار کہ باوجود ایسی نشانیان ظاہر دیکھکر ایمان نہ لائے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَی ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا
عَهِدَ عِنْدَكَ اور جب اترا اوپر انکے عذاب کہ مذکور ہوا کہنے عجز سے ای موسیٰ دعا کر واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے ساتھ
اس چیز کے جو قرار کیا ہی نزدیک تیرے یعنے خدا نے وعدہ کیا ہی کہ جب دعا کریگا تو قبول کرونگا لَىِٕنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ
لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اگر کھول دیویگا اور دور کریگا ہم سے عذاب البتہ ایمان لاوینگے ہم واسطے تیرے
اور بھیج دیوینگے ہم ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو کہ جہان چاہے تو لیجاوے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَاۤ

Marfat.com

يَنْكُثُوْنَ پس جب کھول دیتے اور دفع کرتے ہم اُن سے عذاب ایک مدت تک کہ وہ پہنچنے والے تھے اسکو ناگہان وہ توڑ ڈالتے تھے عہد کو لکھا ہی کہ مصر مین سات
دن رات مینہہ برسا اور اندھیر اگھٹا کا چھایا رہا اور قبطیون کے گھر مین پانی بھر گیا مرد و زن کھڑے رہے لڑکون کو بلندی پر بٹھایا
جو قبطی گھر مین بیٹھا تھا ڈوبتا تھا اور بنی اسرائیل کے مکان بھی آس پاس انکے تھے انہین ایک بوند نہ پڑی قبطیون نے بتنگ آکر فرعون
سے کہا اُس سے کچھ علاج نہو سکا تو نا امید ہو کر حضرت موسیٰ کیطرف رجوع کی کہ اپنے خدا سے دعا کرو کہ یہہ عذاب دفع ہو تو ہم ایمان
لاتے ہین حضرت موسیٰ نے دعا کی وہ مینہہ موقوف ہوا پانی نکل گیا کھیتیان کھل گئین اور اسقدر اناج ہوا کہ کبھی نہ دیکھا تھا پھر کفران
نعمت کیا اور ایمان نہ لائے حق تعالی نے ٹڈیان اُتارین اکثر کھیتیان انکی کھا گئین پھر موسیٰ علیہ السلام سے التجا کی اور قسم کھائی
کہ اگر یہہ بلا دفع ہووے تو تمھارے خدا پر ایمان لائین ہم حضرت موسیٰ صحرا کو گئے اور عصا سے اشارہ کیا مشرق اور مغرب کی طرف سب
ٹڈیان ان دو سمتون کو اوڑ گئین انھون نے دیکھا کہ کچھ اناج کھیتون مین باقی رہا ہی کہا کفایت کرتا ہی اور تصدیق نہ کی حق تعالی
نے قملین بھیجین جو باقی رہا تھا اناج وہ کھا گئین پھر اُنھون نے طرف موسیٰ علیہ السلام کے رجوع کی اور عاجزی کرنے لگے حضرت
موسیٰ نے بشرط ایمان لانے اُنکے کے دعا کی وہ عذاب بھی دور ہوا پھر کہنے لگے ای موسیٰ ہمین متحقق ہو گیا کہ تو فن سحر مین اُستاد
ہی پھر حق تعالی نے مینڈکین پیدا کین کہ اُنکے کپڑون مین اور کھانون مین گرتی تھین اُنسے عاجز آکر موسیٰ علیہ السلام سے پھر التجا
کی اور ایمان لانا قبول کیا حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ بھی دفع ہوئین تو پھر اپنے قول سے پھر گئے حق تعالی نے آب نیل کو اُنکے
حق مین خون کر دیا کہ جب قبطی پانی لیتا تھا لہو ہو جاتا تھا اور جب سبطی لیتا تھا آب صاف ہوتا تھا پھر حضرت موسیٰ سے آکر عہد کیا
اور دعا چاہی جب وہ بلا بھی دور ہوئی عہد شکنی کی اور متابعت موسیٰ علیہ السلام سے پھر گئے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ
پس بدلا لیا ہمنے اُن سے پس ڈبو دیا ہمنے انکو بیچ دریائے قلزم کے کہ مصر سے طرف شام کے جانب مغرب کے ہی بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ بسبب اسکے کہ وہ جھٹلاتے تھے نشانیون قدرت ہماری کو اور تھے وہ اُن سے غافل وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ
الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ اور وارث کیا ہمنے اس قوم کو کہ تھے ناتوان یعنے بنی اسرائیل کہ قبطیون کے ہاتھ سے عاجز آئے تھے بعد ہلاک
فرعونیون کے وارث کیا ہمنے انکو مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا طرف مشرقون زمین شام کے اور جہات مغربون
اسکی کا وہ زمین جو برکت رکھی ہمنے بیچ اُسکے ارزانی غلات سے اور کثرت محصولات سے یا بسبب اقدام انبیا کرام علی نبینا وعلیہم السلام
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور تمام ہوئے وعدے پروردگار تیرے کے وعدے نیک اوپر بنی اسرائیل کے کہ وہ فتح دشمنون پر تھی
اور تصرف انکے ملک پر بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ صبر کیا تھا انھون نے اوپر شدت اور محنت کے وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ
وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ اور خراب کیا ہمنے جو کچھ کہ تھے بناتے فرعون اور قوم اسکی بنیادون سے اور جو کچھ تھے چڑھاتے اور
بلند کرتے عمارتون سے وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ اور پار اُتار دیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے
سلامت پس آئے اوپر ایک قوم کے کہ بیٹھے رہتے تھے اوپر بتون اپنے کے جب بنی اسرائیل نے مجاور ونکو اس بتکدے کے دیکھا
قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ کہنے لگے ای موسیٰ بنا دے واسطے ہمارے معبود جیسے واسطے اُنکے معبود ہین قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ کہا موسیٰ نے تحقیق تم ایک قوم ہو جاہل کہ اللہ کے سوا اور کی عبادت جائز جانتے ہو اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ
مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تحقیق یہہ لوگ بت پرست باطل مین جو دین کہ وہ بیچ اُسکے ہین اللہ ہلاک کر دیگا اُنکے دین کو اور اُنکے بت ہم توڑینگے اور

الربع

Marfat.com

باطل ہی جو کچھ کر ہین یہہ کرتے عبادت بتون کی قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ کہا موسیٰ نے کیا سوا خدا کے چاہون
مین واسطے تمہارے معبود اور حال آنکہ اُسنے بزرگی دی تمکو اوپر عالمون زمانے تمہارے کے اور طرح طرح کی نعمتون سے مخصوص فرمایا
وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور یاد کرو جب نجات
دی ہمنے تمکو لوگون فرعون کے سے کہ پہنچاتے تھے تمکو بُرا عذاب مار ڈالتے تھے بیٹون تمہارے کو واسطے انقطاع نسل تمہاری کے
اور جیتا چھوڑ دیتے تھے بیٹیون تمہاری کو واسطے خدمت گاری کے وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور بیچ اُسکے آزمایش
بھی پروردگار تمہارے کی طرف سے بڑی لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے وعدہ کیا تھا بنی اسرائیل کو کہ بعد ہلاک ہونے
فرعون کے کتاب اللہ کیطرف سے تمہارے پاس لاؤنگا جو تمھین چاہیے وہ اسمین سب لکھا ہوگا جب فرعون غرق ہوا اور
بنی اسرائیل دریا سے سلامت اُتر آئے وہ کتاب مانگی موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے عرض کی حکم ہوا کہ تیس دن تک ہر روز
روزہ رکھو پھر طور پر آؤ وہان کلام ہوگا موسیٰ علیہ السلام نے تیس روزے رکھے اور اکتیسوین دن طور پر گئے اور انھون نے مکروہ
سمجھا کہ کلام اللہ تعالیٰ سے ہو اور منہہ سے بوئے روزہ آوے مسواک کی فرشتون نے کہا بوئے مشک تمہارے دہن سے
آتی تھی مسواک کرکے تمنے دور کی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکا جرمانہ یہہ ہی کہ دس روزے اور رکھو چنانچہ فرماتا ہی وَوٰعَدْنَا
مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً اور وعدہ دیا تھا ہمنے موسیٰ کو کتاب دینے کا تیس رات کا ذی قعدہ مہینے کے سمجھ لیجیے کہ حساب عرب مین
رویت ہلال پر ہی اور چاند رات کو نظر آتا ہی اسواسطے راتکو حساب فرمایا کہ دن اسمین داخل ہی وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ اور تمام کیا
ہمنے اُس تیس کو ساتھ دس دن ذی الحجہ کے فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً پس پورا ہوا وعدہ پروردگار اُسکا چالیس رات دن مین
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے
ہارون کے کہ مین کتاب لینے کو طور سینا پر جاتا ہون خلیفہ ہو تو میرا بیچ قوم میری کے اور سنوار یو تو کام کو اور مت پیروی کیجیو راہ مفسدون
کی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ اور جب آیا موسیٰ واسطے وعدے ہمارے کے اور کلام کیا اُس سے پروردگار اُسکے نے
بیواسطہ تبیان مین ہی کہ جب حق تعالیٰ نے چاہا کہ موسیٰ سے کلام کرے سات فرسنگ گرد اگرد کوہ طور کے ظلمت چھا گئی موسیٰ نے قدم ظلمت مین
رکھا شیطان اُنکے کو اوس سے بھگا دیا کرام کاتبین کو اُنسے جدا کر دیا آسمان نظر آنے لگا فرشتون کو ہوا پر کھڑے دیکھا عرش عظیم ظاہر
ہو گیا پھر حق تعالیٰ نے اُنسے کلام کیا ینابیع مین ہی کہ چوبیس ہزار کلمے سنائے اور ایک روایت مین سات لاکھ اور اصح یہہ ہی کہ
چورانوے ہزار کلمے سُنائے اور کشاف مین ہی کہ حق تعالیٰ نے چہل شبانہ روز موسیٰ سے کلام کیا موسیٰ نے جو باتین اللہ کی سُنین
بادہ محبت سے مست ہوگئے دنیا مین ہونا اپنا بھول گئے سمجھے کہ بہشت مین ہون اور بہشت مقام دیدار ہی قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ
اَنْظُرْ اِلَيْكَ کہا پروردگار میرے دکھا دے تو مجھکو دیدار اپنا تو کہ اِس جسم کے آنکھون سے نظر کرون مین طرف تیرے قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ
فرمایا حق تعالیٰ نے ہرگز نہ دیکھ سکیگا تو مجھکو دنیا مین کیونکہ حکم ازلی یون ہی کہ جو بشر دنیا مین میری طرف نظر کریگا مر جاویگا مدارک
مین ہی کہ چشم فانی سے مجھے نہ دیکھ سکیگا بلکہ جمال باقی دیدہ باقی سے دیکھنا چاہیے اور وہ جنت مین ہوگا سمجھ لیجیے کہ موسیٰ علیہ
السلام کی طلب رویت دلیل جواز رویت ہی کہ کیونکہ اگر رویت محال ہوتی موسیٰ طلب نکرتے کہ طلب محال انبیا سے روا نہین
کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ مقام موسیٰ علیہ السلام کا وقت خطاب لَنْ تَرٰىنِيْ کے عالی تر تھا اُس دم سے کہ اَرِنِيْ کہا تھا کیونکہ

Marfat.com

اَرِنِیْ کے وقت قید مراد اپنے مین بھے اور لَنْ تَرٰىنِیْ کے وقت صرف مراد حق مین **بیت** مراد یار اہی رافت مراد اپنے سے
برتر ہے :: خذ فدہی خواہش اپنی خواہش دلدار گوہر ہے :: سمجھہ لیجئے کہ زخم لن ترانی لگا کر مرحم رحمت دیا کہ بسبب ضعف بشریت
کے طاقت دیدار نہ رکھیگا تو اسواسطے لن ترانی کہا وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ اور لیکن نظر کر
طرف کوہ زبیر کے کہ ولایت مدین کی سب پہاڑون سے بڑا ہے اور قوت تحمل کی اسکو زیادہ ہے پس اگر قائم رہے جگہہ اپنی پر وقت
تجلی میری کے کہ اسپر ہو پس البتہ دیکھہ سکیگا تو مجھکو اور جو اس پہاڑ کو طاقت دیدار پر نہو تو تو بھی اِس تمنا سے دنیا مین ہاتھہ اٹھا فَلَمَّا
تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا پس جب تجلی کی پروردگار موسٰی کے نے یعنے ظاہر کیا نور اپنا یا نور عرش کا
سوئی ناکے برابر واسطے پہاڑ کے بعد اسکے کہ حیات اور علم اور رویت اسمین پیدا کر دے تو کہ نور حق کو دیکھا کیا اللہ نے اسکو ریزہ
ریزہ اور گر پڑے موسٰی بیہوش اِس دہشت سے کہ کوہ کو پارہ پارہ دیکھا عشیۂ پنجشنبہ روز عرفہ سے تا عشیۂ روز جمعہ بیہوش پڑے
رہے عین المعانی مین سہل ساعدی سے نقل کیا ہے کہ حق تعالی نے نور اپنا ستر ہزار پردونمین سے مقدار درہم کے ظاہر کیا اسوقت
جو روے زمین پر دیوانہ تھا ہشیار ہو گیا اور جو بیمار تھا شفا پائی تمام زمین سرسبز ہو گئی آب شور شیرین ہو گیا تمام اصنام زمین پر گر پڑے
آگ آتش پرست مجوس کی بجھہ گئی تبیان مین ہے کہ پہاڑ باوجود اس عظمت کے پارہ پارہ ہو گیا اور چھہ پہاڑ اس سے جدا ہوئے تین
پہاڑ اُحُد اور ورقان اور رضوی مدینہ مین آ پڑے اور تین پہاڑ ثور اور ثبیر اور حرا مکے مین آ رہے فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ پس
جب ہوش مین آیا موسٰی کہا پاکی ہے تجھکو اس سے کہ دنیا مین تجھے دیکھین تُبْتُ اِلَیْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ توبہ کی مین نے طرف
تیرے اس سوال سے کہ بغیر اذن تیرے کرون اور مین اول ایمان لانیوالونکا ہون ساتھہ عظمت اور جلال تیرے کے یا اسبات پر کہ دنیا مین کسیکو طاقت
دیدار تیرے کی نہین **بیت** بھلا کسطرح ممکن ہو بشر کو اسکا نظارا :: درون پردہ جسکے نور سے ہو کوہ صد پارا :: سمجھہ لیجئے کہ تحمل رویت
حق دار دنیا مین بدیدۂ سر طاقت بشری سے باہر ہے لیکن واقع ہونے تجلی اخص خواص کے دلپر ہے سبحان اللہ عجب اسرار ہے کہ کوہ باآن
عظمت محروم دیدار ہے اور دل انسان کامل بحکم ولکن ینظر الی قلوبکم مورد انظار گردگار ہے اور نکتہ اسمین یہہ ہے کہ کوہ پر نظر ہیبت
فرمائی اور دلپر نظر رحمت لہذا وہ ویران ہوا یہہ آباد اور وہ غمگین اور یہہ شاد **نظم** آسمان و جبل کی کیا طاقت کہ اٹھاوے یہہ بار ا
رفت :: دل انسان مین ہے یہہ استعداد کہ باین موہبت ہوا ہے شاد :: پس حق تعالی نے واسطے تسلی دل موسٰی کے اور دفع غم کے کہ نایافت
مقصود سے ہوا تھا قَالَ یٰمُوْسٰۤى اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ فرمایا اے موسی تحقیق مین نے برگزیدہ کیا
تجھکو اوپر بنی اسرائیل کے یا سب لوگون کے کہ زمانے مین تیرے موجود ہین ساتھہ پیغامون اپنے کے کہ خلق کو پہنچا دے اور ساتھہ
کلام اپنے کے کہ بیواسطے تجھہ سے باتین کین فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ پس پکڑ جو کچھہ دیا ہمنے تجھکو امر اور نہی سے اور
اسپر عمل کر اور ہو شکر کرنیوالون سے اوپر نعمت اس عطا کے وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ اور لکھا ہمنے یعنے قلم کو حکم کیا اسنے لکھا یا جبرئیل نے
قلم ذکر اور سیاہی نور سے لکھا واسطے موسی علیہ السلام کے بیچ تختون کے کہ سات یا نو یا دس تھے اور زاد المسیر مین ہے کہ بارہ تختے
تھے یہہ موافق قول اہل کتاب کے ہے اور طول ہر لوح کا بارہ یا دس گز کا تھا اور وہ تختے یاقوت سرخ کے یا سدرۂ بہشت کے یا زمرد
سبز کے تھے اور انپر لکھا تھا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ہر چیز سے کہ دین مین احتیاج پڑے نصیحت اور تفصیل
ہر چیز کی امر اور نہی سے فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا پس کہا مین نے موسی کو پکڑ ان تختونکو ساتھہ قوت کے اور

Marfat.com

حکم کر قوم اپنی کو کہ عمل کرین ساتھ بہتر اُسکے احسن بمعنی حسن ہی کہ الواح مین جو لکھا تھا سب حسن تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ احسن عزایم ہین
اور حسن رخصتین یعنے عزیمت پر عمل کرین نہ رخصت پر زاد المسیر مین ہی کہ احسن جمع کرنا ہی درمیان فرض اور نفل کے سَاُورِیکُم
دَارَ الْفٰسِقِیْنَ شتاب دکھاؤنگا مین تم کو ای بنی اسرائیل گھر فاسقونکا کہ دوزخ ہی یا تمھین ولایت شام مین لیجا کر گھر پچھلے لوگون
کے کہ دائرہ فرمان سے باہر نکلے تھے دکھاؤنگا یا مکانات فرعون اور قبطیون کے مصر مین دکھاؤنگا کہ خراب اور ویران پڑے
ہین خالی مالکون سے تو کہ تم عبرت پکڑو **نظم** چشم عبرت سے دیکھ ای رفیق ؛ ہی حیات جہان حباب مثال ؛ کہان فرعون اور کہان
شداد ؛ کہان اُنکے وہ دعوہائے کمال ؛ نہ وہ حشمت ہی اور نہ شوکت ہی ؛ نہ وہ ہی جاہ اور نہ وہ جلال ؛ ہوگئے خاک
سر سے پاؤن تک ؛ کچھ نشان بھی نہین ہی الکلجال ؛ مرگئے چھوڑ کر تمام اپنے ؛ قصر و بستان و ملک و مال و منال ؛ پس جی اب
سے ہوکے دلکو لگا ؛ اس سے جسکو فنا دنی ہی نعالیا خالق و باسط و کریم ہی وہ ؛ دافع کرب و مالک و مقال سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ
الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ البتہ پھیر دونگا مین قبول کرنے آیتون اپنی سے کہ قرآن ہی اُن لوگونکو کہ تکبر کرتے ہین
بیچ زمین کے سواحق کے یعنے مہر لگا دونگا اُنکے دلون پر تو کہ سخن حق نہ سمجھین ذوالنون مصری رح سے منقول ہی کہ خدا نہین چاہتا ہی
کہ مدعیان باطل حکمت اور اسرار قرآنی دریافت کرین لہذا قابلیت قبول اُنکے دلون سے سلب کرلی وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَۃٍ لَّا یُؤْمِنُوْا
بِھَا اور اگر دیکھین یہہ متکبر سب نشانیان صدق نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایمان لاوین ساتھ اُسکے عناد کے سبب وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ
لَا یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا اور اگر دیکھین راہ بھلائی کی نہ پکڑین اُسکو راہ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا اور اگر دیکھین راہ گمراہی کی پکڑین اُسکو راہ اور پیروی
کرین اُسکی ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا عَنْھَا غٰفِلِیْنَ یہہ پھیرنا لوگونکا فہم آیات سے اُنکے سبب اسکے ہی کہ اُنھون نے جھٹلایا آیتون ہماریکو اور تھے
اُنسے غافل کہا ہی کہ مراد غفلت سے عناد اور اعراض ہی نہ غفلت سہو اور جہل یعنے جانتے تھے اور تصدیق نہین کرتے تھے
وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَۃِ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ اور جنھون نے جھٹلایا آیتون ہماری کو کہ قرآن ہی یا نشانیون قدرت
ہماریکو اور ملاقات آخرت کی کو ناپید ہوئے عمل اُنکے کہ اس جہان مین کئے ھَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ نہ جزا دئے جاوینگے
مگر جو کچھ کہ تھے دنیا مین کرتے وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِہٖ مِنْ حُلِیِّھِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّہٗ خُوَارٌ اور پکڑا قوم موسیٰ نے یعنے بنایا
سامری اور پیرو اُسکے نے پیچھے جانے موسیٰ کے طور پر گہنے اُنکے سے کہ قبطیون کی لوٹ مین ہاتھ لگا تھا بچھڑا گائے کا کہ بدن بے روح
تھا واسطے اُسکے آواز تھی گائی کی سے لکھا ہی کہ بنی اسرائیل مصر سے نکلے اسواسطے کہ قوم فرعون کو خبر نہو بہانہ عروسی کا کیا اور بعضے
فرعونیون سے جو آشنا تھے اُنسے زیور عاریت مانگ لیا بعد عبور دریا کے اور غرق فرعون کے اور قبطیون کے وہ گہنا اُنکے پاس رہ
گیا جب موسیٰ علیہ السلام طور کو گئے سامری نے ہارون علیہ السلام پاس آکر کہا کہ وہ گہنا جو بنی اسرائیل پاس ہی اُسے خرید فروخت
کرتے ہین اور تصرف اسمین حرام ہی کیونکہ اُسوقت مال غنائم حلال نتھا مومنون پر ہارون علیہ السلام نے کہا کہ سب وہ مال جمع کرین
اور سامری کے سپرد کیا کہ امانت رکھے سامری زرگری جانتا تھا سونا چاندی اُسکا گلا کر ایک گوسالہ کی شکل ڈھالا اور اسمین حکمت کی
کی کہ آواز گائی کی سی نکلنے لگی لکھا ہی کہ سامری نے وقت غرق ہونے فرعون کے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا گھوڑے پر سوار اُنکے
گھوڑے کے سم کے نیچے کی خاک اُٹھالی تھی وہ اُس گوسالہ کے دہن مین ڈال دی اللہ تعالیٰ نے اسکو زندہ کردیا آواز کرنے لگا ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ جو آواز گوسالے کی بنی اسرائیل نے سُنی سجدے مین گر پڑے اَلَمْ یَرَوْا اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُھُمْ وَلَا یَھْدِیْھِمْ

Marfat.com

سَبِیْلًا گیا نہ دیکھا انھون نے کہ وہ گوسالہ نہ بولتا ہے اُنسے اور نہ دکھاتا ہے انکو راہ اِتَّخَذُوْہُ وَکَانُوْا ظٰلِمِیْنَ پکڑ لیا اسکو ساتھ خدا کے
اور تھے وہ ظالم کہ وضع عبادت بغیر موضع کی وَلَمَّا سُقِطَ فِیْٓ اَیْدِیْہِمْ وَرَاَوْا اَنَّہُمْ قَدْ ضَلُّوْا اور جب ڈالی گئی پشیمانی بیچ ہاتھون انکے
کے یعنے پائی پشیمانی جیسے کوئی کچھ چیز ہاتھ مین پالے اور یہہ لفظ عرب مین کنایت ہے پشیمانی سے حاصل یہہ ہے کہ جب پشیمان ہوے عبادت
گوسالہ سے اور دیکھا انھون نے یہہ کہ وہ تحقیق گمراہ ہوے قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ کہا انھون نے
ندامت سے اگر نہین رحم کریگا ہمکو پروردگار ہمارا ساتھ قبول توبہ کے اور بخشیگا ہمکو البتہ ہوجاوینگے ہم ٹوٹا پانیوالون سے وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤی
اِلٰی قَوْمِہٖ غَضْبَانَ اَسِفًا اور جب پھر آیا موسی طور سے طرف قوم اپنی کے غصے سے پچھتاتا ہوا لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے موسی کو طور پر
خبر کردی تھی قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْ بَعْدِیْ کہا موسی نے بُری ہے جو کچھ جانشینی کی تمنے میرے پیچھے میری اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّکُمْ کیا
شتابی کی تمنے حکم پروردگار اپنے سے اور عبادت گوسالے کی کرنے لگے اتنا صبر نکیا کہ مین آؤن اور حکم خدا تمکو پہنچاؤن وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ اور
ڈال دیے موسی علیہ السلام نے تختے جنپر توریت لکھی تھی اور یہہ غصہ بھی اللہ ہی واسطے کیا ینابیع مین لکھا ہے کہ الواح پھینکے نہین رکھ
دیے ہاتھ سے اور جمہور کہتے ہین کہ تختی پھینک دی اور ٹوٹ گئی چھ حصے اور جو انمین مکتوب تھا آسمان پر لے گئے اور ایک حصہ ساتوان
رہ گیا کہ ہدایت اور رحمت تھی پس حضرت موسی علیہ السلام نے غصے سے تختی ڈال دی وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْہِ یَجُرُّہٗۤ اِلَیْہِ اور پکڑا سر بھائی
اپنے کا کہ ہارون علیہ السلام تھے کھینچتا تھا اسکو طرف اپنے غصے سے نہ اہانت سے کیونکہ گمان موسی علیہ السلام کا یہہ تھا کہ ہارون
علیہ السلام نے گوسالہ پرستی سے قوم کو منع نہین کیا قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ کہا ہارون نے اے
بیٹے مان میری کے اگرچہ سگے بھائی ایک مان باپ کے تھے لیکن واسطے نرم کرنے دل موسی علیہ السلام کے مان کو یاد کیا اور کہا کہ مین نے
تقصیر نہین کی تحقیق قوم نے ناتوان سمجھا مجھکو اور نزدیک تھے کہ مار ڈالتے مجھکو میرے بہت منع کرنے کے سبب سے فَلَا تُشْمِتْ بِیَ
الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ پس نہ خوش کر ساتھ میرے دشمنونکو کہ اہانت میری سے انکی مراد حاصل ہو اور مت کر مجھکو
ساتھ قوم ظالمون کے یعنے مجھے گوسالہ پرستونمین مت شمار کر قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ کہا موسی علیہ السلام نے
ہارون کی یہہ باتین سنکر اے پروردگار میرے بخش مجھکو اس عمل مین کہ بڑے بھائی سے بے ادبی کی یا یہہ کہ لوحین پھینک دین اور
بخش بھائی میرے کو اگر تقصیر اسنے کی ہو منع مین گوسالہ پرستی کی اور داخل کر ہمکو بیچ رحمت اپنی کے **بہشت** رکھ یہ دنیا پناہ عصمت مین ع ۱۸
اور یعنے ریاض جنت مین وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور تو بہت رحمت کرنیوالا ہے سب رحمت کرنیوالون سے **فرد** نم رحمت
ہے ظاہر جس جگہہ جس سے کہ ای رافت ویم رحمت نے اسکے کردیا سیراب ہے اسکو اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُہُمْ غَضَبٌ
مِّنْ رَّبِّہِمْ وَذِلَّۃٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا تحقیق جنھون نے کہ جہالت سے پکڑا بچھڑے کو ساتھ خدائی کے البتہ پہنچیگا انکو غصہ پروردگار
انکے سے اور ذلت بیچ زندگانی دنیا کے غصہ یہہ تھا کہ حکم فرمایا کہ ایک دوسرے کو قتل کرو اور ذلت جزیہ ہے وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ
اور جیسی سزا دی گوسالہ پرستونکو اسیطرح جزا دیتے مین ہم جھوٹھ باندھنے والون کو وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِہَا
وَاٰمَنُوْۤا اور جنھون نے عمل کیے بد صغیرہ اور کبیرہ سے یا شرک لائے پھر توبہ کی پیچھے اسکے اور ایمان لائے سمجھ لیجے کہ اگر سیئات سے
مراد گناہ مین سوا شرک کے تو آمنوا کی معنے یہہ ہین کہ تصدیق کی اسکی کہ اللہ تعالی توبہ گناہ گارونکی قبول فرماتا ہے اِنَّ رَبَّکَ
مِنْۢ بَعْدِہَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق پروردگار تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنوالا ہے گناہ انکے مہربان ہے اپنر ساتھ قبول کرنے توبہ کے

Marfat.com

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوسَى الْغَضَبُ اور جب چپکا ہوا موسیٰ سے غصہ سکون کو یہان تعبیر ساتھ سکوت کے فرمایا حاصل یہہ ہی کہ جب غصہ ہوا ٹھنڈا اَخَذَ الْأَلْوَاحَ لین باقی تختیان جو ڈال دین تھین وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ اور بیچ لکھے انکے کے ہدایت گمراہی سے تھی اور رحمت تھی یعنے پاک ہونا گناہون سے واسطے ان لوگون کے جو وہ عقاب پروردگار اپنے سے ڈرتے ہین لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے خطاب ہوا کہ بعضے سردارون کو بنی اسرائیل کے واسطے عذر کرنے عبادت گوسالہ کے طور پر لا موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے کہا قوم نے قبول کیا وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا اور چن لئے موسیٰؑ نے قوم اپنی مین سے ستر مرد واسطے وعدے ہمارے کے اور ایک قول یہہ ہی کہ ایک گروہ بنی اسرائیل نے کہا کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام نہین کیا جو تختیون پر لکھا ہی موسیٰ کا کلام ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ای موسیٰ بنی اسرائیل کے سردارونمین سے ایک جماعت کو اپنے ساتھ کوہ طور پر لا تا کہ کلام میرا سنین اور اسپر گواہ ہون حضرت موسیٰ ستر آدمی ہمراہ اپنے لیکر طور پر گئے جب وہان پر پہنچے ابر نمود ہو کر درمیان موسیٰ کے اور انکے حائل ہو گیا موسیٰ پردہ ابر مین در آئے سردار قوم سجدہ مین گرے حق تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا امر اور نہی اور وعدہ اور وعید فرمایا جب ابر کھل گیا موسیٰ نکلے اور قوم سے کہا کہ کلام الٰہی سنا انھون نے کہا سنا لیکن متکلم معلوم نہوا ہم ایمان جب لاوینگے کہ خدا کو آشکارا دیکھینگے یہہ کہتے ہی تھے کہ صاعقے نے آکر انکو جلا دیا موسیٰ علیہ السلام مضطرب ہو کر نیاز مندی کرنے لگے فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جب پکڑا اون ستر آدمیون کو صاعقہ نے اور سب کو جلا دیا یا آواز مہیب آئی سنتے ہی دہشت سے سب مرگئے یا لرزہ اندام مین انکے پڑا ایسا کہ بند بند انکا جدا ہونے لگا موسیٰ علیہ السلام ڈرے کہ یہہ مر جاوینگے تو مجھے بنی اسرائیل کہینگے کہ سرداروں ہمارے تو لیجا کر مار آیا قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ کہا موسیٰ نے ای پروردگار میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا انکو پہلے اس سے اور مجھکو بھی عین المعانی مین ہی کہ انھین ہلاک کرنا بسبب گوسالہ پرستی کے اور مجھے باعث قتل قبطی کے أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا کیا ہلاک کرتا ہی تو ہمکو بسبب اس چیز کے کہ کیا بیوقوفون نے ہم مین سے یعنے قوم ہماری مین سے کہ گوسالے کو پوجا یا رویت طلب کی إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ نہین یہہ مگر آزمایش تیری بندون سے کہ اپنی باتین سنائین تو انکو طمع رویت ہوئی اور گوسالے سے آواز نکالی تو انکو اسکے پرستش کی رغبت ہوئی سمجھنا چاہئے کہ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ کہنا کمال جرات ہی جناب کبریا مین مگر یہہ کہ گستاخی محب ترک ادب نہین بلکہ عین ادب ہی **نظم** گستاخی عاشقان نہین ترک ادب ٭ کیون جوش و خروش عشق ہی انکا سبب ٭ ارفت تھا مقام بسط موسیٰ کا نہین ٭ کب کہتے فتنتک بدرگاہ رب ٭ اور یہہ بھی اسی مقام بسط سے ہی کہ موسیٰ نے کہا تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ گمراہ کرتا ہی ساتھ اس فتنہ کے جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ توہی دوست اور مددگار ہمارا پس بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور تو بہتر بخشنے والا ہی وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ اور لکھ واسطے ہمارے بیچ اس دنیا کے نیکی کہ قبول توبہ ہی یا توفیق طاعت یا روزی حلال اور بیچ آخرت کے نیکی کہ مغفرت ہی یا جنت یا سعادت رویت إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ تحقیق ہمنے توبہ کی طرف تیرے قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ کہا اللہ نے عذاب میرا پہنچاتا ہون اسکو جسے چاہون یعنے کفار کو وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور رحمت میری نے سما لیا ہر چیز کو دنیا مین مومن اور کافر کو ساتھ جان ڈالنے اور روزی دینے کے اور یہہ بھی ظہور رحمت الٰہی ہی خلق پر کہ آپسمین ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہین یا رحمت توبہ کی ہی کہ علی العموم فائز ہی اور محققون نے کہا ہی کہ رحمت دو ہین ایک رحمت ذاتیہ ہی کہ اسے رحمت مطلقہ کہتے ہین وہ دیتا ہی بے سوال اور بے بوت

Marfat.com

استحقاق معطی لہ کے جیسے وجود مین لانا اور چشم اور گوش اور عقل وہوش عنایت فرمانا دوسری رحمت وجوبیہ ہے کہ اُسے مقیدہ بھی
کہتے مین وہ بھی نتیجہ اُسی رحمت مطلقہ کا ہے جیسے بعد وجود دینے کے استعداد استفادہ دیکا اور قابلیت استفاضہ کی عطا کرتا ہے **قطعہ**
ایک رحمت ہے تیری وہ ای خدا ؛ نیستی سے تونے ہستی کی عطا ؛ مرحمت فرمائے پھر ادراک وہوش ؛ بینی و دندان ولب اور چشم وگوش ؛
بے سوال و بے لیاقت سب دیا ؛ فضل سے تونے کیا جو کچھ کیا ؛ دوسری رحمت تیری بعداز وجود ؛ خلق استعداد ہے رب ودود ؛
جس سے پائی ہم نے ہی راہ ہدی ؛ ورنہ گمراہی مین پڑتے ای خدا ؛ توہی راہ دین پر لایا ہمین ؛ اپنا رستہ تونے دکھلایا ہمین ؛ یہ تیری ہی رحمت
کا ہے یہہ سب ظہور ؛ ای سوای تیرے رب غفور ؛ اور رحمت وجوبیہ کو مقیدہ اسواسطے کہتے ہین کہ مقید ساتھہ کئی شرطون سے ساتھہ
اقوال اور افعال کے ہے چنانچہ فرمایا فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ پس
البتہ لکھونگا وہ رحمت واسطے اُن لوگونکے کہ بچینگے شرک سے اور دیوینگے زکوٰۃ فرض اور وہ لوگ وہ ہین کہ ساتھہ آیتون ہمارے کے
ایمان لاتے ہین قتادہ رح نے کہا کہ یہود اور نصاریٰ نے آرزو اس رحمت کی کرکر کہا کہ ہم بھی آیتون پر ایمان رکھتے ہین اور زکوٰۃ
مال ادا کرتے ہین ہمارے واسطے بھی یہہ رحمت ثابت ہوئے حق تعالیٰ نے انکا رشتہ امید قطع کر کر اس رحمت کو مخصوص کیا ساتھہ اسی اُمت کے
اور فرمایا کہ مومنان پرہیزگار کہ جنکے واسطے یہہ رحمت ہے اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ وہ لوگ ہین کہ اخلاص دل سے
پیروی کرتے ہین پیغمبر کی جو نبی ہے نانویسندہ اور ناخواندہ اور یہہ کمال تعریف آپ کی ہے کہ بن لکھے پڑھے عالم امور ظاہر و باطن
تھے اور یہہ معجزات آپکے سے ہے **بیت** میرا محبوب بن پڑھنے کے سب علمون سے ماہر ہے ؛ وہ اُمّی ہے ولے علم دوعالم
اسپہ ظاہر ہے ؛ بحر الحقائق مین ہے کہ عرب اصل اور منشا کو ام کہتے ہین جیسے مکہ کو ام القریٰ کہتے ہین کہ سب شہرونکا مبدا اور
منشا ہے اور لوح محفوظ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ اصل سب کتابونکی ہے ایسے ہی حضرت بھی اُمّی ہین یعنے اصل موجودات ہین
کہ آپ ہی کے نور سے سب کا ظہور ہے لولاہ لما اظہرت الربوبیۃ مؤید اس معنے کا اور لولاک لما خلقت الافلاک شاہد اس دعوی
کا ہے **بیت** اصل سب کے آپ ہین جو اور ہے سو فرع ہے ؛ ناسخ ادیان انکا دین ہے اور انکی شرع ہے اَلَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ
مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وہ پیغمبر جو پاتے ہین نام اور تعریف اُسکی لکھی ہوئی نزدیک اُنکے بیچ توریت کے لکھا ہے
احمد الضحوک القتال یرکب البعیر ویلبس الشملۃ تا آخر اور انجیل مین قول عیسیٰ علیہ السلام ہے انی ذاھب الی ربی وربکم والفارقلیط جاء تا آخر يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ حکم کرتا ہے وہ نبی اُمّی انکو جو اسکی پیروی کرتے ہین ساتھہ بھلائی کے کہ توحید
ہے اور منع کرتا ہے انکو نامعقول سے کہ شرک ہے یا معروف اخلاق نیک ہین یا صلۂ رحمی ہے یا انصاف ہے اور منکر اخلاق بد
ہین یا قطع رحم ہے یا بے انصافی ہے وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ اور حلال کرتا ہے واسطے اُنکے پاکیزہ چیزین جیسے
بحیرہ اور سائبہ یا چربی کہ یہود پر حرام تھی اور حرام کرتا ہے اوپر انکے ناپاک چیزین جیسے مردار اور لوہو اور سور یا مال پلید سود کا اور رشوت
کا وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ اور اُتار رکھتا ہے اُنسے بوجھہ اُنکے یعنے تخفیف کرتا ہے اپنی امت سے ثقیل چیزونکو جیسے شریعت موسیٰؑ
مین تھا کہ جس عضو سے گناہ ہو قطع کرتے اور جسقدر جامہ نجاست سے آلودہ ہوتا کاٹ ڈالتے وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور
طوق جو تھی اوپر انکے موسیٰؑ کے زمانے مین کہ قتل نفس تھا توبہ مین اور قصاص تھا بے عفو اور دیت کے اور مال غنیمت جلایا جاتا تھا فَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھہ اس نبی اُمّی کے بنی اسرائیل

Marfat.com

مین سے اور تعظیم کی اُسکی اور مدد کی اُسکی دشمنون پر اور پیروی کی اُسی نور کی کہ اُتارا گیا ہے ساتھ اُسکے مراد نور سے قرآن ہے کہ
کمال روشن ہے کیونکہ دین دنیا کے اُمور اُس سے ظاہر مین سمجھ لیجے کہ لفظ معہ کا دلالت کرتا ہے بقاے قرآن پر کہ نازل
کیا ہے اور ساتھ اُسکے باقی رہیگا بخلاف الواح موسیٰ کے کہ اکثر آسمان کو چلی گئین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہہ لوگ کہ ایمان لائے
اور تعظیم اور نصرت اور متابعت کی وہ مین چھٹکارا پانیوالے عذاب سے اور ملنے والے رحمت اور ثواب سے قُلْ يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ِۨالَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر سبیل عموم کہ اے
لوگو تحقیق مین پیغمبر ہون اللہ کا طرف تمہارے سب کے وہ اللہ کہ واسطے اُسکے ہے پادشاہی آسمانون کی اور زمین کی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کے جو نبی ہے اَن پڑھا لکھا وہ پیغمبر جو ایمان
لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور باتون اُسکی کے جو انبیا پر اُتاری ہین اور پیروی کرو اس پیغمبر کی تو کہ تم راہ راست پاؤ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى
اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور قوم موسیٰ کی سے ایک جماعت ہے کہ راہ دکھاتی ہے خلق کو ساتھ حق کے اور حق اور
راستی کے عدل کرتے مین درمیان خلق کے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے عبداللہ بن سلام اور اصحاب اُنکے ہین رضی اللہ عنہم
اور اشہر یہہ ہے کہ بعد وفات موسیٰ علیہ السلام کے اور خلیفے اُنکے حضرت یوشع علیہ السلام کے بنی اسرائیل گمراہ ہوگئے کفر اور عصیان اختیار
کیا قتل انبیا پر کمر باندھی بعضے اُنمین راہ راست پر رہے اور اللہ سے دعا کی کہ درمیان ہمارے اور قوم کے جدائی ڈال اللہ تعالیٰ نے
زیر زمین اُنکے واسطے راہ کشادہ کر دی اس راہ سے وہ چین کے ملک سے پر نکل گئے وہان اپنے گھر بنا کر رہنے لگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا شب معراج مین اُسطرف گذر ہوا آپنے دس سورتین قرآن کی اُنپر پڑھین وہ سب ایمان لائے آپ پر اب سب مسلمان ہین نماز پڑھتے
ہین زکوٰۃ دیتے مین جمعہ ادا کرتے ہین یہہ آیت اُنکی شان مین نازل ہوئی ہے پھر حضرت حق تعالیٰ اخیار قوم موسیٰ کی اخبار فرماتا ہے وَ
قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا اور کاٹے ہمنے قوم موسیٰ مین سے بارہ قبیلے جماعتین سبط ولد ولد کو کہتے مین مراد اولاد یعقوب
علیہ السلام ہے اسباط بدل ہے اثنی عشرہ سے اور امم بدل ہے اسباط سے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے جب پانی مانگا اس سے قوم اُسکی نے یہہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو سمجھ لیجے کہ بنی اسرائیل وادئ تیہ مین
سرگردان تھے گرمی آفتاب کی لگی پیاس نے غلبہ کیا حضرت موسیٰ سے پانی مانگا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر وحی کی کہ ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو
مار اور وہ پتھر جنگل مین اُنکو ملا گیا تھا اُسنے آواز کی تھی کہ اے موسیٰ مجھے اُٹھا لے مین تیرے کام آونگا پس موسیٰ نے عصا پتھر پر مارا فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس پھوٹ نکلے اس پتھر مین سے بارہ چشمے موافق عدد اسباط کے قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جان لیا ہر شخص
نے گھاٹ اپنا وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ اور سایبان کیا ہمنے اوپر اُنکے بادل کا کہ دھوپ سے ایذا نہ پاوین وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى
اور اُتارا ہمنے اوپر اُنکے من اور سلویٰ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ کھاؤ پاکیزہ اس چیز کی سے کہ دی ہمنے تمکو اور ذخیرہ نکرو اُنھون نے
خلاف کہنے کے ذخیرہ کیا من وسلویٰ اُترنا موقوف ہوگیا وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور نہ ظلم کیا انھون نے ہمکو ذخیرہ
کرنے مین ولیکن تھے نافرمانی سے جانون اپنی کو ظلم کرتے وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ
الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ اور یاد کر جب کہا واسطے بنی اسرائیل کے بعد جنگ قوم جبارون کے اور فتح اُنکی کے رہو تم اس

Marfat.com

بستی مین کہ ایکا نام ایلیہ ہے اور کھاؤ اُسمین سے میوا ور اناج جہان چاہو وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ
اور کہو دور کر گناہ ہمارے ہم سے اور داخل ہو دروازے مین اس بستی کے سجدہ کرتے ہوئے یا عاجزی سے جھکتے ہوئے بخش دینگے تمکو
خطائین تمہاری سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ البتہ زیادہ دینگے ہم ثواب اور درجے احسان کرنیوالونکو فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ
الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے ظلم کیا تھا اپنے پر اُنمین سے بات کو سوا اُسکے جو کہی گئی تھی واسطے انکے یعنے حطہ کی جگہہ
حنطہ کہا طلب استغفار کو فرمایا تھا سو مسخراپن سے اناج مانگا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ پس بھیجا ہم نے
اوپر انکے عذاب آسمان سے کہ صاعقہ تھا یا وبا بسبب اُسکے کہ تھے ظلم کرتے کہ لفظ کو غیر موضع اسکے مین رکھا وَسْــَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ
كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اور سوال کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود کو بستی سے جو تھی اوپر کنارے دریا شور کے طرف ملک شام کے اور اس
بستی کا نام ایلیہ تھا مدین اور طور کے درمیان تھی یا مقنا نام تھا درمیان مدین اور عینونا کے تھی اور شریعت توریت مین وہان عمل تھا تعریف سنیچر کی
اُنپر لازم تھی شکار مچھلی کا اُسدن کرنا اور دنیا کے کام مین مشغول ہونا منع تھا اُنھون نے خلاف امر کا کیا زبان داؤد علیہ السلام سے ملعون
ہوکر مسخ ہوگئے انکا احوال ظاہر کرنے کو حق تعالی نے خطاب ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ یہود سے خبر اُس بستی والون کی پوچھ اِذْ
يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ جب تعدی کرتے تھے بیچ ہفتے کے کہ مچھلی
کا شکار منع تھا اور کرتے تھے جب آتی تھین انکے پاس مچھلیان جسدن ہفتہ کرتے تھے ظاہر اور جسدن نہ ہفتہ کرتے نہ آتین انکے پاس
یہہ آزمایش تھی اللہ کی کہ ہفتے کے دن جو شکار منع تھا مچھلیان پانی پر تیرتی پھرتی تھین اور سوا ہفتہ کے اور دن کوئی مچھلی نظر
نہ آتی تھی كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اسیطرح آزمایش کرتے تھے ہم انکی بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے سمجھ لیجئے کہ شہر ایلیہ
والے ہفتے کے دن مچھلیان بہت دیکھ کر للچاتے تھے کہ کسیطرح پکڑین لیکن اسدن شکار جو منع تھا دست انداز نہ ہوتے تھے آخر حیلہ
کیا کہ حوض کھودے اور نالے دریا سے حوضون تک لے آئے پھر ہفتے کے دن جو مچھلیان دریا پر تیرتین انکو گھیر کر اُن نالونکی
راہ سے حوضونمین لاکر راہ نالونکی بند کر دیتے تھے اور اتوار کے دن پکڑ لیتے تھے کئی بار جو یہہ عمل کیا اور عذاب کا اثر ظاہر نہوا
دلیر ہوگئے تعظیم سبت کی موقوف کی اور وہ شہر والے تین گروہ ہوئے ایک گروہ یہہ فعل کرتی تھی اور ایک منع کرتی تھی اور ایک نہ منع
کرتی تھی نہ یہہ فعل کرتی تھی اور منع کرنیوالونکو ملامت کرتی تھی چنانچہ حق تعالی خبر دیتا ہے وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا
ۨ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا اور پوچھ اہل کتاب سے خبر انکی جب کہا ایک جماعت نے اس شہر والونمین سے جو نہ فعل
کرتی تھی نہ منع کرتی تھی انکو جو منع کرتی تھی کیون نصیحت کرتے ہو تم اُس قوم کو کہ اللہ ہلاک کرنیوالا ہے انکو دنیا مین بسبب نافرمانی
اور ترک تعظیم ہفتے کے یا عذاب کرنیوالا ہے انکو آخرت مین دوزخ کا عذاب سخت قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ کہا منع کرنیوالون
نے کہ یہہ نصیحت کرنی ہماری واسطے عذر کرنے کے ہے طرف پروردگار تمہارے کے یعنے ہمپر امر معروف واجب ہے اسواسطے ہم انکو
نصیحت کرتے ہین کہ عنداللہ ہم معذور رہون وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اور شاید کہ وہ بچین اس گناہ سے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا
الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ پس جب بھول گئی گروہ شکار کرنیوالی جو کچھ کہ نصیحت کی گئی تھی ساتھ اسکے نجات دی ہمنے اُن لوگون
کو کہ منع کرتے تھے برائی سے اور نافرمانی سے وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اور پکڑا ہم نے
اُن لوگون کو کہ ظلم کرتے تھے ساتھ شکار کے کہ منع تھا ساتھ عذاب سخت کے بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے اور گروہ متوقفہ مین کہ نہ

Marfat.com

فعل کرتے تھے نہ منع اختلاف ہی کہ نجات پائی یا ہلاک ہوئی توقف انکے امر مین اولی ہی پس عذاب اس گروہ کے سے ارشاد
فرماتا ہی فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ پس جب سرکشی کی اس چیز سے کہ منع کی گئی تھی اس سے کہ شکار مچھلی کا تھا قُلْنَا لَهُمْ
كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ کہا ہمنے انکو ہوجاؤ بندر ذلیل لکھا ہی کہ منع کرنے والے جب ناامید ہوئے نصیحت قبول کرنے انکے
سے تو وہ لیپنے اور انکے درمیان دیوار کھینچ لی نہ وہ ادھر آوین یہہ ادھر جاوین ملاقات آپسمین نہوا ایکدن اپنے اپنے
محلے سے نکلکر دیکھا تو محلہ فاسقان سے آواز نہین آتا تلاش کی توسکو بند رپایا ہر بندر گرد اپنے قرابت والے کے روتا ہوا پھرنے لگا اور
منہہ انکے جامے سے ملتا تھا تین روز زندہ رہے چوتھے دن سب کے سب مرگئے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ
يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب پکار دیا پروردگار تیرے نے البتہ بھیجیگا اوپر یہود کے تاروز قیامت
وہ شخص کہ پہنچاوے انکو برا عذاب مانند قتل اور اجلا اور ضرب اور جزیہ کے کہا ہی کہ بخت نصر بابلی نے پہلے قتل اور قید انکو کیا پھر فارس کے
بادشاہ کرتے رہے اور تاج تخت چھینتے رہے یہان تک کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے آپ نے فرمایا کہ مقاتلہ کرو انسے کہ
اسلام لاوین یا جزیہ قبول کرین یہہ حکم تاقیامت باقی ہی کافرونکے حق مین اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنے
والا ہی وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا ہی توبہ کرنیوا لونکو اور مغفرت چاہنے والونکو مہربان ہی کہ بعد توبہ کے ساتھ گناہ کے
نہین پکڑتا وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا اور ٹکڑے کردیا ہمنے بنی اسرائیل کو بیچ زمین کے جماعتین بڑی کوئی ولایت نہین ہی کہ جسمین یہودی
نہون مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ بعضے انہین سے نیک کار ہین دین موسوی پر ثابت یا مراد اس سے وہ ہین جو ہمارے پیغمبر پر ایمان لائے ہین یا وہ لوگ
ہین کہ شب معراج مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ اور بعضے انہین سے سوا اسکے بدکار ہین یعنے کافر اور فاسق
وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور آزمایا ہمنے انکو ساتھ بھلائیون کے مانند عیش اور غنا اور صحت کے اور برائیون کے
مثل شدت اور فقر اور مصیبت نفس کے اور مال کے شاید کہ وہ پھر آوین طرف خدا کے اور معصیت سے طرف طاعت کے انھون نے نعمت مین
بجائے شکر کفر ظاہر کیا کہنے لگے ان اللہ فقیر ونحن اغنیا یعنے اللہ فقیر ہی اور ہم غنی ہین اور محنت مین صبر کی جا آغاز نالائق کلام کہا کہ یَدُ اللّٰہِ
مغلولۃ یعنے حق تعالی کا ہاتھہ بستہ ہی یعنے دیتا نہین کسی کو شی فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى
وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا پھر جگہہ پر بیٹھے انکے پیچھے ان سے برے جانشین کہ وارث ہوئے کتاب توریت کے یعنے سیکھا علم توریت کا آبا سے لیتے
ہین اسباب اس جہان کا جو ناقص ہی یعنے حرام رشوت ہی بیچ حکم کے اور کہتے ہین البتہ بخشا جاویگا واسطے ہمارے انکے زعم مین یہہ تھا کہ گناہ
دن کی رات کو اور رات کی دن کو بخشی جاتی ہین اور وہ رشوت لینے کو گناہ نہین جانتے تھے وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ اور اگر آوے
انکے پاس اسباب مانند اسکے لےلیوین اسکو حاصل یہہ ہی کہ امید مغفرت کی رکھتے ہین اور رشوت لینے اور حرام کھانے مین اسیقدر سرگرم ہین اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ
مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ کیا نہین لیا گیا اوپر انکے عہد توریت مین یہہ کہ نہ بولین اوپر اللہ کے مگر سچ انہون نے جھوٹھ
اللہ پر باندھا کہ گناہ دن کی رات کو اور رات کی دنکو بخشتا ہی اور جانتے ہین کہ جھوٹھ باندھتے ہین کیونکہ توریت انکے پاس ہی وَدَرَسُوْا
مَا فِيْهِ اور پڑھا ہی انہون نے جو کچھہ بیچ اسکے ہی اور یہہ حکم اسمین نہین ہی وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اور فلاح گھر آخرت کی بہتر
ہی اسباب دنیا سے واسطے ان لوگون کے کہ پرہیز کرتے ہین حلال جاننے سے کسی حرام کے اور جھوٹھ بولنے سے اوپر ملک علام کے
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے تم کہ نعمت عقبی بہتر ہی مال دنیا سے اور یعقلون ساتھہ یاے تحتانیہ کے بھی قرات ہی وَالَّذِيْنَ

Marfat.com

يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور جو لوگ محکم پکڑتے ہین قرآن کو اور قائم رکھتے مین نماز کو تخصیص نماز کی باوجود اسکے کہ تمسک
بکتاب مشتمل ہی اوپر اقامت جمیع عبادات کے اسواسطے ہی کہ نماز ستون دین ہی دین کا قائم رکھنا نماز کے قائم رکھنے سے ہی
اِنَّا لَا نُضِيعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِينَ تحقیق ہم نہین ضایع کرتے ثواب نیکی کرنیوالونکا وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهُ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوا اَنَّهُ وَاقِعٌ
بِهِمْ اور یاد کر جب اٹھایا ہمنے پہاڑ اوپر انکے گویا کہ وہ سائبان ہی اور جانا انھون نے کہ وہ گر پڑیگا انپر اگر حکم توریت کا قبول نکرینگے
کیونکہ خدا نے اُس سے خبر دی تھی خُذُوا مَا اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کہا ہمنے جو کچھ کہ دیا ہمنے تم کو احکام
سے ساتھہ قوت کے اور یاد کرو ہمیشہ جو کچھ بیچ اسکے ہی امر و نہی تاکہ تم بچو وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب لیا پروردگار تیرے نے فرزندان آدم سے پیٹھون انکی سے اولاد انکی کو
اور گواہ کیا انکو اوپر جانون انکی کے اس اقرار پر جو کیا انھون نے یا بعضون کو اوپر بعضون کے گواہ کیا اور کہا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ
قَالُوْا بَلٰى کیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا کہا بلکہ البتہ تو ہی پروردگار ہمارا حق تعالی نے اولاد آدم کو نکالا بعضون کو
پیٹھون بعضونکی سے اور یہان ذکر آدم علیہ السلام کا نفرمایا کہ سب کو معلوم ہی وہ کل بشر کے باپ ہین حاکم ابو عبد اللہ نے
اپنے صحیح مین روایت کی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے عہد اولاد آدم سے
وادی نعمان مین کہ نزدیک عرفات کے ہی لیا اُسے نعمان سحاب کہتے مین یا بطن نعمان اور لباب مین ہی کہ دہنا زمین ہی قریب
ہند مین وہان عہد لیا اور حضرت آدم کے نکلنے بعد بہشت سے یہہ واقع ہوا اور مدارک مین ہی کہ جمہور مفسرین اسپر ہین کہ بعد خلق آدم کے
اور بعضون نے کہا ہی قبل دخول بہشت کے میدان مین دروازے پر بہشت کے کہ عرض اس جگہہ کی تیس ہزار سال راہ تھی اللہ تعالی نے اولاد آدم
کی صُلب آدم سے نکالی مثل چیونٹیون کے اور انمین عقل اور گویائی پیدا کی اور پوچھا کہ مین ہون پروردگار تمھارا انھون نے اقرار کیا اور
کہا شَهِدْنَا شاہد ہوئے ہم اپنے اقرار پر اور بعضون نے کہا ہی ذریت آدم نے اقرار کیا اللہ تعالی نے فرشتون کو کہا گواہ رہو انھون
نے کہا گواہ ہوئے ہم یا خود جناب الہی فرماتا ہی کہ اقرار ذریت پر گواہ ہوئے ہم اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ
ایسا نہو کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق تھے ہم اس اقرار سے غافل اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ
اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ یا کہو تم سوا اسکے نہین کہ شریک کیا اللہ کا باپون ہمارے نے پہلے ہم سے اور تھے ہم اولاد پیچھے
اُنکے انکی پیروی کی ہمنے کیا پس ہلاک کرتا ہی اور عذاب دیتا ہی ہمکو ساتھہ اس چیز کے کہ کیا جھوٹھون نے یعنے باپون ہمارے نے
سمجھہ لیجیئے کہ یہہ بات مشرکون کی مسموع نہوگی کیونکہ عہد توحید کا ہر شخص سے لیا ہی تقلید دوسرے کی شرک مین عذر نہین
سمجھہ لیجیئے کہ عہد الست کا بیخبر بھول گئے مین اور بیدار دلون کے کانونمین تاحال وہی ندا ہی **بیت** روز ازل سے یہہ دل
دیوانہ مست ہی ؛ کانونمین ابتلک وہی بانگ الست ہی ؛ علی سہل اصفہانی قدس سرہ سے پوچھا کہ روز بلی یاد ہی کہا
ہان کل تھا عبد اللہ انصاری رح نے کہا کہ یہہ بھی سخن نقصان ہی کل کیا آج ہی اس دن کی ابھی رات نہین آئی صوفی کو وہی
دن ہی **بیت** آج کل صوفی کا احوال ایک ہی ؛ ماضی و مستقبل و حال ایک ہی ؛ منصور حلاج رح نے کہا کہ مخاطب اور مجیب
وہی تھا **بیت** خود الست و خود بلے اُسنے کہا ؛ غیر کب تھا جو کہا اُسنے کہا ؛ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ
اور جسطرح پر میثاق بیان کیا ہمنے اسیطرح مفصل بیان کرتے مین ہم نشانیون کو اپنی قدرت کے تو کہ وہ پھر آوین تقلید سے

Marfat.com

طرف تحقیق کے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا اور پڑھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر قوم اپنی کے یا اوپر یہود کے قصہ اس شخص کا کہ
دیا ہمنے اسکو علم آیتون اپنی کا یعنے کتابون کا جو اُتارین تھین ہمنے وُ امیہ بن ابی صلب تھا عرب والا اسنے کتب سماویہ پڑھ کر معلوم
کیا تھا کہ یہہ زمانہ پیغمبر کے مبعوث ہونیکا ہے وہ جانتا تھا کہ مین ہی پیغمبر ہونگا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے حسد سے آپ پر
ایمان نہ لایا فَانْسَلَخَ مِنْهَا پس نکل گیا ان آیتون سے بوسطے کفر اور عناد کے جیسے سانپ کیچلی سے نکل آتا ہے فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ
فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ پس پیچھے لگا لیا اسکو شیطان نے پس ہوگیا گمراہون سے بعضون نے کہا ہے کہ وہ ابو عامر راہب تھا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُسکا فاسق لقب رکھا تھا مسجد ضرار کے بنا کا ساعی وہی تھا حضرت کی صفت اُسنے کتب آلٰہیہ مین دیکھی تھی اور انکو پہچانتا
تھا اور ایمان آپ پر لایا تھا آخر کار انکار کیا اور کافر ہوا اور مشہور یہہ ہے کہ وہ شخص بلعم ابن باعور تھا کنعانیون اور جبارون مین سے صحیفے
ابراہیم علیہ السلام کے پڑھے تھے دعوت اسما مین کامل تھا اسم اعظم جانتا تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قصد لڑائی کا قوم جبارین سے
کیا اُسنے اپنی جورو کے کہنے سے رشوت قوم سے لیکر بددعا حضرت موسیٰ کو کی حق تعالیٰ نے اسم اعظم بھلا دیا ایمان اسکا لے لیا ملعون
ہوا وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا اور اگر چاہتے ہم البتہ بلند کرتے ہم اسکو بسبب ان آیات صحف کے یا ان کلماتون کے کہ شامل تھے اسم
اعظم کے درجون مین وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ اور لیکن وہ دُنو ہمتی سے لگ گیا طرف زمین کے یعنے پست ہوا اور پیروی
کی آرزو اپنے کی کہ رشوت لی اور جورو کی بات مانی فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ پس مثال اُسکی خست مین مانند مثال کُتے کے ہے اِنْ تَحْمِلْ
عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ اگر توجہ رکھے تو یا حملہ کرے تو اوپر اُسکے زبان لٹکا دے یا چھوڑ دے اسکو زبان لٹکا دے غرض
یہہ ہے کہ کُتے کا دُوکارنا اور نہ دوکارنا یکسان ہے وہ اپنی صفت نہین چھوڑتا بلعم سگ صفت کا بھی یہی حال ہے کہ دناءت
اور خست اپنی سے نہ باز رہا خواب مین اسنے دیکھا کہ بنی اسرائیل کو دعاء بد مت کر اُسنے نمانا پھر جب لشکر موسیٰ علیہ السلام کیطرف متوجہ
ہوا کہ انپر نفرین کرے گدھے نے اسکے سواری کے کہا کہ دیکھ اس بات سے باز آ تب بھی اُسنے کچھ خیال نکیا سچ ہے کہ باد تقدیر کیا کیا بوالعجبی دکھاتی ہے اگر جانب
فضل سے چلتی ہے تو مثل بہرام گبر کے ہزارونکو راہ دین کا عشقبازی کرتی ہے اور جو جانب عدل سے چلتی ہے مانند بلعم کے سیکڑونکو
کو اسم توحید سے پھرا کر ساتھ سگ خسیس کے دمساز کرتی ہے بیت کسیکو عشق صمد وُہ دے ہے صنم پرستی سے دل پھرا کر بٹھاتے
بت خانے مین کسیکو حرم سے جی صاف بس اٹھا کر ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا یہہ مثل کہ کہی گئی مثل ہے اس گروہ
کی کہ بسبب تکبر اور انکار کے جنہون نے جھٹھلایا آیتون ہماری کو کہ قرآن ہے اور یہہ گروہ کفار مکے کی ہین فَاقْصُصِ الْقَصَصَ پس
بیان کر قصے کو لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ تو کہ وہ فکر کرین اور سمجھ کر نصیحت قبول کرین بعضے کہتے ہین کہ مراد اس گروہ سے یہود ہین کہ توریت کی آیتین
جھٹھلاتے تھے کیونکہ نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپاتے تھے فرمایا کہ قصہ بلعم باعور کا اُنکو سنا شاید کہ وہ پند پذیر ہون سَآءَ مَثَلَاِ
الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ بری ہے مثال اس قوم کی جنہون نے جھٹھلایا آیتون ہماری کو جان بوجھ
کر اور جانون اپنے کو تھے ظلم کرتے تقدیم مفعول کی دلالت کرتی ہے کہ وبال ظلم کا اُنکے سوا اُنکے اور کو نہین پہنچتا مَنْ يَّهْدِ
اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ جسکو راہ دکھاوے اللہ پس وہ ہے راہ پانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جسکو گمراہ کرے پس ہین
لوگ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے دونون جہان مین وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اور تحقیق پیدا کیے ہمنے واسطے دوزخ
کے بہت جنون سے اور آدمیون سے کہ حکم ازلی انکی شقاوت پر صادر ہوا اور علم قدیم ہمارے مین انکا کفر پر رہنا اور شرک پر مرنا چھپا نہین

Marfat.com

ہی لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا واسطے انکے دل ہین کہ مطلقا نہین سمجھتے ساتھہ اُنکے **بیت** زنگار سے انکار کے آئینۂ دل ہی کدر
کرتے ہہین صیقل اُسے مقصد کا منہہ کیا دکھین جیثم وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا اور واسطے انکے آنکھین ہین کہ کسی وجہ سے روئے
حق نہین دیکھتے ساتھہ انکے **بیت** نہ کبھی آنکھہ اٹھا بصنع خدا ؛ نظر اعتبار سے دیکھا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اور واسطے اُنکے
کان ہین کہ کسیطرح سے سخن حق نہین سُنتے ساتھہ انکے **بیت** وعظ قرآن سُن بسمع قبول ؛ ورنہ کیا فائدہ کیا جو عدول اُولٰٓئِكَ كَا
لْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ یہہ لوگ مانند چارپایون کے ہین بلکہ زیادہ تر گمراہ ہین کیونکہ چارپایون پر تکلیف شرع نہین اور یہہ باوجود
تکلیف شرع کے خواب وخور مین دنیاے فانی کے عمر صرف کرتے ہین اور قدم راہ آخرت مین کہ نعمتین وہانکی باقی ہین اور لذتین
دائمی ہین نہین دھرتے ہین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ یہہ لوگ وہی ہین غافل اور غفلت بین اپنے کامل **نظم** آدمی مین عقل وشہوت
ہی بھری ؛ روح ہی اور جسم ہی اے مولوی ؛ عقل گر شہوت پہ غالب اسکے آئے ؛ تو فرشتے سے بھی بالا رتبہ پائے ؛ اور جو شہوت
غالب آئی عقل پر ؛ تو بہائم سے بھی ہی گمراہ تر ؛ جو کہ شہوت سے نہین آتے نکل ؛ وہی كَالْاَنْعَامِ ہین بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؛ لکھا ہی کہ ایک شخص نماز
پڑھتا تھا اُسنے حق تعالی کو ساتھہ نام اللہ کے یاد کیا پھر رحمن کے ابوجہل نے کہا کہ پیغمبر اور اصحاب انکے کہتے ہین کہ ہمارا ایک خدا ہی اسکی
عبادت کرتے ہین اور ہم یہہ شخص دو خدا اُنکو یاد کرتا ہی یہہ آیت نازل ہوئی وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا اور واسطے اللہ کے
ہین نام اچھے پس پکارو اُسکو ساتھہ اُنکے مراد اس سے نو دو نہ نام ہین کہ جسکے حق مین حدیث مین آیا ہی من احصاہ دخل الجنة جسنے گھیرا
انکو یعنے یاد کیا اُن نامونکو داخل ہوا بہشت مین وہ یہہ ہین هو اللّٰه الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن
العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز
المذل السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلي الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم
الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوي المتين الولي الحميد المحصي المبدئ المعيد المحيي المميت
الحي القيوم الواجد الماجد الواحد الفرد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الآخر الظاهر الباطن الوالي المتعالي البر
التواب المنعم المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذو الجلال والاكرام المقسط الجامع الغني المغني المانع المعطي الضار النافع النور
الهادي البديع الباقي الوارث الرشيد الصبور صاحب کشاف نے کہا ہی کہ واسطے اسکے صفات نیک ہین مانند عدل اور
احسان اور جزا اور رحمت کے پس اسکی تعریف ساتھہ ان صفات کے کرو اور کہا ہی بعضون نے کہ متخلق ہو ساتھہ اخلاق ربانی کے اور متصف ہو ساتھہ
صفات حقانی کے وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ اور چھوڑ دو متابعت انکی جو کج راہی کرتے ہین بیچ نامون اُسکے کے جہل سے
یعنے جو نام کہ شریعت مین نہین اُن نامون سے اللہ کو پکارتے ہین جیسے اعراب یا ابا المکارم اور یا ابیض الوجہ اور نصاری یا ابا المسیح
اور حکما علة الاولی کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ الحاد اشتقاق اسمای اصنام ہی اسماء الٰہی سے جیسے لات اللہ سے اور عزی
عزیز سے اور منات منان سے سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ البتہ جزا دئے جاوینگے ملحد جو کچھہ کہ تھے کرتے سمجھ لیجئے کہ ذکر ان لوگونکا
کہ واسطے دوزخ کے پیدا کئے ہین مذکور کرکر ذکر اہل بہشت کا فرماتا ہی وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور ان
لوگون سے کہ پیدا کیا ہمنے واسطے بہشت کے ایک جماعت ہی کہ وہ راہ دکھلاتے ہین ساتھہ حق کے اور ساتھہ حق کے عدل
کرتے ہین اپنے حکمون مین اور وہ جماعت مہاجر اور انصار اور پیرو انکے کی ہی رضوان اللہ علیہم اجمعین وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

Marfat.com

بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ اور جنھون نے جھٹھلایا آیتون ہماری کو یعنے کفار مکہ البتہ درجہ بدرجہ کھینچینگے انکو ہلاکت کی
طرف اسطرح سے کہ نہ جانین وہ یعنے جب گناہ کرتے ہین تو نعمت انکو زیادہ دیتے ہین تاکہ طغیان اور سرکشی مین زیادتی کرین امام قشیری نے
کہا ہی کہ استدراج عطائی بری اور نسیان شکر یعنے نعمت عطا کرتا ہی اور دل سے شکر بھلاتا ہی یہان تک کہ مستحق عذاب کے ہوتا ہی وَاُمْلِیْ لَھُمْ
اور ڈھیل دونگا مین انکو مدت تک پھر سواخذہ کرونگا مین اُنسے اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ تحقیق مکر میرا یعنے گرفت میری مضبوط ہی سمجھ لیجئے کہ کید
چھپا فریب ہی اسیواسطے استدراج کو کہ ظاہر مین احسان باطن مین خذلان ہی کید کہا لکھا ہی کہ ایکرات حضرت سرور کائنات علیہ افضل
التحیات کوہ صفا پر چڑھکے ایک ایک قریش کو عذاب آلہی سے ڈرلاتے تھے ایک سردار نے قریش کے کہا کہ آج تم دیوانے ہو کہ تمام شب چلاتے
ہو یہہ آیت اتری اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا مَا بِصَاحِبِھِمْ مِّنْ جِنَّةٍ کیا نہین فکر کرتے یہہ معاندکہ نہین ہی واسطے صاحب اُنکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہین جنون یہہ وہی عاقل ہی کہ پہلے اظہار دعوت کے کبھی امین کہتے تھے تم اب بعد دعوت کے کیون دیوانہ کہتے ہو اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ
نہین وہ مگر ڈرانیوالا عذاب خدا سے ظاہر اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین نظر کرتے بیچ بادشاہی آسمانون کے اور زمین
کے بعضون نے کہا ہی کہ ملکوت آسمان نجوم مین اور شمس اور قمر اور ملکوت زمین دریا مین اور جبل اور شجر وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ اور جو کچھ پیدا کیا
اللہ نے ہر چیز سے کہ کمال قدرت صانع اور جلال وحدت خالق انپر کھل جائے وَّاَنْ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُھُمْ اور یہہ کہ شتاب ہی کہ
نزدیک ہووے اجل انکی یعنے کیون نہین نظر کرتے اسبات پر کہ شاید اجل انکی نزدیک پہنچی ہو اور پہلے موت کے کام وہ کرین کہ موجب نجاح دوسرا اور
باعث فلاح دین و دنیا ہووے **بیت** پیغام اجل سے پہلے رکھہ زین ؛ برتوسن فکر دررہ دین فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ پس ساتھہ
کون سی بات کے بعد قرآن کے ایمان لاوینگے یہہ مشرک جو قرآن پر ایمان نہین لاتے کہ یہہ **بیت** حقایق کا دو عالم کے ہی جامع ؛ ہی بین
شیٔ کل معنی اس سے لامع مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ جسکو گمراہ کرے اللہ اور قرآن پر ایمان نہ لاوے پس نہین کوئی راہ دکھانیوالا
واسطے اسکے کہ راہ سیدھی پر لاوے وَیَذَرُھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ اور چھوڑ آتا ہی انکو بیچ سرکشی انکی کے سرگردان لکھا ہی کہ قریش نے یا یہود
نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بتاؤ کہ قیامت کب آویگی اگر تم پیغمبر ہو اور یہہ سوال واسطے امتحان کے تھا وہ جانتے تھے کہ سوا اللہ کے کوئی نہین
جانتا یہہ آیت اُتری یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰھَا سوال کرتے مین تجھکو قیامت سے کب ہی وقت قائم ہونے اسکے کا سمجھ لیجئے کہ قیامت
کو ساعت اسواسطے کہا کہ ساعت بساعت قائم ہوگی یا حساب سب خلائق کا اسمین کم ساعت سے ہوجا دیگا یا باوجود اس درازی کے اللہ کے
نزدیک ایکساعت ہی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُھَا عِنْدَ رَبِّیْ کہہ سوا اسکے نہین کہ علم اسکا نزدیک پروردگار میرے کے ہی کسی فرشتہ مقرب کو اور پیغمبر
مرسل کو اس سے مطلع نہین کیا لَا یُجَلِّیْھَا لِوَقْتِھَآ اِلَّا ھُوَ نہ ظاہر کریگا قیامت کو وقت اسکے پر مگر وہی ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بھاری
ہی جاننا اسکا بیچ آسمانونکے اور زمین کے یعنے اہل آسمان اور زمین پر بسبب ہیبت اسکے کے اور گویا حکمت اسکے اخفا کی یہی ہی لَا تَاْتِیْکُمْ اِلَّا
بَغْتَةً نہ آویگی تمپر قیامت مگر ناگہان یَسْئَلُوْنَکَ کَاَنَّکَ حَفِیٌّ عَنْھَا سوال کرتے ہین تجھہ سے آنیکا اسکے اور وقت کا اسکے اسیطرح
کہ گویا تو مہربان ہی اور دوست رکھتا ہی سوال اُن سے اور حال انکہ تجھے کچھہ کام نہین اس سوال سے کیونکہ سوا اللہ کے کسی کو علم اسکا نہین
ہی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُھَا عِنْدَ اللّٰہِ کہہ دوسری بار تاکید اور مبالغے سے سوا اسکے نہین ہی کہ علم قیامت کا نزدیک اللہ کے ہی وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ
النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا واسطے مین ہی کہ مکے والون نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ تمہارا تمکو کیون نہین خبر دیتا کہ نرخ غلے کا گران یا ارزان ہوگا کہ تم ارزانی مین لے رکھو اور گرانی مین بیچ ڈالو تاکہ تمکو نفع ہو

Marfat.com

یہہ آیت اُتری قُل لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ کہہ نہین اختیار رکھتا ہین واسطے جان اپنی کے نفع کا اور ضرر کا مگر
جو چاہے اللہ اور مجھے بتا دے وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ اور اگر ہوتا مین کہ بن تبلائے اللہ کے جانتا غیب کو البتہ بہت
لیتا بھلائی سے کہ مال اور منفعت اور فتح اور غنیمت ہے وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اور نہ لگتی مجھکو برائی کہ فقر اور مرض اور رنج اور ہزیمت ہے اِنْ اَنَا
اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا منکرون کو اور خوشخبری دینے والا واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے
ہین مجھہ پر اور جو مین لایا ہون اسپر هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا
تمکو جان ایک سے کہ آدم علیہ السلام ہین اور پیدا کیا اُس سے جوڑا اسکا کہ حوا ہین تو کہ آرام پکڑین حضرت آدم طرف حوا کے اور الفت کرین
انسے فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ پس جب ڈھانکا آدم علیہ السلام نے حوا کو یعنے خلوت کی اُس سے بوجھ اُٹھایا حوا نے بوجھ
ہلکا یعنے حاملہ ہوئی نطفہ آدم اسکے رحم مین در آیا پس چلی گئی ساتھہ اس بوجھ کے یعنے آتی جاتی تھی فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰہَ رَبَّهُمَا لَئِنْ
اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ پس جب بوجھل ہوئی حوا یعنے حمل بڑھہ گیا دعا مانگی آدم اور حوا نے اللہ پروردگار اپنے سے کہ
ای خدا اگر دیگا ہمکو فرزند تندرست خلقت مین چست صورت مین درست البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالون سے اس نعمت پر ایک قول یہہ ہے کہ
جب حوا حاملہ ہوئین شیطان انجان شکل بناکر آیا اور پوچھنے لگا کہ تمہارے پیٹ مین کیا ہے حوا نے کہا مجھے معلوم نہین کہا کوئی درندہ
یا اور چارپایہ ہوگا پھر پوچھا کہ کہان سے نکلیگا حوا نے کہا مین نہین جانتی کہا منہہ سے یا کان سے یا ناک سے نکلیگا یا پیٹ تمہارا پھاڑکر
نکلیگا حوا ڈرین اور یہہ احوال حضرت آدم سے کہا وبھی اندیشہ ناک ہوئے پھر ابلیس دوسری بار اور شکل بناکر آیا اور انسے سبب غم کا پوچھا
انہون نے یہہ سب احوال کہا ابلیس بولا کہ کچھہ غم نکھاؤ مجھے اسم اعظم یاد ہے اور مستجاب الدعوات ہون اللہ سے دعا کرونگا کہ اس
حمل کو مثل تمہارے بشر درست خلقت پیدا کرے اور آسانی سے باہر نکالے لیکن اس شرط پر عبد الحارث اسکا نام رکھو اور حارث نام
ابلیس کا تھا فرشتون مین حوا نے اس ملعون کے فریب مین آکر قبول کیا فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا پس جب
دیا اللہ نے انکو فرزند درست خلقت کیا دونون نے واسطے اللہ کے شریک بیچ اس چیز کے کہ دیا تھا انکو اور شریک کیا بیچ نام کے نہ
بیچ عبادت کے کہ عبد اللہ کی جگہہ عبد الحارث نام رکھا صاحب کشاف نے اور قاضی بیضاوی نے کہا ہے کہ نفس واحد قصی ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین ہے حق تعالی نے اوسکو زوجہ اسکی جنس سے عربی قریشی دی اُن دونون زن اور شوہر نے شرط کی کہ اگر خدا فرزند
شائستہ عطا کریگا تو شکر اسکا کرینگے اللہ نے چار فرزند دئے انہون نے نامون مین شریک اللہ کے پیدا کئے کہ عبد مناف اور عبد العزی
اور عبد قصی اور عبد الدار نام رکھا فَتَعٰلَى اللّٰہُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پس بلند ہے اللہ اس چیز سے کہ شریک لاتے مین قصی اور اولاد اسکی اور قول
اول پر ضمیر یشرکون کی شامل ہے سب مشرکون کو اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ کیا شریک لاتے مین اللہ کی عبادت مین
اُس چیز کو کہ نہین پیدا کرتے کچھہ اور قدرت بھی نہین رکھتے پیدا کرنے کی اور وہ پیدا کئے جاتے ہین یعنے اللہ کے مخلوق ہین اور مخلوق
خالق نہین ہوتا وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ اور نہین کرسکتے بت واسطے پوجنے والون اپنے کے مدد کہ نفع پہنچاوین
یا ضرر دفع کرین اور نہ اپنی جانون کو مدد کرتے ہین کہ کوئی انکو توڑے یا نجاست لگا دے تو مانع ہون وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى
لَا يَتَّبِعُوْكُمْ اور اگر بلاؤ تم ای مسلمانو مشرکونکو طرف ہدایت کے نہ پیروی کرین تمہاری سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ
صَامِتُوْنَ برابر ہے اوپر تمہارے یا پکارو تم انکو طرف دین حق کے یا تم چپکے رہو سمجھہ لیجیے کہ یہہ آیت خاص ایک قوم کفار کی حق مین ہے

Marfat.com

جیسے ابوجہل اور پیرو اسکے کہ ہرگز ایمان نہ لائے اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ تحقیق کہ جنکو پکارتے ہو تم ای مشرکو سوا خدا کے اور الہ جانتے ہو بندے ہین مثل تمھارے مملوک اور مسخر فرمان آلہی کے پس پکارو تم
انکو پس چاہیئے کہ جواب دین تمکو اگر ہو تم سچے اسمین کہ یہہ آلہ ہین کیونکہ آلہ وہ ہی کہ اپنے عابدونکی دعا اجابت کرے اَلَھُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِھَآ
کیا واسطے ان بتون کے پانوٗن ہین کہ اپنے کام کو چلتے ہین ساتھ انکے جیسے تم چلتے ہو اَمْ لَھُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِھَآ یا واسطے انکے ہاتھ ہین کہ
چیزونکو پکڑتے ہین ساتھ انکے جیسے تم پکڑتے ہو اَمْ لَھُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِھَآ یا واسطے انکے آنکھین ہین کہ دنیا مین دیکھتے ہین ساتھ انکے
جیسے تم دیکھتے ہو اَمْ لَھُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِھَا یا واسطے انکے کان ہین کہ عالم مین سنتے ہین ساتھ انکے جیسے تم سنتے ہو اور تم آپ قایل ہو
کہ انکے نہ پانوٗن ہین چلنے والے نہ ہاتھ ہین پکڑنیوالے نہ آنکھین ہین دیکھنے والین نہ کان ہین سننے والے پس تم انسے فاضل تر ہوئے اور نہایت
جہل ہی کہ فاضل مفضول کو پوجے سمجھنا چاہئے کہ یہہ آیت جہل کفار مین نازل ہوئی ہی بعد الزام کھانے کے کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا
کہ ہمارے خداؤنکی برائی مت کرو مبادا تم کو کوئی آفت پہنچے حق تعالیٰ نے فرمایا قُلِ ادْعُوْا شُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ کِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ کہہ ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کہ بلاؤ تم شریکون اپنے کو کہ اللہ کے پیدا کئے ہین اور میری دشمنی پر رکھتے ہو جاؤ پھر مکر کرو مجھہ سے جتنا تم سے ہو سکے پس مت دو ڈھیل مجھکو
مین قائم ہون اللہ کی حمایت پر تمھاری مکر سے نہین ڈرتا **بیت** دو عالم کی عداوت سے ہی کیا ڈر نگہبان ہی میرا اللہ اکبر اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰہُ
الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ تحقیق دوست میرا اللہ ہی جسنے اتارا ہی قرآن اور وہی دوستی کرتا ہی صالحون کی وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَکُمْ وَلَآ اَنْفُسَھُمْ یَنْصُرُوْنَ اور جن لوگون کو کہ پکارتے ہو تم اور عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے نہین کر سکتے مدد
تمھاری اور نہ جانون اپنے کو مدد دیتے ہین وقت بوجھنے بگاڑنے کے وَاِنْ تَدْعُوْھُمْ اِلَی الْھُدٰی لَا یَسْمَعُوْا اور اگر بلاؤ تم ای مسلمانو کافرونکو
طرف دین راست کے نہ سنینگے سمع قبول سے وَتَرٰھُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ اور دیکھتا ہی تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہ ظاہر مین نگاہ
کر رہے ہین طرف تیرے اور حال یہہ ہی کہ وہ نہین دیکھتے تجھکو نظر بصیرت سے بصورت دیکھتے ہین اور بمعنی تجھہ سے غافل ہین **مصرع** حقیقت
مین تیرے عرفان سے یہہ سخت جاہل ہین سلطان محمود غازی نے حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ سے پوچھا کہ سرّ یہہ بات
مین کیا ہی کہ سلطان العارفین قدس سرہ نے فرمایا کہ جسنے بایزید کو دیکھا آتش دوزخ اسپر حرام ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ
بات نہین فرمائی اور کفار اور یہود اور منافق آپکو دیکھتے تھے حضرت شیخ نے کہا کہ اس دیکھنے کو رویت ظاہری پر حمل مت کر معلوم ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانےمین چند شخصون نے کہ خاصان صحابہ سے تھے دیکھا ہوگا اور وقت بایزید مین بھی تھوڑے لوگ جمال بایزید
سے بینا ہوئے ہونگے **بیت** تاب نظارہ کہان دیدۂ بیچارہ کو چاہیئے اور ہی دیدہ تیرے نظارہ کو خُذِ الْعَفْوَ پکڑ درگذر کو اس آیت کو جامع
اخلاق نیک سے فرمایا ہی اختیار کر عفو کو یعنے لوگون سے آسانی چاہ مشکل پکڑنے سے ہوجا ونکے تباہ دیا صفت عفو اختیار کر اور گناہ سے
گنہگارونکے درگذر وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ اور حکم کر اور ونکو ساتھ بہتر اقوال و افعال کے اور منہہ پھیرے جاہلون سے اور ان
سے مت جھگڑ بعضون نے کہا ہی عرف وہ خصلت ہی جسے عقل پسند کرے اور شرع قبول فرمائے ابو حمزہ بغدادی نے کہا کہ نفس جاہل ہی
لائق تر ہی اس سے اعراض کرنا کشاف مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ حقیقت اس سخن کی کیا ہی جبرئیل علیہ
السلام نے کہا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہی کہ پیوند کر اس سے جو تجھہ سے قطع کرے اور عطا کر اسکو جو تجھے محروم رکھے اور عفو کر اس سے جو تجھہ پر ستم کرے
بیت جو تجھے زہر دلسے دے تو قند جو کرے قطع اس سے کر پیوند سمجھنا چاہیئے کہ حقیقت مین اصول مکارم اخلاق یہی ہین کہ اس حکیم مطلق جل شانہ

نے فرمائے وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور اگر وسوسہ کرے تجھکو شیطان کیطرف سے وسوسہ ڈالنے والا
پس پناہ پکڑ ساتھہ اللہ کے شر اسکے سے ما زائدہ ہی بعد ان شرطیہ کے اور نزغ بمعنی نازغ ہی اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ تحقیق وہ سننے والا ہی
جو تو کہے جانتے والا ہی جو تو دل میں رکھے اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ ڈرتے ہین
اللہ سے یا پرہیز کرتے ہین شرک سے اور معاصی سے جب مس کرتا ہی انکو وسوسۂ شیطان یاد کر لیتے ہین خدا کو اور اسکی وعید سے اندیشہ
کرتے ہین پس ناگہان وہ دیکھنے لگتے ہین راہ صواب کو اور خطرۂ شیطانی کو دفع کر کر طریق رحمانی پر چلنے لگتے ہین وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ
فِى الْغَىِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ اور بھائی کافرونکے کہ شیاطین ہین کھینچتے ہین کافرون کو بیچ گمراہی کے پھر نہین تھمتے گمراہ کئے جاتے ہین
وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا اور جب نہین لاتا تو انکے پاس آیت قرآن کی وقت خواہش انکی کے کہتے ہین کیون نہین کھینچ
لاتا اسکو مکے والے جب آیت طلب کرتے اور نزول مین اسکے تاخیر ہوتی تو کہتے بطریق استہزا کیون نہین بناتا آیت جیسی اور آیتین بنائی
ہین حق تعالی نے امر فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ مِنْ رَّبِّىْ کہہ سوا اسکے نہین کہ مین پیروی کرتا ہون اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی
طرف میرے پروردگار میرے سے اور تصنیف کرنیوالا قرآن کا نہین ہون مین هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ یہہ قرآن
دلیلین ہین کہ جنسے حق ظاہر ہو جاتا ہی نازل ہوا پروردگار تمھارے سے اور راہ دکھانیوالا ہی اور رحمت ہی واسطے اس گروہ کے کہ ایمان
لاتے ہین خدا اور رسول پر اسباب نزول مین ہی کہ ایک جوان انصاری حضرت کے پیچھے نماز پڑھتا تھا اور جو حضرت پڑھتے تھے سو وہ بھی ساتھ
پڑھتا جاتا تھا یہہ آیت اتری وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور جب پڑھا جاوے قرآن نماز مین پس سنو اسکو
اور چپکے ہو رہو امام کے ساتھہ مت پڑھتے جاؤ تو کہ تم رحم کئے جاؤ ظاہر اس آیت سے یہہ نکلتا ہی کہ سکوت لازم ہی جہان قرآن پڑھا
جاوے لیکن عامہ علما خارج نماز کے مستحب کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد سکوت ہی وقت خطبۂ جمعہ کے اور خطبہ مشتمل ہوتا ہی
آیات قرآنی کو وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے
اور ڈر سے **بیت** امید فضل پہ تیرے سب اپنی زاری ہی ؛ بخوف عدل سدا جی کو ترسگاری ہی وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ اور کم جہر بات سے صبح کو اور شام کو اور مت ہو غافلون مین سے ذکر خدا کے یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت
ہی اور صبح و شام ذکر کرنے سے غرض دوام ذکر ہی اور یہہ وقت افضل اوقات شبانروزی ہین اسواسطے انکو ذکر فرمایا لکھا ہی کہ کفار
مکہ سجدے سے جناب الہی کے نفرت کرتے تھے چنانچہ کہتے تھے لما تامرنا وزادهم نفورا سو حق تعالی نے فرمایا اے حبیب میرے اگر کافر سجدے
میرے سے سرکشی کرتے ہین اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ تحقیق وہ لوگ
کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین نہین تکبر کرتے عبادت اللہ کی سے اور تسبیح کرتے ہین اسکی اور اسیکو سجدہ کرتے ہین یہہ آیت تعریض
مشرکان اور تنبیہ مومنان ہی اسواسطے بعد تلاوت اسکی کے سجدہ کیا چاہیے اور سجدۂ تلاوت کے چودہ جگہہ قرآن مین ہین اور دو مقام
پر اختلاف ہی ایک سورۂ حج کے آخر مین کہ بمذہب امام شافعی اور امام احمد سجدہ ہی اور نزدیک امام اعظم کے اور باقی ائمہ کے نہین دوسری
سورۂ ص مین بمذہب امام اعظم سجدہ ہی اور بمذہب باقی ائمہ نہین اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے سجدہ تلاوت پڑھنے والے اور سننے
والے پر خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین واجب ہی فی الحال اور اگر فوت ہو جاوے تو قضا اسکی لازم ہی اور نزدیک دوسرے امامون کے
سنت ہی پس انکے مذہب کے موافق اگر فوت ہو جاوے تو قضا لازم نہین اور محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ مین

Marfat.com

اس سجدے کو سجدۂ ملائکہ کہا ہے پس ساجد کو چاہیئے کہ خصایص ملکی حاصل کرے تو کہ حقیقت کو اس سجدے کی پہنچے نکتہ اقرب مایکون العبد من
ربه وهو ساجد یہان کھلتا ہے اور سرّ فاعنی علی نفسك بكثرة السجود یہان ظاہر ہوتا ہے شیخ الاسلام نے کہا جو سر کہ سجود میں نہیں
سیجہ ہے اور جس کف مین جود نہیں کچھ ہے **بیت** یہان فضل جود سے ہے بزرگی سجود سے ؛؛ یہہ دو نہون تو یہ ہے نہونا وجود سے سورۃ
انفال مدنی ہے پچھتر آیتیں ہین ایکہزار دوسو چوراسی کلمے ہین پانچ ہزار دوسو چورانوے حرف ہین فوصل اسکی مدم قطرب ہین اور نظر اور
تطبیق اس سورہ کی ساتھ سورۂ اعرف کے یہہ ہے کہ اعراف مین احوال جزا کا کافروں کے بیچ آخرت کے ہوگی تھا اور اسمین بیان ذلت انکی اور قتل اور
قید کا دنیا مین ہے ؛ سورۃ الانفال مدنیۃ ؛ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ ؛ وهي خمس وسبعون آية

يَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ سوال کرتے ہین تجھ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوٹون سے کفار کے کہ اس امت پر حلال ہین یا نہین بعضون نے
لکھا ہے کہ اہل بدر لوٹ مین کفار کے اختلاف کرتے تھے جوان کہتے تھے کہ ہم لڑے ہین ہمارا حق ہے اور بوڑھے کہتے تھے کہ ہم بھی مددگار
تمھارے تھے ہمارا حصہ بھی ہے آخر حضرت کے پاس آکر پوچھا حق تعالی نے یہہ آیت انکے جواب مین اُتاری کہ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ
کہہ کہ حکم لوٹونکا واسطے اللہ کے ہے اور رسول کے ہے کہ حکم الٰہی سے جسکو چاہے بانٹے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَيۡنِكُمۡ پس ڈرو اللہ سے
اور جھگڑا مت کرو اور درست کرو معاملے آپس کے عبادہ بن صامت رض نے کہا کہ اہل بدر کے حق مین یہہ آیت آئی ہمنے اختلاف کر کر راہ
اعتدال سے انحراف کیا تھا حق تعالی نے حکم تقسیم کا اپنے رسول کو فرمایا اور ہمنے معاملات کو درست کیا وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ
مُّؤۡمِنِيۡنَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی بیچ تقسیم غنائم کے اگر ہو تم ایمان والے اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ
قُلُوۡبُهُمۡ سوا اسکے نہین کہ مومنان کامل وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہین دل انکے **قطعہ** ہیبت سے جلال کبریا کے ؛ عظمت سے
کمال کبریا کے ؛؛ ہوجاتا ہے رنگ فق انھونکا ؛ دہشت سے سوال کبریا کے ؛؛ یا انکے انعام اور افضال پر نگاہ کر کر اور اپنی تقصیر اعمال پر ترسان
ہوتے ہین وَاِذَا تُلِيَتۡ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُهٗ زَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے آیتیں اسکی یعنے قرآن زیادہ کرتی ہین وہ آیتیں انکا ایمان
یعنے جو آیت نازل ہوتی ہے اور وہ سنتے ہین تصدیق اور یقین انکا اور زیادہ ہوتا ہے حقایق سلمی مین ہے کہ برکت تلاوت سے نور یقین
باطن مین انکے پیدا ہوتا ہے اور زیادتی طاعت کی اوپر ظاہر انکے کے ہویدا ہوتی ہے بحر الحقائق مین ہے کہ ایمان حقیقی ایک نور ہے کہ
بقدر وسعت روزنہ دل کے باطن مین چمکتا ہے پس جب اہل دل آیات قرآنی سنتے ہین روزنہ دل انکا برکت اسکی سے کشادہ تر ہوجاتا
ہے اور نور ایمان اسمین سے زیادہ تر آتا ہے پس نور جمال مین مستغرق ہوجاتے ہین **بیت** غرق نور شہود ہین یہہ لوگ ؛ صاحب
فضل و جود ہین یہہ لوگ ؛؛ وَّعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین نہ دنیا اور اہل دنیا پر کیونکہ جو غلبہ نور الٰہی سے
مضمحل اور فانی ہوا پردے ماسوا اسکو کیا رہے بلکہ مشاہدۂ ماسوا دیدۂ شہود انکے سے اٹھ گیا **نظم** غرق دریا مین جو کوئی ہوگیا ؛ اسکو
خبر دریا کی کیا سوجھے بھلا ؛ جسطرف نظرین اٹھاوے آب ہے ؛ آب ہی مین اسکی خورد و خواب ہے ؛؛ الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ مومنان کامل وہ ہین کہ اخلاص سے قائم رکھتے ہین نماز کو ساتھ شرائط اور آداب اسکے کے اور اس چیز سے کہ دی
ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین راہ الٰہی مین اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا یہہ لوگ کہ اعمال باطنی کو کہ دہشت اور توکل ہے ساتھ اعمال ظاہری
کے کہ صلوۃ اور زکوۃ ہے جمع کرتے ہین وہ ہین ایمان والے ساتھ تحقیق کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو منافق نہو وہ مومن حق ہے
لَهُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَمَغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ واسطے انکے درجے ہین نزدیک پروردگار انکے کے اور بخشش ہے گناہون کی اور

Marfat.com

رزق ہی یا کرامت صاف کدورت اکتساب سے اور خالی خوف حساب سے امام قشیری نے کہا ہی کہ رزق کریم وہ ہی کہ مرزوق کو شہود
رازق سے باز نرکھے **نظم** رزق مین رزاق کے غافل نہو ۔ چہوڑ دے اسباب کو ای نیک خو ۔ معطی ہر خیر و شر اللہ ہی ۔ بے سبب
سوے مسبب راہ ہی ۔ پار کھنا پھر تیری نگہ سوے سبب ۔ سو عجب ہی سو عجب ہی سو عجب ۔ اصل دیکھیگا تو اکحل ہوگا تو ۔ فرع دیکھیگا
تو احول ہوگا تو ۔ لکھا ہی کہ قافلہ قریش کا اسباب مال لیکر شام سے پھر اتھا ابو سفیان اسمین سردار تھا جبرئیل نے آکر حضرت کو خبر کی
آپنے مسلمانون سے احوال کہا سب نے کثرت مال اور قلت رجال معلوم کر کر قصد لوٹنے کا کیا اور مدینے سے باہر نکلے ابو سفیان نے
ضمضم غفاری کو طرف مکے کے روانہ کیا کہ جلد قریش سے مدد لاوے ابو جہل بہت لوگون کو ساتھ لے مدد قافلے کو بدر کیطرف چلا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وادی زفران مین تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر لشکر کفار کے آنے کی خبر کی مدارک مین ہی کہ حضرت نے صحابہ کو کہا
کہ قافلہ لوٹنے پر خوش ہو یا حرب کفار پر بعضون نے کہا کہ حرب کی ہم مین کہان طاقت ہی اگر قافلہ ہاتھ لگے تو مناسب تر ہی حضرت
اسبات سے ناخوش ہوئے اور اکابر صحابہ نے حرب اختیار کیا اور حضرت نے فرمایا کہ مین گویا جنگ گاہ دیکھ کر رہا ہون
یہان ابو جہل مرا پڑا ہوگا اور یہان امیہ بن خلف اور یہان فلانا اور یہان فلانا اور جو آپ نے فرمایا تھا وہی ہوا ایک قدم کیسکا مقتل سے
نہ بدلا سو حق تعالی فرماتا ہی کہ تجھکو بدر مین کہ حرب گاہ کفار ہی اللہ سبحانہ لیجا دیگا كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ جسطرح سے نکالا
تجھکو پروردگار تیرے نے گھر تیرے سے کہ مدینہ ہی ساتھ حق کے وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ اور تحقیق ایک گروہ مسلمانون مین سے البتہ ناخوش
رکھتے مین بدر کے جانے کو بے اسباب اور رنج سفر کے سبب نہ بطریق مخالفت امر رب يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ جھگڑا کرتے مین
تجھ سے بیچ اختیار حق کے کہ جہاد ہی پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا انپر کہ جہاد واجب ہی یا بعد اسکے کہ معلوم کیا انھون نے تیرے بتانے سے کہ
اعدا پر فتح یاب ہونگے اور باوجود اسکے ایسے جانتے مین كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ گویا کہ انکے جلتے مین طرف موت کے
اور گویا کہ وہ دیکھتے مین اسباب اور علامات موت کی اور یہہ صورت بسبب قلت عدد اور مدد کے اور کمی زاد اور استعداد انکے کے تھی کیونکہ تمام
لشکر تین سو پانچ آدمیکا تھا اور ستر اونٹ تھے اور دو گھوڑے اور چھ زرہ اور آٹھ تلوارین وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا
لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ اور یاد کر جب وعدہ کرتا تھا تمکو اللہ ایک دو جماعتون مین سے کہ قافلہ اور لشکر
کفار ہی یہہ کہ وہ واسطے تمھارے ہی اور دوست رکھتے تھے تم یہہ کہ بن شوکت والا ہو یعنے قافلہ واسطے تمھارے کیونکہ سن لیا تھا
تمنے کہ قافلے مین چالیس سوار سے زیادہ نہین اور لشکر نوسو پچاس مردون کا ہی پس تم سہل کیطرف مائل تھے وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اور ارادہ کرتا ہی اللہ یہہ کہ ثابت کرے حق کو ساتھ آیتون اپنی کے کہ ذات الشوکت کے لڑائی کے حق مین نازل
کی ہی یا ساتھ وعدون فتح کے کہ پیغمبر اپنے سے کئے یا ساتھ کلمات ازلی کے کہ قتل اور قید مین کفار کے لوح محفوظ پر لکھے وَيَقْطَعَ دَابِرَ
الْكٰفِرِيْنَ اور کاٹے جڑ کافرونکی لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ تو کہ ثابت اور ظاہر کرے دین اسلام کو کہ حق ہی اور
جھٹلا وے اور گما دے کفر کو کہ باطل ہی اور اگرچہ بچاہین اور ناخوش رکھین اسبات کو کافر اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اور یاد
کر جسوقت فریاد کرتے تھے تم پروردگار اپنے سے اور کہتے تھے اغثنا یا غیاث المستغیثین ربنا انصرنا علی عدوک اور بعضون نے
کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ الہی اگر اس گروہ مومنون کو ہلاک کریگا تو اور کوئی نہوگا کہ تیری عبادت کرے پس قبول
کی اللہ نے دعا واسطے تمھارے اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ یہہ کہ مدد دونگا تمکو ساتھ ہزار فرشتونکے پیچھے سے اور لانے

Marfat.com

والے یہہ ہزار مقدمہ لشکر ملائکہ مین اور پیچھے فوج ہی انکے اور تفسیر ثعلبی مین مجاہد سے منقول ہی کہ روز بدر سوا ان ہزار کے اورنے قتل نہین
کیا اور آل عمران مین کہ ثلاثہ اور خمسہ گذرا جہت بشارت تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ ہزار تھے پیچھے انکے پھر ہزار تھے اسیطرح پانچ ہزار
فوج تھے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ اور نہین کیا اس امداد کو اللہ نے مگر خوش خبری واسطے تمہارے فتح کی اور تو کہ آرام
پکڑین ساتھ اسکے دل تمہارے اور ہیبت و دہشت قلت ذلت کی تمسے دور ہو وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور نہین مدد مگر نزدیک سے اللہ کے
اور نہ نزدیک سے فرشتونکے اور اور کسی کے اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ غالب ہی دوستونکو اپنے فتح یاب کرتا ہی حکمت والا ہی
دشمنونکو اپنے خراب کرتا ہی اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اور یاد کرو جسوقت کہ ڈھانکتا تھا تمکو اونگہنے سے اَمَنَةً مِّنْهُ امن اسکی طرف سے
سمجھہ لیجیے کہ اس رات کہ جسکے دن کو مقابلہ کفار سے منظور تھا صحابہ کرام کے دلمین دغدغہ عظیم تھا اس سبب سے کہ منزل انکی ریگستان
تھی پانون ریت مین گڑے جاتے تھے اور پیاسے تھے اور پانی نتھا حق تعالی نے انکو سلا دیا اکثر صحابہ کو احتلام ہو گیا صبح کو شیطان
نے وسوسہ ڈالا کہ تمہین نماز پڑھنی ہی اور بعضے محتلم ہین اور بعضے محدث اور پانی نہین ہی اور پانون ریت مین دہسے جاتے ہین اور
کافر زمین سخت پر ہین اور پانی پر قادر ہین اور تم کہتے ہو ہم دوستان خدا ہین اور پیغمبر ہم مین ہین یہہ کیونکر ہو حق تعالی نے مینہہ برسایا چنانچہ
فرمایا وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ اور اتارا تھا اوپر تمہارے آسمان سے یا ابر سے
پانی تو کہ پاک کرے تمکو حدث سے ساتھ اسکے اور دور کرے تم سے وسوسہ شیطان کا کہ کہتا تھا نصرت اور جنابت آپسمین جمع نہین ہوتین
لکھا ہی کہ مینہہ ایسا برسا کہ نالے بہہ نکلے صحابہ کرام نے غسل کیا اور وضو کیا اور جانورونکو پانی پلایا اور ریت جو درمیان انکے اور
کفار کے تھی مینہہ سے دب گئی اور خطرہ شیطانی دفع ہوا وَلِيَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ اور تو کہ باندھے گرہ اوپر دلون
تمہارکے صبر اور استقلال اور ثابت رکھے بسبب اسکے قدمون تمہارکو معرکہ جنگ مین یا بسبب باران کے زمین ریت کی مین کہ جب مینہہ
برسا ریت دب گئی پانون مسلمانونکے مستحکم ہوئے اور کفار کی منزل مین کیچڑ ہو گیا قدم انکے پھنسنے لگے اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ
مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وحی بھیجتا تھا پروردگار تیرا طرف فرشتونکے جو مدد کو مسلمانون
کے آئے تھے اور مضمون وحی کا یہہ تھا کہ مین ساتھ تمہارے ہون ساتھ امداد اور اعانت کے یا مددگار اور نگاہدار تمہارا ہون شر اعدا سے
پس ثابت رکھو یعنے دل بڑھاؤ ان لوگونکے کہ ایمان لائے ہین بڑے بڑے ثواب محاربہ کفار کے بیان کر کر یا بشارت فتح کی دیکر مدارک مین ہی
کہ فرشتے آدمیون کی شکل صف مومنون کے آگے جاتے تھے کہ بشارت ہو تم غالب ہوا اور خدا تمہارے ساتھ ہی مردانہ رہو دشمن تھوڑے
ہین فتح تمہاری ہی پس یہہ معنی ہوئے کہ ای فرشتو تم بشارت دو کہ مین سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ
الْاَعْنَاقِ البتہ ڈالونگا بیچ دلون ان لوگونکے کہ کافر ہوئے رعب پس مارو ای فرشتو کافرونکو اوپر گردنون کے سمجھہ لیجیے کہ فرشتونکو
جو حکم قتال کرنیکا ہوا تو یہہ نہین سمجھتے تھے کہ کس عضو پر ضرب کی چاہیے ارشاد ہوا کہ مارو سر پر وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ اور مارو ان
سے ہر پوری پر مراد اس سے ہر بند اعضا ہی یا تمام دست و پا ہی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یہہ ضرب انپر اسواسطے ہی کہ انہون نے خلاف کیا اللہ کا
اور رسول اسکے کا وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور رسول اسکا پس تحقیق اللہ سخت عذاب
کرنیوالا ہی مخالفون پر دنیا مین ساتھ گرفتاری کے اور آخرت مین ساتھ خواری کے ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ یہہ ہی عقوبت ای کافرو پس چکھو اسکو اور تحقیق واسطے
کافرون کے ہی عذاب آگ کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ای لوگو جو ایمان

Marfat.com

لڑنے ہو جسوقت کہ ملاقات کرو تم ان لوگون سے کہ کافر ہوئے لشکر باندھ کر واسطے حرب تمہارے پس مت پھراؤ اُنسے پیٹھون کو یہ حکم
اول اسلام مین تھا کہ ایک مسلمان دس کافر سے نہ بھاگے پھر آیت الآن خفف اللہ عنکم سے منسوخ ہو گیا چنانچہ عنقریب آویگا وَمَنْ
يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ اور جو کوئی پھیر دے اُنسے اُسدن پیٹھ اپنی مگر حرفت کرنیوالا واسطے
لڑائی کے کہ پیچھے ہٹ کر دشمن کو فریب دے تا کہ وہ غافل ہوا اور پھر پھر کر مارے یا جگہہ پکڑنیوالا طرف جماعت مسلمانون کے یعنے ادھر
کے غول سے اُدھر کے غول مین جاوے اور جو کوئی ہو غیر ان دو وجہ کی پیٹھ پھیرے اعدا سے فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ
جَهَنَّمُ پس تحقیق پھر آیا ساتھ غصے کے اللہ کیطرف سے اور جگہہ رہنے کی اُسکے دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری جگہہ پھر جانے کی
ہے دوزخ لکھا ہے کہ جب دونو لشکر مقابل ہوئے مسلمانون نے حملہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی جو وعدہ کیا ہے وفا کر
جبرئیل آئے اور کہا کہ مٹھی مٹی کی اُٹھا کر کافرون کیطرف پھینکو آپ نے شاہت الوجوہ کہکر پھینکی آنکھون مین کافرون کے پڑگئی وہ آنکھین
ملنے لگے فرشتون نے مارنا شروع کیا اور مومنون نے ہتیار لگائے ستر سردار عرب کے مارے گئے اور ستر کو گرفتار کرلے آئے بعد اُسکے
اہل بدر فخر کرنے لگے ایک کہتا تھا ہمنے مارا دوسرا کہتا تھا ہمنے اسیر کیا حق تعالی نے آیت اُتاری کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ
پس نہین مارا تمنے انکو اپنی قدرت سے اور لیکن اللہ نے مارا انکو کہ تمھین قوت دی اور غالب کیا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ رَمٰى اور نہین پھینکا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشت خاک کو روئے اعدا پر جسوقت پھینکا تو نے اور پھینکنا تیرا یہ تھا کہ تمام لشکر
کی آنکھون مین پڑجاوے ولیکن اللہ نے پھینکا تھا اسکو کہ ہر ایک کی آنکھ مین پہنچ گیا اضافت فعل ساتھ عبد کے کسب کی راہ سے ہے
اور خلق کی راہ سے اللہ کیطرف صاحب تاویلات نے کہا ہے کہ حق تعالی نے راہ دکھائی صحابۂ کرام کو ساتھ فنا افعال کہ اُنسے سلب
فعل کر کر اثبات طرف اپنے فرمایا کہ فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام بقا باللہ کے تھے سلب کیا فعل
اُنسے کہ وما رمیت اور نسبت دی فعل کیطرف اُنکے کہ اذ رمیت اور اثبات اپنے سے کہ ولکن اللہ رمی تا افادہ معنی تفصیل کرے
جمع مین فیکون الرامی محمد رسول اللہ صم باللہ لا بنفسہ **نظم** ما رمیت اذ رمیت پڑھ کے جان رتبہ پیغمبر آخر الزمان ؎ جو وہ کرتے تھے
خدا سے تھا ظہور نفس کا اُنکے نتھا اسپر عبور ؎ یہین سے مرتبہ آپکا اور اور پیغمبرونکا دریافت کرو کہ داؤد ؑ کے فعل کی نسبت طرف داؤد ؑ
کے کی کہ وقتل داؤد جالوت ؎ اور حضرت کے فعل کی نسبت طرف اپنے فرمائی کہ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی بڑا فرق ہے کہ
بندہ کے فعل کی اضافت طرف اپنے فرمائی کہ وہ قدیم اور منزہ آفات اور حوادث سے ہے **بیت** ایک باخدا ہے یک مین خودی کا
نشان ہے ؎ اسمین اور اُسمین فرق زمین آسمان ہے وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اور یہہ جو کچھ حق تعالی نے کیا اسواسطے ہے
تو کہ آزمایش کرے مومنون کو ساتھ نعمت کے اپنی طرف سے آزمایش نیک امام جعفر صادق ؓ نے کہا ہے کہ بلا حسن یہہ ہے کہ انکو نفوس
اُنکے سے فانی کر کر ساتھ ہویت اپنی کے باقی فرمائی امام قشیری نے کہا کہ بلائے حسن یہہ ہے کہ مبتلائے مشاہدہ کرے کہ مبتلا کو عین بلا مین مشاہدہ
ہے **نظم** جب اُسکی طرف سے رنج و غم جان لیا ؎ یعنے کہ جو کچھ ہے سو اسینے ہے دیا ؎ رنت زحمت کو ہمنے رحمت سمجھا ؎ جو درد دل آیا راحت
جان لیا ؎ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہے فریاد اور دعا تمہاری جاننے والا ہے نیتین تمہاری اسیواسطے دعا قبول فرمائی
ذٰلِكُمْ یہہ ہے بات کہ دیکھی وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ اور یہہ بھی ہے کہ اللہ سست کرنیوالا ہے مکر کافرونکا لکھا ہے کہ کافرون
نے مکے سے نکلتے ہوئے کعبہ شریفہ مین جا کر دعا کی تھی کہ الٰہی فتح دے ان دونون لشکر مین سے اس لشکر کو جو راہ یافتہ تر ہے اور دین انکا

Marfat.com

فاضل تر ہی اور ساتھ تیرے دوست تر ہی اور ابو جہل نا اہل بھی وقت جنگ کے دعا کی تھی کہ اللھم انصر احب الفئتین الیک سو اللہ سبحانہٗ
فرماتا ہی کے والونکو خطاب کرکر کہ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ اگر فتح چاہتے ہو تم پس تحقیق آئی تمہارے پاس فتح اُس دین کی جو دوست
تر ہی نزدیک تیرے وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر باز رہتے ہو ای کافرو جو باقی رہے ہو جنگ بدر سے عناد پیغمبر سے پس وہ بہتر ہی
واسطے تمہارے قتل دنیا اور عذاب آخرت سے وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ اور اگر پھیرو تم ساتھ لڑائی مسلمانون کے پھر آوینگے ہم ساتھ فتح اُنکی
کے وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور ہرگز نہ کفایت کریگی تم سے ای کافرو جماعت تمہاری کچھ
اگرچہ بہت ہو یعنے کچھ بلا دفع نکر سکیگی اور تحقیق اللہ ساتھ ایمان والون کے ہی یاری اور مددگاری مین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ ای لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور پیغمبر اُسکے کی اور مت منہہ پھیرو اس سے مراد آیت سے
امر با طاعت پیغمبر ہی اور نہی مخالفت اُنکی سے اور ذکر طاعت حق کا اسواسطے ہی کہ تا آگاہ ہون کہ طاعت حق با طاعت رسول ہی جلیت
جنے طاعت اُنکی کی طاعت خدا کی اُسنے کی: ماننا حکم اُنکا ہی بس عین حکم ایزدی: پس حکم رسول سے مت عدول کرو وَاَنْتُمْ
تَسْمَعُوْنَ اور حال اُنکہ تم سنتے ہو کہ مین کہتا ہون وہ پیغمبر میرا ہی یا سنتے ہو مواعظ قرآن کو وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا
وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور مت ہو مانند اُن لوگون کے کہ کہتے ہین سنا ہمنے اور حال اُنکہ وہ نہین سنتے جیسے اہل کتاب یا کافر یا منافق
کہ سنتے ہین اور عمل نہین کرتے گویا کہ نہین سنتے جلیت سن کے جو ماننے نہین سننا ہی وہ کس کام کا: فی الحقیقت کر ہی رکھتا
کان گر وہ نام کا اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ تحقیق بدتر چلنے والے زمین پر نزدیک اللہ کے
بہرے گونگے ہین حق بات کے سننے کہنے سے وہ جو نہین سمجھتے حق کو سمجھ لیجیے کہ بدتر جانورون سے اُنکو اسواسطے فرمایا کہ عقل سے اُنھون نے
جو سبب فضل ہی سب حیوانات پر منہہ پھرایا اور نفس خسیس کو اپنا حاکم ٹھہرایا تبیان مین ہی کہ مراد اس سے ایک جماعت ہی عبدالدار کی
کہ اُسمین سے سوا دو شخص کے کوئی ایمان نہین لایا مصعب بن عمیر اور ابن حرملہ رضی اللہ عنہما وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ اور اگر جانتا
اللہ بیچ اُنکے بھلائی فائدہ اُٹھانے کی آیات قرآنی سے البتہ سناتا اُنکو یعنے توفیق سننے نافع کی دیتا وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ
اور اگر اب سنا دے اُنکو البتہ پھر جاوین ایمان سے طرف کفر اور نفاق کے اور وہ منہہ پھیرنے والے ہین قول حق سے اور ایک قول ہی کہ
کفار مکہ نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصی بن کلاب کو جلا وہ مرد مبارک تھا اگر وہ تصدیق کریگا تمہاری اور ایمان تم پر لاویگا تو ہم
بھی لاوینگے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر خدا اُنکو سنا وے کلام قصی کا تو بھی ایمان نہین لائینگے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ
اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو پکارنا قبول کرو واسطے اللہ کے اور واسطے رسول کے جب پکارے تمکو رسول واسطے اس
چیز کے کہ زندہ کرے تمکو وہ علم دین ہی کہ حیات دل اس سے ہی یا عقائد صحیحہ اور اعمال فاضلہ ہین کہ موجب حیات ابدیہ ہین بہشت مین
یا جہاد ہی کہ سبب بقا تمہاری کا ہی کہ اگر ترک کروگے دشمن غلبہ کرکر تمکو ہلاک کر ڈالینگے یا شہادت ہی کہ حیات ہی اللہ کے نزدیک
یا قرآن ہی کہ زندہ کرنیوالا دل مسلمانون کا ہی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ اور جانو یہہ کہ اللہ حایل ہوتا ہی درمیان
آدمی کے اور دل اُسکے کے یہہ تمثیل ہی نہایت قرب حق کی ساتھ بندیکے اور تنبیہ ہی اسپر کہ حق تعالی مطلع ہی دل کے اسرار پر یا یہہ معنے
ہین کہ مقلب القلوب ہی تصرف کا دلمین جسطرح کہ چاہتا ہی کشف الاسرار مین ہی کہ علماء دلکو پاتے ہین ولمن کان قلب عبارت
اس سے ہی اور عرفاء دلکو گم کرتے مین یحول بین المرء وقلبہ اشارت اس سے ہی بدایت مین دل سے کار ہی اور نہایت مین دل حجاب

دیا ہے **بیت** مدتون تک دلمین جسنے اسکا نظارا کیا؛ اب جو دل پردا ہوا تو دلکو صد پارا کیا؛ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور یہہ بھی جانو
کہ تم طرف اُسکے اکٹھے کئے جاؤگے اور جزا اعمال کی پاؤگے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاۗصَّةً اور ڈرو اس فتنے
سے کہ وبال اُسکا نہ پہنچے اُن لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین تم مین سے خاص کر بلکہ عام ہو ظالم اور غیر ظالم کو اثر اسکا پہنچے وہ آخر زمان مین ہوگا کہ بدعت
بہت شایع ہوگی امر معروف اور نہی منکر مین رعایت کرینگے جہاد مین سُستی لاوینگے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جانو
یہہ کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اسپر کہ ضرر ظلم کا اسکے اورون کو پہنچے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ
اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ اور یاد کرو اے مہاجرو جسوقت کہ تھے تم تھوڑے ناتوان گنے جاتے تھے بیچ زمین مکے کے پہلے ہجرت سے
ڈرتے تھے یہہ کہ اوچک لیجاوین تمکو کفار قریش یا خوف رکھتے تھے یہہ کہ جب مکے سے نکلینگے مشرکان عرب تاراج کرینگے فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ
بِنَصْرِهٖ پس جگہہ دی تمکو اللہ نے مدینے مین اور قوت دی تمکو ساتھہ مدد اپنی کے یا انصار کو مددگار کیا تمھارا یا فرشتونکو معین کیا بدر مین
وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور روزی دی تمکو پاکیزہ لوٹین کفار کی کہ پہلی امتون پر حرام تھین تو کہ تم شکر کرو اس نعمت
پر امام ثعلبی نے کہا ہے کہ بعضے صحابہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باتین اورون سے کہتے تھے منافق سُنکر مشرکون کو خبر کرتے تھے یہہ آیت
آئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی ظاہر کرنے مین
بات کے اور ایک قول ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو حصار بنی قریظہ پر بھیجا یہود نے مشورتا پوچھا کہ حضرت ہم سے
کیا کرینگے ابولبابہ نے کہا اشارت سے کہ گردنین تمھاری مارینگے پھر سمجھا کہ مین نے خیانت کی وہان سے مسجد نبوی مین اگر ستون
مسجد سے اپنے آپکو باندھا یہان تک کہ توبہ انکی قبول ہوئی اور یہہ آیت اُتری اور بعضون نے کہا ہے خیانت مت کرو خدا کی ترک فرائض
مین اور رسول کی ترک سنت مین وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور مت خیانت کرو امانتون اپنی مین کہ آپسمین رکھتے ہو
اور تم جانتے ہو کہ وبال بہت ہے خیانت کا اور واجب ہے ضبط رکھنا امانت کا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور جانو
یہہ کہ مال تمھارے اور اولاد تمھاری فتنہ ہے کہ ساتھہ اسکے اللہ تعالی انھین آزماتا ہے پس چاہیے کہ دوستی مال کی اور الفت فرزندکی تمکو
گناہ مین نہ ڈالے **بیت** مال و ولد فتنہ مین فتنے سے رہ دور دور؛ واجب ہے اسپر کہ جو فتنے کا چاہے ہے ظہور؛ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ
اَجْرٌ عَظِيْمٌ اور جانو یہہ کہ اللہ نزدیک اسکے اجر بڑا ہے پس طلب ثواب مین کوشش کرو اور جمع مال اور حب اولاد سے باز رہو يٰٓاَيُّهَا ع
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو اگر پرہیزگاری کروگے اللہ کی کریگا واسطے تمھارے فتح
کہ جس سے مبطل اور محق مین امتیاز ہوجاویگا بحر المعانی مین ہے کہ حق تعالی بسبب تقوی کے افاضہ کریگا تم پر اسرار جلال اور القا کریگا انوار
جمال اپنے تو کہ فرق کرو تم درمیان حدوث اور قدم کے اور پہچانو تم اسرار وجود اور عدم کے اور صوفیہ وجودیہ کہتے مین متقی وہ ہے کہ
فعل اسکے افعال الہیہ مین فانی ہوئے ہون اور صفات اسکی صفات حق مین گم کئے ہون اور ذات اسکی ذات مولی مین نیست اور نابود ہوگئی ہو؛
نظم رفت تو نہ پوچھہ ہم سے اسرار وجود؛ آتے ہے نظر نہین مین اطوار وجود؛ جو نیست ہوگیا ہو خبر وہ ہستی کی بتائے؛ یہان ہے نہ
وجود اور نہ آثار وجود؛ وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور دور کریگا تم سے برائیان تمھاری اور بخشیگا
واسطے تمھارے اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے لکھا ہے کہ جو اجازت ہجرت کی ہوئی اور صحابہ رضی مدینے کو گئے سوا ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما
کے کوئی حضرت کی خدمت مین نہ رہا قریش دار الندوہ مین جمع ہوئے ابلیس شیخ نجدی کی شکل بن آیا وہان مشورہ کر رہے تھے سب ایک نے

Marfat.com

کہا پیغمبر کو محبوس کر دو اور آب و نان مت دو آپ مر جاوینگے ابلیس نے یہہ بات نہ پسند کی اور کہنے لگا کہ اکثر اہل مدینہ ایمان لائے ہین یار انکے اگر
وہان بستے ہین اور بنی ہاشم اس شہر مین بہت ہین سب اتفاق کر کر تم سے لڑینگے اور انکو چھڑا لینگے دوسرے نے کہا انکو اس ولایت سے
نکال دو جہان چاہین چلے جاوین ابلیس نے کہا جہان جاوینگے لوگ جمع کر کر تم سے مقابلہ کرینگے ابوجہل نے کہا کہ میری رائے مین تو یہہ آتا ہے کہ
ہر قوم مین سے ایک ایک شخص جمع کر کر انکو مار ڈالین خون انکا تمام قبائل مین منتشر ہو جاوے بنی ہاشم سب سے نہین لڑ سکینگے بالضرور دیت پر
راضی ہو جاوینگے ابلیس نے یہہ بات پسند کی ابوجہل نے ہر قبیلے سے ایک ایک شخص بلا کر مقرر کیا کہ شب کو قتل کرین جبرئیل نے آکر حضرت کو اس مشورے
کی خبر کی حضرت نے علی مرتضیٰ کو اپنے بچھونے پر سلایا اور صدیق اکبر کو ہمراہ لے غار کو گئے حق تعالیٰ وہ نعمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دلاتا ہے
وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ اور یاد کرو اسکو کہ جسوقت مکر کرتے تھے ساتھ تیرے وہ لوگ جو کافر
ہوئے تو کہ بند کر رکھین تجھکو یا مار ڈالین تجھکو ساتھ تلوارون مختلف کے یا نکال دین تجھکو مکے سے وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ اور مکر کرتے تھے
وہ اور جزا دیتا تھا انکو اوپر مکر انکے کے اللہ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ اور اللہ بہتر جزا دینے والا ہے مکارونکا اور جزا مکر کی یہہ ہے کہ انکا مکر
انہین کیطرف رد کرتا ہے اور وہ کنوان اور کے گرنے کو کھود دیتے ہین اللہ انہین کو اسمین گراتا ہے **بیت** اور کے گرنے کو جو کھودے چاہ
کیون نہ وہ خود گر پڑے اسمین تباہ ؛ لکھا ہے کہ نضر بن حارث ملعون تجارت کے واسطے فارس کو گیا تھا وہان سے قصہ رستم اور اسفندیار
کا خرید کر لایا اور کہنے لگا کہ لو یہہ افسانہ شیرین تر لایا ہون مین کہانیون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سے جو ہمارے سامنے پڑھتے ہین حق تعالیٰ اسکے
عناد کی خبر دیتا ہے کہ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ ھٰذَآ اور جسوقت پڑھی جاتی ہین اوپر نضر اور متابعت والون
اسکی کے آیتین قرآن ہماری کہتے ہین تحقیق سنا ہمنے اس کلام کو اگر چاہین ہم البتہ کہلیوین مانند اسکے اور یہہ سب لاف زنی تھی کیونکہ جب حق
تعالیٰ نے فرمایا تھا عرب والونکو فاتوا بسورۃ من مثلہ تو عاجز آئے تھے اس کہنے سے کہ ہم مثل اسکے بنا لینگے بیجا در جھگڑا اٹھا اور دوسرے
نے کہا اِنْ ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ نہین یہہ مگر کہانیان پہلون کی اور ہم بھی ایسی کہانیان بہت جانتے ہین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہہ بات سنکر فرمایا کہ وائے تجھ پر یہہ کلام اللہ کا اللہ کیطرف سے نازل ہوا ہے نضر نے مقابلہ مین اس سخن کے دعا کی
چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ قَالُوا اللّٰہُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ
اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اور یاد کر اسکو کہ جب کہا نضر نے اور اسکے ساتھیون نے یا اللہ اگر ہے یہہ قرآن حق نازل نزدیک تیرے سے
پس برسا اوپر ہمارے پتھر آسمان سے جیسے اصحاب فیل پر برسائے تھے یا لے آ ہمپر عذاب درد دینے والا غرض اس دعا سے اظہار
یقین کا اپنے تھا بطلان قرآن پر وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ وَاَنْتَ فِیْہِمْ اور نہین تھا اللہ کہ عذاب کرتا انکو اگرچہ وہ بد دعا کرتے
تھے اور حال آنکہ تو بیچ انکے تھا جس قوم مین کہ پیغمبر ہوتا ہے عذاب نہین اترتا خصوصاً کہ تو رحمت عالمین کی ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمْ
وَہُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اور نہین ہے اللہ عذاب کرنیوالا انکو اور حال آنکہ وہ بخشش مانگتے ہین یعنے درمیان انکے استغفار کرنیوالے
ہین یا بالفرض وہی استغفار کرین اور استغفار انکا ایمان ہے حضرت مرتضیٰ علی سے منقول ہے کہ زمین مین دو امان تھین ایک
جو گذر گئی اور وہ پیغمبر ہمارے تھے اور ایک باقی ہے اور وہ استغفار ہے **فرد** مستغفر جرائم و زلات رہ تو رفت ؛ توبہ گنہ سے
کرنا موجب نجات کا ہے ع وَمَا لَہُمْ اَلَّا یُعَذِّبَہُمُ اللّٰہُ وَہُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا کَانُوْٓا اَوْلِیَآءَہٗ اور کیا ہے واسطے
انکے یہہ کہ نہ عذاب کرے انکو اللہ اور حال آنکہ وہ بند کرتے ہین طواف مسجد حرام سے پیغمبر کو اور مسلمانون کو اور نہین وہ لائق والی

Marfat.com

ہونے اسکے کے یہہ رد ہی قول کفار کا کہ کہتے تھے نحن ولاۃ مسجد الحرام ہم متولی اور صاحب اختیار حرم کے ہین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہہ باوجود
شرک کے ولایت حرم کے لائق نہین اِنْ اَوْلِيَاۤؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین لائق والی ہونے اسکے کے مگر بچنے والے
شرک سے اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے کہ ولایت حرم کی حق انکا نہین اور بعضے جانتے ہین اور عنا در کھتے ہین وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ
الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً اور نہین ہی دعا مشرکون کی نزدیک کعبے کے مگر سیٹیان بجانا اور تالیان عادت بعضے کفار کی تھی کہ مرد و زن
برہنہ طواف کعبہ کرتے تھے اور سیٹیان تالیان بجاتے جاتے تھے اور ایک قول یہہ ہی کہ جب حضرت نماز پڑھتے تھے تو وہ بھلانے کو یہہ عمل کرتے
تھے اس تقدیر پر مراد صلوۃ سے نماز ہی فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو ای کافرو عذاب کو کہ قتل اور قید ہی روز بدر مین اور جلنا
آگ کا ہی روز حشر مین سبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے اعتقاد مین اور عمل مین لکھا ہی کہ بعد جنگ بدر کے بارہ سرداروں نے عرب کے مقرر کیا
کہ ایک ایک شخص ہر روز لشکر کفار کو طعام دے پس بقدر ہر شخص دس دس اونٹ ذبح کر کر کھلاتا تھا سو اللہ سبحانہ فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے خرچ کرتے ہین مال اپنے اور اونٹون کو خرید کر ذبح کر کے کفار کو کھلاتے ہین تو کہ بند کرین
لوگونکو راہ اللہ کی سے کہ متابعت اللہ و رسول کی ہی بعضون نے کہا ہی کہ ابو سفیان نے بعد جنگ بدر کے دو ہزار عرب واسطے حرب احد
کے سوا اپنے لوگون کے رکھے اور پچاس ہزار مثقال طلا تھا وہ خرچ لشکر کا کیا اور حرب احد کو گئے یہہ آیت اتری کہ مال اپنے کو خرچ کرتے
ہین فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ پس البتہ خرچ کرینگے مال اپنے کو پھر ہوگا وہ خرچ کرنا اوپر انکے افسوس و پشیمانی
کیونکہ مال گیا ہوا ہاتھ نہ لگیگا اور مقصود نہ ملیگا پھر مغلوب ہونگے آخر کار یعنے فتح مکے کے دن اور یہہ معجزہ قرآن کا ہی کہ خبر آئندہ کی دے
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے طرف دوزخ کے اکٹھے کئے جاوینگے اور یہہ مغلوب ہونا کافرون کا اسواسطے ہی
لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ تو کہ جدا کر دے خدا ناپاک کو کہ کافر ہی پاک سے کہ مومن ہی وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ
جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ اور کرے ناپاک کافرون کو بعض اسکا اوپر بعض کے پس تو کہ وہ کرے اسکو اکٹھا پس کرے اسکو بیچ جہنم کے اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہہ لوگ پلید وہ ہین ٹوٹا پانیوالے احوال و اموال اپنے مین قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ
کہہ واسطے ان لوگونکے جو کافر ہوئے ہین جیسے ابو سفیان اور اصحاب اسکے اگر باز آئین کفر سے اور عداوت پیغمبر سے بخشا جاوے واسطے انکے
جو کچھ گذرا گناہون انکے سے وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ اور اگر پھر کرین عداوت اور مقابلہ پیغمبر کا پس تحقیق گذری ہی عادت
پہلون کی کہ پیغمبرون پر لشکر چڑھالاتے تھے وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ اور لڑو ای مومنو اہل کفر سے یہانتک
کہ نرہے فتنہ یعنے شرک اور ہووے دین تمام خالص کہ توحید ہی یا عبادت واسطے اللہ کے فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ
پس اگر باز رہین کفر سے ساتھ ایمان کے یا جنگ سے ساتھ قبول جزیے کے پس تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین یہہ دیکھتا ہی
مناسب اسکے سزا دیگا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ اور اگر پھر جاوین قبول حق سے اور باز نہ رہین لڑائی سے پس جانو یہہ کہ اللہ
دوست ہی تمہارا نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اچھا دوست اور یار ہی کہ دوستونکو اپنے ضایع نہین چھوڑتا اور اچھا مددگار ہی کہ مومنون
کو مشرکون پر غالب کرتا وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ ع
وَابْنِ السَّبِيْلِ اور جانو تم ای مومنو یہہ کہ جو کچھ لوٹو کافرون سے ساتھ قہر کے کسی چیز سے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی پانچوان حصہ
اسکا اور واسطے رسول کے اور واسطے قرابت والون رسول کے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین اور واسطے یتیمون کے کہ مسلمان محتاج

Marfat.com

ہون اور واسطے فقیرون کے کہ مسلمان ہون اور واسطے مسافرون مومنون کے سمجھہ لیجیے کہ جمہور علما کہتے ہین کہ ذکر اللہ کا یہان
واسطے تعظیم اور برکت کے ہے اور غنیمت مین سے چار حصے مقاتلون کے ہین اور پانچوان حصہ پانچ جگہہ منقسم تھا رسول صلی اللہ
علیہ وسلم اور ذی القربی اور یتیمی اور مساکین اور ابن السبیل مین حصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اب مسلمانون کے کام مین لاؤ یا امام
کو دو یا ان چار حصون مین جو باقی ہین ملا دو اور امام اعظم کے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات سے حصہ آپکا اور ذی القربی
کا ساقط ہے سارا خمس باقی تین حصون مین صرف کیا چاہیے اور امام مالک کے نزدیک امام کی راے پر موقوف ہے جہان ضرورت
وہان صرف کرین اور ابو العالیہ اور ربیع منفرد مین اس قول مین کہ خمس موافق آیت کے چھہ قسم کرین ایک اللہ کے واسطے دو کعبے کی عمارت
اور زینت پر صرف کرین اور باقی پانچون جگہہ جو مذکور ہین بانٹین اور مسائل تقسیم غنائم کی کتب فقہ مین مذکور ہین پس اے مقاتلو خمس
غنیمت کو موافق فرمانے کے تقسیم کرو اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اگر ہو تم حقیقت مین
ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی ہمنے اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین دن فیصلے کے یعنے
دن بدر کے جسدن کہ ملی تھین دو جماعتین مسلمانو اور کافرونکی وہ تاریخ سترھوین رمضان کی دن جمعہ کا دوسرا برس ہجرت کا تھا وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے تھوڑے مومنون کو دن بدر کے اوپر بڑے لشکر کفار کے غالب کر دیا اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ
الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور یاد کرو جسوقت کہ تھے تم کنارے وادی پر مدینہ کے طرف ریت مین
پانون گڑتے تھے پانی نتھا اور وہ دشمن تمھارے کنارے پر مدینہ سے زمین محکم مین اور پانی پر قادر تھے اور سوار کاروان کے
ابو سفیان وغیرہ پیچھے تھے تم سے تین فرسخ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ اور اگر وعدہ قتال کا مقرر کرتے تم دشمنون سے جو پرے کنارے پر تھے اور
انکے فوج کی کثرت اور ہتھیارونکی زیادتی سے لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ البتہ اختلاف کرتے بیچ وعدے لینے کے خوف سے کہ تم کم تھے
اور بے سلاح اور وہ بہت تھے اور ہتھیار بند وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ولیکن اللہ نے کیا درمیان تمھارے
اور انکے بغیر وعدے کے تو کہ تمام کرے اللہ اس کام کو کہ تھا کرنا علم مین اسکے وہ فتح دوستونکی تھی اور شکست دشمنونکی لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ
وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ تو کہ ہلاک ہو جاوے وہ شخص جو ہلاک ہوتا ہے دلیل سے اور جیتا رہے جو شخص کہ جیتا ہے دلیل سے یعنے واقعہ
بدر کا آیات عظیم سے جنے دیکھا مر گیا جیا انکو حجت اور عذر نہین یا مراد من ہلک سے اہل کفر ہین اور من حی سے اہل اسلام یعنے صدور کفر
اور اسلام انسے اوپر حجت واضحہ کے ہے جو کافر ہوا بطلان انکا ظاہر ہے اور جو اسلام پر ثابت رہا حقیقت اسکی روشن ہے وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ اور تحقیق اللہ البتہ سننے والا ہے اقوال مومن اور کافر کے جاننے والا ہے احوال انکے نقل ہے کہ اس شب کہ صبح کو جسکے جنگ بدر
واقع ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا لشکر قریش کا نہایت قلیل ذلیل تعبیر فرمائے کہ دوست غالب ہونگے اور دشمن مغلوب
مسلمان یہہ خواب اور یہہ تعبیر سنکر خوش ہوئے سو اس نعمت کا اللہ تعالی مذکور فرماتا ہے کہ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ
فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا جسوقت کہ دکھلاتا تھا تجھکو اللہ بیچ خواب تیرے کے تھوڑے تو کہ تو نے اصحاب کو کہا وہ دلیر ہوئے اور فتح پائے وَلَوْ
اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اور اگر دکھلاتا تجھکو انکو بہت اور تو کہتا اصحاب سے البتہ سستی کرتے
تم اے اصحابو اور البتہ جھگڑتے تم بیچ کام لڑائی کے کہ لڑے یا بھاگے ولیکن اللہ نے سلامت رکھا تمکو سستی سے اور جھگڑنے سے
یا ضرر امد سے اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو مردانگی اور نامردی سے وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ

Marfat.com

اذ التقيتم في اعينكم قليلا اور یاد کرو ای اصحابہ جسوقت دکھاتا تھا اللہ تمکو وہ کافر جب ملے تم انسے بیچ انکھون تمھاری کے تھوڑے تو
کہ دل تمھارا قوی ہو لئے مارنے پر اور خواب پیغمبر کا سچ ہو لکھا ہی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیکھکر کہا کہ دشمن ستر ہونگے انکے پاس
والے نے کہا کہ قریب سو آدمیون کے ہونگے اور حال انکہ وہ نوسو بچاس تھے ويقللكم في اعينهم اور تھوڑا دکھلاتا تھا تمھین بھی بیچ
انکھون انکے کے تو کہ دلیرانہ حملہ کرین اور خوب مسلح ہو کر نہ آوین نقل ہی کہ ابو جہل ناہل نے کہا انسے کہ ہتھیار کیا کرو گے رسیون سے باندھ لو
پھر جب جنگ شروع ہوا حق تعالی نے مومنون کو نظر مین مشرکون کے دوگنا انسے کر دیا يرونهم مثليهم رأي العين اسیواسطے دل شکستہ
ہو کر شکست کھا گئے یہہ بڑی نشانی قدرت کاملہ الٰہی کی ہی کہ قریب ہزار آدمی کے جو کافر تھے سو کر مومنون کو دکھایا اور مومنون کو کہ
قریب تین سو کے تھے ایک ہزار نوسو کر کافرون کے نظر مین جلوہ گر فرمایا اور یہہ معاملہ اسواسطے کیا ليقضي الله امرا كان
مفعولا تو کہ تمام کرے اللہ وہ کام کہ تھا کرنا اسکا علم مین انکے والى الله ترجع الامور اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب ع
کام يا ايها الذين امنوا اذا لقيتم فئة فاثبتوا واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون اى لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت ملاقات
کرو اس گروہ کفار سے کہ تم سے لڑے پس ثابت رہو قدم میدان جنگ سے مت اٹھاؤ اور یاد کرو اللہ کو بہت دل اور زبان سے تو کہ
تم فتح پاؤ اعداء پر لکھا ہی کہ مراد ذکر تکبیر ہی وقت تلوار مارنے کے یا بد دعا کرنی کافرونکی کہ اللهم اخذلهم واقطع دابرهم سمجھ لیجئے
کہ اس آیت مین تنبیہ ہی کہ بندے کو کوئی شغل ذکر الٰہی سے باز نرکھے **بیت** ذکر سے غافل نرہ تو یک نفس ٭ ذکر دو جگ کی فلاحت
ہی بس واطيعوا الله ورسوله اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی جہاد مین اور ثابت قدم رہو معرکہ قتال مین ٭
ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم اور مت جھگڑو آپسمین پس سست ہو جاؤ گے اور جاتی رہیگی ہوا تمھاری یعنے دولت اور قوت
یا باد فتح تمھاری کہ حق تعالی فتح کے وقت باد چلاتا ہی اسے ریح النصرۃ کہتے ہین حدیث مین ہی النصرة بالصبا واهلكت عاد بالدبور
بیت نفس و شیطان پر بھی پاوین ظفر ٭ باد فضل حق مدد فرمائے گر واصبروا اور صبر کرو بیچ لڑائی کے ان الله مع الصبرين
تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالون کے ہی مددگار ولا تكونوا كالذين خرجوا من ديارهم بطرا ورئاء الناس اور مت ہو
مانند ان لوگونکے کہ نکلے گھرون اپنے سے اتراکر اور دکھانے کو لوگون کے مراد اس سے اہل مکہ ہین کہ قافلے کی حمایت کو مکہ سے چلے ہین
راہ مین خبر پائی کہ قافلہ بدر سے سلامت گذر گیا راہ سے پھرنے لگے ابو جہل نے کہا چلو بدر کو چلین شراب پیئین تا آوازہ دبدبے کا ہمارے
عرب مین منتشر ہو سو حق تعالی مومنون کو فرماتا ہی کہ تم انکی طرح گھرون سے مت نکلو کہ وہ تکبر اور ریا کرتے تھے ويصدون عن سبيل الله
اور بند کرتے تھے لوگون کو راہ اللہ کی سے والله بما يعملون محيط اور اللہ ساتھ اسکے کہ یہہ کرتے ہین عالم ہی اور ان کامونکی
جزا دیگا لکھا ہی کہ قریش جب مکے سے نکل کر پاس منزل کنانہ کے پہنچے ڈرنے لگے کہ انہین انمین قدیم سے کینہ تھا چاہا کہ پھر چلین ابلیس
نے سراقہ بن مالک کی شکل بن کر کہ سردار کنانہ کا تھا اکثر ملاقات کی اور کہا کہ تم اچھی حمایت کو چلے ہو مین ضامن ہون کچھ تمھین ضرر
بنی کنانہ سے نہین پہنچیگا اور مین بھی تمھارا رفیق ہون پھر ابلیس کہ شیطان اپنے ساتھ لے انکے ہمراہ بدر کو چلا اس قصہ کی حق تعالی
خبر دیتا ہی واذ زين لهم الشيطن اعمالهم اور یاد کرو جسوقت زینت دی واسطے انکے شیطان نے عمل انکے کو بیچ عداوت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے وقال لا غالب لكم اليوم من الناس واني جار لكم اور کہا ابلیس نے نہین غالب تم پر آج کے دن کوئی
لوگون سے کہ لشکر تمھارا بڑا ہی اور آراستہ ہی اور مین حمایت کرنیوالا ہون تمھارا قوم کنانہ سے فلما تراءت الفئتن

Marfat.com

نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيۡهِ پس جسوقت نمودار ہوئین دونو جماعتین پھر گیا شیطان اوپر دونوایڑیون اپنے کے یعنے مڑا اور چیلکر بھاگ گیا لکھا ہی
کہ دن بدر کے فرشتے اُترتے تھے شیطان دیکھکر انکو بھاگنے لگا اسوقت حارث بن ہشام کے ہاتھ مین اسکا ہاتھ تھا حارث نے کہا ای
سراقہ اس حالت مین ہمکو چھوڑتا ہی شیطان نے ہاتھ اسکے سینہ پر مارا وَقَالَ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكُمۡ اور کہا مین بیزار ہون تم سے اِنِّىۡۤ اَرٰى
مَا لَا تَرَوۡنَ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ تحقیق مین دیکھتا ہون جو کچھ کہ نہین دیکھتے تم یعنے فرشتونکو کہ مسلمانونکی مدد کو آئے مین تحقیق مین ڈرتا
ہون اللہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ جھوٹھ کہا اس دشمن خدا نے اگر خدا سے ڈرتا کام اسکا یہان تک کیون پہنچتا وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ
الۡعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اسکو جو اس سے نہین ڈرتا نقل ہی کہ کفار بدر شکست کھاکر جو مکے کو آئے سراقہ کو پیغام بھیجا کہ ہمارے
لشکر کو تو نے شکست دلوائی سراقہ نے قسم کھائی کہ مجھے تمھاری شکست سے تمھارے جانے کی خبر معلوم ہوئی پس سب نے جانا کہ وہ شیطان تھا
کہ سراقہ کی شکل بن کر آیا تھا اِذۡ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ یاد کر جسوقت کہ کہتے تھے منافق مدینے کے اور وہ لوگ
کہ بیچ دلون انکے کے بیماری ہی شک کی اور نفاق کی یعنے منافق مکے کے یا مشرک اور اصح یہہ ہی کہ ایک گروہ قریش نے اسلام ظاہر کیا
اور باوجود قدرت کے ہجرت سے محروم رہی اور جب قریش جنگ بدر کو گئے وہ انکے ساتھ ہوئے یہہ نیت کرکے جو لشکر بڑا ہوگا اسطرف ہو جاوینگے
وبال ترک ہجرت کا بدر مین انکو لایا اور مسلمانونکو کم دیکھکر کہنے لگے غَرَّ هٰۤؤُلَاۤءِ دِيۡنُهُمۡ فریب دیا ہی اس گروہ مسلمانون کو دین انکے نے کہ باوجود
قلت کے اور عدم قدرت کے مقابلہ ایسے لشکر کا کرتے مین اللہ تعالی نے انکا جواب فرمایا وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ
اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے پس تحقیق اللہ غالب ہی حکمت والا متوکل کی مدد فرماتا ہی وَلَوۡ تَرٰٓى اِذۡ يَتَوَفَّى الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الۡمَلٰٓئِكَةُ
اور کاشکے دیکھے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت قبض کرتے ہین روحون کو ان لوگون کے جو کافر ہوئے فرشتے منافق مکہ کے جنگ بدر مین
مرے تھے انکی حق مین کہا يَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ مارتے ہین فرشتے گرز آگ کے موہون انکے پر اور پیٹھون انکی پر وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ
الۡحَرِيۡقِ اور کہتے ہین کہ چکھو عذاب جلنے کا کہ مقدمہ عذاب دوزخ ہی اور یہہ بھی کہتے ہین فرشتے ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ
لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ یہہ مار دھار بسبب ان عملون کے ہی کہ آگے بھیجے ہاتھون تمھارے نے گناہون سے اور ترک ہجرت سے اور بسبب
اُسکے ہی کہ اللہ نہین ظلم کرنیوالا واسطے بندون کے کہ بے گناہ مواخذہ کرے اور عذاب کرنا کافرون پر عین عدل ہی اللہ تعالی پھر
واسطے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتا ہی کہ عادت مشرکان قریش کی ساتھ تیرے كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مانند
عادت قوم فرعون کے ساتھ موسی کے ہی اور ان لوگون کے جو آگے ان سے تھے یعنے عاد اور ثمود ساتھ پیغمبرون انکے کے اور وہ عادت
یہہ تھی کہ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ کافر ہوئے ساتھ نشانیون اللہ کے یعنے وحدانیت حق کے یا معجزات انبیا کے
پس پکڑا انکو اللہ نے ساتھ گناہون انکے کے اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ تحقیق اللہ زور آور ہی عذاب سخت کرنیوالا منکرون پر
اور جھٹلانیوالون پر ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمۡ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعۡمَةً اَنۡعَمَهَا عَلٰى قَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ یہہ گرفت اور عذاب پہلون کا
بسبب اسکے ہی کہ اللہ نہین تھا بدلنیوالا نعمت کو کہ انعام کی تھی اوپر کسی قوم کے یہان تک کہ بدل ڈالے وہ قوم جو کچھ کہ بیچ نفسون انکے کے
ہی ساتھ بدتر اُسکے کے سمجھ لیجیے کہ یہہ تہدید قریش کی ہی کہ انھون نے اپنے حال کو کہ بت پرستی اور مردار خواری تھا ساتھ عناد پیغمبر کے
اور تکذیب قرآن کے اور ایذا مومنون کے بدتر کہا وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ اور تحقیق اللہ سننے والا ہی کلام مشرکون کا جاننے والا ہی
عقائد باطلہ انکا پھر دوسری بار فرماتا ہی کہ عادت کفار قریش کی تیرے جھٹلانے مین كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مثل عادت

Marfat.com

قوم فرعون کیہی اور ان لوگون کے جو پہلے اُنسے تھے کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ جھٹھایا نشانیون پروردگار اپنے کو فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ پس
ہلاک کیا ہمنے انکو ساتھ گناہون انکی کے یا قریش تکذیب قرآن کی کرتے تھے بدر مین انکو قتل مین مبتلا کیا وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ اور ڈوبا یا ہمنے
قوم فرعونکو وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ اور سب تھے ظالم اوپر نفسون اپنے کے ساتھ کفر اور عصیان کے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا تحقیق بدتر چلنے والون کے بیچ زمین کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہین کہ کافر ہوئے مراد اس سے معاندان قریش ہین جیسے ابوجہل اور
عُتبہ اور مثل انکے یا مکابران یہود ہین جیسے کعب بن اشرف اور حی بن اخطب اور مانند انکے فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ پس وہ نہین ایمان لاتے اور
دوسرے بدترین دواب اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وہ لوگ ہین کہ عہد باندھا تمنے انسے وہ بنی
قریظہ تھے کہ حضرت نے ساتھ انکے عہد کیا تھا پھر توڑ ڈالتے ہین عہد اپنا تبیان مین لکھا ہے کہ بنی قریظہ نے عہد کیا تھا کہ اعدائے پیغمبر کی مدد نکرینگے پھر روز بدر
مشرکونکو ہتھیار سلاح دئے پھر کہنے لگے ہم بھول گئے دوسرے بار پھر عہد کیا حرب خندق کے دن ابوسفیان سے ملکر عہد توڑا وَهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ اور وہ نہین
بچتے عہد شکنی سے یا نہین ڈرتے عقوبت غدر سے فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِى الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ پس اگر پاوے تو انکو بیچ لڑائی کے
پس بھگا دے بسبب قتل کرنے انکے کے اُن لوگون کو جو پیچھے انکے ہین دشمن تیرے لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَاِمَّا تَخَافَنَّ
مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اور اگر ڈرے تو اس قوم کے سے کہ تجھ سے عہد کیا ہے خیانت سے اور عہد شکنی سے انکے
یعنے قرائن اور علامات سے تجھکو معلوم ہو کہ یہہ نقض عہد کرینگے پس پھینک دے طرف انکے عہد انکا یعنے پہلے قتال کے اُنسے کہہ دے
کہ مین نے عہد تمہارا توڑا تا کہ تو اور وہ ہون برابر علم مین ساتھ عہد شکنی کے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا
خیانت کرنیوالون کو وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا اور نہ گمان کرین وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ وہ آگے نکل گئے عذاب ہمارے
سے اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ تحقیق وُہ نہین عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے یعنے کافر یہ نہ سمجھین کہ ہم انکے عذاب دینے سے عاجز
ہین مراد اس سے گریختگان بدر یا شکنندگان عہد ہین اور تحسبن ساتھ تا، فوقانی کے بھی قراءت ہے یعنے مت گمان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ان لوگون کو جو کافر ہوئے کہ آگے نکل گئے تحقیق وہ نہین عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اور تیار
کرو ای مومنو واسطے گریختگان بدر اور شکنندگان عہد کے جو کچھ کر سکو تم قوت سے یعنے اسباب اور آلات حرب سے کہ لشکر اس سے
قوت پائے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منبر پر فرماتے تھے الا ان القوۃ الرمی بعضے علما
نے کہا کہ تخصیص رمی کی ساتھ ذکر کے دلیل ہے کہ تیر و کمان قوی ترین سلاح ہے شیخ الاسلام نصرآبادی رح نے کہا ہے کہ اس آیت مین
قوت رمی فرمائی ہے ہان سچ ہے لیکن رمی تین قسم ہے رمی ظاہر بہ تیر و کمان ہے اور رمی باطن بہ تیر آہ سحرگاہ ہے کہ کمان خضوع سے نکلے اور رمی
حقیقی سہام خطرات کو قوس دل سے پھینکنا ہے اور توجہ کلی رکھنی اور انقطاع ماسوی سے کرنا شیخ ابوعلی رح رودباری نے کہا کہ قوت اعتقاد
ہے اوپر حمایت کبریا کے اور واثق ہونا ہے اوپر عنایت مولی کے بھروسا **فرد** تجھکو اگر ہے سلاح ولشکر پر کرم اپنے خدا کے ہے اعتماد مجھے بعضون
نے کہا ہے مراد قوت سے حصار ہے یعنے قلعہ تیار کرو واسطے دفع کفار کے وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ
وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ اور باندھنے گھوڑون کے سے یعنے اور تیاری کرو واسطے سواری گھوڑونکی سے تو کہ ڈراؤ تم ساتھ اس استعداد
کے دشمن خدا کے کو اور دشمنون اپنے کو کہ کفار مکہ ہین اور اور کافرون کو سوا کفار مکہ کے لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ نہین جانتے تم انکو اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ اللہ
جانتا ہے انکو مراد اس سے یہود ہین یا منافق یا مجوس اور مدارک مین ہے کہ کفرہ جن ہین کہ گھوڑون کی دوڑ سے ڈرتے ہین وَمَا تُنْفِقُوْا

Marfat.com

مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور جو خرچ کرو کسی چیز سے بیچ راہ اللہ کے سلاح مجاہدون کے واسطے بناؤ یا نفقہ دو
پورا پہنچایا جاویگا طرف تمہارے ثواب اُسکا اور تم نہین ظلم کئے جاؤ گے ساتھ نقصان ثواب کے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى
اللّٰهِ اور اگر چاہین مشرک واسطے صلح کے پس جاؤ تو بھی واسطے اُسکے یعنے وہ صلح کرین تو تم بھی صلح کرو اور توکل کرو اوپر اللہ کے یعنے مت ڈر
کہ مکر اور حیلہ کے واسطے صلح کی ہے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تحقیق وہ ہے سننے والا اقوال لوگون کے جاننے والا جھوٹھا اور سچ انکا اگر مکر
کرینگے تجھے نگاہ رکھیگا اور وبال مکر انکا انہین پر ڈالیگا چنانچہ فرماتا ہے وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ اور اگر ارادہ کرین
یہہ کہ فریب دین تجھکو ساتھ صلح کے جنگ سے پس تحقیق کفایت کرنیوالا تیرا اللہ ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ
قُلُوْبِهِمْ وہ ہے جسنے قوت دی تجھکو ساتھ مدد اپنی کے ساتھ بھیجنے فرشتون کے اور ساتھ سب مسلمانون کے یا ساتھ انصار کے اور الفت
ڈالی درمیان دلون انکے کہ بیونے اوس اور خزرج کے کہ ایکسو بیس برس سے عداوت تھی اور مدام آپسمین لوٹ مار رکھتے تھے تیری برکت سے
اللہ نے اُنکے دلونمین الفت دی لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اگر خرچ کرتا
تو جو کچھ بیچ زمین کے ہے سارا مال متاع نہ الفت ڈالتا درمیان دلون انکے کے ولیکن اللہ نے الفت ڈالی درمیان دلون انکے کے اِنَّهٗ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ تحقیق اللہ غالب ہے جو چاہے کرے حکمت والا ہے جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے لکھا ہے انتالیس آدمی تینتیس مرد اور چھ زن پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے جب حضرت عمر ایمان لائے پورے چالیس ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ
وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ای پیغمبر کفایت ہے تجھکو اللہ اور جنھون نے پیروی کی ہے تیری مسلمانون مین سے ابن عباس نے بھی کہا
ہے کہ سبب نزول اس آیت کا اسلام عمر ہے اس تقدیر پر یہہ آیت مکی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ غزوہ بدر مین قبل قتال سے واسطے تقویت خاطر
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ کے یہہ آیت نازل ہوئی ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ای پیغمبر رغبت دے مومنونکو اوپر لڑائی
کفار کے اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ اگر ہووین تم مین بیس صبر کرنیوالے میدان جنگ مین غالب آوین دو سے مشرکون
یہان شرط بمعنے امر ہے یعنے چاہئے کہ ایک مسلمان تم مین سے دس کافرون سے لڑائی مین نہ بھاگے وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا
اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ اگر ہووین تم مین سے سو غالب آوین اللہ کی مدد سے ہزار پر ان لوگون سے جو
کافر ہوئے اور یہہ غالب آنا تمھارا اُنپر بسبب اسکے ہے کہ وہ قوم ہین کہ نہین سمجھتے خدا کو اور روز قیامت کو پس نجات اور درجات سے
غافل ہو کر دم جنگ مسلمانون کے سامھنے نہین ٹھہر سکتے بعد نزول اس آیت کے مسلمانون پر ایک کا مقابلہ ساتھ دس کے گران آیا حق
تعالی نے اس آیت کو منسوخ کر کر فرمایا اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا اب کہ یہہ حکم تمپر بھاری ہوا ہلکا کیا اللہ نے تم سے
اور جانا یہہ کہ بیچ تمہارے ضعف بدن ہے فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ پس اگر ہووین تم مین سے سو صبر کرنیوالے
غالب آوینگے دو سو پر یہہ شرط بھی بمعنے امر ہے یعنے ایک مسلمان دو کافرون سے نہ بھاگے وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ
اللّٰهِ اور اگر ہووین تم مین سے ہزار غالب آوینگے دو ہزار پر ساتھ حکم اللہ کے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور اللہ ساتھ صبر کرنیوالون کے
ہے یاری اور مددگاری پس جو صبر کریگا ظفر پائیگا **نظم** صبر ہے موجب رضائے خدا ؛ ہوگا صابر تو فتح پاویگا ؛ صابرون کے ہے ساتھ
اعانت حق ؛ صبر کرتا کہ ہو حمایت حق ؛ لکھا ہے کہ ستر سردار کفار کے جنگ بدر مین مسلمان پکڑ لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ
سے مشورت کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ سب آپکے کنبے قبیلے کے ہین فدیہ لیکر انکو چھوڑ دو اللہ ہدایت کریگا

Marfat.com

توپھر ایمان لے آوینگے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ امام کافرونکے ہین حکم کرو کہ ہم سب کی گردنین مارین اور الحمد للہ کہ آپ فدیے سے مستغنی ہین اور گروہ انصار مین سے عبداللہ بن رواحہ نے اور اصح یہہ ہی کہ سعد بن معاذ نے کہا کہ جیسے عمر نے کہا تھا حضرتؐ کو قول صدیق کا پسند آیا فدیہ لینا مقرر کیا یہہ آیت اتری مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ نہ لائق تھا واسطے نبی کے یہہ کہ ہوون واسطے اسکے بندیوان اور انھین فدیہ لیکر چھوڑ دے یہان تک کہ بہت مارے انھین سے بیچ زمین کے کیونکہ قتل کرنا سبب قلت اور ذلت کفار کا ہی اور موجب عزت اسلام و ظہور شوکت ابرار تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا ارادہ کرتے تھے تم اسباب دنیا کا کہ سریع الزوال ہی وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ اور اللہ چاہتا ہی واسطے تمھاری ثواب آخرت کا کہ بہشت اور نعمت بے زوال ہی وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور اللہ غالب ہی دوستون کو دشمنون پر غلبہ دیتا ہی حکمت والا ہی جو بندون کے ساتھہ کرتا ہی حکمت سے لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اگر نہوتا لکھا ہوا اللہ کیطرف سے کہ پہلے گذرا ہی یعنے لوح محفوظ مین مکتوب ہوا ہی کہ بے نہی صریح عذاب نکرے یا ناتوانی پر مواخذہ نکرے یا اہل بدر کو عذاب نکرے یا لوٹ کفار کی تم پر حلال البتہ لگتا تمکو اور پہنچتا بیچ اس چیز کے کہ لیا تھا تمنے فدیے سے عذاب بڑا حدیث مین ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اگر عذاب اترتا تو سوا عمر اور معاذ کے کوئی نہ بچتا کیونکہ یہہ دونو قتل کفار پر راضی تھے نہ فدیے پر اور صحابہ نے بعد نزول اس آیت کے غنائم بدر سے ہاتھہ کھینچے یہہ آیت آئی کہ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا پس کھاؤ اس چیز سے کہ غنیمت لی ہی تمنے حلال پاکیزہ وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے مخالفت امر اسکے مین إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی عفو کی گناہ تمھاری مہربان ہی کہ مال غنیمت کا تمپر حلال کیا اور اور امتون پر حرام تھا اسباب نزول مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضؓ کو کہ اسیرون مین تھے کہا کہ اپنی ذات کا فدیہ اور دو بھتیجونکا کہ عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث ہین اور اپنے حلیف کا کہ عتبہ بن جحدم ہی دو عباس نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم روا رکھتے ہو کہ تمھارا چچا لوگون کے آگے ہاتھہ پھیلا کر مال جمع کر کر دے حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بدر زر کے کہ مکہ سے نکلتے ہوئے ام فضل کو دئے تھے اور یہہ کہا تھا انمین سے دو عباس نے کہا تجھکو کسنے خبر کی مین نے چھپا کر یہہ بات کی تھی حضرت نے کہا کہ مجھکو میرے پروردگار نے پیغام بھیجا عباس نے کہا شاہد ہو کہ وحدانیت حق پر اور تمھاری رسالت پر مین گواہی دیتا ہون پھر فدیہ اپنا اور بھتیجون کا دیا اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَىٰ إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ای پیغمبر کہہ واسطے ان لوگون کے کہ بیچ ہاتھون تمھارے کے ہین بندیوان سے اگر جانیگا اللہ بیچ دلون تمھارے کے بھلائی ہی ایمان اخلاص سے دیویگا تمکو بہتر اس سے کہ لیا گیا تم سے یعنے مال جو فدیہ مین دیا تمنے اور بخشیگا تمکو وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور اللہ بخشنیوالا گناہ کا ہی جو حالت شرک مین واقع ہوا مہربان ہی کہ تمکو توفیق اسلام کی دی لکھا ہی کہ عباس رضؓ نے کہا کہ اللہ نے مجھسے دو وعدے کئے ایک یہہ کہ جو مال مجھسے لیا اس سے بہتر انکا سو دیا کہ اب میرے پاس بیس غلام ہین ہر ایک بیس ہزار درم کی میرے واسطے تجارت کرتا ہی اور سقایہ زمزم بھی مجھے دیا ہی کہ تمام اموال عرب سے دوستر رکھتا ہون مین دوسرا وعدہ مغفرت کا ہی امید ہی کہ وہ وفا کرے اور مجھے بخشے اور وعدۂ کریم مین خلاف کو راہ نہین ہی بیت ہوتی نہین ہی وعدہ خلافی کریم سے ؛ گر نقض عہد ہوئے تو ہو وے لیئم سے وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ اور اگر ارادہ کرین بندیوان کہ مسلمان ہوے ہین خیانت تیریکا ساتھہ عہد شکنی کے یا دین سے پھرنے کی پس تحقیق خیانت کی تھی اللہ کی پہلے اس سے ساتھہ کفر کے پس قادر کیا اللہ نے تمکو انپر تا کہ روز بدر تیرے ہاتھہ مین گرفتار ہوئے بعد اسکے بھی ممکن ہی کہ تجھے انپر قادر کرے وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ جاننے والا ہی حال

Marfat.com

بندونکا حکم کرنیوالا ہی اوپر احوال انکے کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تحقیق جو لوگ کہ ایمان
لائے اور وطن چھوڑا خدا اور رسول کی محبت مین اور جہاد کیا ساتھہ مالون اپنے کے کہ سلاح اور نفقہ غازیون مین صرف کیا بیچ راہ اللہ کے اور بیچ
قوم مہاجر ہین وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اور جن لوگون نے جگہہ دی مہاجرون کو اور مدد کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے مراد اس سے گروہ انصار ہین یہہ لوگ بعضے انکے دوست بعضے کے ہین اور میراث مین متولی ہین سمجھہ لیجیے کہ پہلے حکم تھا مہاجر اور انصار سبب
ہجرت اور نصرت کے آپسمین ایک دوسرے سے میراث لین وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا اور جو لوگ
کہ ایمان لائے اور نہ وطن چھوڑا نہین واسطے تمھارے کارسازی انکے سے کچھہ یہان تک کہ وطن چھوڑین وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ
النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍۢ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ اور اگر مومنان غیر مہاجر مدد چاہین تم سے بیچ دین کے یعنے نہین اور کفار مین لڑائی ہو اور تم سے
مدد طلب کرین پس اوپر تمہارے واجب ہی مدد کرنا انکا مگر اوپر اس قوم مشرکون کے کہ درمیان تمھارے اور درمیان انکے عہد ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِیْرٌ اور اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم وفا اور نقض عہد سے دیکھتا ہی وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے
بعض انکے دوست بعضے کے ہین یاری اور مددگاری مین اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِیْرٌ اگر نہ کرو تم جو کیا ہمنے دوستی
آپسمین حاصل ہوگا فتنہ بیچ زمین کے اور فساد پڑا یعنے جو مومن آپسمین پیار نہ رکھین اور ایک دوسرے کے یار اور مددگار رہون ہم انکی بسر نہ آئی
اہل کفر ظہور کرین فساد بڑا برپا ہو سمجھہ لیجیے کہ تعاون اور توارث مہاجر اور انصار بیان کر کر اور ترک اسکے پر تہدید فرماکر پھر جزاے ہجرت اور نصرت
انکے کی خبر دیتا ہی کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا اور
جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے اور جن لوگون نے تصدیق اور تسلیم کی جگہہ دی مہاجرون کو اور مدد کی
کئی پیغمبر کی جنگ مشرکون مین یہہ لوگ وہ ہین ایمان والے ساتھہ تحقیق کے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ واسطے انکے بخشش ہی اللہ کی طرف
سے اور رزق ہی باکرامت بے رنج اور بے منت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ اور جو لوگ
کہ ایمان لائے پیچھے صلح حدیبیہ کے اور وطن چھوڑا مانند ابو بصیر اور ابو جندل کے اور جہاد کیا کفار سے ساتھہ تمھارے ملکر پس یہہ گروہ تم مین ہی یعنے لاحق یا سابق ایک ہی ایمان
اور ہجرت اور جہاد مین وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اور قرابت والے بعضے انکے سزاوار تر ہین ساتھہ بعض کے میراث لینے مین
بیچ حکم خدا کے یا لوح محفوظ کے یہہ آیت ناسخ ہی توارث کی اُس جماعت کے کہ سبب ہجرت اور نصرت میراث لیتے تھے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمٌ تحقیق اللہ ساتھہ ہر چیز کے مواریث سے دانا ہی یا حکمت جاننے والا ہی اسکی کہ پہلے میراث لینے مین ہجرت اور نصرت معتبر رکھے
پھر رحم اور قرابت کا اعتبار کیا کسیکو اسکے کام مین اور احکام مین دم مارنے کی جگہہ نہین **نظم** جو چاہے سو کرے سلطان ہی وہ ؛ نمانے
اسکو جو شیطان ہی وہ ہمارے حق مین جو ہوتا ہی بہتر ؛ وہی کرتا ہی وہ رحمان ہی وہ ؛ سورۃ التوبۃ مدنی ہی ایکسو انتیس آیتین ہین دو ہزار
چار سو نوے کلمے ہین ایکہزار آٹھہ سو اور ستاسی حرف ہین اور فواصل اسکی نر ہین اور اس سورہ کو برات اور فاضحہ اور مخزیہ کہتے ہین کہ اسمین
بیزاری کفار سے ہی اور فضیحت کرنیوالی اہل نفاق کو اور رسوا کرنیوالی منافقون کو ہی اور سورہ عذاب بھی اسکا نام ہی اور ترک بسم اللہ
اسواسطے ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یون ہی امر فرمایا ہی چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی اور علی مرتضی رض سے ہی کہ بسم اللہ سبب امان
ہی اور یہہ سورہ دفع امان کے واسطے نازل ہوئی ہی ساتھہ تلوار کے اور حذیفہ سے ہی کہ تم اسکا نام رکھتے ہو توبہ اور حال آنکہ یہہ سورہ
عذاب ہی اور روایت کی بخاری نے کہ یہہ آخر سورۃ ہی جو نازل ہوئی اور لکھا ہی مفسرین نے کہ صحابہ مین اختلاف ہی کہ انفال اور توبہ

ع ربع

Marfat.com

ایک سورة ہی یا دو پس فرجہ درمیان چھوڑا اور بسم اللہ نہین لکھی اور ان دونون سورتون کو قرینتین کہتے ہین عثمان ذی النورین رض سے
روایت ہی کہ کاتب خاتمہ یسئلونک عن الانفال اور فاتحہ براۃ من اللہ کا مین تھا حضرت نے چالیس یا تیتس آیتین اوائل سورة براۃ کی لکھواکر
ابوبکر صدیق کو دین اور امیر حاج کرکے مکے کو روانہ کیا کہ وہان لوگون کے روبرو پڑھین کئی دن کے بعد علی مرتضی رض کو بلاکر ناقہ غضبا پر سوار
کرکر ابوبکر کے پیچھے بھیجا اور امر کیا کہ آیتین اُس سے لیکر آپ پڑھیو جو سبب اسکا پوچھا آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر کہا کہ ادا اس پیغام کو نکرے
کوئی مگر تو یا وہ جو تجھ سے ہو پس علی مرتضی ابوبکر صدیق سے جا ملے اور آیتین لیکر دن عید نحر کے نزدیک جمرہ عقبہ کے لوگون کے سامھنے
پڑھین کہ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بیزاری ہی خدا کی طرف سے اور رسول اسکے کی طرف سے طرف اُن
لوگون کے کہ عہد باندھا تھا تمنے مشرکون سے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے مشرکان عرب سے عہد کیا تھا سب نے عہد شکنی
کی سوا بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے حق تعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ مضمون اسکا بیزاری ہی مشرکون سے بسبب عہد توڑنے کے حاصل یہہ
ہی کہ جیسے اُنھون نے عہد خدا اور رسول کا توڑا رسول نے بھی بفرمان خدا نقض عہد انکا کیا اور ارشاد ہوا پیغمبر کو کہ انکو کہہ فَسِيْحُوْا
فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ پس سیر کرو بیچ زمین کے یعنے آؤ جاؤ مسلمان تم سے کچھ تعرض نہین کرینگے چار مہینے روز نحر سے کہ روز تبلیغ
ہی دہم ربیع الآخر تک اور ایک قول یہہ ہی کہ آیتہ اوائل شوال مین نازل ہوئی ہی پس مدت آخر محرم تک ہی امام ثعلبی نے لکھا ہی
کہ مدت بعضے معاہدون کی کہ عہد توڑا چار مہینے سے کم تھی انکو مہلت چار مہینے کی دی تا کہ اپنی درستی کرین اور بعضون کی چار مہینے
سے زیادہ تھی انکو بھی چار ماہ پر اقتصار کیا تا تدبیر اپنی کرلین اور جنھون نے عہد اپنا نہین توڑا انکو انقضاے مدت تک امان دی اور
شکنندگان عہد کو کہا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ اور جانو یہہ کہ تم نہین عاجز کرنیوالے ہو اللہ کو اپنے عذاب
سے ہر چند تمکو مہلت دی اور یہہ کہ اللہ رسوا کرنیوالا ہی کافرونکو ساتھ قتل کے دنیا مین اور ساتھ جلانے کے عقبی مین **بیت**
حرق وقتل دین ودنیا را فتا للمشرکین ÷ نص سے ثابت ہی کہ ان اللہ مخزی الکافرین وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ
يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اور پکارنا ہی اللہ کیطرف سے اور رسول اُسکے کی طرف سے لوگون کو دن حج بڑے کے یعنے عید نحر کے حج اکبر اسواسطے
کہا کہ معظم افعال حج کے اسی دن مین ہین جیسے طواف اور نحر اور حلق اور رمی یا اکبر اس اعتبار سے کہا کہ عید دن اہل کتاب کے موافق پڑا تھا
دن یا یہہ کہ عزت مسلمانون کی اور ذلت کافرون کی ظاہر ہوئی تھی پھر تقدیر مضمون پکارنے کا یہہ ہی کہ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
وَرَسُوْلُهٗ تحقیق اللہ بیزار ہی مشرکون سے اور عہد انکے سے اور رسول اُسکا بھی بیزار ہی فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ پس اگر توبہ کرو تم
کفر اور غدر سے پس وہ بہتر ہی واسطے تمہارے وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ اور اگر پھر جاؤ تم توبہ سے اور ترک کفر سے پس جانو
یہہ کہ تم نہین عاجز کرنیوالے اللہ کو یعنے اُس سے نہ بھاگ سکوگے وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اور بجاے بشارت ڈر اُن لوگون کو
جو کافر ہوئے ساتھ عذاب درد دینے والے کے آخرت مین سمجھ لیجئے کہ حکم عہد شکنونکا بیان کرکر بنی نضر اور کنانہ کے حق مین کہ حدیبیہ مین
عہد کیا تھا اور ثابت رہے عہد پر فرماتا ہی اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا مگر وہ لوگ کہ عہد باندھا تھا
تمنے مشرکون سے پھر نہ کم کیا اُنھون نے تم سے کچھ عہد تمہارا یعنے نہ توڑا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا اور نہ مدد کی اُوپر قتال تمہارے کے
کسیکو اعدا تمہارے سے فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ پس پورا کرو طرف انکے عہد انکا مدت انکی تک اور مثل عہد شکنون کے چار مہینے
کی مہلت مت دو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی پرہیزگارونکو اور ایفاے عہد بھی تقوی سے ہی شیخ نضر آبادی

Marfat.com

نے کہاہی کہ متقی کی چار نشانیان ہین حفظ الحدود وبذل المجہود والوفاء بالعہود والقناعت بالموجود **نظم** متقی کی نشانیان
ہین چار ؛ حفظ احکام شرع ہی اہی یار ؛ دوسری جسقدر کہ تجہہ سے ہو ؛ مال اسباب دے فقیر ونکو ؛ تیسری عہد توڑنے سے ڈر ؛ چوتھی
موجود پر قناعت کر ؛ سمجھہ لیجیے کہ حق تعالی حکم معاہدان مشرک کا بیان کرکر مشرکان غیر معاہد کے حق مین فرماتا ہی فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ
فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ پس جب تمام ہوجاوین مہینے امن کے کہ بیس دن ذی الحجہ کے ہین اور تمام ماہ محرم کا پس مارو مشرکونکو
جہان پاؤ انکو حل اور حرم مین اور ایک قول یہہ ہی کہ یہہ آیت معاہدون کی شان مین آئی ہی اور اشہر حرم چار مہینے ہین رجب اور ذیقعدہ
اور ذی الحجہ اور محرم اور حرم باعتبار تغلیب کے کہا کہ ذی الحجہ اور محرم اسمین ہین اور اس قول پر کہ زمانہ نزول سورۃ کا لین نہ وقت تبلیغ پورا ہونا
مدت کا بعد تمام ہونے مہینون کے حرام کی ہی کہ ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم مین ہی غرض بعد گذرنے ان مہینون کے قتل کرو مشرکون
کو کہ عہد نہین کیا اُنسے یا جنھون نے عہد تمھارا توڑا ہی جہان پاؤ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ اور پکڑو
انکو قید مین اور باز رکھو انکو طواف مسجد حرام سے اور بیٹھو واسطے اُنکے ہر گھات کی جگہہ پر تو کہ اِدھر اُدھر سے نکل کر شہرون مین اور گانو مین
نہ پھیل جاوین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ پس اگر توبہ کرین شرک سے اور قائم رکھین نماز کو اور دیوین
زکوۃ کو پس چھوڑ دو راہ انکی جہان چاہین جاوین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا گناہان گذشتہ انکی کا ہی مہربان ہی ساتھہ
دینے ثواب بیحساب کے انکو وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ اور اگر کوئی مشرکون
مین سے بعد گذرنے مہینون حرام کے پناہ مانگے تجھہ سے پس پناہ دے اسکو یہان تک کہ سنے کلام اللہ کا کہ قرآن ہی پھر اگر اسلام نہ لاوے
پہنچادے اسکو جگہہ امن کی مین کہ گھر اُسکا ہی پھر اس سے مقاتلہ کر ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ یہہ امان دینا اسواسطے ہی کہ وہ ایک قوم ہی
کہ نہین جانتی خدا کو اور قرآن نہین سُنا ہی پس امان دے کہ قرآن سنین اور تدبر اور تفکر کرین كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ
رَسُوْلِهٖٓ کیونکر ہوویہہ استفہام بمعنے انکار ہی یعنے نہین ہی واسطے مشرکون کے عہد نزدیک اللہ کے اور نزدیک رسول اسکے کے بعد ظہور اسلام
کے اور امتیاز کے درمیان حق اور باطل کے اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مگر جن لوگون سے عہد کیا تھا تمنے نزدیک مسجد حرام
کے یعنے حدیبیہ مین کہ نزدیک مکہ معظمہ کے ہی اور وہ بنی ضمرہ اور کنانہ تھے کہ حضرت نے عہد کیا تھا اُنسے فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا
لَهُمْ پس جبتک سیدھے رہین واسطے تمھارے سیدھے رہو تم واسطے اُنکے یعنے وہ عہد نہ توڑین تو تم بھی مت توڑو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی پرہیزگارونکو کہ عہد پر اپنے استقامت رکھتے ہین كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً
کیونکر عہد پر رہے مشرکون کے اور نہ مارے انکو اور حال یہہ ہی کہ اگر غالب آوین اور فتح پاوین وہ اوپر تمھارے نہ رعایت کرین بیچ تمھارے
قرابت کی اور نہ وفائی عہد کی يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ خوش کرتے ہین تمکو ساتھہ مونہون اپنے کے ایمان اور اطاعت کے
وعدے کرکے یا کلام شیرین کرکے اور انکار کرتے ہین دل اُنکے اس سے جو زبان سے کہتے ہین یعنے دل اور زبان انکی
ایک نہین **بیت** دلمین بدی ہی اور ہین کہتے زبان سے قول نیک ؛ اُسکا ہو رافتا غلام جسکے زبان و دل ہون ایک
وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ اور اکثر اُنکے باہر مین دائرہ فرمان سے اور سرگشتہ ہین قبول ایمان سے اور تھوڑے بدنامی کے سبب
عہد شکنی سے پرہیز کرتے ہین اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا مول لینے مین بدلے آیتون اللہ کے مول تھوڑا متاع
دنیا سے ابوسفیان نے بعضے مشرکون کو طمع دنیا کی دیکر مسلمانون کے قتل کے واسطے جمع کیا اُنھون نے تکذیب قرآن

Marfat.com

کی اور لالچ مین پڑکر اہل اسلام کے لڑائی کو آئے فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ پس باز رکھتے مین لوگون کو راہ حج خانہ خدا سے یا طاعت خدا سے
اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تحقیق وہ مشرک برا ہی کام جو کچھ کہ مین کرتے بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہود مین کہ عہد
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑتے تھے اور آیات تورت کو تھوڑے مول بیچ کر لوگونکو متابعت دین اسلام سے باز رکھتے تھے ؛
لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً نہین رعایت کرتے یہود یا نافضان عہد بیچ کسی مسلمان کے قرابت کے اور نہ وفائی کے
عہد کے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ اور یہہ لوگ وہ مین حد سے نکل جانیوالے شرارت اور سرکشی مین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ پس اگر توبہ کرین کفر سے اور قائم رکھین نمازون کو اور دیوین زکوۃ کو پس بھائی تمھارے مین
بیچ دین کے **بلبت** تم پہ جو ہی عنایت مولی لنکے حق مین بھی ہوگی وہ اعطا وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اور مفصل بیان کرتے
مین ہم آیتونکو واسطے اس قوم کے کہ جانتے مین وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ اور اگر توڑین مشرک
قسمین اپنی پیچھے عہد باندھنے اپنے کے ساتھ تمھارے اور طعن کرین بیچ دین تمھارے کے اور عیب نکالین احکام اسلام مین فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ
الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ پس لڑو سردارون کفر کے سے تحقیق وہ لوگ نہین قسمین واسطے انکے حقیقت مین کیونکہ سچی قسمین ہوتین
تو نہ توڑتے پس مقاتلہ کرو انسے لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ تو کہ وہ باز رہین شرک سے یا طعنہ زنی سے اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ کیا
نہ لڑوگے تم اس قوم سے کہ توڑا انھون نے قسمون اپنی کو کہ تم سے کھائین تھین حدیبیہ مین سمجھہ لیجئے کہ قول وقرار جو درمیان حضرت کے اور قریش کے تھے
انمین سے ایک یہہ بھی تھا کہ حلفا ایک دوسرے کے نہ ستاوین اور قتال پر انکے ساتھ ایک دوسرے کے مدد نکرین سو یہہ عہد توڑا کہ بنی بکر کو کہ حلفا
انکے تھے سلاح سے اور جوانون سے مدد دی تا بنی خزاعہ سے کہ حلفا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جنگ کیا یا مراد عہد شکنون سے بنی قریظہ مین کہ
احزاب کے دن ابوسفیان کی مدد کی وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ اور قصد کیا مشرکون نے نکال دینے کا پیغمبر کے مکے سے اور دار الندوہ مین
مشورا کیا چنانچہ پیچھے مذکور ہوا الباب مین ہی کہ قریش نے حدیبیہ مین قصد کیا کہ حضرت کو واسطے عمرہ کے واسطے کہ مین آنے دین پھر جب قواعد اسکے
پورین کرلین تو خفیف کر نکال دین یا مراد اس سے یہود مین کہ مدینے سے نکالنے کا حضرت کے قصد کیا تھا وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور حال
یہہ ہی کہ انھون نے ابتدا کی نقض عہد کی تم سے پہلے بار اَتَخْشَوْنَهُمْ کیا ڈرتے ہو تم لڑائی انکے سے فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ پس اللہ سزاوار تر ہی یہہ کہ ڈرو تم عقاب اسکے سے ترک قتال کفار مین پس لڑو تم کافرون سے اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھ عذاب الہی
کے بیچ ترک کرنے حکم اسکے کے قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ لڑو ان سے کہ عذاب کرے انکو اللہ ساتھ ہاتھون
تمھارے کے کہ تمھاری تلوارون کے تلے مر پڑے ہون اور رسوا کرے انکو مقہور مغلوب کرکے اور نصرت دے تمکو اوپر انکے وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ
اور شفا دے سینون قوم ایمان والونکو یعنے بنی خزاعہ یا وہ جماعت کہ مین سے اگر مکے مین ایمان لائے تھے اور مشرکون کے ہاتھہ سے بہت ایذا لیئے
تھے شکایت اسکی حضرت سے کی آپ نے فرمایا ابشروا فان الفرج قریب وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ اور دور کرے اللہ بسبب فتح پانے تمھارے کے
کفار پر غصہ دلون انکا کہ بواسطے آزار کفار کے غمناک تھے وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ اور توبہ دیتا ہی اللہ اور پھر آتا ہی ساتھہ
فضل اپنے کے اوپر جسکے کہ چاہتا ہی اس آیت مین اللہ تعالی نے بعضے کفار کے توبہ کی خبر دی سو وقوع مین آئی کہ ابوسفیان اور عکرمہ بن
ابی جہل اور سہیل بن عمرو اور سوا انکے ایمان سے مشرف ہوئے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ساتھہ توبہ بعضون کے حکم کرنیوالا
ہی ساتھہ قبول توبہ کے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ کیا گمان کرتے ہو تم ای مومنو کہ قتال کفار سے

Marfat.com

کارہ ہو بعضون نے کہا ہی خطاب منافقونکو ہی یہہ کہ چھوڑے جاؤ تم جس پر کہ ہو در حال اٰنکہ ابھی نہین جانا یعنے نہین ظاہر کیا اللہ نے ان لوگونکو کہ جہاد کرتے
ہین تم مین بیچ راہ اسکی کے وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلَا رَسُوْلِہٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَۃً اور نہین پکڑتے سوا اللہ کے اور بغیر رسول
اسکے کے اور بدون ایمان والون کے دوست دلی کہ اُس سے بھید کہین یعنے مجرد دعوی ایمان سے تمہارا ہاتھہ تم سے نہ اٹھاوینگے اور
اللہ نے تم سے جہاد اور عدم الفت مشرکان نہین جانی وَاللّٰہُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ خبردار ہی ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم لکھا
ہی کہ جب عباس رضی اللہ عنہ اسیر ہوے مسلمانون نے انکو شرک اور قطع رحم پر سرزنش کی انھون نے کہا کہ میری نیکیان نہین بیان کرتے علی
مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھاری کیا نیکی ہی کہا کہ مین ساتھہ عمارت مسجد حرام کے قیام کرتا ہون اور خانہ کعبے کی تعظیم کرتا ہون اور حاجیونکو
شربت دیتا ہون اور قیدیونکو قید سے چھڑاتا ہون یہہ آیت اتری مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰہِ نہین لائق واسطے
مشرکون کے یہہ کہ آباد کرین مسجدون اللہ کی کو مسجد حرام کو بلفظ جمع ذکر کیا واسطے تعظیم کے کہ قبلہ مساجد ہی اور مشرکون کو آباد کرنا مسجد
حرام کا روا نہین شٰہِدِیْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ بِالْکُفْرِ درحال کہ گواہی دیتے ہین اوپر جانون اپنی کے ساتھہ کفر کے کہ سجود اصنام ہی یا تکذیب
سید انام علیہ الصلوۃ والسلام ہی یعنے جمع کرنا دو چیزون مخالف کا کہ عمارت بیت اللہ اور عبادت عبید اللہ ہی درست نہین اُولٰٓئِکَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُہُمْ یہہ لوگ مشرک ناپید ہوئے عمل انکے بسبب شرک کے وَفِی النَّارِ ہُمْ خٰلِدُوْنَ اور بیچ آگ کے وہ ہمیشہ رہنے
والے ہین کفر کی جہت سے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ
اِلَّا اللّٰہَ سوا اسکے نہین کہ آباد کرتے ہین مسجدون اللہ کی کو وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے اور قائم رکھتے
ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو اور نہین ڈرتے دین کے کامون مین مگر اللہ سے فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُہْتَدِیْنَ
پس نزدیک ہی یہہ لوگ کہ ہوین راہ نجات پانیوالون سے سمجھہ لیجئے کہ ایمان بخدا تمام نہین ہوتا مگر ساتھہ ایمان رسول کے
اسو اسطے ایمان باللہ پر اختصار کیا اور نجات کو بصیغہ توقع واسطے قطع طمع مشرکون کے لائے یعنے ابتدا اُس گروہ کی کہ جامع کمالات
علمیہ اور عملیہ کے ہین دایر درمیان لعل اور عسی کے ہی پس حال انکا کہ سب طرح سے ناقص ہین ظاہر ہی کہ کیا ہو گا **بیت** شیران معرکہ
کو جس جا عتاب ہووے ؛ روباہ بیر تونکو وہان کیونکر تاب ہووے ؛ اور دوسرا نکتہ یہہ ہی کہ اعتماد اعمال پر نکیا چاہیے کہ جو اپنے عمل پر مغرور
ہی فیض ازلی سے مہجور ہی **بیت** اپنے اعمالون پہ جو مغرور ہی ؛ شکل شیطان قرب حق سے دور ہی ؛ لکھا ہی کہ حرم والے
ایام جاہلیت مین حاجیون کو شہد اور ستو پلاتے تھے حضرت کے زمانے مین یہہ منصب حضرت عباس کو ملا تھا اور عمارات مسجد حرام شیبہ
بن طلحہ کے متعلق تھی بعد ہجرت کے عباس اور شیبہ اپنی بڑائی حضرت مرتضی علی سے کرنے لگے عباس نے کہا کہ مین ساقی حجاج ہون شیبہ نے کہا
مین متصدی عمارت مسجد حرام ہون حضرت علی نے ساتھہ اسلام اور جہاد کے اپنا فخر کیا حق تعالی نے تصدیق علی مین یہہ آیت اتاری
اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَآجِّ وَعِمَارَۃَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰہَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کیا کیا ہی تمنے پانی
پلانیوالونکو حاجیون کے اور خدمت کرنیوالونکو مسجد حرام کے مانند اُس شخص کے کہ ایمان لایا ہی ساتھہ اللہ اور دن آخرت کے اور جہاد کیا ہی بیچ راہ اللہ کے لَا
یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰہِ نہین برابر ہوے یہہ دونو گروہ نزدیک اللہ کے وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا ہی
گروہ مشرکون کو کہ ساتھہ شرک کے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَہَاجَرُوْا وَجٰہَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِہِمْ وَ
اَنْفُسِہِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ جو لوگ کہ ایمان لائے اُن چیزون پر جو اللہ کیطرف سے آئین اور ہجرت کی دیار اپنے سے اور جہاد

Marfat.com

کیا مشرکون سے بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بڑے ہین درجون مین نزدیک اللہ کے ان لوگون سے کہ پانی پلاتے
ہین حاجیونکو اور خدمت کرتے ہین مسجد حرام کی اور یہہ باتین نہین رکھتے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ اور یہہ لوگ اُن کمالات والے وہ
ہین مراد پانیوالے دونو عالم مین يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ بشارت دیتا ہی انکو پروردگار
انکا ساتھ مہربانی کے اپنی طرف سے اور ساتھ رضامندی کے اور ساتھ بہشتون کے کہ واسطے انکے بیچ ان بہشتون کے نعمت ہے پائندار
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا در انحال کہ یہہ گروہ ہمیشہ رہینگے بیچ ان بہشتون کے ہمیشہ کہ نکلنے کے ہی نہین اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ تحقیق
اللہ نزدیک اسیکے ہی ثواب بڑا کہ جسکے آگے ناچیز ہی تمام نعم دنیا کشف الاسرار مین کہاہی کہ رحمت واسطے عاصیون کے ہی اور رضوان
واسطے مطیعون کے اور جنت واسطے کافہ مومنین کے رحمت کو اسواسطے مقدم کیا کہ اہل عصیان ناامید نہون کہ ہرچند گناہ عظیم ہو لیکن رحمت
حق اُس سے عظیم تر ہی **قطعہ** اگرچہ حد سے زیادہ گناہگار ہین ہم ؛ خطا و جرم سے ازبسکہ شرمسار ہین ہم ؛ ولے فزون ہی گناہون سے
اپنے رحمت حق ؛ اسیکے رفت عاصی امیدوار ہین ہم ؛ لکھاہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور بہجرت ہوے بعضے صحابہ امر خدا کو محبت زن
و فرزند پر ترجیح دیکر ترک خانمان کر کر مدینے کو گئے اور بعضون کو الفت مال اور ولد اور زن وغیرہ کی مانع ہجرت کی ہوئی یہہ آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو باپون اپنے
کو اور بھائیون اپنے کو دوست اگر دوست رکھین کفر کو اوپر ایمان کے اور تمکو ہجرت سے باز رکھین وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور
جو کوئی دوستی کرے انکی پس یہہ لوگ دوست رکھنے والے وہ ہین ظالم کہ دوستی کو غیر محل مین وضع کرتے ہین کیونکہ دوستی مسلمانون سے چاہیے
نہ مشرکون سے بعد اس آیت کے اترنے کے وہ لوگ جو ہجرت سے باز رہے تھے کہنے لگے کہ اب ہم اپنے اقربا و نین ہین اور تجارت کرتے ہین
جو ہجرت کرینگے سب قرابت والونکو اور مال اسباب کو چھوڑنا پڑیگا بیکس اور بے مال ہو جاوینگے ہم یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنْ كَانَ
اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ
تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہووین باپ تمھارے اور فرزند تمھارے اور بھائی تمھارے
اور جوروین تمھاری اور کنبا تمھارا اور مال جو کمائے ہین تمنے اور سوداگری جو ڈرتے ہو تم فائدہ مند ہو جانے اسکے سے اور گھر کہ پسند کرتے
ہو انکو دوستر طرف تمھارے اللہ سے اور رسول اسکے سے وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اور جہاد سے
بیچ راہ اللہ کی کے پس انتظاری کرو یہان تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا یا عذاب اپنا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور اللہ نہین راہ
دکھاتا گروہ فاسقون کو سمجھ لیجیے کہ اس آیت مین تہدید عظیم ہی کیونکہ کم لوگ ہین کہ مال اور فرزند سے دین کو دوستر رکھتے ہین اور
حظوظ دنیا سے لذات عقبی کو زیادہ تر چاہتے ہین آدمی کو چاہیے کہ مردانہ ہو کر ابراہیم کی شکل ہاتھ دنیا سے اٹھا کر متوجہ بخدا ہووے اور صفحہ
دل سے محو [illegible] دھووے اور جستجوے مولی مین زن و فرزند کیا اور مال و منال کیا اپنے آپ کو بھی کھووے **نظم** تیرا طالب خانمان
کو کیا کرے ؛ خانمان گیا اپنے جان کو کیا کرے ؛ چاہتا ہی تجھکو وہ تو اس سے مل ؛ بن تیرے دونو جہان کو کیا کرے ؛ مشکوۃ مین ہی کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین نقل ہی کہ احمد بن
یحیی دمشقی رح ایکدن اپنے والدین کے پاس بیٹھے تھے قرآن مین قصہ قربانی کا اسمعیل علیہ السلام کے پڑھا والدین نے کہا ای احمد
اللہ ہمنے تمھے براہ خدا چھوڑا یہہ وہان سے اٹھکر کعبے کو گئے مدت وہان رہے پھر دمشق مین آکر حلقہ در ہلایا ماں نے پوچھا کون ہی

ع ۳

Marfat.com

دروازے پر کہا مین احمد ہون نے کہا ایک بیٹا اپنا تھا احمد اُسے براہ خدا دیا ہمنے اب احمد اور محمود سے ہمین کیا کام ہے **بیت** جو کچھ کہ تھا
سو فدا کر دیا براہ دوست؛ نہین اب اپنی تمنا بجز نگاہ دوست لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ تحقیق یاری او
مددگاری کی تمہاری اللہ نے اے مومنو بیچ مقامون بہت کے مثل حرب بدر اور بنی نضیر اور بنی قریظہ اور احزاب اور صلح حدیبیہ اور جنگ
خیبر اور فتح مکے کے اور دن حنین کے حنین مقام ہے درمیان مکے اور طائف کے وہان لشکر ہوازن اور ثقیف سے محاربہ واقع ہوا بیان
اسکا بطور اجمال یہہ ہے کہ بعد فتح مکے کے یہہ دونو قبیلے متفق ہوکر مسلمانون سے لڑائی کو تیار ہوئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی بارہ ہزار یا سولہ
ہزار مردون کو لیکر چلے اور وہ چودہ ہزار تھے ایک صحابہ نے کہا لن نغلب الیوم من قلة نہین مغلوب ہونگے ہم آج کے دن قلت لشکر
کے سبب یہہ بات حضرت نے سنکر ناپسند کی اور اسی عجب کے باعث پہلے لشکر اسلام نے شکست پائی حق تعالیٰ وہ قصہ مسلمانون کو یاد دلواتا
ہے کہ مدد دی تمکو دن حنین کے اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ جسوقت خوش لگی تمکو بہتایت تمہاری فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ پس نہ کفایت کیا تم سے کچھ یعنے نہ دفع کیا تمہارے کثرت نے کچھ ضرر دشمن کا اور تنگ
ہوگئی اوپر تمہارے زمین اس وادی کی ساتھ اسکے کہ کشادہ تھی پھر پھر گئے تم جنگ دشمن سے پیٹھ پھیر کر لکھا ہے کہ تمام لشکر اسلام شکست کھا
گیا حضرت چار آدمیون سے کمیت مین ٹھہر رہے کہ علی اور عباس اور ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ بن مسعود رضہ تھے حضرت اُسدن شتر پر
سوار تھے اور باواز بلند کہتے تھے انا النبی بلا کذب انا ابن عبد المطلب اور حملہ کرنیکو دشمن پر تیار رہتے تھے عباس اور ابوسفیان رکاب
اور لگام پکڑے تھے نہین چھوڑتے تھے اور کمال شجاعت پر آپ کے استدلال کرتے تھے کہ تنہا ایسے بڑے لشکر پر جاتے ہین اور نسب اپنی
بیان فرماتے ہین القصہ جب حضرت کو حملہ کرنیکو نہ چھوڑا آپنے فرمایا پکارو صحاب کو عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بلند آواز تھے پکارا اصحاب کچھ
کم سو جمع ہوگئے حضرت نے دعائے موسیٰ علیہ السلام کہ روز فلق بحر پڑھے تھے پڑھی کہ اللھم لک الحمد والیک المشتکی وانت المستعان
پھر بالہام الٰہی شتر سے اُتر کر مشت خاک اٹھا کر شاہت الوجوہ کہکر طرف لشکر کفار کے پھینکی اللہ کی قدرت سے کوئی کافر نہ بچا کہ جسکی آنکھ مین
نہ پڑی ہو سب آنکھین ملنے لگے اور شکست کھا گئے مسلمانون کے دلونمین آرام آیا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰی
رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ پھر اتاری اللہ نے تسکین اپنی یعنے رحمت اپنی کہ سبب سکون اور آرام قلوب ہے اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانون
کے جو عباس رضی اللہ عنہ کے بلانے سے آئے تھے وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا اور اتارا لشکر کہ اپنے آنکھون سے نہ دیکھا تمنے انکو لیکن کفار دیکھتے
تھے وہ فرشتے تھے سفید لباس پہنے سرخ عمامہ باندھے شملہ چھٹا ہوا پشت پر ابلق گھوڑون کے سوار پانچ ہزار یا آٹھ ہزار یا سولہ ہزار تھے وَعَذَّبَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور عذاب کیا اللہ نے ان لوگونکو جو کافر ہوئے کہ بہت مارے گئے اور چھ ہزار اولاد اور اہالی پکڑے آئے اور چوبیس ہزار اونٹ اور
چار ہزار اوقیہ نقرہ اور زیادہ چالیس ہزار سے گوسفند غنیمت مسلمانون کے ہاتھ لگی وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اور یہہ جو واقع ہوئے جزا ہے کافرون
کی ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ پھر توبہ دیگا اللہ کفر سے پیچھے اس لڑائی کے اوپر جسکے کہ چاہے اور وہ وقوع مین آیا کہ بعد جنگ
حنین کے بعضے ہوازن اور ثقیف والون مین سے حضور مین حضرت سید الثقلین کے حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ
بخشنے والا ہے گناہ توبہ کرنیوالونکا مہربان ہے انپر کہ بعد توبہ کے مواخذہ نہین کرتا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ اے لوگو جو
ایمان لائے ہو سوا اسکے نہین کہ مشرک پلید مین بسبب خبث باطن اور ناپاک عقیدے کے یا اس باعث سے کہ نجاسات سے پرہیز نہین کرتے
یا جنابت سے غسل نہین کرتے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نجس العین مین کتے کیطرح فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا

Marfat.com

پس نہ نزدیک آوین مسجد حرام کے پیچھے برس اُنکے کے جو یہہ ہی وہ نوان برس تہا ہجرت سے یا سال حجۃ الوداع کہ دسوان برس تہا امام اعظم رح نے کہا کہ
مراد منع کفار حج اور عمرہ سے ہے نہ مسجد مین آنے سے مسجد حرام ہو یا اور مسجدین اور امام مالک کے نزدیک خاص دخول مسجد حرام سے ہی
ہی وَاِنۡ خِفۡتُمۡ عَیۡلَةً اگر ڈرو تم ای اہل مکہ فقر سے بسبب نہ آنے انکے کے وہ موسم حج مین اگر لباس اور طعام خرید فروخت کرتے تم مین انکی تجارت
موقوف ہونے سے تمہاری معاش مین خلل آویگا فَسَوۡفَ یُغۡنِیۡکُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖۤ اِنۡ شَآءَ پس البتہ دولتمند کریگا تمکو اللہ فضل اپنے سے
اگر چاہیگا سو یونہین کیا کہ بلاد یمن مین سے دو بلدے مسلمان ہوئے وہ ہر برس مکے مین آتے تھے اور طرح طرح کے اطعمہ لاتے تھے
اور سوا انکے اور ہر طرف سے لوگ آنے لگے اور انواع تجارات سے منافع دکھلانے لگے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ تحقیق اللہ جاننے والا ہی احوال بندون
کا حکمت والا ہی ایک در بند کرتا ہی تو دوسرا کھولتا ہی **نظم** مانع رزق خلائق رازق مطلق نہین ٭ بے سبب دیتا وہ روزی اور بے اسباب بھی
ایک در کو اگر رزق کے کرتا ہی بند ٭ کھولتا ہی دوسرا وہ فاتح الابواب ہی ٭ سمجھہ لیجیے کہ حق تعالی بعد مقاتلے بت پرستون کے ساتھہ
محاربے کتابی کے حکم فرماتا ہی قَاتِلُوا الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ لَا بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ مارو ای مسلمانو اور لڑائی کرو ان لوگون سے جو نہین
ایمان لاتے ساتھہ خدا کے یعنے یہود کہ تشبیہ کے قایل ہین اور نصاری تثلیث کے اور نہ ساتھہ دن قیامت کے کہ یہود کہتے ہین بہشت مین
اکل و شرب نہین اور نصاری معاد روحانی ثابت کرتے ہین پس یہہ دونو فرقے ایمان آخرت پر بھی جیسا کہ چاہیے نہین رکھتے وَ لَا یُحَرِّمُوۡنَ
مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ اور نہین حرام جانتے اس چیز کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے اور رسول اسکے نے یعنی جسکی حرمت کتاب اور سنت سے ثابت ہی
وَ لَا یَدِیۡنُوۡنَ دِیۡنَ الۡحَقِّ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اور نہین قبول کرتے دین سچا کہ اسلام ہی ان لوگون سے کہ دئے گئے ہین کتاب
توریت اور انجیل یہہ بیان الذین لا یؤمنون کا ہی پس لڑائی کرو انسے ای مسلمانو حَتّٰی یُعۡطُوا الۡجِزۡیَۃَ عَنۡ یَّدٍ وَّ ہُمۡ صٰغِرُوۡنَ یہان تک کہ دوین
جزیہ یعنے خراج جو جوان سے مقرر ہو ہاتھہ اپنے سے اور وہ ذلیل ہون یعنے جزیہ آپ لاکر کھڑے ہون اور جب تک نہ قبول ہو نہ بیٹھین ظاہر آیت
سے تخصیص جزیے کی ساتھہ اہل کتاب کے نکلتی ہی اور مجوس ملحق ہین انھین مین کہ مشابہہ انکے ہین اب سمجھہ لیجیے کہ یہان ائمہ کا اختلاف ہی
اور ہر ایک دلیلین ہین کہ اپنے اپنے مقام پر مسطور ہین امام اعظم رح کہتے ہین کہ جزیہ سب مشرکون سے لیا چاہیے سوا مشرکان عرب کے کہ حکم
انکا یا ساتھہ شمشیر کے ہی یا اسلام کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ جزیہ سوا کتابی کے اور سے نہین اور امام مالک کہتے ہین سب کفار سے جزیہ ہی
مگر مرتد سے نہین کہ اسکو حکم قتل ہی ہی وَ قَالَتِ الۡیَہُوۡدُ عُزَیۡرُ ۨ ابۡنُ اللّٰہِ اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہی **مصرعہ** پاک ہی اللہ
اس سے جو یہہ کہتے ہین پلید ٭ سمجھہ لیجیے کہ عزیر علیہ السلام شرخیا کے بیٹے یعقوب علیہ السلام کی نسل اور اولاد سے ہین چودہ واسطون سے
ہارون بن عمران کو پہنچتے ہین جب بخت نصر پیدا ہوا توریت جلادی اور بیت المقدس کو ڈبا دیا اور علماء توریت کو قتل کیا اور جو باقی رہے
تھے انکو پکڑ لے گیا انھین عزیر بھی تھے اگرچہ حافظ توریت تھے لیکن خوردسالی کے سبب انکو حساب مین نہ لایا جب یہہ اسکے قید سے بعد
مدت کے چھوٹے بیت المقدس کو چلے راہ مین اللہ تعالی نے ایک قریے مین انکو مارا بعد سو برس کے پھر جلایا چنانچہ یہہ قصہ سورۂ بقرہ مین مفصل
گذرا ہی پھر جب اپنے قوم مین پہنچے ہزار طرح سے کہتے تھے مین عزیر ہون کوئی نہین مانتا تھا آخر امتحان لکھنے پڑھنے پر توریت کے
کیا تفسیر امام ثعلبی مین ہی کہ پانچ قلمین دست راست کی انگلیون مین باندھہ دین پانچون سے یہہ توریت یاد لکھتے تھے جب تمام کی لوگون
نے کہا ہم کیا جانین کہ یہی توریت ہی ہمنے نہ کبھی سُنی نہ پڑھی ایک شخص نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا ہی اور اسنے اپنے باپ سے سنا تھا
کہ وقعہ بخت نصر مین توریت ایک ظرف مین مضبوط کر کر فلانے پہاڑ کی شگاف مین رکھہ دی ہی مین نے لوگون سے فرمایا جو ان

Marfat.com

جا کے دیکھا مقرر رکھی تھی لے آئے اور حضرت عزیر نے جو لکھی تھی اُس سے مقابلہ کیا ایک حرف کا فرق نتھا حیران ہوئے اور کہنے لگے
کہ اللہ تعالی نے بعد سو برس کے عزیر کے دلمین توریت القا کی یہہ اسکا بیٹا ہی معاذ اللہ پس پہلے یہود اس بات کے قائل ہوئے اور
بعضے یہود مدینہ کے بھی یہی بات کہتے تھے وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ اور کہا نصاری نے عیسیٰ بیٹا اللہ کا ہی سمجھ لیجیے کہ حماقت
کے سبب قدرت حق کو بھول گئے وجود فرزند کا بن باپ کے محال سمجھا یا معجزات انکے مثل احیائے موتی اور ابرائے اکمہ اور ابرص
دیکھکر یہہ سخن بیہودہ بکنے لگے ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ یہہ جو مذکور ہوا سخن انکا ساتھ مونہوں انکے کے ہی جھوٹھہ بیہودہ مہمل بے حقیقت
يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ مشابہ ہوتے ہین بات سے اُن لوگونکے کہ کافر ہوئے پہلے اِن سے یعنے بنی مدلج کہ کہتے تھے
فرشتے بیٹیاں اللہ کی ہین اور بعضے کفار عرب کہ اللہ سبحانہ کو ابو اللات اور ابو العزی کہتے تھے قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ مار یو انکو اللہ
یا لعنت کیجو انپر اللہ کہاں سے پلٹائے جاتے ہین راہ حق سے طرف باطل کے یہہ استفہام بطریق تعجب ہی اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ پکڑا یہود اور نصاری نے عالمون اپنے کو اور درویشون اپنے کو پروردگار سوا اللہ کے کہ
اُنکے حلال حرام پر چلتے ہین یا انکو سجدہ کرتے ہین اور مسیح بیٹے مریم کو یعنے اسکو بھی خدا کہتے ہین وَمَا أُمِرُوا اور حال آنکہ نہین حکم کئے گئے
عیسیٰ اور احبار اور رہبان کے پرستش کا کسی کتاب مین إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا مگر یہہ کہ بندگی کرین معبود ایک کی کہ اُسکے وحدانیت مین
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پاک ہی اُس سے جو شریک کرتے ہین **بیت** کل عالم کا مالک ہی اور سکا
معبود ایک ہی وہ ٭ ہم مین برا اور ہم سے بدی ہی نیکی ہی اس سے نیک ہی وہ ٭ **بیت** وہ حق ہی نہین کوئی جسکا شریک ٭ کہ اللہ ہی وحدہ لا شریک
يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ چاہتے ہین یہود اور نصاری یہہ کہ بجھا دیوین روشنی اللہ کی کہ قرآن ہی یا نبوت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہی یا معجزات ہین اور دلائل روشن ہین اور تنزیہہ تقدیس حق تعالی کے زن و فرزند سے ساتھ مونہوں اپنے کے کہ بیہودہ بکنے لگتے ہین
وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اور نہین قبول رکھتا اللہ مگر یہہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو کہ دین اسلام اور اعلام توحید ہی
اور اگرچہ ناخوش کہین کافر هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ
وہ ہی اللہ جسنے بھیجا رسول اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ساتھ قرآن کے کہ محض ہدایت ہی اور ساتھ دین حق کے کہ اسلام ہی اور اسواسطے بھیجا تو کہ غالب
کرے دین اپنے کو اوپر دین سارے کے یعنے سب دینون کے احکام منسوخ کر دے اور اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اسبات کو سمجھ لیجیے کہ صورت بعد نزول عیسی علیہ السلام
کے وقوع مین آویگی کہ سوا دین اسلام کے کوئی دین روئے زمین پر نرہیگا **بیت** اُٹھا کر مُنہہ سے برقعہ چشم دکھلا دے کہ تا بیار نہ کوئی پوچھنے والا اُرگنکا چھپا کا
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو تحقیق بہت عالمون سے اور درویشون مین سے یہود اور نصاری کے البتہ کھا جاتے ہین مال لوگون کے ساتھ رشوت کے بیچ حکم کے اور بند کرتے ہین
خلق کو دین اللہ کے سے کہ اسلام ہی وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور جو لوگ کہ حرص و بخل
کے سبب جمع کر رکھتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اسکا بیچ راہ اللہ کے یعنے زکوۃ نہین دیتے سمجھ لیجیے کہ حدیث مین ہی مَا أُدِّيَ
زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ جسکی زکوۃ دی گئی ہو وہ کنز نہین یعنے کنز وہ ہی جسپر وعید مرتب ہی اور وعید یہہ ہی کہ فرمایا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ پس بشارت
دے اُن جمع کرنے والون زکوۃ ندینے والون کو ساتھ عذاب دردناک کے يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ
وَظُهُورُهُمْ جسدن کہ گرم کیا جاویگا یعنے آگ لگائی جاویگی اوپر خزانونکے بیچ آتش دوزخ کے پس داغ دئے جاوینگے ساتھ اس درہم

Marfat.com

ودینار سوزان کے ملتے تھے انکے کہ فقرا کو دیکھ کر چین بجبین ہوتے تھے اور کروٹین اُنکی کہ درویشون سے پہلو تہی کرتے تھے اور پیٹھین انکی کہ مسکینون سے پھر لیتے تھے سمجھ لیجیے کہ اشرف اعضائے ظاہر وہی تین ہین کہ شامل ہین تینون اعضائے رئیسہ کو کہ دماغ اور دل اور جگر ہین پس یہہ تینون اُس دن معذب بداغ ہونگے اور کہینگے فرشتے هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یہہ ہی جو جمع کیا تھا تمنے واسطے منفعت اپنے کے دنیا مین اور زکوۃ اُسکی نہین دیتے تھے اور آج سبب مضرت تمھاریکا ہوا اور تمھارے جان پر بلا لایا پس چکھو تم وبال اُسکا کہ تھے تم جمع کرتے سمجھ لیجیے کہ ذخیرہ جسپر وبال نہ متفرع ہو اعمال صالحہ ہی اگر کوئی خزینہ مال کرے تو ذخیرہ اعمال کر اگر اور کنوز عرض فانیکی جستجو کرین تو رموز اسرار باقیہ کی آرزو کر **قطعہ** ایک دانہ فقیر کو دینا جمع سے خرمنوکے بہتر ہی سمجھ لیجیے کہ سال شمسی تین سو پینسٹھ ۳۶۵ دنکا ہی تقریبا پانچ مہینے اکتیس اکتیس دنکے ایک بتیس کا چار تیس کے دو انتیس کے چنانچہ اس بیت مین مذکور ہین **بیت**
لا و لا لب لا و لا لا شش مہ ست ہلل کط و کط لل شہور کو ہست ۔
اور سال قمری تین سو چوپن دنکا کم وبیش تخمینا اور معتبد ان اہل کتاب حساب اپنے اعیاد کا ماہ قمری اور سال شمسی پر رکھتے ہین ہر تیسرے برس سال انکا تیرہ مہینے کا ہوتا ہی اور حکم الٰہی مین بارہ مہینے کا ہر سال ہی سو بنا اعمال اہل اسلام کی شہور قمری پر رکھکر احکام صوم اور حج زکوۃ کے اسپر مرتبط کر کر عدد اُسکا فرمایا کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ تحقیق گنتی مہینون کی کہ پسندیدہ ہی نزدیک اللہ کے بارہ مہینے ہین بیچ لوح محفوظ کے یا بیچ حکم اُسکے کے اور لکھا ہی اللہ نے اس حکم کو يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ جسدن کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو اُن بارہ مہینونمین سے چار حرام ہین تین متصل ہین ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور ایک علیحدہ ہی رجب ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہہ ہی حساب درست مہینون کے شمار کا فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ أَنْفُسَكُمْ پس مت ستم کرو بیچ اُن چار مہینونکے آپمین لڑکر اور بے حرمتی ان دنون کی کر کر جمہور علما کہتے ہین کہ حرمت مقاتلے کی ان مہینون مین منسوخ ہی اور مراد ظلم سے گناہ ہی اور اگرچہ ترک گناہ سب مہینون مین لازم ہی لیکن تخصیص ان چہار مہینونکی شرافت کے سبب ہی کہ ان مہینونمین گناہ کرنا ایسا ہی جیسا حرم مین یا حال احرام مین کیا وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَافَّةً اور لڑو مشرکون سے اکٹھے ماہہائے حرام مین اور غیر انکے مین جیسے کہ لڑتے ہین یہہ تم سے اکٹھے وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور جانو یہہ کہ اللہ ساتھ پرہیزگارون کے ہی ناصر و مددگار ہی اور حفظ لکھا ہی کہ ایام جاہلیت مین لوگ جو قتل اور غارت پر عادی تھے تین مہینے متصل تحمل نہین کر سکتے تھے ایک شخص قلمس کنانی نے موسم حج مین پکار کر کہا کہ ای معاشر عرب اس سال مین اللہ نے محرم تمپر حلال کیا اسکے بدلے صفر کی حرمت کی سب سنکر خوش ہوئے دوسرے سال کہا اب محرم حرام ہی صفر حلال اسیطرح کبھی کوئی مہینہ حرام کر دیا کبھی کوئی جس ماہ حرام مین قتال منظور ہوتا اُسکی حرمت اور مہینے پر ڈال دیتا پھر اختصاص شہر حرم کا رہتا مجرد عدد باقی رہتے کہ سال مین چار مہینے گنتی کے ہی حرام مین اور اس عمل کو نسی کہتے تھے یہہ آیت اُتری کہ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ سوا اسکے نہین کہ نسی یعنے آگے پیچھے کر لینا مہینونکا زیادتی ہی بیچ کفر کے کیونکہ حلال جاننا اُسکا کہ حرام کیا اللہ نے اور حرام سمجھنا اُسکا کہ حلال کیا اللہ نے کفر دوسرا ہی کہ انکے کفر مین مل گیا يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا گمراہ کئے جاتے ہین یا گمراہ کرتا ہی انکو اللہ ساتھ اس عمل کے وہ لوگ جو کافر ہوئے گمراہی زیادہ سے زیادہ حلال کرتے ہین نسی کو شہر حرم سے ایک برس اور اُسکی جا دوسرے کو حرام کرتے ہین اور حرام کرتے مین اسکو ایک برس اُسکے بدلے دوسرے حلال کرتے ہین اور جب ماہ حرام کو ایک برس حرام کیا اسکو دوسرے برس حلال ٹھہرا

Marfat.com

لیتے ہین اورجسکو حلال کیا تھا حرام ٹھہرا دیتے ہین لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ تو کہ موافق کرین اور تمام
کرین گنتی کو اس چیز کے کہ حرام کی اللہ نے کہ وہ اشہر حرم چار مہینے جانتے تھے پس حلال کرتے واسطے فقط عدد کے جسکو
کہ حرام کیا اللہ نے بے رعایت وقت کے زُيِّنَ لَهُمْ سُوْءُ اَعْمَالِهِمْ زینت دئے گئے ہین واسطے اُنکے بُرے عمل اُنکے شیطان
کی طرف سے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم کافرونکو **نظم** جاہلان عرب مہینے چار نہین دیتے
تھے خلق کو آزار ؛ ای مسلمانو چاہیے تمکو ؛ کہ کسی ماہ مین دکھہ کسیکو نہ دو ؛ رنج کی جھٹ نہین ہی ثمرہ رنج ؛ پاؤگے کب ہی بہ تخم رنج ؛
نقل ہی کہ تیسرے برس ہجرت سے حضرت نے غزوہ تبوک کا قصد کیا ہوا گرم تھی اور خشک سالی کے سبب مدینے والے بدحال تھے جب امر جہاد
کا ہوا تو بعد مسافت اور کثرت اعدا اور قلت زاد اور گرمی ہوا دیکھہ کر ساتھہ کراہت طبعی کے سستی کرنے لگے یہہ آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کیا ہی واسطے تمہارے کہ اعلاے
کلمۂ دین کے لیے جسوقت کہ کہا جاتا ہی واسطے تمہارے نکلو بیچ راہ اللہ کے اور جہاد کرو بوجھل ہو جاتے ہو طرف زمین کے کاہلی اور سستی
سے یا اپنے کھیتونکو دیکھنے لگتے ہو اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ کیا راضی ہو تم ساتھہ زندگانی دنیا کے ثواب آخرت سے
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ پس نہین فائدہ زندگانی دنیا کا مقابل آخرت کے اور نعمت اسکی کے مگر تھوڑا اور کوئی عاقل
بڑی نعمت چھوڑکر چھوٹی کی طرف نہین مائل ہوتا **نظم** چھوڑکر باقی کو فانی کو نلے ؛ شیر کے بدلے تو پانی کو نلے ؛ یعنے وہان کی نعمتون کے بدلے تو
یہان کے عیش زندگانی کو نلے اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اگر نہ نکلوگے حرب کفار کو کہ مامور ہوئے ہو عذاب کریگا تمکو اللہ عذاب
دردناک کہ غلبۂ دشمن سے یا اور کسی سبب سے تمھین کر دیگا ہلاک وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا اور بدل کریگا تمکو ساتھہ
قوم غیر تمہارے کہ فرمانبردار ہون جیسے یمن اور فارس والے اور نہ ضرر کر سکوگے اللہ کو کچھہ کہ بے نیاز ہی یا رسول اسکے کو کہ پناہ عصمت مین
اللہ کے ہی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے تغییر و تبدیل سے قادر ہی اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اگر نہ مدد دوگے پیغمبر اسکے کو پس تحقیق مدد دی ہی اسکو اللہ نے اور مستقبل مین بھی اُسکو بن مدد نہ
چھوڑیگا جیسا کہ ماضی مین نہ چھوڑا تھا جسوقت کہ قصد نکالنے کا اسکے کیا تھا کافرون نے مکے سے اللہ نے حکم نکلنے کا دیا تھا در حال
کہ دوسرا دو تن کا تھا اور مدد دی تھی اسکو جسوقت کہ وہ دونو تھے بیچ غار ثور کے کہ وہ غار پہاڑ کے اوپر جانب یمن مکے کے ہی شب پنجشنبہ
غرہ ماہ ربیع الاول کو حضرت گھر مین ابوبکر کے آ اُنکو ساتھہ لے وہان رات کو رہے تھے رات ہی رات مین اللہ نے سر غار پر درخت مغیلان اُگایا
اور کبوترون سے گھونسلا بنوا کر انڈا دلوایا اور در غار پر مکڑی سے جالا تنوایا صبح کو کفار ڈھونڈھتے ہوئے جو در غار پر پہنچے ابوبکر صدیق
نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہہ زیر قدم نگاہ کرینگے ہمکو دیکھہ لینگے آپ نے فرمایا ما ظنك باثنين الله ثالثهما وہ احوال اللہ
تعالی بیان فرماتا ہی اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا جسوقت کہ کہا پیغمبر نے واسطے رفیق اپنے کے مت غم کھا تحقیق اللہ
ساتھہ ہمارے ہی مددگار فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ پس اُتارے اللہ نے رحمت اپنی کہ سبب تسکین ہی اوپر رسول اپنے کے اور شبہہ ہی
کہ اوپر صدیق کے کہ بجہت محبت کے اوپر حال حضرت کے نہایت مضطرب تھے **فرد** ثانی اثنین اذ هما فی الغار ؛ یعنے صدیق فخر صحب کبار
بیت جن پہ نازل سکینہ حق ہی ؛ دل اُنھونکا خزینۂ حق ہی وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا اور قوت دی اللہ نے پیغمبر اپنے کو ساتھہ لشکر
فرشتون کے کہ نہین دیکھا تمنے انکو یعنے ان فرشتون کو کہ غار مین حفاظت کرتے تھے یا مراد اس سے ملائکہ ہین کہ بدر اور احزاب اور حنین

Marfat.com

ہین اُترے تھے وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ اور کی بات اُن لوگونکی جو کافر ہوئے نیچی وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا اور بات اللہ کی وہ ہی
اونچی اور کافرونکی بات جو سبب دعوت کفر ہی اور وہ خوار اور ذلیل کی اور اللہ کی بات جو دعوت اسلام یا توحید یا کلمہ شہادت ہی وہ مرتبے
اور قدر مین رفیع اور جلیل کی وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور اللہ غالب ہی عزیز کرتا ہی موحدونکو حکمت والا ہی ذلیل کرتا ہی مشرکونکو سمجھہ لیجیے کہ
مقصود دلانے قصہ غار سے اثنائے امر غزوہ تبوک مین یہہ ہی کہ اگر تم ای کاریان جہاد پیغمبر کی مدد نکروگے تو مین کرونگا جیسے غار مین مین نے
مدد کی تھی اور اتنے دشمنون مین سے سلامت نکالا تھا پس نصرت میرے ہاتھہ مین ہی وما النصر الا من عند اللہ **بیت** چاہ تو مجھہ سے مدد ای مرد دون
پائیگا نصرت وہی مین جسکو دون ؛ فتح مجھہ سے چاہ نی لشکر سے تو ؛ آپ مجھہ سے مانگ نے ہر شی سے تو ؛ جسکی کی مین نے مدد بر تر ہوا
جسکو چھوڑا مین نے وہ ابتر ہوا اِنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا نکلو واسطے غزوہ تبوک کے ہلکے اور بھاری یعنے سوار اور پیدل یا تندرست اور بیمار
یا جوان اور پیر یا درویش اور تونگر یا بے سلاح اور مسلح یا کنوارے اور بیاہے یا دبلے اور موٹے یا میان اور خدمتگار سلمی نے کہا ہلکے طاعت
کرنیوالے مین اور بھاری مخالفت کرنیوالے امام قشیری نے کہا خفاف وہ ہین کہ بند شہود ماسوا سے آزاد ہین اور ثقال وہ ہین کہ بقید تعلقات
مقید ہین بحر الحقائق مین ہی کہ خفاف مجذوب ہین جو کشش عنایت حق سے براہ سلوک آئے ہین اور ثقال سالک ہین جو پرورش مراتب سے متوجہ بجذبہ
حقانی ہوئے ہین یہہ دونو گروہ راہ پر ہین لیکن ایک بہ بال کشش پرواز کرتا ہی اور ایک بپائے کوشش راہ چلتا ہی جو پانون سے چلتا ہی وہ ایک
قدم مین عالم کو زیر کرتا ہی اور جو بال اقبال سے اوڑتا ہی ایکدم مین بساط مشاہدہ ماسوا کو طی کرتا ہی **بیت** عارف حق جز شادی عالم اور نہ کچھہ غم دیکھے
ہی ؛ کون و مکان کو دم مین طی کر اور ہی عالم دیکھے ہی ؛ جب بعضے لوگ غزوہ تبوک کے جانے سے کچھہ کچھہ بہانے کرنے لگے فرمان ہوا کہ عذر
غیر مقبول ہی غزوہ تبوک کو جاؤ وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور جہاد کرو ساتھہ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے
بیچ راہ اللہ کے ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ یہہ نکلنا اور حرب کرنا بہتر ہی واسطے تمہارے نہ نکلنے سے اور نہ لڑنے سے اگر ہو تم جانتے ثواب
جہاد کا اور عقاب تخلف کا لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگونکو غزوہ تبوک کا حکم کیا تین فرقے ہوگئے ایک نے خوشی سے قبول
کیا وہ اکابر انصار اور مہاجر تھے دوسرے نے حکم خدا اور رسول کو مانا اگرچہ نفس پر انکے گران تھا وہ ضعفائے مومنین تھے تیسرے نے اجازت
رہنے کی چاہی وہ منافق تھے انکی شان مین یہہ آیت آئی کہ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ اگر ہوتا اسباب دنیا نزدیک
ملنے کے اور سفر میانہ آسان البتہ چلتے تیرے ساتھہ واسطے طمع مال دنیا کے وَلَٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ اور لیکن دور کی اوپر انکے راہ
دراز کہ مشقت سے قطع ہو سکیگی وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ اور البتہ قسم کھاوینگے ساتھہ اللہ کے یہہ معجزہ قرآن کا ہی
کہ احوال آئندہ کا بیان کردیا کہ جب تم غزوہ تبوک سے آوگے تو متخلف بطریق اعتذار تمہارے پاس آکر کہینگے کہ قسم ہی اللہ کی اگر طاقت سفر کرنیکی
رکھتے ہم البتہ نکلتے ہم ساتھہ تمہارے يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ ہلاک کرتے ہین جانون اپنی کو جھوٹھی قسم کھا کر یعنے مستحق عذاب کا اپنے آپ کو
کرتے مین وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ اور اللہ جانتا ہی کہ وہ البتہ جھوٹے ہین عَفَا اللَّهُ عَنْكَ معاف کرے اللہ تجھہ سے یہہ دعا
ہی اللہ کیطرف سے پیغمبر کو درود ہو جو انپر اور سلام اور یہہ عادت ہی لوگون کی کہ دعا عفو اور رحمت کی بے وقوع خطا کرتے ہین جیسے
پانی پلانیوالے کو کہتے ہین غفر اللہ لک اور جواب عاطس مین حامد کہتا ہی یرحمک اللہ اور بعضے کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بعضے اذن چاہنے والون کو اجازت تخلف کی دی تھی حق تعالی نے اسکے عفو فرمایا اس تقدیر پر یہہ خبر ہی اور معنے یہہ ہین کہ معاف کیا
اللہ نے تجھہ سے لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ کیون پروانگی دی تونے انکو رہنے کی اور بہانے انکے مانے تجھے چاہتا تھا کہ پروانگی مین جلدی نکرتا

Marfat.com

حتی یتبین لک الذین صدقوا وتعلم الکاذبین یہان تک کہ ظاہر ہوجاتے واسطے تیرے وہ لوگ جو سچ بولنے والے ہین بہلنے
والون مین اورجان لیتا تو جھوٹھونکو لا یستاذنک الذین یؤمنون باللہ والیوم الآخر ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم
نہین پروانگی مانگتے تجھسے وہ لوگ کہ تحقیق بیقین ایمان لائے ہین ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے بیچ اسکے کہ جہاد کرین ساتھ مالون
اپنے کے اورجانون اپنے کے واللہ علیم بالمتقین اور اللہ جانتا ہی پرہیزگارونکو انما یستاذنک الذین لا یؤمنون باللہ
والیوم الآخر وارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون سوا اسکے نہین کہ پروانگی مانگتے ہین تجھسے بیچ تخلف کے وہ لوگ کہ نہین
ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور شک مین ہین دل انکے کہ اسلام حق ہی یا نہین پس وہ بیچ شک اپنے کی متردد ہین ولو
ارادوا الخروج لاعدوا لہ عدۃ ولکن کرہ اللہ انبعاثھم فثبطھم اور اگر ارادہ کرتے نکلنے کا منافق واسطے غزوہ تبوک کے البتہ
تیار کرتے واسطے اسکے سامان سفر کا ولیکن ناخوش رکھا اللہ نے اٹھنا انکا پس باز رکھا انکو اور دہشت اور کاہلی دی وقیل اقعدوا مع القاعدین
اور کہا گیا انکو کہ بیٹھ رہو گھرون مین ساتھ بیٹھنے والونکے یعنے ساتھ عورتون اور لڑکون اور بیمارون اور لنگڑون اور لولونکے یہہ بات حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یا انھومین سے بعضون نے بعضونکو کہا لکھا ہی کہ جب لشکر اسلام غزوۂ تبوک کو چلا عبداللہ بن ابی بھی نکلا دوسری
کوچ مین رہ گیا اور تخلف کر کے اپنے لوگونکو لیکر پھر آیا حضرت نے سنکر فرمایا کہ اگر اسمین خیر ہوتی ہمارے ساتھ آتا احسان مانو کہ شر اشرار سے چھوٹے
حق تعالی نے موافق قول حضرت کے آیت نازل کی کہ لو خرجوا فیکم ما زادوکم الا خبالا اگر نکلتے ابن ابی وغیرہ درمیان تمہارے نہ زیادتی کرتے
انکو مگر فساد اور تباہی ولاوضعوا خلالکم یبغونکم الفتنۃ اور البتہ گھوڑے دوڑاتے درمیان تمہارے ساتھ غمازی اور فساد بازی کے چاہتے
واسطے تمہارے فتنہ یعنے مخالفت درمیان تمہارے ڈالتے یا جنگ آدمیون سے تمکو ڈالتے وفیکم سمّاعون لھم اور بیچ تمہارے جاسوس ہین واسطے
انکے کہ تمہاری خبرین انکو پہنچاتے ہین واللہ علیم بالظالمین اور اللہ جانتا ہی ظالمونکو یعنے منافقونکو لقد ابتغوا الفتنۃ من قبل
تحقیق چاہا تھا انھون نے فتنہ پہلے اس سے غزوۂ احد مین کہ تجھسے پھر گئے تھے یا حرب خندق مین کہ کہتے تھے یا اھل یثرب لا مقام لکم
وقلبوا لک الامور حتی جاء الحق اور الٹ پلٹ کیا واسطے تیرے کامونکو یہانتک کہ آئی مدد الٰہی وظھر امر اللہ وھم کارھون
اور ظاہر ہوا حکم خدا کا اور وہ ناخوش رکھنے والے تھے دولت اور نصرت تیری کو لیکن جب خدا چاہتا ہی کراہت کسیکی تاثیر نہین کرتی **بیت**
پروانگی بھیجو اگر شہ جسکو بلا لیوے ؛ کیا ڈر اسے حاجب کا کیا خوف ہی دربان کا ؛ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جد بن قیس کو کہا کہ
کیون نہین میل کرتا تو طرف قتال اہل روم کے کہ وہان سے کنیزکین اور لونڈیان خوبصورت لے جد بن قیس نے کہا کہ انصار جانتے ہین کہ مین مشغول
ہو جاتا ہون ڈرتا ہون کہ زنان بنی اصفر کو دیکھ کر صبر نکر سکونگا فتنے مین پڑ جاؤنگا یہہ آیت اتری ومنھم من یقول ائذن لی ولا
تفتنی اور بعضا انمین سی وہ شخص ہی کہ کہتا ہی پروانگی دو واسطے میرے بیچ تخلف اس غزوے کے اور مت فتنے مین ڈالو مجھکو الا فی
الفتنۃ سقطوا خبردار ہو وے بیچ فتنے کے گر پڑے کہ انکا نفاق ظاہر ہو گیا وان جھنم لمحیطۃ بالکافرین اور تحقیق دوزخ گھیر
رہا ہی کافرونکو ان تصبک حسنۃ تسؤھم اگر پہنچے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اندوہگین کرتی ہی انکو بسبب حسد کے کہ رکھتے
ہین وان تصبک مصیبۃ یقولوا قد اخذنا امرنا من قبل ویتولوا وھم فرحون اور اگر پہنچے تجھکو مصیبت جنگ
مین جراحت اور شدت جیسی احد مین ہوئی کہتے ہین تحقیق پکڑ لی تھی ہمنے احتیاط کام اپنے کی پہلے اس سے کہ دور اندیشی کر کے لڑائی کو نہین
گئے تھے اور پھر جاتے ہین اور وہ خوش ہوتے ہین قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا کہہ ای پیغمبر ہرگز نہ پہنچیگا ہمکو مگر جو کچھ کہ لکھا اللہ

Marfat.com

نے واسطے ہمارے لوح محفوظ مین غنیمت سے اور ہزیمت سے دولت اور نکبت سے عشرت سے اور عسرت سے هُوَ مَوْلٰنَا وہی کارساز ہمارا ہی وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ کے چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے نظم توکل کرو اپنے اوپر پر کہ تم نخل مقصد کا پاؤ ثمر نتیجہ توکل کا ای دوستو
حصول مرادات ہی جان لو قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ کہہ ای پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہ تم نہین منتظر ہو واسطے
ہمارے مگر ایک کے دو بھلائیون سے کہ نصرت ہی اگر مارینگے ہم اور شہادت ہی اگر مارے جاوینگے ہم وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ
يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا اور ہم منتظر ہین واسطے تمہارے یہہ کہ پہنچاوے تمکو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے
ہاتھون سے فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ پس منتظر رہو اس چیز کے کہ واسطے ہمارے چاہتے ہو سمجھہ لیجیے کہ منافق جیسے انتظار کرتے
تھے دو مین سے ایک کا واسطے مومنان صادق کے ایسے ہی سچے مسلمانونکو ارشاد ہوا کہ ہم بھی منتظر ہین کہ تمکو ان دونون مین سے ایک
ہو یا اللہ تعالی ہلاک کرے تمکو عذاب نازل کرکے جیسے پہلے مخالفونکو کیا تھا یا ہمارے ہاتھون سے تمھین قتل کر کر جہنم کو پہنچاوے لکھا ہی کہ
جد بن قیس نے حضرت سے کہا کہ مین پروانگی رہنے کی چاہتا ہون میرا جانا حرب بنی الاصفر کو مشکل ہی لیکن مال سے اپنے مددگاری آپکے
لشکر کی کرونگا یہہ آیت اتری کہ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ کہہ ای پیغمبر جواب مین انکے خرچ کرو خوشی سے اور رغبت سے یا ناخوشی
سے اور نفرت سے ہرگز نہ قبول کیا جاویگا تم سے انفقوا امر ہی بمعنے خبر اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ تحقیق تم ہو قوم نکلے ہوئے دائرہ اسلام اور نفقہ
کافر کا مقبول نہین وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ اور نہین منع کیا انکو اس بات سے کہ قبول کئے
جاوین انسے نفقے انکے مگر یہہ کہ انھون نے کفر کیا ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ رسول اسکے کے وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى اور نہین آتے
نماز کو جماعت پیغمبر مین مگر وہ کاہلی کرتے مین یعنے کسالت اور کراہت سے آتے ہین نہ صدق اور ارادت سے وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ اور نہین
خرچ کرتے براہ خدا مگر وہ ناخوش رکھتے ہین کیونکہ دینے مین نہ امید ثواب رکھتے ہین اور نہ دینے مین خوف عقاب فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ
وَلَآ اَوْلَادُهُمْ تہین خوش لگے تجھکو مال منافقونکا اور نہ اولاد انکی کیونکہ کثرت اموال و اولاد وبال ہی انکو یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت
ہی اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تو کہ عذاب کرے انکو ساتھہ ان چیزونکے بیچ زندگانی
دنیا کے کہ مال کے جمع اور نگہبانی مین رنج اٹھاوین اور اولاد کے درد دکھہ مین مبتلا ہون وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اور نکل جاوین
جانین انکی غم کھاتے کھاتے اور الم اٹھاتے اٹھاتے اور وہ کافر ہون یعنے کفر پر مرین نہ مال انکا ہاتھہ پکڑے نہ اولاد فریاد کو پہنچے **بیت**
اجل کا جب ایدل پیام آئے ہی ٭ نہ مال اور نہ اولاد کام آئے ہی وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ اور قسم کھاتے ہین ساتھہ اللہ کے
یہہ کہ وہ تم مین سے ہین یعنے اہل اسلام مین سے ہین وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ اور نہین وہ تم مین سے ولیکن وہ
ایک قوم ہین کہ ڈرتے ہین تم سے کہ انکو قتل اور اسیر نکرو پس ساتھہ تقیے کے اظہار اسلام کرتے ہین لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ
اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ اگر پاوین وہ جگہہ پناہ کی جیسے قلعہ اور جزیرہ یا غار پہاڑکی یا سوراخ گھسنے کے البتہ پھر
جاوین طرف اسکے تمہارے ڈر سے اور وہ دوڑتے ہون کہ کسی کے منع کرنے سے باز نہ رہین جیسے گھوڑا سرکش منہہ زور کہ روکنے سے
نہ رکے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرماتے تھے ابو الجواظ منافق نے کہا کہ دیکھتے ہو اپنے صاحب کو کہ صدقات
تمہارے رودارون کو دیتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ ہم عدل کرتے ہین یہہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ
اور بعضے منافقون مین وہ ہین کہ عیب کرتے ہین تجھکو بیچ بانٹنے خیرات کے بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت بیچ

Marfat.com

شان میں ابو الخویصرہ یعنی حرقوص بن زہیر کے کہ سر خوارج تھا آئی ہی کہ وقت قسمت کرنے غنائم حنین کے حضرت نے واسطے تالیف قلوب
نو مسلمانونکے انکو مال بہت دیا تھا اسپر اسنے طعن کیا تھا یا طلائے غیر خالص کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا اور حضرت نے وہ سب چار شخصون کو
اشراف عرب سے دیا اسنے کہا عدل کر و یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دلیری ہی تجھہ پر اگر مین عدل نکرونگا تو کون کریگا حضرت نے انکا اور سکے
قوم کا مارقین لقب رکھا اور بعضون نے کہا ہی کہ معیب بن قشیر نے حضرت کے تقسیم پر عیب کیا تھا ملعون ہوا لعہد غرض اسکی اپنا نفع تھا چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہی فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا پس اگر دئے جاوین خیرات مین سے جیسا وہ چاہتے ہین خوش ہون وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ
اور اگر نہ دئے جاوین خیرات مین سے موافق خواہش انکی کے ناگاہ وہ غصہ کرتے ہین اور ناخوش ہوتے ہین وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ
قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ اور اگر وہ راضی ہوتے اس چیز سے کہ دی ہی انکو اللہ اور رسول اسکے نے غنیمت اور صدقے سے اور کہتے کفایت ہی ہمکو اللہ
سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ شتاب ہی کہ دیگا ہمکو اللہ فضل اپنے سے اور غنیمت اور رسول اسکا دیگا زیادہ اس سے کہ اب دیا ہی اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ
رٰغِبُوْنَ تحقیق ہم طرف اللہ کے رغبت کرنیوالے ہین البتہ بہتر ہوتا انکے حق مین کیونکہ رضا بالقسمت موجب بہجت ہی اور جزع کرنا اسمین باعث
محنت ابراہیم ادہم نے کہا کہ جو تقادیر پر راضی ہوا غم و ملال سے چھوٹا **بیت** تقدیر پہ راضی ہو تدبیر سے کیا حاصل ؛ تدبیر پہ کیا تکیہ تقدیر کا رہ قائل ؛
سمجھہ لیجے کہ حق تعالی اب مصارف صدقات کے بیان فرماتا ہی کہ لوگ نادان سمجھہ لین کہ جو حضرت نے تقسیم فرمائی عین صواب تھی اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ
لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ سوا اسکے نہین کہ زکوٰۃ واسطے فقیرونکے اور مسکینونکے ہی امام اعظم رح کے نزدیک فقیر وہ ہی کہ غنی ہو کچھہ رکھتا ہو اور مسکین وہ ہی
کہ کچھہ نہ رکھتا ہو اور شافعی کے نزدیک برعکس اسکے ہی وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا اور واسطے عمل کرنیوالونکے اوپر اسکے یعنے جو لوگ تحصیل کرین مال زکوٰۃ کو ؛
وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ اور ان لوگون کے کہ الفت دلائے جاتے ہین دل انکے یعنے اسلام لائے ہین اور ابھی نیتین انکی خالص نہین ہین اور مولفۃ القلوب اشراف
عرب تھے جیسے ابو سفیان اور عتبہ بن حصین اور اقرع بن حابس اور سوا انکے حضرت نے غنائم حنین مین سے انکو حصہ کامل دیا تھا اور بعد ظہور اسلام اور
غلبہ مسلمانونکے ایسے لوگونکا حصہ باجماع صحابہ ساقط ہی کیونکہ وہ جس غرض کے واسطے تھا وہ پوری ہو گئی وَفِي الرِّقَابِ اور بیچ آزاد کرنے گردنونکے یعنے جو
غلام کہ اپنے مالک کو لکھہ دے کہ اتنا مال جو دون تو آزاد ہون اسقدر مال اسکو دیکر آزاد کروا دے اور ایسے جو کافرونکی قید مین پڑا اسکو دیکر چھڑا دے یہہ مذہب
امام اعظم کا ہی اور امام مالک اور امام احمد کہتے ہین کہ مال زکوٰۃ مین سے غلام خریدکر آزاد کر دے وَالْغٰرِمِيْنَ اور واسطے قرضدارونکے کہ قرض لیکر بیجا صرف
نہین کیا اور گناہ مین نہین دیا وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بیچ راہ اللہ کے یعنے واسطے مجاہدونکے اور حاجیونکے اور طالب علمونکے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور واسطے
مسافرونکے کہ مال اپنے سے دور ہوئے ہین ان گروہونکو دینا زکوٰۃ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ فرض ہی طرف سے اللہ کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے
والا ہی مستحقونکو زکوٰۃ کے حکم کرنیوالا ہی ساتھہ قسمت کے جیسی کہ چاہئے سمجھہ لیجے کہ مصرف زکوٰۃ کے آٹھہ فرمائے انمین سے ایک مولفۃ القلوب
نکل گئے باقی سات رہے سو انکو نظم مین کر لکھتا ہون تا ہر ایک یاد با آسانی کرے **نظم** کل فقیر و عامل و مسکین و مہجور غزا ؛ قرضدار و در حوعز بیاں مال خود ہو دور سمجھ
اور مکاتب بھی کہ ہو آزاد مین جا زکوٰۃ ؛ دے زکوٰۃ ان سبکو مگر متعرض ہو نا روا ہی زوج کو اولاد کو آبا کو نان ؛ اور غلام اپنے کو گر آزاد ہو بعض
اسکا جان ؛ اور مدبر اور مکاتب اپنے کو جائز نہین ؛ ایسے ہی ام الولد کو اور غنی کو کر یقین ؛ بندہ زادیونہ دے ذمی کو کوئی گھر فقیر ؛ تکفین و قرض
مردے مین تو کر خرچ اے امیر ؛ نی بنا مسجد نہ پل نی نے غلام آزاد کر ؛ ہاشمی کو نی موالی انکے کو اے باخبر ؛ لکھا ہی کہ جلاس اور اصحاب اسکے جیسے
رفاعہ اور سماک اور منافق کہ ظاہر مین ایمان لائے تھے اور سینہ انکا حضرت کے کینے سے بھرا تھا آپکی شان مین اپنی مجلسونمین بیٹھہ کر سخنان
بیہودہ کہتے تھے اور جو کوئی کہتا کہ چپ رہو اگر حضرت سنینگے تو تم رسوا ہو گے تو کہتے کہ حضرت گوش شنوا رکھتے ہین ہم قسم کھا لینگے تو و

Marfat.com

اعتبار کرجاوینگے یا نبتل بن حارث ہمیشہ حضرتکو برا کہتا تھا جب اُسے منع کیا تو کہنے لگا کہ پیغمبر مرد سخن شنوا ہین ہم جو کہتے ہین وہ سنکر قبول کرلیتے
ہین یہہ آیت اُتری وَمِنۡهُمُ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ النَّبِىَّ وَيَقُوۡلُوۡنَ هُوَ اُذُنٌ اور بعضے اُنمین سے وہ ہین کہ ایذا دیتے ہین پیغمبر کو اور
کہتے ہین کہ وہ مرد خوش شنوا ہی یعنے جو اُسنے کہو سن کر مان لیتے ہین قُلۡ اُذُنُ خَيۡرٍ لَّـكُمۡ کہہ انکو کہ سننے والا بھلائی کا ہی واسطے تمہارے یعنے
جو تم خدمت کی راہ سے کہتے ہو وہ نہین بلکہ قبول کرنیوالا نیکی کا ہی يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤۡمِنُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَرَحۡمَةٌ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ ایمان
لاتا ہی ساتھ اللہ کے اور باور کرنیوالا ہی واسطے مسلمانونکے اور قبول کرنیوالا ہی باتین اُنکی واسطے خلوص نیت انکی کے اور رحمت ہی واسطے
اُن لوگونکے جو ایمان ظاہر کرتے ہین تم مین سے یعنے یہہ نہین ہی کہ پیغمبر صدق اور کذب تمہارا نہین جانتا بلکہ پردہ پوشی تمہاری کرتا ہی اور اپنی رحمت
سے مہربانی فرماتا ہی وَالَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین پیغمبر خدا کو واسطے انکے عذاب ہی
درد دینے والا آخرتین يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَـكُمۡ لِيُرۡضُوۡكُمۡ قسمین کھاتے ہین ساتھ اللہ کے واسطے تمہارے ای مسلمانو کہ ہم منافق نہین تو کہ راضی
کرین تمکو اپنے سے وَاللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اَحَقُّ اَنۡ يُّرۡضُوۡهُ اِنۡ كَانُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ اور اللہ اور رسول اُسکا سزاوار تر ہین اسکے کہ راضی کرین انکو
منافق اگر ہین ایمان والے سمجھ لیجئے کہ واحد لانا ضمیر کا دلالت اوپر ہر ایک کے ہی دونو رضاؤنکے کرتا ہی یعنے رضامندی اللہ کی وابستہ
برضامندی رسول ہی اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّهٗ مَنۡ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَـنَّمَ خَالِدًا فِيۡهَا کیا نہین جانا اُنھون نے یہہ کہ جو کوئی
خلاف کرے اللہ کا اور رسول اُسکا پس سزاوار تر ہی کہ ہو واسطے اسکے آگ دوزخ کی درانحال کہ ہمیشہ ہو رہنے والا بیچ اُسکے ذٰلِكَ الۡخِزۡىُ
الۡعَظِيۡمُ یہہ ہمیشہ رہنا دوزخ مین رسوائی بڑی ہی منقول ہی مجاہد سے کہ منافق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سخن آزما اور متردد رکھتے
تھے اور آپ کی باتونکو باستہزا ادا کرتے تھے بعضے اُنمین سے تمنا کرتے تھے کہ کیا ہوتا کہ ہمین سو کوڑے مارتے اور آسمان سے آیت نہ آتی
کہ سبب فضیحت ہمارے کا ہوتی یہہ آیت اُتری يَحۡذَرُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ اَنۡ تُنَزَّلَ عَلَيۡهِمۡ سُوۡرَةٌ تُنَبِّئُهُمۡ بِمَا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ڈرتے ہین
منافق یہہ کہ اُتاری جاوے اوپر مومنون کے ایک سورۃ قرآن سے کہ خبر دیوے انکو ساتھ اس چیز کے کہ بیچ دلون منافقون کے ہی کفر اور نفاق سے
قُلِ اسۡتَهۡزِءُوۡا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخۡرِجٌ مَّا تَحۡذَرُوۡنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہ ٹھٹھا کرو یہہ امر واسطے تہدید کے ہی یعنے مت ہنسو
کہ جزا پاؤگے اور خبر یہہ ہی کہ تم فضیحت ہوگے تحقیق اللہ نکالنے والا ہی اور ظاہر کرنیوالا ہی اس چیز کا کہ ڈرتے ہو ظاہر کرنے اُسکے
سے یعنے بداخلاقی اور بدطینتی جو تمہاری ہی لکھا ہی کہ غزوہ تبوک مین ودیعت بن ثابت ساتھ جماعت منافقون کے آگے آگے حضرت کے
جاتا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھو اس مرد کو یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چاہتے ہین قلعہ شام کو لین اور قصور تبوک مین رہین یہہ بات آپنے
کشف باطن سے معلوم کرکر عمار یاسر کو کہا کہ پوچھو اس سے کیا کہتا ہی اگر انکار کرے تو بتادیجو کہ یہہ یہہ باتین کہتا ہی تو عمار نے جا کر کہا وہ
عذر کرنے کو حضرت کے پاس آیا کہ ہم بطریق ہزل اور کھیل کے جیسے کہ داب رہ گذریونکا ہی کہتا تھا یہہ آیت نازل ہوئی وَلَـئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ
لَيَـقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ اور اگر پوچھے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُنسے کہ کیا کہتے تھے البتہ کہینگے سوا اسکے نہین کہ
ہم مثل مسافرونکے بحث کرتے ہین ہر نوع کی باتون مین اور کھیلتے ہین قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ کہہ انکو بطر توبیخ
کیا ساتھ اللہ کے اور آیتون اسکی کے اور رسول اسکے کے تھے تم ٹھٹھا کرتے اور اُنسے ٹھٹھا کرنا گمراہی ہی لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ
بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ مت عذر کرو کہ عذر تمہارا دروغ محض ہی تحقیق کافر ہوئے تم پیغمبر پر طعن کرنے سے پیچھے ظاہر کرنے ایمان اپنے
کے اِنۡ نَّـعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ اگر معاف کرین ہم ایک گروہ کو تم مین سے کہ توبہ کرے سمجھ لیجئے کہ وہ مخشی بن حمیر تھا کہ آنے

Marfat.com

توبہ کی ہی اور دعا کی جناب الٰہی مین کہ شہادت پاؤن سو شہید ہوا حرب یمامہ مین نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ عذاب کرینگے
ہم گروہ دوسرے کو بسبب اسکے کہ تھے وہ گنہگار مصر اوپر نفاق کے اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ منافق مرد کہ تین سو تھے
اور منافق عورتین کہ ایکسو ستر تھین بعض انکے بعضون سے ہین مشابہ نفاق مین يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ
حکم کرتے ہین ساتھ نامعقول کے کہ کفر ہی یا معصیت یا تکذیب پیغمبر اور منع کرتے ہین معقول سے کہ ایمان ہی یا طاعت یا متابعت پیغمبر اور
بند کرتے ہین ہاتھون اپنے کو خیرات اور صدقات سے یا اٹھانے سے واسطے دعا کے یا مددگاری سے حاجتمندونکے نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ
بھول گئے اللہ کو کہ اسکا کہا نہ مانا پس بھول گیا انکو کہ فضل اپنا اٹھا لیا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ تحقیق منافق زن و مرد وہی ہین فاسق
کہ دائرۂ ایمان سے خارج ہین وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وعدہ کیا ہی اللہ نے منافق
مردونکو اور منافق عورتونکو اور کافرونکو مرد ہون یا زن آتش دوزخ کا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے هِيَ حَسْبُهُمْ وہ آگ کفایت ہی انکو
واسطے عذاب کے وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور دور کیا ہی رحمت دینے سے انکو اللہ نے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ اور واسطے انکے آخرت مین عذاب ہی دائم
قائم كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا اے منافقو ہو تم مانند ان لوگون کے کہ تھے پہلے تم سے امم ماضیہ
مین تھے سخت تر تم سے قوت مین اور زیادہ مال مین اور اولاد مین فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ پس فائدہ اٹھایا انھون نے ساتھ اپنے کے آرزون
فانی سے فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا پس فائدہ اٹھایا تمنے بھی
ساتھ حصے اپنے کے لذتون فانی سے جیسا فائدہ اٹھایا تھا ان لوگون نے کہ پہلے تھے تم سے ساتھ حصے اپنے کے اور بحث کی تمنے جیسے
بحث کی تھی انھون نے اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یہہ لوگ کھوئے گئے عمل انکے بیچ دنیا کے کہ مال اور اولاد انسے وفا نکی
اور آخرت کے کہ ثواب انکا نابود ہو گیا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور یہہ وہ مین ٹوٹا پانیوالے دو جہان مین اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ
نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ کیا نہین آئی منافقونکو کہ لذات دنیائے فانیہ مین مغرور ہین اور حاصل کرنے مزے نعمات باقیہ کے سے مہجور ہین خبر عذاب
کی ان لوگونکی کہ پہلے انسے تھے قوم نوح کے جو طوفان سے ڈوب گئے اور گروہ عاد کی کہ باد صرصر سے ہلاک ہوئی اور جماعت ثمود کی کہ
آواز سخت سے مر گئے وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ اور قوم ابراہیم کی کہ انواع عذاب مین مبتلا ہوئی نمرود مرد
کو پشہ لنگ نے ہلاک کیا اور رہنے والون مدین کے کہ قوم شعیب تھے انمین سے جو برادری مین سے انکے قلعے مین رہتے تھے وہ زلزلہ سے مرے اور
بیچارون کیطرح جو جنگل مین رہتے تھے انپر آگ برسی سب جل گئے اور رہنے والے بستیون کے یعنے قوم لوط کے کہ زیر و زبر ہو کر ہلاک ہوئے
اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ آئے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلون کے فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ
پس نتھا اللہ کہ ظلم کرے انکو ولیکن تھے وہ جانون اپنی کو ظلم کرتے ساتھ کفر اور تکذیب کے تا کہ مستحق عذاب کے ہوئے وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین بعضے انکے دوست بعضونکے ہین مدد اور معاونت مین يَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حکم کرتے ہین ساتھ بھلائی کے
کہ ایمان اور طاعت ہی اور منع کرتے ہین برائیون سے کہ کفر اور معصیت ہی اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ کو اور فرمانبرداری
کرتے ہین اللہ کی اور پیغمبر اسکے کی جمیع امور مین اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ یہہ لوگ شتاب رحمت کریگا انپر اللہ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
تحقیق اللہ غالب ہی جو چاہے کرے حکمت والا ہی ہر شئ کو اپنے موضع موقع پر رکھتا ہی وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ

Marfat.com

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا وَمَسٰکِنَ طَیِّبَةً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ وعدہ کیا ہی اللہ نے ایمان والون کو اور ایمان والیو
جنتون کا کہ چلتے ہین نیچے درخت انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اُسکے اور گھرون پاکیزہ کا بیچ بہشتون پایندہ کے جنات عدن
نام ایک شہر کا ہی بہشت مین کہ چشمہ تسنیم اسمین ہی یا اعلیٰ درجون بہشت کا ہی امام ثعلبی نے کہا ہی کہ نہر ہی جنت مین کہ دونون
کنارون پر اُسکے باغ ہین وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکۡبَرُ اور رضامندی ہی طرف سے اللہ کے بہت بڑی بہشت سے اور نعمت وہان کی سے
نظم ہر ایک نعمت تیری ہی یون تو بہتر ؛ و لے تیری رضا ہی سب سے اکبر ؛ رضا ہی منشاء جملہ کرامات ؛ رضا ہی مبداء احسان و خیرات
رضا تیری ہی بس مطلوب میری ؛ نہین کچھ اور شی مرغوب میری ؛ احادیث صحیحہ مین وارد ہی کہ حق تعالیٰ پکاریگا یا اہل جنت وہ
کہینگے لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک پس فرماویگا کہ خوش ہوئے تم کہینگے کیا ہی واسطے ہمارے کہ خوش نہون ہم اور
حال آنکہ دیا ہی ہمکو تو نے وہ کچھ کہ کسیکو خلق سے عطا نہین کیا حق تعالیٰ فرماویگا کیا دونہین تمکو فاضل تر ان عطا ملے بہشتون سے
کہینگے وہ کیا چیز ہی کہ ان سے فاضل تر ہو خطاب ہوگا کہ اتارون مین تمپر رضامندی اپنی اور ہرگز تمپر خشمگین نہون یہان سے
معلوم ہوا کہ رضوان الٰہی سے فاضل تر کوئی نعمت نہین **بیت** سوا تیری رضا کے کچھ نہین درکار یا رحمان ؛ مجھے دے روضۂ
رضوان کہ ہی وہ موضع رضوان ؛ ذٰلِکَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ یہہ خوشنودی اللہ کی ہی مراد پانا بڑا کہ تمام نعمات دنیا سے بہتر بلکہ نعیم
جنت سے فاضلتر ہی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الۡکُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِیۡنَ وَاغۡلُظۡ عَلَیۡهِمۡ ای پیغمبر جہاد کر کافرون سے ساتھ تلوار کے
اور منافقون سے ساتھ الزام حجت کے اور اقامت حدود کے اپر اور سختی کر اوپر انکے وَمَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے انکے کی دوزخ ہی وَبِئۡسَ
الۡمَصِیۡرُ اور بُری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ لکھا ہی کہ وقت تیاری کرنے غزوۂ تبوک کے جلاس بن سوید گدھے پر سوار قبا کیطرف سے مدینے
کو آتا تھا لوگون کو اُس سفر سے نفرت دلانیکو کہنے لگا کہ اگر جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہین حق ہو تو اس گدھے سے کہ سوار ہون
اسپر بدتر ہون مصعب نے کہ اُسکا ربیبہ تھا یہہ بات حضرت سے کہی آپنے جلاس کو بلاکر مصعب کے روبرو پوچھا وہ قسم کھا گیا کہ مین
۱۲ نے نہین کہا مصعب نے دعا کی کہ الٰہی اپنے پیغمبر پر آیت نازل کر کہ صدق سخن معلوم ہو یہہ آیت اتری یَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ مَا قَا
قسم کھاتے ہین ساتھ اللہ کے کہ مطلق نہین کہا اس بات کو وَلَقَدۡ قَالُوۡا کَلِمَةَ الۡکُفۡرِ اور تحقیق کہا انھون نے کلمہ کفر کا کہ
طعن کرنے لگے دین مین اور شک لانے لگے کلام سید المرسلین مین وَکَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِهِمۡ وَهَمُّوۡا بِمَا لَمۡ یَنَالُوۡا اور کافر ہوئے
بعد اسلام اپنے کے اور قصد کیا اس چیز کا کہ نہ پہنچے اسکو سمجھہ لیجئے کہ مقصود انکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینے سے نکال دینا اور مہاجرون کا
تھا یا ابن ابی کے سر پر تاج سلطنت رکھکر بادشاہ بنانا تھا وَمَا نَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ اَغۡنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ مِنۡ فَضۡلِهٖ اور نہین عیب
کیا اور کینہ رکھا ساتھ پیغمبر کے اور مسلمانونکے مگر اس بات کا کہ دولتمند کیا انکو اللہ نے اور رسول اسکے نے فضل اپنے سے کہ اہل مدینہ
مفلس تھے حضرت کے قدم کی برکت سے غنائم بہت ہاتھ لگین غنی ہوگئے موجب عداوت کا نہین مگر تونگر ہو جانا انکا
بعضے کہتے ہین مولئے جلاس مارا گیا تھا حضرت نے بارہ ہزار درم دلوا دئے تونگر ہوگیا اور دو ہزار درم زیادہ دیت
سے اپنے فضل سے دلوائے تھے سو تعریضا فرمایا کہ سبب کینے کا نہین مگر وہ غنا فَاِنۡ یَّتُوۡبُوۡا یَکُ خَیۡرًا لَّهُمۡ پس اگر توبہ
کرین نفاق سے ہوگا بہتر واسطے انکے وَاِنۡ یَّتَوَلَّوۡا یُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیۡمًا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ اور اگر پھر جاوین
توبہ سے اور نفاق پر رہین عذاب کریگا انکو اللہ عذاب دردناک بیچ دنیا کے ساتھ قتل ہونے کے اور آخرت کے

Marfat.com

ساتھ جلنے کے وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہین واسطے انکے بیچ زمین کے کوئی دوست کہ دستگیری کرے اور نہ
اور مددگار کہ عذاب اُنسے دور کرے منقول ہی کہ جلاس نے بعد نزول آیت کے توبہ کی مخلصان امت مین سے ہوا لکھا ہی کہ ثعلبہ
انصاری زہاد صحابہ سے تھا حضرت سے ایکدن کہنے لگا کہ دعا کرو کہ مین تونگر ہو جاؤن آپنے بہت سمجھایا نہ مانا آخر آپ نے دعا کی
گوسفندان مین اسکے اسقدر برکت ہوئی کہ حوالی مدینے مین جگہہ رہنے کی نرہی جنگل کو گیا وہان اقامت کی نماز جماعت سے محروم ہوا نماز جمعہ
کو مدینے مین آتا تھا پھر وہ بھی چھوٹ گیا جب حضرت نے عامل صدقات کو زکوٰۃ لینے کو اسکے پاس بھیجا مال کی محبت دلمین یہہ سمائی کہ
زکوٰۃ نہ دے سکا کہنے لگا کہ پیغمبر ہمسے طلب کرتے ہین جزیہ ہی یہہ آیت اُتری وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ
لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور بعض منافقون مین سے وہ شخص ہی کہ عہد کیا ہی اللہ سے اگر دیگا اللہ ہمکو فضل اپنے سے
مال البتہ خیرات دوینگے ہم اور زکوٰۃ نکالین گے اور البتہ ہونگے ہم صالحون سے فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ
فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ پس اثر دے گیا وہ بخل اور منع زکوٰۃ انکو نفاق کا کہ اُنکے دلمین سما گیا ہی زائل نہین
ہونیکا اسدن تک کہ ملاقات کرینگے عمل اپنے سے یعنے جزا اسکے سے ملینگے اور وہ دن قیامت کا ہوگا بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ
وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ بسبب اسکے کہ خلاف کیا تھا اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس سے اور بسبب اسکے کہ تھے جھوٹ بولتے اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ کیا نہین جانتے وہ خلاف کرنیوالے وعدے کے یہہ کہ اللہ جانتا ہی بھید انکا جو نفاق
اور عہدشکنی دلمین اُنکے بھری ہی اور مصلحت انکی کہ کہتے ہین آپسمین کہ یہہ زکوٰۃ جزیہ ہی اور یہہ کہ اللہ جاننے والا ہی چھپی چیزون کا
اس آیت مین تہدید عظیم ہی **نظم** جانتا رفت ہی تو یہہ بات خوب ؛ یعنے ہی اللہ علام الغیوب ؛ ظاہر و باطن گنہ سے کر حذر ؛
بیچ معاصی سے جو ہی اللہ کا ڈر ؛ سر و نجوی آشکارا اسپہ ہی ؛ تیرا اخفا سب ہویدا اُسپہ ہی ؛ لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
صحابہ کو واسطے مددگاری خرچ لشکر تبوک کے ارشاد کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب مال اسباب دنیوی جو رکھتے تھے لائے
اور حضرت عمر رض آدھا مال لائے اور حضرت عثمان تین سو اونٹ تیار اور ہزار مثقال سونا لائے اور عبدالرحمن بن عوف چالیس اوقیے
طلا اور چار ہزار درم لائے اور عباس اور طلحہ اور سعد اور محمد مسلمہ رض بھی مال لائے سبنے حضرت کے روبرو ڈھیر لگا دیا آخر کو
عاصم بن عدی سو وسق خرما کہ دو ہزار چار سو من ہوتا ہی لایا پھر ابوعقیل انصاری ایک صاع خرما لایا اور کہا کہ شب صبح تک مزدوری
پر پانی کھینچا مین نے دو صاع خرمے ملے ایک صاع واسطے عیال کے چھوڑ آیا ہون اور ایک یہان لایا ہون حضرت نے فرمایا اسکو
سب صدقات کے اوپر رکھو منافق بطریق عیب کہنے لگے کہ عبدالرحمن اور عاصم نے مال اپنا برباد کیا اور خدا اور رسول ابوعقیل کے
ایک صاع کی پروا نہین رکھتے وُہ لالچ کے واسطے لایا ہی کہ اس صدقات مین سے کچھ ہاتھ لگے یہہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِيْنَ
يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وہ لوگ کہ عیب کرتے ہین رغبت کرنیوالون کو اور زیادہ دینے والونکو
مسلمانون مین سے بیچ خیراتون کے یعنے عبدالرحمن اور عاصم کو کہ ریا کی نسبت کرتے ہین وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا
جُهْدَهُمْ اور اُن لوگون کو بھی عیب کرتے ہین جو نہین پاتے مگر محنت اپنی یعنے ابوعقیل کو کہ کہتے ہین خدا اور رسول
صاع خرما اسکے سے بے پروا ہی فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ پس ٹھٹھا کرتے ہین اُنسے سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ٹھٹھا کرتا ہی اللہ اُنسے
یعنے جزا اُنکے ہنسی کی دیتا ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہی دردناک اس ٹھٹھے بازی کے

Marfat.com

بدلے انوار مین ہے کہ عبداللہ بن ابی کا بیٹا کہ عبداللہ اسکا بھی نام تھا خالص مسلمان تھا باپ کے مرض مین حضرت کے حضور آکر عرض کرنے
لگا کہ حضرت استغفار کرین میرے باپ کے واسطے آپ نے استغفار کیا یہہ آیت اتری اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ بخشش
مانگ واسطے اُنکے کہ منافق ہین یا نہ بخشش مانگ واسطے اُنکے مراد یہہ ہے کہ دونوامر عدم افادے مین مساوی ہین اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اگر بخشش مانگے تو واسطے انکے ستر بار پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے اُنکے لکھا ہے کہ
آن حضرت نے فرمایا اگر ستر سے زیادہ طلب بخشش کرون آیت آئی کہ سواء علیہم استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم لن
یغفر اللہ لھم پھر بعد نزول اس آیت کے منافقون کے واسطے حضرت نے استغفار نکیا یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد ستر سے کثرت
ہے نہ عدد معین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یہہ قبول نہونا استغفار کا اسواسطے ہے کہ وہ کافر ہوئے ساتھ اللہ
کے اور رسول اُسکے کے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقون کو فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ
خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْۤا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خوش ہوئے پیچھے رہے ہوئے
کے غزوہ سے ساتھ بیٹھے رہنے اپنے کے برخلاف رسول کے اور ناخوش رکھا یہہ کہ جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے اور
جانون اپنی کے بیچ راہ خدا کے وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ اور کہا انھون نے مسلمانون کو مت نکلو بیچ گرمی کے ایک تو نہ گئے
دوسرے مسلمانون کو منع کرتے تھے غزا مین جانے سے قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا کہہ انکو کہ آگ دوزخ کی سخت تر ہے گرمی مین
یہہ نسبت اس آگ کی اور انھون نے جو مخالفت کی مستحق جلنے کے دوزخ مین ہوئے لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ اگر ہوتے وہ سمجھتے کہ آخر
اس آگ مین جلینگے فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا پس چاہیے کہ ہنسین تھوڑا اور چاہیے کہ روین بہت یہہ خبر ہے کہ
بصیغہ امر وارد ہوئی تو کہ دلالت کرے اسپر کہ قیامت کو لازم ہے کہ ہنسنا انکا تھوڑا اور رونا انکا بہت ہوگا اور ہو سکتا ہے
کہ خندہ اور گریہ فرح اور غم سے ہو اور قلت کو حمل عدم پر کرین یعنے انکو آخرت مین غم ہوگا بے فرح اور اندوہ بے سرور جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ بدلے اُس چیز کے کہ تھے کماتے نفاق سے اور بداخلاق سے فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ
لِلْخُرُوْجِ پس اگر پھر پہنچاوے تجھکو اللہ تعالیٰ مدینے مین طرف ایک گروہ کے منافقان متخلف مین سے پس اذن مانگے تجھسے
واسطے نکلنے کے اور غزوہ کے بعد غزوہ تبوک کے فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا پس کہہ ہرگز نہ نکلو تم ساتھ میرے
کبھی اور ہرگز نہ لڑو میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے یہہ خبر بمعنی نہی ہے اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ
تحقیق کہ تم راضی ہوئے ساتھ بیٹھ رہنے کے پہلے بار غزوۂ تبوک مین پس بیٹھ رہو پھر بھی ساتھ پیچھے رہنے والون کے
کہ لڑائی کی قابلیت نہین رکھتے جیسی عورتین اور لڑکے جہاد کام مردان دلاور اور بہادران نڈر کا ہے **بیت** نامرد کیا کریگا
یہہ کام مرد کا ہے یہان چاہیے بہادر میدان نبرد کا ہے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابن ابی کے عیادت کو تشریف
لے گئے اسنے عرض کیا کہ اپنا پیراہن مجھے کفن کے واسطے عنایت ہو اور دفن مین میرے آپ قدم رنجہ فرماوین اور نماز جنازے
پر میرے آپ پڑھین اور بخشش طلب کرین حضرت نے پیراہن مبارک اپنا عطا کیا اور جنازے پر جا کر چاہا کہ نماز پڑھین امیر المؤمنین
عمر نے اسکی برائیان اور نفاق یاد دلوایا اور چاہا کہ نماز نپڑھین حضرت نماز پڑھنے ہی لگے یہہ آیت نازل ہوئی بعضے کہتے مین
کہ بعد نماز پڑھنے کے نازل ہوئی کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے منافقون مین

Marfat.com

سے کہر جاوے کبھی ابدا ظرف لا تصل کا ہی یعنے کبھی نماز مت پڑھہ یا ظرف مات کا ہی یعنے کوئی کفر پر مرے
وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اور مت کھڑا ہوا وپر قبر اسکی کے دفن کے واسطے یا زیارت کے إِنَّهُمْ
كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ تحقیق منافق کافر ہوئے ساتھہ اللہ کے کہ شرک
لائے اور ساتھہ رسول اسکے کے کہ حکم نہ مانا اور مر گئے اور حال انکہ وہ طریق ایمان سے باہر نکلے تھے
وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ اور نہ خوش لگے تجھکو کثرت مال منافقون کی اور قوت اولاد انکی
یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت ہی یعنے متعجب مت ہو مال منافقون پر اگرچہ بہت ہی اور کثرت اولاد
انکے پر اگرچہ اقربا ہین إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہی اللہ
یہہ کہ عذاب کرے انکو ساتھہ مال اور اولاد کے بیچ دنیا کے کہ جمع کرتے ہین اور نگہبانی کرتے ہین مال کے ہمیشہ
رنج کھینچین اور درستی اسباب معاش اولاد مین مدام محنت زدہ رہین وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ
اور نکل جاوین جانین انکی بحسرت تمام اور وہ کافر ہون یعنے کفر پر رہین ایک درویش نے کہا کہ اغنیا اشقی الاشقیا
ہین مال جمع کرتے ہین انواع انواع کی پریشانی اور زحمت سے اور نگاہ رکھتے ہین اقسام اقسام کی محنت
اور مشقت سے پھر آخر مر جاتے ہین اور چھوڑ جاتے ہین لاکھ حسرت سے نظم رہا دل جستجوے جمع مال
کیونکہ ہی از بسکہ بد اسکا مآل ؛ کام آتا کچھہ نہین یہہ مائدہ ؛ ہان لٹانے مین بھلی اسکے فائدہ ؛ دم کا یہہ
ساتھی ہی جب نکلے ہی دم ؛ چھوٹ جاتا ہی بصد افسوس وغم وَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللّٰهِ
وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُنْ مَعَ الْقَاعِدِينَ اور جسوقت
کہ اتاری جاتی ہی سورۃ قرآن کی تمام یا بعض یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھہ اللہ کے اور جہاد کرو ہمراہ پیغمبر اسکے کے
پروانگی مانگتے مین تجھہ سے گھر بیٹھنے کی دولت اور طاقت والے منافقون مین سے اور کہتے ہین کہ چھوڑ
ہمکو تو کہ ہون ہم ساتھہ بیٹھنے والون کے گھرون مین رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى
قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ راضی ہوئے ساتھہ اسکے کہ ہووین ساتھہ پیچھے رہنے والون کے اور مہر
لگائی گئی اوپر دلون انکے کے نفاق کی پس وہ نہین سمجھتے جہاد کی سعادت کو اور تخلف کی شقاوت کو
لٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ لیکن پیغمبر اور جو لوگ کہ
ایمان لائے ہین ساتھہ اسکے جہاد کیا انھون نے ساتھہ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے وَ
أُولٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور یہہ لوگ واسطے انھون کے ہین نیکیان دو جہان
کے اور یہہ لوگ وہ ہین چھٹکارا پانے والے عذاب سے اور ملنے والے درجات ثواب سے أَعَدَّ اللّٰهُ
لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا تیار کین ہین اللہ نے واسطے انکے بہشتین
چلتے ہین نیچے مکانون انکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اسکے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہہ ہی مراد
پانا بڑا وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

ع ۱۱

Marfat.com

اور آئے عذر کرنے والے گنوارون سے جدم غزوۂ تبوک کو چلنے لگے اور کہنے لگے کہ مال کم عیال بہت رکھتے
ہین ہم وہ بنی اسد اور غطفان تھے اور عذرا سواسطے لائے توکہ اذن دیا جاوے واسطے اُنکے رہنے کا
اور بیٹھ رہے وہ لوگ جو جھوٹھ بول گئے اللہ سے اور رسول اسکے سے بیچ ادعاء ایمان کے مراد منافق ہین کہ نہ
آئے نہ عذر کیا سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شتاب پہنچیگا اُن لوگون کو جو کافر
ہوئے اعراب مین سے عذاب دردناک ساتھ قتل کے دنیا مین یا جلنے کے آخرت مین لَيْسَ عَلَى
الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ
نہین ہی اوپر ناتوانون کے نہ اوپر بیمارون کے اور نہ اوپر اُن لوگون کے کہ نہین پاتے وہ چیز کہ خرچ
کرین لپنے اسباب راہ بنانے پر جیسے قوم جہینہ و بنو عذرہ اور مزینہ یعنے ان تینون فرقون پر نہین گناہ جب
خیر خواہی اور فرمان برداری کرین واسطے اللہ کے اور رسول اسکے کے سمجھ لیجے کہ نصح اصلاح فعل ہی
باخلاص نیت مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ نہین اوپر احسان کرنے والون کے کہ خیر خواہ ہین کچھ راہ عتاب
کی وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اسکا کہ بسبب عذر کے غزا سے محروم رہا مہربان
ہی معذورون پر کہ رخصت رہنے کی فرمائی وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا
أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین گناہ اوپر اُن لوگون کے کہ جس وقت درماندگی سے آئے تیرے پاس
تو کہ سواری دے تو انکو کہا تونے اس وقت نہین پاتا ہین وہ چیز کہ سوار کرون مین تم کو اوپر اسکے
تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ پھر گئے اور آنکھین انکی
بہتی تھین آنسوؤن سے بسبب غم کے کہ نہین پاتے وہ چیز کہ خرچ کرین اس سفر مین سمجھ لیجے
کہ اس قوم کو بکائین کہتے ہین وہ سات آدمی تھے بعضون نے کہا ہی کہ بشیر نام ایک شخص
تھا وہ اپنے سات بیٹون کو لیکر حضور نبوی مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ پیادہ ہین ہم اور ارادہ
جہاد کا ہی اگر سواری عنایت ہو تو رکاب مبارک مین چلین حضرت نے فرمایا اب تو سواری
حاضر نہین ہی وہ روتے ہوئے مجلس شریف سے اٹھ کر چلے کہ اگر ہمارے پاس سواری ہوتی
تو کیون اس نعمت سے محروم رہتے حضرت عثمانؓ وغیرہ نے انکو خرچ اور سواری دے کر
ہمراہ لے لیا پس حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اس طرح لوگ اگر تخلف کرین تو کچھ حرج اور
عتاب نہین إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ سوا اسکے نہین کہ راہ
عتاب کی اوپر ان لوگون کے ہی کہ اذن مانگتے ہین تجھ سے اور حال آنکہ وہ دولتمند ہین اور خرچ
سواری انکی تیار ہی رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ راضی ہوئے ساتھ اسبات کے کہ ہوویں ساتھ پیچھے رہنے والون کے اور مہر لگائی اللہ نے اوپر
دلون اُنکے کے پس وہ نہین جانتے مآل کار اپنا جو اس نافرمانی پر مترتب ہی

Marfat.com

سوا سو سال کے بعد منظرِ عام پر آنے والی اُردو کی اسرارِ علمی اور

مُعارفِ رُوحانی پر مشتمل تفسیر

تفسیرِ رؤفی

عمدۃ المفسرین حضرت شاہ رؤف احمد مجدّدی علیہ الرحمۃ

(۱۷۸۶ء / ۱۸۳۳ء)

(ولادت / وفات)

مقدمہ

پروفیسر محمد اقبال مجددی

الحقائق فاؤنڈیشن

Marfat.com